هو الذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحق

ليظهره على الدين كله وكفى بالله شهيدا

محمد رسول الله والذين معه أشداء على الكفار

رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا

محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار

رحماء بينهم تريهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا

تھی اور اس عالم میں شب معراجکو ارواح سب انبیانی اونکی اقتدا کی اور حضرت عیسی
بھی طریقت مرسلین لوائی محمدیہ سی استقلال کرینگی اور جو نور محمدی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت آدم علیہ السلام میں لمعان ظہور رکھتا تھا میمنت و سعادت
اوسی نور کرامت ظہور سی حق سبحانہ و تعالی نی آدم علیہ السلام کو بفضیلت علم اسمای
جمیع مخلوقات ممتاز و مسجود ملائکہ سرفراز فرمایا پس درحقیقت ذات مقدس حضرت
کی سب سی اول منبع ولی نعمت و وظیفہ خوار ان بسیط خاک سرا و از خطاب
قدسی انتساب لولاک لما خلقت الافلاک شایستہ تمجید ایہ ان اللہ
وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ
وسلموا تسلیما ۔ سید الاشراف وجامع الاوصاف المخصوص باعلی المراتب والمقامات
المویدبا وضح البراہین والدلالات سیدنا محمد المحمود فی الایجاد والوجود خاتم النبیین امام المتقین
وسید المرسلین رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی جمیع اخوانہ من النبیین والصدیقین والشہداء
والصالحین بعد حمد و نعت کے اوپر سخن فہمان والاگہر و خرد پیشگان دانش گستر کی پوشیدہ نرہے
کہ عمدۃ الحکما رفیع المنزلت گرامی خطاب سابق الالقاب مولف اس نسخہ عجیبہ نے بنابر انتفاع
عموم کے کتاب عجایب القصص کو بزبان ہندی مترجم کیا اور باندراج انتخاب دیگر تواریخ
و حالات انبیا کی کتب تواریخ معتبرہ سی اس نسخہ بدیع و غریب کو اور نسخ تاریخیہ مشمولہ
قصص و حالات انبیا سی رتبہ تفوق کا دیا اگر بنابر استدراک ان حالات کے مطالعہ کتب
تواریخ کیا جاوی بخوبی واضح ہو کہ کوئی کتاب تنہا ہی تواریخ مشہورہ سے واسطے دریافت
تمامی حالات انبیا علیہم السلام کے بطرز شرح و بسط کافی نہوگی اس سبب سے
کہ یہ قصص ہر کتاب میں متفرق باندازہ جداگانہ کسی میں کم اور کسی میں زیادہ
مرقوم ہیں اور کوئی کتاب تاریخ کی ایسی نہیں ہی کہ جامع جمیع حالات و مرسوم
بہ تنقیح روایات ہو اور اس نسخہ بدیع نی اس طرح طراز حسن ترتیب کا پایا ہے

اور قبل از بعثت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیہ ظاہر اور ہویدا ہوا جانا چاہیے
کہ اولین مخلوقات اور نخستین کائنات نور باسرور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہی کہ بیان اوسکا بالتفصیل والتوضیح فصل پہلی باب اول میں مرقوم
ہوا اور اب جو کہ اول امارات وجود باجود احوال اجداد امجاد حضرت سے
اطلاع ضروری تو پہلے سلسلہ نسب شریف مفصل لکھا جاتا ہے **پوشیدہ** نرہے
کہ نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مواہب علیہ میں اس طرح پر مذکور
ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بفتح میم بن قصی
بضم قاف و فتح صاد مہملہ مشدد بن کلاب بکسر کاف بن مرہ بضم میم و تشدید را
مہملہ بن کعب بفتح کاف و سکون عین مہملہ بن لوی بضم لام و فتح ہمزہ و تشدید
یای تحتانی بن غالب بن فہر بکسر فا و سکون ہا بن مالک بن نضر بفتح نون
و سکون ضاد منقوطہ بن کنانہ بکسر کاف و دو نون بن خزیمہ بضم خا منقوطہ
و کسر زا نقطہ دار و سکون یای تحتانی و فتح میم و ہای زدہ بن مدرکہ بضم میم و سکون
دال مہملہ و کسر رای بی نقطہ بن الیاس بکسر الف بر قول بعضی و بفتح نزدیک دوسرے
اور یہہ لفظ مشتق کیا گیا ہے یاس سے کہ ضد رجا بمعنی امید ہے اور صاحب مواہب
کی نزدیک یہہ قول اصح ہے بن مضر بضم میم و فتح ضاد منقوطہ بن نزار بکسر
نون و زا نقطہ دار بن معد بضم میم و فتح عین مہملہ بن عدنان بفتح عین مہملہ
و سکون دال یہہ بیان تک نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میان اہل
تاریخ اور صاحبان علم متفق علیہ ہے اور فوق اسکی معلوم و صحیح نہیں مگر اتفاق
ہے اس امر پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اولاد حضرت اسمعیل اور حضرت
ابراہیم اور حضرت نوح اور حضرت ادریس اور حضرت شیث علیہم السلام میں
سے ہیں **فائدہ** عادت الٰہی تعالی و تقدس اس طرح پر جاری ہے کہ حضرت

باب بیسوان فصل پہلی

عدنان سے تا حضرت آدم علیہ السلام سلسلہ نسب اسطرح پہنچا یا ہے — عدنان بن اود
بن ہمیع بن سلامان بن ثابت بن حمل بن قیدور بن اسمٰعیل بن
ابراہیم بن آذر بن تارخ بن ناحور بن ساروخ بن ارعو بن فالخ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد
بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلح بن اخنوخ بن یارد بن مہلائیل
بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام اور دریافت کیا جو امام
مالک سے حال اوس شخص سے کہ پہنچاتا ہی نسب اپنا تا آدم پس ناخوش معلوم
ہوا اونکو اور کہا کسنے خبر دی اوسکے پدرون سے اور اسی طرح روایت کیا گیا اون سے
پہنچانی نسب انبیا علیہم السلام مین پس چاہئی کہ توقف کرین ہم ما فوق عدنان سے
بجہت وجود تخلیط اشخاص اور تغیر الفاظ با وجود کمتر ہونے فایدہ کے
بیچ اسکی اور اسی واسطے وحی نکی گئی آنحضرتؐ پر احوال بعض اون
اشخاص کا کہ مشہور اور معلوم اور متفق علیہ ہین ذکر کیا جاتا ہی تفصیل شمایل
اور ماثر ان اسامی کی یہہ ہی کہ والد بزرگوار خجستہ آثار فرخندہ اطوار محمد رسول
اللہ صلعم عبد اللہ ہین اور یہہ بہ نبالت اور جلالت نسب اور لطف گفتار اور حسن
کردار اور مکارم اخلاق اور محاسن اعمال اور شمایل مطبوع اور حرکات موزون
جوانان قریش مین ممتاز اور خوبی اور ملاحت مین یوسف وقت اپنے تھے نور
کوکب نبوت محمدیہ طلعت زیبائی انکی سے ظاہر اور شعاع آفتاب رسالت احمدیہ
چہرہ دل افروز انکی سی باہر اور اوس آوان مین اخبار اور السنہ کاہنان حجاز
سے اس طرح مسموع ہوتا تہا کہ عنقریب پیغمبر آخر الزمان اس جوان رعنا سے پیدا
ہوگا کیونکہ ہمارے کتب دینیہ مین لکہا ہی کہ جبہ صوف سفید ملبوس حضرت یحیی
علیہ السلام کہ آغشتہ بخون اونکی پاس ہی جب اوسمین سے قطرات دم تازہ متقاطر
ہون نبی آخر الزمان قریب ظہور پکڑنے ہوا ہے اوس جامۂ خشک مین سے

خدمت عبد المطلب پہنچا تا عرض کرے کہ وہب کے ایک لڑکی ہے جلد عزت میں چاہا ہے
کہ اوس محجوبہ نقاب عفت کو ساتہہ سلک ازدواج عبد اللہ فرزند تمہارے کی منسلک
کرے چنانچہ اودر آمنہ کی صورت واقعہ کو بعرض عبد المطلب پہنچایا اور وہ
چونکہ خوبی صورت اور پاکیزگی صفت آمنہ جانتی تہی ملتمس وہب کو بحسن قبول
متلقی کیا اور جانبین سے بہ تمہید مایحتاج سور اور ترتیب اسباب سرور مشغول
ہوکر ایک ساعت مسعود میں کہ زہرہ مشتری سے اکتساب سعادت کرتی تہی
زہرہ کو ساتہہ مشتری ماہ سیما کی قرین کیا اور یہہ جشن عروسی مکہ شریفہ میں بسبب
تمام ہوا کیونکہ قریب دو سو خواتین شیرین لب شکر گفتار کی سوز عشق اور
محنت مفارقت عبد اللہ سے خرمن زندگانی برباد کیا اور بقیہ اہل شوق کہ
جنکی اجل موعود میں تاخیر تہی فراق گل رخسار اوسکی سے مثل ہزار داستان
نغمہ بیان در ترجمان سرائیدگی کرتی تہین **بیت** قتل ناخستہ بشمشیر تو تقدیر
نبود ۞ ور نہ ہیچ از دل بیرحم تو تقصیر نبود ۞ اور سویدات اس مقال سے
قضیہ فاطمہ شامیہ ہی بیان اس مجمل کا باین تفصیل ہی کہ یہہ ایک کاہنہ بلاد
شام کی مخدرہ تہی سراپردہ عصمت میں کہ عالم دلبری میں ساتہہ خورشید
خاوری کے دعوی برابری کرتی **بیت** ابرو کمان و گیسو کمند ۞ بالا بگو
سرو بلند ۞ اور یہہ دختر عالمہ دانا بود جو کہ بمضمون کتب آلہی اور صحف
سماوی سے ہی تہی اور فن کہانت کو بہی جانتی تہی کہ اب وہ وقت ہی کہ حقیقت
خاتم الانبیاء صلب ایک ابنای عبد المطلب سے متصف بصفات ہذا منفصل
ہوکر مشیمہ پاک میں قرار پاوی فاطمہ بہ تصور اسکی کہ شاید نسیم عنایت ملک
متعال سے شجرہ آمال اوسکا ساتہہ ثمرہ اقبال کی بارور ہووے بانکار
دکرایم اموال عازم صوب باصواب مکہ متبرکہ ہوئے اور منزل مقصود کو

باب بیان نسل نبی

پھر در باب مناکحت بیان کیے قرۃ العین حاکم شام نے اوسوقت بشرۂ عبداللہ
کو جو نور نبوت سے پُر ضیا دیکہا ایک آہ سرد سینہ پر درد سے کہینچی اور کہا
فرد ای حسن احوال تو دگر شدہ + آنچہ از اوّل بُدی اکنون نہ
بعد از شرائط استغفار رجا کہ قضائی اپنا کام کیا زمام اختیار اپنی ہاتہ سے دیکر
عبداللہ سے کہا کہ خدا نہانی پنہان و آشکار اگواہ ہے کہ باعث اس تک و پو اور جستجو
کا نہ وسوسہ شیطانی تہا اور نہ ہوائی نفسانی بلکہ مقصود مواصلت تیری سے
مصاحبت اوس سعادتمندی کی تہی کہ محدب فلک الافلاک سے تا مرکز
خاک مناک ہو کہ ہے خیر و شر اور خشک تر سے واہب خیر اور مفیض ہو دینے
بتفضیل دستی انکو لباس وجود پہنایا ہے اور میں ہرچند تیری واسطے قالب
حسرت والم اپنی دنیا کو جاتی ہوں لیکن روزگار فرخندہ آثار تیرا ہمیشہ طرب
و خوشی میں گذران ہو جیو القصہ اُستے بعد از اظہار ما فی الضمیر اور بشارت
بطلوع خورشید فلک سروری عبداللہ کو وداع کیا اور گردش ایام سے باخاطر
پریشان بجانب شام پہر گئی اور اپنی وطن میں پہنچکر باقی ایام حیات بتاسف
گذرانی **اور** مثل اسکی حکایات ام قتال خواہر ورقہ بن نوفل سے اور ایک
روایت سے رقیقہ دختر نوفل یا فتیلہ یا لیلی عدویہ کہ اولاد علمائی نصارا میں
سے تہی منقول ہیں **اور** بعضوں نے وجہہ تطبیق ان روایات مختلف میں
یوں لکہی ہے کہ عرض نفس مجموع ان سب عورتوں سے ہوا تہا اور قبل از
القضال حقیقت حضرت عبداللہ امور عجیبہ و غریبہ مشاہدہ ہوتی تہی کہ کتب
سیر اوسپر ناطق ہیں **اور** کہتی ہیں آمنہ در آن تربیت وہب بن عبد مناف
میں روز گذارتی تہیں کہ عبد المطلب نے انکو بنا بہ عبداللہ کے خواستگاری
کی اور ہالہ بنت وہب کو اپنی واسطے خطبہ فرمایا اور دونو عقد ایک مجلس میں

رکہین اور قول جمہور اس باب مین یہہ ہی کہ بعد از فوت ہاشم چند مدت کی
بعد ایک شخص کا قریش مین سی مدینہ مین گذر ہوا وہان اوسنی ایک طفل لڑکون
مین دیکہا کہ تیر لگا رہا ہی اور کہتا جاتا ہی اَنَا اِبْنُ الہَاشِم اوس شخص نی
مدینہ سی مکہ مین آکر حریم کعبہ مین مطلب سے کہا کہ برادر زادہ تیرا مینی
دیکہا ہی کہ تیر اندازی مین مصروف تہا اور آثار رشد و صلاح صفحہ حال اوسکی
پر لایح و ہویدا تہی لیکن علامات فقر و پریشانی اوسمین اس قدر مشاہدہ کین
کہ سبب پریشانی خاطر ہوا مطلب نی قسم کہائی کہ مین گہر نہین جاؤنگا جبتک اپنی
بہتیجی کو نہ لی آؤنگا اوس شخص نی کہا ابہی اسیوقت میرا اونٹ حاضر
و موجود ہی چنانچہ مطلب اوسکی ناقہ پر سوار ہوکر بی توقف مدینہ کو گئی اور
بی اطلاع اوسکی والدہ اور قرابتیون کی شیبۃ الحمد کو اپنی ساتہہ سوار کرکی
مکہ مین لی آئی اور بنا بر اسکی کہ عبد المطلب جامہ کہنہ اور فرسودہ اور چرک آلودہ
پہنی ہوئی تہی جو کوئی راہ مین دیکہتا تہا باحتمال بندہ و مملوک کی پوچہتا
تہا کہ یہہ کودک کون شخص ہے مطلب در جواب کہتی تہی کہ یہہ غلام ہے
القصہ جب مطلب اپنی گہر مین پہنچی جامہ فاخرہ انکو پہنایا اور مجلس قریش
مین لاکر کیفیت حال اور جانی اپنی سی مدینہ مین بطریق استعجال سب کو
مطلع کیا اور بسبب اسکی کہ راہ مین انہون نے آدمیون سی کہا تہا کہ یہہ عبد
ہی شیبۃ الحمد نی عبد المطلب شہرت پائی اور روضۃ الاحباب مین مرقوم
ہی کہ انکی صغیر سنی مین انکی باپ ہاشم نی وفات پائی اور مطلب انکی
چچا نی انکو پرورش اور تربیت کیا اور دستور عرب تہا کہ جو کوئی کسی
یتیم [illegible] پرورش کرتا تہا اوس یتیم کو اوسکا غلام کہتی تہی اور لکہا ہے
کہ عبد المطلب بکمالات قد اور طلاوت گفتار اور محاسن افعال اپنی زمانہ

معاصی امور ریاست مین انکی ساتھہ نزاع و خصومت کرتی تہی ہر گاہ ہجوم اولاد
اسمعیل اس مرتبہ کو پہنچا کہ فضای محصورہ مکہ معظمہ مین گنجایش نرہی ناچار حرم
سی باہر گئی اور اطراف دیار عرب مین توطن کیا پس از جلاوطنی انکی ایک مدت
کی بعد قبیلہ جرہم اور احفاد معاصی نے مکہ مین طرح ظلم و فساد اور جور و بیداد
کی ڈالی اور دست تصرف نذورات خانہ کعبہ مین کہ اطراف و جوانب
ملک سی آتا تہا دراز کیا اور خیانت کرلی اوقاف بیت اللہ مین شروع
کی اور تعدی انکا بمقیم و مسافر پہنچی لگا ارذال و اشراف قبایل نے
کہ نواحی مکہ اور حوالی جرہم مین اقامت رکھتی تہی ہر چند اوس جماعت
کو سرزنش کی مفید نہ پڑی آخر الامر بنو بکر بن عبد مناف بن کنانہ نے کہ اولاد
اسمعیل علیہ السلام مین سی تہا ایک سفیر معہ فرقہ شجاعان عرب قوم جرہم کے
پاس بھیجا خلاصہ پیغام یہہ کہ ہم قبل ازین بنا بر حسن معاش اور ملاحظہ صلۂ رحم
درباب حکومت کہ بسبب ارث و استحقاق ہمکو پہنچتا ہی مضایقہ کرتی تہی تمنی
اوس طریق مستقیم آبا و اجداد سی منحرف ہوکر جور و اعتساف کہ سب اوقات
مین اور کل مذاہب مین اور ہر جگہہ مذموم ہی بہ تخصیص مکہ شریفہ مین اپنا شعار
کیا ہی اب بہتر اور مناسب یہہ ہی کہ دیار تہامہ سی نکلکر جہان چاہو توطن
اختیار کرو قوم جرہم نی اول عذر کیا اور پہر بدستور سابق اپنی افعال ناشایستہ
پر اڑی رہی بلکہ بجنگ پیش آئی جب ملاحظہ کیا کہ مقاومت بنو بکر انکی حد کے
ساتھہ ہی طالب صلح ہوئی اور بعد از آمد و شد سفیر اس امر پر اقرار کیا
کہ سب قوم جرہم سرحد مکہ سی باہر نکلی وے سرداران قبیلہ عمرو بن حارث
کو ہنگام وداع حکومت حسد دامنگیر ہوا اور حجر اسود کو رکن سی اوکھیڑا اور
صورت آہو بر و طلا کہ ایک نے ملوک عجم مین سی برسم ہدیہ خانہ کعبہ مین بہیجی تہی

باب تیسوا فصل پہلی

ہوا عبد المطلب نے اپنے فرزند کے ساتھہ کہ اوس زمانہ میں وہی ایک بیٹا تھا چاہ کے
کندہ کرنے میں مصروف ہوئے اور ہرچند قریش نے منازعت کی اور یہ ممانعت
پیش آئی کہ چاہ متصل اصنام کے ہونے پاوے کچھہ موثر نہوا اور تائید الٰہی سے عبد المطلب
ہی اوس قوم پر غالب آئے اور اوسدن انہوں نے نذر کی کہ بعد از حصول ثمرہ
مقصود بستان مطلوب کے اگر حضرت واہب بے منت دس پسر مجکو کرامت فرماوے
تو ایک کو اونمیں سے بموافقت اپنے جد خلیل الرحمن کے اوسکی راہ میں قربان کرون
القصہ بعد از جد و جہد بسیار چاہ قدیم ظاہر و نمودار ہوا اور جو کچھہ سردار قبیلہ
جرہم نے وہان دفن کیا تھا اونکے ہاتھہ آیا قریش نے اس حال پر مطلع ہوکر اونسے
کہا کہ اس عطیہ ارجمند میں سے ہمارے حقیت مقرر کرو کسواسطے کہ ہمنے سنا ہے کہ
منافع اس چاہ کی زمان سابق میں ہمارے اور تمہارے جد بزرگوار اسمعیل ع
پیغمبر کے ساتھہ تعلق رکھتی تھی انہوں نے اس امر سے انکار کیا اور کہا یہہ چاہ
وقف بیت الحرام ہے اور یہہ دفینہ میں اپنی قوت بازو سے نکالا ہے اس دولت
خداداد کا کوئی مستحق نہیں ہے الا عذر معقول افراط طمع نفسانی سے اونکو مقبول
نہوا اور اونہوں نے طلب مال میں اس مرتبہ خصومت کی کہ مہم بہ نزاع منجر
ہوا اور آخر کار اس طور پر قرار پایا کہ اس مال کو کاہنہ بنت سعد بن ہذیم
کے پاس کہ حدود شام میں وارد ہے لیجاویں تا وہ اونکے درمیان براستی حکم
فرماوے کسواسطے کہ اوس زمانہ میں جسکو کوئی مشکل درپیش آتی تھی وہ اوسکے
رای دوربین پر عرض کرتا تھا اور جو وہ تجویز کرتی تھی فرط اعتقاد سے
بخوشی مان لیتا تھا بنا برین عبد المطلب اور تمامی صنادید قریش نے اوس
طرف توجہہ کی اکثر منازل اوس راہ میں کہ آب دلکاہ نہ تھا عبد المطلب مانند
سعدہ کرسنہ کہ آب وہان سے خالی ہوتی طے مسافت کرتے تھے ایکدن تشنگی

چاه زمزم مین تهی میری مدد کی بلکه تمهارے طرف سی ممانعت ہوئی اس باب مین مستی صادر ہوئی یعنی بسبب ملاحظه خاطر ہا اس باب مین بمقتضائی قرعه که انکی درمیان مین متعارف تها عمل کیا قریش نی اس معنی پر راضی ہوکر اموال کو دو قسم کیا آہو بردون کو بخانه کعبه متعلق کیا اور اسلحه به عبد المطلب حواله ہوئی انہون نے بنا بر زینت آہو بره دونو بدستور سابق خانه کعبه کی دروازه پر لٹکا دیا که وه بغزال کعبه مشہور ہوئی اور اسلحه کو بیچ کر احتیاج ضروری مین صرف کیا چنانچه ایک مدت تک وہان وه صورت طلائی لٹکی رہی تا آنکه ایک شب باتفاق ابولہب وه دونو آہو پر دلیکر تسخیر کیے ہاتهه بیچ ڈالی چنانچه یہه قضیه مشروحاً اپنی مقام مین مذکور ہوگا —
بہرحال جب اولاد عبد المطلب نی مرتبه احاد سی تجاوز کیا اور بعدد عشرات پہنچی انہون نی چاہا که بوفائی نذر مشغول ہودین اور قرعه ڈالکر ایک فرزند اپنی اولاد مین سی قربان کرین جس طرح سی که عرب کی اوس زمانه مین عادت تهی بعد از استخاره فرزندان انکی درمیان مین قرعه ڈالا چنانچه قرعه بنام عبد الله پڑا باپ نی قصد قربان انکا کیا اور یہه فرزند سعادتمند بهی اس امر پر راضی ہوا لیکن بنی مخزوم که خویشان مادری عبد الله تهی عبد المطلب کو اس حرکت سی مانع آئی اور عبد المطلب نے صورت واقعه مفصل رائی مشکل کشائی کاہنه سجاع نام پہر که مشہوره کہانت مین در انحال عدیل و نظیر اوسکا نه تها موقوف رکہا اور جب اوس سے یہه ماجرا کہا اوسنی جواب دیا که دیت ایک آدمی کی تمہارے قوم مین کیا ہی عبد المطلب نے کہا دس شتر سجاع نی کہا دس اونٹون اور فرزند کی درمیان قرعه ڈالو اگر قرعه اونٹون پر پڑی فبہا والا دس دس اونٹ بڑہاکر پھر قرعه ڈالو اور دیکہو مصرع
تا خود فلک از پرده چه آرد بیرون * عبد المطلب نے بموجب فرموده اوسکی عمل کیا اول قرعه بنام عبد الله نکلا تا آنکه تعداد شتر سو عدد تک پہنچی اوس وقت بنام

دامنگیر حال ہوا اوسنی محافظان کنیسہ سی بہ بہانہ اسکی کہ مینی نذر کی ہی کہ ایک رات
اور دن اس مقام متبرک مین بعبادت قیام کرون اجازت شب باشی حاصل
کی اور نگاہبانون نی اسکو تمام شب تنہا اوس کنیسہ مین چہوڑکر دروازہ مقفل کردیا
اور اپنی گہر چلی گئی - نفیل نی اوس رات مین دوائی مسہل پیکر بفراغ بال در و
دیوار اوس گہر کو اپنی بول و براز سی اندودہ و آلودہ کیا اور منتظر فتح الباب
رہا ہرگاہ اونہون نی بدستور معہود سحرگاہ در کنیسہ وا کیا نفیل نی مانند تیر کمان
سی گریز کی اور وہ لوگ اوس مقام بالتوقیر کو آلودہ نجاست دیکھہ کر نہایت
آزردہ ہوی اور ابرہہ یہہ خبر سنکر آشفتہ ہوا اور چاہا کہ اس حرکت کی
عوض مین خانہ کعبہ کی ہتک کری اسی اندیشہ مین تہا کہ ایک اور نیا گل کہلا یعنی
ایک قافلہ ساکنان حرم مین سی اوس شہر کی متصل شب باش [illegible] ہوا
وقت صباح کہ ارادہ کوچ مصمم تہا اونہین سی کسی نی آگ روشن کی اتفاقاً
ہوا دہر کو ہوا تند چلنی لگی اور اوس گہر کو آگ لگ گئی اور تمام لباس و زیور
بتون کا و فرش و فروش اوس مکان کا جل گیا اور دہوئین نی نقشہای
رنگین اوسکی تیرہ و تار کردئی مردم قافلہ اس حرکت سی خوفناک ہوکر بہاگی
بادشاہ یہہ خبر وحشت اثر سنکر بکمال غضبناک ہوا اور کہا کہ یہہ حرکت مخصوص
نتایج طبیعت عرب سی ہی لاجرم فرط غضب سی قسم کہائی کہ توسہی کہ اس بیت
خانہ کعبہ کو خراب کرون اور اسپر اپنا عزم مصمم کرکی باحضار لشکر حکم دیا اور
ایک قاصد نجاشی کی پاس بہیجکر صورت حادثہ اور عزیمت اپنی سی اعلام کیا اور
فیل سفید کو کہ گویا مجسم تہا ظفر و نصرت سی مسمی بہ محمود بادشاہ سی طلب کیا
اور وہ ہاتی بغایت سفید و بلند تہا **فرد** بہ لون ابر و بسیر صبا و رفعت چرخ
بشکل کوہ و محل زمین و فعل زمان ۔ اور بیاض اوسکی بمرتبہ کہ مشاہدہ اوسکی

اوسنی ملک اپنی خبریات مین استعلام کیا اون دو نفرنی کہا کہ ہم صحبت بادشاہ
سی دور ہین لیکن اوسکی مقربون مین ایک انیس نامی ہی اگر مصلحت ہو تو تمہارے
وسی سفارش کر دیوین ناشمہ خصایل حمیدہ اور شمایل پسندیدہ تمہارے
کان تک پہنچا دیوی عبد المطلب خود طالب اس امر کی تہی کہا بہتر القصہ انیس نی
موجب سفارش کچہہ درباب علو مراتب اور مناقب عبد المطلب بادشاہ سے
انکی تقریب کر کی رخصت ملاقات حاصل کی اور انکو اوسکی مجلس مین لیگیا عبد المطلب
مرد بلند بالا نیکو منظر شکوہ مند تہی جب نظر ابرہہ انپر پڑے اور آیات مجد
و جلال انکی ناصیہ مین مشاہدہ کئی تخت پر سی اوتر بیٹہا اور عبد المطلب کو اپنی پہلو مین
بٹہایا اور بنابر اسکی کہ زبان عربی کا فہم رکہتا تہا ایک ترجمان انکی درمیان معین
ہوا اور جانبین سی حکایت مین مصروف ہوئی ابرہہ عبد المطلب پر ایسا شیفتہ
و فریفتہ ہوا کہ اسنی اپنی دلمین قرار دیا کہ اگر درباب خانہ کعبہ شفیع ہوں دین تو اوسکی
خرابی بہی موقوف کرے اور اپنی مملکت کو پہر جاوی لیکن عبد المطلب نے اوسوقت
اپنی اونٹ کہ لشکری اوسکو تاراج لیگئی تہی ابرہہ سے طلب کئے اور مطلق ذکر خانہ کعبہ کا
نکیا ابرہہ انکی اس التماس سی ایسا رنجیدہ ہوا کہ عنان شکیب اوسکی ہاتہہ سے
نکل گئی اور بسبیل عتاب عبد المطلب سے کہا کہ تو سید اور سردار قریش کا ہی
اور شرف عرب بتخصیص قریش کا وجود خانہ کعبہ سی ہی اور مین آیا ہون
صرف واسطی خرابی اس مقام کی اور تمنی کچہہ بہی اس باب مین نکہا محض بنابر
واپسی چند شتر کہ قیمت اونکی میزان خرد مین چندان گران نہین ہی مبالغہ
کیا یہہ امر تم جیسی آدمی سی نہایت غریب و بدیع ہی انہون نی جواب دیا
کہ اس گہر کا ایک خداوند توانا اور بینا اور دانا ہی کہ محافظت اسکی کرتا
ہی اور ضرر اعدا سی نگاہ رکہتا ہی مین خداوند چند شتر ہون سو مانگتا ہون **فرد**

لی جہت قلع و قمع شجرہ روضہ حیات مخالفان خرطوم انتقام دراز کی صبح کو بحکم ابرہہ ہاتہیون کو بلباسہای جلوہ آراستہ کرکی اور محمود کو سب فیلون پر مقدم رکہکر روان ہوئی اور لشکریان بعید دستوار ہوکر مثل دریای جوشان حرکت مین آئی فیل محمود نام نامحمدت انجام حوالی بیت الحرام مین دور تر کہڑا ہورہا اور بعضی کہتی ہین کہ اِسنی اوسوقت بسمت خانہ کعبہ سجدہ بہی کیا ہرچند فیلبانون نی تحریک افیال مین حیلہ گری کی مگر اول فیل محمود نی اصلا حرکت نکی اور اوسکی نہ بڑہنی اور اوس جگہہ پر اڑی رہنی سی کسی ہاتی نی حرکت نکی اور سوا ئی جانب کعبہ ہر طرف کو اشارہ کرتی تہی وہ دوڑ جاتی تہی — اس اثنا مین لشکر آلہی کہ عبارت طیر ابابیل سی تہی پیدا ہوئی اور ہرجانور کی پاس ایک سنگ کل خشک سی چونچ مین اور دو سنگ دیگر دو پنجون مین کہ ہر سنگ پر اون سنگدلون کا نام بہ کلک قدرت لکہا ہوا تہا اور کہتی ہین کہ وہ سنگریزی مسور کے دال سی بڑی اور چنی سی چہوٹی تہی جب وہ جانور محاذات لشکرِ ادبار اثر پہنچی انکو سنگبار کیا جس سوار کے سر پر وہ پتہر گرا معًا نافِ چارپا سی باہر نکل گیا اور جس پیادہ کے سر پر آیا اوسکی سوراخ مقعد سی روانہ ہوا اور مجموع لشکریان معہ چارپایان سوائی محمود کے بقہر آلہی اور غضب پادشاہی جل ذکرہ گرفتار اجل ہوکر واصل جہنم ہوئی اور ابرہہ اگرچہ اوس سفر سی بہاگا لیکن اونہین چند روز مین مرغ روح اوسکا بچنگال عقاب موت گرفتار ہوا اور صورت واقعہ اسکی یون لکہی ہی کہ اوس روز ہولناک مین ابرہہ اپنی لشکرگاہ سی الگ ہوکر باستعجال تمام نجاشی بستر روان ہوا اور ایک طیر اون طیورین سی طوق ملازمت اوسکا اپنی گردن مین ڈالکر عقب اوس خون گرفتہ کی باہر آیا اور راہ مین ایک مرض صعب ابرہہ پر مستولی ہوا چنانچہ دست قضا کہ بمحوای کریمہ آیہ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ

یعنی جوق جوق ہی اور واحد اسکا مستعمل نہین ہی بقیاس معلوم ہوتا ہی کہ واحد
اسکا ابیل یا ابول یا ابالہ ہی اور عرف مین اس لفظ کو اس جانور پر کہ جانوران
عقبی بصورت اسکی سنگ لئی ہوئی آئی تہی اطلاق کرتی ہین اور جو کہ اصحاب فیل نی
قوی ترین حیوانات کو کہ ہاتی ہی بنا بر ہدم خانہ کعبہ قرار دیا تہا تو منتقم حقیقی
نی انکی جواب مین جانوران کوچک و ناتوان کو بہ ضعف سلاح کہ سنگریزہ خورد
تہی مسلط فرمایا تا لوگ جانین کہ بتائید آلہی اضعف مخلوقات اقوی موجودات
کو زیر کرتی ہین اور بدون تائید اوسکی قوی ترین مخلوقات کی قوت کچہ کام نہین
آتی ایۃ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّيلٍ مارتی تہی وہ جانور لشکریون کو ساتہ
پتہرون کی کہ جنس سجیل سی تہی اور سجیل معرب سنگگل ہی یعنی وہ خاک اور مٹی کہ
متحجر ہو کر بشکل سنگ ہو جاوے کہ جسکو ہندی مین کہنگر کہتی ہین اور جوق جوق نازل
کرنی ان جانورون مین حکمت تہی کیونکہ یہہ مقدر تہا کہ بعد از سنگ اندازی
مردم لشکر متفرق ہو کر باطراف و جوانب فرار کرین گی ناچار جانور بہی متفرق
و پراگندہ ہو گئین اور از بسکہ ما فوق اونکی پرواز کرینگی تو کوئی انمین سی کہین
چہپ نہین سکیگا اور تاثیر ان سنگریزہ ہائی خورد کی اس قدر اونکی بدنون مین
پیدا ہوئی کہ بیان اوسکا اس آیت مین ہی ایۃ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ
پس گردانا لشکریون کو مانند کاہ خوردہ شدہ یعنی مثل اوس کاہ کی کہ جسکو دواب
کہاتی ہین اور آخور باقی رہتی ہی اور کنایہ تفرق اجزائی بدن سی ہی جدیکہ شکل
بدن تمام نرہا اور یہہ تاثیر بہی جملہ خوارق عادات سی ہی یا اون سنگریزون
مین ایک ایسا سبب مخلوق ہوا تہا کہ بمجرد پہنچنی کے بدن پر اجزای جسم پاش
پاش ہو جاتی تہی اور یبس و خشکی اس درجہ سرایت کرتی تہی کہ تماسک و التصاق
اعضا بالکلیہ زایل ہوتا تہا اور یہہ قصہ نمونہ تہا مغضوبات آلہی سی اور مشتمل

باب بیسوان فصل پہلی

اعدا کے خیال مین آوے کہ سکون انکا مستلزم حیلہ ہووے کہ اونسے ضرر ہمکو لاحق ہووے
اور یہہ جانین کہ ہمکو ابرہہ کے ساتھہ فی الجملہ معرفت سابق ہے — قرین ثواب یون
ہے کہ اوّل مین جاکر کیفیت اوضاع معلوم کرون اور خبر تحقیق لاؤن قریش کو
رائے عبد المطلب مستحسن پڑی یہہ تنہا اوس لشکرگاہ مین گئے اور جو زر نقد کہ
انکے ہاتھہ آیا انہون نے ایکمقام پہ نظر اغیار سے مصئون مدفون کیا اور جب اس
مہم سے فارغ ہوئے اور وہانسے پہرے جمیع قریش کو کہا سے حالات سے مطلع کیا انہون نے
فی الفور وہان آکر تمام متروکات اموات لوٹ لیا اور علی اختلاف قدر مراتب
تقسیم کیا مگر جس قدر کہ عبد المطلب انکے اموال سے متمتع ہوئے کسی اور کو ایسا
فائدہ نہوا چنانچہ اس سبب سے کثرت مال اور زیادتی منال اور علو شان اور
رفعت مکان انکو بہت ہوا **عبد اللہ بن** لکہا ہے کہ جب ابرہہ سیف ذو یزن پر کہ
وہ وہان ملوک حمیر و یمن سے ہے مستولی ہوا مردم ذو یزن کو بنابر شرف خاندان اوسکے
بطرح بچشم احترام دیکہتے تہے اور اوس زمانہ مین ایک خاتون تہی نہایت جمیلہ و
حسینہ کہ اوسکی پیشانی پہ داغ کیا چاہتی تہی ابرہہ یہہ معنی سنکر اوس جمیلہ کا طالب
ہوا اور حکم دیا کہ ذو یزن اوس عورتکو چہوڑ دیوے لہذا ذو یزن غصہ ہوکر
اوّل بدرگاہ قیصر روم دادخواہ ہوا اور وہانسے مایوس ہوکر ناگزیر بخدمت نوشیروان
رجوع کی اور اسنے بہی بنابر تباعد ہر دو مملکت اور تباین ہر دو ملت اسکی امداد
مین اہمال کیا کیونکہ یہہ مقام دار الملک حبشہ سے مسافت بعید رکہتا تہا اور نصرانیت
ذو یزن اور کیش آتش پرستی نوشیروان مین تفاوت بیش از بیش تہا ذو یزن چند
گاہ مداین مین رہا اور بعد ازین اپنے بساط زندگانی طے کی اور سیف ذو یزن
زمان حکومت مسروق ابن ابرہہ بہی بعد از فوت اپنے باپ کے زمرہ ملازمین نوشیروانے
مین منتظم ہوا اور آخر الامر اوس شہریار دادگستر نے اسیر رحم کہاکر چہہ سو نفر ارباب

سو اسپاہ عجم سے لشکر حبشہ کو ایسا تیرباران کیا کہ جمعیت اونکی منہزم ہوئی اور سپہ
مسروق ہار گیا اور فوج منصورہ نے معہ سپہر ہرمز تعاقب ہزیمت زدگان کر کے
اونکو بھی قتل کیا مسروق اندوہ ہلاک لخت جگر سے دوسرے روز خود سو ہزار
سواروں کے ساتھ ہرمز کے مقابلہ مین آیا جہان پہلوان نے پانچ ہزار آدمی حمیر کے
اور چھہ ہزار عجم کے سے انکا مقابلہ کیا اور ہرمز نے عصابہ لیکر اپنی سونہہ پہ باندہا کہ بہوین
اور آنکھین اسکی دب گئین اور بنا بر اسکی کہ یہہ ضعف باصرہ رکہتا تہا پوچہا
کہ مسروق کونسا ہے اور کس مقام پر ہے اوسکو مجہی دکہاؤ اسکی اہل لشکر نے
کہا وہ فیل پہ بیٹہا ہوا ہے اور تاج مرصع اوسکی سر پر ہے اور ایک یاقوت
خوشرنگ اوس تاج مین لگا ہے کہ اوسکی پیشانی پہ آویزان ہے ہرمز نے اوس یاقوت
کو دور سے دیکہہ کر کہا فیل مرکب بزرگ ہے اسوقت اسکی طرف قصد کرنا نہ چاہیے
بعد ایک لحظہ کی مسروق ہاتی پر سے اوتر کی گہوڑے پہ بیٹہا لوگون نے صورت
واقعہ تبدیل رکوب کو ظاہر کیا اسنے جوابدیا کہ اسپ بہی مرکب عز و شرف ہے کچہہ
دیر اور توقف کیا چاہیے جب مسروق گہوڑے پر سے اوتر کر خچر پر سوار ہوا ہرمز
نے کہا خچر بچہ خر ہے اور وہ مرکب ذلت و حقارت ہے اب کمان مجہی دو کہ وقت
کار ہے اور کمان لیکر کہا کہ قبضہ اسکا محاذی یاقوت کرو تا تیر میرا خطا نکرے
اور مقارن اس حال کی اپنی خواص سے کہا کہ بعد تیر چہوڑنے کی اگر سپاہ حبشہ
اپنی مقام پر سے متحرک ہوکر بادشاہ کی گرد آوے تو جاننا کہ تیر نے کام کیا و الا تعجیل
تمام اور تیر مجہکو دینا بالجملہ **بیت** چو پیکان بوسید انگشت او ٭ گذر کرد از مہرہ
پشت او ٭ عقاب اجل کہ عبارت تیر سے ہے آشیانہ کمان سے پران ہوکر
نشانہ پر پہنچا اور دماغ پر غرور بادشاہ کو ندوت کیا **فرد** ز ترک چشم تو ہر تیر
غمزہ کا مدر است ٭ درون سینہ نشست آنچنان کہ دل میخواست ٭ مسروق

باب بیسوان فصل

انکی آنی سی مسرور و مبتہج ہو کر انکو دار الضیافت مین بہیجا اور وہان کی مہتممون کو حکم
دیا کہ ما یحتاج جملہ ماکولات و مشروبات سی الیسا سر انجام کرو کہ انکو کچہہ حاجت نرہے
اور تا عرصہ کیا دہ اجازت ملاقات دی اور نہ رخصت انصراف عطا کیے جب مدت
مذکور منقضی ہوئی ایکدن عبد المطلب کو خلوت مین طلب کیا اور بعد از تمہید مقدمات
کہا کہ امور مخفی اور قضایای مختفی نی ہماری مرات ضمیر پر ارتسام پایا ہی اونکی
اظہار مین وقوف اغیار سی اندیشناک ہون جو کہ تم مخزن اسرار حکم اور مجمع
محاسن شیم اور مظہر سر موعود اور اصل ثمر مقصود ہو خرد خورده دان تجویز
نہین کرتی کہ یہہ حال تم سی پوشیدہ رکہون **بیت** سریست درین سینہ کہ گفتن
نتوانیم * گفتن نتوانیم و نہفتن نتوانیم اور اس اسرار پر جز اہل بصیرت اور
ارباب فراست اطلاع نہین کہتی چاہی کہ اصلا و مطلقا رو بروی آشنا و بیگانہ
اس باب مین کچہہ زبان پر نہ لانا بلکہ اپنی سایہ کو بہی اس راز سی محرم نکرنا پہر بادشاہ
نی باکمال اخفا مین مبالغہ کیا اول کار بطریق مجمل بیان فرمایا کہ عنقریب عرصہ
غیب سی ایک امر عالم شہود پر جلوہ پذیر ہوگا کہ موجب فخر و مباہات احیاء دنیا
مین اور سبب رفعت درجات موتی عقبی مین ہوگا اور ساکنان ام القری ساتہہ
زیادتی اختصاص اوس موہبت عظمی کی مستثنی ہووینگی بہ تخصیص تم اور دودمان
شریف انہون نی عرض کیا کہ واضح تر ارشاد ہوتا اصل مدعا مشہود ہو عرض
کہ بادشاہ نی عبد المطلب کو مقام طلب توضیح و تفصیل مین پا کر فرمایا ہر گاہ کہ حرم
محترم اور مکہ مکرم مین وہ مہمان کریم تقضای غیب سی بیبارگاہ شہود جلوہ فرما
ہوگا کہ درمیان کتف اوسکی خال ہو اور جن و انس کو بہت بہت اوسکی ایک
النس پیدا ہوگی اور بواسطہ ظہور اوس صاحب سعادت کی شرافت تجلوہا یوج سموات
پہنچیگی عبد المطلب نی کہا الحمد للہ والمنہ کہ خزانہ افضال ملک متعال سی تا خلعت

دوست تر تہا بنابر اہتمام بانتظام حال اوس عزیز کی آمنہ بنت وہب بن عبد
مناف کو کہ بحلیہ جمال و عفاف آراستہ تہی اوسکی سلک ازدواجین لایا
ولیکن آمنہ جب حاملہ ہوئی وہ قرۃ العین اور ثمرہ فواد سیراعنفوان شباب
اور ریحان جوانی مین بساط زندگانی طی کرکی رخت حیات بعالم بقا لیگیا اور
مجکو بدشت اندوہ و محنت چہوڑا اور بعد از حدوث اس واقعہ ہایلہ کی ایک
فرزند پیدا ہوا محمود الخصایل ساتہہ اون علامات کی کہ بادشاہ نی بیان فرمائین
اور یہ محمد موسوم ہوا تا اسم مطابق مسمی ہووی اب اوسنی سرحد طفولیت سی
گذر کر بمقام صبے انتقال کیا ہی ارباب فراست اور اصحاب کیاست آثار
سیادت اور انوار سعادت بشرہ ہمایون اوسکی سی مشاہدہ کرتی ہین اور
بنابر اوس موانست کی کہ مجکو اوسکی ساتہہ واقع ہی ایسا جانتا ہون کہ عبد اللہ
ابتک قید حیات مین ہی عبد المطلب نے یہان تک کلام پہنچایا کہ سیف ذی یزن
نی کہا کہ صورت واقعہ یہود سی پوشیدہ رکہنا کیونکہ وہ جماعت اوسکی
ساتہہ نہایت عداوت رکہتی ہی اور اپنی قوم سی ان باتون مین سی کچہہ نکہنا اور
اوسکی حسد سے ڈرتی رہنا اور جان اور آگاہ ہو کہ جب محمد علیہ السلام مبعوث
ہوگا تو قریش اوسکی ساتہہ مخاصمت کرین گی اور اوسکی رفع مین بہت فتنہ و فساد
اوٹہاوین گی اور آنحضرت بحسب ضرورت مکہ سی نکلکر قدم بادیہ ہجرت مین رکہینگے
تا آنکہ اہل مدینہ اوسکی متابعت مین آوینگی اور مہم دین مبین اوس سرزمین مین
تمشیت قبول کرینگی اوسوقت مین اگر حیات مستعار پر اعتماد رکہتا تو لشکر تیرہ
دیگر بہ یثرب پہنچتا اور انتظار قدوم میمنت لزوم کہینچتا اور نصرت دین حق میں
کوشش کرتا اور تاخیر اس امر مین اس سبب سے ہی کہ غالباً زمان دعوت خجستہ
آغاز فرخندہ انجام اوسکا نباؤن ہست فرشتہ است برین بام لاجورد اندود

اطلاع اور منتسبان عالم بالا اور اتصال روحانیات بعضی صورتون پر کہ مبادی عالیہ مین منطبع ہین مطلع ہوویں جو یہہ قضیہ نزدیک فرقہ صوفیہ اور جمیع حکما کی مقرر ہوا کہ مجموع صور حوادث عالم کون و فساد نفوس فلکی مین مرتسم ہین جیسا کچہ خیال مین کہ عقب مشترک مقدم دماغ ہر بنی نوع انسان کی ہی اور جو کچہ کہ حس مشترک مین حواس ظاہر سی پہنچتا ہی مخزون خیال ہو جاتا ہی اور سب صور اشیا اوسمین ارتسام پاتی ہین اور جبکہ نفس ناطقہ قوی ہے اور متخیلہ ضعیف پس جو جواہر شریفہ عالیہ عالم نوم مین نفس پر قابض ہوتی ہین وہ اوسمین کچہہ تصرف نہین کر سکتی اور نہ بصورت دیگر قدرت انتقال رکہتا ہی بلکہ اوسی طرح حافظہ کو تفویض کر دیتا ہی اور نایم بعد از بیداری اوس نقش کو کہ نفس فلکی سی نفس بشری پر انعکاس پائی ہی اپنی خیال مین موجود پاتا ہی یہہ خواب ہوتا ہی راست غیر محتاج بہ تعبیر اور اگر متخیلہ قوی بہی ہووی اور اوس صورت مین کہ نقش فلکی سی نفس بشری پر انعکاس پایا ہو تصرف کرے اور لباسہای مناسب اوسکو پہنا کر خیال کو سونپی یہہ خواب ہوتا ہی راست محتاج بہ تعبیر ان مقدمات سی لازم آیا کہ خواب راست بہی دو قسم پر منقسم پاوی جیسا کہ خواب مطلق منقسم ہی اور رای ارباب دانش پر پوشیدہ نہین کہ رویای صادقہ مخصوص بمتقلدان قلادہ شریعت و ملل ہوتا ہی جب قوت متخیلہ قوی ہوا اور نفس ضعیف متخیلہ نفس کو بنا بر رعایت قدیم خواب مین اپنی حرکات تشبیہ اور تمثیل اور تالیف اور تفصیل سے مشغول کر کی مطالعہ عالم معقول سی اوسکو مانع آوی کیونکہ متخیلہ کا یہہ کام ہی کہ پیوستہ اشیا کو باہم تشبیہ دیوے اور اشیاء منفصلہ کو باتکید کر ملتئم کرے کبہی ہووی کہ اجزای ملتئمہ کو جدا کر دالی اور تصویر نفس اس وجہہ سے خالی ہووی مصرع زہی تصور باطل

ہی اور مین بچشم تعجب اوسکو دیکہتا ہون کہ ناگاہ زنجیر ایک درخت سبز و خورم ہوگیا
کہ شامل تہا جمیع اثمار پر کہ عالم نباتات مین ہوتی ہین اوسمین موجود ہین اور
دو پیر روشن ضمیر فرخ لقا باصفا اوس درخت کی نیچی کہڑے ہین اور مینے
اون دونو سی نام و نشان اونکا پوچہا ایک نی کہا میرا نام نوح ہی اور دوسرے
نی فرمایا کہ میرا اسم ابراہیم خلیل ہے پہر مجکو کہا ای عبد المطلب یہہ درخت
وہ اصل شریف ہی کہ آباء و اجداد سی تجہہ تک پونہچا اور تیری پشت سی ظہور پایا
اور قرن بقرن اور صلب بصلب بعہد و میثاق انتقال پاتا رہا کاہنہ نی کہا اگر
اس امر مین تو صادق ہی تو ایک شخص تیری نسل سی ظاہر ہو کہ مقیمان صوامع
ملکوت اور ساکنان حصاے ناسوت غاشیہ طاعت اوسکا اپنی دوش پر ڈالین
اور حلقہ اطاعت اوسکا کان مین پہنین گے اور زنجیر دلیل ہی استحکام قواعد
دین اور کثرت انصار پر اور حلقی اوسکی مبنی ہین ثبات امر واور استحکام کار
اوس صاحب سعادت کی جو کہ اوسکی ساتہہ مخالفت کری مانند قوم نوح
بطوفان عدم اور گرداب فنا گرفتار ہو اور جو کہ اوسکی فرمان بردارے
کری آتش جہنم اوسپر گلستان خلیل ہو اور وہ سعادتمند احیاء مراسم ملت
ابراہیمی مین شرط التفات اور حسن اہتمام بجا لاوی کہ تا انقراض عالم قصور
وانہدام قواعد قصر نبوت اور ارکان امامت اوسکی مین راہ نپاوے
اور راویان اخبار صادقہ روایت کرتی ہین کہ زمان عبد المطلب مین غلبہ
قریش اوس گروہ پر کہ انکی ساتہہ مجادلہ و قتال کیے لئی آئی تہی یہہ تہا کہ
نور نبوت انکی چہرہ پر بشکل ستدیر کہ افضل اشکال ہی ظاہر ہوتا اور از روے
تجربہ کوئی اہل مکہ مین سی کچہہ شک نرکہتا تہا اور جبکہ واقعہ صعب و سخت در پیش
آتا ساکنان ام القری دست بدعا اوٹہاکر اوسکو نزد حضور مجیب الدعوات

باب بیسوان فصل پہلی

غزال طلا کعبہ سی ایک یہہ بہی اور باعث دزدی اسکا یہہ تہا کہ ایک شب ابولہب
ہمراہ گروہ قریش کی طعام کہاتا تہا اور کنیزکان مغنیہ سرود کرتی تہین جب
اسباب طرب تمام ہوا اور نقدی رایج تہا ون دو آہو یہ طلا سی کہ عبدالمطلب
نی چاہ زمزم سی نکالی تہی نظر آئی لاجرم وہ غزال کعبہ چورا کر بیچڈالی اتفاقاً
عبدالمطلب سرائی اہل عیش کی دروازہ پر گذری اور آوازاون عورتون
کی گانی کی سُنی کہ یہہ وہ ابیات گاتی تہین کہ مشتمل تہین اس امر پر کہ
وہ فعل منکر انسی صادر ہوا عبدالمطلب نی اور اہل قوم کو اس معنی سی
آگاہ کیا اور اوس کو پکڑکر فراخور حال تنبیہ و تادیب کی اور فرزندان
ابولہب کی عتبہ اور عتیبہ ہین کہ مان انکی ام جمیل تہی پہوپہی معاویہ کی اور خواہر
ابوسفیان کی کہ بفحوای آیۂ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ اوسکی حال مین ہی تفصیل
اس جمل کی اس طرح پر ہی کہ ام جمیل یعنی زن ابولہب عداوت انحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بغایت کوشش کرتی تہی چنانچہ پشتارے خارستان
اور درخت مغیلان سی لاکر ہنگام شب راہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین
پراگندہ کرتی تاجب وقت صبح دولتخانہ مین سی مسجد الحرام مین جاوین وہ
خارپای مبارک کو آزار پہنچاوین — کہتی ہین ایک دن اُسنی خار کا بار سر پر
کیا اور رسن اوس پشتارے کی اپنی گلی مین محکم باندہی کہ ناگاہ وہ اسکی سر
پر سی گر پڑا اور اوس رسّی سی اسکا گلا گہٹ گیا اور یہہ اس خستگی سی
راہی دوزخ ہوئی اور اسیطرح سی ابولہب بہی تا آخر عمر خصومت انحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مصر رہا یہانتک کہ بارہا اسنی بنا پر ہلاک آپ کی
قصد کیا لیکن محافظت الہی ہاتہ آئی اور بیچ تفسیر عزیزی کی تفسیر سورہ
تبت مین لکہا ہی کہ جب سورہ شعرا مین آیۂ وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

سی مراد لیتی ہین بہرکیف ہر ایک ان امور مین سی محتمل ہی اب یہان لی معنی اول و
مکسوبات اوسکی کا فرماتی ہین کہ اگر یہہ چیزین دنیا مین اوسکو فی الجملہ نفع کرین بھی تو
بہی آخرت مین کہ مستقر محل حاجات اور جائی استقرار و ثبات ہی اصلا نفع نکرینگی
کیونکہ سَیَصْلٰی نَارًا شتاب ہی کہ داخل ہو آتشمین یعنی بمجرد مرگ اوسکو
آگ مین ڈالین اور انتظار روز قیامت اسکی حق مین نکرین بخلاف اور کافرون
کی ذَاتَ لَهَبٍ صاحب شعلہای عظیم کیونکہ کفر اوسکا اوروں کی کفر پر زیادتی
رکہتا تہا بجہت قرب قرابت اور کمال اطلاع احوال و عادات رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ پر اور علاوہ اس سی بنا مزید عداوت اوسکی اور علاوہ ازین
اسباب زیادتی عذاب اوسکی یہہ ہین کہ اوسکی جورو کو سامنی اوسکی عذاب
مین جلاوینگی اور اسیواسطی فرمایا وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ مراد یہہ کہ
وہ عورت کہ ہیزم کشی کرتی دنیا مین پشتارہ خار لاتی تہی اور راہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم مین پراگندہ کرتے تہی دوزخمین مقابل اسکی ڈالی جائیگی فِيْ جِيْدِهَا
گردن اوس عورت مین کہ جاہی باندہتی قلادہ جواہر و زیورزرین ہی حَبْلٌ مِّنْ
مَّسَدٍ رسی ہوگی پوست خرما سخت سی کہ اوسکو محکم بٹا ہوگا اور خاصیت
اوس رسن کی یہہ ہوگی کہ جب عرق مین تر ہوگی زیادہ تند یعنی اینٹہنا پیدا
کریگی اور موجب خفگی گلو بغایت ہوگی اور مطابق اس حرف کی کہ اوسکی شان
مین آیا اسیطرحسی دنیا مین واصل جہنم ہوئی واللہ اعلم — سیر اور تواریخ
مین مذکور ہی کہ دو دختر آنحضرت صلعم حضرت رقیہ اور ام کلثوم ساتہہ دونو فرزند
ابولہب کی کہ عتبہ اور عتیبہ نام رکہتی تہی نامزد ہوی تہین ابولہب نی اپنی
بیٹون سی کہا کہ اگر تم میری رضامندی چاہتی ہو اس علاقہ سی دست بردار
ہو والا تادم مرگ تمہارا موہنہ نہین دیکہنی کا پسر کلان نی کہ عتبہ تہا سکوت

فضل بنت خواہر میمونہ کہ امہات مومنین سے ہی اور اسامی دختران عبد المطلب
یہہ ہی صفیہ عاتکہ متقاپرہ امیمہ اروی اور یہہ سولہ فرزند عبد المطلب کے
خواتین متعددہ سی پیدا ہوئی تہی اور انکی فرزند بعضی جاہلیت مین اور بعضی
اسلام مین نزدیک عموم و اشراف و اعیان انام مین انتظام رکہتی تہی چنانچہ چہہ تن اونمین سے
قبل از بعثت فوت ہوئی اور چار بزمان نبوت احمدی مین رہی - ایک
عباس کہ رئیس منابر انکی القاب سی ایک مزین ہی اور دوسرا ابو لہب
کہ باتفاق کافر ہی اور تیسرا حمزہ اور چوتہی ابو طالب کہ انکی ایمان مین
اختلاف ہی کیونکہ بعضی علمائی معتزلہ اور کافہ امامیہ کا اعتقاد یہہ ہی کہ ایمان
لائی تہی اور جمیع آئمہ اہل سنت و جماعت اس امر پر ہین کہ تا آخر عمر اپنے اجداد کے
ملت پر رہتے اور دونو طایفہ اپنی اثبات اعتقاد پر دلایل قایم کرتے ہین کہ تشریح
اوسکی لایق اس مختصر کی نہین ہے و اللہ تعالی اعلم - و لیکن اتفاق سب کا اسپر
ہی کہ بلا شک و شبہہ عبد المطلب بنسبت بحضرت رسالت پناہ صلعم محبت مفرط رکہتی تہی
اور محبت اور شفقت انکی حضرت پر اس مرتبہ تہی کہ اپنی اولاد صلبی سے انکو بہتر
جانتی اور گاہ گاہ کہتی اور ایما کرتی کہ اس کودک کو شان عظیم در پیش ہے اور یہ
عنقریب بمعارج سروری اور مدارج نیک اختری ترقی کریگا - کہتی ہین
کہ سایہ خانہ کعبہ پر فرش ہوتا تہا اور اوسپر وسادہ واسطی نشست عبد المطلب
اور اونکی اولاد کی بچہائی جاتی تہی اور یہہ وہان اور انکی اولاد اسپر بیٹہتی
اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوس فرش پر بالاتر انکی چار زانو بیٹہکر
تمام جلوس فرماہوتی اور اعمام حضرت خیر الانام آپ کو اس حرکت سی منع کرتی تو
عبد المطلب اس ممانعت سی مانع آتی اور اگر عبد المطلب خواب مین ہوتی تو بجز
آنحضرت کی کسیکو یارا و قدرت نہ تہا کہ انکو بیدار کری اور اگر خلوت مین

باب بیسواں فصل پہلی

سے معانقہ کیا اور انکی زانو پر جلوس فرمایا عبد المطلب نے کہا الحمد للہ کہ رضا
تیری میرے اختیار کے موافق ہے مصرع ہرچہ او رضای تو ہست رضای ما ہمان
پھر ابو طالب سے کہا کہ محمد کو مین تجھے سپرد کرتا ہون چاہیے کہ شرایط تحفظ اسکی بہ
لوازم تیقظ بجا لاوے ایسا کہ وہ فوت سے اور بکمال اہتمام تربیت مراعات
اس فرزند مین کوئی دقیقہ نا مرعی نہ رہے اور آگاہ ہو کہ اندک مدت مین یہہ
سید قوم بلکہ سرور عالم ہوگا اگر اقبال مساعدت کریگا تو زمان ظہور اسکی کو پاوے
او سوقت تجھکو معلوم ہوگا کہ دانا ترین اہل عالم اسکا مین تہا ابو طالب نے وصیت
بہ صمیم قلب سے قبول کی اور ہاتھہ پکڑکر عہد و میثاق باندھا بعد ازان فروغ پیمان
عبد المطلب نے کہا اب سکرات موت اور تلخی جان کنی میری اور آسان ہوئی
اور روی مبارک حضرت رسول ص کو چومنا شروع کیا اور کہا کہ کسیکو اپنے
فرزندون مین خوشبو اور خوشرو تجہسے میں نہین پایا جب وصیت تمام ہوئی
نقد زندگی بہ مقتضای اجل سپرد کیا مدت عمر انکی ایک سو بیس برس کے تہی
حضرت رسول مقبول آٹھہ برس کی عمر مین انسے جدا ہوئی اور رعایت کنف
ابو طالب مین تا زمان قرب ہجرت مکہ مین بفراغ بال مقیم رہے اور ابو طالب نے
تا مدت العمر اپنی بوفای عہد و پیمان قیام کیا یہہ تہا حال عبد المطلب کا اختصار
حاجت لکہا گیا اور ہاشم کہ پدر بزرگوار انکی تہے نام اونکا عمرو ہے اور ہاشم جہت سے
کہتے ہین کہ ہشم بمعنی نان ریزہ کرنی کی ہین اور روضۃ الصفا مین مرقوم
ہے کہ نام انکا عمران ہے بنا بر رفعت رتبہ کی کہ یہہ رکہتے تہے انکو عمران العلی
کہتے تہے کسواسطے کہ ایک سال قحط اور عسرت مین بسوی دیار شام جاکر وہان
سے نان بی اندازہ شتران کثیر پر لادکر حرم مین لاتے اور ہر روز دو اونٹ
ذبح کرکر پکاتے اور نان ہای خشک کو ثرید بناکر ہر روز دو دفعہ تقسیم کرتے

عبد الشمس ہے اور مناف نامی ایک صنم تہا اصنام مین سی اور غایت حسن و جمال کی
کہ یہہ کہتی تہی انکو قمر بہی کہتی تہی اور انکی بہی چار فرزند تہی ہاشم کہ جد عبد المطلب
ہین اور عبد الشمس کہ جد بنی امیہ ہی — اور نوفل کہ جد جبیر ابن مطعم ہی اور
مطلب کہ جد امام شافعی ہی کہ شافعی مطلبی اسی جہت مشہور ہوئی اور حکومت کہ
انکی باپ سی انپر منتقل ہوئی ملوک اطراف نی باستحقاق عبد مناف مبادرت کی
اور کہتی ہین کہ ہاشم اور عبد الشمس توام ہوئی تہی اور پیشانیان انکی باہمدگر
چسپیدہ تہین اور روضۃ الاحباب مین مرقوم ہی کہ مشہور اس طرح پر ہے
کہ پشتین دونوکی چسپیدہ تہین ہرچند لوگونے سعی کی کہ افتراق اخوین حاصل
ہووی میسر ہوا آخر الامر بتحریک شمشیر جدا کیا ولیکن اوس وقت بعضے
ارباب بصیرت نی بلاحظہ صورت تفریق سیف کہا کہ یہہ اس امر کی علامت
ہی کہ اولاد ان دونو بہائیون کی اظہار ما فی الضمیر اپنا آپسمین بشمشیر
اور مہمات اپنی باہم بحکومت تیغ بانقطاع پہنچائین چنانچہ انجام کار بمقتضاے
العقل نصف الکرامات اسی طرح ظہور مین آیا اور انکی نسل مین ہے
اثر اوسکا باقی رہا مصداق اس مقال کی وہ قضائی ہین کہ درمیان حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ ابو سفیان اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
اور سلطان شام اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید مین واقع ہوئے
کہ تفصیل اونکی سی کتب سیر متنون و مشحون ہین اور قصی بمعنی بعید ہے
نام انکا زید ہی اور لقب مجمع اور قضاعہ اور انکو قصی اور مجمع اس واسطے
کہتی ہین کہ قریش بعد از پراگندگی سعی انکی سی جمع ہوئی اور صورت واقعہ
اس طرح پر ہی کہ ایک مرتبہ بنی خزیمہ کو مکہ سی خارج اور قریش کو جمع کرکر
منازل کو انپر قسمت کیا اور ایک جماعہ کو کہ زیادتی شرف اختصاص رکہتے

باب بیسوان فصل پہلی

حلیم ہی اور بعضی کہتی ہین عروہ اور یہہ سردفتر قریش اور اشراف قبیلہ عدنان
ہتی اور بعد از انکہ دیدہ گلاب بجمال قصی روشن ہوئی کہا بشارت ہوجیو ای
معشر قریش کہ میری فرزندون کو شرف حاصل ہوگا بواسطہ صاحب ملت کے
کہ انسی ظہور مین آویگا اور تمہارے اولاد بہی اوس شرف سی محروم ہوگی
جوکہ اوسکی مکافات کریگا آفات عاجل اور آجل سی سالم رہیگا اور وائی اوس
شخص پر کہ یہہ سنکر بہی طغیان و عناد اور سرکشی کرے لیکن حقیقت اس کلام
کے تا ظہور اسلام مخفی اور پوشیدہ رہیگی اور یہہ بزرگوار انکی مرہ ہین
آثار النبوت اور مدارج مین لکہا ہی کہ یہہ اول وہ شخص ہے کہ جمع کیا یوم عروبہ کو
اور عروبہ بفتح عین مہملہ نام روز جمعہ ہے جمع کرتے ہتی اس روز مین قریش
کو اور خطبہ پڑہتی ہتی انپر اور نصیحت کرتی ہتی انکو بہ بعثت پیغمبر آخر الزمان صلی
اللہ علیہ وسلم اور آگاہ کرتی ہتی انکو کہ وہ اولاد میری سی ہے اور حکم کرتے
ہتی انکو بمتابعت حضرت خاتم الانبیا اور ایمان لانا ساتہ اوسکی اور انشا کرتے
ہتی اس باب مین اشعار کہ اونمین سے ایک بیت یہہ ہے **شعر**

یا لیتنی شاہد فحوای دعوتہ اذا قریش تبغی الحق خذلانا

اور لکہا ہی کہ قریش جمیع امور مین برای و دربین انکی عمل کرتی اور انکی فرمان
واجب الاذعان سی سرتابی نکرتی ہتی اور یہہ سرانجام اسباب معیشت فقرا و
مساکین مین ہمیشہ آمادہ رہتی حتی کہ سالہا بی قحط مین الوان اطعمہ انکی خوان
ضیافت پر مہیا رہتا تہا اور پیوستہ اپنی اولاد کو ارتکاب اعمال خیر واحسان
اور طاعت خالق اور رعایت خلایق پر ترغیب دیتی انہون نی بہی قرب سفر
آخرت اپنی اہل بیت کو جمع کیا اور کہا کہ مینی اپنی آبا و اجداد سی اسطرح سنا ہی
کہ ایک پیغمبر عالی قدر ہمارے نسل سی ظاہر ہوگا کہ عرب اطاعت اوسکی سعادت

القول تھی اور والد بزرگوار انکی غالب بمعنی شدت اور سختی عیش اشراف اور
صنادید قریش سی تھی اور قبایل عرب مرجع الیہ جمیع امور مین انکو گردانتی تھے
اور والد بزرگوار فہر ہین اور اہل تاریخ کی ایک جماعت اس امر پر ہے
کہ انکا لقب قریش ہی اور جملہ قریش انہی نسب کو اپنی نسبت کرتی ہین اور جو کہ فرزند
فہر نہین ہی اوسکو قریشی نہین کہتی بلکہ کنانہ کہتی ہین اور بعضون کی نزدیک
قریش لقب نضر بن کنانہ ہی اور اوسکی اولاد کو قریشی کہتی ہین اور قریش کی
وجہ تسمیہ مین بہ قریش چند وجہ ذکر کرتی ہین مشہور یہہ ہی کہ قریش نام
ایک جانور بزرگ کا ہی کہ وہ مچھلیان کہاتا ہی اور اوسکو کوئی جانور نہین کہاتا
اور یہہ غالب آتا ہی سب جانورون پر اور غالب نہین آتا اسپر کوئی جانور اور
صراحتًا بعضی شعرا متقدمین نی اکثر ابیات شاہد اس معنی پر انشا کی ہین۔
اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ جمع ہوئی حرم مین بعد اسکی کہ متفرق ہوئے
تھی تقریش بمعنی جمع ہونی اور فراہم گرد آنیکی ہی اور بنا بر اسکی کہ یہہ اہل
تجارت اور کسب سی تھی قریش بمعنی کسب کرنی اور جمع لانیکی بہی آیا ہی اور بعضی
کہتی ہین جب خلق حج کی واسطی آئی اس قوم نی تفتیش حال فقرا کیے
اور اونکو کچھہ دیا گئی تو تقریش بمعنی تفتیش کیے ہی اور صراح مین لکھا ہی کہ تقریش
و رعلانیا اور اقتراش سعی کرنا بقصدی اور انکو انکی والدنی مرض موت مین
وصیت کی کہ ایک صفات نفس زکی سی یہہ ہی کہ قبل از وقوع مصایب اوس سے
پرہیز کریے جب بی اختیار کوئی حادثہ لاحق ہو تو عروہ وثقای صبر و تحمل کو پکڑے
جو کہ مین اب زمرہ موتی مین ہون وظیفہ یہہ کہ ہرگاہ خوف اشتعال نائرہ فساد
اہل افساد کمتون ضمیر ہو جاتی ہی کہ اطفا اوسکا باب شکیبائی عمل مین آوے
اور بی صبری اور بیصبرگی نکیجا دے دلیکن یہہ دولت اوسوقت حاصل ہووے

مرجع الیہ اونکی تہی اور ایک روز انہون نی قبل از رحلت قوم کو جمع کیا اور
کہا کہ تم فرزندان ابراہیم اور اسمعیل پیغمبر سے ہو کہ مجد و بزرگی آبا و اجداد ہی
تمکو پہنچی پس مراتب اپنی ملحوظ رکہو اور نبکر اسکی کہ سروری عرب کی تمہر
قیام پایا ہی احکام الہی کے تعظیم کرو اور خالصاً لہٖ باعمال صالحہ تقرب
ڈہونڈو اور امور مستلزم دنائت ہمت سی اعراض اپنی نفس پر واجب جانو
اور عقود دایم اپنا ورد کرو اور جو کہ ستی قطع کرے اوسکی ساتہ ہم پیوند ہو
اور اکفائی شایستہ اپنی سی بواسطہ قلت مال اعراض نکرو کہ مال باطل اور زایل ہے
اور والد بزرگوار انکی کنانہ بن خزیمہ کہ باکثر صفات نیک قوم عرب مین مشہور
تہی اور بالخصوص صفت سخاوت اور وسعت اخلاق ایسی غالب انکی طبیعت
پر تہی کہ اوقات تنگدستی مین بہی بذل و ایثار مین بقدر مقدور دریغ نکرتی ہتے
اور حالت طیش و تعب مین کلمہ مکروہ بیچ حق اعدای انکی زبان پر نہ آتا تہا بالجملہ
آخر ایام حیات مین انہون نی بہی برحسب عادت آبای کرام اپنی وصیای صیانت
نور محمدی اپنی اکثر اولاد کو کی اور بوقت ورود قابض ارواح نقد حیات
کو تفویض اوسکی کیا اور والد انکی مدرکہ ہین کہ نام انکا عامر یا عمرو ہی اور انکو
مدرکہ اسواسطی کہتی ہین کہ جو عز و شرف انکی آبا و اجداد رکہتی تہی اوسکو انہون
نی دریافت کیا اور متصف اوسکی ہوئی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ ایکدن ایک
خرگوش کی پیچہی دوڑی اور اوسکو پایا اسواسطی انکا مدرکہ خطاب ہوا اور
اس لفظ کی شہرت پائی اور یہہ تقدیر ثانی ہوئی اس کلمہ مین مبالغہ کی واسطے
ہی اور یہہ معنی کلام عرب مین متعارف ہین اور والد بزرگوار انکی الیاس
ہین روایت کرتی ہین کہ ہرگاہ دیدہ ابوین بعد از یاس بمشاہدۂ فرخندہ
انکی روشنی پذیر ہوئی لاجرم بالیاس موسوم کئی گئی اور بعد از اکتساب فضایل

کہتی ہین کہ نزار مال بہت رکہتی تہی اور در حال نزع وصیت کی تہی کہ نقود مضر
کو دیوین اور خیول ربیعہ کو اور عبید ایاد کو اور تمام اموال اور فرزندون کو آ
والد انکی معد ہین اور معنی اسکی نقل اور تمر تازہ کی ہین چونکہ یہہ بمرتبہ کمال
تازہ رو تہی سو سوہ اس نام کی ہوئی اور از بسکہ بمشاہدہ خندہ روئی انکی حیرت
والس انگشت تعجب دانتونمین پکڑتی تہی کینت انکی ابو قضاعہ ہی اور انکی آٹہہ
فرزند تہی از انجملہ مشہور ہین قضاعہ بن معد اور ایاد بن معد اور نزار بن
معد اور روایت کرتی ہین کہ ابنائی معد بغایت شجاع اور دلیر تہی چنانچہ
ضحاک ابن معد باچہل ہزار نفر ایک جماعت کثیر بنی اسرائیل پر کہ کمیت قلم
تحریر جسور انکی سی عاجز ہی اور کمیت اوہام احاطہ [illegible] سی افزون چڑہ گئی
اور بعد کشش و کوشش مفتوح ہوئی اور اموال غنایم اونکا تاراج و غارت
کیا اور بقیۃ السیف جو تہی انکو اسیر و دستگیر لی گئی بنی اسرائیل نی استغاثہ انکی بابت
کا اپنی پیغمبر وقت سی کیا تا بنی عدنان کی حق مین دعا کریے کہ بلا اونپر نازل ہووے
انکی پیغمبر نی رو بقبلہ ہو کر چاہا کہ بموجب درخواست انکی قیام کری ناگاہ وحی
الہی نازل ہوئی کہ اس طلب سے دست بردار ہو کہ جو خاتم النبیین اور
فاضل ترین اولین و آخرین انبیا جملہ اولاد و احفاد اسکی سی ہوگا دعائی
بد انکی حق مین قبول نہوگی اور معد بیٹی عدنان کہتے ہین کہ ایک دن عدنان
ایک جائی تنہا جاتی تہی جو دیون نی کہ انسی عداوت قلبی رکہتی تہی انکی عقب
مین جا کر انکو دو پہاڑون مین گہیر لیا عدنان نی اتنا محاربہ کیا کہ انکا گھوڑا گر پڑا
اور یہہ متوجہ قلہ کوہ ہوئی دشمنون نی پہنچکر انکو الجہایا ستایا اور تنگ کیا کہ یہہ
بدرگاہ حافظ حقیقی ملتجی ہوئی اور بمجرد رجوع بجناب الہی ایک ہاتہ غیب سے
پیدا ہوا اور انکو اوٹہاکر قلہ کوہ پر لی گیا اور ایک آواز ہولناک بگوش اشقیا

آہو پر پڑی اسنی بارادہ شکار اوسکی پیچھی گھوڑا ڈالا اور تہا دور اوسکی تعاقب مین
تنہا گیا چنانچہ اہل لشکر بہت پیچھی رہ گئی اور بہہ کثرت حرکت اور شدت حرارت
آفتاب سی بیتاب ہوکر متلاشی سایہ ہوا تا وہان استراحت کری اس اثنا
مین بدامن کوہ اسکا گذر ہوا اور دو تین گہر کہ وہان آباد تہی دکہائی دیے
یہہ اوس طرف متوجہ ہوکر ایک دروازہ پر اون گہرون کی سوار کہڑا رہا کہ
مقارن اس حال کی ایک عجوزہ ایک گہر مین سی نکلی اور اوسنی عرض کیا بیت
رواق منظر چشم من آشیانہ تست + کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست + مرشد
بن گلاب بموجب کہنی اوس عورت کی وہان اوترا اور اندرون خانہ چادر
فرش پر باستراحت تمام آرام لیا اور گرمی شکار گاہ سی آسودہ ہوکر کچہہ دیر
سوتا رہا جب بیدار ہوا اور آنکہہ کہول اپنی سرہانی ایک دختر بیٹھی دیکہی کہ طراوت
رخسار اوسکی بہشت بریں پر طعنہ زن تہی اور نسیم زلف عنبرین اوسکی ہواے
اردی بہشت سی حکایت کرتی تہی اوسنی مرشد سی کہا کہ ای شہریار واجب
التعظیم امید کہ اسباب تفرقہ سی محروس و مصئون رہی اور کچہہ آرزو ویے
طعام ہو تو ارشاد ہووی مرشد اس سخن سی کہ مستلزم اوسکی معرفت کا تہا متوہم
ہوا کہ مبادا کوئی دشمن مجہپر مستولی ہووی اور اوج سلطنت سی حضیض مذلت
گرائے لاجرم جواب سی تغافل کرکی بجانب دیگر ملتفت ہوا دختر نی کہا ای بادشاہ
وہم کو خاطر اشرف مین راہ نہ دینی چاہئی اور طریق اندیشہ مسدود کرو کہ تیر
بخت بلند تیرا مرتفع ہی رجائی واثق ہم عطایائی ارجمند تری سی محظوظ و منتفع
ہو دین اور بعد اس مقال کی الوان اطعمہ حاضر کئی جب بادشاہ تناول طعام
سی فارغ ہوا دختر نی ایک قدح شیر خالص اسکی پینی کیلی واسطی دیا مرشد
کو لطف تقریر اور حسن دلپذیر دختر بہت پسند آیا حتی کہ تمنائی مناکحت اوسکی

مخالفت کرے اور غرق بحر جہالت ہووی مرثد نی سوال کیا کہ یہہ پیغمبر بصلح
مبعوث ہوگا یا بحرب غفیرا نی جوابدیا کہ بعزت فرازندۂ آسمان رسم خونریزی
کہ خلاف حکم الٰہی ہو برطرف کرے اور دختران ملوک کو مانند کنیزان لیجاکر
بردہ نباوی کہ جو کوئی اوسکی مخالفت کرے بہ ذلت و خواری گرفتار
آوی پہر مرثد نی کہا خلق کو کس چیز پر دعوت فرماویگا کہا ترغیب بہ صوم
وصلوٰۃ وصلہ ارحام و کسر اصنام اور رجوع مخصوص لطرف حضرت ملک العلام
دیگا اور احکام اجتناب او ارتکاب عبادت اوثان اور فرمان دوری
ملاہی و مناہی کریگا اسنی کہا کونسی قبیلہ مین سی ہوگا جوابدیا کہ اولاد نضر بن
نزارسی اور وہ اپنی قوم سی محاربات کریگا تا آنکہ محکوم حکم قضا شیم اوسکی
ہونگی پہر پوچہا کہ جب وہ مصروف تادیب قوم اپنی ہوگا نصرت و معاونت
اوسکی کون فرماویگا کہا وہ اشراف کہ دیدۂ بصیرت اوسکا بہ نور معرفت روشنی
پذیر ہوگا القصہ جب سوال و جواب جانبین تمام ہوئی مرثد اندیشہ مین گیا
کہ غفیرا کو کس طرح سے خطبہ فرماوے اور اوسنی یہہ امر بفراست دریافت کیا
کہا اي بادشاہ خواہندہ میرا ایک غیور بیباک ہے تم اوسکی ہم پلہ نہوسکوگے
یہہ بات سنکر انہون نے سودای خام دامادی کا چہوڑا اور بہ سبیل تعجیل
سوار ہوکر اپنی سپاہ سی ملحق ہوا اور تنو شتر بنختی برسم ہدیہ غفیرا کی پاس
بہیجی اور یہہ حکایات اوس شاہ عالیجاہ سے بر صفحات روزگار یادگاری اور
ایک خواب ربیعہ بن نضر کی اوراہ رجال سے مسموع اور متون کتب مین مکتوب ہے
کہ یہہ ایک حکام دیار عرب سے یمن کا تہا ایک مرتبہ اسنے یہہ خواب ہولناک
دیکہا اور بسبب اتفاق بوقت بیداری اسکو فراموش ہوا واسطے دفع تردد
کی اسنی معبران ولایت اپنی کو جمع کیا اور بے آنکہ صورت واقعہ انسے کہی

ذی یزن بادنک فرصت ملک مین ایک پیغمبر عالی قدر پر منتقل ہوگا — ربیعہ نے سوال
کیا کہ وہ عالیجاہ کونسی قوم مین ہوگا کہا اولاد غالب بن فہر سے اور مملکت
اوسپر براستی قرار پکڑیگی تا روز قیامت — ربیعہ جو کہ ملت حنفیہ سے بیگانہ تھا
اور بقیامت ایمان نہ رکھتا تھا اِس کلام سے تعجب کیا کہ قیامت بھی کچھہ شے
ہی کہ ہوگی سطیح نے کہا قیامت ایکدن ہوگا طولانی کہ خالق کائنات سب مخلوق
اولین و آخرین کو اوس روز جمع فرماکر حساب افعال و اعمال انکا کریگا نیکوکار
بپاداش کردار نیک جنات عدن مین جاوینگی اور بدکردار بسزائی بدبہا
درکات جہنم مین گرفتار ہونگی — بادشاہ کو تعجب زیادہ ہوا — سطیح نے کہا سنو
کہتا ہون مین بسرخی آخر روز اور سیاہی اول شب کہ بہشت اور دوزخ
حق اور جو کچھہ مینی کہا صدق ہی جب سطیح جواب و سوال بادشاہ سے فارغ
ہوا اوشق کو طلب کیا اور اوسنے بھی خواب بادشاہ کو اسی طرح تعبیر کیا
کہ باقوال سطیح موافق تھا اور شمہ ہول روز رستاخیز سے بیان کیا بادشاہ
کو جو ان مواعظ حقہ سے انتباہ کامل حاصل ہوا تو بہت سا رویا اور نبوت
خاتم الانبیا اور سایر حالات اور جزا پر ایمان لایا اور اندیشہ ناک ہوکر
اپنی اولاد کو بجانب دیار عجم بھیجکر ایک سے اولاد سابسان مین سے کہ اوس
زمانہ مین بادشاہ تھا سفارش کی شہریار عجم نے برعایت سفارش اوس
جماعت کو کنار فرات پر ایکمقام دلکش مین اوتارا — کہتے ہین نعمان بن منذر
فرزندان ربیعہ مین سے ہی اور صاحب روضۃ الاحباب نے اس خواب
کو بہ نصر بن ربیعہ منسوب کیا ہی اور جو کہ سطیح عجیب الخلقت اور بغایت
مہارت عظیم کہانت مین رکھتا تھا چنانچہ کمال اوسکا اس خبر ہای عجیب
مذکورہ سے ظاہر ہی اور آیندہ بھی مقام لایق مین مذکور ہوگی لاجرم تفصیل احوال

امیح اس طرح پر ہی کہ زمان بعثت حضرت خواجہ کائنات سب کاہن اخبار امور
مخفیہ سے ممنوع ہوئی چنانچہ موید اس مقال کا ذکر ابو عامر راہب ہے کہ جنون
سے اخبار غیب کا ذب اوسکو بہی پہنچتی تہی چنانچہ تفصیل اس مجمل کی روضۃ الصفا
مین لکہا ہی کہ حذیمہ بن ثابت سے منقول ہی کہ ابو عامر راہب نے پیش از ولادت
باسعادت حضرت خاتم الرسالت شرک وبت پرستی سے دست بردار ہوکر ملت
ابراہیم رجوع کی اور پلاس پہن کر ہر طرف پہرتا تہا اور احبار یہود اور علماے
نصارا سے خصوصیات شریعت حضرت خلیل الرحمن پوچہتا تہا تا آنکہ اسکو بعثت
نبی آخر الزمان اور احیای دین ابراہیم کے خبر دی ابو عامر بعد استماع اس خبر
کی پیوستہ مدایح بہتر و بہتر در ومان عبد مناف کیا کرتا تہا۔ اتفاقاً ایکدن
محفل سران روس اور خزرج مین طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشغول
تہا۔ ابو الہاشم خزاعی نے کہ یہہ بہی موصدوت مین سے تہا کہا ای عامر اگر تو
اس پیغمبر کو دیکہیگا تو تعریف اور توصیف اوسکی مین بیشتر مبالغہ کریگا ابو عامر
نے کہا مینے اوسکی اتنی وصف آدمیون اور پریون سے سنی ہین کہ گویا مین
اوسکی دیدار فیض آثار سے براے العین مشرف ہوا ہون اور ہر لمحہ اور ہر
لحظہ باستلذاذ شرایف ظاہری و باطنی محظوظ و متلذذ رہتا ہون ابو الہاشم
نے متعجب ہوکر کہا یہہ تو ہوسکتا ہی کہ علمانے اوسکی وصف کتب سماویہ
سے معلوم کئی ہون لیکن استماع اوصاف اوسکی پریون سے خالی استعجاب
وغرابت سے نہین ہی خلاصہ مطلوب یہہ کہ حدیث جنیان تو بیان کر۔ ابو عامر
نے کہا مینے ایک مرتبہ سنا کہ ولایت یمن مین ایک شخص ستیوہ کہانت مین
بے نظیر پیدا ہوا ہے از روے ملاقات اوسکی دامنگیر ضمیر ہوئی شہر حرام
یعنی ماہ رجب مین کہ عرب نے شمشیر ہای آبدار نیام مین کی تہین متوجہ

اور البتہ فرود آوی ایک شخص پر یعنی کہ مہار ہر بدخوئی و داغ مین کری اور ظاہر ہو
کری تا شخصون کو بدبرستیکہ ظاہر ہو دی وہ شخص کہ سکندہ گردنکشان روم
و فارس ہو — ابو عامر کہتا ہی مینی پوچھا کہ یہہ شخص بادشاہ ہوگا کہا نہین
پیغمبر ہوگا بنی ہاشم سی باشرف اور وقار پھر مینی استفسار کیا کہ صفات
اوسکی کیا کیا ہونگی — کہا درخشان رو ہوگا اور میانہ قد جب دیکھی تا آرام
دیکھی اور کبھی ہو کہ سبک و بیکھی اگر کسی سے آزردہ ہو صبر کری اور بمقام انتقام
مین تعجیل روا نہ کری اور اوسکی چشمان نازنین کحل مطبوع ہو وی اور مہر
نبوت درمیان دو کتف اوسکی مختوم اور ناخوانده و نانویسنده ہو ایک دین مستحسن
لاوی نیکبخت وہ ہو وی کہ پیروی اوسکی کری اور یہہ سخنہا ہی راست مینی
فرشتون سی سنی ہین کہ نویسندگان اعمال عباد ہین — ابو عامر کہتا ہے
کہ جب یہان پر پہنچا وہ پیر روشن ضمیر اوٹھا اور اون تینون نفر کی ساتھ
روان ہوا اور میری روبرو سی سب غایب ہوگئی اور مینی بقیہ شب وہان بسر کیے
اور علی الصباح بجانب وطن مراجعت کی اور آخر اس حکایت کو بعضی ارباب
سیر نی یون لکھا ہی کہ اسنی باآنکہ ایسا ماجرای شگفت دیکھا اور سنا ولیکن سعادت
متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی بسبب شقاوت ازلی محروم رہا اور
غلبہ حسد سی ایمان نہ لایا بلکہ کفار کو حضرت کی محاربہ پر تحریص کیا تا آنکہ
بابو عامر فاسق اشتہار پایا چنانچہ مفصل عنقریب مذکور ہوگا انشاء اللہ
تعالی **اور ایک طرفہ** عجائبات سی یہہ ہی کہ ہشام بن ابی عاص کہتا ہی
کہ حضرت صدیق رض نی مجکو معہ ایک قریش کی ہرقل کی پاس بسفارت بہیجا
تا اوسکو باسلام دعوت کرون جب مین خطہ دمشق مین بپایہ سریر جبلہ بن ایہم
غسانی کہ آخر ملوک شام اور باج گزار قیصر تہا پہنچا مثل بادشاہان رفیع مقدار

دیکھا اور ایک شخص کو ہمارے پاس بھیجا کہ اپنی ملت اور جو مدعا کہ رکھتی ہو
عرض کرو ہمنی جوابدیا کہ ہمکو از طرف حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اجازت
نہین ہی کہ بجز قیصر اور سی ادای پیغام کرین - قیصر نی یہہ کلام سنکر
رخصت ملاقات دی جب اوسکی مجلس مین آئی ہمنی دیکھا وہ اریکہ شاہی پر بیٹھا
ہی اور ایک جماعت قوی ہیکل در پای تخت ایستادہ ہی اور بادشاہ معہ مجموع ارکان
دولت لباس سرخ پہنی ہوئی ہی ہرگاہ چشم قیصر ہمپر پڑی قہقہہ مارا اور
ترجمان سی کہا پوچھو انسی کہ تمنی بسبب عادت اپنی ہمکو سلام کیون نکیا ہمنی
کہا ہمارے تحیت تمپر حلال نہین ہی چنانچہ تمہاری ہمپر قیصر نی کہا تحیت
تمہاری نسبت بہ بادشاہ کس طرح ہوتی ہی ہمنی کہا السلام علیک کہا پہر
وہ کس طرح جواب دیوی ہمنی کہا انہین الفاظ سی پہر پوچھا بزرگترین
ہمارا کیا ہی ہمنی کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر جب یہہ کلام ہمنی کہا غرفہ
وکوشک دوبارہ حرکت مین آیا ہرقل نی کہا ہرگاہ تم اپنی گہر مین یہہ کلمہ
کہتی ہو وہان بہی یہہ صورت مشاہدہ ہوتی ہی ہمنی کہا وہان ہرگز یہہ حالت
نہین دیکہتی کہا کاش ہنگام کہنی اس کلمہ کی گہر تمہارے سرپر گر پڑتی اور
آدہا ملک میرا زایل ہو جاتا ہمنی کہا کیون تجہ ایدیا کہ قوت نیمہ ملک جسپر آسان
تر ہی انکار ہوتی نبوت محمد اور دین اوسکی سی — ہشام کہتا ہی کہ ہرقل نے
بعد ان حکایات کی پوچھا کہ نماز اور روزہ تمہارا کیونکر ہی ہمنی جس طرح
سی کہ واقع مین ہی بیان کیا اوسوقت ہمکو ایک منزل دلکش مین اوتروایا
اور مدارات شایستہ عمل مین لایا اور تین دن کی بعد ہمکو اپنی پاس بلایا اور
چند حکایتین پوچہین جب سبکا جواب باصواب پایا تو اوسنی ایک صندوق
چوبی طلاکار تہانہ دار منگوایا اور اوسکی ہر خانہ مین سی ایک پارچہ حریر

کی صورت ہی پہر ایک اور شبیہ دکہائی معتدل القامت سفید پوست مایل
بسرخی باروی خوب درخشان کد تواضع اوسکی بشرہ سے لایح ہتی کہا یہہ صورت
اسمعیل جد پیغمبر تمہارے کی ہی بعد ازین ایک صورت حسین مشابہ بصورت آدم
علیہ السلام نکالی اور کہا یہہ شبیہ یوسف علیہ السلام کی ہی پہر ایک پارہ حریر
سفید نکالا کہ اوس صورت پہ ایک مرد تہا سرخرو باریک ساق خفتہ چشم
بزرگ شکم میانہ قد با شمشیر حمایل کہا یہہ صورت داود علیہ السلام کی ہی
بعد ازین صورت ایک شخص بزرگ سر گہوڑے پہ سوار ہمکو دکہائی اور کہا یہہ
سلیمان علیہ السلام ہی پہر ایک اور شبیہہ سفید سیاہ چشم بسیار موی خوش قامت
نکالی اور کہا یہہ صورت عیسی علیہ السلام ہی القصہ جب ہمنی صور انبیا علیہم
السلام مشاہدہ کین قیصر سی پوچہا کہ یہہ صورتین کسنی کہینچین اور تمنی کسطرح
بہم پہنچائین کیونکہ ہمنی اپنی پیغمبر کی صورت کی مشاہدہ سے قیاس کیا کہ ہر شبیہ
صحیح موافق صاحب صورت کی ہی ہرقل نی جوابدیا کہ مسموع ثقات سی ایسا
ہوا ہی کہ حضرت آدم نی واہب الصور سے سئلت کی کہ اوسکی فرزندون میسے
صورتین کہ بشرف نبوت مشرف ہونگی اونکو دکہاوی باری تعالی نی ایسا بالملتمس
پیغمبرون کی صورتین اونکو عنایت کین لہذا بلاد مغرب مین بیچ خزانہ آدم کے
محفوظ ہتین تا آنکہ ذو القرنین نی وہان پہنچکر انکو نکالا اور پہر حضرت دانیال
پیغمبر کے ہاتہ آئین اونہون نی انکو ان پارہای حریر پہ کہینچا اور با احتیاط تمام
مخزون رکہا بعد اونکی تصرف ملوک مین آئین اور آخر کو منتقل ہوکر ہم
تک پہنچین لیکن مجکو صحت مشابہت مین انکی تردد تہا اب جو تمنی مطابقت
شبیہ پیغمبر آخر الزمان ساتہ اونکی صورت متبرک کی بیان کی مجکو وثوق کامل
ہوا اور خاطر نی تسکین پائی پہر کہا ای کاش مجکو خدا تعالی توفیق ارزانی

کرتے رہا کہ جو کوئی اون مین سی سعادتِ وقت بعثت پیغمبر آخر الزمان ص حاصل
کری اونکو ہمارا اسلام پہنچا دی اور اونکی ملت حنفیہ کو طابعاً اور راغباً قبول
کرے پوشیدہ نرہی کہ جو تفصیل حلیون انبیا علیہ السلام کے اور وجود
تصویرات کا یہان لکہا گیا از روی کتب تواریخ ہی ورنہ روایات معتبرہ علما
سی بہت مختلف ہی اور نیز موافق حلیہ اکثر پیغمبرون کی کہ ضمن قصہ اونکی
مین لکہا گیا ہی نہین ہی ظاہرا اسو حضرات نی بسبب تعدد روایات نقل اسکی
مناسب سمجہی ہوگی اس فقیر بی بضاعت نی بہی اتباعاً لاہل التاریخ تحریر ان
حکایات مین خامہ سائی کی ہی اب عطف عنان تیز گام کمیت قلم اس وادی
سی کرکر شروع مقصود اصلی کہ عبارت اخبار و آثار با تقدم میلاد مبارک
السرور سی ہی کیا جاتا ہی واضح ہو کہ از جملہ آثار پیدایش آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم بموجب اخبار کا بیان یہہ ہی کہ تخمیناً ہزار برس پہلی آپ
کی ولادت باسعادت کی ایک ملوک جبابرہ اوسوقت سی کہ موسوم بہ ورع
اور ملقب بہ تبع تہا عالم جہانگردی مین وارد دار الملک مکہ ہوا بحسب اتفاق
سکنائی ام القری سی کوئی آدمی واسطی استقبال اوس بادشاہ باجاہ
جلال کے نہ آیا اور اصلا رسم مدارات بجا نہ لایا رگ سطوت شاہی اونکی بے
اعتنائی سے حرکت مین آئی اور از روی غایت غضب اسنی ارادہ ویرانی
اس ملک اور مسماری خانہ کعبہ کا کیا مقارن اس اندیشہ فاسدہ کی اسکو
درد جسمانی مہلک ایسا لاحق حال ہوا کہ قریب بمرگ پہنچا اس حالت اضطرار
مین کسی خدا رسیدہ نی اسکو مطلع کیا کہ نجات اس بیماری جانگزا سی بغیر از
توبہ ارادہ بدخرابی اس مملکت سی امکان نہین ہی چنانچہ اوسیوقت بادشاہ
تایب ہوا اور شفا خانہ شافی حقیقی سے کہ خداوند اس بیت الحرام کا ہی بنعمت

سیر مین لکھاہی کہ تحویل نطفہ زکیہ محمدیہ کی صلب عبداللہ سی صدف رحم آمنہ
مین ایام حج مین درمیان اوسط ایام تشریق شب جمعہ کو ہوئی اس سبب سے امام احمد بن
حنبل رح شب جمعہ کو فاضلتر لیلۃ القدر سی کہتی ہین کہ خیرات اور برکات اور
کرامات اور سعادات کہ اس رات مین اہل عالم پر فایض اور نازل ہوئے
کسی اور رات مین تا روز قیامت نازل اور فایز نہونگی اور یہہ جہتہ شب
میلاد حضرت کی بہتر شب قدر سی ہوئی اخبار مین آیاہی کہ اس رات کو ملک
اور ملکوت مین منادی ہوئی کہ تمام عالم کو انوار قدس سنور اور فرشتی زمین
و آسمان کی اظہار سرور و ابتہاج یکسر کرین اور حضرت جبریل علیہ السلام کو
حکم ہوا کہ علم سبز محمدی لیکر فرشتون کی ساتھہ دنیا مین جاوین اور اوس
علم کو سقف خانہ کعبہ پر کہڑا کرین اور ساری دنیا مین خوشخبری دین کہ
نور محمدی نے رحم آمنہ مین قرار پایا برگزیدہ خالق بہترین امتون پر مبعوث
ہوگا خوشا نصیب اوس امت کی کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سا جسکا پیغمبر
ہو اور خازن بہشت کو حکم ہوا کہ دروازی فردوس برین کی کہولی اور عالم
کو بفوایح و روایح معطر کری اور جمیع طبقات سموات او ربقاع زمین کو
بشارت دی کہ آج رات نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شکم مادر مین آیا ++

مروی ہی کہ جس رات نور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جاگزین بطن والدہ ہوا
اوس رات کی صبح کو تمام بت روی زمین کی واژگون ہوئی اور شیاطین صعود
آسمان سی ممنوع ہوئی اور تخت بادشاہون بت پرست کی اولٹ گئی — ابن
عباس سے منقول ہی کہ حق تعالی نی اوس رات چارپایون روی زمین کو گویا کیا
اور سب نے کہا بخدائی کعبہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نطفہ اونکا شکم مادر مین
آیا اور یہہ شخص سراج اہل روی زمین ہی اور بہترین امت پر مبعوث ہوگا

اور مدارج النبوت مین مرقوم ہی کہ جمہور اہل سیر اور تواریخ متفق ہین
اس امر پر کہ حضرت خاتم الرسالت صلی اللہ علیہ و آلہ مہینی ربیع الاول مین پیدا
ہوئی اور بعض علما بہی اس قول پر دعوی اتفاق رکہتی ہین لیکن بعضی کہتی ہین
کہ ولادت با سعادت حضرت ص کی ماہ مبارک رمضان مین ہوئی ہی اور دلیل
اس طایفہ کی یہہ ہی کہ علوق نطفہ محمدیہ ص کا رحم آمنہ مین ایام حج مین عشیہ عرفہ
یا اوسط ایام تشریق مین واقع ہوا اور باتفاق اہل سیر و تواریخ ثابت ہی
کہ مدت حمل حضرت کی نو مہینی کے پورے تہی بی کم و زیاد اس حساب سی ماہ
نہم رمضان ہوتا ہی مگر اصح ربیع الاول ہی ۔ صاحب روضۃ الاحباب نے ان
دو قول مختلف مین تطبیق یون دی ہی کہ کفار نسئی یعنی تاخیر و تقدیم
ماہہای حرام مین کرتی تہی اور اس پس و پیش سی حج اوقات مختلف مین
ہوتا تہا اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ بموجب احکام شرعی ہمیشہ
ایک برس بارہ مہینی کا ہوتا ہی پورا ۔ اور شریعت ابراہیمی مین شہرہای
حرام ۔ ذیقعدہ ۔ و ذیحجہ ۔ و محرم ۔ و رجب مقرر تہی اور ان مہینون
مین جنگ و جدال ممنوع تہا تا لوگ واسطہ حج و عمرہ کی دور و نزدیک
سی بی خوف و خطر آمد و رفت کرین الا کفار نی یہہ گمراہی اختیار کی تہی
کہ اگر لڑنا اونکو ان ماہ ہای ممنوعہ مین منظور ہوتا تو حیلہ کرتی اونکی تبدیل
مین یعنی کبہی مقدم کرتی صفر کو محرم پر اور کبہی موخر کر لیتی ذیقعد کو ذیحجہ
پر چنانچہ خدا تعالی سورہ توبہ مین فرماتا ہی **آیہ** اِنَّمَا النَّسِیءُ زِیَادَۃٌ
فِی الْکُفْرِ یعنی سوا اسکی نہین کہ آگی پیچہی کر لینا زیادتی ہی کفر کی ۔ یعنی یہہ
جو مہینہ شاد بنا ہی برای بات ہی کفر کہ عہد مین ۔ پس نظر برین تقدیم و تاخیر ماہہای
حرام احتمال ہی کہ سال ولادت حضرت ص مین حج ماہ جمادی الاخری مین واقع ہوا

جواب او رسیداری کی کوئی شخص مجھسی کہتا تہا کہ کون تیری پیٹ مین ہی اور
سی تو حاملہ ہوئی ہی مینی کہا مین نہین جانتی ہون وہ شخص کہنی لگا کہ تو
حاملہ ہوئی ہی سید اور پیغمبر اس امت سی چنانچہ اوس روز سی مجکو یقین ہوا
کہ مین حاملہ ہون اور جب زمان ولادت نزدیک آیا وہی شخص پہر نظر آیا اور
اوسنی مجھسی کہا کہ تو کہہ عَنِّی اُعِیْذُہٗ بِالصَّمَدِ الْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ
یعنی پناہ پکڑتی ہوا اور سونپتی ہون مین اوسکو صمد واحد کو شر ہر حاسد سے اور
محمد نام بہی رکہہ اور نام اسکا توریت مین اور انجیل مین احمد ہی اور قرآن
مین محمد اہل آسمان اور زمین کی حمد و ثنا اسکی کرین گی اور آمنہ سی منقول
ہی کہ حضرت میرے پیٹ مین تہی کہ مینی خواب مین دیکہا کہ ایک نور مجھسی نکلا
کہ تمام عالم اوس سے روشن ہوا اور ایسی روشنی ہوی کہ محل بصرہ کی کہ مضافات
شہر شام سی ہین برای العین دیکہی اور اہل تاریخ لکہتی ہین کہ سوائے
آنحضرت کی آمنہ حاملہ نہین ہوئین اور کوئی اور لڑکا الکی سوا حضرت
کی پیدا نہین ہوا۔ محمد بن اسحاق سی روایت ہی کہ حضرت انکی پیٹ مین
تہی کہ عبد اللہ نے وفات پائی اور بعضی کہتی ہین دو مہینہ کی تہی۔ مدارج
النبوت مین مرقوم ہی کہ یہہ قول اصح اقوال ہی وفات عبد اللہ کے مدینہ مین
ہوئی قریش کے ساتہہ مکہ سی تجارت کو گئی تہے جب یثرب مین داخل ہوئی بیمار
ہوئی عبد المطلب نے خبر بیماری کی سنکر اپنی فرزند اکبر حارث کو اونکی لینی کے واسطے
مدینہ کو بہیجا اور یہہ اونکی پہنچنے سے پہلی وفات پا چکی تہے۔ عبد اللہ ابن عباس
سی روایت ہی کہ جب عبد اللہ نے وفات پائی فرشتون نے کہا ربنا یتیم ہوا
پیغمبر اور حبیب تیرا حق تعالی نے فرشتون کی جواب مین فرمایا مین حافظ اور ناصر
اور کفیل اوسکا ہون درود اور سلام اوسپر بہیجو اور برکات اوسکی حق مین

يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَظْهَرَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ وَظَهَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم كَالْبَدْرِ الْمُنِيْرِ چنانچہ بارہوین تاریخ ربیع الاول کی صبح صادق کے وقت که روز دوشنبہ تہا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئی

فصل دوسرے بعضی فضایل اور شمایل آنحضرت مین — مدارج النبوت وغیرہ کتابون معتبرہ مین لکہا ہی که ولادتِ باسعادت حضرت علیہ الصلوة والتحیہ کی روز دوشنبہ وقت صبح صادق قبل از طلوع آفتاب ہوئی اور یہہ وقت طلوع غفر تہا غَفَرْ بفتح غین معجمہ وسکون فا وراي مہملہ آخر شب مین تین تارے چہوٹے نکلتی ہین منازلِ قمر سے اور مواہب لدنیہ سے منقول ہی که مولد سید پیغمبرون کا یہی وقت ہی اور ارباب تنجیم ساعتِ ولادت حضرتؐ کو اسعد ساعات کہتی ہین اور حق یہہ ہی که حضرت مشرف بزمان نہین ہین بلکہ زمان کو شرف آپ کی ولادت سی ہی اور یہی سبب ہے که ولادت شریف حضرتؐ کی ان مہینون مین که مشہور بکرامت اور برکت ہین جیسی محرم اور رجب اور رمضان واقع نہوئی — اور ایام مین اگرچہ جمعہ افضل ہے که پیدایش حضرت آدم کے اسی دن مین ہی اور اسدن مین بالاتفاق ایک ساعت ہے که جو کوئی اوسمین دعا مانگی قبول ہو لیکن باین ہمہ کرامت پہر بہی برابر ہے یوم ولادت حضرت کا که روز دوشنبہ تہا نہین کرتا چنانچہ بلاحظہ شرف اور کرامت ولادت شریف اسدن روزہ رکہنا مستحب ہے — حدیث مین آیا ہی که حضرت دوشنبہ کے دن اکثر روزہ رکہتی تہے اور اسکی سبب سے جو پوچہا تو فرمایا که مین پیدا ہوا ہون اسدن اور نازل ہوئی وحی مجہپر اسدن مین — علمائی کرام نے اس حدیث می تعین مولد شریف اور بیان فضایل اور سایر آداب کی که معمول اہل حرمین شریفین کا ہی استنباط کی ہی — عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے که قریب

کہ جب مجکو درد زہ پیدا ہوا مین اکیلی گہر مین تہی اور عبد المطلب طواف خانہ کعبہ مین ایک آواز بلند میرے کان مین آئی کہ اوسکی سننے سی مجکو خوف معلوم ہوا پہر دیکہا مینی کہ مرغ سفید اپنی باز و میرے دلپہ ملتا ہے مگر وہ خوف اور ترس جاتا رہا پہر دیکہا مینی نور بلند اور دیکہین پاس اپنی عورتین بلند قامت مانند درخت خرمی کی گویا بیٹیان عبد مناف کی ہین تعجب کیا مینی کہ یہہ کہان سی پیدا ہوئین ایک بولی مین آسیہ جورو فرعون کی ہون دوسرے نی کہا مین مریم بیٹی عمران کی ہون اور یہہ عورتین حور بہشتی ہین اور آمنہ سی روایت ہی کہ جب حضرت پیدا ہوئی چار عورتین آسمان سی اوترین اونکو دیکہہ کر ڈری اور کہا مینی کہ کون ہو تم کہ مکہ کی سے عورتین نہین ہو اونہون نے کہا کہ ای آمنہ تم نڈر رہو اور خوف کرو ۔ ایک بولی کہ مین حوا ام البشر ہون ۔ دوسرے نی کہا مین سارا والدہ اسحق ہون ۔ تیسرے بولی کہ مین ہاجرہ مادر اسمعیل ہون ۔ چوتہی کہنے لگی کہ مین آسیا بنت مزاحم ہون حوا کی پاس طبق سونی کا تہا اور سارا کی پاس ابریق نقرہ اور اوسمین آب کوثر اور ہاجرہ کی پاس عطر بہشتی کا تہا اور آسیہ کے پاس مندیل سبز ہے حضرت کو غسل دیکر آمنہ کے گود مین دیا ۔ پہر حضرت نی سجدہ کیا اور کہا یَا رَبِّ هَبْ لِي اُمَّتِي ای پروردگار بخش تو واسطے میرے امت میرکو آواز آئی حق تعالی کے طرف سے وَهَبْتُكَ اُمَّتَكَ بِاَعْلَى هِمَّتِكَ بخشا مینی تیری امت کو سبب بڑے ہمت تیری کی اور پہر فرمایا حق تعالی نے اَشْهَدُوا يَا مَلَائِكَتِي اِنَّ حَبِيبِي لَا يَنْسَى اُمَّتَهُ عِنْدَ الْوِلَادَةِ فَكَيْفَ يَنْسَاهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ گواہ رہو فرشتو میرے کہ دوست میرا نہ بہولا اپنی امت کو وقت ولادت کی پہر کیونکر بہولیگا اپنی امت کو دن قیامت کی کشف سیرت آمنہ بی روایت ہی کہ جب حضرت پیدا ہوئے

خوبی شکل و شمایل حرکات و سکنات + آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری
پہر آمنہ کہتی ہین کہ کشادہ ہوا وہ ابر اور لپیٹا حضرت کو پارہ حریر سبز مین
اوس حریر سی مانند پانی چشمہ کی پسینا ٹپکتا تہا اور ایک روایت مین یہہ ہی
کہ آمنہ کہتی ہین کہ بعد ایک ساعت کی حضرت کو پہر لائی ایک جامہ سفید صوف
مین لپیٹی ہوئی تہی اور گوینده کہتا تہا کیا خوب کیا خوب مقرر ہوی محمدؐ تمام
دنیا یہہ یہان تک کہ باقی نہ ہی کوئی مخلوق اہل دنیا سی مگر یہہ کہ در آئی آپ کی قبضہ
مین اور مطیع اور منقاد آپ کا ہو۔ پہر آمنہ کہتی ہین کہ دیکہا مینی حضرت کو گویا
ماہ شب چہار دہم ہین اور بوی مشک اذفر کی آپ کی بدن سی آتی ہتی اور دیکہا مینی
تین آدمیون کو ایک کی ہاتہہ مین ابریق چاندی کا۔ دوسرے کی ہاتہہ مین طشت
زمرد کا۔ تیسرے کی پاس حریر سفید تہا پہر نکالی ایک انگشتری کہ اوسکی نظارہ
حقا مین ابصار ناظرین کی خیرہ و حیران ہووین پہر دہویا حضرت کو سات
بار اور مہر کی درمیان شانہ کی اوس انگوٹہی سی اور لپیٹا اونکو اوس حریر مین
اور لائی بازو مین اور کہا ایکساعت پہر مجکو سونپا اور ایک روایت مین آیا
ہی کہ اوس طشت زمرد کی چار گوشہ تہی ہر گوشہ مین موتی آبدار لگی ہتے
اوس حالمین گوینده نی کہا یہہ دنیا ہی مشرق اور مغرب اور بر و بحر اوسکا
دوست خدا کی ہر گوشہ سی اسکی جو چاہی سو لی۔ حضرت نی ہاتہہ بیچ طشت کی
رکہا غیب سے آواز آئی کہ بخدائی کعبہ اوسنی کعبہ کو اختیار کیا کہ حق تعالی نے
اوسکو قبلہ نماز اور مولد مبارک اوسکا مقرر کیا۔ حضرت ابن عباس رضؓ نے
فرمایا ہی وہ شخص رضوان اور داروغہ بہشت تہا اور آمنہ سی مروی ہی کہ ایکساعت
کی بعد جب اونکو پرون کی تلی سے نکالا اور اونکی کان مین چند باتین کہین کہ مین
کہہ یہہ تسبیحی پہر درمیان دو تو انکہون کی بوسہ دیکر کہا بشارت ہو تجکو ای

سو آمنہ بولین کہ میرے فرزند پیدا ہوا مینی کہا میری پاس لاؤ کہ اوسکو دیکھون
اور اوسکی جمال باکمال سی مسرور ہون — آمنہ نی جواب دیا کہ ابہی آپ اوسکو
نہین دیکھہ سکینگی اونہون نی کہا کیا سبب آمنہ نی یہہ قصہ کہا کہ جسوقت حضرت
پیدا ہوئی ایک شخص میرے پاس آیا کہ قد اوسکا مانند درخت خرمی کے تہا وہ کہہ
گیا ہی کہ اس لڑکیکو گہر سے باہر نہ نکالنا اور تین دن تک کسی آدمی کو نہ دکہانا
مجکو سنکر غصہ آیا اور تلوار کہینچکر کہنی لگا کہ اوس فرزند دلبندکو جلد دکہاؤ
نہین تو تمکو یا آپ کو ہلاک کرتا ہون — جب آمنہ نی یہہ حال میرا دیکہا کہا ایسے
کہا کہ فلانی مکان مین ہی جاکی دیکہو مینی قصد اوس مکان کا کیا اندر سے ایک
شخص نہایت باعظمت وہیبت ظاہر ہوا کہ اس طرح کا شخص مینی کبہی نہین دیکہا تہا
شمشیر برہنہ اوسکی ہاتہ مین مجہپر حملہ کیا اور کہا ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یعنی رو دی تجکو تیری
ماں کہان آتا ہی ÷ مینی جواب دیا کہ گہر مین آتا ہون اپنی فرزند کی دیکہنی کو وہ شخص
بولا اوسی پاؤن پہر جا کہ جب تک فرشتی مقرب بارگاہ صمدیت اوسکی زیارت
سی مشرف ہولینگی کوئی بنی آدم اوسکو نہ دیکہیگا — عبدالمطلب کہتی ہین کہ اوس
وقت لرزہ میرے بدن پر طاری ہوا اور ہاتہہ سی میرے تلوار گر پڑی اور مین
باہر آیا کہ قریش کو اس حال سے خبردار کرون ولیکن ہرچند چاہا کہ اس حال کی
تقریر کرون ہرگز طاقت گویائی نہ پائی کہ اس بات کو بیان کرون القصہ بعد تین
دن کی جب حضرت کو دیکہا نہایت خوش ہوا اور اوٹہاکی خانہ کعبہ مین لی گیا
اور حق تعالی کی پناہ مین سونپا اور محمد نام رکہا اور دروازہ کعبہ پر کہڑی ہوکر شکر
خدا تعالی کا بجا لایا پہر انکو وہان سے لاکر آمنہ کو سپرد کیا اور باب محافظت مین بہت
تاکیدیں کی اور کہا اس میرے فرزند کی بڑی شان ہوگی **منقول ہی** کہ جسوقت
حضرت پیدا ہوئی اثر نجاست مثل خون وغیرہ حضرت کی بدن مطہر پر نہ تہا اور مستور

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ زمانہ بادشاہی اولاد نوشیروان کا رہا **اور از انجملہ**
یہہ ہی کہ دریاچہ ساوہ خشک ہوا اور جنگل سماوہ مین کہ رودخانہ خشک ہزار برس
سی تہا اوس سے پانی جاری ہوا اسمین یہہ اشارہ تہا کہ انہار کفر کے خشک
ہوجاینگی اور دریا اسلام کے جاری رہینگی **اور از انجملہ** یہہ ہی کہ آتشکدہ
فارس کہ ہزار برس سے گرم تہا آگ اوسکی بجہہ گیی اور بازار آتش پرستون
کا سرد ہوا جب ایسی سوانح بر روی کار آی تو کسرے کہ فرمانروای ملک فارس
تہا گہبرایا اور نہایت خایف اور ترسان ہوا و لیکن از روی حزم و احتیاط
کہ لازمہ مراسم سلطنت تہا حوف مکنونہ ضمیر کو کسی سے نہ کہا **اتفاقاً** اونہین
ایام مین قاضی القضات اسکی وقت کہ سردار موبدان تہا خواب دیکہا کہ
شتر تند سرکش عربی گہوڑون کو کہینچتی ہین یہانتک کہ دجلہ سے گزر گئی اور
بلادمین منتشر ہوئے اور موبدون نے تعبیر اوسکی خواب کی یہہ کہی کہ بلاد
عرب مین ایسا حادثہ ہو کہ اوسکی سبب سے ملک عجم منہزم اور مغلوب ہو جاوے
نوشیروان نے دریافت اس حال کے واسطی اپنی آدمی کاہنون پاس
بہیجی خصوصاً سطیح کے پاس کہ علم کہانت مین یکتاے روزگار تہا اور اپنا نظیر
و عدیل اس علم مین نرکہتا تہا اور حال اوس شخص کا نہایت عجیب و غریب تہا
کہ سابقاً مذکور ہوا **القصہ** کسرے نے عبد المسیح کو سطیح کے پاس بہیجا جسوقت
رسول کسرے وہان پونہچا اوسکو سکرات موت مین پایا وقت ملاقات بعد
عرض سلام ابلاغ تحیت نوشیروان کیا سطیح نے جواب ندیا عبد المسیح نے چند
بیت پڑہین کہ مشتمل احوال کسرے اور اوسکی سوال پر تہین اوسنے جب
اون بیتون کو سنا جنبش کے اور کہا عبد المسیح آیا ہی سوار اوپر شتر داماندہ
رفتار کے بتحقیق کہ سطیح قریب اوسکی ہی کہ قبر مین داخل ہو فرستادہ ملک

اور بذل اموال کرنا موجب تخفیف عذاب کا ہوگا یعنی ابو لہب کہ کافر قطعی تھا
اور قران شریف مین سورہ تبت اوسکی حال بد مآل مین نازل ہی اور کیفیت اوسکے
شقاوت کی بمقام اوسکی لکھی جاویگی جب حضرت کی تولد کے خوشی کے باعث تخفیف
عذاب شدید مین ملی — خوشا حال مسلمانون کا کہ حضرت کی میلاد سے مسرور
ہوویں اور موافق مقدور کے طعام اور نقد اور جنس خرچ کرین لیکن چاہیے
کہ مجالس مولود شریف کی بدعات اور امور ممنوعہ محرمہ سے خالی اور پاک
ہون تا موجب حرمان طریقہ اتباع سلف سے نہو اور واضح ہو کہ
اسلام ثوبیہ مین اختلاف ہی بعضی محدثین اسکو صحابیات سے گنتی ہین اور کتب
سیر مین آیا ہی کہ حضرت نبوی بہ رعایت حق رضاعت اوسکا اکرام کرتے اور
مدینہ سے اوسکی واسطی جامہ و انعام ارسال فرماتی اور وفات اسکی بعد
واقعہ خیبر کے ہوئے آٹھوین سال ہجرت مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جب غزوہ فتح مین مکہ کو تشریف لائی پوچھا کہ اوسکی خویشون مین سے کوئی
ہی کسیکو نہ پایا اور اس ثوبیہ نے حمزہ بن عبد المطلب کو بھی دودہ پلایا ہے
اس جہت سے درمیان آنحضرت ؐ اور انکے اخوت رضاعی ثابت ہی اور
مروی ہی کہ سات دن حضرت نی اول اپنی والدہ شریفہ بی بی آمنہ کا دودہ
پیا بعد اسکی چند روز ثوبیہ کنیز ابو لہب نے دودہ پلایا بعد اسکی یہہ سعادت
نصیب حلیمہ سعدیہ کے ہوئی اور قصہ حلیمہ سعدیہ کا کتب سیر اور مو الید مین
بتفصیل تمام بروایات متعددہ منقول ہی یہان بطریق انتخاب روضۃ الاحباب
اور مدارج النبوت سی نقل کیا جاتا ہی — کہ مکہ کے سردارون کا یہہ معمول
تھا کہ اپنی اولاد کو دودہ پلانیکی لیئے اطراف و جوانب کی دائیون کو سپرد
کرتی تھے اور اوسمین بہت سی فواید متوقع تھے — منجملہ اوسکی یہہ کہ اطراف

کہ بسبب لاغری کی شیر اوسکا بالکل خشک ہوگیا تہا ولیکن ان سب تکلیفون پر صبر
و شکر کرتی تہی اور نوبت افلاس کے یہان تک پہنچی تہی کہ باوجود حمل مجکو تین دن
فاقہ سے رہا تا آنکہ محمد پیدا ہوا اور مجکو شدت گرسنگی سی یا اثر دردزہ سی
ایسی بیہوشی طاری ہوئی کہ زمین اور آسمان مین تفرقہ دشوار تہا اور انکو
کثرت گریہ طفل اور شدت گرسنگی سے نیند نہ آئی ایک رات بکمال ضعف اور
سستی سی آنکہہ میری لگ گئی تو خواب مین کیا دیکہتی ہون کہ ایک آدمی نے
مجکو اوٹہا کر جوئی آب مین کہ پانی اوسکا دودہ سی سفید تر تہا غوطہ دیا اور
مجہسی کہا کہ اسکو پی کہ دودہ تیرا زیادہ اور خیر و برکت تجکو حاصل ہو اور
وہ شخص ترغیب و تحریص کرتا تہا کہ اور پی یہانتک کہ اوس پانی کا ذائقہ
شہد سی شیرین تر اور خوشگوار تہا اوسوقت اوس شخص نے کہا کہ مجکو
پہچانتی ہے مینے کہا نہین وہ بولا مین تیرے شکر کی شکل مجسم ہون کہ حالت
مشقت مین کرتی تہی — ای حلیمہ اب جانب بطحی مکہ روان ہو کہ تیرے روزی
دہان کشادہ ہو گی اور ایک نور روشن وہا سے اپنی ساتہہ لاویگی
مگر اس راز کو سب سے مخفی رکہنا پہر اوسنی اپنا ہاتہہ میرے سینہ پر رکہہ کر
کہا کشادہ کریگا حق تعالی تیرا رزق اور جاری کریگا شیر — پس جب مین بیدار
ہوئی اپنا حال اور ہی دیکہا نہ وہ گرسنگی باقی رہے اور نہ خشکی پستانون مین
بلکہ تر و تازگی ظاہر و باطن مین پیدا ہوئی اور میرے اہل قبیلہ سے جو سختی اور
پریشانی مین اوقات گزرتی تہی بعضی عورات میرے اصلاح احوال کو دفعتًا
دیکہہ کر ازروئی تعجب استفسار کیفیت کرنے لگین اور مین جو ناسور رکہتا راز
تہی بجز سکوت کسی سے کچہہ نکہا القصہ مین اپنی قبیلہ کے عورتون
کی ہمراہ مکہ کو روانہ ہوئے اور جب حوالی بطحی مین پہنچی سنا مینی کہ ہاتف غیب ندا

زمشہد سے شیرین تہا اور اوسکی والیقہ کی علاوت میرے موہنہ سے نکلی جب تک حضرت میرے پاس رہی لیکن مینے اس واقعہ کو بہ کسی سے ظاہر نکیا اور اپنی دلمین کہا کہ حق تعالے نی جو چاہا ہی بالیقین ظاہر ہوگا ـ بہرکیف جب مین کہ مین داخل ہوسے دیکہا کہ عورتین میرے قبیلہ کے کہ مجہسی پہلی وہان پہنچی تہین اونہون نی اطفال قبایل اشراف اور مالدار قریش کے سب لے لئی مینی ہرچند تلاش کیے کوئی لڑکا نپایا بہت غمناک اور آزردہ خاطر ہوئے اور وہان کی جانے سی نادم ہوئے اسی افسوس مین تہی کہ ناگاہ ایک مرد دیکہا بہت باعظمت و شوکت مینی پوچہا یہہ کون ہین کسینی بتایا کہ عبد المطلب بن ہاشم سردار مکہ کے یہی ہین اونہون نی باآواز بلند کہا کہ ای عورتون شیر دار سے سعد تم مین سی کوئی باقی ہی کہ ہمارے لڑکیکو لیوے حلیمہ نے کہا کہ مین قبیلہ مین سے باقی ہون میرا نام پوچہا مینی کہا حلیمہ تبسم کیا اور کہا بَخٍ بَخٍ خَصْلَتَانِ حَسَنَتَانِ سَعْدٌ وَحِلْمٌ فِيهِمَا عِزُّ الدَّهْرِ وَعِزُّ الْأَبَدِ یعنی خوش خوش دو خصلتین نیک مین نیکبختی اور بردباری کہ عزت سرمدی ہے اور عظمت ابدی ہی اور اسی طرف اشارہ ہے جو حدیث مین آیا ہی اَنَا مِنْ قُرَيْشٍ وَاسْتُرْضِعْتُ فِي بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ یعنی مین قریش سے ہون اور دودہ پلایا اور پرورش کیا گیا ہون قبیلہ بنی سعد بن بکر مین ـ پہر عبد المطلب نے کہا ای حلیمہ میرے پاس ایک لڑکا ہی یتیم کہ نام اوسکا محمدؐ ہے مینی اوسکو عورتون تمہارے قوم کو دکہلایا کسی نے قبول نکیا اور یہی کہا کہ یہہ یتیم ہے اسکی دودہ پلائی مین کیا نفع ہوگا پہر عبد المطلب بولی کہ ای حلیمہ تو شرافت اور بزرگی خاندان رکہتی رکہتی ہے اس لڑکے کو قبول کر شاید اسکی سبب سے تجکو غنا حاصل ہو مینے کہا کہ اپنی شوہر سے مشورہ کرکے جواب دونگی جب اوس سے پوچہا جو تہا سے

بوسہ دیا اور اپنی گود مین دودہ پلانی کیطرف واسطے لیا اور پستان راست حضرت کی موہنہ مین دیی حضرت نی دودہ پیا پہر مینی چاہا کہ پستان چپ دہان شریف مین دون آپ نی اوسکو نہ لیا ۔ حضرت ابن عباس رضی سی روایت ہی کہ حق تعالی نے ابتدائی حال مین آپکو الہام عدالت کیا تہا کہ حضرت نی برعایت انصاف ایک چہاتی کو اپنی شریک کی واسطی یعنی برادر رضاعی کے لئی چہوڑ دیا اور ہمیشہ یہی معمول رہا آپ شیر پستان راست سی سیر ہوتی تہی اور میرا لڑکا شیر پستان چپ پر اکتفا کرتا اور مینی فرط محبت سی چاہا کہ حضرت کو اپنی مقام مین لیجاؤن اور اپنی شوہر کو دکہلاؤن آمنہ نی ارشاد کیا کہ ای حلیمہ مکہ سے باہر نجا کہ ایہی مجکو تم سی بہت باتین اس فرزند کی حق مین کرنی ہین اور فرمایا تین رات پہلی سی مینی خواب مین دیکہا تہا کہ مجہسی کہتی ہین کہ اپنی فرزند کو دودہ والی عورت قبیلہ بنی سعد سے کہ منسوب بابو ذویب ہو سونپ مینی کہا کہ ای آمنہ کنیت میرے باپ اور میرے شوہر کی ابو ذویب ہی ہی اور خواب تمہارا راست اور درست ہی بعد اس کلام کے مین حضرت کو شاد شاد اپنی منزل مین لی آئی جب میرے شوہر نے حضرت کو دیکہا نہایت خوش ہو اور سجدہ شکر کیا اور کہا کہ ایسی حسن وجمال کا ابتک کوئی لڑکا مینی نہین دیکہا اور اسکی برکت قدم سی ہمارے اونٹنی پہر سے شیر دار ہوگئی ہے کل تک ایک قطرہ شیر کا اوسکی پستانون مین نہ تہا اب دودہ سی بہر گئین چنانچہ اوسکو ہمنی دوہا اور دودہ پیا اور سیراب ہوئی اور نیند بہر سوئی اور حجوہ جب کہنی آمنہ کی مین کئی دن متوقف رہی ایک شب کیا دیکہتی ہون کہ آس پاس آپکی تمام نور محیط ہی اور ایک مرد سبز پوش حضرت کی سرہانی کہڑا ہی مینی اپنی شوہر کو جگایا بیدار

یہہ محمدؐ رسول پروردگار زمین و آسمان بہترین فرزندان آدم اور فاضلترین انس و جان ہے اور ایک روز ناگاہ راہ مین ایک پیر ضعیف پہرتا تہا حضرت کو دیکہہ کر کہنے لگا کہ بیشک یہہ لڑکا ختم المرسلین ہے اور جب وادی سدرہ مین پہنچی اوس مقام مین چند علمائے نبش فروکش تہے اونہون نی حضرت کو دیکہہ کر کہا یہہ لڑکا بلا شبہ پیغمبر آخر الزمان ہی اور جسوقت وادی سوران مین داخل ہوئی ایک اور پیر ضعیف حضرت کو دیکہہ کر کہنے لگا کہ یہہ لڑکا خاتم الانبیا ہے اور اسکی پیدا ہونے کی خبر عیسیٰؑ نے دی ہے اور رہ مین جس منزل پر اوترے اوس مکان کو حق تعالی نے سر سبز کیا پہر جو اپنی قبیلہ مین پہنچی حق تعالی نے حضرت کی قدم کے سعادت سے میرے بکریون اور جانورون اور مال مین برکت بخشی جب قوم نے یہہ حال دیکہا سب اپنی بکریون کو میری بکریون کے ساتہہ چرانے لگی اور میرے گہر آکر حضرت کی پای مبارک دہوکر اپنی جانورون کی حوض مین پانی ڈالتی۔ پہر اونکی بکرون نے بہی بچی دئیے اور موٹے تازی ہوکر دودہ بہت دینی لگین حلیمہ کہتے ہین کہ حق تعالے نی حضرت کی محبت اس قدر میرے دلمین ڈالی کہ سب کامون سے غافل ہوکر اونکی خدمت ہزار جان سے کرنی لگی اور رات دن سوائی پرورش حضرت کی اور دہیان نہ کرتے تہی اور یہہ بات عجیب مشاہدہ ہوئی کہ حضرت بمقتضای عادت اطفال اپنے کپڑون مین بول و غایط نہین کرتے تہی بستر اور لباس آپ کا تمامی مدت رضاعت مین کبہی نجاست آلودہ نہوا ہر روز ایک وقت معین پر بول و غایط سے فراغت کرتے اور گریہ و بدخلقی نہین کرتے تہی اور بعد مین دو برس کے جب مین ارادہ کرتی کہ دہن مبارک کو پاک کردن یا موہنہ کو دہودن غیب سے کفالت اس کام کے ہوتی اور اتفاقاً اگر ستر عورت حضرت کا کبہی ظاہر

گھر میں نہیں رہتی ہیں میں کہا بکریاں چرانیکو جاتی ہیں حضرت نے فرمایا کہ ہم
بھی بھائیوں کے ساتھہ شتابی کر کے صحرا کو جاوینگے میں بلحاظ اسکی کہ خاطر
شکنی نہو اس بات کو قبول کیا وقت صبح کے حضرت کا منہ ہاتھہ دہو لایا او
بالوں میں کنگھی کے اور سرمہ چشم خدا بیں میں لگایا اور کپڑے سفید پہنائے
اور ہار مہرہ یمانی کا واسطے محافظت اور دفع چشم زخم کے حضرت کی گلے میں
ڈالا حضرت نے فی الفور اوس ہار کو نکالکر پہینک دیا اور فرمایا جو میرا حافظ
و نگہبان ہی وہ میرے ساتھہ ہے پہر حضرت عصا ہاتھہ میں لیکر بھائیوں کے
ساتھہ متوجہ ہوئے اور قریب آبادی بکریوں کے چرائی میں مشغول ہوئے
دوپہر کے وقت ضمرہ بیٹا میرا دوڑتا گرتا پڑتا بدحواس روتا ہوا گھر
میں آیا اور گریہ وزاری سے کہنے لگا کہ اے مادر بہائی محمد حجازی کی خبر
لے کہ قریب ہے تو اوسکو جیتا نپائیگی اور کام اوسکا تمام ہو جائیگا میں یہہ
بات سنکر گھبرا گئی اور اوس سے حال مفصل پوچھا اوسنے کہا کہ محمد ہمارے
ساتھہ چراگاہ میں تھے کہ ناگاہ دو شخص اونکے پاس آکر اونکو اوٹھا کر لیگئے
اور پہاڑ پر لیجا کر لٹایا اور اونکا پیٹ چیرا پہر آگے مجکو معلوم نہیں کہ حال
کیا گذرا۔ یہہ سنکر میں اور میرا شوہر سخت سراسیمہ ہوئے اور ترسان
اور لرزان حضرت کی طرف دوڑے جب افتان و خیزان حضرت کی پاس
پہنچے حضرت کو زندہ پایا اور دیکھا کہ حضرت پہاڑ پر جلوہ فرما اور طرف آسمان
کی نگاہ کرتی ہیں اور چہرہ مبارک متغیر ہے مجکو دیکھہ کر تبسم کیا اوسوقت
میں دوڑکر آپکو لپٹ گئی اور نہایت پیار سے حضرت کے سر و چشم کو بوسہ
دیا اور سب ماجرا پوچھا **آپ نے فرمایا** اے مادر مہربان بھائیوں کے
ساتھہ میں کھڑا تھا کہ ناگاہ دو شخص اور بروایتے تین شخص ظاہر ہوئے

غالب آنی پہر کہا کہ چھوڑ دو اگر انکو تمام امت کی آدمیوں کی ساتھہ تولوگی سب
پر غالب ہوگی پھر اون سبہون نی حضرت کی دونو انکہو کو بوسہ دیا اور
کہنے لگی واحبیباہ لا تخف یعنی ای دوست تو نہ ڈر اور کہا کہ اگر معلوم
کرے کہ کیا کیا خوبیاں تیری واسطے آمادہ ہیں ہر آئینہ انکہہ تیرے کہل جاوے
پہر اون سب نے مجکو چہوڑ کر آسمان کے طرف پرواز کی اور میں اونکو دیکہتا
تہا اور اہل التحقیق نی لکہا ہی کہ یہہ شق صدر حضرت کا چار برس کی عمر میں
اور ایکبار قریب بعثت کی اور ایک مرتبہ قریب بعثت کی اور ایک مرتبہ شب معراج
میں واقع ہوا اور تفصیل اسکی کتب سیر اور تفاسیر میں مرقوم ہے القصہ
جب حلیمہ حضرت کو پہاڑ پر سے لیکر آئین اور زبانی اور شبانوں کے حال حضرت
کا اور لوگون کو معلوم ہوا اونکی شوہر اور قوم کو آدمیوں نے کہا کہ انکو کاہن
کی پاس لیچلو تا حال دریافت ہو حضرت نی فرمایا کچھہ اندیشہ نہین الحمد للہ میں
اپنکو صحیح وسالم پاتا ہون پہر آدمیون نی سایہ جن ٹہیرا کر حلیمہ کو متوہم کیا یہہ
لاچار ہوکر حضرت کو کاہن پاس لیگئیں اور تمام ماجرا بیان کیا اوسنے کہا کہ
لڑکا اپنا حال آپ بیان کریے حضرت نی تمام قصہ بیان کیا وہ کاہن اپنی مقام
سی کود کر اوٹہا اور حضرت کو زور سے اپنی سینہ سی لگایا اور آواز بلند
پکارا کہ ای قوم عرب اس لڑکیکو مار ڈالو اور مجکو بہی اسکی ساتہہ قتل کرو کہ اگر
اسکو چہوڑ دو گی اور یہہ بعد بلوغ پہنچی کا تو عقلمندون کو احمق کہیگا اور تمہاری
دین کو باطل کریگا اور تمکو ایسی خدا کی طرف بلائیگا کہ تم اوسکی شناسا نہوگے
اور ایسی دین کی دعوت کریگا کہ تم اوس دین کی منکر ہوگے حلیمہ نے جو یہہ
باتین سنین حضرت کو اوس کاہن سے لیکر کہنے لگین کہ تو دیوانہ ہی جو ایسی باتیں
کرتا ہی اگر میں تیرا یہہ حال وخیال جانتی تو تیرے پاس ہرگز نہ لاتی اور تو

سراغ بتاتا ہی چنانچہ وہ پیرمرد حلیمہ کا ہاتہہ پکڑکے ہبل کے پاس لیگیا اور اوسے
سات بار طواف اوس بت کا کیا اور بہت سی ثنا اور صفت اوسکی بیان کے
بعد اسکی کہا کہ ای بزرگ تیری احسان قوم قریش پہ بہت ہین یہہ عورت
قبیلہ بنی سعد کے تیری پاس آئی ہے اسکا لڑکا محمد بن عبد اللہ گم ہوا ہے
اوسکا سراغ اگر ملی تو بہت تمہارے تعظیم و تکریم بجا لاوےگی بمجرد سننے نام
مبارک حضرت کی ہبل اور تمام بت کہ کعبہ مین ہے سب نگون گر پڑے اور
اونکی اندر سے یہہ آواز آئی کہ ای پیرمرد دور ہو ہمارے پاس سے اور
محمد کا نام یہان نلی یہہ وہ شخص ہے کہ ہم بتونکو توڑیگا اور ملت کفر اور
شرک کو باطل کریگا اور بت پرستون کو قتل کریگا یہہ سنکر وہ پیرمرد
وہان سے باہر آیا اس حال مین کہ لرزہ اوسکی بدن مین تہا اور دانت
اوسکی کانپتی تہے اور عصا اوسکی ہاتہہ سے گر پڑا جب ہوش مین آیا کہنے
لگا کہ ای حلیمہ تیری لڑکیکا حافظ خدا ہی اوسکو ضایع نکریگا تو خاطر جمع
رکہہ تجکو تیرا لڑکا ملیگا جب حلیمہ نے یہہ ماجرا سنا اپنی دلمین اندیشہ کیا اور
سوچا کہ اب اطلاع اس حال سے عبد المطلب کو ضرور ہی اور نہی اس
راز کا چہپانا مصلحت نہین حلیمہ عبد المطلب کے پاس گئین اونہون نی کہ حلیمہ
کو نہایت سراسیمہ اور پریشان حال دیکہا کہ گہبرائی ہوئی آتی ہی اور محمد
اوسکی پاس نہین ہے مضطر ہوکر کہا کہ تیرا حال کیا ہی اور محمد کہان ہے
اسنے کہا کہ ای ابو الحارث مین اونکو تمہارے پاس لاتی تہی مگر دروازہ
حرم کے پاس بہٹہاکر قضائی حاجت کو گئی تہی وہانسے جو آئی اونکو نہ دیکہا اور جو
کے بعد ڈہونڈہنی ہرگز سراغ نہ ملا لاچار ہوکی آپ کی خدمت مین بنابر اطلاع
حاضر ہوئی ہون عبد المطلب اس خبر وحشت اثر کو سنکر کوہ صفا پر چڑہے

بعد دریافت حال حضرت نے اونکو بخوبی رخصت کیا اور تین غلام اور ایک کنیز
اور دو اونٹ اور چند بکریان عنایت کین اور نام اونکا خدافہ ارشاد کیا
اور لقب شیما باقی رہا **لیکن** صحیح یہہ روایت ہی کہ حلیمہ سعدیہ بعد غزوہ
طایف کی اپنی شوہر اور بیٹی کی ساتھہ حضرت کی خدمت مین مشرف ہوئین حضرت
نی اونکی نہایت تعظیم و تکریم کی اور اپنی ردای مبارک بچہا کر اوسپر اونکو
بیٹہایا اور وہ سب شرف باسلام ہوئی **واضح ہو** کہ روضۃ الاحباب اور مدارج
النبوت مین جو تصویر حلیہ مبارک کی تفصیل مرقوم ہے اوسکا خلاصہ بعبارت
سلیس سایس مصنفہ خلاصۃ المتقین اور رسالہ المستور مین شاہ سلامت اللہ صاحب مین
مسطور تہا حرف بحرف بنظر اختصار اس مقام مین لکہا جاتا ہی **اول** قد مبارک
میانہ تہا نہ بہت بلند و دراز اور نہ قصیر و کوتاہ باوجود اسکی آپکی قامت رعنا کا
یہہ معجزہ تہا کہ جب کہڑے ہوتی یا چلتی سب آدمیون مین آپ کا قد بلند نظر آتا
اور کسیکا قد حضرت کی قامت شریف کی برابر نہوتا اور جب مسند ارشاد و ہدایت
پر جلوہ فرما ہوتے تمام جماعت مین سر مبارک بلند اور اونچا معلوم ہوتا کسی
طرح سے غیرت الہی نے آپ کا ہمسر پیدا نکیا تہا یہان تک کہ آپ کا سایہ بہی
نہ تہا تا شایبہ ہمسرے اور برابرے کا اوس سے ظاہر ہو اور نہونا سایہ کا دلیل
واضح ہی اس بات پر کہ کسی چیز کو خدانی آپ کا مثل پیدا نکیا **دوسرے**
سر مبارک بزرگ تہا اور بزرگی دلیل زیادتی عقل اور تیزی فکر کی ہی بسبب
قوت دماغ کے کہ حامل جوہر عقل ہی اور مراد بزرگی سر سے کہ احادیث مین وارد
ہی نفی صغر اور حقارت ہی یعنی سر آپکا چہوٹا اور حقیر نہ تہا نہ یہہ معنی کہ بہت
بڑا خارج حد اعتدال سے ہو اور یہہ قاعدہ کلیہ تمام اعضائی جسم شریف مین

سی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ حسن و خوبی حضرت کی جمال با کمال کے غالب اور فایق
سب اشیا پہ تھی کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین کہ جسکا حسن و خوبی برابر حسن و
خوبی حضرت کی ہو اور کہا ابو ہریرہ رضی نے کہ ایسا چہرہ آپکا روشن اور تاباں
تہا کہ گویا آفتاب اوسمین سیر کرتا ہی اور دوسرے حدیث مین آیا ہے کہ جب
تو دیکھی آپ کی چہرہ کو دیکھی تو کہ گویا افتاب طلوع کرتا ہی مقصود اس
تشبیہ سے بیان روشنی اور اشراق و لمعان روی مبارک کا ہی اور
حدیث بخاری مین وارد ہی کہ پوچھا براء بن عازب سی کہ تہا روی حضرت
کا مانند شمشیر کی کہا نہین بلکہ تہا مثل قمر کے ظاہر ہے کہ تشبیہ شمشیر مین
معنی تدویر فوت ہوتی ہے اور قمر جامع لمعان و تدویر دونو کا ہی اسواسطے
تشبیہ سی طرف قمر کی عدول کیا ۔ خلاصہ احادیث صحاح مین تشبیہ چہرہ مبارک
کی باشیا متعددہ واقع ہی یعنی آفتاب ماہتاب شمشیر آینہ ماہ شب چہاردہم
پارہ قمر ہالہ ماہ اور مقصود ان تشبیہون سی براقت اور لمعان وصفا اور
تدویر چہرہ مبارک ہے لیکن جاننا چاہی کہ تدویر چہرہ مبارک کی نہ ایسی تہی کہ
گول مانند دایرہ کی ہو بلکہ مراد یہہ ہی کہ چہرہ مبارک فی الجملہ گول تہا اور بہت
دراز نہ تہا معلوم ہوا کہ غرض اثبات تدویر سے نفی زیادت طول ہی اور تشبیہون
مین غور درکار ہی کہ وجہہ شبہہ ہر ایک چیز مین علحدہ ہی اور فائدہ اختیار تشبیہ
مختلفہ مین یہہ ہی کہ روی مبارک حضرت کا جامع جمیع صفات حسن و جمال تہا اور
یہہ نکتہ بس دقیق ہی اور اسی سے تطبیق درمیان احادیث مختلفہ کی کہ تشبیہ
روی شریف مین وارد ہین حاصل ہوتی ہی اور ایک بات اور اس مقام
مین قابل سننی اور یاد رکہنی کی ہی کہ یہہ سب تشبیہات بطرز شعرا اور موافق
عرف و عادت کی ہین والا حقیقت مین کوئی چیز دنیا مین مماثل صفات خلقیہ

ان دونو اعتبار سے مقرون اور غیر مقرون کہ حدیثون مین وارد ہی صحیح ہوتا ہی اور اسیواسطے قریب بہ پیوستگی کہا گیا کہ دونو روایتون مین تطبیق ہو جاوی **خلاصہ** یہہ کہ ابرو اپکی پتلی پتلی ظاہر مین ملی ہوی نظر آتی اور حقیقت مین جدا تہی اور درمیان دونو ابرو کی ایک رگ تہی کہ حالت غضب مین نمود ہوتی اور صورت خدا کی قہر کی اوس سے نظر آتی **پہلی** آنکہین حضرت کی کہ ہموارہ نظارہ حق مین مشغول تہین سیاہی اور سپیدے اونکی کمال اعتدال تہی اور ڈورے سرخ اونمین خوشنمائی کی ساتہہ نمودار تہے

اور روایات حدیث اس باب مین بہی بہت مختلف وارد ہین – بعض روایات مین عظیم العینین آیا ہی یعنی بزرگ چشم اور مراد بزرگی چشم سے نفی خوردی ہی نہ یہہ کہ نہایت بڑے کہ باہر حدقہ کی ہون سابق گذرا کہ کلیہ اعضائے جسم شریف مین اعتدال او توسط ہی **اور** ایک حدیث مین وارد ہی اشکل العینین شکلہ بفتح شین معجمہ سرخی کہ سفیدی مین انکہہ کے ہو **اور** بعض روایات مین اشہل العینین آیا ہی شہلہ سرخی کہ سیاہی مین ہو – شاعرون نے معشوقون کی انکہہ کی تعریف مین نرگس شہلا باندہا ہی اور مشہور اشکل العینین ہی اشکل وہ چیز ہی کہ اوسمین سرخی اور سفیدی مخلوط ہو یا وہ چیز کہ سفیدی سے اوسکی مایل بسرخی ہو **اور** بعضی روایات مین ادعج العینین وارد ہی اور ادعج بہت سیاہ چشم کو کہتی مین **اور** قاموس مین معنی فراخ چشم بہی اعتبار کیا ہی **اور** اکحل العینین بہی آیا ہی یعنی انکہین حضرت کی ایسی تہین کہ گویا سرمہ لگا ہوا ہی اور سرمگین چشم معشوقون کی انکہہ کے تعریف مین مشہور ہے، **بالجملہ** جو جو صفات چشم محبوبون مین باندہتی ہین وہ سب بلا تصنع حضرت کی انکہونمین مجتمع تہین اور وجہ تطبیق ان روایات مین باعتبار جامعیت حضرت کی انکہونکے سب اوصاف

فرمایا کہ اسوقت یعنی آسمان کی دروازے کہلنے کے آواز سنی اور یہہ دروازہ
آگے نہین کہلا تہا اور اوس دروازے سے ستر ہزار فرشتے واسطے متابعت نزول
سورہ انعام کے اترے اس مقام سے حضرت کی قوت شنوائی اور بینائی یے
دونو معلوم کیا جاتا ہے — واقعی یہہ ہے کہ جو قوت شنوائی اور بینائی کی حق تعالیٰ
نے حضرت کو عنایت کے دوسرے شخص کے نصیب نہین ہوئی اور بیداری اور
خواب مین برابر سنتے تہے — حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا آنکہین میرے
سوتی ہین اور دل میرا جاگتا اسی سبب سے حضرت کا خواب ناقض وضو نہ تہا
نوین بینی مبارک بلند تہی اوپر نور کا ابہار تہا سو کوئی نا مل دیکہتا جانتا
کہ بہت بلندی حالانکہ بہت نہی وہ بلندی نور کی تہی جو بلند نظر آتی تہی —
دسوین رخسارہ حضرت کی نرم و نازک بکمال نظارت و لطافت اور نہایت
آب تاب سے رشک گلہائے بہشت تہی اور ایسی درخشان اور درخشان نور الٰہی
سے تہے کہ جنکی روشنی چاند کی روشنی پر غالب تہے **گیارہوین** دہن
مبارک کشادہ تہا یعنی نہایت تنگ کہ بدنما ہو نہ تہا — حدیث جابر مین آیا ہے کہ تہے
تہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضلیع الفم یعنی فراخ دہان نکتہ کشادگی
دہن شریف مین یہہ ہے کہ وسعت دہن نزدیک عرب کے مردون مین ممدوح
ہے اور تنگی دہن خوبی عورتون کی ہے **اور** تنگدہنی کو کہ شعرا معشوقون کے
تعریف مین اعتبار کرتی ہین گویا یہہ مرد اونکی نزدیک عورتون کی حکم مین داخل
ہین **بارہوین** لعاب دہن شریف شفائے بیمار اور دوائی دردل عاشق
زار تہا منہل اور منبع معجزات اوسکو کہتے ہین چنانچہ روز خیبر حضرت مرتضیٰ
علی کرم اللہ وجہہ کی آنکہین دکہتی تہین حضرت نے لعاب دہن مبارک سے
اونکی آنکہون مین ڈالا فی الفور اچہی ہوگئین **اور** ایکبار طفلان شیر خوار

حضرت کے مہر دہان شریف اور احسن اور الطف سب آدمیون کی ہونٹون
سی ہی **چودہوین** عادات شریف سی اکثر اوقات مین تبسم تہا تبسم مبادی
ضحک سے ہی اور حد ضحک کے یہہ ہی کہ دانت خوش ہولی مین ظاہر ہون اور
آواز بلند ہو اور اگر آواز اس حالت مین گوش زد ہو اوسکو قہقہہ کہتی ہین
اور اگر آواز اصلا پیدا نہو وہ تبسم ہے جسکو ہندی زبان مین مسکرانا بولتی
ہین **بالجملہ** خندہ حضرت کا اکثر اوقات اور احوال مین زیادہ تبسم سے
نہ تہا اور کمتر حد ضحک کو پہنچا ہو لیکن قہقہہ ہرگز ثابت نہین — حضرت عایشہ
صدیقہ رضہ کہتی ہین کہ مین نہین دیکہا حضرت کو ہنستی اس طرح کہ دیکہی جاوین لہوات
آپ کی لہوات بفتحات جمع لہات بفتح لام ہے یعنی اوسکی پارہ گوشت کہ اعلای
حنجرہ مین انتہای دہن سی ہے اور مراد اس حدیث سی نفی قہقہہ کے ہی
اور ہمیشہ تہے حضرت کشادہ رو اور خندہ پیشانی — بیہقی نے ابو ہریرہ رضہ
سی روایت کی ہی کہ جب حضرت ہنستی تہی دیوارین روشن ہو جاتین
اور نور دانتون کا دیوارون پر ایسا پڑتا جیسی عکس آفتاب **پندرہوین**
گریہ حضرت کا جنس ضحک سے تہا یعنی روتی مین آواز بلند نہوتی فقط آنسو آنکہون
سے حالت گریہ مین گرتے تہی اور سینہ شریف سی ایک آواز مانند جوش دیگ
سی کے مسموع ہوتی **اور** سبب گریہ حضرت کا شفقت اور رحمت امت پر تہے
اور اکثر سماع قران سی اور احیانا نماز شب مین روتی تہی **سولہوین** صوت
شریف احسن اصوات تہی كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتًا وَأَحْلَاهُمْ یعنی
تہی حضرت بہترین مردم از روی آواز اور شیرین تر آدمیون کی از روی
کلام کی کوئی آدمی مانند حضرت کی خوش آواز اور خوش کلام نہ تہا **اور** اَصْدَقُ
النَّاسِ لَهْجَةً کہ آپ کی وصف مین واقع ہی مراد اوس سے یہہ ہے کہ زبان شریف

کہ قوم حضرت کے مرضعہ حلیمہ سعدیہ کی تہی یہہ قبیلہ افصح عرب مشہور تہا
اور کلام شریف ایسا واضح مفصل مبین ہوتا تہا کہ اگر سامع چاہتا جدا جدا
آپ کی کلمات کو شمار کر لیتا اور مقام احتیاط مین ایک ایک کلمہ تین تین بار فرماتے
تا سامع خوب سمجہہ لے اور طرز بیان ہمیشہ نہ تہا وقت ضرورت باقتضای فہم
سامع کلام کو بتکرار ارشاد کرتے تہی اور خصایص کلام شریف سی یہ کہ حدیث
مین آیا اُوتِیتُ جَوَامِعَ الکَلِمِ یعنی دی گئی ہین مجکو کلمات جامعہ مراد جوامع
الکلم سے یہہ ہی کہ لفظ تہوڑے اور معنی بہت ہون — علماے حدیث نے
حضرت کی جوامع الکلم مین سی جمع کر کے کتب اور دفاتر مرتب اور مزین کئی ہین
اٹہارویں ریش مبارک انبوہ تہی یعنی طول اور عرض مین سب طرف سے
بہرے ہوئی اور خوب گہن کے بکمال زیبایش تہے — حدیث ابن ابی ہالہ مین وارد
ہی کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَثَّ اللِّحْیَۃِ یعنی تہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کث اللحیہ — مراد کث اللحیہ سے بسیار انبوہ ہوئی مبارک
اور انزدحام بالون کا اور شفای قاضی عیاض سے منقول ہے کہ انبوہ ریش
مبارک نی سینہ شریف کو بہر لیا تہا اور درازی ریش مبارک مین قدر معین
ثابت نہین — وظایف النبی مین لکہا ہی کہ ریش مبارک بقدر چہار انگشت از
روی طبیعت یعنی از روی خلقت کے تہی اس قدر سے کم و زیادہ نہین ہوتے
تہی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی کہتی ہین کہ اس روایت کی سند پای
نہین جاتی اور ارسال لحیہ موجب حسن و جمال ہے خصوصا اوس صورت
مین کہ انبوہ ہو اور یہہ روایت منافی اوسکی ہی کہ شفای قاضی عیاض سے
منقول ہوا اور منافی روایت ترمذی سے کی ہی کہ کتاب مذکور مین مذکور ہے کہ
حضرت لیتی تہے اپنی لحیہ کو طول اور عرض سے قصر کر کے ہموار فرماتی تہے

ہی کہ گویا مخضوب ہین اور احتمال ہے کہ اونکو خضاب کیا ہو انس لیے تا محکم ہو جاوین
اور دیر تک رہیں **اور** اسی طرح بعض احادیث کہ دلالت خضاب پر کرتی ہین
اول ہین تحقیق محققین ہی ہے کہ آپ نے خضاب نہین فرمایا اور موئی مبارک ریش
و سرکے اس قدر سفید نہ تہی کہ لایق خضاب ہوئی **اور** حضرت قص شوارب اور
اظفار روز جمعہ فرماتی تہے اور بعض روایات مین پنجشنبہ آیا ہی **اور** کیفیت ناخن
تراشی مین کچہ ثابت نہین لیکن اس قدر کہ ابتدا سبابہ یمنی سے کرتے اور ختم نر
انگشت پر اوسی ہاتہہ کی فرماتی **اور** مسواک اور شانہ حضرت سے جدا نہین
ہوتا تہا اور جب ادہان کرتے ریش مبارک مین شانہ فرماتی اور آئینہ مین جمال
شریف کہ مطلع انوار الہی اور مظہر اسرار نامتناہی تہا دیکہتی تہے صلی اللہ علیہ
والہ قدر حسنہ و جمالہ **بیسوین** گردن شریف رشک مینای بہشت بکمال خوبی
حد اعتدال پر رخشان اور درخشان تہی اور اس قدر صفای اور آب و تاب
رکہتی تہے کہ آئینہ جسکی صفائی کی روبرو شرمندہ تہا گویا چاندیکا ٹکڑا تصویر کا
عالم تہا **اور** حدیث ابی ہالہ مین آیا ہی **كَانَ عُنُقُهُ جِيْدَ دُمْيَةٍ فِي**
صَفَاءِ الْفِضَّةِ یعنی تہی گردن آپ کی گردن دمیہ کی صفای چاندی مین
دمیہ بضم دال بت کو کہتی ہین کہ بنایا ہو عاج سے کذا فی النہایہ اور صاحب قاموس
کہتا ہی کہ رخام یعنی سنگ سفید ہے اور مقصود تشبیہ سے فقط مبالغہ ہی صفت
مین اور سحتین مین — اور حاشیہ شمایل وغیرہ مین کہ دمیہ بمعنی غزال یا آہو
بر ہ کی لکہا ہی سند اوسکی کتب لغت مین نہین ملتی **اکیسوین** شانہ مبارک
اونچی اور نیچی اونپر بال اور دونو مین کچہہ جدا ای تہی چنانچہ اوسکی بیان مین
بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ وارد ہی یعنی درمیان دونو شانون کی بعد
اور مسافت تہے **اور** بعضون نے بعید بصیغہ تصغیر پڑہا ہے **اور** بعضون

سِوَی ذٰلِكَ یعنی سوا اوس خط باریک بالون کی چہاتی اور پیٹ پر کوئی بال نہ تہا

پچیسوین پشت مبارک آپ کی گویا نقرہ گداختہ تہی یعنی نہایت سفید اور صاف اور ہموار تہے اور استخوان شانہ مضبوط اور پرگوشت تہی اور دونو شانون

مین **مہر نبوت** چنانچہ حدیث مین آیا ہی وَبَیْنَ کَتِفَیْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ یعنی درمیان دو نو شانون کی مہر نبوت تہی اور آپ خاتم الانبیا ہین اور وہ ایک چیز اوبہری ہوئی تہی اجزای بدن شریف کی ہمرنگ اور صفائی مین مانند بدن کی تہی اوسکو خاتم نبوت کہتی ہین اور یہہ مہر نبوت ایک آیت آیات الہی سے تہی — حاکم نے مستدرک مین وہب سے روایت کی ہی کہ مبعوث نہوا کوئی پیغمبر مگر علامت نبوت اوسکی درمیان دونو شانون کی تہی اور بعض روایات مین عِنْدَ کَتِفِهِ الْیُسْرٰی اور بعض مین عِنْدَ کَتِفِهِ الْیُمْنٰی وارد ہی اور یہہ دونو روایتین منافی روایت بین الکتفین مشہور روایات کی نہین ہین کسواسطی کہ درمیان دو نو شانون کی ہونا مستلزم اسکا نہین کہ میانہ اور بیچ مین دونو کی ہو اگر مایل بائین طرف یا داہنی طرف شانے کی ہو تب بہی درمیان دونو شانون کی ہونا اوسپر صادق ہی اور تشبیہ مہر نبوت مین روایات مختلف ہین بعضون مین مانند تکمہ و حجلہ عروس اور بعضون مین شکل بیضۂ کبوتر یا کبک آیا ہی اور ہمرنگ بدن شریف صفائی اور نورانیت مین تہی اور اوسپر چند خال اور کئی بال اسطرح سے جمی تہے کہ صورت حرفون کی منور تہے جیسی کہا جاتا ہی کہ اوسپر لکہا ہوا تہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ اور بعضون نی کہا اوسپر لکہا تہا اَللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ حَیْثُمَا تَوَجَّهْتَ فَاِنَّكَ مَنْصُوْرٌ یعنی جس طرف تو متوجہ ہو پس تو فتحیاب ہی — محدثین نے لکہا ہی کہ مہر نبوت علامت حضرت کی معرفت اور تصدیق کی ہے

باپ سے روایت کرتی ہین کہ مین حضرت کے پاس آئی اور مس کیا مینے دست مبارک کو تھا
نرم زیادہ ابریشم سے اور سرد زیادہ برف سے **اور** مروی ہے کہ ایکدن حضرت
نے قتادہ بن ملحان کے موںہہ کو ہاتھ لگایا تھا اوسکا چہرہ اس قدر روشن ہوگیا
کہ عکس ہر چیز کا اوسمین نظر آنے لگا **ستائیسوین** اونگلیان دست مبارک
کی دراز اور باریک نہایت خوشنما تھین چنانچہ اوسکی تعریف مین مروی ہے سَائِلُ
الْاَطْرَافِ یعنی کنارے اعضا کی کہ عبارت اونگلیون سے ہے دراز اور روان
تھی **اور** بعض روایات مین طَوِیْلُ الْاَصَابِعِ وارد ہے یہہ معجزہ حضرت کے
انگلیون کا مشہور ہے کہ چاند کو شق کیا اور سنگریزون نے آپ کی اونگلیون مین
تسبیح کی اور گھائیون سے پانی اوبلا چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ابریق مین ایک
وضو کی مقدار پانی تھا اور تین سو آدمی اوسوقت حاضر اونکو حاجت وضو کے
ہوئی حضرت نے اوس قدر پانی مین ہاتھ رکھا اوسوقت آپکی گھائیون سے پانی
نکلتا تھا یہانتک کہ اون سبھون نے فراغت تمام سے وضو کیا **اور** جابر سے
روایت ہے کہ ایکبار صحابہ کو روز حدیبیہ مین تشنگی ہوئی اور آپ کی ایک چھاگل تھی
اوسمین تھوڑا سا پانی تھا حضرت نے دست مبارک اوسمین رکھا فی الفور پانی نے
بکثرت تمام اونگلیون سے مانند چشمون کے جوش مارا سبھون نے پیا اور وضو کیا جابر
کہتے ہین اگر ایک لاکھہ آدمی ہوتے تو پانی کفایت کرتا اور ہم پندرہ سو آدمی تھے
اٹھائیسوین ساق مبارک کے تعریف مین آیا ہے کَانَ فِیْ سَاقَیْہِ حُمُوْشَۃٌ
یعنی حموشت باریکی ساق یعنی دونو ساق حضرت مین باریکی تھی **اور** مروی
ہے کَاَنَّھَا جُمَّارَۃٌ جمارہ بضم جیم و تشدید میم میانہ درخت خرما کہ اوسکو شحم
النخل عرب مین اور گابھا کھجور کا ہندی مین کہتے ہین یعنی دونو ساق مثال
لطیف اور باریک اور کم گوشت تھین نہ دراز نہ عریض اس سبب سے رفتار

اگی چلنی کا حکم تہا **اور** حدیث ابو ہریرہ رض مین آیا ہی کہ نہ دیکہا مینی کسیکو شتابتر راہ چلنی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی گویا نوردیدہ ہوتی تہی زمین آپ کی واسطی اور ہم سب مشقت مین ڈالتی ہین اپنی جان کو اور دوڑتی ہین کہ حضرت کی ساتہہ چلین اور آپ بی تکلف بطور خود چلتی ہین اور اضطراب رفتار مین نہین کرتی تہی یعنی آپ با وصف سرعت رفتار بی رنج اور بدون مشقت چلتی تہی اور تمام بدن حضرت کا پر گوشت اور دوہرا اور کہنچا تہا کنارون سے گوشت لٹکا نہ تہا **تیسوین** جسم شریف حضرت کا کمال روشن اور نورانی تہا جمہور اصحاب بیاض لون شریف پر اتفاق رکہتی ہین چنانچہ وارد ہی کَانَ اَبْیَضَ مَلِیحًا یعنی رنگ مبارک حضرت کا سفید نمکین تہا - ملاحت ایک وصف ہی کہ بیان اوسکا حیطہ تحریر سے خارج ہی اوسکی کیفیت وجدانی ہی نہ بیانی - بالجملہ رنگ شریف حضرت کا سفید سے خالص نہ تہی کہ ربودگی نہ رکہتی ہو بلکہ سفید ملیح ہی کہ اوسکو تفسیر کیا ہی ساتہہ مائل بسرخی کی چنانچہ مروی ہی کہ سفید سے رنگ شریف مشرب بحمرت یعنی مختلط بسرخی تہی اور بنظر اس اختلاط کی وصف رنگ شریف مین واقع ہی یعنی گندم گون ظاہر ہی کہ اختلاط سفیدی اور سرخی سی گندمی رنگ پیدا ہوسکتا ہی **اور** اسیواسطی بعضون نی لکہا ہی کہ مراد سمرت سی حمرت ہی کہ مختلط بہ بیاض ہو اور غرض اس بیان سے رفع تعارض میان احادیث خلاصہ رنگ شریف سفید مختلط بسرخی تہا کہ اسیکو گندم گون بہی کہا ہی **اور** حق یہہ ہی کہ رنگ بدن مین اس رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہین ہی اور نورانیت لون شریف نور ماہ شب چہاردہم پر غالب ہی - براء بن عازب کہتی ہین کہ مینی حضرت کو شب ماہ مین حلہ سرخ یعنی دہاری دار بہی دیکہا پہر دیکہتا تہا مین حضرت کو یک نظر اور چاند کو ایک نظر قسم خدا کی کہ جسم شریف

اور ابراہیم اور موسیٰ اور نوح کو جدا جدا دیا گیا یہہ سب کمال ذات سرور کائنات
مین یکجا فراہم ہوئے اور دوسری قسم وہ کہ مخصوص حضرت کی ساتھہ ہی اور کسی
نبی کو اوس مین شرکت نہین جیسی انواع ولایات اور محبوبیت مطلق اور اصطفا
اور رویت اور قرب اتم اور شفاعت عظمیٰ اور جہاد اور سوا انکی اور کمالات کہ
بجای خود مصرح ہین اور تفصیل بعضون کی اونمین سے رسالہ تحریر الشہادتین
مین مسطور ہے مخصوص حضرت کی ساتھہ ہین اور صفات خلقیہ مین جیسی آگے
پیچھی سے اور اندہیری اوجالی مین برابر دیکھنا اور بغل شریف کا سفید ہمرنگ
بدن صاف ہونا اور جمائی کا تمام عمر مین نہ آنا اور احتلام کا نہونا اور پسینے
ہی عنبر و مشک کی خوشبو کا آنا اور زمین کا بوقت قضاء حاجت شگافتہ ہونا اور
بول و غایط کا غایب ہونا اور اوس مکان سے بوئے مشک کا آنا اور اثر فضلہ کا
زمین پر نہ دیکھنا اور ختنہ کرے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہونا اور وقت تولد
سجدہ کرنا اور انگشت شہادت بطرف آسمان اوٹھانا اور کلمہ پڑھنا اور
کلام کرنا اور فرشتون کا مہد حضرت کو ہلانا اور چاند کا آپ کی ساتھہ باتین
کرنا اور بوقت اشارہ آپ کی طرف مایل ہونا اور گہوارے مین کلام کرنا
اور پارہ ابر کا وقت گرمی آفتابکے ہمیشہ آپکے سر پر سایہ کرنا اور سایہ
درخت کا آپ کی طرف متوجہ ہونا اور حضرت کی بدن اور کپڑون پر مکہی کا
نہ بیٹھنا اور جس جانور پر سوار ہونا اوس جانور کا تا مدت سوار رہے بول و براز
نکرنا یہ اوصاف مشہورہ سے ہین اور بروایات صحیح ثابت ہی کہ حضرت قبر مین
زندہ ہین اور قبر مین نماز پڑھتے ہین اور حضرت کی مزار مبارک پر ایک فرشتہ
متعین ہے کہ جو کوئی درود اور سلام آپ پر بہیجتا ہے وہ اوسکو آپکے حضور
مین پہنچاتا ہے اور حضرت کی پاس عرض کئی جاتی ہین اعمال امت کی۔ اور آپ

جو بات بھی زیادہ تر اوس سے تشریف اور تعظیم متصور نہین کہ مقید کیا حق تعالے
نے قسم کو بہ بلد کہ بلد حرام اور بلد امین جسکا نام ہے بوقت حلول اور نزول حضرت
کے اوس شہر مین اس واسطے کہتے ہین کہ شَرَفُ الْمَكَانِ بِالْمَكِيْنِ اور مواہب
لدنیہ مین حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ اونہون نے عرض کیے حضرت کی خدمت مین
کہ بِأَبِي اَنْتَ وَ اُمِّي بتحقیق پہنچی فضلت آپکی نزدیک خدا کی اس مرتبہ کو کہ قسم
کہائی خدا نے آپ کی حیات کی نہ حیات سایر انبیا کی اور پہنچی فضیلت آپکے
پیس خدا کی اس حد کو کہ سوگند کہائی آپ کی خاک پاک کی اور کہا لَا
اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ یعنی قسم کہاتا ہون بلد کے کہ عبارت زمین سے ہے کہ اوسپر
چلتے ہین قسم کہانا خاک پا کی ہے اور یہہ قسم ایک سر مکنون اور راز مکتوم
ہے کہ نظر کوتاہ بینون کی اوسکی ادراک سے قاصر ہے جو صاف بین اور پاک
نظر واقف انداز راز و نیاز عاشق و معشوق ہین وہی ان باتون کی کیفیت
اور لذت پاتے ہین یہہ جو کچھ مذکور ہوا مدارج النبوۃ مین مسطور ہے اور منجملہ خصائص
حضرت کی یہہ ہے کہ عالم ارواح مین اول آپ پیدا ہوئے اور پہلے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ
کیا نہین مین پروردگار تمہارا ہ کی جواب مین + بَلٰى ہان + آپنے کہا اور سیر معراج
مخصوص آپکے ساتھہ ہے اور سوار ہونے براق پر پہنچے آپ کی تھی اور اوپر آسمانون
کی جانا اور حد قاب قوسین او ادنی کو پہنچنا اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونا خلاصہ
آپ کا ہے اور فرشتون کا فوج و حشم ہونا اور آپ کی ساتھہ ہو کر کافرون سے
لڑنا مخصوص حضرت ہی اور شق قمر اور ایسے معجزے عجیب و غریب جو آپ سے
ظاہر ہوئے ہین کسی اور پیغمبر سے ظاہر نہین ہوئے اور پہلے قبر سے سر اوٹھانا
اور پہلے قیامت مین بیہوشی سے افاقہ پانا اور سوار ہونے براق اور ستر ہزار
فرشتون کا جلو مین ہونا اور جانب راست عرش کرسی پر بیٹھنا اور مقام

معقولات مین کیا گیا ہی اور اختلاف اقوال اسمین یہ ہے کہ خلق غریزے ہی کہ حق
تعالی نے ہر شخص کو اوسپر پیدا کیا ہی یا مکتسب کہ ہر آدمی بکسب و ریاضت حاصل کرتے
قول بعضون کا یہہ ہے کہ غریزے ہی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی حدیث مرویہ ابن
مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا
کہ قسمت کئی حق تعالی نے درمیان تمہارے اخلاق جیسی قسمت کئی ارزاق
اور فرمایا کہ اگر کوئی کہی کہ پہاڑ اپنی جگہہ سے ٹل گیا یقین کرو اوس خبر کو اور
اگر بیان کرے کہ فلانے شخص نے خو اپنی چھوڑ دی باور نکرو یہہ روایت بخاری
مین ہی مگر فائدہ ارسال رسل سے یہی ہے کہ تہذیب اخلاق حاصل ہو اور
یہہ نتیجہ صحبت علما اور فقرا متبع سنت سید الورے ہی اور اعتقاد کرنا
چاہیی کہ مکارم اخلاق و محامد صفات صورت اور سیرت اور جمیع کمالات
و فضایل و محاسن حاصل ہین تمامہ انبیا و رسل کو لیکن بعض کو بعض پر تفضیل و
تفوق ہی قال اللہ تعالی تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ
یعنی یہہ سب پیغمبر بڑائی دی ہمنی ایک کو اوپر دوسرے کی + اور یہہ بات بھی
عقیدے مین داخل ہے کہ کوئی ولی درجہ اور مرتبہ کسی نبی کو نہین پہنچتا اور
شفای قاضی عیاض مالکی مین مسطور ہے کہ اخلاق انبیا علیہم السلام کے سب مفطور
و مجبول ہین مکتسب و معمول نہین اور حاصل ہین اول فطرت اور اصل خلقت
مین بی مدخلیت اکتساب و ریاضت کے بسبب فضل نامتناہی جل جلالہ اور برگزیدے
کی اور بسبب کثرت و قوت و عظمت اور اجتماع مکارم اخلاق و محامد صفات
کی ثنا کی ذات باری عز اسمہ نے اپنی حبیب کے فرقان مجید مین اور فرمایا آیۃ
اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنے بتحقیق تو ہر آئینہ خلق بڑا رکھتا ہی + اور فرمایا
آیۃ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا یعنی اور ہی فضل خدا کا تجھہ پر بڑا

اور قاموس مین کہا ہی کہ علم صفات اشیا کا حسن و قبح اور کمال و نقصان
اونکا ثمرات اور نتایج عقل سی اور عقل نام ایک قوت کا ہی کہ مبدا اور منشا
اوسکا علم ہی اور آگاہی عقل سے مصدرہ انسانی کو حرکات و سکنات مین
کہتی ہین اور یہہ ہی خواص و آثار عقل سے ہی ــ غرضکہ قول محقق یہہ کہ عقل
نور روحانی ہی کہ بواسطہ اوسکی معلوم اور دریافت ہوتی ہین علوم ضروریہ و نظریہ
اور ابتدا وجود عقل کا نزدیک اجتنان ولد سی ہی رفتہ رفتہ بڑہتی جاتی ہی
یہان تک کہ کامل ہوتی ہی سن بلوغ مین پس کمال علم و عقل حضرت کا اوس
مرتبہ تہا کہ نہین پہنچا اوس مرتبہ کو کوئی بشر سوائی حضرت کی اور عقلہین
اور فکر الکتنا و اوس اقاعدہ مین حیران ہین اور جو کوئی تتبع کریے محاسن
احوال اور حمایدِ صفات اور محاسن افعال اور مطالع کریے جوامع کلم
اور حسن شمایل اور بدایع سیر اور سیاست انام اور تقریر شرایع
اور تاصیل اداب جلیلہ اور تقریر شیم حمیدہ اور علم حضرت کا کتب سماوی
اور صحف منزلہ اور سیر امم خالیہ اور احوال ایام ماضیہ اور تدبیر
حضرت کی عرب کی حق مین کہ مثل وحوش شارِدہ صاحب طباع متنافرہ متباعدہ
تہی اور مرتبہ جہل و نادانی و جفا مین یکتا کس قدر تحمل اونکی جفا اور صبر ایذا
پر فرمایا کہ رام و منقاد ہوکر طریق سلوک راہ خدا اور احراز سعادت حقیقی
اختیار کیا وہ شخص جانی کہ بغیر تعلم و مدارست و ممارست و ملازمت کتاب
اور بی مطالعہ کتب متقدمین اور جلوس علما اہل کتاب کے پاس کس درجہ
و مرتبہ علم شامل و عقل کامل رکہتی تہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ بِقَدْرِ
حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ اور صبر سید انبیا صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ و علیہم کا بلا
و ایذا پر سب سی بہت زیادہ اور سخت تر تہا جیسکہ فرمایا ہی مَآ اُوْذِیَ نَبِیٌّ

ڈرانی اور ہتھ بدستیکے کہ تمہارے جانب سے واقع ہوئے ہیں پس حضرت عمر رضی
نی موافق حکم پیغمبر خدا کے عمل کیا اور کہا یہہ یہودی نی کہ سب علامات نبوت نبی آخر الزمان
کی توریت مین جانتا تہا مگر یہہ دو خصلتین کہ اوکا اب امتحان کیا مینی اور عمر رضی
اللہ عنہ کو گواہ گردانکر کلمہ شہادت زبان پر جاری کیا اور اسلام لایا اور
ابی ہریرہ سی روایت ہی کہ پیغمبر اوٹہی اور ہم بہی حضرت کی ساتھہ اوٹہے دیکہا
کہ ایک اعرابی نی آکر ردای مبارک حضرت کی کہینچی اور بسبب خشونت چادر
کی گردن شریف مین خراشیدگی ظاہر ہوئی اوسوقت حضرت نی طرف اعرابی
کی متوجہہ ہوکر پوچہا کہ کیا غرض ہی تیری کہا یہہ دو تو اونٹ میری بار دار
کر دو آپنی فرمایا جب تک تو مجکو اس حالت کشش سی رہا کریگا اعرابی نے کہا
بخدا مین تمہین نہین چہوڑونگا تا وقتیکہ یہہ دو نو اونٹ میری باردار
ہونگی پس حضرت نی ایک آدمی کو بلاکر حکم دیا کہ ایک مین خرما اور دوسرے
مین جو بہر دو اور منجملہ عفو و صفح حضرت سی یہی درگذر کرنا لبید بن الاعصم
یہودی سی کہ آپ کو جادو کیا تہا اور ایک یہودیہ خیبر سے کہ بکری کی
اندر حضرت کو زہر دیا تہا اور روایت ہی کہ ایکبار حضرت قیلولہ سے بیدار ہوکر
کیا دیکہتی ہین کہ ایک اعرابی تلوار کہینچی سر مبارک پر کہڑا ہی اور یہہ بات کہتا ہے
کہ اب کون روک اور بچا سکتا ہی آپ کو مجہسی حضرت نی فرمایا اللہ پس گر پڑی
تلوار اوسکی ہاتہہ سے اور پکڑ لیا حضرت نی اوسکا ہاتہہ اور ارشاد کیا کہ اب
کون شخص مانع اور بچانیوالا ہی تجکو میرے ہاتہہ سے پس ڈرا وہ شخص اور
کانپا اوسوقت پیغمبر خدا نی ازراہ اتساع خلق کے اوسی عفو فرمایا اور ہر چند
آپ جہاد اور سختی کفار و منافقین پر جانب حق تعالی سے مجاز و ماموں تہے
آیۃ یاَیُّہَا النَّبِیُّ جَاہِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْہِمْ

کبر اور صنعت مین اور منجملہ تواضع اونکی سی ایک یہہ ہی کہ جب مخیر کیا خدا تعالے
نی اونکو درمیان نبوت ملائکہ اور نبوت عباد کی حضرت نی نبوت عباد اختیار فرمائی
اور کبھی آپ نی کسی خادم پر غصہ نہین کیا اور نہ واسطی انتقام نفس اپنی کی
مگر واسطی دین خدا کی لوگون نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی حال خلوت
سرائی عالیمقام کا پوچھا جواب دیا کہ ذات والا صفات حضرت تہی نرم ترین
بسام و ضحاک اور کبھی آپ نی پانٔی مبارک دراز نہین فرمائی مجلس بیچ اصحاب
اپنی کی مین اور جب کسی اصحاب و اہل نی پکارا جواب مین اوسی لبیک فرمایا اور
سب کو آپ تالیف کرتی تہی اور اکرام کرتی کریم ہر قوم کو اور اوسی والی
کرتی اوس قوم پر اور سب ہمنشینون کو از راہ عنایت و التفات تفقد فرماتی
اور نصیب و حصہ اونکا دیتی ہرگز کوئی گمان نکرتا فاضلیت اور مفضولیت ایک کا
دوسرے پر اور جس وقت کوئی شخص آپ پاس حاضر ہوتا مصابرت فرماتے
جب تک وہ ٹہیرا رہتا آپ بیٹہی رہتے اور جب کوئی سرگوشی چاہتا آپ سر
مبارک جہکا دیتی جب تک وہ عرض حال اپنی سے فارغ نہوتا سر مبارک بلند
نفرماتی اور سب سی بتازہ روی اور کشادہ پیشانی پیش آتی اور زانو سے
مبارک اپنا کسیکی زانو سی بڑہا کر نہ بیٹہتی اور انس بن مالک کہتی ہین کہ مین
دس برس خدمت آپ کی مین مشغول رہا کبہی آپنی اف نکہا اور نفرمایا
کہ یہہ کیون کیا اور وہ کیون نکیا اور اکرام کرتے جو کوئی آپ پاس آتا اوس
بچھا دیتی کپڑا اپنا واسطی اوسکی اکثر اوقات اور تکیہ سر مبارک از راہ
مکرمت مرحمت فرماتی اور کبہی واسطی خاطر آنیوالی کے نماز کو تخفیف کرتے
اور استفسار اوسکی حاجت کا فرماتی اور جب فارغ ہوتی اوس حاجت
سی پہر نماز کو تشریف لیجاتی اور عیادت کرنے مساکین کے اور مجالست

عرض کیے کیا ہم اس کام کو کفایت نہین کرتے آپ نی فرمایا البتہ تم کفایت کرتے
ہو لیکن مجہی خوش نہین آتا کہ مین ممتاز ہو کر تم سب سے جدا بیٹہون اور اس
کام مین ساتہہ تمہارے شریک نہون ایسی بندی سی خدا بہی ناخوش ہوتا ہی
اتفاقًا ایک مرتبہ تسمہ پاپوش مبارک کا ٹوٹ گیا تہا ایک صحابی نے عرض
کی کہ مین اوسی درست کردونگا مجہی عنایت کیجی آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہہ ناپسند
ناگوار ہے کہ ازراہ امتیاز مین الگ بیٹہون اور کسی سے کام خدمت لون ایک
مرتبہ ایلچی نجاشی بادشاہ حبشہ کے طرف سے آئی ہتے آپ بذات خود واسطی خدمت
کی مستعد ہوئی صحابہ نے خواہش کی کہ ہمین اجازت ہو حضرت نی جواب مین فرمایا
کہ ان لوگون نی خدمت و تکریم ہمارے یارون کی بہت سے کی ہتے مین چاہتا
ہون کہ مکافات اوسکی بذات خود بجالاؤن غرضکہ اکثر کام آپ بذات خود کرتے
ہتی مثل دودہ دوہنی بکریون اور سینی کپڑون اور کہانس دینے اونٹ
اپنی کو اور اوسے پابند کرنا اور خادم کے ساتہہ کہانا پکانا اور خمیر کرنا اوسکے
ساتہہ اور مدد کرنا خدمات بیت اور سودا اپنا آپ خرید لانا بازار سے اور سوا
اوسکی بہت سی کام کبہی بذات خود اور کبہی بغیر خود اور کبہی بمشارکت غیر کیا کرتے
ہتی **اور** مواہب مین لکہا ہی کہ صدور ایسی امور کا حضرت سی کبہی کبہی ظہور
مین آتا تہا غلام و خادم آپ کی اکثر یہہ کام سرانجام دیتی ہتے **پوشیدن**
سراویل کہ جسی تنبان کہتی ہین اوسمین اختلاف ہی ابن قیم جوزی نے
کتاب الہدی مین لکہتا ہی کہ خرید کرنا سراویل کا دلالت کرتا ہی اس بات پر
کہ شاید پہنی ہو مگر یہہ روایت ضعیف ہی **او**ر ابوہریرہ نے آپ سے مقدمہ سراویل
مین سوال کیا کہ رات دن اور سفر و حضر مین عادت شریف استعمال سراویل
کی ہی یا نہین جواب دیا کہ نعم یعنی ہان **او**ر ابن حبان و طبرانی و عقیلی نی

دست مبارک کو پہنچی اور حسن معاشرت ازواج مطہرات کی ساتھہ بہت رعایت
فرماتی ہتی لڑکیاں انصار کے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ساتہہ آکر کہیلا
کرتین اور لی لیتی استخوان گوشت ہاتہہ عائشہ صدیقہ سی اور تناول فرماتی
اور جس طرف اور ظرف مین کہ عائشہ کہاتین اوسی طرف سی اوسی ظرف مین
آپ نوش فرماتی حالانکہ عائشہ حالت حیض مین ہوتین اور بسا اوقات مسواک آپکے
ہاتہہ سی دیتی تا عائشہ اپنی لعاب دہن سے اوسی نرم کردیتین پس ناشستہ
دہن مبارک مین آپ اوسے کو فرماتی یہہ نہایت محبت اور تواضع پر دلالت
ہی اور تکیہ فرماتی کنار عائشہ مین اور بوسہ لیتی اونکا حالت صوم اپنی مین
اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رخسار اپنی دوش ہای مبارک حضرت پر
رکہہ لیتین اور پس پشت حضرت کی اوٹ مین تماشا بازی حبشہ کا دیکہتین
اتفاقاً ایک مرتبہ عائشہ رضہ صغیر السن تہین حضرت نے ازراہ ملاعبت اونکی
ساتہہ مسابقت فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا آگی نکل گئین اور بار دیگر کہ اوس
زمانہ مین عائشہ رضی اللہ عنہا اندکی فربہ و تندار ہوگئی تہین دوبارہ مسابقت
فرمائی حضرت آگی نکل گئی اور فرمایا اب ہم تم برابر ہوئی اور ایک مرتبہ حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رونق افروز خانہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تہی
کہ ام سلمہ نے کچہہ طعام بہیجا۔ عائشہ رضی اللہ عنہ نی ایک ہاتہہ مارا کہ وہ
طعام سب گر گیا اور کاسہ ٹوٹ گیا حضرت نی کچہہ نفر مایا اور کاسہ دوگہر
سی عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایکر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہانا بہی اونکی
گہر سے لیا اور بعض کہتی ہین اوسی پیالہ کے ٹکڑے جمع کئے اور کہانا زمین
سی اوٹہایا اور خادم کو دیا اور فرمایا حاضران مجلس سے ازراہ اعتذار
کی کہ ام المومنین نے غیرت و بی تاملی کیے اور اس حدیث مین دلیل ہی ا

بھی کے موہنہ پر حضور نے ڈالدیا اوسکی برکت سی ایسا حافظہ حاصل ہوا
کہ وہ قصہ یاد رکہا اسی سبب سے وہ صحابہ مین گنی جاتی ہین اور اونکی حدیث
بخاری مین مذکور ہی اور ایک بات تواضع حضرت کی یہہ ہے کہ کبہی طعام کو
عیب نفرماتی کہ شور ہی یا ترش ہی کم نمک ہی یا غلیظ یا رقیق اگر خوش آتا تناول
فرماتی ورنہ چہوڑ دیتی اس مقام سے ثابت ہوتا ہی کہ نام رکہنا اور برا کہنا
اور عیب لگانا طعام مین خطا اور خلاف سنت ہی اگر بہ نسبت پکانی والے
کی عیب کرے کہ کیا برا پکایا ہی مفت پیسا ضایع و برباد کیا یہہ کہنا روا ہی لیکن
اسمین خاطر شکنی پکانیوالے کی ہوتی ہی اولی یہہ ہی کہ نکہی اور غایت تواضع
حضرت سی یہہ ہی کہ کبہی دنیا کو زبان مبارک سے برا نکہتی ہرچند کہ اہانت
و تحقیر و مذمت اوسکی زبان خلق سے بسا اوقات بیساختہ زبان پر آجاتی
ہی اور ارشاد کرتے تہی کہ دنیا کو سب و دشنام نہ دو کہ خوش مرکب ہے
واسطے مومن کی پہنچاتی ہی اوسکو ساتہہ خیر کے اور نجات دیتی ہی شر سے
اور ایسا ہی منع فرماتی سب دہر سے کہ حدیث قدسی اوسپر دال ہی لَا تَسُبُّوا
الدَّهْرَ فَاِنِّیْ اَنَا الدَّهْرُ یعنی دشنام و برا نکہو دہر کو کہ خالق دہر کا مین ہون دہر
کی حکم میرے کچہہ کر نہین سکتا اور در دولت سرا عالی پر کوئی حاجب
و دربان متعین نہ تہا جیسکہ ملوک و اغنیا کی دروازون پر مقرر ہوتی ہین الا
آنا دولتخانہ عالی مین موقوف اذن و اجازت حضرت پر تہا تا سبادا اہل و عیال
آپکی اوسکی آنی سے اپنی شغل سے باز رہین اور یہہ بہی قول حضرت کا داخل
تواضع مین ہی کہ فرمایا لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی یُوْنُسَ ابْنِ مَتّٰی وَلَا تُخَیِّرُوْنِیْ
عَلٰی مُوْسٰی یعنی بزرگی نہ دو مجہی اوپر یونس بن متی کے اور نہ بہتر کرو انو
مجہی موسی پر اور قول حضرت اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یعنی مین سردار اولاد

جامع جمیع کمالات حسی و روحی اور حاوی خوبی صورت و سیرت ہتی اور مستغنی
فانیات سی ساتہہ باقیات صالحات کی اور مکتفی باللہ اور مجرد ماسوی اللہ سے
اور احادیث صحیحہ مین آیا ہی کہ آپ رد سوال کسی سایل کا نفرماتی اور
اوسکی جواب مین لفظ لا زبان حق ترجمان پر جاری نہوتا اسی صفت کا بیان
ہی کہ کسی شاعر نے منظوم کیا ہی **بیت** نرفتہ لا بزبان مبارکش ہرگز +
مگر در اشہد ان لا الہ الا اللہ + اور اگر فرضاً اوسوقت کچھہ حاضر نہوتا سکوت
فرماتی اور بقول معروف و بحوے سی عذر فرماتی صاف انکار نکرتے اور
بعضون نی یہہ بہی کہا ہی کہ تکلم بلفظ لا بسبب منع کے عطا سی نہ تہا اور
اوس سی یہہ بہی نہین لازم آتا کہ بقصد اعتذار بہی زبان سی نکلا ہو اور بسبیل
معذرت ایک گروہ مین کہ طلب سواری کو خدمت شریف مین حاضر ہو
عرض کیا تہا جہاد کفار مین شریک آپ کی ہووین فرمایا لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُکُمْ
عَلَیْہِ یعنی نہین پاتا مین کوئی سواری کہ سوار کرون تمہین اوسپر
اور باوجود اسکی اہل تحقیق نی کہا ہی کہ لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُکُمْ مین
فرق ظاہر ہی کہ قول اول سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر کچھہ سواری موجود
ہوتی تمہاری دینی مین دریغ نکرتا اور قول دوسرا صریح رد و انکار پر دلالت
کرتا ہی اگرچہ مقدمہ اشعر مین ہی کہ آپ سی سواری چاہتی تہی لا احملکم
اوسکی جواب مین ارشاد کیا تہا اور بعض روایات مین بقید قسم آیا ہی کہ واللہ
لا اَحْمِلُکُمْ فرمایا محمول اس توجیہ پر ہی کہ باوجود علم سائلین کی اس
باب مین کہ حضرت پاس سواری بالفعل موجود نہین گستاخانہ طلب سواری
مین مبالغہ کیا اسیو اسطی تاکید بقسم فرمائی تا طمع سائلین کی قطع ہو جاوی
پس یہہ صورت عموم حدیث سی مستثنی و مخصوص ہی ایسا ہی مواہب لدنیہ

غنی اور جود بیحد طعام دنیوی سے — اور بہتوں کو دشمن و مبغوض رکھتا ہے
اور ایثار نعم فانیہ اس قدر فرماتا ہے کہ محسود ابنائے روزگار ہوتی ہین جس
طرح طبیب مریض کو روکتا ہے اور منع کرتا ہے استعمال اشیائے مضرہ سے اسی
طرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکیم اپنے امت کی ہین منع و عطا مین
اندازہ حکمت رعایت فرماتے تھے — بخاری مین یہہ حدیث انس سے رض
مروی ہے کہ ایک مرتبہ بہت سا مال بحرین سے حضرت پاس حاضر کیا گیا
بعد ملاحظہ حکم فرمایا کہ اسے مسجد مین ڈالدو بعد نماز وہان تشریف فرما ہو
بیٹھے جو سامنے آیا اوس مال سے اوسے دیا اور محروم نکیا — اثنائے
اس حال مین عباس بن عبد المطلب نے بہی اوس مال سے مانگا حضرت نے
اونکے کپڑے مین بہت سا ڈالدیا کہ اوٹہا نہ سکے عرض کیا یا رسول اللہ کسیکو
اجازت دو کہ یہہ مال میرے ساتھہ لیکر چلے آپ نے فرمایا یہہ نہین ہوسکتا
جس قدر تم اوٹہا سکو لیجاؤ یہہ ارشاد واسطے قطع طمع عباس رض اور
تہذیب و تادیب اونکی تہا پس اوٹہایا حضرت عباس نے اپنی دوش پر
اور لے چلے — حضرت اونکی طرف دیکہتے رہتے اور تعجب فرماتے تھے اونکی حرص
سے غرض کہ سب مال مستحقین اور سائلین کو دیدیا یہان تک کہ ایک درہم
باقی نرہا **اور** روایت ابن ابی شیبہ مین آیا ہے کہ وہ لاکہہ درہم تھے بہیجے
ہوئے علاء بن حضرمی کے — خراج بحرین سے اور وہ اول مال تہا کہ لایا
گیا تہا حضرت پاس **اور** ظہور اثر جود و فتح باب کرم حضرت کا روز حنین
زیادہ حد و حصر و قیاس سے تہا ہر شخص کو اعراب سے سو سو اونٹ اور
ہزار ہزار بکریان دین — اور مولفۃ القلوب کہ ضعیف الایمان تہے انکو واسطے
تالیف ہدایت کی کہ بسبب مدد دنیا کی انکا دین ثابت و قائم رہتا ہے سب سے

ایا تہا دست مبارک بہر کر اوسی دیا غرض کہ ہر حالمین ذات شریف پر تکلیف و رنج
اوٹہاتی اور غیر کو راحت و آرام پہنچاتی اکمل و اشرف اور ارفع و اعلی اولاد
آدم کے صفات و اخلاق مین ذات مقبول حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم ہے **بیان شجاعت و قوت** - فی الصراح شجاعت پر دلے
و دلیری نمودن در سختی دف - و فی الشفا فضل قوت غضب و انقیادا و مر
عقل را - و فی القاموس شجاع بالفتح شین سخت دل نزد مردمان - زور
شجاعت و قوت و دلاوری و مردانگی حضرت کا اندازہ تحریر اور حیطہ تقریر
سی باہر ہی اکثر مقامون دشوار و سخت مین دلا ور دلیر سراسیمہ و مضطر
ہوکر رو گردان میدان و غائب ہوتے اور حضرت بذات خود مثل کوہ البرز
استقلال و استقامت فرماتی اور استعانت و استمداد حق تعالی سے
چاہ کر بکمشت خاک آنکھین اعداے دین اور دشمنان اہل یقین خیرہ و تیرہ
کرتے کہ وہ تاب مقاومت نلاکر فرار میدان جنگ سی غنیمت جانتی **حکایت**
ہی کہ ایک رات مدینہ مین شور ہوا دستبرد کسی چور یا دشمن سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا سب سے جلد اور آگے اوٹہے اور شمشیر گردن
مبارک مین حمایل کرتے اور گہوڑا ابو طلحہ کا کہ بطی السیر و تنگ گام تہا اوسپر
سوار ہے فرماکر بجانب آواز قصد و ارادہ کیا اور تشریف لیگئی اور بوقت
مراجعت لوگ راہ مین ملی اون سے ارشاد کیا کہ اب کچہہ قصہ نہین اولٹی چلی
آؤ کہتی ہین وہ گہوڑا ابی طلحہ کا کہ بہت کم قدم اور سست رو تہا ببرکت اس
سواری حضرت کی ایسا سبک گام اور تیز رو ہوگیا کہ کوسے گہوڑا اوسکی جلد
رفتاری اور سبک خرامی کی برابری نکر سکتا تہا اور یہہ امر معجزات حضرت
سی تہا **اور** حقیقت مین جبکو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قوت بخشین

متحیر و مضطر ہو کر کہا ۔ عجب شان حضرت کی ہی کہ کوئی بشر برابر سے ساتھہ آپ
کی کسی امر مین نہین کرسکتا اور حال اسلام رکانہ معلوم نہین کہ آیا بعد
مشاہدہ ایسی اعجاز کی مشرف باسلام ہوا یا نہوا حدیث مین اسیقدر بیان ہے
جو لکہا گیا اور اہل تحقیق سی مروی ہی کہ سوا ہی رکانہ کی اور زور آورون
اور پہلوانون سے بہی اوزش و کشتی حضرت کی واقع ہوئی ہی چنانچہ ابو
الاسعد جمحی ایک مرد سخت زور مند مشاہیر زمانہ سی تہا کہ بوقت استادگی اوسکے
پوست گاو پر اگر دس مرد قوی چہاتی اوس پوست کو اوسکی زیر پا سی کہینچکر اوسے
حرکت و جنبش دیوین ممکن نہ تہا ایکدن اوسنی حضرت کو بلا کر کہا اگر آپ مجہی بزمین
لادین ایمان لاتا ہون تب حضرت نی اوسیوقت بزور قوت ہاشمی اوسی زمین
پر ڈالا مگر وہ بدبخت باوجود اسکی بہی دولت ایمان سے بی نصیب رہا اور
یہہ قصہ ابو الاسد کا طوالت رکہتا ہی بر سبیل اجمال اس مقام پر لکہا گیا ہے

ذکر حیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

حیا بمعنی شرم کی معنون مین مستعمل ہے اور مادہ اوسکا حیات ہے اور اسی جا سی استعمال حیا کا
باران کی جگہہ آتا ہی کہ سبب حیات ہی لیکن وہ مقصور ہے اور یہہ ممدود ۔ اور
حیا لغت مین بمعنی تغیر و انکسار استعمال کیے جاتی ہی کہ عارض ہوتی ہی آدمی کو بسبب
وقوع اپنی سے اشیاء معیوبہ و مقبوحہ اور یہہ اثر ہے حیات قلب کا جسکا دل
زندہ ہی خلق و حیا اوسمین زیادہ ہے اور شرع مین حیا نام ایک خلق کا ہی
کہ باعث اوسکی آدمی فعل زبون اور تقصیر حق ہر ذی حق سے باز رہے ذات
حضرت مین دونو طرح کے حیا علی وجہہ الکمال موجود ہتے حیات قلب اور اجتناب
مکروہات سی بسبب اسی صفت کی آدمی کو حاصل ہوتا ہی اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ ۔ یعنی حیا جز ہے ایمان کا اور بخاری مین ابو سعید خدری رضی

(۱۱) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أشد حیاء من العذراء فی خدرها

[illegible]

یعنی پس جب کہنا کہہ چکو پس منتشر و پراگندہ ہو اور نہ بیٹھو آرام و چین سے
باہم باتیں کرنیکو یہہ فعل تمہارا ایذا دیتا ہی پیغمبر کو پس وہ حیا کرتا ہی تمسی اور
خدا نہیں شرماتا سچ سے — آدمی کو لازم ہی کہ ہر دم عیوب نفس اپنی سی آگاہ
و مطلع رہے اور جو بات کہ انسان کو اپنی حق مین بری معلوم ہو دوسرے
کی حق مین روا و پسند نہ کہی اور ہمیشہ معایب خلق سی چشم پوشی و تغافل کرتا
رہی — انس رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ ایک مرد حضرت پاس آیا کہ اثر صفرہ
و زردی اوسکی کپڑون پر اسقدر ظاہر تہا کہ زعفرانی ہو گئی تہی آپنی دیکہہ
کر کچہہ نفرمایا جب وہ چلا گیا ارشاد کیا کہ اس شخص سے کہدو کہ یہہ کپڑے دہو
ڈالی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اوتار ڈالی ایسی بات منہہ پر کسیکی مجلس
مین نفرماتی کہ سبہی چشموں مین خجل و شرمندہ ہو وے اور روایت حضرت سے [illegible]
حضرت کی ذات مین برتبہ کمال بہت حیا تہی کسیکو مخاطب معین ٹہیرا کر بہت نصیحت
نفرماتی اور نام لیکر منع نکرتے بلکہ بکلام عام و عبارت تمثیلا یا بر منع ارتکاب سے
بعضی اوقات اس طرح فرماتی — کہ وائی بر حال اون قوموں کی اور گروہوں کی
کہ سطوت غضب الٰہی سی نہین ڈرتی اور مرتکب افعال منہیہ کی ہوتی ہین اور
غرض اس ارشاد کنایہ سے یہی ہی کہ کوئی مرتکب ملاہی اپنی چشموں مین شرمندہ
و خجل ہووی چنانچہ صحیح بخاری مین عائشہ صدیقہ رضہ سی روایت ہی کہ
حضرت فاحش یعنی کلام نامشروع اور الفاظ مکروہ بالطبع اور متفحش یعنے بتکلف
ایسی الفاظ زبان مبارک پر نہ لاتی تہی اور اسواق و بازارون مین آواز
بلند نفرماتی اور بہ نسبت ذات مبارک اگر کوئی بدی و بدگوئی و بدزبانی
پیش آتا عفو و درگذر فرماتی ایسی ہے کلام حکایت کی گئی ہین توریت مین روایت عبد
اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے قلم بریدہ زبان کو کیا طاقت

پہنچا ہی کہ بخدمت سید الکونین حاضر ہو اور کہہ اگر حکم آپ کا ہو جبل الاخشبین
کو کہ مکہ معظمہ اون دو نو پہاڑون مین آبادی اس قوم پر ڈال دون تا سب
ہلاک ہو جاوین — حضرت نی فرمایا مین نہین چاہتا ہلاکت انکی بلکہ حق تعالی سے
یہہ امید رکہتا ہون کہ پیدا کرے اصلاب آبا انکے سی ایسی اولاد کہ عبادت
کرین خدا کی اور ساتہہ اوسکی کسیکو شریک نکرین اور یہہ قصہ درازہی سال
دوم بعثت مین بالتفصیل ہوگا انشاء اللہ تعالی اور روایت مین آیا ہی کہ
جبریل علیہ السلام نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر کہا کہ امر الہی
آسمان و زمین اور پہاڑون کو صادر ہوا ہی کہ سب انقیاد امر سامی کرین اور
جو ارشاد ہو بجا لائین اور اعدائی حضرت کو ہلاک کرین — حضرت نی فرمایا جبکہ
حق تعالی نے صبر و حلم مجہی عطا کیا ہی چاہیے کہ طلب عذاب انکی تاخیر کرون
بلکہ درگذرون شاید کہ او سبحانہ توفیق توبہ اونکو بخشی اور رجوع برحمت
کرے اون پر اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نی کہا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فرماتی تہی کہ جس دو امر مین خدا کی طرف سے مین
مخیر ہوا آسان ترکو اختیار کیا یعنی اپنی امت کی حق مین اور مقتضای شفقت و
رحمت مین یہہ بہی داخل ہے کہ حضرت کبہی کبہی لوگون کو پند و نصیحت فرمایا کرتے
تہی نہ ہر روز بجہتہ خوف ملالت و کسالت سامعین کے بہی روایت کی ہی ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے

بیان خلق و عہد و وفا و صلہ رحم

ناشران مناشیر حسن خلق و عہد و وفا اور ذکران تباشیر صلہ رحم و اتہائے
سید الورے نی ایسی روایت کی ہی کہ جب حضرت پاس کچہہ چیز بطریق ہدیہ
آتی فرماتی لیجاؤ یہہ دوست خدیجہ رضی اللہ عنہا پاس چنانچہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مجہی بہ نسبت ازواج مطہرات حضرت کی ایسا

عمر بن السایب سے بوقت آنے مدینہ دادا در برادر رضاعی کے درباب بسط ردا اور اظہار محبت
بہی روایت آئی ہے اور ہبہ کیا کرتے تھے حضرت واسطے ثویبہ مولاۃ ابو
لہب کے کہ شیر دہ حضرت کی تہی قسم خوراک و پوشاک سے جب مرگئی پوچھا
کوئی اوسکا قرابتی باقی ہے کہا کوئی نہیں اور حدیث خدیجہ رضی اللہ
عنہا میں آیا ہے کہ حضرت کو کہا اَبْشِرْ فَوَاللّٰہِ لَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَدًا اِنَّکَ
لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِیْ الضَّیْفَ
وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ یعنی خوش ہو اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
پس قسم خدا کی کہ نہ رسوا کرے تجہی خدا تعالی ہمیشہ تحقیق تو ملاتا ہے رحم
کو یعنی حقوق رشتہ داروں کی ادا کرتا ہے اور اوٹہاتا ہے گرانی و رنج
لوگوں ناتوان کا اور پیدا کرتا ہے ناپید اکو یعنی معیشت اور مہمانی کرتا ہے
مہمان کی اور مدد کرتا ہے اور سختیوں اور حادثوں حق کے مانند ادائے
قرض و مال اور تقویت ضعیف اور مثل اوسکی **بیان عدل و
امانت وعفت وصدق** حاملان اثقال اخبار اور ناقلان
علامات و آثار حال عدل و امانت وعفت وصدق شفیع گناہگاران
آشفتہ روزگار و واسطہ آفرینش زمین با تمکین و گنبد دوار سے یوں خبر دیتے
ہیں کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام بہت امانت دار اور بڑے عادل اور
نہایت پارسا اور بمرتبہ راست گو مردم تہے کہ دشمن بیگانہ سب مقر
تہے کہ صفات ستودہ میں حضرت اپنا عدیل نہ رکہتے تہے اور پیش از نبوت آپکو
موسوم بہ محمد الامین کرتے تہے یعنی امانت دار وجہ تسمیہ بہ امین یہہ بیان
کرتا ہے ابن اسحاق کہ جمع کی گئی حضرت میں اخلاق پسندیدہ اور عادات برگزیدہ او
بیان تفسیر قول سبحانہ تعالی مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ یعنی فرمانروا کئی گئی

کی جو کرتا ہی مجہہ پر چہوڑ دیے **ایہہ** ذرنی ومن یکذب بہذا الحدیث
قیامت مین حال تکذیب معلوم ہو جاویگا کہ اخنس بن شریق نی ابو جہل علیہ اللعنہ
والعذاب الی یوم الحساب سے روز بدر ملاقات کی اور بعد ملاقات کہا کہ یا ابا الحکم
اسوقت یہان میرے اور تیرے سوا اور کوئی نہین سچ کہہ کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم دعوی رسالت مین راست گو ہین یا نہین - ابو جہل نے کہا
واللہ صادق و راست گو ہین **اور** سوال کیا ہرقل نی ابو سفیان سے اوس
حدیث مین کہ پوچہا ہی احوال و اوصاف حضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے اور
دلیل پکڑے ہی اوسکی ساتہہ نبوت حضرت پر کہا یہہ حال بتا تم لوگون کا تہا
کہ دعوی نبوت وابلاغ رسالت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا نجانتے تہے
اور متہم بدروغ بغیر دروغ کرتے تہی ابو سفیان نے کہا واللہ وہ سچے تہے ہرقل
نی کہا کیونکر ہو سکتا ہی کہ ساتہہ خلق کے راست گو اور خالق پر دروغ وبہتان
بند **اور** یہہ حدیث ہرقل بہت مفید و سود مند ہی شناخت نشانون نبوت
حضرت مین کہ اول بخاری کی مذکور ہے **اور** شرح مشکوۃ مین اس حدیث
کو کتاب الجہاد مین لکہا ہی اور باب الکتابۃ الی الکفار مین **اور** اس جلد مین بیان او
باب ارسال رسل مین مفصل کیا جاویگا ان شاء اللہ تعالی **اور** نضر بن الحارث
نی کہ ایک کافر تہا اور غشا وہ کفر اپنی دل پر رکہتا تہا لیکن بہ نسبت اور کفار کے
عاقل و منصف تہا کہ وہ غلیظ و شدید تہے کفر وحق و بونتی مین قریش سے کہا
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خورد سالی اور جوانی سے بیری تک پسندیدہ
ترین افعال و صادق ترین اقوال و عظیم ترین امانت دار تم سب مین رہی اور
دین حق اور کتاب صادق لائی اب تم اوسے ساحر کہتی ہو عداوت سی واللہ
وہ ایسے نہین **اور** ولید بن مغیرہ کہ رؤسائی کفار قریش سے تہا بار ہا قرآن

فرمایا تہا ایک واسطی ذات شریف اور دوسرا واسطی حوایج اہل حاجت کہ
اشارہ اسکا آخر باب حلیہ شریف مین گزرا ہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
سی ابو جعفر طبری نی روایت کی ہی کہ حضرت سی قصد عمل اہل جاہلیت وقوع
مین نہین آیا بجز دو بار۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ غلام راعی غنم کہ ساتہہ
حضرت کی بکریان چراتا تہا ایک رات اوس سے کہا کہ اس غلہ غنم کو دیکہتا رہ
تا مین مکہ معظمہ مین جاکر مثل جوانان دیگر قصہ وکہانی کہون اور سنون جو حضرت
باہر نکلی اور اتفاقاً وارد ایک گہر کے خانہ کعبہ سی ہوئی اور سنا کہ وہان لوگ
بسبب تقریب شادی عروسی بازی کرتی تہی اور دف اور مزامیر بجا رہے
تہی آپ بارادہ سماع بیٹہی کہ حق تعالی جل شانہ نی حفاظت اپنی حبیب کی
فرمائی اور غافل ایسا کردیا کہ بوقت دوپہر حضرت بیدار وہشیار ہوئے
اور وہان سی پہرے اور سماع وجلوس نفرمایا اور دوبارہ بہی ایسا ہی
اتفاق ہوا تہا کہ حضرت بحمایت وتوفیق الہی اوس سے باز رہی اور قصد
وارادہ اعمال اہل جاہلیت کا نفرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **بیان**
وقار وتودہ وصمت ومروت وحسن ہدی
مبینان صفات وقار وتودہ وصمت ومروت وحسن ہدی۔ سلطان جار
بالش اصطفا برگزیدہ ملک اعلی اکمل وافضل انبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اس طرح زیب بیان فرماتی ہین کہ **وقار** بفتح واو رزانت
واہستگی **تودہ** بضم تا وفتح ہمزہ ودال مہملہ یہی معنی رکہتا ہی **صمت**
بفتح صاد خاموش شدن **مروت** بمعنی مردمی وانسانیت **ہدی**
بفتح ہا وسکون دال سیرت وراہ وروش **ابیات** رسول امین
محرم کردگار   کز وگشتہ بنیاد کون استوار   وجود ش جہان را کلید آمدہ

سرون پر جانور پرندے بیٹھے ہیں اگر سر بلند کرین ابھی اوڑ جاوین اور
قاضی عیاض صاحب شفا نے یہہ حال صحابہ مقید و مخصوص بوقت تکلم حضرت
کیا ہے اور اورون نے اپنی کتابون مین مطلق اور دوسرے حدیث مین آیا ہے
کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت کی روبرو سنگریزہ موہنہ مین ڈالکر بیٹھتے
تا دم نہ مارسکین اور رفتار شریف با وقار بے اضطراب وکسل و ملالت تہی
اور یہہ بہی داخل مروت ہے کہ آپ منع کرتے تھے نفخ یعنی پہونکنے کہانے پینے
کی چیز کو پہونکنے سے اور حکم کرتے ہر کہانیوالے کو کہ طعام آگے سے کہا وے
داہنے بائین اور بیچ سے نکہاوے اور مسواک اور پاک کرنے اور پاک رکہنے
براجم یعنی بندہای انگشتان حکم فرماتے اور سیرت خصلت حضرت کی بہترین
سیرتون اور خصلتون سے تہی اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین آیا
ہے خَيْرُ الْحَدِيْثِ كَلَامُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ یعنی بہترین
سخن کلام اللہ ہے اور بہترین سیرت سیرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
دنیا سے حضرت ختم الانبیا دوست رکہتے تھے خوشبو اور اوسکی استعمال کو
اور ترغیب فرماتے اورون کو اور یہہ کلام معجز نظام ارشاد کرتے حُبِّبَ اِلَيَّ
مِنْ دُنْيَاكُمُ النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ
یعنی دوست کی گئی ہے میرے طرف تمہارے دنیا سے عورتین اور خوشبو کہ حق
تعالی نے محبوب و مرغوب کردی ہین نہ مین بہ اختیار خود اونہین محبوب دوست
رکہتا ہون اور کیا گیا ہے قرار و آرام یا سردی و خنکی میرے آنکہہ کے نماز مین
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شادی و مسرت و خوشدلی و روشنی چشم
کو نماز مین پاتے تہی کسی اور عبادت مین کسیوقت ایسا ذوق وشہود نپاتے
اور حدیث مین فِي الصَّلٰوةِ فرمایا نہ اَلصَّلٰوةُ اس واسطے کہ سرور و آرام و

راست بیان سی یہہ حکم فرمایا کہ دنیا گھر ہو اس شخص کا ہی کہ جسی گھر نہین اور مال اوسکا
کہ جسی مال نہین جمع کرتا ہی دنیا کو وہ کہ اوسی عقل و انتباہ نہین پس کہا جبرئیل
علیہ السلام نی حضرت سی کہ یا محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم ثابت رکھی تمہین خدا قول
ثابت پر **اور** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی آیا ہی کہ ہم آل محمد کبھی
ایک اتفاق ہوتا کہ مدت ایک مہینی تک آگ دیگدان مین نہ ڈالتی فقط خوراک
ہمارے خرمہ اور پانی تھا **اور** عبد الرحمن بن عوف سی روایت ہی کہ ایک مرتبہ
خوان بڑا بھرا ہوا کھانی کا عبد الرحمن پاس لائی یہہ اوسی دیکھہ کر بہت روئے
اور کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اہل بیت اونکی یہانتک فاقون سے
جان بلب ہوتی کہ روٹی جو کی بھی میسر نہ آتی **اور** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
کہا کہ حضرت اور آپ کی اہل اکثر راتین برابر بھوکی سو رہتی تھی اور طعام شبانگاہ
میسر نہوتا تھا **اور** عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ حضرت فاقہ کو
بہت دوست رکھتے تھے کبھی کسیکی رو برو شکایت نفرماتی تھا فاقہ و گرسنگی سے
کہ تمام شب بی آرام رہتی اور صبح اوس شب کی روزہ رکھتی کوئی مانع ہوتا۔ اگر
آپ جناب الہی سے طلب و درخواست فرماتی عنایت کرتا تمام خزائن زمین اور
سیوی اوسکی اور فراخ و کشادہ کرتا زندگانی حضرت کی لیکن مین بمزید شفقت
و مہربانی یہہ حال عسرت مآل دیکھہ کر رویا کرتے اور کہتی رُوحِی فِدَاکَ یَا
رَسُولَ اللّٰہِ یعنی میری جان تیرے قربان ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاش کی
بقدر قوت دنیا ہی وتیہہ سے اختیار فرماتی۔ در جواب زبان صدق بیان سی ارشاد
کرتی کہ مجھی زخارف دنیای فانیہ سی کچہہ طمع و رغبت نہین اور میرے بھائی
پیغمبر اولو العزم دنیا سی یکسوی و بی رغبتی کرتے رہی ہین نظر با فزونی ثواب
و عظمت و بزرگی نزدیک حق جل و علا کی پس مجھی شرم آتی ہی کہ تن آسانی دنیا

معرفت آپ کی ساتھ پروردگار تعالی و تقدس کے تھی فی الحقیقت جو کوئی دانا
تر اور شناسا تر خدای عز و جل ہوتا ہی وہی بڑا خایف و متعبد ہے چنانچہ حق
سبحانہ تعالی فرماتا ہے ۔ آیه ۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا یعنی
سوائی اسکی نہین ہے کہ خوف و خشیت اللہ کے اوسکی بندون مین سی علما کو حاصل ہے
حدیث بخاری مین آیا ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ حضرت فرماتی تھی اگر تمھین
عرفان و علم و ترس و خوف جسقدر کہ مجھی ہر آن و ہر لحظہ موجود رہتا ہی حاصل
ہو تو کبھی ضحک و خندہ سی واقف نہو اور ہمیشہ حالت گریہ و بکا مین گرفتار رہا
کرو اور حدیث ترمذی مین آیا ہی کہ دیکھتا ہون مین جو تم نہین دیکھتی اور سنتا ہون
جو تم نہین سنتے اور فرمایا اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ یعنی آواز کرتا ہے
آسمان اور سزاوار ہے اوس سے کہ آواز کرے ✤ اطیط آواز پالان و نالہ بدن
شتر کو کہتی ہین اور آواز کرنا آسمان کا بجہت کثرت و افزونی اوس چیز کے
کہ اوسمین ہی ملائکہ اور گرانی و ثقل اونکی سے اور یہہ کنایہ و اشارہ بیان کثرت
سی ہی اگرچہ وہان آواز نہو اور پھر فرمایا ہی نہین ہی آسمان مین جاے چار انگشت
کہ جسمین ملائکہ سے خالی ہو مگر خدای تعالی کو سجدہ کر رہی ہین اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سی سوال کیا کہ کس چیز کا معاینہ حضرت
کو ہوتا ہی فرمایا بہشت و دوزخ کا کہ علم الیقین اور عین الیقین دونو جمع کر دیے
ہین حق تعالی نے میرے واسطے ساتھ خشیت قلبیہ و استحضار عظمت الٰہیہ کے کہ نہ تھا
اور کسیکو سوای میرے ✤ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین ایک رات
حضرت کی خدمت مین حاضر تھا کہ آپ خواب سے بیدار ہوے اور مسواک کے وضو کیا
اور واسطی نماز کے قیام فرمایا مین بھی باقتدا آپ کی کھڑا ہوا پس آپ نے
قراءۃ سورہ بقر شروع فرمائی جہان آیہ رحمت آتی وہان حق تعالی سے

وَالْجِهَادُ خُلُقِیْ وَقُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ وَثَمَرَةُ فُؤَادِیْ فِی الذِّکْرِ وَغَمِّیْ لِاَجْلِ اُمَّتِیْ وَشَوْقِیْ اِلٰی رَبِّیْ یعنی معرفت خدائے تعالی اصل و سرمایہ مال میری مال کا ہے اور عقل جزہ میرے دین کی اور دوستی خدا بنیاد میرے اور شوق بلقای خدا سواری میرے اور ذکر خدا دوست و ہمدم میرا اور اعتماد و توکل خدا پر خزانہ میرا اور اندوہ رفیق و مصاحب میرا اور علم ہتیار و حربہ میرا اور صبر چادر میرے اور خوشنودی خدا مال غنیمت میرکا اور احتیاج بخدا بزرگی میرے اور بی علتی و ترک دنیا پیشہ او رکار یگری میرے اور یقین قوت میرا اور راستی شفاعت کرنیوالی میرے اور بندگی خوبی و جمال میرا اور جہاد راہ خدا مین سیرت و خو میرے اور خنکی اور ارام میرے چشم کا نماز مین ہی اور حاصل و میوہ دل میری کا یادگاری خدا مین ہی اور غم و اندوہ میرا واسطی امت اپنی کے ہی اور شوق میرا طرف پروردگار اپنی کے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

بیان صفات حضرت کہ قران مین مذکور هی

محرران طوامیر صفات اوس صدر صفحہ راستی و صفا مہر سپہر رفق وحیا نقطہ دایرہ اصطفی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کہ قران صدق بیان اور خالق انس و جان مبنی و مخبر اونکا ہی یون حیطہ تحریر مین لاتی ہین کہ ایک حدیث مرویہ عطا سی کہ جامع اکثر فضایل حضرت کو ہی صحیح بخاری مین لایا ہی اور کہا کہ وصف کئی گئی حضرت بعض صفات کہ قران مین مذکور ہی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ یعنی اگاہ ہوای پیغمبر بدرستیکہ بہیجا ہمنی تجکو گواہ اور بشارت دینی والا اور ڈرانیوالا اور

مُتَشَتِّتَةٍ وَاُمَمٍ مُتَفَرِّقَةٍ وَاجْعَلُ اُمَّتَهٗ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ۔ راست گفتار اور درست کردار کرتا ہون مین اوسی ساتھ ہر خوبی کی اور بخشتا ہون مین واسطے اوسکی ہر خوی نیک اور گردانتا ہونمین آرام و آہستگی کو پوشش اوسکی اور نیکی کو علامت اوسکی اور گردانتا ہونمین آرام و آہستگی کو پوشش اوسکی اور نیکی کو علامت اوسکی اور گردانتا ہون مین پرہیزکاریکو نہانی دل اوسکی اور گردانتا ہونمین حکمت کو معقول اوسکا اور گردانتا ہونمین حکمت کو معقول اوسکا اور گردانتا ہونمین راستی اور وفا عہد کو طبیعت اوسکی اور گردانتا ہون مین عفو و نیکوی کو خو خصلت اوسکی اور گردانتا ہونمین عدل و انصاف سیرت و خصلت اوسکی اور حق شریعت اوسکی اور ہدایت اور رہنمائی پیشوا اور اسلام دین اوسکا اور احمد نام اوسکا ہی راہ راست دیکھاتا ہون ساتھہ اوسکی بعد نادانی کے اور بلند کرتا ہون ساتھہ اوسکی بعد نیچی کرنیکے اور بلند و بالا لیجاتا ہون اور شناسا کرتا ہون لسبب اوسکی جماعت ناشناسا کو اور بہت کرتا ہونمین اونکو بعد کمی کے اور غنی و بی نیاز کرتا ہونمین لسبب اوسکی بعد فقر و احتیاج کی اور تالیف کرتا ہونمین ساتھہ اوسکی دلون مختلفہ مین اور خواہشون اور عقلون پراگندہ مین اور گروہون متفرقہ مین اور گردانتا ہونمین اوسکی امت کو بہترین اوس امت کی کہ نکالی گئی ہین واسطے لوگون کے ۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و اصحابہ واتباعہ و امتہ اجمعین

بیان فضل و شرف حضرت کہ بآیات قرآنی ثابت ہی

موسسان قواعد مہذبہ فروع و اصول اور مشیدان معاقد معقول و منقول رضوان اللہ تعالی علیہم

آیہ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ یعنی بتحقیق آیا تمہارے پاس ایک پیغمبر تمہین مین سے کہ پہچانتے ہو تم مکان و محل و صدق امانت اوسکے کہ کبھی تم مین متہم بکذب و دروغ نہین ہوا اور پہچانتے ہو آبا و امہات اوسکے کہ سب ارفع و اشرف و افضل قوم عرب ہین اور طاہر و مطہر ہوئی ہین کہ اونمین زنا اور نقصان اور زبونی جاہلیت نہ تھی جیسکہ فرمایا خَرَجْتُ مِنْ أَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ إِلَى الْأَرْحَامِ الطَّاهِرَاتِ یعنی باہر آیا مین پشتون پاک سے طرف رحمون پاک کے۔ اسی جگہہ سے شرف ذات و محامد صفات و عظام اخلاق و محاسن افعال حضرت کی ظاہر و باہر ہوتی ہین اور بجانی دوسرے فرمایا **آیہ** لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ یعنی ہر آئینہ تحقیق منت و احسان رکھا حق تعالی نے مومنون پر بسبب برانگیختہ کرنے رسول کے اونہین کے جنس سے پس بھیجنا رسول مقبول کا اونکی جنس و قوم سے ادخل و اقرب ہی تانیس و تصدیق و ایمان و اتباع و امتنان مین اور فرمایا **آیہ** هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ یعنی وہ ایسا خداے حکمت و الاہی کہ مبعوث و برانگیختہ کیا ناخواندگان عرب مین پیغمبر اونکی جنس سے اور فرمایا **آیہ** كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ یعنی جیسکہ بھیجا ہمنے تم مین پیغمبر تمہارے جنس سے — امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ و علی آلہ الکرام کہتے ہین کہ حق تعالی نے بعلم غیب اپنی عجز و قصور مخلوقات کا معرفت و طاعت مین جانا اور چاہا کہ تعلیم معرفت اپنی سے اونہین خبردار کرے پس پیدا و مبعوث کیا اونہین کے جنس سے ایک پیغمبر کہ متخلع و متخلعت صفت رحمت و رافت کیا اپنی صفات مین سے — اور پیغمبر صادق

اور تعجیل عذاب دنیوی سی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ بعثت
و رسالت حضرت رحمت ہی واسطی مومنون اور کافرون کے ورود وقوع عذاب
سی کہ امم مکذبہ انبیا بسبب دعای بد اونکی ہلاک ہو گئی ہین اور بعضی علما بحصول
رحمت بوجود ذات سید المرسلین سایر اجزا و ابعاض عالم مین کہتی ہین چنانچہ
خاک طاہر و مطہر ہوئی اور پانی طوفان سی باز رکھا گیا اور ہوا ہلاک
کرنی سی اور آتش تناول صدقات سی باز رہی اور آسمان صعود شیاطین و استراق
سمع سے حال امم سالقہ کا یہہ تہا کہ قربانیان اور صدقات اپنی زیر آسمان رکھتے
تھی ایک آگ آسمان سے آتی اور جلا دیتی کہ یہہ علامت و نشان قبول صدقہ و قربانی
تہا پس اس واسطی کہ ذات حضرت رافت و رحمت ہے اپنی امت کے حق مین
نور تام و سراج منیر فرمایا کہ بواسطہ حضرت وصول الی اللہ حاصل ہوا
اور بہ تنویر جمال با کمال اونکی ابصار و بصایر منور و روشن اور کہا آیہ
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ یعنی بتحقیق تمہاری پاس
خدا کی طرف سی آیا نور اور کتاب روشن اور فرمایا آیہ یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ
وَسِرَاجًا مُنِيرًا یعنی ای پیغمبر بدرستیکہ ہمنی بہیجا تجہی گواہ اور مژدہ پہنچانیوالا
اور ڈرانیوالا اور پکارنیوالا خدا کی طرف بحکم خدا اور چراغ روشن ہے اور اگر
کوئی کہی کہ تشبیہ ذات شریف بہ سراج فرمائی بآفتاب و مہتاب کیون نہ ارشاد
کی کہا جاوی کہ دو سبب ہے ایک یہہ کہ وجود عنصری آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم ارضی ہی سماوی نہین اور دوسرے یہہ کہ ایک چراغ سے ہزارہا
بیشمار روشن ہو سکتے ہین بخلاف شمس و قمر کے بیت یک چراغست درین خانہ کہ از
پرتو آن ہر کجا مینگرے انجمنی ساختہ اند اور اگر سراج سے مراد آفتاب

عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَہْرَکَ یعنی اور دور کیا ہمنی تجہسی بوجہہ تیرا وہ کہ شکستہ و گران کرتا ہی پشت تیری ✤ اعظم و ارفع اسباب انشراح صدر ایک نوری بندہ کے دلین کہ تابندہ و درخشان کرتا ہی اوسکو جیسی کہ فرمایا ہی وَاِذَا دَخَلَ النُّوْرُ الْقَلْبَ انْفَتَحَ وَانْشَرَحَ یعنی اور جبکہ نور داخل ہوتا ہی دلمین کہولدیتا ہے دلکو ✤ اور عمدہ سبب انفتاح و انشراح صدر کا پاک ہونا دلکا صفات ذمیمہ و رذیلہ سی پس اتم و اکمل و اعلی اس صفت مین حضرت سید الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور متابعان و پیروان حضرت بہی اس سے نصیب و بہرہ رکہتی ہین بقدر محبت و متابعت اور بیان شکرف اس سخن کا کتاب سفر السعادۃ اور بعض رسایل فارسیہ مین شرح کیا گیا ہی اور فرمایا اللہ تعالے نے

آیۃ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ اور بلند کیا ہمنی نام و آوازہ تیرا دنیا و آخرت مین ساتہہ نبوت و شفاعت کے اور مقرون و متصل کیا ہمنی اپنی نام کے ساتہہ نام تیرا کلمہ اسلام و اذان و نمازمین ایسا کوئی نمازی اور تشہد و خطبہ نہین کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور حدیث ابی سعید خدری مین آیا ہی کہ آپنے فرمایا کہ ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام آئی میرے پاس آکر کہا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ کچہہ وجہہ بلندی اپنی نام کے تمکو معلوم ہی مینی کہا اَللّٰهُ اَعْلَمُ یعنی اللہ خوب جانتا ہی ✤ کہا اس سبب سے اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیْ یعنی جسوقت کہ مین یاد کیا جاتا ہون یاد کیا جاتا ہی تو میری ساتہہ ✤ پس گویا ذکر حضرت کا ذکر خدا اور اطاعت حضرت کی اطاعت خدا ہی

آیۃ وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جس شخص نے اطاعت و انقیاد حکم رسول مقبول کیا پس تحقیق فرمان بردار ہے اور بجا اور امر الہی عمل مین لایا پس اتباع و پیروی سنت سید المرسلین کے باعث ہی محبت

بہت معتبر کتب سیر حضرت خیر البشر سی یون لکھاہی کہ ذکر حروف تہجی کا اوایل سُوَر
قرانی مین خالی فایدہ وحکمت سی نہین لیکن علم وادراک انسان اوسکی کنہ وباریکی
کو نہین پاتا مگر جسپر کہو لدی اللہ تعالی اوسکا بہید - اور مفسرین سی معانی یس
مین چند اقوال منقول ہین ایک اونمین سے یہہ کہ یس بمعنی یا انسان ہی لغت بنی
طی مین اور یہہ قول ابن عباس و حسن و عکرمہ و ضحاک و سعید بن جبیر
رضی اللہ عنہم کا ہی اور بعضی کہتی ہین لغۃ حبشہ مین اور بعض لغۃ کلب مین
اور ابن الحنیفہ اور ضحاک نے معنی یس کے یا محمد کہی ہین اور ابو العالیہ
نی یا رجل اور قتادہ نی کہا وہ اسم ہی اسماء قران سے اور ابی بکر وراق
سی منقول ہی یَا سَیِّدَ الْبَشَرِ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سی مروی
ہی کہ حق تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا سید کر خطاب فرمایا کہ اسمین
تعظیم وتمجید بہت ہی اور طلحہ بن عباس سے روایت ہے کہ یس قسم ہے کہ قسم یاد فرمائی
حق تعالی نے اوسکی ساتہہ آپ کی اسما کی اور کعب رضی اللہ عنہ سی منقول ہے
کہ دو ہزار برس پہلی خلق آسمان اور زمین سی حق سبحانہ نی قسم یاد فرمائی
ہی یَا مُحَمَّدُ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ پہر کہا وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ
اور یہہ رد ہی اوپر کفار کے کہ وہ کہتی ہیے لَسْتَ مُرْسَلًا یعنی نہین تو فرستادہ خدا
پس قسم کہا ہی اللہ تعالی نی اپنی کتاب مین اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ یعنی بدرستی وہ
ہر آئینہ پیغمبرون فرستادہ سی ہے عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ یعنی اوپر راہ سیدہے کی
کہ اوس مین کجی اور عدول حق سی نہین غرض کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین برسالت
کسی نے اپنی انبیا سی قسم یاد نہین فرمائی مگر ساتہہ اسم مبارک حضرت کی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم آخر ہوا کلام صاحب مواہب کا اور کہین ساتہہ مدت حیوۃ و
عمر و بلد کے جیسیکہ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ یعنی سوگند

ر کہتا ہی کہ اوسمین اعاجیب حوادث و وقایع کہ زبان بیان و حصر و احصا اوکی
سی قاصر ہی اور یہ بزرگی دیا گیا ہی ساتھہ بزرگی کے کی لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ
اللّٰهَ هُوَ یعنی سب و دشنام نہ دو دہر کو کہ مین خالق دہر ہون اور دہر مین
واقع ہوتی ہین منافع و مضار و صحت و سقم و آفات و فجایع اور حاصل
ہوتی ہین برکات و کمالات اسمین اور ضایع ہونا عمر اور بیکار نشینی و کاہلی
کسب کمال مین اور اصلاح حال تصدیق و ایمان رسول رب متعال کے ساتھہ
اور تکذیب و ناگرویدگی رسول مقبول سے موجب زیان کاری ہون اور رہو اہو
کما اسیواسطی فرمایا آیہ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یعنی بدرستیکہ انسان البتہ زیان کاری مین ہی مگر جو
یقین دبا ورلاوی خدا رسول پر اور کام کئی نیک و ستودہ پس سوگند
یاد کی حق تعالی نے بزبان خیر البشر والعصر مین اور یکہان لا اقسم مین اور
سبحیات خیر البریات لعمرک مین اور الم الف اشارہ ساتھہ اسم اللہ کے ہی اور
لام ساتھہ جبریل علیہ السلام کے اور میم ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ کے ہی اور ق مین ساتھہ
قوت قلب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ کے اور علی ہذا القیاس والنجم اذا ہوی
کہ ہوی بمعنی سقط یعنی گرنیکی آیا ہی اور الم نشرح اور والفجر اور آیہ
وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ہر ایک مین جابجا قسم بنجوم
وغیرہ یاد فرمائی اور برات و تنزیہ حضرت صلوۃ اللہ علیہ کے قول اعدا سے
اور آیہ سورہ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ مین قسم کہائی
ہی حق تعالی نے اوپر نفی جنون حضرت کی اور ثبوت اجر غیر ممنون یعنے
غیر مقطوع کا خاص حضرت کو اوپر تحملون تشقتون اور صبر اوپر بلاؤن
اور جفاؤن اور ابلاغ رسالت کے اور باوجود وقوع ایسے امور مولمہ و

دن اور رات کی کہ دونو محل ظہور آیات و نعمات کی اوقات خود ہین اور
جزوی احوال رفعت و محبت اشتمال اپنی حبیب کے سی دنیا و آخرت مین اور
فرمایا مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى یعنی نہین چہوڑا تجہی رب تیری نے
اور نہ دشمن رکہا تجہی بعد برگزید کی اپنی کے - مواہب مین لکہا ہی کہ سوگند
یاد کی حق تعالی نے ساتہہ دو آیتون عظیمہ کے کہ دلالت کرتی ہین او پر ربوبیت
و وحدانیت و حکمت و رحمت کے اور وہ دونو رات و دن ہین اور
تفسیر کیا ہی بعض نے وَالضُّحٰى کو ساتہہ روی شریف اور واللیل کو ساتہہ
موی منیف صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور اسمین کچہہ استبعاد دور
نہین یہانتک کہ کہا دشمنون حضرت کی نے کہ محمد علیہ السلام کو اوسکی رب
نی چہوڑ دیا پس سوگند یاد فرمائی منور نہار کے ساتہہ بعد ظلمت و تاریکی
لیل کے اور پر ضو در وشنی وحی کی بعد بند اور رک جانی وحی کے ساتہہ
کسی سبب کے اسباب سے یا کسی مصلحت کے مصالح سی کہ خدا ہی اوسی خوب جانتا
ہی - عبارت مواہب تمام ہوئی - آیہ وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ
الْاُوْلٰى یعنی ہر آئینہ درجی آخرت کی اور نعمتین وہان کی شفاعت و مقام محمود سے
بہتر و بلند تر ہین نعمتون دنیا سی کہ دنیا جای تنک ہی گنجای اور سمائی اون
نعمتون عظیمہ کے نہین رکہتی اور نہایت امر تیرے کی ہدایت سی بہتر و
برتر ہی واسطی ہونی ترکی ہر ساعت ترقی مراتب کمال دنیا و آخرت مین
اور مواہب سی منقول ہی کہ آیہ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى
ہر آئینہ عنقریب تجہی دیگا رب تیرا یہانتک کہ راضی ہووی تو - یہہ آیہ دلالت
کرتی ہی اسبات کی اوپر کہ اللہ تعالی نے حبیب کو جو مرضی و محبوب اوسکا
ہی عطا کریگا اور جو باتین کہ جہال افترا و بہتان کرتی ہین کہ رضا و خوشنودی

مستحق کرامت گناهگاران * اور اوس روایت مین دو عبارتین آئی مین ایک وه که حضرت راضی وخوشنود هو گئی کیسی آئی سی روز حین اپنی امت مین سے دوسری یهه که راضی هو نگی حضرت که میرے امت همیشه دوزخ مین رہی — پس سمجهه توساتهه باریکی نظر اس نکته کو — اب تتمه وبقیه اس سوره مین وه نعمتین که ابتدائی حال حضرت مین تربیت سی کنارهٔ عنایت اپنی مین بعد یتیم هو جانیکی مندرج مین بیان کیا اور بعضی کهتی مین که مراد در یتیم هی — یعنی پایا ذات شریف کو بی نظیر و عدیل و ورطه جهل و ضلالت سی که اهل کفر اوسپر قایم و مستقر تهی نکالکر بمقام رهنمائی پهنچایا اور ساتهه بخشش مال و گنج قناعت و غنای دل کی غنی کیا اور فرمایا

الله اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰی وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰی یعنی کیا نه پایا تجهی بے پدر پس جگهه دی تجهی اور پایا تجهی راه بهولا هوا اور پایا تجهی مفلس وتنگدست پس غنی و مالدار کیا تجهی تا معلوم و مفهوم هووی که در حال یتیمی و بیکسی محروم و مایوس نچهوڑا بعد اختصاص بمرتبه نبوت و رسالت کیونکر عاطل و بیکار چهوڑیگا الله فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یعنی پس جو یتیم هو اوسکو نه دبا اور جو مانگتا هو پس اوسکو نه جهڑک اور جو احسان هی تیری رب کا سو بیان کر * اسواسطی که اظهار نعمت اور اوسکا بار بار زبان پر لانا موجب شکر گزاری منعم کا هی اور پهنچانا احکام شرع اور تعلیم وهدایت خلق منجمله حدیث نعمت سے هی اور جو فضل و شرف محمد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم کا آیات سوره والنجم سے ثابت و متحقق هوتا هی ممکن نهین عد و احصا اوسکا اور متعذر هی وصول کنهه حقیقت اوسکی — اول کهانا قسم کا ساتهه والنجم کے که مراد اوس سے جنس نجوم هی یا ثریا که اطلاق اسم نجم اوسپر غالب هی یا بنات النعش یا قران که نجما نجما

درود بہاری اور فرشتون کی یہی ہے کہ دعا کرو اور چاہو پروردگار سے
درود بھیجی اور رحمت کریے اوسکی اوپر تمہین اتنی قوت و قدرت کہان کہ حضرت
کی رفعت شان و رفعت مکان کے موافق درود بھیج سکو کہ اندازہ ارسال درود
بقدر شناخت قدر و مرتبہ آپ کی ہے اور اوس مرتبہ کو حق تعالی خوب جانتا
ہے اور بھیجتا ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ تُصَلِّيَ
عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ صَلٰوةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَهُوَ لَهَا اَهْلٌ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
یعنی ای بارخدایا رحمت نازل کر اوپر محمد علیہ السلام کے جیسیکہ تو دوست رکھتا
اور چاہتا ہی یہہ کہ رحمت بھیجی جاوی اوسپر اور رحمت نازل کر اوسپر جیسیکہ سزاوار
و لایق ہی کہ رحمت بھیجی جاوے اوپر اوسکی یا اللہ درود و رحمت نازل کر اوپر محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تو اوسکی واسطی لایق ہی اور محمد علیہ السلام اوس
رحمت کے سزاوار ہے اور برکت دی اوسکو اور سلامت رکھہ نقایص دنیوی و
اخروی سی۔ پس جمع کیا حق تعالی نے عالم علوی و سفلی کو اوپر ثنا و دعا حضرت
کی اور اظہار کیا ذکر اوسکا اولین و آخرین مین۔ اور نشر و پراگندہ کی مناقب اوسکے
آفاق مین شرقاً و غرباً دریا و صحرا اور آسمانون اور عرش و کرسی لوح و قلم مین
اور ڈالی محبت اوسکی مومنون کی دلون مین جب یکہ راحت و لذت پاتی ہین روحین
اونکی اوسکی ذکر سے اور خوش ہوتی ہین ساتھہ اوسکی سینے اوسکی ذکر کے انشراح
اونکی اور مسرت ہوتی ہین اوسکی یاد سی دل اونکی اور اوسکی ذکر سے زبانین
اونکی ملتذ و خوش ہوتی ہین گویا پروردگار نے کہا کہ عالم دوجو دکو باتباع و پیروی
تیرکی بہردیا یعنی کوئی نماز فرض خالی سنت سی نہین سب لوگ ادای فرض مین
میرا حکم بجا لاتی ہین اور سنت مین تیرا امر پس درحقیقت دونو ساتہہ حکم میرے

وقوع کے بتعبیر ماضی کی گئی اور فتح مبین بمعنی پیدا و ہویدا کہ ظاہر و باہر ہے
عزت و شوکت اوسکی دین متین مین اور بمعنی پیدا و ہویدا کنندہ بھی آیا ہی
یعنی ظاہر کرنیوالا عزت و شوکت و غلبہ دین اسلام کا - روضۃ الصفا مین
یون لکھا کہ زمرہ اہل تفسیر نے کہا ہی کہ مراد فتح مبین سے حدیبیہ ہے کہ یہہ
صلح مقدمہ فتوحات کثیرہ تھی اس واسطے کہ بعد از صلح جو لوگ سعادتمند
و ارادتمند ایمان اپنا بسبب غلبہ و شوکت و ایذائی کفار کے پوشیدہ رکھتے
تھے مطلق العنان ہوئے اور مشرکون کے ساتھہ مباحثہ اور مناظرہ بکار لیجا کر
آیات بینات اونپر پڑھنے لگے اور اوس سبب سے ایک جماعت کثیر سرکشتون کی
ضلالت و غوایت سے ساتھہ راہ سلوک و ہدایت کے فایز ہوئی اور اونہین دنون
مین فتح خیبر کہ معظمات فتوح اسلام سے ہی ظاہر ہوئی اور بعضون نے فتح
مبین عبارت فتح مکہ سے رکھی ہے واللہ سبحانہ و تعالی اعلم آخر ہوئی عبارت
صاحب روضۃ الصفا کی اور یہ آمرزش گناہون حضرت کی کہ آیہ سابقہ مین مذکور
ہی بہت قول ہین - بعضے کہتے ہین مراد گناہون سے ایک چیز ہی کہ ایام جاہلیت
مین پیش از نبوت واقع ہوئی امام سبکی رحمۃ اللہ کی نزدیک یہہ قول مردود
ہی اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جاہلیت مین اور پیش از نبوت
و بعد از نبوت معصوم و پاک ہین اور مجاہد نے کہا مراد ماتقدم سے قضیہ
ماریہ قبطیہ اور ماتاخر سے ارادہ قضیہ زینب بنت جحش ہے کہ اول حبالہ نکاح
زید بن حارث مین تھی پس از ان بشرف فراش آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم مشرف ہوئین اور سبکی نے کہا یہہ قول بھی باطل ہی اسواسطے قضیہ
ماریہ اور زن زید مین اصلا و مطلقا گناہ نہ تھا اور جسنے اعتقاد گناہ کیا خطا کی
خدا اسکے - زمخشری نے کشاف مین لکھا ہی اور قاضی بیضاوی بھی اوسکی

اور چھوٹی اور بڑی مین معلوم ہوتا ہی اور جو کوئی احوال صحابہ رضی
اللہ عنہم کا حضرت کی ساتھہ تامل کرے اور وہ جو پہچانتی اور دیکھتی ہتے
حال شریف حضرت کا اول سی آخر تک شرم رکھی خدای عز و جل سے
کہ ایسی بات زبان سی نکالی یا خطرہ کرے مثل ان خطرات واہیہ کے اور
یہہ کلام مجمل ہی بیان اوسکا یہہ ہی کہ سلاطین و خواقین کا قاعدہ ہے
کہ بوقت تکریم و تشریف بعض بندہای خاص اپنی کی۔ کہتی ہین کہ ہمنی
پہلی پچھلی تیری گناہ بخشتی اور اوسی ہین مواخذہ نہین باوجودیکہ کاہے
اوس بندہ سی صدور خطا و گناہ آگی پیچھی نہین ہوا لیکن ازراہ کرم و حمیت
سبحان اپنی بندون کی یہہ کلام کہا کرتی ہین فافہم باللہ والتوفیق
یعنی پس سمجھہ تو اور اللہ کے ہاتھہ توفیق ہی۔ اور قول بعض محققین کا یہہ
کہ مغفرت کنایہ ہی عصمت سی پس معنی آیت لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ لِيَعْصِمَكَ اللّٰهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ عُمُرِكَ وَفِيْمَا تَاَخَّرَ
یعنی چاہیی کہ بچادی تجھی خدایتعالی اول عمر اور آخر عمر مین اور اسمین نہایت
حسن و قبول ہی اسلئی بلغا نی اسالیب بلاغت قران سی گنا ہی اور ابن عباس
رضی اللہ عنہ نی کہا ہی کہ حق تعالی اپنی حبیب کو کہتا ہی کہ تو مغفور ہے ماخوذ بگناہ
نہین کو بفرض محال گناہ ہوا اور بعضون نے کہا ارادہ کیا بخشنا گناہ واقع اور
غیر واقع کا اور بقول بعض وہ گناہ کہ سہو و غفلت و تاویل ہون اسی حکایت
کیا ہی جلبری نی اور اس قول کو اختیار کیا ہی قشیری نی اور کہا گیا ہی پہلی
گناہ تیری باپ آدم علیہ السلام کے اور پچھلی تیری امت کے گناہون سی اسی
حکایت کیا ہی سمرقندی نی ابن عطا سی اور بقول بعض امت مراد ہی اور
بعض کے نزدیک گناہ سی مراد ترک اولی ہی اور ترک اولی گناہ نہین ہے

اسواسطی کہ اولی اور اوسکا مقابل مشترک ہین اباحت فعل مین قول ابن عباس سے یہانتک عبارت مواہب ہے اور کنایہ کیا گیا ہی ساتھہ لفظ مغفرت و توبہ و عفو کی تحقیقات عذاب سی جیسکہ عَلِمَ اَنْ لَنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ مین یعنی جانا خدا نی کہ ہرگز تم طاقت قیام تمام شب نہین رکھہ سکو گے پس تمپر رجوع برحمت کیا پس پڑہو جسقدر آسان و میسر ہو قران سی اور یہی مفسرین نی کہا ہی کہ جس جگہہ پروردگار نے قرآن مین ذکر توبہ و غفران انبیا فرمایا ہی ذکر زلت و خطا کہ اونسی صادر واقع ہوئی ہین بہی بیان کی ہی جیسی کہ قصہ آدم علیہ السلام مین کہا وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ یعنی نافرمانی کی آدم نے اپنی ربکے اور شان نوح علیہ السلام مین اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ یعنی بدرستی مین تجھی نصیحت کرتا ہون یہہ کہ ہووی تو نادانون سی + اور قصہ یونس علیہ السلام مین فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ یعنی گمان کیا یونس نے یہہ کہ ہرگز قادر ہونگین ہم اوسپے اور داؤد علیہ السلام کو کہا وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى یعنی پیروی اور فرمانبرداری مت کر تو خواہش نفس کے اور قصہ موسی علیہ السلام مین فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى یعنی پس مکا مارا اوسی موسی نے اور شان سیّد المکان سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین فتح کو مقدم رکھا اور بعد [illegible] غفران ذنوب گزشتہ و آیندہ اور ذنب یعنی گناہ کو مستور و مخفی رکھا اور شیخ ابن عبد السلام نے اپنی کتاب مین کہ نہایت السؤل فیما سنح من تفضیل الرسول کہا ہے کہ تفضیل دی ہی خدای عز و جل نے اپنی حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساری انبیا علیہم السلام کے اوپر بوجوہ کثیرہ اور انہی مین عدیدہ سے ایک اونہین سی یہہ ہے بعفو و امرزش گناہون اگلی پچھلی حضرت کی خبر دی ہی اور

دیکھی نہین کہ ایزد متعال نے خبر دی ہو ایک کسی کو انبیا کو علیہم السلام سے مانند اسکی
بلکہ ظاہر یہہ ہے کہ خبر نہین دی اور اسی جا سے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت اون سے
شفاعت طلب کیجاویگی ذکر اپنی خطاؤن کا کرینگے اور اوسکی ڈر سے اقدام
شفاعت پر کر سکینگے اور جسوقت خلایق مضطرہ و مضطر بہ حضرت شفیع المذنبین
سے استشفاع چاہینگی آپ فرماوینگے کہ یہہ کام میرا ہے اور بات اوسکا یہہ ہے
کہ حق سبحانہ نے پہلے ثابت کی واسطے حضرت کی فتح مبین بعد اوسکی ذکر کیا مغفرت
ذنوب کا پس ازان اتمام نعمت و اثبات ہدایت صراط مستقیم و بشارت بہ نصر
عزیز پس ان سب سے یہہ معلوم و مفہوم و متیقن ہوا کہ مقصود اثبات ذنوب
نہین بلکہ نفی ذنوب ہے یہہ سب جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے **آیہ** وَيُتِمَّ
نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ یعنی تمام و کمال کر دانا اپنی نعمتوں کو تجھپر — اہل تحقیق
پر پوشیدہ نہے کہ تمامی فضایل و کمالات و کرامات و برکات اس کلمہ مین
داخل و شامل ہین اور جو کچھہ کہ ذکر و خیال کیا جاوے خصوصیات و عموم
نعم سے سحاب اندیشہ و مقاییس فکر عدد اوسکی احصا سے عاجز و قاصر
ہے اور زبان قال و حال ذکر بیان سے گنگ و لال یعنی اجمال ممکن و تفصیل
ممتنع قال الشاعر **شعر** فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ حَدٌّ
فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٍ فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نہین ہے
حد کہ فصاحت کرے اوس سے کوئی بولنے والا ساتھہ مونہہ کے **آیہ** قُلْ لَّوْ كَانَ
الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ
رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا یعنی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اگر ہووے پانی دریا کا سیاہی واسطے لکھنے کلمات میرے رب کی ہر آینہ آخر ہو
تمام ہووے پانی دریا کا آگے اس سے کہ آخر ہوون باتین میری پروردگار کے

اگرچہ لادین ہم مانند اوس آب دریائی دریا دوسرا و اسطی اوسکی مدد کی آیۃ
لَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ
اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ یعنی اور جو درخت کہ زمین مین ہین قلم ہووین
اور پانی دریا کا اوسکی سیاہی اور بعد ازان مدد کرین اوسکو سات دریا نہ تمام
ہووین باتین خدا کی ✚ مراد ان کلمات سی نزدیک اہل تحقیق کی فضایل و کمالات
وحقایق و معارف ہین کہ حضرت ذی الجلال و الاکرام نے اوپر خاصان درگاہ
اپنی کی انبیا و اصفیا سیما سید انبیا محمد مصطفی علیہ السلام کی اوپر افاضہ کئی ہین
و الاصفات حق اور شیون ذات مطلق تمثیل و تنظیر سی کہ مبنی تقلید ہی اور
مشعر تحدید ہین منزہ و مقدس ہی اور بعد از شمول و نعیم نعمت کے سب نعمتون
دنیوی و اخروی کو تخصیص نعمت ہدایت صراط مستقیم کہ اصل اصول نعم اور مثمر
فوز و فلاح انام اور منبع صلاح عالم و انتظام کارخانہ وجود ہی اور علت غائی بعثت
و ارسال کی ذکر فرمائی اور کہا آیۃ وَیَہْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا وَّیَنْصُرَکَ
اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا یعنی ہدایت کریگا تجکو خدا راہ سیدھی اور نصرت دیوے
دیگا تجھی یاری دینا غالب و بزرگ ✚ ابن عطا رحمۃ اللہ نے کہا ہی کہ جمع کئیں
حضرت کی واسطی اس سورہ مین نعمتین متعدد کہ فتح مبین نشانیون اجابت سے
ہین اور مغفرت علامتون محبت سی اور اتمام نعمت آثار اختصاص سے اور
ہدایت مقدمات ولایت سی پس مغفرت جمیع نقایص و عیوب سے تنزیہ حضرت کی
ہی اور اتمام نعمت ابلاغ آپ کا ہی درجہ کاملہ اور ہدایت دعوت ہی بمشاہدہ
اور بلند کی شان حضرت کی ایسی چیز کی ساتھ کہ مرتبہ قرب مین فوق اوسکی
کوئی مرتبہ و مقام نہین اور فرمایا آیۃ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا
یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ یعنی تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتی ہین

تیری ساتھہ اسکی سو انہین بیعت کرتی ہین ساتھہ خدا کی خدا کا ہاتھہ اونکی ہاتھہ پر کہ
اور فرمایا آیہ وَمَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جسنی اطاعت و
فرمان برداری و پیروی رسول مقبول کی حاصل کیے پس تحقیق انقیاد حکم
خدا تعالی بجا لایا اگرچہ باصطلاح اہل عربیت قبیل مجاز سی ہی یہہ لیکن اہل حقیقت
جانتین کہ یہہ کیا رمز ہی و اللہ اعلم ـ ازان بعد منت رکہی حضرت اور مومنون
کی اوپر ساتھہ انزال اور اوتارنے سکینہ و طمانیت و آرام و یقین کے کہ خلاصہ
نعمتون کا ہی اور مدح و ثنا اصحاب کامل النصاب فرمائی ساتھہ فضیلت صحبت
صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے کہ نتیجہ محبت کا ہی اور آپس مین ائتلاف و اتفاق
اور شدت و سختی کفار نابکار بدکردار کے اور کہ انتظام کارخانہ دین و ملت ساتھہ
اونکی منوط و مربوط ہی اور ساتھہ اسی صفت کی مصداق يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ
کی ہوئی یعنی دوست رکہتا ہی اونہین خدا اور دوست رکہتی ہین وہ خدا کو اور
منقبت آیہ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ کا موصوف
یعنی فروتنی کرنیوالی مومنون کی اوپر اور غلبہ اور سختی کرنیوالی کافرون پر اور
وعدہ کیا انکی ساتھہ مغفرت و اجر عظیم کا دنیا و آخرت مین اور یہہ سب موجب
امتنان و فضل و شرف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ہی جاننا چاہیی کہ
تمام فضایل و کرامات و برکات کہ حضرت کی اوپر درگاہ خالق اکبر سی فایض ہوئے
ہین اس کلمہ مین کہ جوامع الکلم سی ہی داخل ہین آیہ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ
یعنی عطا کیا ہمنی تجھی ای محمد صلعم کوثر کہ مراد ساتھہ اوسکی خیر کثیر ہی دنیا و آخرت
مین اور یہہ کلمہ ساتھہ اس اختصار و ایجاز کی متضمن اظہار و ابراز اس راز
کا ہی کہ اگر تمام عالم و عارف عالم شرح و بیان اس کلمہ کا کرین استیفا و
استقصا اوسکا نکرسکین انا اعطیناک الکوثر یعنی ہمنی دی تجھی مناقب بکثرت ۰

کہ ہر ایک اونمین سی اعلم و اکبر ہی تمام ملک دنیا سی اور جو دین ہمنی بخشی ہمیشہ
پس مشغول طاعت و عبادت ہماری کا ہو اور کہنی بدگویون اور حاسدون
سی باک و ہراس مت رکہہ اور عبادت دو قسم ہوتی ہی ایک مالی دوسری بدنی
بدنی اشارہ ہی طرف فَصَلِّ لِرَبِّكَ اور مالی طرف وَانْحَرْ کی اور ذکر اعطا
اعطیناک ساتہہ لفظ ماضی نہ بہ لفظ مستقبل کہ سنعطیک ہے دلالت رکہتا ہی
کہ اعطا حاصل ہوی ہی پیش از وجود عنصری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی جیسی کہا آپنے كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ یعنی مین نبی
تہا حالانکہ آدم درمیان روح و بدن کے تہا گویا کہا کہ ای محمد علیہ السلام مینے
مہیا کئی تیرے واسطی ساری اسباب خیر و سعادت پیش از دخول تیری کی دائرہ
وجود مین پس کیونکر مہمل و معطل چہوڑینگی ہم تجہی بعد از وجود اور یہہ فضل
عظیم اور عطائی عمیم جہت بندگی و فرمان برداری کی نہین دی بلکہ محض احسان و امتنان
بموجب و سبب کی اور بے سبب یعنی اجتبا یعنی برگزید کی ہین اگر کہین کہ سب
انبیا اور لوگ جو کچہہ رکہنی مین پہلی وجود عنصری سی او نہین دیا اور ثابت
ہی اسمین کیا فضل حضرت کا پایا گیا — جواب اسکا یہہ ہی کہ نبوت و کمالات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم ارواح مین ظاہر کئی ہتے کہ ارواح
انبیا اون سی استفادہ و استفاضہ کرتے ہتی جیسیکہ حدیث سابقہ سے
مفہوم و معلوم ہوتا ہی اور نبوت انبیاء دیگر کی علم الٰہی مین ہتی وجود خارجی
مین نہ ہتی — مفسرین نی لکہا ہی کہ مراد کوثر سی ایک نہر ہی جنت مین کہ وصف
اوسکا احادیث مین آیا ہی اور بسبب کثرت واردون کی وہ نہر موسوم بہ کوثر
ہوی ہی — انس رضی اللہ عنہ نی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نیے فرمایا کہ اثنای سیر جنت ایک نہر میں دیکہی کہ ہر طرف اوسکی گنبد مین دُر

محجوب سے اور گل اوسکی مشک اذفر ہے یعنی جبریل علیہ السلام سے سوال کیا یہہ کیا ہے
کہا یہہ کوثر ہے کہ پروردگار تعالی شانہ نے تمہیں عنایت کی ہے — رواہ البخاری
اور مشہور سلف مین یہی تفسیر ہے اور حدیث مین بھی یہی تفسیر واقع ہوئی ہے
اور بعض مفسرون نے کوثر سے مراد اولاد طیبہ اسواسطے کہ یہہ سورہ رد
قول اوس شخص مین نازل ہوا ہے کہ حضرت کو طعن کرتا تہا بعدم اولاد اور ابتر
کہتا تہا حق تعالی نے کہا مین تجھے ایسی اولاد امجاد عطا فرمائی کہ تا قیامت
باقی و دائم رہے اور بعض مفسرین کا یہہ قول ہے کہ مقصود کوثر سے خیر
کثیر ہے اور کوثر لغت مین مصدر ہے بمعنی کثرت اور عین المعانی مین کہا
کہ کوثر بر وزن فوعل کے ہے کثرت سے جیسکہ نوفل نفل سے کہ مقابلہ رد قول
دشمن واقع ہوا ہے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ یعنی جو کوئی تجھے عیب
کرتا ہے اوسی کی نسل کٹی ہے انجام کار ابتر وہی ہے اور ابتر اوسے کہتے ہین
جسکی نسل نہو اور کشاف مین کہا ہے کوثر فوعل ہے کثرت و مبالغہ پر دلالت
کرتا ہے یعنی بہت بہت نقل ہے کہ ایک اعرابی کا بیٹا سفر سے آیا تہا لوگون نے
پوچہا کس حال مین پہر آیا کہا جاء بالکوثر یعنی آیا ساتھہ خیر کثیر کے — حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ تفسیر کوثر کو خیر کثیر کے ساتھہ
کرتے تہے سعید بن جبیر نے اونسے پوچہا کہ لوگ یون کہتے ہین کہ کوثر ایک
نہر ہے بہشت مین کہا وہ بہی منجملہ خیر کثیر ہے معنے وہ ہین کہ ہمنے تجھے دیے
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نیکی دونو سرا کے بے غایت و نہایت کہ کوئی
انبیاء ما تقدم مثل اوسکی نہین دیا گیا سوا تیرے اور دینے والا اوسکا مین ہون
کہ پروردگار جہانیان اور واہب لی احسان ہون فَصَلِّ لِرَبِّكَ یعنی پس
عبادت و پرستش اپنے پروردگار کی بجالا کہ عزیز کیا تجھے ساتھہ اپنی عطا و انعام کے

اور نوازا اور نگاہ رکھا منت خلق سے برعکس تیری قوم کے کہ عبادت غیر خدا کرتی ہین وَانْحَرْ یعنی اور ذبح کر واسطے اوسکی اور بنام اوسکی برخلاف اس قوم کی کہ بنام بتون کے ذبح کرتی ہین اِنَّ شَانِئَكَ یعنی بدرستی و راستی تیرا دشمن کہ تجھی دشمن رکھے تیری قوم سے هُوَ الْاَبْتَرُ یعنی وہی ہیا بی نسل و بی برکت قیامت تک جو کوئی پیدا ہوگا مومنون سے سب اولاد معنوی واتقا تیری ہین تیرا ذکر مرفوع و بلند ہی اوپر منابر و زبان عالم ذاکر کے انقراض دہر تک ابتدا بنام خدا کرتی ہین مثنی و دوبارہ تیری نام کے ساتھہ اور آخرت ہین ایسی نعمتون کی ساتھہ سرفراز و سربلند کرین کہ احاطہ وصف و بیان سے باہر ہی تجھہ جیسی کو ابتر کہنا لایق نہین ابتر تیرا عیب کرنیوالا ہی دنیا و آخرت مین کہ کوئی نام اوسکا نہین لیتا مگر ساتھہ لعنت و نفرین کی — ابو بکر بن عباس نے کہا کہ مراد کوثر سے کثرت ہی اور حسن بصری نی قران مراد کہا ہی اور عکرمہ نی نبوت اور مغیرہ نی اسلام اور حسین بن فضیل نے تیسیر و آسانی قران و تخفیف شرایع مراد رکھا ہی اور بعض نے شفاعت اور بعض نے معجزات اور بعض نے نبوت و قران و ذکر عظیم و نصر بر اعدا ارادہ کیا ہی اور بعض نی علما امت کہ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ یعنی عالم وارث پیغمبرون کی ہین روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نی اور بقول بعض کوثر سی مراد علم ہے بقرینہ ذکر فَصَلِّ لِرَبِّكَ بعد اوسکی کہ نتیجہ و ثمرہ علم کا عبادت ہی اور کوئی چیز کثرت و بسطت صفت علم کو نہین پہنچتی اور بعضون کے نزدیک کوثر حسن خلق ہی ثواب وہ ہی کہ کوثر مخصوص کسی چیز کے ساتھہ نہین بلکہ شامل تمام صفات و کمالات کو ہی **وصل** بیان مین اون چیزون کی کہ دلالت رکھتی ہین اوپر غایت فضل و کرامت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے او

ہوئی آپ کی نبی الانبیا اور ہونا انبیا صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کا حضرت کی امتیون
سی یہہ آیہ کریمہ ہی ﴿ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ
مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ
لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ
اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ
فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ یعنی یاد کرای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت کہ لیا اللہ تعالی نی عہد وپیمان نبیون کا کہ جو
آلینہ جو چیز سینی دی تمہین کتاب وحکمت سی پہر آوی تمہارے پاس ایسا رسول
کہ تصدیق کرنیوالا اوس چیز کا کہ تمہارے پاس ہی ہر آئینہ ایمان لاؤ اوسکی ساتھہ
اور ہر آئینہ مدد ویاری دو اوسکو کہا خداتعالی نے کیا اقرار کیا تمنی اور لیا تمنے
اوپر اوسکی عہد وپیمان میرا کہا اونہون نی اقرار کیا ہمنی کہا حق تعالی نے پس گواہ
رہو تم اور مین بہی تمہارے ساتھہ گواہون سی ہون پہر جو کوئی اولٹا پہرے اس سے
پیچہی پس وہ لوگ فاسقون سی ہین + جمہور مفسرین اتفاق رکہتی ہین کہ مراد
ساتھہ رسول کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ خداتعالی نے بارسال
ہر ایک نبی اور اوکی امتون سی عہد ومیثاق لی لیا تہا کہ جب زمانہ پیغمبر آخرالزمان
اور آپ کا پاوین تو چاہیی کہ اوکی تصدیق واتباع بجا لاؤ ـ اور اوس دین وپیغمبر کو سچا
جانو اور نصرت ومدد اوسکی کرو اور آیہ ﴿ مَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ نسبت امم کی ہی پس لینا میثاق کا انبیا سی اور تاکید وتشدید
اوپر اوسکی داخل ہی مقصود مین ـ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اس
آیہ مین اشارہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر تقدیر حیات انبیا کے
اونکی زمانہ مین مرسل ہین طرف اوسکی پس رسالت ونبوت حضرت کی عام وشامل

ہی تمام خلق کو از زمان آدم تا روز قیامت اور انبیا اور اونکی امتین سارے
امت حضرت کی ہین اور اسی جگہہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ آخرت مین آدم اور
اونکی سوا سارے پیغمبر حضرت کی ہووین گی جیسی کہا آدم وَمَن دونہ
تحت لوائی یعنی حضرت آدم اور اونکی سوا انبیا یا عموما سب میری جھنڈی کی نیچی ہونگے
اور اگر فرضا انبیا علیہم السلام آپکی زمانی مین ہوتی یا حضرت اونکی وقت مین سب
حضرت پر ایمان لاتی اور اونکی نصرت و یاری کرتی اور اسی واسطی فرمایا لو کان
موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی یعنی اگر ہوتا موسی علیہ السلام زندہ نہ
گنجایش ہوتی اوسی کو مگر میرے پیروی کی جہت یعنی میثاق کی اور جسیو اسطے
عیسی علی نبینا وعلیہ السلام آپ ہی کی شریعت کی اوپر آخر زمان مین نزول فرماوینگے
باوجودیکہ وہ نبی کریم ہین اور اپنی نبوت پر باقی ہین اوس سے کچھ نقصان نہین
ہوا اور اسیطرح تمام انبیا بفرض وجود اونکی زمانہ حضرت مین یا فرض وجود
باجود آپ کا اونکی زمانہ مین ثابت و مستمر ہین اوپر رسالت و نبوت اپنی کی
اپنی پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نبی ہین اونکی اوپر اور رسول ہین
طرف اون سب کے پس نبوت حضرت کی اعم و اشمل و اعظم ہے یہہ مقام تامل و
فکر ہی تا کوئی یہہ گمان نہ لیجاوے کہ اس جگہہ نفی نبوت سایر انبیا علیہم السلام کی
ہی ایسا ہی کہا ہی صاحب مواہب لدنیہ نی ساتہہ زیادہ تحقیق و تفصیل کے اور
شیخ عبد الحق قدس سرہ صاحب مدارج النبوت نی کہا ہی یہہ بات پوشیدہ نہین
کہ ظاہر آیہ اخذ میثاق ہی انبیا سی بقرینہ ظاہر قول حق تعالی آیہ لما آتیتکم
من کتاب وحکمۃ کی اور تصریح حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب
اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ظاہر ہے کہ مراد اخذ میثاق سے یہی ہوا تقویت
و توثیق عہد یا قصد نصرت ہووی کہ سب کے وجود مین آیا اور بہت سے شخص

پیش از وجود عنصری با نحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان لائی ہین بلکہ
تمام خلق سالف کہ بسماع خبر نبوت و فضایل وکمالات حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم زمان سابق مین مشرف ہوئی تہی اور اس قدر کافی و وافی ہی بیچ
ہونی انبیا اور اونکی امتون کی حکم مین امت حضرت علیہ السلام کی اور
ہونا آپ کا رسول بہ نسبت اونکی اور انبیا علیہم السلام خود شب اسرے مسجد
اقصی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جمع ہوئے اور آپ
نی امامت کی سب نے اقتدا کیں اوسوقت مین ایمان لائی اور اتفاق امت
ہی اسپر کہ حیات و بقا سے انبیا بحیات دنیا ویسے ہی اور اگرچہ درمیان
میثاق یعنی انبیا علیہم السلام کے اپنی امتون سی بایمان و حضرت کی بہی فضل
وشرف آپکا ہی کہ اورون کو نہ تہا لیکن درمیان میثاق یعنی حق تعالے
کی انبیا سی اور سیر اعز و اعظم و اکبر ہی پس سمجھہ تو اور اللہ کی ہاتہ توفیق
ہی **وصل قال اللہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض**
یعنی یہہ جماعت ہے انبیا کہ تفضیل دی ہمنی بعض کو اوپر بعض کے **وقال ولقد
فضلنا بعض النبیین علی بعض** یعنی اور کہا ہر آئینہ تحقیق فضیلت دی ہمنی
بعض انبیا کو بعض کی اوپر یہہ دو آیتین نص قاطع اور دلیل ساطع ہین
اوپر تفاوت مراتب و مدارج انبیا و رسل کی اور رد ہی اوپر قول معتزلہ
کی کہ قایل تفضیل نہین اور سب کو متساوی و برابر جانتی ہین پس ایک
قوم یہہ کہتی ہی کہ آدم بجہہ ابوت افضل ہیں اور یہہ قول فاسد ہی اسواسطے
کہ یہان سخن فضیلت من حیث النبوت مین ہی نہ من حیث الابوت مین لیکن
اوقات انبیا باپ پہ فضیلت و رفعت رکہتا ہی کمالات مین اگرچہ باپ کو باعتبار
ابوت بیٹی پر تفوق ہی اور ایک قوم یہہ کہتی ہے کہ سکوت و خاموشی

اس مقام مین اولی اور انسب ہی لیکن بعد از نطق نص قرآنی بتفصیل بعض کی بعض کے اور جای صمت وسکوت مستحسن و محمود نہین اور کہا اللہ تعالے نے مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ الخ اور بعض پیغمبرون سی وہ ہین کہ کلام کیا حق تعالے نے اونکی ساتھہ مفسرون نے کہا ہی کہ مراد اس سے موسی علیہ السلام ہین کہ حق سبحانہ نے بواسطہ اونسی کلام کیا پس یہہ آیہ نص نہین ہی اوپر تخصیص موسی علیہ السلام کی کہ کلام کیا حق سبحانہ نے اونکی ساتھہ بیواسطہ اور حالانکہ ثابت و متحقق ہوا ہی کلام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یا رب العالمین شب معراج مین بیواسطہ مگر وہ کہ کلام موسی علیہ السلام کا بوجہہ خاص ہو دی اور بسبب اسی وجہہ کے خاص ہے اطلاق کلیم او پر جیسیکہ کہتی ہین کلام نفسی سنا یا ہر جہت سی سنا اور جسوقت آنحضرت فوق العرش جلوہ افروز ہوئی اور اوس جگہہ پہنچی کہ منتہای علوم خلایق ہی اور کوئی وہان نہین پہنچا پس کلام اور ورای کلام درجات و کمالات سی جو کچہہ کہ آپ کو حاصل ہوا ہے نسبت اودونکی اعلی و اتم و اکمل ہی چنانچہ اشارہ فرمایا حق تبارک و تعالی نے ساتھہ اس قول اپنی کے وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ یعنی اور بلند کئی بعضون کی درجی ✿ باتفاق مفسرین کی مراد اس بعض سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ اس ابہام مین نہایت تعظیم فضل و بلند قدر اونکی ہے کہ عارف و ماہر اسالیب کلام عربیہ اوسی خوب جانتی ہین اور علمانے کہا ہی کہ تفضیل انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کے تین وجہہ سے ہوتی ہے یا باعتبار معجزات یا باعتبار امت یا ذات ـ پس آیات و معجزات حضرت کی اظہر و اقوی و ابہر ہین اور امت آپ کی ازکی و اعلم و اکثر اور ذات شریف مخصوص بمراتب علیہ و مناقب سنیہ کلام و خلت و رویت او سوا اوسکی لطایف و تحف

سی اور شک نہیں کہ جناب رسالت مآب باعتبار مراتب و مناصب سب کا نہ
کی انبیا سالقہ سے عزت و شرف رکہتی ہین ۔ حدیث شفاعت مین دیکہنا چاہیے
کہ محکمہ محشر مین تمام خلایق استدعائی شفاعت کی واسطی آدم اور نوح
و ابراہیم و موسی و عیسی علیہ السلام کے پاس جاکر التماس شفاعت کرین گے
اور ہر ایک بعجز و ناتوانی اپنی کی تحمل اس بار عظیم سے اعتراف و اقرار کرین گے
اور کہین گے یہہ کام ہمارا نہین پس سب لوگ مضطر و مضطرب آپ کی پاس
مایوس ہوکر حاضر ہونگی حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین فرماوین گی کہ بہ
بوعدہ آلہی آیہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ کے یہہ کام میرا ہی
پس بارگاہ عزت مین جاوین گی الی آخر الحدیث اور فرمایا أَنَا سَيِّدُ
وَلَدِ آدَمَ یعنی مین سردار اولاد آدم کا ہون وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ
یعنی مین بزرگترین ہون اولاد آدم کا وَأَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
یعنی اور مین ہون سردار بنی نوع انسان کا دن قیامت کی اور اولی اللہ کہ
ساتھہ حدیث آدَمَ وَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لِوَائِي کی ہی کہ ترجمہ اوسکا اوپر
گزرا اور بعض نے استدلال ساتھہ آیہ کریمہ کے کیا ہی آیہ كُنْتُمْ
خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تہی تم بہترین امت آلہی مین کہ باہر لائے
گئی واسطی ہدایت لوگون کی شک نہین ہی کہ خیریت امت بسبب کمال اونکی
ہی دین مین اور یہہ تابع کمال پیغمبر کے ہی کہ اوسکی تابع و پیرو ہین او
امام فخر رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیہ کے ساتھہ استدلال کیا ہی کہ حق
تعالی نے وصف کیا انبیا علیہم السلام کو باوصاف حمیدہ کے پس ازان محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہا آیہ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ
اقْتَدِهْ یعنی انبیا ماتقدم ایسی ہین کہ ہدایت کی اونہین اللہ نے پس پیروی

اونکی ہدایت کی کرہ پس انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باقتدای تمام انبیائے سابقہ امر کیا اور بجا آوری امر خدا واجب آپ پر جب بجا لائی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیروی بجمیع اون چیزون کی کہ انبیا دئے گئے ہیں خصایل وکمال سے پس بتحقیق جمع ہوئیں حضرت مین وہ چیزین کہ ہر ایک نبی مین متفرق تہین پس بالاولی فضیلت حضرت کی اور انبیا کی اوپر ثابت ومتحقق ہوئی اور یہہ استدلال لطیف ہی اول نظر مین ایسا آتا ہی کہ انحضرت باقتدا واتباع انبیا امر کئی گئی پس مفضول ہوئی لیکن مراد اس جگہہ اقتدا سی موافقت ہی بسبب اسکی کہ انبیا پہلی حضرت سی تہے اسی سبب سے لفظ اقتدا اطلاق کیا گیا جیسکہ باتباع ملت ابراہیم امر کئی گئی اور ایک وجہہ اور افضلیت حضرت کی یہہ ہے کہ دعوت آپ کی اکثر بلاد وامصار عالم مین بہ نسبت سایر انبیا زیادہ سایر ووجاری ہی پس انتفاع اہل دنیا کا بدعوت حضرت علیہ السلام اکثر واکمل واشمل ہوا انتفاع سارے امم سے بدعوت سارے انبیاؤن کے پس انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری انبیا سی افضل واکرم ہوئے ساتہہ دلیل خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ یعنی بہترین آدمیون کا وہ ہی کہ نفع پہنچا دے لوگون کو لیکن وہ جو قران مجید مین واقع ہوا ہی آیہ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ یعنی تفریق وجدائی نہین کرتے ہم درمیان کسی ایک کے جماعہ انبیا سی اور حدیث صحیحین مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت آئی ہی لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ یعنی نہ فضیلت دو مجہی اوپر انبیا کی - اور ایک روایت مین لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ یعنی تفضیل نہ دو درمیان انبیا کے کہ ایک کو دوسرے سی بہتر کہو اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ روایت کی ہی یعنی فیما بین انبیا ایک کو دوسرے سی بہتر مت

پھر واو بیچ حدیث ابن عباس کے کہ مسلم نے روایت کی ہی آیا ہی کہ نہین لایق
بندہکو کہ کہی مین بہتر یونس بن متی سی ہون **اور** حدیث ابو ہریرہ مین نزد روایت
شیخین یعنی بخاری و مسلم کے آیا ہی کہ جو کوئی کہی مین بہتر یونس بن متی
سی ہون پس تحقیق وہ جہوٹا ہی جواب دیا علمائی کہ مراد بقول عزوجل **آیۃ**
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ تفریق ایمان میں ہے کہ بعض پر ایمان لاوین
اور بعض پر نلاوین جیسی کہ فرمایا **آیۃ** اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
رُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ
بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ یعنی بدرستی وراستی جو لوگ کہ کفر کرتی ہین ساتھ
خدا کی اور اوسکی رسولون کے اور چاہتی ہین یہہ کہ تفریق کرین اللہ اور پیغمبرون
اوسکی مین اور کہتی ہین کہ ہم بعض پر ایمان لاتی ہین اور بعض پر نہین
اس سی معلوم ہوا کہ ایمان لانا بعض انبیا کی اوپر اور انکار کرنا بعض کے ساتھہ
حقیقت مین تکذیب سب انبیا کے ہی از جہت اتحاد کلمہ اسلام کے **اور**
اسی پر حمل کیا ہی بعض علمانے قول حق تعالی کو **آیۃ** وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ
فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ یعنی اور اگر جھٹلاتی ہین تجہی کافر پس تحقیق جھٹلائے
گئی پیغمبر پہلی تجہسی **اور** تسویہ درمیان پیغمبرون مین بیچ ایمان کی منافات نہین
رکھتی اسمین کہ بعض بعض سے افضل ہووین **اور** جواب دیا گیا ہی احادیث
سی بوجوہ متعددہ بعضون نے کہا ہے کہ نہی تفضیل و تخیر سے پیش از آنی وحی
کی حضرت پر کہ تم سید انبیا اور افضل بشر و سید ولد آدم ہو تھی لیکن اس
قایل کو واجب ہے کہ اثبات کرے تقدیم کو بتاریخ **اور** بعضون نی کہا ہے
کہ تفضیل اس وجہہ سے نکرے جس سے تنقیص و اہانت مفضول پر فاضل لازم
آوے واللہ اعلم اور بعض نے کہا ہی کہ تفضیل اصل نبوت مین حد واحد مین

[illegible]

تفاضل نہین درمیان اونکی بلکہ تفاضل با مور زائدہ ہی جیسیکہ بعضی رسل مین
اور بعضی اولو العزم اور یہہ بات خالی خفا سی نہین تفصیل اوسکی وہ ہے
کہ بعض نے کہا ہی کہ تفضیل کرتی ہین ہم جسکا بلند کیا ہی رب العزت نے درجہ
بخصایص قرب اور بعض نے کہا ہی کہ ہم اعتقاد کرتے ہین کہ خدا تعالی نے
تفضیل دی ہی بعض انبیا کو بعض کے اوپر علی الاجمال اور باز رکہتی ہین اپنی تئین
تفضیل بآرا و عقول سے بلکہ بحکم کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ کرتی ہین
ہم جیسیکہ مذکور ہوا دلایل سے **فنذائق** **مسئلہ** تتمیہ فضل بشر کا ملک پر کہ
جمہور اہل سنت و جماعت او سپر ہین مشہور و معروف ہی یہہ ہی تفضیل خواص
بشر کہ انبیا علیہم السلام ہین افضل ہین خواص ملائکہ سی کہ جبرئیل **و** میکائیل **و**
اسرافیل **و** عزرائیل **و** حملہ عرش **و** مقربان **و** کروبیان **و** روحانیان
ہین ایسا ہی تفسیر کیا ہی مواہب لدنیہ مین **او**ر عبارت عقاید یہہ ہے وَرُسُلُ
الْبَشَرِ اَفْضَلُ مِنْ رُسُلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ یعنی پیغمبر بشر مین افضل ہین اون
پیغمبرون سی کہ ملایک ہین **او**ر شعب الایمان مین اسپر تنصیص کی ہی اور جو قول
کہ متقدمین و متاخرین نی نقل کیا ہی وہ یہہ ہی کہ رسل بشر افضل ہین رسل
ملائکہ سے اور اولیاء بشر افضل ہین اولیاء ملائکہ سی انتہی اعنی تمام ہوا قول شعب
الایمان والی کا **او**ر قید جمہور اہل سنت و جماعت کی اسواسطی لگائی ہے
کہ بعضی اشاعرہ طرف تفضیل ملائکہ کی گئی ہین **او**ر قول مختار قاضی ابو بکر
باقلانی کہ عمدہ اہل مذہب اشاعرہ اور شاگرد شیخ ابو الحسن اشعری کا ہے یہہ
ہی **او**ر ابو عبد اللہ حلیمی بھی اسطرف گیا ہی **او**ر کلام امام غزالی سے
بعض مواضع مین ایسا ہی سمجھا جاتا ہی **او**ر بعض کا قول یہہ ہے کہ ملائکہ من
حیث التجرد و القرب افضل ہین اور بشر حیثیت کثرت ثواب افضل ہین اور

مراد اہل سنت کی ساتھہ فضیلت کے کثرت ثواب ہے جیسکہ پیغمبر کے یاروں مین
اور شیخ تاج الدین سبکی نے کہ اعاظم علماء مذہب شافعیہ کا ہی اور علم مین پایہ
بلند رکہتا ہی یون کہا ہی کہ اگر کسی شخص کو مدت عمر اپنی مین مسئلہ افضلیت مخلوق
و معلوم ہووے لا نفیا و لا اثباتاً امید وار ہون کہ قیامت مین مسئول نہووے
اور ظاہرا یہہ بات مسئلہ فضیلت ملک و بشر مین معلوم ہوتی ہے اور دلیلین
طرفین کی کتب کلامیہ مین مذکور ہین اور ملائکہ بہی باہم تفاضل رکہتے
ہین سب مین افضل جبریل علیہ السلام ہین کہ اونہین روح الامین و مظہر
علم و حامل وحی کہتے ہین اور تین فرشتے دوسرے کہ میکائیل و اسرافیل
و عزرائیل ہین سب ملائکہ سے افضل ہین اور ورای انکی گروہ ملائکہ مین فاضل
و مفضول ہین — جاننا چاہئی کہ رسل انبیا سے افضل ہین اور رسل مین بہی باہم
تفاضل حاصل ہے لیکن سب مین ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم افضل ہین کہ وہ سید المرسلین خاتم النبیین افضل الخلایق اجمعین ہین
اور اونکی آل و اصحاب و اتباع کہ راہ نمایان راہ حق اور زندہ کرنے والے
علوم دین کی ہین اور عدد انبیا مین بہی اختلاف ہی اور مشہور اس باب مین
حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ ہی نزدیک ابن مردویہ کے چنانچہ سوال کئی گئے
رسولخدا عدد انبیا سے فرمایا چوبیس ہزار پہر عدد مرسلین سے فرمایا تین سو
تیرہ اور انبیا کہ قران مین مذکور ہین نام اونکی یہہ ہین آدم علیہ السلام —
ادریس علیہ السلام — نوح علیہ السلام — صالح علیہ السلام — ہود علیہ السلام —
ابراہیم علیہ السلام لوط علیہ السلام — اسمعیل علیہ السلام — اسحاق علیہ السلام
یعقوب علیہ السلام — یوسف علیہ السلام — ایوب علیہ السلام — شعیب علیہ السلام
موسی علیہ السلام ہارون علیہ السلام یونس علیہ السلام — داؤد علیہ السلام — سلیمان

علیہ السلام ۔ ایاس علیہ السلام ۔ الیسع علیہ السلام ۔ زکریا علیہ السلام ۔ یحیی علیہ السلام ۔ عیسی علیہ السلام اور ذو الکفل علیہ السلام نزدیک اکثر مفسرین کے اور قرآن مجید مین آیا ہی کہ قصہ بعض انبیا حضرت پر ظاہر کیا ہی اور بعض کا نہین جیسکہ اس آیہ سی مفہوم ہوتا ہی **آیۃ منہم من قصصنا علیک** الآیہ اس جا سی معلوم ہوتا ہی کہ سارے انبیا علیہم السلام کا قصہ حضرت کی اوپر ظاہر نہین کیا **وصل** اعظم و اعلی اوس چیز کا کہ اظہار کیا ہی حق سبحانہ تعالی نے کرامت و مکانت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب مجید اور فرقان حمید مین قصہ اسرے کا ہی سبحان الذی اسری ہی سبحان الذی اور والنجم مین کہ منطوی و مشتمل ہی اوپر عظم قدر و حرمت اور علو درجت و قرب و مشاہدہ و آیات و عجائب قدرت حق جل و علا کے **نظم**

احمد مرسل کہ نبشتہ قلم	حمد بنام وی و حا میم هم
ابلق ایام بر آخر کشش	غاشیہ فقہ تقاضا کش محشر
تیغ کشیدہ قلم انداختہ	خطبہ ز نقشش علم افراختہ
گوی زمین بردہ بچوگان جود	عرصہ میدان شش ال[illegible]
نہ فلک از نام محمد قسیم	ہر دو جہان در خط نامش دو میم
ای سخنت گنج خدا را کلید	گوہر آن گنج تو کردی پدید
غرہ ماہ از خم ابروی تست	طرہ شام از شکن موی تست
پرتو تو مشعل راہ ہمہ	ظل لوای تو پناہ ہمہ
از عمل خویش ندارم امید	بر کرم تست مرا اعتمید
این ہمہ گستاخی بارگاہ	زان سبب آمد کہ توی عذرخواہ

صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک و سلم و عظم و کرم سے حفظ و عصمت آپ کی سے

اعدا سے خصوصاً مشرکان مکہ و مدینہ جیسی فرمایا ہی آیۃ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ
مِنَ النَّاسِ اور اللہ محافظت و پاسبانی کرتا ہی تیری شر لوگون کے سی جبوقت
کہ یہہ آیۃ نازل ہوئے فارغ ہوئی کید اعدا سی آیۃ وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ الآیہ یعنی یاد کر ای محمد صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم جبوقت مکر کیا تیری ساتھہ کافرون نے تا قید کرین تجھی یا قتل کرین
تجھی یا نکالین تجھی مکہ سے یہہ معاملہ ابتدائی ایام ہجرت مین تہا جیسکہ قصہ اوسکا
مشہور و معروف ہی اور قول حق تعالی کا آیۃ اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ
نَصَرَہُ اللّٰہُ یعنی اگر تم حضرت و یاری محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نہین
کرتی پس تحقیق یاری دی اوسی حق تعالی نے دفع و دور کیے حق سبحانہ
نے حضرت سی اس قصہ مین ایذا مشرکون کے بعد از یقین اونکی ہلاک حضرت مین
اور اتفاق اونکا اس امر مین اور اندہا کر دیا اونکی آنکھون کا نزدیک خروج
آپکے اونکی آگی سے اور غفلت اونکی طلب سے غار مین اور باوجود تیقن کیے
روگردانی اونکی طلب حضرت سی اور ظہور آیات و نزول سکینہ و شہود معیت
حق سبحانہ و تعالی اور یہہ اعاظم معجزات اور آیات بینات کا ہی کہ اپنی محل
مین مذکور ہو دی اور حفظ و عصمت الہی تعالی شانہ مین سی اپنی حبیب کو
یہہ آیۃ ہی آیۃ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنی
وقتیکہ کہتا تہا پیغمبر اپنی صاحب یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو غار مین
غم کہو تحقیق اللہ ساتہہ ہمارے ہی اور مثل اسکی موسی علیہ السلام سے بہی ظاہر
ہوا ہی جوقت بر آمد اونکی بنی اسرائیل کے ساتھہ اور تعاقب فرعون لعین
کا اونکی پیچہی لیکن شہود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور شہود موسی
علیہ السلام مین فرق ہی کہ حضرت کی نظر اول وجود حق تبارک و تعالی پر پڑے

کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا فرمایا اور نظر اول موسی علیہ السلام اپنی نفس پر تھی اسواسطے کہ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ کہا یعنی بدرستیکہ ساتھ میرے میرا پروردگار ہی ہرچند یہہ دونو مقام شہود وقرب سے ہین لیکن اول اتم واقرب ہی دوسرے سی کہ اول مصداق مَارَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَأَیْتُ اللّٰہَ قَبْلَہٗ کا ہی یعنی نہین دیکھی مینی کوئی چیز مگر دیکھا اللہ کو پہلی اوسکی اور ثانی مصداق مَارَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَأَیْتُ اللّٰہَ بَعْدَہٗ کا ہی - یعنی نہین دیکھی مینے کوئی چیز مگر دیکھا اللہ کو پیچھی اوسکی اول طریقہ جذب کا ہی اور ثانی طریقہ سلوک کا **اور** کہا اللہ تعالی نے **آیۃ** وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ یعنی تحقیق دیا ہمنی تجھی مثانی سی اور قران عظیم مراد سبع مثانی سے سات سورہ دراز کہ مقدم ہین سورتون قرانی سے اوپر کہ اول اونکا الم ہی اور آخر سورہ انفال یا توبہ کہ دونو ایک سورہ کی حکم مین ہین اور مراد قران عظیم سے ام القران یعنی الحمد ہے یا سبع المثانی ام القران کہ سات آیتین ہین یعنی سورہ فاتحہ اور قران عظیم باقی قران **اور** تسمیہ قران کا سات مثانی کے کئی وجہ سے ہی یا بسبب اسکے کہ مثنی ومکرر کہی گئی ہین قصہ اوسکی یا باعتبار اوسکی کہ ثنا کرنیوالا ہی حق تبارک وتعالی کی یا اوسپر ثنا کی گئی ہے ساتھ بلاغت واعجاز کے **اور** کہا اللہ تعالے نے **آیۃ** وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا یعنی اور نہین بھیجا ہمنی تجھی مگر طرف تمام خلق کی خوشخبری دینی والا اور ڈرانیوالا اور کہا **آیۃ** قُلْ یٰاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا یعنی کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدرستیکہ مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون تم سب کی طرف یہہ خصایص حضرت سی ہے **اور** فرمایا اللہ تعالی نے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَہُمْ یعنی اور نہین بھیجا ہمنی کوئے پیغمبر مگر ساتھ زبان

اوسکی قوم کے تا بیان کرے احکام خدا ساتھہ اونکی لیس تخصیص کیا اور رسولون کو
ساتھہ اونکی قوم کے اور بھیجا حضرت کو طرف کافۂ خلق کے جیسکہ حضرت فرماتی
ہین بُعِثْتُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَ الْاَحْمَرِ یعنی بھیجا گیا مین طرف سیاہ و سرخ کے
سیاہ عرب ہین اور عجم سرخ سفید **اور** کہا حق تعالی نے اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِا
لْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَ اَزْوَاجُہٗ اُمَّہَاتُہُمْ یعنی محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم
بہت نزدیک مین مومنون کی ساتھہ ذاتون اونکی سے اور ازواج حضرت اونکی مائین
ہین یعنی حکم حضرت کا نافذ جاری ہے ہین جیسے کہ خواجہ کا اپنی غلام پر **اور** بعضون نے
کہا ہی کہ اتباع حضرت کی حکم کا اولی ہی اتباع رائی اپنی نفس سے اور یہہ معنی باب
وجوب اتباع و محبت حضرت مین بتفصیل واضح و روشن ہوین انشاء اللہ تعالے
اور ازواج مطہرات حضرت کہ مائین مومنون کی ہین حرمت نکاح مین بعد حضرت
کی بجہت کرامت و خصوصیت حضرت کی اور بسبب اوسکی کہ یہہ ازواج حضرت کی ہین
آخرت مین **اور** قرات شاذہ مین آیا ہی وَھُوَ اَبٌ لَّھُمْ یعنی اور حضرت باپ
ہین خاص مومنون کی **اور** کہا اللہ تعالی نے **آیۃ** وَ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْ
کِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ وَ عَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَ کَانَ فَضْلُ اللّٰہِ
عَلَیْکَ عَظِیْمًا یعنی اتارے اللہ نے اوپر تیرے کتاب و حکمت اور سکہایا تجہے
جو چیز کہ تو نجانتا تہا اور ہے فضل خدا کا تجہپر بڑا کہ دریافت کسی شخص کے اوسکے
کنہہ کو نہین پہنچتی **اور** آیات قرآنی کہ متضمن فضل و کرامت آنحضرت کی اوپر دال
ہین بہت ہین احاطہ تحریر مین نہین آسکتی اور حقیقت مین سارا قرآن مجید
حمد و ثنائی آلہی سبین اوصاف کمالات حضرت رسالت پناہی ہی اوسکی بیان
مین درازی کلام بہت ہوتی ہی اسواسطی چند آیات بطور اختصار لکہی گئین
وصل بیچ بیان دور کرنے شبہات کے بعض آیات مبہمات و موہمات

قرائی ہے کہ بادی النظر میں زیغ و نادانی مشعر بہ تنقیص و انحطاط درجہ اوس جنب بانی کے ہیں اور حقیقت میں قبیل متشابہات سی کہ علماء نے معانی لائقہ و تاویلات رائقہ کی ساتھہ راجع بحق کیا ہی اونمیں سے ایک یہہ قول حق تعالی ہی آیہ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ہے کہ نسبت ضلالت سابقہ حضرت کی طرف اور زیغ اور دور کرنا اوسکا ساتھہ ہدایت کی کرتا ہی جاننا چاہیے کہ سارے علماء اس بات پر متفق ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہ پہلی نبوت سی اور نہ پیچھی نبوت کی متصف و موسوم بضلالت گمراہی ہوی ہیں اور ارشادات دینیہ الٰہیہ حضرت کی توحید و ایمان و عصمت کی اوپر واقع ہوئی ہی اور اسیطرح تمام انبیا و مرسلین صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین اوسپر مفطور و مجبول ہیں اور کسی اہل اخبار نے نقل نہیں کیا کہ کوئی انبیا و مرسلین سے کہ ساتھہ صفت نبوت و رسالت کے اصطفا و اجتبا پایا ہی پہلی اس منصب جلیلہ سے ساتھہ کفر و شرک و فسق و ضلالت موصوف و معروف ہوا ہو اور سند اس باب میں نقل ہی البتہ اختلاف اسمیں ہے کہ آیا عقلاً جائز ہے یا نہیں — فرقہ معتزلہ اس طرف گئی ہیں کہ عقلاً جائز نہیں کہ یہہ بات موجب تبعید اور باعث تنفر ہے اور نزدیک اہل سنت و جماعت کی جائز ہے کہ حق ایک شخص کو چاہ ضلالت و گمراہی سی نکالکر اور بذروہ ہدایت پہنچا کر بمرتبہ نبوت و رسالت پہنچا دے لیکن نقل و دلیل سمعی اسپر پائی نہیں گئی اسواسطی کہ سب انبیا بیش از نبوت جہل و کفر و تشکیک بہ نسبت باری اور فسق و معاصی سے کہ موجب نفرت و نقص کا ہی معصوم و مبرا رہی ہیں اور بعد از نبوت کبایر سے مطلقاً اور صغایر سے عمداً و سہواً و نسیاناً اور استدامت و استمرار غلط و غفلت پر بیچ حالت رضا و غفلت پر بیچ حالت رضا و غضب و جد و ہزل اوس چیز میں کہ تعلق

تشریع ملت وتبلیغ امت ربکی معصوم ومحروس ہین سیما سید انبیا وافضل رسل صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کہ عصمت آپکی سب سے اتم اور اکمل اور رتبہ اعلی وارفع ہی اور جو کوئی بہ نسبت حضرت کی شایان چیز ناپسندیدہ اور سوء ادب کی دم مارے گو کہ ضلالت وگمراہی مین پڑے اسواسطے کہ ذات حمیدہ صفات حضرت کی اول سے پاک وآراستہ وپیراستہ مخلوق ہوئی ہی تا تہہ کسیے عیب ونقصان کو بدامان عزت وجلال حضرت کی مجال وصول نہین نسبت بہ تعلیم واداب اور راہ حاجت + کہ او خود ز آغاز آمد مودب + جانا چاہیے کہ یہان ادب وقاعدہ ہی کہ بعضی اصفیای اہل تحقیق نے ذکر کیا ہی کہ شناخت رعایت اوسکی موجب حل اشکال اور سبب سلامت حال ہے اور وہ یہہ ہے کہ آثر حیات ربوبیت سی کوئی خطاب وعتاب وسطوت وسلطنت واستغنا واستعلا واقع ہوا بہ نسبت حضرت کی اِنَّكَ لَا تَهْدِي اور وَلَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ اور وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْأُمِّيِّينَ اور تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یا مانند اسکی یعنی بدرستی تو ای محمد اختیار ہدایت نہین رکہتا اور ہر آئینہ حبط وضایع ہو جاویگی عمل تیرے اور نہین واسطے تیرے کوئی چیز امر سے اور چاہتا ہی تو آرایش وزیبایش زندگانی دنیا کی یا جناب نبوت سی عبودیت وانکسار اور افتقار وعجز ومسکنت وجود مین آئی ہی مثل اِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ و أَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْعَبْدُ وَلَا أَعْلَمُ مَا وَرَاءَ هٰذَا الْجِدَارِ و مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ یعنی سوا اسکی نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے اور غصہ کرتا ہون مین جبکہ بندہ غصہ کرتا ہی اور نہین جانتا مین کہ پیچہی دیوار کے کیا ہی اور نہین جانتا مین قیامت کو کیا معاملہ کیا جاوے میرے ساتہہ اور نہ یہہ کہ تمہارے ساتہہ کیا معاملہ پیش آوی اور مانند اوسکے

ہمین نہین لازم کہ اوسمین دخل کرین بلکہ اوس حد ادب اور سکوت و تحاشی سے
کی توقف کرین خواجہ کو اختیار ہے کہ اپنی بندگی ساتھہ جو کچھہ چاہی سو کرے
اور کہی اور استعلا و استیلا ظاہر کرے اور بندہ و بہ نسبت اپنی خواجہ کی بندگے
و فروتنی و عجز و انکسار دکہاوے غیر کو کیا مجال و طاقت ہے اگر اس مقام
راز و نیاز مین دخل کرے اور حد ادب سی باہر آوی کہ یہہ مقام [illegible]
ضعیف الایمان اور جاہلون اور نقصان اونکا ہی اور اللہ سے ہی امید توفیق
عصمت و مدد کی جاننا چاہیے کہ مفسرین نی بیچ تفسیر و تاویل اس آیہ وَوَجَدَكَ
ضَالًّا فَهَدَىٰ کی وجوہ کثیرہ بیان کی ہین اول یہہ کہ پایا حضرت کو غافل اور نادان
معالم نبوت اور احکام شریعت سی پس ہدایت بہ تعلیم و تلقین فرمائی اور یہہ قول
ابن عباس اور حسن و ضحاک اور شہر بن حوشب سے مروی ہی اور
موید اس قول کا یہہ قول ہی آیہ مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ
یعنی پہلی وحی سے طرز دعوت خلق الی الایمان اور روش قرأت قرآن تجہکو نہ
معلوم تہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد ساتھہ ایمان کے فرایض و احکام ہین اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی نزول وحی سے بہی مومن تہے ساتھہ توحید
حق تعالی کے اور اس سے پیچہی فرایض نازل ہوئی کہ علم اونکا آگہو نہ حاصل تہا یا
مراد ایمان تفصیلی سے شرایع یا مراد ایمان سے صلوۃ ہی جیسی کہ بیچ اس
قول سبحانہ و تعالی کے آیہ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ مراد صلوۃ
ہی طرف بیت المقدس کے اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت خیر البشر خدا کی توحید
کرتی تہے اور بتون کو برا جانتی تہے اور حج و عمرہ ادا کرتے تہی زمانہ جاہلیت مین
ثانی یہہ کہ روایت کی گئی ہی مرفوعاً کہ اتفاقاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایک مرتبہ اپنی جد امجد عبد المطلب کے پاس سے گم ہوئی تہے بچپن مین حضرت فرماتے

ہیں کہ میں مارے بھوک کے قریب ہلاکت ہوگیا تھا کہ راہ دکھائی مجھی میرے
پروردگار نے ایسا ہی ذکر کیا ہی امام فخر الدین نے اور اسیطرح ہی مواہب
میں **اور** مشہور یون ہی کہ حلیمہ سعدیہ آپ کی اپنی گھر سے حضرت کو مکہ میں لاتی
تھیں تا اہل و عشایر میں لاکر سونپ دی راہ میں سے حضرت کھوئے گئی اور ظاہراً
مراد امام کے بھی یہی ہے ثالث³ یہہ کہ ضلال اس جگہہ ضَلَّ الْمَآءُ فِي اللَّبَنِ سے
ہی – یہہ کب بولتی ہیں جبکہ پانی مغلوب و مستور ہو جاوے دودہ میں مراد یہہ کہ
تھا تو مغلوب کفار میں پس قوت و غلبہ عطا کیا تا ظاہر کیا تو نی دین خدا کا رابع وہ
کہ جو درخت جنگل میں یکہ اور اکیلا ہو اوسی ضالہ محاورہ عرب میں بولتی ہیں گویا حق
سبحانہ فرماتا ہی کہ تو اس محمد یگانہ و یکتا و بی ہمتا تھا تو اون شہرون میں مثل اوس
درخت کے وحید و فرید یک جنگل میں اور ایمان و توحید تیرا میوہ ہی کہ ہدایت کیا حق
تعالی نے خلق کو تیری طرف تا بہرہ ور ہوی ساتھہ تیری خامس یہہ کہ ب اوقات
سردار دسر گروہ کو مخاطب کرتی ہیں اور مراد اوس سے قوم ہوتی ہی یعنی ہمی تیرے
قوم کو گمراہ پایا پس ہدایت کیا بسبب تیرے اور شرع تیری کی سادس یہہ کہ مراد
ضال سے محبت ہے یعنی پایا ہمنی تجھی مستغرق محبت اور طالب معرفت اپنی کا اور
وجہہ تسمیہ محب کا ضال کے ساتھہ بہت کم آیا ہی کہ گم ہوتا ہی ہستی و قرار واختیار
اپنی سے لقای محبوب و معشوق میں جیسکہ یہہ دو نو آیتین اسپر دال ہیں **ایۃ** اِنَّا
لَنَرَٰهَا فِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ یعنی بدرستی کہ ہم دیکھتی ہیں اوس زلیخا کو گمراہی
ظاہر میں **ایۃ** وَإِنَّكَ لَفِي ضَلَٰلِكَ الْقَدِيمِ یعنی تحقیق کہ تو ای یعقوب
گمراہی پہلی میں واقع ہے تو اعنی محبت قدیم بہ نسبت یوسف علیہ السلام اور
بھی وجہ خاص مردے ہی عطا سے کہ وہ تابعین میں سے ہی سابع وہ کہ
پایا تجھی فراموش کنندہ پس یاد دلایا تجھی اور اس توجہہ کو حالت

لیلۃ المعراج پر محمول کرلی ہین کہ دہشت و وحشت و ہیبت اوس مقام سے آپ بیہوش
ہوگئی تہی یہانتک کہ کیا کہین اور کیا چاہین اور کس طریق پر حمد و ثنای الٰہی بجا لاوین پس
ہدایت کی اونہین حق تعالیٰ نے کیفیت ثنا سے اور کہا لَا اُحْصِی ثَنَاءً
عَلَیْکَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ یعنی شمار نہین کرسکتا مین ثنا و تعریف کا تیرے
اوپر تو ویسا ہی ہے کہ ثنا کیا تونے اپنی ذات کو اور شاید کہ بعض کسی اور وقت جو
یہہ حضرت سے سہو و نسیان وقوع مین آیا ہو جیسے کہ خطا اجتہادی مین بعض نے
کہا ہے پہر آگاہ کر دیا حق تعالیٰ نے حضرت کو اوسپر اور ثابت کر دیا حق و صواب کے
اوپر کہ یہہ آیہ کریمہ اوسکی امتنان و احسان مین نازل ہوئی ہے تا مراد یہہ ہے
کہ پایا تجہے درمیان اہل ضلال کی کہ مظنہ وقوع ضلال اور پڑنا اور طرح جہل و نقصان مین
اوس سے متصور تہا پس معصوم و محفوظ رکہا اوس سے اور ہدایت کی واسطے
ایمان اور ارشاد اونکی جیسے کہ اشارہ کیا طرف اوسکی ان دونو آیتون سے آیۃ
وَاِنْ کَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَکَ الآیہ اور تحقیق قریب تہا کہ فتنہ مین ڈالین تجہے اور
لَقَدْ کِدْتَّ تَرْکَنُ اِلَیْهِمْ یعنی ہر آئینہ قریب تہا کہ میل کرے تو طرف اونکے
مثل اسکی اور آیات کہ دلالت اسی مطلب پر رکہتی ہین تا سیح کہ پایا تجہے متحیر
بیان لطائف شئی مرسولہ یعنی قرآن مین طرف تیرے پس ہدایت و نہایت
اور تشفی اور دلاسا فرمایا ساتہہ ان آیات کی آیۃ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ یعنی
پس تحقیق ہمپر ہے بیان اوسکا اور فرمایا آیۃ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الذِّکْرَ
یعنی اوتارا ہمنے تجہہ پر ذکر اور یہہ وجہ مروی ہے جنید رضی اللہ عنہ سے عاشر
مروی ہے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین کسی وقت و حال مین قصد و ارادہ عمل اہل جاہلیت کا
نہین کیا الا دو مرتبہ کہ ہر مرتبہ باز رکہا حق تعالیٰ نے اپنی حول و قوت و فضل سے

جو ایسا

میری تئیں اوس سی اور حایل اوسکا ہوئی عصمت وہدایت اوسکی مجھین اور اوس
عمل مین تا ارتکاب اوس عمل سے باز رہا مین پھر تکرم وشرف کیا مجھی حق تعالی
نی ساتھہ رسالت اپنی کے **اور** مذکور اعمال جاہلیت کا کہ حضرت بحمایت الٰہی اونکی
ارتکاب سی باز رہی اوپر بالتفصیل بیان ہو چکا ہی اسواسطی بیان تکرار لاحاصل
ہی **وصل** اور آیات موہمہ مین سی ایک یہہ آیہ ہی ۱ آیہ وَوَضَعْنَا
عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي اَنْقَضَ ظَهْرَكَ یعنی اور اوتارا اور الگ سو رکھا ہمنی تجھہ سی
بوجھہ تیرا کہ باعث شکستگی پیٹھہ تیری کا تہا کہ ظاہر مین موہوم اثبات بار گناہ کہ سبب
شکست پشت طاقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی معلوم ہوتا ہی اسکی
ازالہ مین علما ومفسرین نی بہت سی وجوہ وتاویل لکھی اور بیان کئی ہین کہ اونکی
لکہنی سے بسط کلام ہوتا ہی ایک اونمین سے لکھی جاتی ہی کہ مراد وزر سے
گناہ امت ہین کہ دائما دل رؤف ورحیم حضرت شفیع المذنبین مغموم ومحزون
رہا کرتا تہا پس مطمئن ومستمال فرمایا خاطر رافت مظاہر حضرت کو دنیا وآخرت دو
مین آیہ سابقہ اور آیات لاحقہ کی ساتھہ اور فرمایا ۲ آیہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ
وَاَنْتَ فِيْهِمْ یعنی نہین منظور الٰہی کہ عذاب کرے اونکو دنیا مین باوجود ہونی
تیرکی اونمین **اور** فرمایا بوعدہ قبول شفاعت آخرت مین ۱ آیہ وَلَسَوْفَ
يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنی قریب ہی کہ دیوی تجھی پروردگار تیرا پس
راضی وخوشنود ہووگا تو **اور** قول سبحانہ تعالی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ یعنی چاہئی کہ بخشی اللہ تیری واسطی اگلی
گناہ تیری سی اور پچھلی یہہ آیت عمدہ واشہر ہے اس مطلب مین لیکن تاویلین
اسکی علمانی ذکر کی ہین ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ مراد ذنوب
سی بر تقدیر وقوع اور فرض امکان عقل ہین نہ از روی وجود فعل **او**

بعضون نے کہا ہے کہ مراد وقوع و صدور ذنوب سہو غفلت اور یہی تاویل
طبری نے حکایت کی اور قشیری نے اختیار کی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مراد ما
تقدم سے خطیہ آدم علیہ السلام ہین اور ما تاخر سے ذنوب امت ہین حکایت کیا
ہے سمرقندی نے اور قول بعض کا یہہ ہے کہ مراد ساتھہ ذنب کی ترک اولی ہے
اور ترک اولی حقیقت مین گناہ نہین ہے اسواسطے کہ اولی اور اوسکا مقابل دونو
شریک ہین اباحت مین قول محقق و مسلم اس باب مین یہہ ہے کہ یہہ محض تشریف
و تکریم کا ہے نہ اوسکی کہ اس جگہہ کوئی گناہ ہووے اور تمام تحقیق اس کلام
کی ذکر فضل حضرت کی مین آیات قرانی کے گذرے ہے فلیطالع ثمہ و ثانی وجہہ
ہے اور آیۃ یَا أَیُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ
یعنی اے نبی پرہیزکر اور ڈر خدا سے اور اطاعت و فرمان برداری کفار و منافقین
کی مت کر + کہ موہم امکان عدم تقوی اور وجود اطاعت بمقتضای صیغہ امر و
نہی ظاہر یہہ ہے کہ مراد استدامت اوپر تقوی کی اور عدم اطاعت کے ہے اور
بعض نے کہا ہے کہ ظاہر مین خطاب آنحضرت کی طرف ہے اور مراد امت ہے اسیواسطے
فرمایا آیۃ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا یعنی بدرستی اللہ تمہارے
عملون پر خبردار ہے اور کیا تعجب نادان اور نا فہمون سے کہ اس آیہ
کو ظاہر پر حمل کرتے ہین اور نسبت توہم نقص اور صدور ذنوب کی طرف جناب
رسالت مآب إِعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا ہم سب کو خدا اوس سے مامون و محفوظ رکھے
اور اس قول حق سبحانہ مین کہ آیۃ فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا
إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ لَقَدْ جَاءَكَ
الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ
كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ یعنی اگر ہے تو شک مین اوس چیز کے

کہ اوتارا ہمنے تیری طرف پس پوچھہ اون لوگون سے کہ پڑہتی ہین کتاب تجھہ
پہلی البتہ تحقیق آئی ہی تیری پاس راست اور ٹہیک تیری رب کے پاس سے
یعنی قران - پس ہو وی تو ہر آئینہ شک کرنیوالون سے اور ہر آئینہ نہو وے
تو اون لوگو مین کہ جہٹلایا اونہون نے ہمارے نشانیون کو پس ہوگا تو زیان
کارون سے مفسرون نی اختلاف کیا ہی کہ مخاطب اس کلام کے ساتھہ کون ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ واله وسلم یا اونکی سوا کوئی اور جو کہ مخاطب آنحضرت
علیہ السلام مراد لیتی ہین اونہون نی تین وجہہ کہے اوپر اختلاف کیا ہی اول
یہہ کہ خطاب اگرچہ طرف حضرت کی ہے لیکن مراد تعریض بغیر سے ہے جیسیکہ اس
آیہ مین آیہ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ یعنی ہر آئینہ اگر شریک کرداینے
تو ساتھہ خدا کی تعالی شانہ ہو جاوینگے عمل تیرے اور جیسیکہ قول حق سبحانہ
تعالی عیسی ابن مریم علیہما السلام کے بابمین آیہ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ
وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنی کیا تو ہی نے کہا ہے لوگون کو کہ پکڑو مجھے
اور میری ماں کو معبود خدا کی سوا غرض کہ اس روش کی کلام بہت مستعمل ہین
جیسیکہ بادشاہ کسی امیر کو ایک قوم کے اوپر مسلط کرے اور کہی اے امیر اگر
ایسا اور ایسا کرے تو تیرے حق مین ایسا کرونگا ظاہر مین خطاب امیر کی طرف
ہوتا ہی اور مراد رعیت - ثانی یہہ ہے کہ خدا خوب جانتا ہی کہ اوسکا رسول مقبول
شک یعنی شک کرنیوالا نہین ہے لیکن بعض اوقات راہ محبت اور پیار سے باپ
اپنی بیٹی کو اور مولی اپنی غلام کو کہتا ہی کہ اگر تو میرا بیٹا اور میرا غلام ہے تو میرا
حکم بجا لا اور اطاعت میری کر باوجودیکہ یقینا جانتا ہی کہ یہہ میرا بیٹا اور وہ میرا
غلام ہے لیکن تشدداً و تاکیداً یہہ بات کہتا ہے اسیطرح حق تعالی تعریضاً
و کنایتاً فرماتا ہی - ثالث کہ مراد اس جگہہ ضیق صدر اور تنگدلی ہے ایذا و عداوت

گذارے یعنی اونکی ایذا رسانی اور دشمنی پر صبر کر اور پوچھہ اس حال کو پہلی
کتابین پڑہنے والون سے اور احوال انبیا ماتقدم سے کہ کیونکر اونہون نے صبر کیا
اور استقلال رکہا اپنی قوم کے ایذا رسانی اور عداوت رانی سے اور پس انجام
کار تائید سبحانی و نصرت یزدانی نے اونکی دستگیری فرمائی اور معاندین انبیا
کو مخذول و منکوب کردیا چنانچہ قرآن مصدق و محقق ان قصص کا ہے اسواسطے
بوقت نزول اس آیہ کی حضرت نے فرمایا لَا اَشُكُّ وَلَا اَسْئَلُ یعنی نہ مین
شک کرتا ہون اور نہ مین پوچھتا ہون — ابن عباس کہتے ہین سوگند بخدا کہ آپ نے
نہ شک کیا اور نہ پوچھا شیخ عبد الحق بن سیف الدین خصہ اللہ بمزید الصدق والیقین
وعصمہ عن الشک والتخمین کہتے ہین کہ یہان مراد شک سے وہ معنی ظاہرے
نہین ہین کہ منافی و مباین تصدیق کی ہووین بلکہ ایک حالت ہے کہ بیش از معاینہ
و مشاہدہ کہ موجب اطمینان قلب ہووے حاصل ہوتی ہے اور سیہ محمل خطاب
بغیر انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک یہہ قول حق تعالی کا ہے آیۃ
قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ الآیہ یعنی کہہ اے
لوگو اگر ہو تم شک مین دین میرے سے — ولیکن قول خدا تعالی کا آیۃ وَلَوْ
شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ یعنی اگر چاہتا
خدا ہر آئینہ جمع کرتا سب آدمیون کو ہدایت کی اور پس ہو تو نادانون سے
قاضی عیاض نے کہا ہے مراد یہہ نہین کہ ہو نادان باوجود یہ کہ اگر مشیت الہی تقاضا
کرے جمع کرے سب لوگون کو اوپر ہدایت کی اسواسطے کہ اثبات جہل سے ساتھہ
ایک صفت کی صفات حق تعالی سے اور جہل بصفات الہی جائز نہین اوپر
انبیا کی سیما اوپر سید الوری پس مقصود بیان وعظ و پند حضرت کی ہی کہ ا
امور مین تشبہ بسمات جہال نکرین یہہ دلیل اس آیہ مین نہین کہ حضرت مین تلبس

جوہش ہی کہ اوس سی منع کیا ہی بلکہ امر کیا ہی اوپر التزام صبر کے مخالفت اور عراض
قوم ہی کہ باہر آنا ثبات وسیرسے عادت وخصلت جاہلون کی ہی اور بعضون
نے کہا ہی کہ خطاب امت کو ہی کہ تم جاہلون سے نہو جیسکہ اور مواضع مین
کہا ہی اور مثل اسکی قرآن مین بہت ہی اور ایسا ہی قول حق تعالی مین
ایۃ وَاِنْ تُطِعْ اَکْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یعنے اور
اگر اطاعت کریے تو اکثر اونکی کہ زمین مین ہین یعنی کفار گمراہ کرین گی سچی راہ
خدا کی سے مراد حضرت نہین بلکہ غیر حضرت اور ایسا ہی ایۃ وَاِنْ تُطِیْعُوا
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الایہ یعنی اور اگر اطاعت کروتم اونکی جو کافر ہوی اور ایۃ
فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِکَ یعنی پس اگر چاہی اللہ مہر کر دیے
اوپر دل تیرے کی ساتھہ صبر کرنے کے اوپر اذیت کفار کے اور مثل اسکی اور آیتین
کہ مراد سب جگہہ غیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جیسکہ گذرا اور
اللہ تعالی امر ونہی کرتا ہی اپنی حبیب کو ساتھہ جس چیز کے کہ جانتا ہی حالانکہ حضرت
سی کبھی وہ چیز وقوع مین نہین آئی جیسا کہ کہا ایۃ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ
یَدْعُوْنَ رَبَّہُمْ الایہ یعنی اور دور مت کر اور مت ہانک اونکو کہ پکارتے ہین
اپنی پروردگار کو صبح اور شام حالانکہ حضرت نے کبھو اونہین طرد نہین فرمایا
اپنی پاس سے اور قول حق سبحانہ ایۃ وَاِنْ کُنْتَ مِنْ قَبْلِہٖ لَمِنَ
الْغَافِلِیْنَ یعنی اگرچہ تہا تو پہلی اسکی غافلون سے مراد نہ غفلت آیات حق سے
ہی بلکہ مقصود غفلت قصہ یوسف علیہ السلام سے کہ کبھی مخطور دل مبارک
اور مسموع گوش شریف نہوا تہا مگر بوحی آلہی اور سوائی اسکی بہت آیات فرقانی
اور اقوال سبحانی ایسی مضامین موہمہ کے اوپر دال ہین کہ اون سب کے
بیان مین طوالت کلام حاصل ہوتی ہے اسیواسطی بعض پر اختصار کیا گیا

وصل بیان مین ذکر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کتب سابقہ مین اور تعظیم و تبجیل اوسکی اور اخبار اوسکی رسالت و کمالات کا توریت و انجیل مین اور اقرار اہل کتاب کا اوسکی ساتھہ قال اللہ تعالی **الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ** یعنی کہا خدا با برکت و برتری جو لوگ کہ پیروی کرتے مین بہیجے گئے خبر دینی والی خدا کی اب ناخواندہ کہ پاتی مین تعریف اوسکی لکہی ہوئی اپنی پاس توریت و انجیل مین حکم کرتا ہی اونہین ساتہہ امور شرعیہ کے اور روکتا ہی اونہین اشیاء نامشروعہ سے اور یہہ بڑے دلیل ہے اوپر صدق آنحضرت کی کہ خبر دیتی ہے ساتہہ ہونے احوال و صفات اوسکی کتاب یہود و نصارت مین اور الزام اونکا اوسکی ساتہہ کہ اگر مطابق واقع نہوتا البتہ موجب نفرت و تکذیب اونکی کا ہوتا خاص حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور حالانکہ وہ حقیقت مین خوب جانتی اور یہی تہے احوال صدق نبوت حضرت کا اور اب کوئی یہود بے نہ تہا کہ وصف انکا توریت و انجیل مین نہ پڑہتا تہا **اور** مدینہ طیبہ مین ہوا ہے دریافت سعادت ملازمت حضرت اور دیکہی نشان علامات ظہور اوسکی مین جیسے تہے اور ہمیشہ منتظر طلوع کوکب دولت پیغمبر آخر الزمان رہتی تہے اور نصاری کہ معادات و مخالفت رکہتے تہے ساتہہ بعثت پیغمبر آخر الزمان کے استفتاح و استفسار کرتی تہے اور کہتے تہی کہ نزدیک پہنچا ہی وہ وقت کہ سایہ دولت نبی آخر الزمان مین دمار روزگار تم مخالفین و معاندین و مکذبین کا نکالین ہم اور اونکی باپ دادا بوقت ارتحال اس عالم سے وصیت نامے لکہہ کر اپنی اولاد کو دیتی تہے اور یہہ بات کہتے تہی کہ ہمارا اسلام پیغمبر علیہ السلام کو پہنچانا اور کہنا کہ ہمنی سبب اشتیاق مین جان دیے

اور بیان اس تبیان سے ثبات سی کو جو کیا ہی قوله تعالی ۱ ﴿ یعرفونه
كما يعرفون ابناءهم ﴾ حق تعالی فرماتا ہی کہ یہہ کافر آنحضرت کو پہچانتے ہین جیسیکہ پہچانتے
اپنی بیٹون کو کہ بوجود اونکی علم یقینی مشہودے رکہتی ہین بخلاف باپ دادا سیکے
کہ علم اونکا بسماع و اخبار حاصل ہے لیکن جب اس نور نے ظہور کیا سائق
شقاوت ازلی نے کشان کشان اونہین حسد و عناد و تکذیب مین ڈال اور
کفر و انکار اختیار کیا اور دیدہ و دانستہ براہ کتمان حق جاکر تحریف و تغیر
کتاب الله کر دیا اور محبت دنیای دون اور حب ریاست وازون مین بدرک
اسفل شقاوت و خسارت و ذلت پہنچ گئے اور باوجود تحریف و تغیر ابتک دلایل
نبوت و رسالت حضرت اور اعلام شریعت اونکی کتاب مین واضح و لایح ہین
اور روایت ہی کہ نام حضرت کا سریانی زبان مین مشفح اور مشفح ہی کہ معنی اوسکی محمد
ہین اسواسطی کہ شفح اونکی زبان مین بمعنی حمد ہے جب حمد خدا تعالی کی کرتے ہین اور کہتے
ہین شفحا لاها یعنی الحمد لله پس جو شفح بمعنی حمد ہوا مشفح بمعنی محمد ہو وی اور
احوال و صفات و علامات و امارات نبوت حضرت اور زمان بعثت و خروج اونکا
متیقن و متعین تہا جس روز کہ حضرت صلی الله علیه و آله وسلم مدینه منوره مین تشریف
لای عبد الله بن سلام کہ احبار و اشراف یہود اور اولاد یوسف علیه السلام سے
تہا ایمان لایا اور جس روز سے کہ خروج آنحضرت مکہ مین سنتا تہا اوسیدن سے
منتظر حصول سعادت لقای شریف تہا بیت
دلی بود کہ مشتاق لقایت بودم
لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم
اور جب بلقای شریف مشرف ہوا آپ نے پوچہا
کہ ابن سلام توہی ہی عالم اہل یثرب سے کہا نعم یعنی ہان فرمایا مین تجہی سوگند
خدا کی دیتا ہون کہ جسنے توریت بہیجی ہے آیا پاتا ہی تو ذکر و توصیف میرے
کتاب خدا مین کہا البتہ گواہی دیتا ہون مین کہ تو رسول خدا ہی اور خدا ظاہر

و غالب کرنیوالا ہی اور دین تیرا سب دینون کی اوپر غالب ہی اور باہونی
صفت تیری کتاب خدا مین کہ خدا نی بھیجا ہی شاہد اور برات کی تصدیق و تکذیب
و نجات و ہلاک اونکی اور بشارت دینی والا مطیعون کا ساتھہ ثواب کی اور
ڈرانیوالا عاصیون کا ساتھہ عقاب کی اور حرز الامیین کہ مراد اوس سے
عرب ہین کہ اکثر خط و کتاب نہین رکھتی اور تعلیم و تعلم نہین جانتی باوجودیکہ
جناب حضرت سید الوریٰ نسبت و پناہ تمام عالم مین مخصوص ہین بسبب بعثت
حضرت کی اونہین اور قرب انکا آپکی ساتھہ دیا سجہتہ عدو و انکی سب قوم
جہل و ضلالت مین اور بعد مقام علم و ہدایت ہی - دوسری روایت مین یہ
ہی - کہ ابن عباس نی کعب سی پوچھا کہ کیونکر پاتا ہی تو نعت رسول مقبول
کی توریت مین کہا یون لکہا ہی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَبْدِيَ الْمُخْتَارُ مَوْلِدُهُ
بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهُ بِالْمَدِينَةِ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيظٌ
وَلَا سَخَّابٌ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ
يَعْفُو وَيَغْفِرُ یعنی محمد بن عبد اللہ کا بندہ میرا ہی مختار مولد اوسکا مکہ ہی
اور مہاجرت اوسکی مدینہ اور ملک اوسکا شام - نہین ہی درشت خو و سخت
دل اور نہ فریاد کرنیوالا بازارون مین اور نہین جزا دیتا بدی کو ساتھہ بدی کی
لیکن عفو فرماتا ہی اور درگذر کرتا ہی + اور ایک روایت مین مدح امت مرحومہ
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہی ہی کہ فرمایا کہ امت اوسکی شکر گذار
ہوگی غم و شادی خوشی ناخوشی مین تکبیر کہنی والی ہر بلندی مین حمد کہنی والی
ہر پستی مین ثنا کرتی ہین آفتاب کی نماز مین اور جب پہنچی وقت نماز ادا کرتی ہین
اگرچہ خاک دیہہ مین ہو دین ازار باندہین نصف ساقون اپنی کی اوپر اور وضو
کرین اوپر اطراف اعضا اپنی کے موذن اونکا ندا کرتا ہی بیچ آسمان مین بیچ جا

ہمیشہ صفین اونکی قتال و نماز مین یکسان ہو وین اور اونہین رات مین
زمزمہ ہووی مثل زمزمۂ زنبور مراد اس سی اوراد شب ہین اور یہ روایت
ابوہریرۃ مین آیا ہی کہ سنا مینی رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا
جب اوتری موسی علی نبینا و علیہ السلام کی اوپر توریت اور پڑہا اوسے
پایا اوسمین ذکر امت حضرت کا کہا خداوندا پاتا ہون مین الواح مین ذکر اس
امت کا کہ وہ آخر و سابق ہین یعنی آخر وجود مین اور سابق فضل مین
شفاعت کیجاتی ہی اونکی واسطی بر ستا ہی مینہ اونکی دعا سی اور کہاتی ہین غنایم
اور یہہ خواص اس امت سی ہی کہ آسان کیا گیا کام اونکی اوپر اور حلال
ہوئین غنایم اونکی واسطی اور صدقات بخلاف امم سابقہ کی اور جب ارادہ
کرتا ہی ایک نیکی کا اور نہین کرتا وہ بدی محظورہ لکہی نہین جاتی بوقت
عمل البتہ لکہی جاتی ہی ایک اور جب کرتا ہی ایک نیکی لکہی جاتی ہین دس
اور دیا گیا ہی اونہین علم اول و آخر اور ماریں گی مسیح دجال کو اور
بعض روایت مین آیا ہی کہ موسی علیہ السلام نے الواح توریت سی قریب تر
صفت کی اس امت سی کہ آخر مین اونکا ذکر کین اور کہا ای خداوند اوس
امت کو میری امت گردان فرمان الہی آیا کہ یا موسی اوس امت کو تیری امت
نہو گردون کہ وہ امت میرے حبیب کے ہوگی پہر دعا کی موسی نے کہ یارب مجہے
اوس امت مین گردان پس دی گئی موسی نزدیک اس کلام کے دو خصلت کہ
یٰمُوسٰی اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِی وَبِکَلَامِی
فَخُذْ مَا اٰتَیْتُکَ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ یعنی ای موسی تحقیق مینی برگزیدہ
و ممتاز کیا تجہکو سب لوگون کی اوپر ساتہ رسالت و کلام اپنی کے پس لے
اور پکڑ جو چیز کہ دی ہی مینی تجہی اور ہو شکر گزاروں مین سے پس کہا موسی

نے خداوند امین راضی ہوا ساتھ اوسکی اور ابو نعیم سالم بن عبد اللہ بن عمر بن
الخطاب سے روایت کرتا ہی کہ ایک مرد نے کعب احبار سے کہا کہ مینے دیکھا خواب
مین کہ گویا لوگ واسطے حساب کی جمع کئے گئے ہین پس پکارے گئے انبیا اور آئی
ہر نبی کے ساتھ امت اوسکی اور دیکھے گئے ہر نبی کے واسطے دو نور اور اوسکے
متابعون اور پیرودن کی لئی ایک نور کہ جاتا تھا اونکے ساتھ پس پکارے گئے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تھا ہر موی شریف کہ اونکے بدن مبارک مین
تھی اوستی ایک نور اور ہر ایک کو اونکی متابعین و منقادین سے دو نور پس
کعب نے کہا اور وہ نہ جانتا تھا کہ یہہ مرد اپنی خواب سے خبر دیتا ہی یہہ تجھی
اس حدیث سی کسنے خبر دی ہی اوس مرد نے خدا کی قسم یاد کی اور کہا مینے
خواب مین یہہ معاملہ دیکھا ہی پس کعب نے کہا سوگند بخدا کہ جان کعب کے اوسکی
دست قدرت مین ہے یہہ صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوسکی امت
کی ہی اور وہ صفت انبیا اور اونکی امتون کی کتاب خدا مین کیا تو نے توریت
مین پڑھا ہے غرض کہ کتب سابقہ و صحایف سالفہ سب آپکی نعت و بعثت
کی اوپر مخبر ہین **وصل** اخبار منتشرہ سے علم یہود بخوبی ثبت شدہ اور نبوت
حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عناد و انکار اون اشرار
نابکار کا بعد از ظہور اس دولت پایدار کے مگر وہ لوگ کہ توفیق و ہدایت قرین
حال اونکی ہوئی اکثر ہین کہ ہمیشہ ذکر آنحضرت توریت مین درس کہتی تھے اور
تکرار کرتی تھے اور اپنی اولاد کو تعلیم و تلقین کرتے تھی اور حلیہ شریف
بیان کرتی تھی اور وقت خروج و بعثت حضرت تعین کرتے تھی اور کہتی تھے
کہ خروج اونکا مکہ سے اور ہجرت طرف مدینہ کی ہوگی اور جب حضرت مبعوث ہوئے
از راہ حسد و عناد یہہ بات لگی کہنی کہ یہہ وہ شخص موعود نہین ہے کہ جسکی ہم تھے

ہم خبر دیتی ہی بلکہ ازروی اعراض و انحراف تحریف کی کرلی لیکن باوجود تحریف
و تغیر اب تک دلایل و شواہد اوسکی توریت مین لایح و واضح ہین — ابو عامر
راہب ایک شخص تہا قبیلہ اوس سے اور کوئی شخص اوس و خزرج
مین سی زیادہ تر و صاف راہب سے خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو نہ تہا — حال اسکا یہہ تہا کہ یہود مدینہ کی ساتہہ موالفت و مصاحبت رکہتا
تہا اور پوچہا کرتا تہا اون سی باتین دین کی اور یہود اوسی صفات رسول
رب العالمین سی آگاہ و خبردار کرتی تہے اور کہتی تہے کہ یہہ مدینہ دار ہجرت
اوسکا ہی اسکے بعد یہود تیما پاس گیا اونہون نے بہی مثل اوسکی خبر دی پہر
بطرف شام گیا اور نصاریٰ سی سوال کیا اونہون نے بہی بہ نعت و صفت
آنحضرت خبر دی پس باہر آیا اور نکلا وہان سے ابو عامر اور ترہب اختیار کیا
اور لباس پہنا اور کہا کرتا تہا کہ مین اوپر ملت حنیفہ اور دین ابراہیم کی ہون
اور منتظر خروج پیغمبر آخر الزمان کا اور رب اوقات اسی ابو عامر مخذول
اپنی جنیون سے بہی صفات و مشخصات حضرت کی سنتے تہی لیکن بوقت ظہور
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی حال نکبت مآل پر رہا اور نفاق و اکا
اختیار کیا اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کس چیز کے اوپر تو مبعوث ہوا ہے
آپ نے فرمایا اوپر ملت حنیفہ کے کہا نہین بلکہ خلط و آمیزش کردیا تو نی اوسکو
اوسکی غیر کے ساتہہ حضرت نی جواب دیا اور فرمایا بلکہ لایا مین اوس دین کو بیضا
و نقی پاک و صاف سچی کیا ہوا ای ابو عامر وہ احبار کہ سچی خبر دیتی تہی احبار
یہود میرے صفات سی کہا تو وہ نہیت ہی کہ جسکی توصیف و تعریف یہود بیان
کرتی تہے آپ نے فرمایا تو جہوٹا ہی ای ابو عامر کہا مین دروغگو نہین ہون تمہارا
دعوی دروغ ہی حضرت نی فرمایا خدا دروغگو کو وحید و طرید و غریب مارے

بعد اوسکے رجوع کیے ابو عامر نے مکہ مین اور متابعت اختیار کے دین قریش کے
اور تدین و ترتیب کہ پہلی رکہتا تہا چہوڑ دیا پس وہان سے ملحق بشام ہوا اور وہان
جاکر غریب و طرید و وحید موا بدعاے آنحضرت کہ اوسکی حق مین کیے تہی اسی
جگہہ سے معلوم ہوتا ہی کہ علم و دانش کچہہ کام نہین آتی بغیر توفیق و ہدایت کی
آیۃ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاۤءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ یعنی اور حق
تعالی ہدایت کرتا ہی جسے چاہی طرف راہ سیدہے کی **بیت** این سعادت بزور بازو
نیست تا نہ بخشد خداے بخشندہ ❋ اور بیٹا ابن ابی عامر حنظلہ کہ اوسی غسیل الملائکہ
کہتی ہین بملازمت خدمت بابرکت حضرت مین حاضر ہوا اور ایمان لایا اور سعادت
صحابہ سے ہوا **اور** قصہ اوسکی تسمیہ کا بغسیل مشہور و معروف ہی — ابن حبان
اپنی صحیح مین اور حاکم مستدرک مین لاتی ہین کہ وہ نوکتخدا تہا طلب اوسے پیدا نکاح
کیا تہا اور اپنی زوجہ سے مضاجعت کہ ناگاہ آواز شدت حرب و جنگ افواج
روز احد مین سینے بطاقت ہوا اور فرصت غسل جنابت نپایی باہر نکل اور مشغول
جنگ ہوکر شہید ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوپر مکشوف ہوا
کہ فرشتی اوسی غسل دیتی ہین فرمایا حقیقت حال حنظلہ کیا ہی اور کس
سبب اوسی شہدا مین سی مخصوص بغسل کیا ہی **اور** بعض روایات مین
یون آیا ہی کہ جب تہا جاؤ اوسکی زوجہ سے پوچہو بیوہ نی حقیقت حال عرض
و بیان کردی **اور** اسی جگہہ سے ہی کہ امام ابو حنیفہ نزد شہید جنبی کو حکم
غسل فرماتی ہین **اور** امام شافعی اور صاحبین امام صاحب کے ساتھ خلاف رکہتے
ہین اور کہتی ہین وہ غسل کہ جنابت اوسکا موجب ہے بجہت خروج دار تکلیف
سی ساقط ہوا اور وہ غسل کہ بسبب موت تہا ساقط اوسکی شہادت ہوے سے
پس اور غسل واجب ہو وی **اور** امام صاحب اسی قصہ حنظلہ کو دلیل و مستند

لائی ہیں اپنی قول کی اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ بعض روایات میں آیا ہی کہ وہ جب تہا اول و اقوی دلیل ہی اوسپر

ابیات

مشنو کہ در ہزار مجلد توان نوشت — دیباچہ صحیفہ مدح و ثنای تو
در ہر طرف کہ عقل کند انتہای ہیچ — ذکر جمیل میشنو از برای تو
کروبیان عالم علوی نمیرسند — از سینہ ہای اہل تو الا دعای تو
سلطان بہ سیم سرمہ کش و سر نبود — در دیدہ ہای خویش کشد خاک پای تو

قطعہ

نظم در صفت و ثنای سید دوسرا این

سید وافی علوم من لدنی اقتباس — شاہ اولی سریر رب زدنی التماس
سبحہ وحی او بستہ چو یک شکر از نو بدل — امر و نہی او نہادہ قصر ملت را اساس
راز او در خانقاہ لی مع اللہ شد شعار — ناز او در بارگاہ رب الی اللہ شد سپاس
طبل فضلش در لعمرک زد با سمانہا میرسد — وز تواضع در زمین او دست حق میکرد داس
گفت حق ای گنج رحمت بخش تو از بہر — گفت یارب امتی برای عاصیان شد التماس

کذا فی درج الدرر و آثار النبوۃ و مدارج النبوۃ یونہی ہی درج الدرر اور آثار النبوۃ اور مدارج النبوۃ میں — اب وہ اخبار کہ توریت و انجیل و زبور اور صحف ابراہیم و آدم وغیرہا میں صفت و مدح حضرت میں آئی ہیں نقل کرتی ہیں

وصل

دانشوران عقل بلند اور طالبان سیر ارجمند پر مخفی و پوشیدہ نہیں کہ بعد از اخبار قرآن صحیح البیان کہ صفات و احوال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں ناطق ہی اثبات اس مدعا میں حاجت کسی کتاب سابقہ اور دلیل قاطعہ کے نہیں ہے لیکن واسطی الزام و افحام ان کفار معاند شعار کی وارد کرنا اونکا درکار ہے تا مومنین موقنین کو بہی زیادہ موجب اطمینان و مزید نورانیت ایمان و ایقان ہووی — جاننا چاہی کہ توریت میں بعد از حمد

و تحریف و تغیر و تبدیل و خیانت تہا کہ جانب ان اشقیا سے وقوع مین آئی یون لکہا
ہی کہ تجلی کے خدا تعالی نے سینا سی اور چمکا وہ نور ساعیر سی اور آشکار ہوا
فاران سی ۔ معلوم کرنا چاہی کہ سینا نام ایک پہاڑ کا ہی کہ اوسی طور سینا اور
طور سینین کہتی ہین تجلی سے حق سبحانہ نے اوس کوہ پر اور کلام کیا اوسکی اوپر
عیسی علیہ السلام اور ظاہر ہوئی نبوت اور نازل ہوئی انجیل اوسپر اور فاران
نام عبرانی ہی جبال بنی ہاشم سی کہ مکہ مین کہ ایک مین اونمین سی حضرت تعبد فرماتے
تہی اور بدو وحی وہین ہوا ہی اور وہ تین پہاڑ ہین ۔ ابن ابی قتیبہ کہ علما
امت سی ہین اور پڑہنے والا کتب سالفہ اور مترجم اوکا اعلام النبوۃ مین
لکہا ہی کہ اسمین کچہ غموض و خفا نہین کسیکی اوپر کہ تامل و تدبیر کرے اوسمین ثابت
ہوا ہی کہ مراد تجلی خدا سینا سی انزال توریت ہی اوپر موسی علیہ السلام کے
طور سینا مین اور مقصود اشراق حق سبحانہ ساعیر سے انزال انجیل عیسی
علیہ السلام کے اوپر ہے کہ وہ وہان سکونت رکہتی تہے ساعیر مین بیچ ارض خلیل
کی ایک گانو مین کہ اوسی ناصرہ کہتی ہین اور وجہ تسمیہ اس قوم کی بہ نصاری سے
بہی یہے اور ایسا ہی ثابت ہی کہ استعلان اوسکا جبل فاران سے بانزال
قران ہو وی اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور توریت کی سفر خامس
مین کہ خطاب کیا پروردگار عالم نے موسی علیہ السلام کے ساتہ کہ تیرا پروردگار
پیدا کرتا ہی اور برپا رکہتا ہی واسطی بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر تیری بہائیون
سی اور ایک روایت مین اوکی بہائیون سی ۔ پس اس کلام سے دلالت واضح
ہی اوپر نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بعضی یہود کہتی ہین کہ
مراد ساتہ اس نبی موعود کی یوشع بن نون ہی یہہ قول باطل ہی اسواسطی کہ
یوشع کفو و مثل موسی کا نہ تہا بلکہ خادم اوکی حیات مین اور سوا کہ وہ موسی اوکی

دعوت کا بہی وفات سی پس ثابت و متحقق ہوا کہ مقصود نبی موعود محمد ہین صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کفو و مماثل موسی علیہ السلام کے ہتی نصب دعوت ہین اوپر
تحدی بمعجزہ و تشریع احکام و اجرای نسخ اوپر شرایع سالفہ کی **اور** بہت
دلیلین باہر و زاہر ہین کہ پیغمبر آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ اونمین
کچہہ شک و شبہہ نہین **اور** فرمانا حق سبحانہ کا کہ رکہتا ہون مین اپنا کلام اوسکی منہہ
مین دلیل واضح ہی کہ مراد اوس سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اسواسطے
کہ غرض اوس سے یہہ ہی کہ وحی کرتا ہون مین طرف اوسکی کلام نہ صحف و الواح
اسواسطے کہ وہ امی ہے لکہہ پڑہ نہین جانتا **وصل** وہ جو ذکر کیا ہی ابن ظفر
نی کہ نقل قول یوحنا ہی کہ وہ حواریون سی ہی انجیل مین مسیح سے یون لاتا ہی
کہ مسیح نے کہا کہ طلب کرتا ہون مین اپنی باپ سی کہ دی تمہین فارقلیط دوسرا
کہ ثابت و قایم رہی تمہارے ساتہہ ابدتک وہ روح حق ہی تعلیم کریگا تمہین ہر چیز
اور کہا لیجانیوالا ہی کنایہ کیا اپنی ذات سی اور آتا ہی بعد اوسکی فارقلیط
زندہ کریگا اسرار کو واسطی تمہارے اور تفسیر دیگا ہر چیز کو اور گواہی دیگا
میرے واسطی جیسیکہ مین گواہی دیتا ہون واسطی اوسکی اور لاتا ہون مین تمہارے
واسطی امثال اور وہ لاویگا تاویل اوسکی کہ مراد تاویل قران ہی کہ محتمل تاویلات
و معانی بہت کا ہی بخلاف اور کتابون کے پس اگر مجہی دوست رکہتی اجابت کرو
اور نگاہ رکہو میرے وصیت اور مین مانگتا ہون اپنی باپ سے کہ دیوی تمہین فارقلیط
دوسرا کہ ہووی تمہارے ساتہہ انقراض دہر تک **اور** اختلاف کیا ہی نصاری
نی تفسیر فارقلیط مین بعضی کہتی ہین بمعنی حامد ہے اور بعض بمعنی مخلص یعنی رسول
ہی کہ آتا ہی واسطی خلاص عالم کے اور یہہ تفسیر موافق ہمارے غرض کے ہی
اسواسطے کہ ہر نبی خلاص کنندہ امت کا ہی کفر و شرک سے اور اسی بات پر شاہد

ہی قول مسیح کا انجیل مین کہ تمام مراد اسکی خاص عالم کی ہی اور جب ثابت
ہوا کہ مسیح نی اپنی کو فارقلیط کہا اور باپ سی دوسرا فارقلیط طلب کیا پس شارکت
لفظی و معنوی حاصل ہوئی اور اگر فارقلیط بمعنی حامد ہووی پس کونسا لفظ قریب
تر ہی ساتھہ احمد و محمد بھی اس لفظسی اور اطلاق لفظ پدر کا بنسبت باری
عز اسمہ محرفات اہل کتاب سے ہی اور اشارہ ہی ساتھہ پروردگار سبحانہ و تعالی
کی اسواسطی کہ یہہ لفظ تعظیمی ہی کہ خطاب کرتی ہین ساتھہ اوسکی معلم لوگ کہ استاد
علم اوس سے حاصل کرتے ہین نہ معنی حقیقی پدر کی اور ہمیشہ عادت سے
اسرائیل و بنی عیص کے تہی کہ کہتی تہے نَحْنُ اَبْنَاءُ اللّٰہِ یعنی ہم بیٹی خدا کی بت اپنی کو
و فہم تدبیر سے اور یہہ جو مسیح نے کہا کہ بہیجا ہے اوسی میرا باپ بنام میرے
کی اشارت ہی بشہادت مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسکی حق مین ساتھہ
صدق و رسالت کی کہ متضمن ہے اوسی قران مدح و تنزیہ اوسکی سے کہ افترا
و بہتان کیا گیا ہی اوسکی حق مین اور دوسرے ترجمہ انجیل مین آیا ہے کہ کہا
مسیح نے نہین آتا فارقلیط جب تک کہ نجاؤں مین اور جبکہ وہ آوی توبیخ و تشدید
کریگا عالم کو اوپر خطیہ کے اور نہین کہتا وہ کلام اپنی طرف سی بلکہ اور خبر دیگا
بحوادث آیندہ اور دوسرے روایت مین آیا ہی کہ نہین کہتا وہ اپنی نفس سے
بلکہ تکلم کرتا ہی جو کچھہ کہ سنتا ہی خدا کی طرف سی بوحی جیسکہ فرمایا ہی اوسکی
حق مین آیۃ ﴿ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْہَوٰی اِنْ ہُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی یعنی
اور نہین کہتا خواہش نفس سے وہ کہتا اوسکا مگر بوحی کہ وحی کیا گیا ہی طرف
اوسکی اور کہا ہی کہ سینی تمجید و تقدیس مین کی اب مسیح مین جیسکہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کی ہی کہ وصف کیا اوسی برسالت اور پاک
و مبرا کیا اوسے اور اوسکی ماں کو نسبت ظن فاسد اوسکی امت کے پس یہہ تمام

صفات حضرت کی ہین کہ مسیح نے خبر دی ہی **اور** کون ہی جسنی توبیخ کیا ہی علماے
بنی اسرائیل کو اوپر کتمان حق کیے اور تحریف کلم کیے اونکی سوا ضع سیے اور بیچ
دین سی ساتہہ ثمن قلیل کیے **اور** انجیل مین حق تعالی نے وحی کیا عیسی
علیہ السلام کو کہ تصدیق کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیے اور اپنی امت کو اگاہ
کر کہ جو کوئی اونین سیے ادراک زمان حضرت کا کرسیے ایمان لاوی اوسپر اور
پس بکر بتول یہہ جان سیے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہوتا آدم و بہشت
و دوزخ کو مین پیدا نکرتا **اور** جب مینے عرش کو ایجاد و پیدا کیا مضطرب تہا
قرار نکرتا تہا پس عرش کے اوپر لکہا مینے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ساکن ہوا اور قرار پکڑا **اور** مواہب اللدنیہ مین بیہقی اور ابن عباس سیے
روایت ہے کہ جب جارود نصرانی ملازمت حضرت مین آیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اسلام لایا کہا سوگند ہے خدا کہ بہیجا ایک شخص کو حق بتحقیق پایا مینے وصف و نعت
تیرے انجیل مین اور بشارت دی ہی تیرے ساتہہ ابن بتول نے **اور** بیہقی نے
دلایل النبوۃ مین ابوامامہ باہلی سیے اور وہ ہشام بن العاص اموی سے لایا ہی کہ بہیجا
گیا مین اور ایک شخص دوسرا طرف ہرقل قیصر روم کیے تا اوسی دعوت باسلام
کرین ہم پس ایک رات ہرقل نے ہمین اپنی پاس بلایا اور ایک صندوق زر
اندودہ کہ اوسمین بہت خانہ چہوٹی چہوٹی تہے منگا کر کہولا کہ اوسمین تصویرین
آدم سی تا محمد مصطفےٰ تک سب انبیا علیہم السلام کے موجود تہین ہمکو ہر ایک تصویر
دکہلا کر پوچہا کہ آیا اس تصویر کو جانتی ہو ہمنی جواب دیا کہ نہین جسوقت
تصویر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیے دکہائی اور کہا اسی پہچانتے ہو
ہمنی کہا بات یہہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس رونا لیا ہمنی
اور اوٹہا ہرقل واسطی تعظیم شبیہ حضرت کی اور بیٹہا اور کہا کیا یہہ

محمد مہین ہمنی کہا ہان اس شبیہ کو کہ تونی دیکھا گویا بہ زیارت حضرت مشرف ہوا تو پس ایک ساعت اوس صورت کو بغور دیکھا اور کہا واللہ یہہ آخرزمان ہی اس صندوق مین تھا و نیز انبیا علیہم السلام مین اور سوای اونکی کہا ہمنی کہان سی تجھی یہہ حاصل ہوئی ہین کہا آدم علیہ السلام نے جناب باری عز اسمہ در خواست کی تھی جو انبیا علیہم السلام کہ اونکی اولاد مین ہونگی اونکو مجھی دکھلا پس بھیجین حق تعالی نے صورتین اونکی آدم کے پاس اور تھین یہہ صورتین خزانہ آدم مین جہان کہ سورج چھپتا ہی پس نکالا اونکو ذو القرنین نے اور سونپا دانیال کو

بیان ذکر شریف در زبور

وہ جو بیچ زبور حضرت داود کے ہے زبور ۴۵ مین حق تعالی نے پیغمبر آخر الزمان خطاب کیا اور فرمایا یہہ ہے فَاضَتِ النِّعْمَةُ مِنْ شَفَتَيْكَ یعنی ٹپکتی ہے نعمت دنیا و آخرت دونو ہونٹون تیری سے مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اِلَى الْاَبَدِ اسی سبب سے برکت دی اللہ نے تیرے واسطی ابد تک تَقَلَّدْ اَيُّهَا الْجَبَّارُ السَّيْفَ حمایل کر ای بزرگ شکستہ بند اپنی شمشیر کو فَاِنَّ شَرَائِعَكَ وَسُنَّتَكَ مَقْرُوْنَةٌ بِهَيْبَةِ يَمِيْنِكَ یعنی پس بدرستیکہ تیری شریعتین اور حکمتین ملی ہوی ہین ساتھ بزرگی اور ید داہنی ہاتھ تیرکی وَسِهَامُكَ مَسْنُوْنَةٌ اور تیر تیری تیز کئی گئی ہین وَجَمِيْعُ الْاُمَمِ يَخِرُّوْنَ تَحْتَكَ اور سب استین اور تمام عالم منہہ کی بل گرینگی بیچ نیچی تیرے غرض کہ مراد اس مزبور سے نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کہ فیضان نعمت شیرین کلامی اور برکت ابد تک اور تقلد سیف کہ عادات عرب سے ہی اور آنحضرت عربی ہین اور کسی امت مین بجز عرب شمشیر کو اپنی گردنون مین حایل نہین کرتے اور حضرت صاحب شریعت و سنت ہین کہ ظلمت کفر ساتھہ سیف اسلام کے دور کر دیے اور یہہ زبور مین آیا ہی کہ داود علی

یشعیا و علیہ السلام نے بکریت وزاری بجناب حضرت باری عرض کیا کہ یارب جلد بھیج
ظاہر و پیدا کر نیوالی سنت کو تا لوگ جانین کہ مسیح بشر ہے اور یہہ دعائے داود و نیز
از وجود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح علیہ السلام کے تھی مراد
وہ ہی کہ خداوندا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیج تا لوگون کو جتاوے
اور آگاہ کرے کہ مسیح بشر ہی نہ الٰہ مراد داود کی یہہ ہے کہ لوگ باب
مسیح میں دعوی الوہیت کرینگے اور ذکر داود علیہ السلام مین بھی آیا ہے
کہ آنحضرت کو حق تعالی نے برگزیدہ کیا ہی ساتھ اوسکے درستی کردار ولفتار کے
اور دیا ہی اوسی ظفر و نصرا و پر اعدا کی اور اوسکی امت کو برگزیدہ کیا ساتھ
کرامت کی تسبیح کرتے ہین حق تعالی کو اپنی خوابگاہ مین او تکبیر کہتے ہین ساتھ
آوازون بلند کے اونکی ہاتون شمشیرین تیز ہین واسطی انتقام دشمنون
خدا کی امتون سی کہ عبادت نہین کرتے اوسکی اور قید و بند کرتی ہین بادشاہ
اون امتون کو ساتھ قید و نکی اور اونکی اشرافون کو ساتھ طوقون کے
اور مزمور مین آیا ہی کہ خدا تعالی نے صیہون سی کہ مراد اوس سے مکہ ہے
ظاہر کیا تاج مرصع محمود کہ مقصود تاج سے ریاست و امامت رکھی ہے
اور محمود سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے مزمور مین آیا
ہی کہ وہ مالک ہوتا ہی اور جود و بخشش کرتا ہی دریا سی دریا تک اور انہار سے
انقطاع ارض تک جبہتی ہین اہل جزایر آگی اوسکی بزانو سے ادب کے اور جا اٹھتے
ہین دشمن اوسکی خاک کو ساتھ زبان کی آتی ہین ملوک ساتھ ہمنشینون
اور خواصون اپنی کی اور سجدہ کرتی ہین اور سر زمین پر رکھتی ہین اور
فروتنی ظاہر کرتی ہین اوسکی روبرو ساتھ فرمان برداری کے و گردن نہتے
خلاصی کرتی ہین اندوہ ستم دیدہ کو اوس شخص سے کہ قوی و زبردست

ہی اوس سے اور رہائی دیتی ہی ایسی ضعیف کو کہ اوسکا کوئی نصیر و یار
وہ نہین ہی اور مہربانی کرتی ہی ضعیفون اور مسکینون پر اور درود بہیجی جاتی
ہی اوپر اوسکی اور دعا کیجاتی ہی ہر وقت اور ہمیشہ رہتا ہی ذکر اوسکا ابد
تک **وصل** جبکہ کتب ثلثہ توریت وانجیل وزبور مین وصف انحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مذکور و مذبور ہے صحف اور انبیا مین بہی مسطور و
مرقوم ہے حتی کہ بیچ صحیفہ آدم ابو الانبیا کے نقل کیا ہی کہ پروردگار تعالی
و تقدس نے وحی بہیجی طرف آدم کے کہ مین ہون خدای مکہ اور اہل مکہ میرے
ہمسایہ ہین اور زایر اور جانیوالی کعبہ کے میرے مہمان اور کنف عنایت و
حمایت اور سایہ حفظ و رعایت میرے مین ہین معمور و آباد کرون مین وہ خانہ
ساتہہ اہل آسمان و زمین کے آوینگے وہان گروہ گروہ پریشان بال غبار آلودہ
آواز نکالنی والی لبیک کہتی والی اور اشک انکہون سے گرانی والی اور جو لوگ
بزیارت اوس گہر کے آوی اور مقصود اوسکا بجز زیارت خانہ اور رضا
و خوشنودی میری کی کہ صاحب خانہ ہون نہووی ایسا ہووے کہ گویا میری
زیارت کی اور میرا مہمان ہوا سزاوار و لایق ہے کرم کے وہ ہی کہ اوسکی
تکریم کرون مین اور صحیح دم بہیجون اور کام اوس گہر کا ایک پیغمبر کو سونپ
دون تیری فرزندون سی کہ اوسی ابراہیم کہین **او**ر صحف ابراہیم مین آیا
ہی کہ ای ابراہیم تیری دعا شان اسمعیل تیری فرزند مین مین قبول کی
اوسپر اور اوسکی نسل پر برکات فایض کرونگا اور اوس سے ایک فرزند
پیدا کرون بہت معظم و مکرم کہ نام اوسکا محمد صلعم ہووے اور بلند قدر اور
برگزیدہ ہووی اور امت اوسکی بہتر سب امتون سے **او**ر کتاب حیقوق مین
کہ ایک پیغمبر تہے معاصر دانیال پیغمبر منقول ہے کہ [illegible]

جبال کو منظر ہے احمد کو کہ ہوتی ہی زمین اوسکی تعریف و توصیف سی اور مالک ہوتا ہی سب زمین و کردنون کا **اور** اوسی کتاب مین یہہ بہی آیا ہی کہ ہر آئینہ منیر و روشن ہوتا ہی آسمان بہا ئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اوسکی روشنی سے اور نہایت کو پہنچتا ہی کام دین وملت کا اوسکی زمانہ نبوت مین جیسیکہ قران مین آیا ہی اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ یعنی پورا کیا مینی تمہارے واسطی دین تمہارا اور تمام کین تمپر اپنی نعمتین — وہب بن منبہ سے منقول ہی کہ مینی کتب قدیمہ مین پڑہا ہی کہ خدا تعالی و تقدس اپنی عزت و جلال کی سوگند یاد کرتا ہی کہ بہیجون مین جبال عرب پر ایک نور کہ بہر دی ما بین مشرق و مغرب کو اور پیدا کرون مین اولاد اسمعیل سے پیغمبر عربی امی کہ ایمان لاوین اوسپر سب ستارے آسمان کی اور روئیدگیان زمین کے اور سیرے ربوبیت اور اوسکی رسالت پر سب ایمان لاوین اور اپنی دین آبائی سے بیزار ہون اور بہاگین **اور** موسی علیہ السلام نے کہا کہ پاکی تجہہ خدا اور تیری نامون کو بتحقیق گرامی رکہا تونے اس پیغمبر کو کہا انتقام کہینچونگا مین اوسکی دشمنون سی دنیا و آخرت مین ظاہر و غالب کرونگا اوسکی دعوت بر دعوت کی اوپر اور خوار و ذلیل کرونگا اوسکی مخالفین شریعت کو اوسی بعدل تربیت کیا مینی اور واسطی عدل و داد کی برانگیختہ کیا مینی قسم بعزت اپنی کے کہ خلاص کرونگا مین بسبب اوسکی امتون کو آتش دوزخ سے آغاز کیا مینی دنیا کو ساتہہ ابراہیم کی اور ختم کیا مینی ساتہہ محمد کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جو کوئی پاوی اوس سے اور ایمان نہ لاوی اوسپر اور اوسکی شریعت مین نہ آوی پس وہ خداسی بیزار ہی **وصل** اور صحف اشعیا پیغمبر علیہ السلام مین آنحضرت کا مذکور ہے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ وہ بندہ میرا ای کہ شاد و خورم ہی ساتہہ اوسکی دل میرا بندہ مختار میرا نور سندی

میرے نفس سے افاضہ کرتا ہون اوسپر روح اپنی اور بھیجتا ہون وحی پس ظاہر ہوتا
ہی اوپر امتون کی عدل اپ بندہ کہ خندہ نہین کرتا سنی نہین جاتی آواز اوسکی
بازارونمین بینا کرتا ہی آنکھین اندہون کی شنوا کرتا ہی کان بہرون کی زندہ کرتا ہی
دلون مردیکو قد دیتا اوسی جو کسیکو نہین دیا احمد کہ حمد کرتا ہی میرے حمد تازہ
دنو ضعیف و مغلوب نہین کیا جایگا میل و رغبت نہین کرتا ہوائی نفس خوار
نہین رکہتا صالحین کو اور سوائی اسکی بہت تعریف و توصیف آپ کی مذکور ہے
اور یہہ بہی آیا ہی کہ ای محمد مین خدا ہون کہ عظیم و رفیع و قوی کیا مینی تجہی حق
اور کیا مینی نور امتون کا تا دا کرے تو آنکہین کو روں کی او خلاصی بخشی تو ان
نفس اور مقیدان ہوا و ہوس کو تا یکسو ہو بل سے طرف تو ایمان کے اور
بہی اوسی صحیفہ اشعیا مین آیا ہی کہ کہا مجہی پروردگار نے [illegible]
خبر دی جو کہ دیکہتا ہی تو پس اونہا مین اور دیکہا مینی دو سوار سامنی سے آتی مین
ایک سوار حمار اور دوسرا سوار جمل کہتا ہی ایک دوسرے کو کہ بابل و روہان
کی بت کہ تراشی ہوئے اب گر گئے کہ علما سی بی ہیتنج او مستخلص کتب سماویہ کا کہتا ہے
کہ مراد صاحب حمار مسیح بن مریم ہیت باتفاق ہمارے او نصاری کے پس کیون
نہ مراد صاحب جمل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہو وین اسواسطی کہ سقوط بابل
او روہان کی بتون کا اوپر ہاتہ ہمارے پیغمبر کے نہ اوپر ہاتہ مسیح کے اور کہا ابن
قتیبہ نے کہ کتاب اشعیا مین ذکر مکہ و بیت و حجر اسود کا ہی جیسی بوسہ دیتی ہین
اور کہا پروردگار نے مکہ کو کہ خوش ہوائی عاقر اور نطق کر تسبیح کہ تیری اہل بیت
ہو دین میرے اہل سے مراد اپنی اہل سے اہل بیت المقدس رکہی ہین بنی اسرائیل
و حاج سے کہ عمار مکہ بہت ہو دین اونین سے اور تشبیہ دی عاقر اسواسطی
کہ مکہ نہ تہا اوسمین پہلی مگر اسمٰعیل کہ اوسپر کتاب ہمیں نازل نہین نازل ہوئے

بخلاف بیت المقدس کے کہ انبیا وہان بہت اور مہبط وحی تہی + حاصل کلام صفات آنحضرت و احوال شریف کتب متقدمہ مین بہت ہی کہ اوسمین کچھہ خفا و اشتباہ نہین پیہ نسخہ و جیزہ حامل اوسکا نہین ہو سکتا ہر چند اعدای دین و متبع شیاطین نی نام شریعت مصطفوی اپنی کتابون سی تغیر اور تحریف کر دیا ہی با وجود اوسکی دلایل و شواہد اوسکی ظاہر رہا ہین ایا یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھہم و اللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ہ یعنی چاہتی ہین کہ بجہا دین اپنی موہون کو پہونک سے خدا کی نور کو حالانکہ خدا تمام کرنیوالا اپنی نور کا ہی اگرچہ مکروہ رکہین کافر صلی اللہ علی سید الاولین والآخرین خاتم الانبیاء والمرسلین و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین **وصل** سمجہا معلوم ہوا کہ ذکر شریف حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کتب سالفہ سماویہ مین مذکور و مسطور ہے اور اہل کتاب کو اوسکا علم قطعی حاصل تہا لیکن براہ حسد و عناد و غلبہ شقاوت و خسارت جا بجا استنکار و استبعاد کرتے تہی اور تحریف و تغییر دیتی تہی پس اگر اس جگہہ بعض حکایات و روایات کہ متضمن اوپر تبئین و تفصیل اوسکی ہی لائی جاوین مناسب ہے اگرچہ تطویل کلام ہوتا ہی لیکن ذکر اوسکا موجب مزید علم و یقین ارباب دین اور ذوق و نشاط محبان سید المرسلین کا ہوتا ہی سو ذکر اوسکی سے بچاہلی کرنا **مصرع** کز ہرچہ بگذرد سخن دوست خوشتر است + ابو سعید خدری سے اپنی باپ مالک بن سنان کہ شہدای احد سے ہین ناقل ہین کہ کہا آیا مین بنی عبد الاشہل پاس ایکدن واسطی بیٹہنی کے تا حدیث کرو ہمین اور تہی ہم اوس ایام مین صلح کرنیوالے یہود کے ساتہہ پس سنا مینی یوشع یہودی کو کہ کہتا تہا نزدیک پہنچا ہی زمانہ خروج اوس پیغمبر کا کہ نام اوسکا احمد ہی حرم سے اور ہجرتگاہ اوسکی مدینہ ہی پس آیا مین

اپنی قوم کے طرف متعجب قول یوشع سی پس سنا یعنی انکیر دکو اپنی قوم سے کہ کہتا
تھا تھا یوشع قایل اس قول کا نہین بلکہ تمام یہود یثرب یہی کہتی ہین وہا نسے
باہر نکلا مین تا بنی قریظہ پاس جاؤن کہیا دیکھتا ہون کہ وہ سارے یہود آکر آنحضرت
کر رہی ہین اور زبیر بن باطا نی کہ روسا ہی یہود ہی کہا ہی کہ ستارہ سرخ نہین
طلوع کرتا مگر بخروج و ظہور اوس پیغمبر کے کہ نام اوسکا احمد ہی اور اب زمانہ
خروج اوسکا عنقریب آیا ہی اور یہہ شہر مدینہ جای ہجرت اوسکا ہی۔ ابو سعید
خدری سے کہتا ہی کہ بوقت قدوم رسول خدا کی مدینہ منورہ مین قول زبیر یہود
سی خبر دار کیا یعنی فرمایا کیا خوب ہوتا اگر زبیر بشرف اسلام مشرف ہوتا تاکہ تمام روسا
یہود اور ساری اوسکی تابع اسلام لاتی اور قتادہ سی روایت ہے کہا کرتے
تھی یہود خداوند ابنی امی کو کہ ذکر اوسکا توریت مین ہم پاتی ہین مبعوث فرما تا
عذاب کرے کفار عرب کو اور قتل کرے آرزو اونکی یہہ تھی کہ وہ نبی اونکی
جنس سے ہوئی اسرائیل مین سی جو مبعوث ہوی اونکی غیر سے حسد نیکی اور کفر
و انکار کیا روایت ہے سعد بن زید سی کہ نکلا اوسکا باپ زید بن عمرو طلب دین سچے
دین مین پس آیا ایک راہب کے پاس کہ موصل مین تھا اور زید کو کہا کہانسے
آتا ہی تو کہا بیت ابراہیم سے کہا کس چیز کا تو طالب ہے یعنی لہذا دین کا کہا راہب
نے اوٹہا پہر جا قریب ہے کہ جسکا تو طالب ہے تیری ہی زمین مین ظاہر ہووے اور
یہہ زید بن عمرو بن نفیل موحدان جاہلیت سے ہی کہ ذبیحہ مشرکون کا نہ کہاتا تہا
اسکا ذکر صحیح بخاری مین ہی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ خدا تعالی نے برانگیختہ کیا اپنی پیغمبر کو واسطی ہدایت کرنے ایک شخص کے
اور قصہ اوسکا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایکدن کنیسہ
مین تشریف لائی ایک یہود کو دیکہا کہ توریت اپنی قوم پر پڑہ رہا تہا جب اوس

مقام صفت پیغمبر آخر الزمان کی پہنچا خاموش ہوا پڑہنی سی اتفاقاً گوشہ
کلیسہ مین ایک بیمار پڑا تہا اوسنی پوچہا کسو اسطی باز رہا تو پڑہنی سی پس روبا
شل ہوتی لڑکی سکے اور آیا یہودی پاس اور لی لیا نسخہ توریت اور پڑہا
صفت آنحضرت اور کہا یہہ ہی صفت تیری أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ اسی کلمہ پہ جان دی پس فرمایا حضرت نی اپنی یارون
کو کہ تیاری تجہیز کروا نی بہائے کی اور تہی یہود قریظہ و نضیر و فدک و
خیبر کہ پاتی تہے صفت آنحضرت اپنی پاس بیش از برانگیختہ ہونیکی اور تہے
تہی کہ مدینہ اوسکا دار ہجرت ہی جب حضرت متولد ہوی کہا آج کی رات طلوع کوکب
ولادت باسعادت آپکا ہوا ہی اور جسوقت مبعوث ہوی کافر ہو گئی اور منع
اور بازرکہا وے نہین ایمان سی مگر یہی حسد و عنادی اور ہشام بن عروہ نی
اپنی باپ سی اور اوسنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت کی ہی کہ مکہ
مین ایک یہودی آرہا تہا جب شب ولادت حضرت تہی وہ یہودی ایک مجلس مین
مجالس قریش سے بیٹہا تہا کہا آیا آجکی رات تمہارے بیچ مین کوئی لڑکا وجود
مین آیا ہی کہا ہم نہین جانتی کہا دیکہو اور دریافت کرو ای معشر قریش اور
تحقیق کرو میرے اس خبر کو کہ پیدا ہوا ہی آج رات پیغمبر اس امت کا احمد درمیان
دونون شانون اوسکی کے ایک علامت ہی کہ اوسمین بال ہین لوگون کی زبانی
معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے گہر رات کو ایک لڑکا پیدا ہوا ہی اوسکا
نام محمد رکہا ہی پس آکر یہودے کو خبر دی اوسنی کہا مجہی بہی چلو پس لیگئی
اوسی آمنہ پاس دیکہا یہودی نی علامت کو پشت مبارک مین اور بیہوش
گر پڑا جب ہوش مین آیا پوچہا سبب بیہوشی کا کہا اب نبوت بنی اسرائیل مین
سی اور کتاب اونکی ہاتہ سے گئی یہہ ایسا مولود ہی کہ اونہین ماریگا اور ہلاک

کریگا اوسکی اب نبوت عرب مین آئی تم خوش ہوای معشر قریش اور خبردار ہو خدا
کی قسم تمہارا غلبہ و سطوت ہوگا مشرق سی مغرب تک اور اسیطرح ابوہریرہ
اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سی روایتین مولد شریف اور دعوی نبوت
زبانی یہود و راہبون کی بانحبار سی ثابت و متحقق ہین اور جبیر بن مطعم سے
روایت ہی کہ بوقت بہیجنی حق تعالی کے اپنی پیغمبر کو اور ظاہر و ہویدا ہونا اوسکی
امر کا مکہ مین اتفاقاً بجانب شام مین بہی جاتا تہا جب بصرہ مین پہنچا میرے پاس
ایک جماعت نصاری آئی اور کہا تو سکان حرم سے ہی مینی کہا ہان پوچہا پہچانتا
ہی تو صورت اس پیغمبر کے جسنی دعوی نبوت کیا ہے تم مین سی مینی جواب دیا کہ
پہچانتا ہون پس میرا ہاتہہ پکڑ کر اپنی دیر مین لیگئی اور کہا نظر کر آیا ان صورتونمین
مین سی اوس مرد مدعی نبوت کی کہ تم مین پیدا ہوا ہی کونسی صورت ہی پس
نگاہ کی مینی اور صورت حضرت کی اون صورتون مین نہ دیکہی بعد ازان لاے مجہی
ایک اور دیر بڑی مین کہ وہان بہی نصاویر کثیرہ بہ نسبت دیر اولی تہین پس
کہا دیکہہ آیا پاتا ہی تو صورت اوسکی اس جگہہ پس نگاہ کی مینی دیکہی صورت
و صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ دونو
زانو حضرت کی پکڑے بیٹہے ہین کہا صفت حضرت پہچانے مینی کہا البتہ پہر
کہا یہہ شخص کہ دونو زانو پکڑے ہی اسی ہی پہچانا کہا مینی ہان یہہ یار و خلیفہ
اوسکا ہی بعد اوسکی مینی کہا مجہی یہہ خوف ہی کہ مبادا قریش اسی مار ڈالین
کہا خدا کی قسم اوسی نہ مارسکین گی وہ پیغمبر آخر الزمان ہی غالب کریگا خدا
تعالی سب کے اوپر سفیہ بنت حیی بن اخطب یہودی سی روایت ہی کہ بوقت
قدوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزول اونکی قبا مین گیا میرا باپ حیی
بن اخطب مذکور اور میرا چچا ابو یاسر بن اخطب تاریکی شب مین حضرت پاس

اور نہ آئی یہانتک کہ ہنگام شام ہوگیا جسوقت گہر مین آئی بثقل وکسل و غم و اندوہ
اکر گہر مین پڑ رہی اور مین محبوب ترین اولاد تہی نزدیک اونکی پس بعادت مالوف
اون پاس گئی یہانتک زیربار غم و اندوہ شکستہ و محزون تہی کہ اصلا و مطلقاً میری
طرف متوجہ و ملتفت نہوئی اثنای اس حال مین چچا نی میری باپ سے پوچہا اہو ہو
اہو آیا یہہ مرد وہی پیغمبر آخر زمان ہی کہ نعت اوسکی توریت مین ہمنی پڑہی ہی
میرے باپ نے چچا سی کہا نعم واللہ ہو ہو ہان سوگند بخدا وہ وہی ہی
کہا تجہی یقین ہے کہ وہی ہی کہا قسم بخدا یقینا وہی ہی پوچہا کہ نسبت اوسکی
تو اپنی دلمین کیا پاتا ہی محبت یا عداوت - جوابدیا کہ عداوت واللہ جب تک
مین زندہ ہون عداوت سی باز نہین رہونگا پس دونو شقی ازلی بعداوت
آنحضرت گرفتار وبال ونکال ابدی ہوی نعوذ باللہ من ذلک اور بعضے
ان اشقیا جہنم لوٹنی حیلہ و نفاق کو وسیلہ جمع و اخذ حطام دنیا و ہے اور صیانت
حیات فانی سمجہہ کر بدرک اسفل السافلین گئے اور بعض علما اور احبار یہود کہ بنا بر لطف
رحمت ازلی سینے ناصیہ اقبال اونکی پہ حرف سعادت لکہا تہا طرف دین اسلام
کی مبادرت کی اور احراز دولت سعادت حاصل کیا جیسیکہ عبداللہ بن سلام اور
اشباہ اوسکی رضی اللہ تعالی عنہم اور مخیریق کہ حبر و عالم و غالب کثیر المال
تہا ہمیشہ منتظر تہا جب روز جنگ احد ہوا کہا ای معشر یہود بخدا تم جانتے
ہو کہ نصرت و یاری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تم سب پر واجب وحق
ہی پس حاصل کرو اس سعادت کو کہا آج یوم السبت یعنی روز شنبہ ہی مخیریق
نی کہا کہ کچہہ مانع نہین پس مسلح ہو کر آپ نکلا اور ایمان لایا اور شہید ہوا اور وصیت
کی کہ اگر مین مارا جاؤن اس جنگ مین سارا مال میرا واسطی محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ہی جو کچہہ چاہی کریں جیسی چاہی دیوی پس مارا گیا وہ رضی

الله عنه پس یه مال حضرت کی قبضه مین آیا اکثر صدقات اوس مال سے فرمائی
تھی اور یہ قصه سلمان فارسی رضی الله عنه کا حضرت کی طلب مین ساتھه بینے
خبر بعثت تین سو برس تک اور ایک روایت مین زیاده اوس سے اور دیکھنا صومعه مقفل
کا مشہور ہے غرض که بہت اخبار اسمین مشہور ہین الا هذا المقدار

وصل ذکر فضایل حضرت صلی الله علیه وآله وسلم مین که شریک
یکتائی ہے
ہین درمیان حضرت اور وراے حضرت اور انبیا مین اور فضایل و کمالات مختص
که اوسمین کوئی سہیم و شریک حضرت صلی الله علیه وآله وسلم کا دنیا و آخرت
مین نہین جاننا چاہیے که حق جل و علا نے جواہر نفوس مختلف پیدا کیے ہین بعضے نہایت
مرتبه صفا اور غایت جودت و بہا مین اور بعضی متوسط اور بعضی غایت کدورت
و نہایت رداءت مین اور ہر قسم مین مراتب و درجات متفاوت نفوس انبیا علیہم
السلام سارے صاف تر و جید تر اور بدن اونکے بہت بالکل نقصان اور سلیم
عیب سے نسبت بسایر نفوس بشری کے اور باوجودیکه سب وے بیچ کمال مین
اور اپنی غیر سے فاضل و کامل ہین لیکن اونمین بہی تفاضل و تفاوت حاصل ہے

اور سیدنا اور شفیعنا محمد صلی الله علیه وآله وسلم سب سے اصح و اعدل
مزاجین اور اتم در سلم بدن مین ہے اور صفی و اذکی روحین اور اکمل و اعلی
خلق مین اور الطف و اشرق نور مین اور کچھ خلاف نہین که حضرت افضل
البشر اور سید ولد آدم اور افضل الناس ہر درجه مین اور جو کچھ اور انبیا
کو حاصل تھا آپ کو بہی مثل اوسکی یا زیاده اوس سے حاصل اور وه جو انحضرت
کو حاصل اونہین ہی حاصل — آدم علیه السلام کو دی گئی یه فضیلت که حق تعالی نے
پیدا کیا اونہین ساتھه قدرت اپنی کے اور نفخ روح اونمین کیا اور یه سارے
پیغمبر علیه السلام دی گئی یه کمال که متولی شدن صدر اونکا سوا خود ذات

منزلت حضور اور اعلی الناس

بارے غرا اسرار اوسکا اوسمین ایمان و حکمت لیس ہیولی ہوا آدم سے خلق وجود
کا اور ہمارے پیغمبر سے خلق نبوی کا **اور** سجود ملائکہ آدم کو کہ حقیقت مین
وہ سجدہ ابداع نور محمدی کو تہا جو ہر روح مین اور ظاہر کرنا
اوس نور کا جبہہ شریف مین اور تشریف و تکریم حضرت بشرف **آیہ**
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یعنی بدرستی خدا اور اوسکے
فرشتے درود بہیجتے ہین اوپر نبی کے - اتم و اجمع ہے تشریف آدم سے بسجود
ملائکہ اسواسطے کہ حق تعالی ساتہہ ملائکہ کے شریک سجود نہ تہا کہ یہہ حق تعالی
پر جائز نہین **اور** صلوۃ و سلام مین شریک بلکہ مقدم فرشتون پر **اور**
سجود ملائکہ مین تعظیم و تشریف ایک مرتبہ اور صلوۃ و سلام مین افاضہ انوار
رحمت و اسرار قدس دایم و مستمر و متجددہی جمیع ازمنہ مین اور مومن
بہی اس اشتراک مین مامور ہین **اور** فضیلت تعلیم اسماء آدم کو اسکا
بیان دیلمی نے مسند الفردوس مین حدیث ابو رافع سے یون کیا ہی کہ حضرت
کی امت ماو طین مین آپ پر متمثل کی گئی ہے اور سب کے نام تعلیم کر دئیے
تہی جیسا کہ آدم کو تعلیم اسما فرمائی الہی ہے حضرت کو ساتہہ زیادتے
ذوات و مسمیات کی اور شک نہین کہ رتبہ مسمیات رتبہ اسماء سے زیادہ ہے یہان
دو نو ہو بہو دا **اور** ادریس علیہ السلام کے حق مین فرمایا **آیہ وَرَفَعْنٰہُ
مَکَانًا عَلِیًّا** یعنی اوٹہایا اور دیا ہمنی او سی مکان بلند **اور** حضرت کو
مشرف و مقرب بمعراج فرمایا کہ یہہ مرتبہ کسی اور کو بجز حضرت نہین عطا فرمایا
اور نوح علیہ السلام اور جو شخص کہ اوسکی اوپر ایمان لائی تہے طوفان غرق
سی نجات بخشی اور حضرت کی امت کو عذاب نازل کئی گئے آسمان سے
سی **قال اللہ تعالی وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمْ وَاَنْتَ فِیْہِمْ** یعنی

اور نہین اللہ کہ عذاب کرے اونہین حالانکہ ہو تو اونہین موجود — امام فخر
رازی اپنی تفسیر مین لای ہین کہ اکرام حق تعالی کا نوح کو یہہ تہا کہ نگاہ رکہا سفینہ
اونکا پانی پر اور یہہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ اوس سے عظیم تر
چنانچہ روایت کی گئی ہے کہ تہی آنحضرت ایکدن کرانہ آب پر اور بیٹہا تہا عکرمہ
بن ابی جہل اوس جگہہ پس کہا عکرمہ نے اگر تو دعوی نبوت مین سچا ہی تو بلا
اس پتہر کو کہ دوسرے کنارہ پر ہے پانی کے تا شنا کرے اور نہ ڈوبے اور
اس طرف چلا آوے پس اشارہ فرمایا آنحضرت نے تا منقطع ہوا پتہر اپنے مکان
سے اور سباحت وشناوری کی اور آگے حضرت کے آکر کہڑا ہوا و شہادت
دی آپکے رسالت و نبوت کے اوپر پس فرمایا حضرت نے آیا خاطر جمع ہوئی تیرا
ای عکرمہ کہا اس پتہر کو کہہ تا رجوع کرے جہان سے تہا پس شناوری سنگ
نے اور گیا جس جگہہ کہ تہا — پس شنا کرنا سنگ کا اور نہ ڈوبنا اوسکا پانی
مین عظیم تر و غریب تر ہے — قایم رہنے کشتی سی پانی کے اوپر اور نہ ڈوبنا اوسکا
کہ خاصیت چوب ہے اور یہہ برد وسلام ہونا نار نمرودی کا ابراہیم صلوٰۃ
اللہ وسلامہ کے اوپر اس سے عجیب و غریب نہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اوپر نار حرب کفار کا اطفا و خاموش ہونا کما قال اللہ
تعالی کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاھا اللہ ترجمہ فرمایا خدا تعالی نے
جسوقت افروختہ کرتے کفار آتش واسطے جنگ کے سرد کرتا اوسی پر در کا
اور ہر چند چاہتی کہ سرد کرین نور دین ساتہہ نار کفر کے پس اباء وانکار لایا اللہ
جبار و قہار مگر یہہ کہ تمام کرے اپنا نور اور سرد کرے نار شرور اور ہووے
واسطے محمد کے سرور و ظہور ایہ ویابی اللہ الا ان یتم نورہ
ولو کرہ الکافرون ترجمہ اور انکار کرتا ہے خدا مگر یہہ کہ پورا کرے اپنا نور

اور اگرچہ کرۂ جانبین کا فرق اور مذکور ہے کہ شب معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم دریای آتش پر گزرے کہ حکما اوسی کرۂ نار کہتی ہین اور سلامت و
محفوظ رہے اوس سے اور روایت کیا ہے نسائی نے کہ محمد بن حاطب نے کہا
کہ ایام طفولیت مین میرے اوپر دیگ جوشان آن پڑی تھی اور تمام پوست
میری بدن کا سوختہ ہوگیا پس لے گیا مجھے میرا باپ حضرت کی پاس اور ڈالا
آپ نے میرے بدن پر کہ جل گیا تھا آب دہن مبارک اور کہا اَذْهِبِ الْبَاسَ
رَبَّ النَّاسِ یعنی لیجا اور دور کر بیماری کو ای پروردگار آدمیون کے پس
شفا پائی یعنی گویا کوئی آفت مجھے نہ پہنچی تھی اور وہ کہ ابراہیم علیہ السلام
کو ساتھہ خلعت خلت ممتاز کیا حضرت کو ساتھہ مقام محبوبیت کہ مقام محبت
بالاتر مقام خلت سے ہے اور اختصاص ساتھہ شفاعت عام برگزیدہ کیا اور
بعض کہتی ہین کہ آنحضرت جامع مقام خلت و محبت ہین اور خلت حضرت کی
ارفع واکمل وافضل واعلی خلت ابراہیم سے ہے اور تحقیق اس کلام
آخر باب تفضیل آنحضرت بفضایل آخرت مین اویگی انشاء اللہ تعالی اور
ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کہ بکسر اصنام موصوف ہین کہ ساتھہ تبر کے بتون
کو توڑا سیدنا و مولانا و مولی الثقلین نے اصنام مضبوطہ دیوار ہای کعبہ
کو اشارہ ایک چوب کے اور یہہ نہین مگر ساتھہ قوت ربانیہ اور قدرت الٰہیہ
کی اور کہا آیۃ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ یعنی آیا حق اور گیا
باطل اور یہہ جو ابراہیم علیہ السلام کو ساتھہ بنا بیت الحرام شرف حاصل ہوا
حضرت کو ساتھہ وضع حجر اسود کی اوس مقام مین جیسکہ قضیہ بنا قریش
مین مذکور ہے اور یہہ جو موسی علیہ السلام کو عصا دیا گیا کہ وہ سانپ بن جاتا تھا لیکن
اوسی نطق نہ تھا ہمارے حضرت کی جدائی مین رونا و فریاد کرنا چوب ستون

کا مسجد مین تہا زیادہ فضل و بزرگی رکہتا ہی کہ قصہ اسکا باب معجزات مین اوسکا اور
امام فخر رازی نے اپنی تفسیر مین بیان کیا ہی کہ ایکدن ابوجہل لعین نے چاہا کہ حضرت
کو بضرب سنگ مجروح و خستہ کرے کیا دیکہتا ہی کہ کتفین شریفین سے اوپر دو اژدہے
ہین ہاری ڈر کے بہاگا اور روشنی ید بیضا موسوی کہ اوسکی نور سے چشم
بینندہ خیرہ ہوتی ہے ذات حضرت سر سے قدم تک نوری تہی کہ دیدہ بصیرت
جمال باکمال حضرت مین خیرہ ہوتا تہا اور مثل ماہ و آفتاب تابان و درخشان اگر
نقاب و حجاب بشری مین وہ نور احمدی مستور و محجوب نہوتا کیا تاب و طاقت
کسی مین کہ بنظر حسن و ادراک اودہر نظر کرتا اور قتادہ بن النعمان کہ صحابہ
کرام سے ہین ایک رات نماز عشا حضرت کی ساتہہ ادا کی اون رات تاریکی و ابر
و باران بہت تہا حضرت نے شاخ خرما اونکی ہاتہہ مین دی اور فرمایا اسی لیجاؤ کہ وہ تیرے
سامنے کے آگی سے اور پیچہی سے بمقدار دس گز اور جب گہر مین آؤ تو وہ سیاہ
معلوم ہوگا اوسی مارکر باہر ڈال دینا روایت ابونعیم۔ اور صحیح بخاری وغیرہ
کتابون مین مذکور ہے کہ عباد بن بشر اور اسید بن حضیر رات تاریک مین حضرت
تشریف آئی اور ہر ایک کی ہاتہہ مین عصا تہا پس روشن ہوا عصا کہ ہاتہہ مین
ایک کی اون دو سے تہا کہ اوسکے روشنی مین قطع مسافت راہ وقوع مین
آیا اور جب جدا ہوئے عصا کہ دوسرے شخص کے ہاتہہ مین تہا روشن ہوا
اور بخاری نے تاریخ مین اور بیہقی اور ابونعیم حمزہ اسلمی سے لائی ہین کہ کہتے
ہم حضرت کی ساتہہ ایک سفر مین پس متفرق و جدا ہوئے ہم رات اندہیرے
مین روشن ہوئین میرے انگلیان تا سب اوس روشنائی مین جمع ہوئے
اور اسباب کوئی ہلاک نہوا اور انگلیان میرے روشن تہین اور حدیث مین
آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو واسطے دعوت اوسکا

قوم کے بہیجا تہا اوسنی ایک نشان چاہا کہ حجت ہووی اوسی پس حضرت نی انگشت شریف اوسکی دونو آنکہوں پر ماریکا اوس جگہہ سے ایک سفیدی اور نور پیدا ہوا پس اوس صحابی نے عرض کیا کہ مجہی خوف ہی کہ لوگ برص خیال کریں پس نقل کیا اوسے حضرت نی ساتہہ تازیانی اوسکی اور یہہ حدیثیں دلیل ہیں حضرت کی نورانیت پر اور سرایت نورانیت حضرت تا خادمان درگاہ ہیں اور شگافتہ ہونا دریا کا واسطی موسی علیہ السلام کے اور شق القمر اوس سی زیادہ تر ہی کہ وہ تصرف عالم ارض میں ہی اور یہہ تصرف عالم سما میں اور فرق ان دونو مین ظاہر ہے وَ الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا وَاضِحٌ اور بہت روایتوں میں آیا ہی کہ درمیان آسمان و زمین کی ایک دریا ہی کہ نام اوسکا مکفوف ہی اور دریای زمین اوسکی نسبت حکم ایک قطرہ کا رکہتا ہی نسبت ساتہہ بحر محیط کے اب دریا منفلق و شگافتہ ہوا واسطی حضرت کی شب معراج میں اور یہہ امر بہت بڑا ہی انفلاق بحر سے واسطے موسی علیہ السلام کی اور وہ جو موسی علیہ السلام کو معجزہ تفجیر ماء حجر سے اور بہنا چشموں کا اوس سنگ سی دیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انفجار آب اصابع مبارک سی اور یہہ اوس سے ابلغ و اکمل ہے اسواسطی کہ سنگ جنس زمین سی ہی کہ باہر آتی ہین اوس سے چشمے بخلاف روان ہونی چشموں کی گوشت و پوست سی اور وہ جو فرمایا حق تعالی نے وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا یعنی اور کلام کیا حق تعالی نے موسی کے ساتہہ کلام کرنا مشرف ہوی حضرت ہمارے اوس سے زیادہ شب اسرے مین دونو کی ساتہہ اور یہی مقام مناجات حضرت فوق ہموا علا و سدرۃ المنتہی ہے اور مقام مناجات موسی علیہ السلام طور سینا اور وہ جو دیگئی ہارون علیہ السلام کو فصاحت لسانی جیسکہ آیا ہی وَأَخِي هَارُونُ

هو افصح منی لسانا یعنی میرا بھائی ہارون وہ فصیح تر ہے مجھ سے از
روی زبان کی۔ عطا ہوی ہمارے حضرت کو ایسی فصاحت و بلاغت کہ بالاتر
اوس سے بلکہ مانند اوسکی متصور نہین اور فصاحت ہارون غایت اوسکی عبرانی
مین اور عربی زبان عبرانی پر افصح ہے اسیواسطے موسی علیہ السلام نے افصح
منی کہا نہ افصح مطلق اور زبان موسی علیہ السلام مین لکنت تہی جیسکہ قصہ
اوسکا مشہور ہے اور یوسف علیہ السلام کو بقطعہ حسن شہرت رکہتی ہے
حضرت تمام حسن و جمال و صباحت و لمعان وجہ تہا کہ وہ اون مین نہ تہا اور
تعبیر رویا و تاویل منام کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو عنایت ہوئی تہی اوس سے
تین چیزین منقول و معلوم ہین ایک اونمین سے دیکہنا کواکب و شمس و قمر کا سجدہ
کنندہ واسطے اپنے۔ دوسرا رویا صاحبی السجن کا تیسرا خواب بادشاہ کا اور
حضرت کی فضائل و شرائف اس باب مین زیادہ از حد و عد ہین جو کوئی تصفح
اخبار و تتبع آثار کرے اوسی بخوبی معلوم ہوتے ہین اور وہ حدید داؤد علیہ السلام
کو دیا گیا تہا تلیین حدید کہ بوقت مسح نرم ہو جاتا تہا اور چوب خشک اونکی ہاتہہ مین
سبز اور برگ آور ہوتی تہی۔ شاۃ ام معبد کہ جب دبلی و نزار و خشک ہوئی تہی
بہ برکت دست مبارک شیر اوسکی پستانون سے جاری ہو اور بیان ہوا زیادہ معجزات
عادت سے یہہ ہے گویا ایک طرح کی سخت چیز کا نرم کرنا ہی اور آپکی واسطے سے
سنگ سخت نرم ہو گیا تہا۔ حافظ ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ جب حضرت داخل غار
ہوئی اور سر مبارک فرو کیا طرف سنگ کے تا پنہان کرین اپنی جسم شریف کو پس
نرم کیا حق تعالی نے سنگ کو تا لائی سر مبارک غار مین اور استراحت حاصل
کیا ساتہہ سنگ سخت کے پس نرم ہوا واسطے حضرت کی اور اثر کیا بازوی شریف
نی اوسمین اور ہوا صخرہ بیت المقدس مثل خمیر کہ باندہا اوسکی ساتہہ اپنا دابہ

اور تسبیح کے جبال نے داؤد کی ساتھہ اور تسبیح کے سنگریزے دست شریف
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور وہ جو دیا گیا سلیمان علیہ السلام کو کلام
طیر اور تسخیر شیاطین و ریح و ملک کہ نہین دیا گیا بعد اونکی کسیکو دیا گیا ہمارے
سید و سلطان پیغمبر آخر الزمان کو مانند اوسکی اور زیادہ اوسپر اما کلام طیر کہ فرمایا
وَعَلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ یعنی اور سکہائی گئی ہم گویائی جانورون کی سخن
کیا حضرت کی ساتھہ سنگ نی اور تسبیح کے اوپر ہاتہہ آپکی حصی نے کہ جمادی اور بہہ اعلے
واعز ہے کلام طیر سے اور کلام کیا حضرت کی ساتھہ ذراع شاۃ مسمومہ نے
اور کلام کیا آپسے اور شکایت کی بعیر نے جیسکہ باب معجزات مین آدیکا او
روایت کیا گیا ہی کہ ایک طایر آیا اور گرد سر مبارک پہرا اور کچھہ سخن کہا آپ
نی فرمایا کہ ستایا ہی کسینی نے تم مین سے اس طایر کو بچہہ اوسکی بچون کے چاہیے
کہ پہیر دی اوسکی طرف بچی اوسکی اور قصہ کلام گرگ حضرت کی ساتھہ مشہور
ہی اور ریح کہ لیجاتی تہے تخت سلیمان کا جس جگہہ کہ وہ ارادہ کرتے تہے اقطار
زمین سے حضرت کو براق عنایت ہوا تہا کہ شریف تر ریح سے بلکہ تیز تر برق خاطف
سی کہ لیگیا حضرت کو فرش سے عرش تک ایک ساعت مین اور مسخر کی گئے
واسطے سلیمان علیہ السلام کے زمین تا دیکہا مشارق و مغارب ارض اور ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طی کی گئے اور کرد لائی گئے واسطے اونکی زمین
تا دیکہا مشارق ارض اور اوسکی مغارب کو اور تسخیر شیاطین کہ حدیث صحیح
مین آیا ہی کہ سامنی آیا حضرت کی شیطان نماز کی اندر پس قدرت عطا فرمائی اللہ
تعالی نے حضرت کو اوسکی اوپر اور چاہا کہ اوسی باندہ دین ساتہہ ایک ستون کے
ستونون مسجد سے کہ بازی کرین اوسکی ساتہہ لڑکے کوچہ کے اور وہ
جو دئی گئے عیسی علیہ السلام ابرای اکمہ و ابرص و احیاء موتی — وئی گئی ہمارے

پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ ردکی آنکھہ ابو قتادہ کی باہر نکل پڑی تہی
پس ہو گئی بہتر اوس سے کہ تہی **اور** روایت کی گئی ہے کہ زن معاذ بن عفرا
برص رکہتی تہی پس شکایت اس امر کی حضرت پاس لائی حضرت نے چوب دستی کی
مسح اوسپر فرمایا پس دور کیا حق تعالی نے برص اوسکا نقل کیا اسے مواہب
لدنیہ میں امام فخری **اور** بیہقی نے دلایل النبوة میں قصہ ایک مرد کا نقل کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا کہ میں ایمان لاتا ہوں اگر زندہ ہو جاوے
یہہ میری بیٹی مری ہوئی پس جناب محمد مصطفی اوسکی قبر پر تشریف لائی اور پہر
ہوئی اور ندا کی یا فلانہ اوسکی قبر سے آواز آئی لبیک وسعدیک یا رسول اللہ
الحدیث احیا ہونی جناب السرور سے بمواضع متعددہ واقع ہوا ہی لہ باب معجزات
میں آویگا غرضکہ وہ جو فضایل و کمالات و معجزات تمام انبیا و رسل میں تہی وہ
سب ذات شریف میں موجود تہی **بیت** خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری **فصل** یہہ فضایل و معجزات کہ
کہ مذکور ہوئی مشترک تہی درمیان اور انبیا اور حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
کے لیکن وہ فضایل کہ مخصوص بذات شریف ہیں اور اونہیں خصایص نبوی
کہتے ہیں خارج حد عد و حصر سے ہیں لیکن وہ جو قید و ضبط میں محصور ہیں مذکور
ہوتی ہیں ۔ خصایص آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم دو قسم ہیں ایک
قبیل احکام شرع سے اور دوسرے قسم صفات و احوال و معجزات سے اور
بعضوں نے کہا ہے کہ تکلم قسم احکام میں اور بحث کرنا اوس سے بیفایدہ ہے اور
متعلق نہیں ہے اب اوسکی ساتھہ کوی حکم وہ ایک امر ہے کہ گذرا اور صواب
یہہ ہے کہ فایدہ اوسپر مترتب ہے اول علم بجمال شریعت حضرت کی اور تحقیق
وہ ایک سعادت اور ایک نوع کمال ہے کہ اتباع و اقتدا اوپر اوسکی موقوف

جب تک کہ سمجھا نہ جاوے عمل اوسپر نہین کیا جاتا پھر یہہ قسم چار قسم ہے قسم
پہلی وہ جو مخصوص آپکے ساتھہ ہے واجبات سے اور حکمت اوسمین
زیادتی قرب و درجات ہے جیسا کہ وجوب نماز ضحی بیچ ایک قول کے
اور صواب اوسکی خلاف ہے اور قول عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مَا
رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُسَبِّحُ سُبْحَۃَ
الضُّحٰی محمول اسی نماز پر ہے یعنی نہین دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو تسبیح کرتی تسبیح ضحی اور جیسکہ نماز تہجد حضرت کے اوپر
فرض ہے اور بعضون نے کہا کہ امت کی اوپر بھی فرض تھی پس مرفوع ہو
گئی اونسے جیسی مسواک اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت مامور تھے بوضو واسطے
ہر نماز کے جب شاق و دشوار آیا اونپر مامور ہوے بمسواک واسطے ہر نماز کی اور
حدیثین اوربھی شان مسواک مین آئی ہین کہ دلالت اونکی وجوب قطعی پر
نہین اور قسم دوسرے خصایص آنحضرت حرمت مین یعنی احکام کہ
حضرت پر حرام ہین اونکی غیر پر حرام نہین جیسکہ تحریم زکوۃ اور تحریم صدقہ
اوپر قول صحیح و مشہور کے منصوص بقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی اِنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ یعنی ہم نہین کہاتی صدقہ روایت کیا اسے
مسلم نے ۔ پس بعضون کے نزدیک امتناع اکل سے بجہت حرمت ہے اور بعضون
کی نزدیک تنزہ سی بہر حال امتناع اکل صدقہ سے خواہ تحریما ہو خواہ تنزیہا
خصایص حضرت سی جیسکہ تحریم زکوہ آل و موالیے حضرت پر اور جیسا کہ
کہانا چیز کریہ الرایحہ کا مانند سیر و پیاز کے احادیث مین آیا ہی اور جیسکہ تحریم
نکاح کتابیہ اسواسطی کہ ازواج مطہرات حضرت کی بہشتی اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اعز و اشرف ہین اس بات سی کہ رکہین نطفہ پاک

[illegible]

اپنا رحم کافرہ مین اور جیسکہ تحریم نکاح امۃ مسلمہ لیکن تسری یعنی کنیز کرنا تا
لیکن تسری باندہ جایز ہے باتفاق قسم تسری وہ کہ مخصوص ہے آنحضرت کے
ساتہہ مباحات سی جیسکہ نوٹنا وضو کا نہ نوم سے اور بعضون نے
کہا ہی یہہ حکم عام ہے سب انبیا علیہم السلام کو اور جیسکہ اباحت صلوۃ
بعد العصر اور جواز نماز وتر اوپر راحلہ کی باوجود وجوب وتر اور نماز
جنازہ اوپر غایب کے نزدیک حنفیہ کے آورت نعی کے نزدیک عام ہے سب کے
امت کو اور صوم الوصال کہ تحقیق اوسکی باب الصیام مین آویگی ان شاء اللہ
تعالی اور اباحت نظر بہ اجنبیات اور جواز خلوت بہ اجنبیہ اس جگہہ کلام
ہی کہ اوسکی محل مین مذکور ہوگا اور نکاح زیادہ چار عورتون سی اور اسیطرح
اور انبیا کو اور نو سی زیادہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسمین
خلاف ہے اور جواز نکاح بلفظ ہبہ جانب زن سی کہ بخشدی ایک عورت
اپنی نفس کو اور مہر طلب نکرے بغیر ولی اور شاہد کی نسبت با آنحضرت اور انکے
غیر کے اور آنحضرت کو جایز تہا کہ تزویج کردین کسی عورت کو ساتہہ کسی مرد
کی بدون اذن اوسکی اور اوسکی اولیا کی اور [illegible] زن [illegible] زن
اور اگر رغبت فرماتی حضرت طرف نکاح ایک کے کہ شوہر نہین لیتے لازم ہوتا
تہا اوس عورت کی اوپر اجابت اوسکی اور حرام ہوتی خواستگاری غیر کو
اوس زن کی اور اگر شوہردار ہوتی واجب ہوتا شوہر پر طلاق دینا اوسے
اور اس جگہہ امتحان ایمان اوس شخص کا تہا قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ واہلہ
وولدہ والناس اجمعین یعنی مومن نہین ہوتا ایک تم مین سے
یہان تک کہ ہوئن محبوب تر طرف اوسکی ذات اور اہل اور اولاد

اوسکی اور سب آدمیون سے **اور** اسیواسطی واجب تہا اوپر اوس فرد کے
کہ احتیاج رکہتا ہو طرف طعام و شراب کی صرف کریے اوسی صورت احتیاج
مین حضرت کی اوپر اور فدا کرنا اپنی نفس کو اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی قَالَ النَّبِيُّ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ پس تحقیق نبی بہتر ہی
مومنین کو اونکی ذاتون سے **اور** مصداق اسکا قصہ زید و زینب کا ہے
اور ماحصل اس قصہ کا یہہ ہے کہ حق تعالی نے تزویج کیا زینب کو پیش خود حضرت
کی ساتہہ اور ڈالی کراہیت اوسکی دل زید مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ڈرتی تہے اوسکی اظہار سے تا ضعیف الایمان ورطہ ہلاک مین نہ پڑے پس
وحی نازل ہوئی جانب حق تعالی سے کہ تو خدا سی ڈر اور خلاف اوسکی امر کے
نہ کر لوگون سے خوف و ترس بیفایدہ ہے پس تزویج فرمایا آنحضرت نی اور اپنی گہر
مین لائی **اور** بعضی مفسرون اور ارباب سیر کو اس مقام مین کلام ہے کہ یہہ قصہ
لایق منصب نبوت اور اہل تحقیق نی اسی زلات مفسرین سی شمار کیا ہی **اور**
قصہ یوسف علیہ السلام کا ساتہہ زن عزیز یعنی زلیخا کی **اور** قصہ داود علیہ
السلام ساتہہ زن اوریا کی **اور** مقرر کرنا عشق کا بجای مہر جیسیکہ مقدمہ
متعہ مین واقع ہوا **اور** وجوب نفقہ زوجات بین حضرت کی اوپر اختلاف
ہی - نووی نی کہا اصح وجوب ہے **اور** واجب نہ تہا حضرت پر رعایت قسم
درمیان زنان نزدیک اکثر علماء اور حنفیہ یہہ اسیطرح کہی ہین **اور** وہ جو حضرت
بہ نسبت ازواج رعایت فرماتی تہے بطریق تفضل تہا نہ بسبیل وجوب **اور**
حلال ہونا حضرت پر جمع درمیان زن و عمہ و خالہ کے دو وجہہ ہین نہ ہمشیرہ
و مادر و دختر مین کہ یہہ درست نہین اور اہل تحقیق نی کہا ہی کہ مرجع ان خصایص
کا اس طرف ہی کہ نکاح آپکے حق مین حکم تسری رکہتا تہا - یعنی کنیز کی اسواسطے

تہا حضرت کو کہ اپنی اور مباح تہا حضرت کو کہ لین
کر سب مرد و عورت حکم داد و غلام حضرت کی اپنی اور مباح تہا
مال غنیمت سے بیش از قسمت جو چاہین لونڈی و شمشیر وغیرہ سی اور مباح تہا
حضرت کو قتال مکہ مین اور دخول مکہ مین بلا احرام کہ تحقیق اور تفصیل اوسکو
باب فتح مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور خصایص حضرت سی تہا کہ حکم کرین
ساتہہ علم اپنی کے اور حکم کرین اپنی واسطی اور اولاد اپنی کی اور گواہی
دیوین واسطی نفس اپنی کی اور ولد اپنی کی اور شتم و لعن اوسکا قربت
و رحمت اور مباح تہا خاص حضرت کو کہ قسمت کرین اراضی بیش از فتح کہ
مالک الملک نے مالک کر دیا تہا حضرت کو تمام اراضی و ممالک کا ـ کہا امام غزالی
رحمۃ اللہ علیہ نے جبکہ حضرت کو اختیار قسمت ارض جنت حاصل ہوی پس
قسمت ارض دنیا بطریق اولی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وصل

اور خصایص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قبیل احکام سے نہین بلکہ قبیل
صفات و احوال سے ہین لاتعد ولا تحصی ہین خصوصا صفات و احوال باطن
کہ علم کسی فرد انسانی کا اوسکی کنہ کو نہین پہنچتا اور مذکور اون بعض صفات کا
ظاہر ہے کہ علمانے اونکا شمار کیا ہے اور معجزات سارے اسی قبیل سے ہین کہ کسی
ایک انبیا علیہم السلام سے ظاہر نہین ہوی لیکن اونکی واسطے جدا باب وضع کیا
گیا انجملہ عظمت و کثرت اونکی اور فضیلت اعلی و اکمل حضرت کی وہ ہی کہ
پروردگار تعالی نے اونکی روح پیشتر ارواح خلایق سی پیدا کی اور ارواح سایر
المکونات کی اونکی روح مبارک سے منشعب کین اور سب کو آپ کی نور سے پیدا کیا
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی تھے اور آدم ہنوز درمیان روح و جسد
جیسا کہ روایت کیا ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور عالم ارواح
مین بہی فیض ارواح انبیا روح سید الورے سی پہنچتا تہا اور جب تک کہ آفتاب

روح حضرت پردۂ غیب مین تہا کو اگرچ تو اقب حضرات انبیا کہ مستور نور
حضرت مین تہے ظہور کیا اور جب افتاب عالمتاب نبوت حضرت نی ظہور
کیا سب محو و مخفی ہوی بعینہ جیسی رات مین یا وقت طلوع افتاب کیے اور
ابوہریرہ رضنے روایت لیا ہی کہ حضرت نی فرمایا مین اول انبیا ہون پیدائش مین ہون
اور آخر اونکا بعثت مین اور ایک فضایل عظیمہ حضرت کی سے وہ ہی کہ جوامع
الکلم عطا کئی گیے کہ مراد اونسی کلمات مختصر شامل و حاوی معانی کثیرہ کو اور
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول اوس شخص کیے ہین کہ لیا گیا اوس سے
میثاق روز الست مین اور کہی قول بلی مین اوس روز جیسا کہ آیا حدیث مین
اور عالم و آدم سب واسطی اونکی پیدا کیا گیا کہ مقصود اصلی پیدائش عالم
سی وجود حضرت ہی اور لکہا گیا اسم مبارک حضرت کا اوپر عرش اور
ابواب جنت و مافیہا کے اور لیا حق تعالی نے عہد انبیا سے آپ کی باب
مین کہ بوقت بعثت حضرت کی اونپر ایمان لاوین اور نصرت و تائید اونکی
کرین جیسا کہ سابق گزرا اور واقع ہوئین اخبار و بشارت بوجود شریف حضرت
کتب سالفہ مین اور نسب شریف مین تا زمان آدم علیہ السلام سفاح
یعنی زنا جیسیکہ عہد جاہلیت مین عادت تہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہے
برگزیدہ کیا حق تعالی نے کنانہ کو اولاد اسمعیل سے اور برگزیدہ
کیا قریش کو کنانہ سے اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے
حضرت کو پس برگزیدہ اور بہتر و مہتر سب سے حضرت ہووین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور بوقت ولادت شریف ساری بت سرنگون پڑے
اور جنون نے اشعار پڑہے اور پیدا ہوی شکم آمنہ سے مختون و نظیف
بی حرکت و ناف بریدہ ولادت کی وقت اور رافع نظر طرف آسمان

اور رافع انگشت شہادت اور دیکھا مانی الدوسے کہ ایک نور اوسنے
خارج ہوا کہ بسبب اوس نور کے کوشک شام کے روشن ہوے اور یہ
متحرک تھا مہد مبارک ساتھہ تحرک ملائکہ کے اور کلام کیا مہد مین اور
لکھا ہی سخن کرتا قمر کا ساتھہ حضرت کے اور میل کرنا جس طرف کہ حضرت اشارہ
کرتی تھے اور سایہ کرنا حضرت کی اوپر ابر کا تمازت آفتاب مین اور یہہ
امر ہمیشہ نہ تھا بلکہ اوقات متعددہ مین واقع ہوا ہی — اول زمان صغر
مین کہ ہمراہ اپنی عم ابوطالب کے سفر مین نکلی تھے اور بحیرا راہب نے
آپ کو پہچانا اور بعضون نے اسیواسطی سایہ نہ تھا ابر کو مید اخصایص
مین ذکر کیا ہی اور شق صدر شریف ہی کہ صحاح مین آیا ہی اور وقوع
اوسکا چار بار اتفاق ہوا ہی — اول اوسوقت کہ صغر السن تھے بنی سعد
مین دوسرے دس برس کے عمر مین تیسرے قریب بعثت کی — چوتھے
شب معراج مین اور فشاردن جبرئیل کا حضرت کو ابتدای وحی مین اور
تصرف کرنا وجود مبارک مین اسی سبب سے خصایص بے شمار کیا ہی اور کہا
ہی کہ کسی ایک کو انبیا سی یہہ نہین ہوا اور تفاصیل ان معانی کے اونکے
مواضع و مواقع مین آویگی اور حق تعالے نے ہر عضو آنحضرت کو قرآن
مین ذکر فرمایا ہی قلب کو اس اپنی قول مین ﴿ آیۃ ﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَ
مِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ یعنی نازل کیا جبرئیل امین نے قران کو تیری دل پر اور
لسان کو ﴿ آیۃ ﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ یعنی پس سوا اسکی نہین کہ
آسان کیا ہمنی قران کو تیری زبان پر ﴿ آیۃ ﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى
یعنی اور نہین نطق کرتا اپنی خواہش نفس سے اور بصر ساتھہ ﴿ آیۃ ﴾
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى یعنی کجی و میل نکیا بصر نے اور نہ تجاوز

اور روی مبارک کو ساتھہ آیہ قد نری تقلب وجہک فی السماء کے تحقیق دیکھتے ہین ہم رو گردانی تیری طرف آسمان کی واسطے انتظار وحی کی اور عنق کو ساتھہ آیہ ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک کی یعنی اور نہ بند کرانی ہاتھہ کو انفاق سی اور صدر و ظہر مبارک کو ساتھہ آیہ الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک کی یعنی کیا نہ کھولا ہمنی سینہ تیرا او اوتارا ہمنی تجسے بوجہہ تیرا وہ کہ توڑی اوسنی پشت تیری اور یہہ دلالت کرتا ہی کمال محبت و عنایت حق جل و علا پر حضرت کو اور نکالا حق تعالی نی اپنا اسم محمود ہی احمد و محمد سیے کہ پہلی اس سے اس نام کی ساتھہ کوئی تسمیہ نہین کیا گیا اور کہلاتا پلاتا تہا آپکو حق تعالے طعام اور شراب بہشت سی کہ ذکر اوسکا صوم وصال مین آویگا انشاء اللہ تعالے اور دیکھتے تہے حضرت پیچھی سے جیسی دیکھتے تہے آگی سے اور شب تاریک مین جیسیکہ دن اور روشنی مین اور ذکر اوسکا حلیہ شریف مین گزرا ہے اور جسوقت حضرت سنگ پر چلتی نشان دونو پای مبارک کا اوسمین پڑ جاتا جیسیکہ مقام ابراہیم مین متواتر ہے اور اثر مرفقین شریفین کا سنگ مکہ مین مشہور ہے اور اثر حافر نعلیہ شریف کا مسجد بنی معاویہ بیچ مدینہ مین واقع ہے اور آب دہن مبارک شیرین کر دیتا تہا آب شور کو اور کفایت کرتا تہا طفل شیر خوارہ کو جیسا کہ باب حلیہ مین گزرا اور بغلین حضرت کی سفید تہین بال نہ رکھتی تہین بعضون نے کہا ہی یہہ اعتقاد کرنا چاہئے کہ ابطین شریفین مین رایحہ کریہہ نہتی بلکہ نظیف طیب الرایحہ جیسیکہ ثابت ہوا ہی صحیح مین اور آواز حضرت کی دور دور پہنچتی تہے کہ وہان کسیکی آواز

پڑہتی تھے اور مکس بدن مبارک پر نہ بیٹھتی تھے اور سپش یعنی جون لباس
مبارک مین نہ پڑتی تہی اور حضرت کو اتفاق احتلام نہین ہوا ہرگز اور ایسی
ہی اور انبیا کو روایت کیا ہی اسی طبرانی نے اور بعض علما نے انزال
تجویز رکہا ہی کہ شاید بجہت غلبہ باہ کے ہوتا ہو نہ خواب شیطانی کے اور تہا
عرق شریف خوشبودار زیادہ مشک سے اور سایہ حضرت کا زمین پر
نہ پڑتا تہا کہ محل کثافت و نجاست ہے اور نہین دیکہا گیا سایہ حضرت کا آفتاب
و ماہتاب مین ــ ایسا ہی بیان ہی علما سے لیکن مقام استعجاب و استغراب
ہی کہ کسی نے ذکر چراغ نہین کیا اور حدیث طویل مین کہ شروع اوسکا بعد
از نماز شب آیا ہی اور بعض مشایخ درمیان سنت فجر کے پڑہتی ہین وارد ہوا ہے
کیا ہی حضرت نے خدا سے کہ سارے اعضا آپ کی مین نور بخش اور اوس
حدیث کی آخر مین فرمایا وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا یعنی تمام جسم میرا نور کر دے
پس آنحضرت جب نور ہو وین نور کا سایہ نہین ہوتا اور جب بیٹھی فرمانے
دراز قدون کی ساتہہ اون سب مین دراز معلوم ہوتی اور مکس جامہ مبارک
پر نہ بیٹھتی تھے ذکر کیا اوسے فخر رازی نے پس اندام شریف پر نہ بیٹھنا مکس کا
بطریق اولی ہووی اور کاٹنا اور چوس نہین خون حضرت کا پتہ نہ تہے اور
نہین سنا یا جون نے یہی ہے عبارت قوم کے اور مراد عدم وجود قمل ہے
اور یہہ کہ بعض احادیث مین آیا ہی کہ کَانَ یَفْلِیْ ثَوْبَہٗ یعنی تہے حضرت
کہ ڈہونڈتے جون اپنی کپڑون سے تو مراد اس سے حقیقت نہین ہے اسی
طرح کہا لوگون نے اور جملہ خصائص حضرت سے انقطاع کاہنون کا ہی
نزدیک مبعث آپ کی اور حراست و حفاظت آسمان کی استراق سمع اور
رمی شہاب سے ــ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ محجوب و مطرود

جاتی تھی شیاطین آسمان سے اور آتی تھی آسمانون مین اور لاتی تھے
خبرین اور سکھاتی کاہنون کو کہ اونکی ارواح کو ساتھہ ارواح خبیثہ جنون کے
علاقہ و مناسبت روحانی تھا اور بسبب اس علاقہ کے اونسے کسب علوم کرتی
تھے اور دروغ اپنی طرف سے و سپر بڑہاتی تھے جیسا کہ حضرات انبیا صلوات
الله و سلامه علیهم اجمعین کو ساتھہ ارواح طیبہ ملایکہ کے کہ اوس مناسبت سے
مورد وحی اور اخبار صادقہ ہوتی تھے جب حضرت سید الثقلین امام القبلتین
پیدا ہوے ممنوع و مزجور ہوی اور باز رکھی گئے عروج و ولوج سموات
سے اور کہا ہے کہ بتولد عیسی علیہ السلام کے ممنوع ہوی تھے تین آسمانون
سے اور ساتھہ تولد حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے تمام آسمانون سے
جو کوئی قصد و ارادہ کرے عروج آسمان و استراق سمع کا تو ایک شہاب
مشتعلہ ناری اوسکا جاتا ہے کہ ہرگز خطا نہین کرتا بعض کو مارتا ہے اور بعض کا موتہہ
جلاتا ہے اور بعض کو فاسد و تباہ کرتا ہے اعضا و عقل – معمر نے کہا مینی پوچہا
زہری سے کہ آیا رمی شہاب و سقوط نجوم ایام جاہلیت مین بہی تھا کہا البتہ
لیکن تغلیظ و تشدید وقت بعثت حضرت سے شروع ہوئی اور ابن قتیبہ
نے کہا کہ رجم پیش از بعثت حضرت تھا لیکن بعد از بعثت شدت کی گئی حراست
مین اور بعضون نے کہا ہے کہ سقوط نجوم اور رمی شہاب شیاطین کو کیا
جاتا تھا لیکن پہر عود کرتے تھے اپنی جگہہ + ذکرہ البغوی + اور شب لیگئی
حضرت کو مسجد حرام سے طرف مسجد اقصی کے اور مرفوع ہوے بمحل اعلی اور
فائز کئے گئیں او سیر آیات کبری سے اور محفوظ رکھی گئے نظر سے طرف ماسوی
کی اور حاضر کئی گئے واسطے حضرت کی انبیا اور امامت کے اونکی اور ملایکہ کے
اور مطلع اور خبر دار کیا حضرت کو بہشت و دوزخ پر اور لیگئی ایسی جگہہ

کہ علم و قیاس کسیکا وہان پرواز نکرسکی اور دیکھا پروردگار کو بچشم سر جیسا کہ ذکر
معراج مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور جمع کیا حق تعالی نے درمیان رویت
و کلام کے اور مشرف کیا حضرت کو اسی عالم مین برویت جمال اپنی کے کہ ملک
و نبی و ولی کو یہہ فضیلت حاصل و میسر نہین ہوئی اور ملائکہ ہمراہ حضرت سیر
و مشی کرتے تہی پس پشت جیسکہ آپ فرمایا کرتے تہی صحابہ کرام کو واسطی
بشریت کی تا پس پشت ملائکہ کے لئی باقی رہی اور قتال کیا ملائکہ نے آپ
کی ہمراہ ہوکر غزوہ بدر و حنین مین اور نگاہ رکہی گئی حضرت کی کتاب یعنی
قران تبدیل و تحریف سی ہر چند کہ سعی کی بہت سے ملاحدہ و معطلہ و قرامطہ
نی تغیر و تبدیل اوسکی مین لیکن راہ یاب نہوئی اوس طرف اور قادر ہوئی اوسکی
الفاظ اوسپر اور تغیر ایک کلمہ اوسکی کلمات سے اور تشکیک ایک حرف مین
اوسکی حروف سی اور باوجود توفیر دواعی ملاحدہ اور یہود و نصاریٰ کی اوپر
تغیر و تبدیل و افساد و ابطال اوسکی فرمایا اللہ تعالی نے لا یأتیه
الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید یعنی نہین
آتا قران مین باطل روبرو اوسکی سے اور نہ پیچہی اوسکی سے نازل کیا گیا ہی
حکمت والی ستودہ سی۔ یہہ کتاب عزیز مشتمل ہے اوس چیز پر کہ مشتمل ہین
اوسپر جمیع کتب اور جامع ہی اخبار قرون سالفہ اور احوال امم ماضیہ اور
اون شرایع و احکام کو کہ شان اونکا ظاہر پیدا نہین اور نہین جانتا اونکے
مگر ایک احبار اہل کتاب سی کہ قطع کرے عمر عزیز اپنی اوسکی تعلیم مین باوجود
اس تمام ایجاز و اختصار کے اور سارا کلام صفات اس کتاب عزیز مین معجزات
مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور آسان کیا حفظ اوسکا جو کوئی چاہے بخلاف
اور امتون کی کہ اونمین سے ایک کو بہی کتاب اپنی یاد نہتی کیا جگہ جم غفیر کے

اوجود مرور قرون وسنین کی اوپر اور قرآن مبینہ وآسان ہی سیما اطفال
وغلمان کو مدت قریب وقلیل مین اور نازل کیا گیا ہی اوپر سات حروف کے
واسطی تسہیل وتیسیر وترحم وتفضل کے اور تحقیق سبع احرف کی شرح
مشکوۃ مین کیگئی ہی اور پروردگار تعالی خود متکفل ہوا ہی اوسکی حفاظت
وحراست کا اور یہی سبب ہی اوسکی سلامت تحریف وتبدیل وزیادت
ونقصان سی جیسکہ فرمایا ہی آیت اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ
یعنی بدستی ہمین نے نازل کیا قران کو اور تحقیق ہم اوسکی واسطی البتہ
نگاہبان ہین + اور حفظ توریت وانجیل کا احبار پر (انبیاء) چھوڑا اسیواسطی راہ پایا
اوسمین تحریف وتبدیل نی اور بعضی شافعیہ نی کہا ہی کہ اس جگہہ دلیل
قوی ہی اوپر ہونی بسملہ کے جزو ہر سورہ کا سوا قران سی بسبب اثبات اوسکی
قران مین اور نہین تولازم آوی زیادتی پس جب زیادتی متحقق ہوی گمان
نقصان بہی متصور — جواب اوسکا یہہ ہی کہ لکہنا بسملہ کا اوپر سر ہر سورہ
کی باجماع صحابہ ثابت ہی اور بسملہ منزل واسطی فصل وجدائی کی درمیان
سورکے ہی اور یہہ داخل تغیر نہین ہی کہ موجب شبہہ کا ہووی اور مخصوص
کیا حق تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھہ فاتحۃ الکتاب اور
آیۃ الکرسی کے اور آمن الرسول خزانون تحت العرش کی سی ہی کہ نہین دیا گیا
کوی ایک پیغمبرون سی مثل اوسکی اور حدیث ابن مسعود مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین تم مین سی کوی مگر یہہ کہ موکل کیا گیا ہی
ساتھہ اوسکی قرین اوسکا جن سی اور قرین اوسکا ملائکہ سی کہا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی واسطی بہی فرمایا البتہ لیکن اعانت ویاری
دی مجھی میری پروردگار نے اوسپر پس اسلام لایا اور امر نہین کرتا مجھی

ہر سلمتہ خیر کی اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد اسلام ثانی سے انقیاد و اطاعت
اور یہ تصرف کرنا آنحضرت کی باب مین اور قول اکثر کا یہہ ہے کہ مراد حقیقت
اسلام ہے اور یہہ کچہہ غیریت نہین خصوصیتا آنحضرت ہی اور یہہ کہ جایز نہین آنحضر
سے خطا ذکر کیا ہے اسی ماوردی اور حجازی نے مختصر مین اور ایک قوم نے
یہہ کہا ہے کہ نسیان بہی جایز نہین حکایت کیا ہے یہہ قول نووی نے شرح مسلم نے
اور اسیطرح ذکر کیا ہے صاحب مواہب لدنیہ نے بی تفصیل اور ذکر اختلاف
و تفصیل یہہ ہے کہ اجماع کیا ہے اوپر ہونے نسیان کے اقوال و اخبار مین کہ متعلق
بہ تبلیغ شرایع اور وحی کے ہین اور بعضون نے اخبار مین اختلاف کیا ہے
اور نسیان جایز کہا ہے یہہ قول ضعیف ہے اسواسطے کہ اخبار خلاف واقع
کاذب ہے اور منقصت کہ واجب ہے تنزیہہ ساحت عزت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اوس سے اور مذہب جمہور علما ہی ہے کہ نسیان افعال مین
جایز ہے اور وقوع اوسکا نماز مین ساتہہ صحت کی پہنچی ہے سب جایز نہین تا ہونے
سے ساتہہ اوسکے باوجودیکہ فراموشی اس مقام مین متضمن حکمت تقرر حکم شریعت
اور مشتمل اوپر فایدہ بیان مسئلہ واسطے امت کی اور ادراک امت کا سعادت
اقتدا آنحضرت کو اس امر مین اور ابقا حصہ بشریت اور احکام جبلت کا خصوصیت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ساتہہ احتمال حصول شہود خاص اور استغراق کلی
کہ موجب نسیان اس عالم و ماسوی حق ہوتا ہو اور افعال اعضا اور حرکات
جوارح اسی عالم سے ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور خطا اگر مراد ساتہہ اوسکے
خطا فی الاجتہاد ہی بعض مواضع مین واقع ہوی ہے جیسیکہ فدیہ لینا اسیران بدر
سے لیکن آنحضرت کو خطا پر نہین رکہتے تہے بلکہ آگاہ و خبردار کرتے تہی اور اسیطرح
نسیان مین لیکن نسک حضرت سے ہرگز واقع نہین ہوا کہ مترددہو دین کہ در تحت

اور اکی ہین آیتین اور فرمایا شک شیطان سی ہی اور یہہ ہی کہ میت سوال کیا جاتاہی آنحضرت سی قبرمین اور کہا جاتاہی کہ کیا کہتا تہا تو حق مین اس مرد کی کہ درمیان تمہارے مبعوث ہوا الحدیث جیسا کہ کہاہی اور اس سے معلوم ہوتاہی کہ امتین اور انبیا کی سئول نہین ہوتین اور انبیا سی قبر مین اور حرام کی گئین ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہچہی حضرت سی قال اللہ تعالی وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّہَاتُکُمْ فرمایا اللہ تعالی نے اور زنان حضرت تمہارے مائین ہین یعنی حرمت مین حکم ماؤنکا رکہتی ہین جہت تکریم وتعظیم آنحضرت کی اور فرمایا اللہ وَمَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا اَنْ تَنْکِحُوْا اَزْوَاجَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ اَبَدًا یعنی اور نہین تمکو کہ اذیت دو رسول خداکو اور نہ یہہ کہ نکاح کرو زنان حضرت کے ساتہہ بعد حضرت کی کبہی — روضۃ الاحباب مین کہاہی کہ کہتی ہین طلحہ بن عبداللہ نے کہاکہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیاسی رحلت فرماوین مین عایشہ صدیقہ کے ساتہہ نکاح کرون پس یہہ آیت نازل ہوی اور بعضی کتابون مین لکہاہی کہ یزید مرید نے طمع کی درباب عایشہ رضی اللہ عنہا کے پس پڑہی یہہ آیت اوسکی سامنی پس ممنوع ہوا اوس ارادہ سے اور یہہ حکم سب ازواج مطہرات کا ہین غیر مخیرات کا ہی جنہون نے کہ دنیا وزینت اوسکی چاہی یا خدا ورسول کو چاہا پس جن ازواج نے کہ دنیا چاہی اور آنحضرت سی جدا ہوئین اونکی حل مین خلاف ہی — امام الحرمین اور غزالی نے جزم کیاہی ساتہہ حل اونکی لیکن وہ ازواج کہ وقت وفات تک حضرت کی ساتہہ ہتین حرام ہین غیر حضرت پر اور جواز نظر مین دو وجہہ ہین اشہر منع ہی اور حکم امومت احترام واطاعت وتحریم نکاح مین ہی ہے

جواز خلوت و نفقہ و میراث مین اور بعقدیہ دستجاوز نہین کرتا یہہ حکم غیر
ازواج سے جیسا کہ کہین بنات حضرت اخوات مومنین ہین اور یہ قول اصح ہے
اسیطرح مواہب لدنیہ مین ہی اور حقیقت مین سبب حرمت ازواج کا یہہ
ہی کہ آنحضرت قبر شریف مین حی و زندہ ہین اسیواسطی کہا ہی کہ عدت وفات
اونپر واجب نہین **وصل** اور اولاد بنات نسبت کیجاتی ہی حضرت سے
جیسکہ آپ نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے اولاد اوسکی صلب سے ہوئی اور اولاد
میرے صلب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے **اور** حدیث شان حسنین رضی
اللہ عنہما مین آیا ہی هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُمَا
فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا یعنی یہہ دونو بیٹے میرے ہین اور دو
بیٹے میری بیٹی کے بار خدایا بدرستیکہ مین دوست رکہتا ہون ان دونو کو پس
دوست رکہہ تو ان دونو کو اور دوست رکہہ جو ان دونو کو دوست رکہے
اور دوسری حدیث مین آیا ہی اِنَّ ابْنَيَّ هٰذَيْنِ رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا
یعنی بدرستی یہہ دونو فرزند میرے دو ریحان میرے ہین دنیا ہی **اور** ایک حدیث
مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو
فرماتی تہی بلاؤ میری پاس میری دونو فرزندون کو پس گلی سی لگاتی اور
پیار کرتی اونہین **اور** شان امام حسن مین فرمایا اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ
یعنی تحقیق یہہ بیٹا میرا سید ہے **اور** دوسری حدیث مین آیا ہی کہ حضرت امام حسن
یا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما ایک ان دونو صاحبزادون سی سجدہ مین
حضرت کی پشت مبارک پر سوار ہوا آپ نی سر مبارک سجدے سی نہ اوٹھایا اور
سجدہ دراز کیا پس صحابہ نی سبب درازی سجدہ کی سوال کیا اور کہا مگر وحی
تمہاری پر نازل ہوئی یا رسول اللہ فرمایا میرا بیٹا سوار ہوا تہا مجھ پر پس ناخوش

جانا یعنی شتابی کو جب تک وہ اپنی قضای حاجت کرے اور از انجملہ یہہ ہے
کہ ہر نسب و سبب روز قیامت منقطع ہے یعنی سودمند نہین الا نسب و سبب حضرت
اور مراد بہ نسب اولادہی اور مقصود بہ سبب زواج اور اسیواسطی تزویج
کیا امیر المومنین عمر رضی نی بنت فاطمہ زہرا کو بامید وری اتصال بآنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ایک یہہ ہے کہ تزویج نکیا جاوے اوپر
بنات حضرت کی یعنی اگر کوی دختر دختران حضرت سی نکاحمین کسی مرد کے
ہووی نہین نہ ا وار اوس مرد کو کہ اوپر دوسری زن خواستگار ہے
کرے اور اصل اس باب مین قصہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ہی کہ علی
مرتضی کرم اللہ وجہہ نے دختر ابی جہل کو کہ مسلمان ہوکر مدینی مین آئی تہی خواستگاری
فرمای جب یہہ خبر فاطمہ زہرا رضی نی سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پاس آئین پس آنحضرت اوٹھے اور اوپر منبر کے تشریف لیگئی اور خطبہ
پڑہا اور کہا کہ فاطمہ جگر گوشہ میرے ہی اور مین روا نہین رکہتا اور خوش
نہین آتا مجھی کہ ستاوین اور فتنہ مین ڈالین اوسے اور مجھی ایذا دیتا ہے
جو کوی ستاتا ہی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اور مینی سنا ہی کہ علی خواستگار ہے
کرتا ہی دختر ابی جہل کو سوگند بخدا کہ جمع و فراہم نہین ہوتی دختر رسول خدا اور
دختر دشمن خدا ایک مرد کی نکاحمین چاہیی کہ علی رضی طلاق دیوی فاطمہ کو بعد
ازان نکاح کرے دختر ابی جہل کو پس علی مرتضی رضی آئے اور عذر چاہا اور
ترک کیا خواستگاری دختر ابی جہل کو پس آنحضرت ع نی حرام کیا حضرت
علی پر نکاح اوپر حضرت فاطمہ کے تا مدت حیات فاطمہ تک اور کہا ای علی مین تجکو
دوست رکہتا ہون اور ڈرتا ہون کہ آزار دیوی تو فاطمہ کو کہ لازم آوے
اوس سے آزار میرا اور منطوق اس حدیث کا مخصوص بفاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

لی ہی لیکن چونکہ علت ابتدا ہی جاریے کی جاتی ہے نجات میں فتدبر اور
یہہ کہ اجتہاد و تحری قبلہ محراب مسجد نبوی میں کہ مدینہ میں ہی لکی جا درست
و راست اور روایات میں آیا ہی کہ دور کیا گیا حجاب کہ درمیان تہا پس دیکہا
حضرت نی کعبہ کو اور بنایا محراب مسامت عین کعبہ کے اور منجملہ خصایص حضرت
سی ایک یہہ ہی کہ جسنے دیکہا حضرت کو خواب میں دیکہا اونہیں حق و راست
بی شک و شبہ اسواسطی کہ شیطان بصورت شریف متمثل نہیں ہوتا۔
اور ایک روایت میں آیا ہی کہ فرمایا مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ یعنی جسنے
دیکہا مجہی پس تحقیق دیکہا حق و راست مراد ہی دیکہنا خواب میں اور روایت
جابر میں آیا ہی مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي یعنی جسنے دیکہا مجہی خواب
میں پس تحقیق مجہی کو دیکہا اگرچہ حق تعالی نے شیطان کو قدرت بخشی ہی بہر صورت
کہ چاہی متمثل ہووی لیکن قادر نہیں کیا اوسی کہ بصورت آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم ظاہر ہووی اسواسطی کہ آنحضرت مظہر ہدایت ہیں اور شیطان مظہر
ضلالت اور ہدایت و ضلالت میں تضاد ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہہ فضیلت
شامل سارے انبیا کو ہی کہ شیطان متمثل نہیں ہو سکتا بصورت کسی
پیغمبر کے لیکن صاحب مواہب لدنیہ اسی خصایص آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
میں لایا ہی اور دیکہنی حضرت رسول مقبول میں یہہ شرط نہیں کہ بصورت
خاص حضرت ہی کو دیکہا بعضوں نے تعریف مراد رکہی ہے اور بعض نے تنکیر
اور کہتی ہیں کہ جو کوی ابن سیرین پاس کہ معبرین خواب سے تہا آتا اور کہتا
کہ میںنی خواب میں حضرت کو دیکہا ہی پوچہتی کس صورت پر میرے سامنے بیان کر
اگر ایسی صورت بیان کرتا کہ حضرت اوس صورت پر نہ تہی ابن سیرین کہتی کہ
تونے حضرت کو نہیں دیکہا اور سند اس حدیث کی صحیح ہی و اللہ اعلم اور

روبرو حضرت ابن عباس کے کہا کہ مینے حضرت کو خواب مین دیکہا ہے پوچہا
کس صورت پر عرض کیا بصورت حسن بن علی کہا سچ دیکہا تونے قول انکا ہی
محدثین یہہ ہی ہر صورت کہ دیکہی گو حضرت ہی کو دیکہا لیکن دیکہنا بصورت
شمائل اتم و اکمل ہی اور تفاوت حال مرایا ہی جسکا آئینہ خیال صاف تر
اور نور اسلام منور تر رویت وسکی درست تر اور کامل تر غرض کہ تحقیق
اس مقام کے بہت ہے تمام و کمال شیخ نی شرح مشکوۃ مین لکہی ہے
وہان دیکہنا چاہیے اور بعض روایات مین آیا ہی کہ ایک شخص نے حضرت
پاس آکر عرض کیا کہ میرا باپ بوڑہا ہی ملازمت شریف مین حاضر نہین ہو سکتا
لیکن خواب مین مشرف بزیارت ہوا ہی فرمایا مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي
فِي الْيَقْظَةِ یعنی جسنے دیکہا مجہے خواب مین عنقریب ہی کہ دیکہے مجہے بیداری
مین — علما کو رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین حالت بیداری مین بعد
از وفات شریف اختلاف ہی صاحب مواہب لدنیہ نی اپنی شیخ سی نقل کیا
ہی کہ کہا نہین پہنچا ہمین کسی ایک صحابہ و من بعدہم سے یہہ قول صحت کو
باوجودیکہ رنج و اندوہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اوپر فوت آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شدید و سخت ہوا تہا تا بحدیکہ
وفات پائی اونہی اندوہ نہانی مین بعد از حضرت چہہ مہینے بہی حالانکہ گہر فاطمہ
زہرا کا قریب قبر شریف تہا نقل نہین کیا اونسے رویت حضرت اس مدت
فراق مین لیکن صلحاسی حکایتین اس باب مین — توثیق عری المار سے او زہجۃ
النفوس بن ابی جمرہ — اور روضۃ الریاض عفیف یافعی — اور رسایل شیخ
صفی الدین بن ابی منصور اور سوا اسکی اور تصانیف مین اور یہہ مواہب
مین عبارت ابن ابی جمرہ سی نقل کیا ہی کہ کہا یہ تحقیق ذکر کیا گیا ہی جماعہ

خلف وسلف سے کہ تصدیق کی ساتھ اس حدیث مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ
فَسَيَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ کی کہ دیکھا اونھون نی حضرت کو خواب میں پس ازان
دیکھا بیداری میں اور حضرت سی پوچھیں وہ چیزیں کہ اوس میں متشوش تھے پس
خبر دی اونھیں بکشود کار اور ظاہر کیں راہیں کہ اونسی کشود حاصل ہوا اور نہ
ہی وقوع میں آیا بی زیادت و نقصان اور کہا ہی کہ منکر ولایت کا کرامات
اولیا تصدیق رکھتا ہی یا نہیں اگر نہیں رکھتا اوسی بحث نہیں چاہیے کرنا جو چیز
ہم اثبات کریں وہ تکذیب کریگا اور اگر تصدیق رکھتا ہی کہنا چاہیے کہ یہ اونھیں میں
سی ہی اسواسطی کہ کشف کیا جاتا ہی اولیا کو بخرق عادت اشیا ی غیب عالم
علوی و سفلی میں کہ سایر الناس کو اوس طرف راہ نہیں اور بیچ صاحب
مواہب کے کہا کہ شیخ ابو المنصور نے اپنی رسالہ میں کہا ہی لکھتی ہیں کہ شیخ ابو
العباس قسطلانی ایک مرتبہ آئی حضرت پاس پس فرمایا حضرت نی اونھیں اَخَذَ
اللّٰهُ بِيَدِكَ يَا أَحْمَدُ یعنی دستگیر ہے کرے خدا تعالی تجھی ای احمد اور
کہا شیخ ابو العباس حران نی کہ آیا میں نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ایکبار دیکھا میں نی کہ آنحضرت منبر پر اولیا اور والیون کو لکھتی ہیں اور لکھا
آنحضرت نی واسطی میرے بھائی کی کہ محمد نام رکھتا تھا ایک فرمان کہا میں نے
یا رسول اللہ میرے واسطے نہیں لکھتے جب میرے بھائی کی لیئے لکھا آپ
نی فرمایا کہ اوسکو ایک مقام ہے سوا اسکی اور امام حجة الاسلام اپنی کتاب
المنقذ من الضلال میں کہتی ہیں کہ ارباب قلوب مشاہدہ کرتی ہیں بیداری میں
ملائکہ اور ارواح انبیا کو اور سنتی ہیں اونسی آوازیں اور اقتباس کرتے ہیں
اونسی انوار اور استفادہ کرتے ہیں - حکایت کیا گیا ہی سید نور الدین ایجی
ولد سید صفی الدین اور سید عفیف الدین سے کہ سنا حضرت نی ایات میں جواب

سلام علیک السلام یا ولدی داخل قبر شریف سی اور مواہب لدنیہ مین
اسی قبیل سے حکایات لاتا ہی اور حکایت کرتے ہین شیخ ابو العباس
مرشی سے کہ کہا اگر پوشیدہ ہو جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا ایک طرفۃ العین مین اپنی کو مسلمانون سی نہین شمار کرتا اور یہہ محمول
او پر دوام مشاہدہ وحضور اور رعایت سنن وآداب سلوک مناہج حضرت
اور طریقہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ فرمایا ہی اَلْاِحْسَانُ اَنْ
تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ یعنی احسان وہ ہی کہ عبادت کرے تو خدا کی
گویا کہ تو اوسی دیکھتا ہی — حاصل کلام یہہ کہ دیکھنا آنحضرت کا بعد از وفات
بمثال ہی جیسا کہ خواب مین دیکھا جاتا ہی بیداری مین بہی اور وہ شخص
شریف کہ مدینہ منورہ مین قبر مقدسہ مین آسودہ و زندہ ہین وہی شخص بصورت
مثال ایک آن مین ... بہت ... متصور ہوتا ہی عوام کو خواب مین
اور خواص کو بیداری مین اور مواہب مین کہا ہی جو کوئی تصدیق کرامات
اولیا رکہتا ہی قایل ہی اسبات کا کہ منکشف ہوتا ہی اونپر احوال اشیا عالم
علوی وسفلی مین مشکل و مشتبہ نہین ہوتی اونپر کوئی چیز اس باب سے اور
امام غزالی نے کہا ہی کہ جو چیز عوام خواب مین دیکہین خواص بیداری مین
پاوین اور جو کچہہ کہ وہ کسب حاصل کرین خواص بموہبت اور جملہ خصایص
حضرت سی وہ ہی کہ نام رکہنا ساتہہ نام شریف کے میمون و مبارک و نافع ہے
دنیا وآخرت مین — روایت کیا گیا ہی انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ایستادہ کئی جاوین کی دو بندی درگاہ حق
مین اور حکم ہوگا کہ انہین بہشت مین لیجاوین وہ دونو عرض کرین کی کہ ہم کس
سبب مستحق و سزاوار بہشت کی ہوئی حالانکہ ہمسی کوئی عمل استحقاق بہشت کا

مین لیجاوکہ یعنی سوگند بہ نفس خود یاد فرمای ہی کہ آتش مین نہ آدمی جسکا کہ نام
احمد و محمد ہے اور علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ کہا کو
مائدہ نہین کہ حاضر ہو دی اوسپر وہ شخص کہ نام اوسکا احمد یا محمد ہے مگر یہ
کہ پاک کرے خدا تعالی اوس منزل کو کہ رکہا گیا ہی وہ مائدہ اوسمین ہر روز
دوبار — روایت کیا اوسی ابو المنصور دیلمی نے اور آیا ہی کہ اگر جمع ہو ایک
قوم واسطی مشورت کی اور اوسمین نام کسیکا محمد ہے البتہ برکت ہو دی اوس
مشورت مین اور یہ آیا ہی کہ جسکا نام ہو آنحضرت اوسکی شفاعت فرما دین
اور بہشت مین لادین — اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے [illegible] مین لکہی
حضرت غوث الثقلین کو ایکمرتبہ خواب مین دیکہا کہ آگی اونکی بنا بر تعظیم کے لہڑا
ہوگیا حاضران مجلس شریف نی عرض کیا کہ محمد عبد الحق سلام کرتا ہی پس حضرت
غوث پاک کہڑے ہوی اور معانقہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ دوزخ تجپہ حرام ہے
ظاہرا یہہ بشارت نتیجہ اس تسمیہ بابرکت کا ہی اور علما کو جواز تسمیہ باسم
مبارک آنحضرت اتفاق ہی اور کنیت مین اختلاف ہے وہ ابو القاسم ہی خواہ
محمد نام اوسکا ہو یا نہو بعضو نے جمع کرنی سے درمیان نام و کنیت کی منع
کیا ہی اور تنہا نام یا کنیت کو جایز رکہا ہی اور یہہ قول صحیح تر ہی اور نووی
نی کہا کہ اس مسئلہ مین چند مذہب ہین — مذہب شافعی منع مطلق ہی اور
مالک نے مطلق بجواز حکم کیا ہی اور مذہب ثالث یہہ کہ جایز ہے اوسکے
کہ جسکا نام محمد نہو اور جو کوئی کہ قایل ہے تجویز مطلق سے مخصوص کرتا ہی
منع کو بحیات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور یہہ قول نزدیک تر
بصواب ہے انتہی اور از انجملہ یہہ ہے کہ مستحب ہے غسل و تطیب واسطے
قرأت حدیث آنحضرت کی اور چاہیی کہ نزدیک پڑہنی حدیث کی آواز بسبب

بت کہا وی جیسکہ حالت حیات مین جب آپ تکلم فرماتی ہتی **قولہ تعالی** یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ای ایمان والو بلند کرو تم اپنی آوازون کو اوپر آواز پیغمبر کے اسواسطی کہ کلام آپ کے ہی کہ سنا جاتا ہی الفاظ شریف حضرت سی اور چاہیی کہ پڑہا جاوی اوپر مکان عالی مرتفع کے — روایت ہی مطرف سی کہ جب لوگ مالک رحمۃ اللہ علیہ پاس آتی باہر بہیجتی کنیز کو اور کہلا بہیجتی کہ تم کیا چاہتی ہو حدیث یا مسایل اگر کہتی مسایل جلد باہر آتی گہر سے اور تعلیم مسایل کرتی اور بعض روایت مین آیا ہی کہ کہہ بہیجتی اندر جواب مسایل کا اور اگر کہتی کہ ہم خواہان حدیث ہین غسلخانہ مین جاتی پس غسل کرتی اور جامہ سفید پہنتی اور عمامہ سر پر رکہتی اور طیلسان پہنتی اور تطیب کرتے اور رکہی جاتی کرسی پس باہر آتی اور بیٹہتی اوسپر اور تبخیر بعود کرتی اور تحدیث کرتی بخشوع و وقار اور بیٹہتی رہتی پر طرز وقت تحدیث مین اور کہتی ہین کہ امام مالک نے یہہ روش سعید بن المسیب سے اخذ کی ہتی **اور** تحقیق مکروہ رکہا ہی قتادہ اور مالک اور جماعہ نے تحدیث اوپر غیر طہارت کے **اور** تہا اعمش کہ جب بے وضو ہوتا تیمم کرتا اور شک نہین کہ احترام و تعظیم و توقیر آنحضرت بعد از وفات نزدیک ذکر حضرت و سماع حدیث و سماع اسم مبارک و سیرت حضرت لازم ہین لازم تہا **اور** چاہیی کہ وقت قرات حدیث واسطی آنی کسیکی تعظیم نکرے کہ اسمین قلت ادب اور قلت احترام اور قطع حدیث حضرت کا ہی واسطے غیر کے خصوصاً واسطی فاسقون کی اور بدعتیون کی اور تہی سلف کہ قطع حدیث نکرتے تہے اور نہ حرکت اگرچہ کوی ضرر و آفت لاحق ابدان اونکی ہوتی صبر کرتی اوسپر بجہت احترام حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سنا

ہی کہ ایک مرتبہ ستر بار عقرب نے امام مالک رح کو اثنای قرات حدیث مین کاٹا انہوں نے
جنبش نکی اور صبر و تحمل کیا اوسپر اور قطع نکیا حدیث نبوی کو ازجہۃ تعظیم و توقیر حدیث
پیغمبر کے اگرچہ ایسی حالت مین معذور تہی پس حرکت و قیام کی ضرورت کیا کہنی ہے
سیما کہ مضاف ہو ساتہہ اوسکی کلام بیہودہ ذکر کیا ہی ابن الحاج نے مدخل
مین اور قوۃ القلوب مین لکہا ہی کہ مجرد پڑنی نظر کے اوپر جمال ہدایت
تمثال حضرت کی وہ کشایش کار دشوار حاصل ہوتی ہی کہ اور وں کو اربعینات
مین نہین حاصل ہوتی اور یہہ معجزات و خصایص سید انبیا سی ہوویگی اور انبیا
مین نہ تہا اور اسی خصایص حضرت سی لکہا ہی قال الشاعر قطعات

منت خدای را کہ بیامدی ببرد	نور ہدایت تو ظلام ضلال را
بودی گرامی دگر فتیم از رخت	بر خویشتن خجستہ و فرخندہ فال را
گر قبولم کنی اقبال و سعادت یابم	مقبل آن روز شود بندہ کہ گردد مقبول
دارم امید کہ نومید نگردم ز درت	چون منم سائل و منم تو کریمی مسئول

اور خصایص آنحضرت مین مرقوم ہی کہ صحابہ حضرت سب عدول تہے باعتبار ظواہر
کتاب و سنت کی کہ مدح و تعدیل اونکی مین واقع ہوئین پس بحث و تفحص نکیا و سیکی
عدالت کسی ایک کی اونمین سے جیسیکہ سایر رواۃ حدیث سی اور حدیث
کہ بانفراد صحابی فرد و غریب نہین کہتی بلکہ غیرا و نکی تابعین و من بعدہم سی اور
اہل سنت و جماعت نے اجماع کیا ہی اوپر تعدیل صحابہ کی اگرچہ بعضی اونمین سے
امور وقوع اونمین بخطاء اجتہاد اور تاویل مین تہا اور نظر کرنے مین فضایل
و مآثر اونکی مین بیچ امتثال اوامر اونواہی آنحضرت کی اور حضور اونکا
آپکے ساتہہ غزوہ و جہاد و فتح اقالیم و بلاد مین اور تبلیغ احکام و ہدایت کا
ساتہہ مواظبت و مداومت کے اوپر نماز و روزہ و زکوۃ اور ادای فرائض و

صفات کمال کے شجاعت و براعت و کرم و اخلاق حمیدہ کہ نہ تہا کسی امت مین
ہم سابقہ سی اور جمہور علما اس بات پر ہین کہ صحابہ خیار امت اور افاضل
امت مین اور جو کوی اونسی پیچہے ہے اوکی مرتبہ کو نہین پہنچا اور قول بعض محدثین
کا یہہ ہے کہ خیریت و افضلیت مخصوص اون صحابہ کے ساتھہ ہے کہ ممتد و دراز تہی
صحبت اونکی اور بہت تہا استفاضہ و استفادہ اونکا حضرت سی لیکن مختار
دل ہی اور حق یہہ ہے کہ نفس رویت حضرت تحصیل ایمان عیانی اور یقین
کی مخصوص بصحابہ ہی کہ اور کوی نہین رکہتا اور احادیث کہ فضل آخر امت
مین وارد ہی حیثیت دوسری سی ہین کہ ایمان بالغیب ہے جیسکہ یومنون بالغیب
مین ساتھہ اس وجہہ کے تفسیر کیا ہی واللہ اعلم اور خصایص آنحضرت سی ایک یہہ
کہ نمازی خطاب کرتا ہی اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى
مِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ پس جب آنحضرت نماز سی پہری منہہ ہمارے
طرف کیا اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ نکہو اسواسطی کہ خدا خود سلام ہے یعنی
نقایص و تغاروف سی اور سلامتی بخشنے والا بندون کا پس سلام او سپر کہ موہم
خوف و احتیاج ہے نچاہی اور کچہہ معنی نہین رکہتا اور جب تم نماز مین بیٹہو کہو
اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ
جسوقت مصلی نے یہہ کہا پہنچا ہر عبد صالح کو کہ آسمان و زمین مین ہی الحدیث
پس اس جگہہ تخصیص واقع ہوی ساتہہ سلام کے آنحضرت پر علی الخصوص اور
اوروں پر علی العموم اور کرمانی نے شرح صحیح بخاری مین کہا ہی کہ صحابہ
بعد از فوت حضرت السلام علی النبی کہتی ہتے نہ بصیغہ خطاب واللہ اعلم اور
از آنجملہ یہہ ہے کہ جیسی حضرت پکارین اجابت کرے اگرچہ نماز مین ہو اور ت

اس حدیث کا سعید بن المعلی ہی کہ کہا در حالت نماز مجہی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے پکارا یعنی جواب ندیا بعد از نماز آکر عذر کیا اور کہا کہ مین نماز مین تہا
اوس سبب سے مین نے جواب ندیا آپ نے فرمایا کیا نہین کہا خدا تعالی نے اِسْتَجِیْبُوْا
لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ یعنی جواب دو خدا و رسول کو جسوقت
پکارین تمہین اسواسطے کہ زندہ کرتا ہی تمہین پس اجابت دعوت فرض ہے لیکن نمازی
ہوتا ہی تارک اوسکا تامل اسمین ہی کہ آیا نماز باطل ہوتی ہی یا نہین قول صاحب
مواہب لدنیہ سے کہ تصریح کیا ہی ایک جماعت نے شافعیہ وغیرہ سی کہ باطل نہین ہوتی
اور بقول بعض باطل ہوتی ہی لیکن حدیث سی کوی چیز معلوم نہین ہوتی واللہ
اعلم **اور** ازانجملہ ہے کہ دروغ کہنا حضرت پر مثل دروغ کہنی کے ہے غیر
اونکی پر اور جوکوی دروغ باندہی آنحضرت پر قبول نکیجاوی روایت اوس سے
کبہی اگرچہ توبہ کرے جیسا کہ ذکر کیا ہی جماعہ محدثین نے **اور** سعید بن الجبیر سے
روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت کی اوپر دروغ کہا پس بہیجا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابیطالب اور زبیر رضی اللہ عنہما کو اور فرمایا اگر پاؤ
اوس شخص کو مار ڈالو **اور** شیخ محمد جوینی پدر امام الحرمین اسطرف گئی ہین
کہ متعمد کذب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کفر ہے لیکن ائمہ حدیث نے
اونکی موافقت اس قول مین نہین کی اور حق وہ ہی کہ دروغ باندہنا حضرت
پر فاحشہ عظیمہ اور موبقہ کبیرہ ہی لیکن کافر نہین ہوتا صاحب اوسکا مگر استحلال
کرے اور توبہ اگر صحیح ہو اور آثار اوسکی عیان ہو دین مقبول ہے ورنہ
نہین شہادت و روایت مین **اور** ازانجملہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور جمیع انبیا علیہم السلام گناہون صغیرہ وکبیرہ سے معصوم ہین
خواہ عمداً خواہ سہواً مذہب مختار یہی ہی اور کتب کلامیہ مین تفصیل اسکی

حق بھی اجمال ہی اور از انجملہ یہہ کہ حضرت اور جمیع انبیا صلواۃ اللہ وسلامہ
علیہ وعلیہم اجمعین پر جنون اور اغما طویل جایز نہین اور تنبیہ کیا ہی سبکی
نی اسپہ کہ اغماء انبیا کا مخالف اغمار اورون کی ہی اور غلبہ اوجاع ہی ہی اور پر
حواس ظاہرہ کی نہ اوپر قلب کے اسواسطی کہ وارد ہوا ہی کہ انکہین انبیا کے
خواب کرتی ہین نہ دل اور جب نگاہداشت انکی دلون کی خواب سے کہ سکتہ
اغما سے بھی کی گئی پس اغمار سی بطریق اولی اور بھی سبکی نے کہا ہی کہ انبیا
پر کوری جایز نہین کہ یہہ نقص ہی اور اعمی نہین ہوا کوی پیغمبر ہرگز اور وہ جو
ذکر ہوا ہی شعیب سے ثابت نہین ہوا اور یعقوب علیہ السلام کی بصر پر ایک پردہ
حاصل ہوا تھا بسبب شدت حزن لیکن مرتفع ہوگیا اور امام فخر رازی نے تفسیر قول
حق سبحانہ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ یعنی اور سفید ہوگئین دونو آنکھین
اوسکی غم سے کہا ہی کہ غالب ہوا یعقوب پر بکا کہ بسبب اوسکی سفیدی سے معلوم
ہوتی تھی اور دلیل صحت اس قول پر یہہ کہ تاثیر حزن غلبہ بکا مین ہی نہ حصول
عمی مین بعد ازان کہا کیا ہی کہ اختلاف کیا ہی بعض کہتی ہین کہ یعقوب علیہ السلام
اندھی ہوگئی تھے بالکل پس کیا حق تعالی نی اونہین بصیر صحیح وقت القای قمیص
یوسف علیہ السلام کے اور بعضی کہتی ہین کہ بصر انکی کثرت بکا سی ضعیف
ہوگئی تھی بوقت القای پیرہن یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کے
منہہ پر قوی و تیز ہوگئی بصر اونکی اور نقصان جاتا رہا اور قصہ عمی شعیب
علیہ السلام کا مشہور ہے حکم ساتہہ عدم ثبوت اوسکی تحکم ہے اور صحیح باب
یعقوب مین عمی کہ ہے اسیواسطی فرمایا فَارْتَدَّ بَصِيرًا یعنی پس ہوگیا بینا
اور مقاتل نی کہا ہی کہ مدت چہہ برس تک یعقوب علیہ السلام نابینا رہے
تا بقمیص یوسف علیہ السلام انکشاف بصر حاصل ہوا اور از انجملہ یہہ ہے

که جو کوی دشنام گوی یا تنقیص جناب آنحضرت کے ساتھہ کسی وجہہ کے وجوہ سے
بصریح یا بکنایہ واجب ہے قتل اوسکا اس قول مین اتفاق ہی اختلاف اسمین
ہی کہ یہہ قتل بطریق حد ہی بالفعل بازنا جاہی طلب توبہ نہین جاہی یا یہہ کہ
کہ توبہ چاہئی طلب کرنا اگر توبہ بجا لایا عفو کرین لیکن مختار قول اول ہی اور یہہ
اوس صورت مین ہی کہ مسلمان ہو وی اگر کافر ہے اور اسلام لایا درگذر
کرین اور یہہ بحث آخر کتاب مین بتفصیل آویگا ان شاء اللہ تعالی **اور** جملہ
خصایص حضرت سی یہہ ہی کہ جبریل علیہ السلام بفرمان ملک العلام تین مرتبہ مرض
حضرت مین واسطی عیادت و پرسش کے آئی **او**ر مواہب مین مذکور ہے کہ اوپر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے فوج فوج مسلمانون نی بی امام اورلی دعا سے
جنازہ کے کہ مشہور ذکر کیا اس روایت کو بیہقی اور ابن سعد وغیرہ نے
اور مدفون ہوی بعد تین دن وفات سی اور بچھایا گیا واسطی آنحضرت کے
لحد مین قطیفہ کہ بچھاتی تھے بچی آپ کی اور یہہ دونو امر جایز نہین غیر آنحضرت
کے واسطی انتہی **اور** بعضون نے کہا ہی کہ یہہ قطیفہ شقران نی کہ مولی ہے
آنحضرت سی تہا بچھا دیا تہا بی علم و اطلاع صحابہ کے تاکوی اور بعد از حضرت
نہ پہنی اپنی نہ بچھوا دیے کہ اوسکی حق مین مکروہ ہی **او**ر زمین مظلم و تاریک ہوے
بعد موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسا کہ مسلم سی آویگا
اور ازان جملہ یہہ ہے کہ زمین جسد مبارک حضرت و دیگر انبیا کو نہین کہاتی
اسی طرح مواہب مین یہہ مرقوم ہے **او**ر بعض اولیا اللہ سے بہی نقل
کرتی مین جیسا کہ قبر شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سو دو برس کے کسی
تقریب سے کہولی تہی بدن و کفن باقی تہا بیان تقریب یہہ ہے کہ لوگ چاہتے
تہے کہ برادرزادہ انکی کو جوان صالح تہا اونکی قبر مین دفن کرین چنانچہ کہ

معظمہ مین عادت ہی کہ اموات کو تبرکاً قبر بزرگون مین دفن کرتی ہین اور ظاہر
وہ ہی کہ نہ کہانا زمین کا جسد شریف کو کنایہ ہی حیات سی اور یہہ مخصوص
با آنحضرت اور حضرات انبیا ہی اور خصایص سے یہہ ہی کہ میراث مال حضرت
مین جاری نہین ہوتی بلکہ باقی رہتی ترکہ حضرت کی اونکی ملک مین اور
بعض نے کہا ہی کہ وہ مال صدقہ ہو جاتا ہی اور یہی قول صواب ہے جیسا کہ حدیث
مین آیا ہی ما ترکناہ صدقۃ یعنی متروکہ ہمارا صدقہ ہی صرف کیا جاوے
جس مصارف مین کہ آنحضرت صرف فرماتی تھے اہل و عیال و فرزندان
و فقرا و وصایا اور مصالح مسلمین مین اپنی حیات مین اور مباح ہی حضرت
کو وصیت کرنا بجمیع مال اپنی کے اور غیر کو جایز نہین مگر ثلث اور اسیطرح حکم
ساری انبیا کا ہی کہ اونکی اموال مین ارث نہین ہوتی اور اس طریق پر جواب
دیا جاتا ہی قول حق تعالی سی وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ یعنی میراث لی سلیمان نے
داود سی اور قول حق سبحانہ سی رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا
يَرِثُنِي یعنی اے رب میرے بخش مجھی اپنی پاس سے کوی ولی کہ میراث لیجاوے
مجھسی مراد ارث سی نبوت و علم ہی کذا فی المواہب و المدارج اور
از انجملہ یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زندہ ہین اپنی قبر مین اور
اسی طرح سب انبیا علیہم السلام اور آنحضرت نماز پڑھتی ہین اپنے
قبر مین باذان و اقامت اور حکایت کیا ابن زبالہ نی اور ابی النجار نے
کہ اذان ترک کی گئی ایام حرہ مین تین دن اور باہر گئی لوگ اور سعید ابن المسیب
مسجد مین تہا کہتا ہی سعید کہ متوحش ہوا مین جب وقت ظہر ہوا نزدیک
قبر شریف کی گیا مین آواز اذان سنتے مینی اور نماز ظہر مین ادا کیے
پس نہ سنی مینی اذان و اقامت قبر مین واسطی ہر نماز کے تا کہ گذرے تین

دن رات اور پہری کوک اور عود کیا مؤذنون نے پس سنی مینی اذان اونکی جبکہ سنی مینی قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آخر ہوا قول صاحب مواہب اور مدارج کا **تنبیہ** : جانا چاہیے کہ بعد از اتفاق حیات پیغمبر مین اختلاف کیا ہی کہ زندہ قبر مین ہین یا نہین جای معین مین بلکہ جس جگہہ چاہتے ہین بہشت یا آسمان یا عرش یا اور جگہہ مین۔ مقید بجای معین نہین ہین یعنی کہتے ہین کہ ہمنی جسد شریف قبر مین رکہا اور اوسی طرح بسلامت رکہتے ہم پس ظاہر یہہ ہے کہ اسی بقعہ مین ہوا **اور** اگر کہین یہہ بقعہ تنگ ہی مناسب نہین جسم جسد شریف اوسمین جواب اوسکا یہہ ہے کہ حدیث مین آیا ہی کہ وسعت و فراخی کیجاتی ہی قبر مومن مین ستر در ستر یا جگہہ قبر شریف سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وسعت اوسکی اندازہ قیاس سے باہر ہے **اور** اگر کہین کہ فردوس اعلیٰ الیق واولی ہی واسطی تمکین و مستقر آنحضرت کی بقعہ قبر سے جواب اوسکا یہہ ہے کہ کوی بہشت بہتر و شریف نہین اگر حضرت اوس جگہہ ہووین امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی اگر اس بقعہ کو کہ جسم اقدس شریف متضمن کیا ہی تمام اماکن و مواضع پر تفضیل و ترجیح دیوین حتی کہ کعبہ معظمہ اور عرش مجید پر نہین جانتا مین کسی مومن کو کہ توقف کرے اوسمین **اور** حدیث شب معراج کہ آنحضرت نے فرمایا دیکھا مینی موسی کو کہ نماز ادا کرتا تہا اپنی قبر مین موید اس قول کا ہی **اور** حدیث دیکھنے انبیا کا شب معراجین آسمان پر **اور** حدیث دوسرے کہ دیکھا مینی یونس کو کہ ساتھہ ستر ہزار بنی اسرائیل کے حج مین آتے تہے وغیرہ جیسے کہتے ہین ناظر اطلاق مکان مین ہی **اور** اگر کہین کہ قرآن مجید ناطق ہے بموت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **قال اللہ تعالیٰ** اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّہُمْ مَّیِّتُوْنَ

باب بیسوان فصل تیسری

یعنی مدرستیکہ تم مرنیوالی ہو اور یہہ سب مرنیوالی **اور** فرمایا آنحضرت نی اِنِّیْ رَجُلٌ مَقْبُوضٌ یعنی بدرستی کہ مین ایک مرد مقبوض ہون **اور** صدیق اکبر رض نی فرمایا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ یعنی پس بدرستی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق فوت ہوی اور اجماع امت اسی پر ہے۔ جواب اوسکا یہہ کہ حضرت نبی کی روح مبارک کو بعد از ان زندہ کیا اونہین حق تعالی نے جیسیکہ حدیث بیہقی آیا ہی کہ مین گرامی تر ہون خدا کی نزدیک کہ چھوڑے مجھی قبر مین زیادہ اوپر چالیس دن کی **اور** بھی حدیث مین آیا ہی کہ خدا تعالی نے حرام کیا ہی اجساد انبیا کو زمین پر پس آنحضرت زندہ ہین بحیات جسمانی دنیاوی کی ساتھ اوس بدن کی کہ حیات شریف مین رکھتی تھی اور یہہ اکمل ہے حیات شہدا سے کہ روحانی اخروی ہی اور حق تعالی قادر ہی کہ نگاہ رکھی ارواح کو بی ابدان ولیکن نقل وارد ہوی ہی بوجود ارواح ابدان مین جیسا کہ موسی علیہ السلام کا نماز گزار ندہ قبر مین اور اس سی یہہ لازم نہین آتا کہ جیسی دنیا مین حاجت بطعام وشراب وغیر ذلک صفات اجسام سے مشاہدہ ومحسوس تہا وہان ہم معاملہ یہی مقیس علیہ اسی پر ہو وی بلکہ او نہین عالم برزخ مین اور احکام ہو وین اور احتیاج بطعام وشراب اور امثال اوسکی امر عادی ہی اور وہان کا حال برخلاف عادت ہیوی ہی اور ہوسکتا ہی بروایح اور نسایم اور مانند اوسکی ارزاق روحانی سے ہو وی جیسا کہ شان شہدا مین واقع ہوا ہی يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ یعنی روزی دئی جاتی ہین اوس حال مین کہ خوش وخورم ہین اور اگر طعام بہشت سی مراد ہو تو بہی عجب نہین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ یعنی مجہی کہلاتا اور پلاتا ہی لیکن علم وادراک وسماع انبیا مین شک نہین بلکہ سایر اموات مین تصریح کیا ہی ایسے

علمائی ایسا ہی پایا جاتا ہی مواہب و مدارج مین اور احادیث مین آیا ہی کہ حج ادا
کرتی ہین اور تلبیہ کہتے ہین اور ذکر و تسبیح کرتی ہین اور اگر کوئی معترض
اعتراض کرے کہ آخرت دار عمل نہین اور وہان تکلیف نہین ہے اعمال کسواسطے
کرتی ہین جواب اعتراض یہہ ہے کہ عالم برزخ پر احکام دنیا جاری ہین اسلئے
اعمال و زیارت ادیرسی ہے اور گاہی حاصل ہوتا ہے بطریق تکلیف اور براہ تلذذ
و ذوق و شوق کی جیسیکہ نوافل و تطوعات کا حال ہی ... بہشت
مین تسبیح پڑھتی ہین اور قرآن خوانی اور منجملہ خصایص حضرت کی یہہ ہے
کہ معین و مقرر روضہ مبارک حضرت پر ایک فرشتہ ہی کہ پہنچاتا ہی صلوۃ و
سلام طرف زایر سے روایت کیا ہی اس حدیث کو احمد اور نسائی و حاکم نے اور
تصحیح کیا ہی اوسی حاکم نے ساتھ اس لفظ کی اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ
فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ یعنی بدرستی واسطی خدا کے
فرشتی ہین کہ پھرتی ہین زمین مین پہنچاتی ہین مجھی میری امت کی طرف سے سلام
اور از انجملہ وہ ہی کہ عرض کئی جاتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر
اعمال امت کی اور استغفار فرماتی ہین خاص اونکی لئی اور روایت کیا
ابن المبارک نے سعید ابن المسیب سے کہ کوئی دن نہین مگر یہہ عرض کئی جاتے
ہین حضرت کی کئی جاتی ہین حضرت پر اعمال امت کی صبح و شام پس پہچانتی ہین
اونکو حضرت ساتھہ نشانون اونکی کے اور اعمال اونکی اور بعض روایت
مین یون آیا ہی کہ عرض کئی جاتی ہین حضرت پر اعمال امت کی جو اونمین بد ہین اونکو
مین ستر و پوشش کرتا ہون اور وہ جو نیک ہین عرض کرتا ہون بدرگاہ رب
العزت اور مراد ستر سی عرض نکرنا ہوگا گویا سنت الہی جاری ہی اوسپر کہ
اعمال بعد از عرض ثبت ہوتی ہین اور جو عرض نہین کئی جاتی محو و ساقط ہوتی

ہین درجہ اعتبار سی فافہم وباللہ التوفیق اور مدارج مین ہی کہ حدیث کعب
الاحبار مین آیا ہی کہ ہر پگاہ و بیگاہ ستر ہزار فرشتی قبر شریف پر نازل ہوتی
ہین اور طواف کرتی ہین اور مارتی ہین بازو اپنی اور جب آپ مبعوث ہونگی
ہین قبر سی باہر آتا ہی درمیان ان فرشتون کی اور لیجاتی ہین آنحضرت
کو بدرگاہ رب العزت اور از انجملہ وہ ہی کہ منبر آنحضرت کہ مسجد شریف
مین ہی بالا حوض حضرت کی ہی اور ایک گروہ اسطرف گئی ہی کہ یہہ اخبار
ہی اوس منبر کی نہ واسطی واسطی حضرت کی بنا کرین نہ یہہ منبر کہ مسجد شریف
مین ہی اور یہہ قول نہایت بعید ہی سیاق لفظ حدیث سی کہ فرمایا ہی مابین حجرہ
میرے اور منبر میری کی ایک باغ ہی باغون جنت کی سی اور منبر میرا اوپر
حوض میر کی ہی ظاہر و متبادر اس کلام سی وہی منبر ہی کہ واسطی تحدید
روضہ مقدسہ کی مذکور ہی اب بہی مذکور ہی تاریخ مدینہ مین اور صاحب مواہب
نی کہا ہی کہ اختلاف نہین کیا کسی ایک نی علماسی بیچ اسکی کہ یہہ محمول اوپر
ظاہر کی ہی اور یہہ حق ہی اور محسوس و موجود اور قدرت شامل ہی سب
چیزکو اور جس چیز کی خبر دی ہی مخبر صادق نی امور غیب سی ایمان اوپر
واجب ہی اور از انجملہ وہ ہی کہ میان منبر اور قبر شریف حضرت
ایک روضہ ہی ریاض جنت سی روایت کیا اسی بخاری نی ساتہہ لفظ مَا بَيْنَ
بَيْتِي وَمِنْبَرِي کی یعنی درمیان میری گہر اور میری منبر کی اس جگہہ تکلم کیا
ہی بعض نی کہا ہی کہ طاعت و عبادت اس مقام مین موصل الی الجنۃ ہی اور
یہہ دو قول ضعیف ہین اور بعید اسواسطی کہ تشبیہ بریاض جنت و نزول رحمت
وایصال خیر بروضہ بہشت اور ترتب ثواب اوپر شامل تمام مساجد اور کل بقاع
خیر کو ہی اور مخصوص ساتہہ اس مسجد شریف و منبر منیف کی نہین اور اگر

حمل اوپر رحمت خاص اور روضہ مخصوص کے جنت سی کرین یہہ نے خالی ہوید سے
نہین اور تکلیف سے اور حق وہ ہی کہ کلام محمول اوپر حقیقت ظاہرہ اپنی کے
ہی کہ ما بین حجرہ آنحضرت و منبر شریف ایک روضہ ہی ریاض جنت سی باعتبار
اس معنی کے کہ فردای قیامت اوسی بہشت برین مین نقل کرین اور مانند سایر
بقاع ارض فانی و مستہلک نکرین جیسا کہ ابن فرحون اور ابن جوزی نے امام مالک
سی نقل کیا ہی اور اتفاق جماعہ علماکو اوسکی ساتہہ منضم کیا ہی اور شیخ ابن حجر
عسقلانی اور اکثر علماء حدیث نے اس قول کو ترجیح دیا ہی اور ابن ابی جمرہ
کہ کبار علماء مالکیہ سے ہی فرمایا ہی کہ احتمال رکہے کہ عین یہہ بقعہ شریفہ روضہ
ریاض جنت سی ہو وی کہ اوس جگہہ سے اور دنیا مین آئی ہو جیسا کہ سنا
حجر اسود اور مقام ابراہیم مین واقع ہے اور بعد از قیام قیامت بہی بمقام
اصلی اوسکی لیجاوین اور نزول رحمت و استحقاق جنت لازم شرف
وفضل اور علو مرتبت اس مقام کو ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نے
فرمایا کہ آتا ہونمین باب جنت کی تئین دن قیامت کی اور استفتاح کرتا ہونمین
پس کہتا ہی خازن جنت بِكَ أُمِرْتُ أَنْ لَا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ یعنی
ساتہہ تیری امر کیا گیا مین کہ نکہولون مین دروازہ بہشت واسطے کسی ایک کے
پہلی تجہسے اور جایز ہی کہ لیا یک مین واسطے تسمیم کی ہووی اوپر یہہ معنی
احسن والذہن اور از انجملہ ہی کہ محشور ہووین حضرت سوار اوپر براق
کی اور کسوت و خلعت دیا جاوے اعظم و انفس حلل جنت سے حدیث مین
آیا ہی کہ حشر کئی جاوین لوگ قیامت کی دن پس ہوت ہین اور یہہ امت مقام
بلند پر اور پہناتا ہی مجہی میرا پروردگار حلہ سبز اور ایستادہ ہوتا ہون حضرت اوپر
استان کرسی کے نہین کہڑا ہوتا وہان کوئی ایسے مقام مین کہ رشک لیجاوین

اوسپر اولین و آخرین اور از انجملہ یہہ ہے کہ دیا جاوے اونہین مقام محمود — مجاہد سے نے کہ آئمہ تفسیر سے ہین کہا کہ مراد مقام محمود سے جلوس حضرت کا ہی اوپر عرش کے اور عبد اللہ بن سلام سے منقول ہی جلوس اوپر کرسی کی اور تفسیر بیضاوی مین کہا ہے کہ ایک مقام کہ تعریف اوسکی کرے جو کوئی وہان کھڑا ہے اور جو کوے اوسی پہچانے اور جہ مطلق ہی تمام مین کہ متضمن ہے کرامت کو اور مشہور یہہ ہے کہ وہ مقام شفاعت ہے هكذا فی المواهب اور از انجملہ یہہ ہے کہ دیا جاوے حضرت کو لوا الحمد قیامت کی دن اور حضرت آدم علیہ السلام اور ماسوای اونکی نیچے اوس لواکی ہو وین اور عطا کیا جاوے وسیلہ کہ اعلی درجہ ہے بہشت مین وہ بہی مخصوص ہان حضرت کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ فرمایا اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا هُوَ تَحْتَ لِوَائِيْ یعنی مین ہون سید اولاد آدم قیامت کی دن اور مین ہون کریم ترین پہلون اور پچہلون کا اور میرے ہاتہہ مین ہی جہنڈا حمد اور نہین فخر اور نہین کوی نبی اوسدن آدم اور غیر اوسکی مگر وہ نیچی جہنڈا میرے کی ہے اور از انجملہ وہ کہ مخصوص کیا آنحضرت کو حق تعالی نے ساتہہ کوثر کے کہ سیلان کرتی ہین اوسمین دریا قوت اور پانی اوسکا بہت شیرین ہی شہد سے اور بہت سفید ہے دودہ سے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ بہت سفید ہی برف سی اور کوزے اوسکی ستارون سے زیادہ اور

بعضون سے کہا ہی کہ ہر پیغمبر کے لئی اخرت مین ایک حوض ہو دیسے اوپر
قدر و فضل و مرتبت اوسکی اور کوثر انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سب سے عظیم تر اور شریف تر ہے اور از انجملہ وہ ہی کہ جو چیز انبیا
سابق کو بعد از سوال عطا فرمائے حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو بے
سوال ارزانی رکہا۔ ابراہیم خلیل اللہ نے کہا وَلَا تُخْزِنِي
يَوْمَ يُبْعَثُونَ یعنی رسوا مکر مجہی دن بعث کی اور انحضرت کے
شان اور اوسکی امت کی حق مین فرمایا يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ
وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ الآیۃ یعنی دن ہے کہ نہین رسوا کریگا اللہ نبی
کو اور جو کہ ایمان لائے اوسکی ساتہ آخر آیت تک اور موسی علی نبینا وعلیہ
السلام نے کہا رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي یعنی ای رب میرے کہول میرے
لئی سینہ میرا اور شان مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا
ہی أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ یعنی کیا نہین کہولا ہمنی تیرے لئی سینہ
تیرا اور راز نہین ہے یہ ہے کہ حق تعالی نے انحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو بمقام محبت برگزیدہ کیا اور ابراہیم علیہ السلام کو بمقام
خلت اور مقام محبت بالاتر مقام خلت سی ہے کہ اول ذکر اوسکا گزرا اور
آخر مین بہی کلام اوسکی بیان مین آویگا اور بعضی عارفین نے علماء
سی فرق مین درمیان خلیل و حبیب کے ایک کلام لطیف لکہا ہے کہ خلیل
خلت سے ہی بمعنے حاجت اور ابراہیم علیہ السلام محتاج و مفتقر تہا
طرف خدا کے اسی جہت سے اوسے خلیل کہا اور حبیب فعیل
ہی بمعنی فاعل یا مفعول پس انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من
وجہ محب ہین اور من وجہ محبوب بلی وساطت غرض کے اور

مضاض امور ریاست مین انکی ساتھہ نزاع و خصومت کرتی تھی ہرگاہ ہجوم اولاد
اسمعیل اس مرتبہ کو پہنچا کہ فضای مخصوصہ مکہ معظمہ مین گنجایش نرہی ناچار حرم
سی باہر گئی اور اطراف دیار عرب مین توطن کیا پس از جلا وطنی انکی ایک مدت
کی بعد قبیلہ جرہم اور احفاد مضاض نے مکہ مین طرح ظلم و فساد اور جور و بیداد
کی ڈالی اور دست تصرف نذورات خانہ کعبہ مین کہ اطراف و جوانب
بلاد سی آتا تہا دراز کیا اور خیانت کرنی اور اوقاف بیت اللہ مین شروع
کی اور اکثر تعدی انکا بمقیم و مسافر پہنچنی لگا اراذل و اشراف قبایل نے
کہ نواحی مکہ اور حوالی حرم مین اقامت رکھتی تھی ہرچند اوس جماعت
کو سرزنش کی سعید نہ پڑی آخر الامر بنو بکر بن عبد مناف بن کنانہ نے کہ اولاد
اسمعیل علیہ السلام مین سی تہا ایک سفیر سحر فرقہ شجاعان عرب قوم جرہم کے
پاس بہیجا خلاصہ پیغام یہہ کہ ہم قبل ازین بنا بر حسن معاش اور ملاحظہ صلۂ رحم
درباب حکومت کہ بسبب ارث و استحقاق ہمکو پہنچا ہی مضایقہ کرتی تھی تمنی
اوس طریق مستقیم آبا و اجداد سی منحرف ہوکر جور و اعتساف کہ سب اوقات
مین اور کل مذاہب مین اور ہر جگہہ مذموم ہی بتخصیص مکہ شریفہ مین اپنا شعار
کیا ہی اب بہتر اور مناسب یہہ ہی کہ دیار تہامہ سی نکلکر جہان چاہو توطن
اختیار کرو قوم جرہم نی اول عذر کیا اور پہر بدستور سابق اپنی افعال ناشایستہ
پر اڑی رہی بلکہ بجنگ پیش آئی جب ملاحظہ کیا کہ مقاومت بنو بکر انکی حد کے
ساتہہ نہی طالب صلح ہوئی اور بعد از آمد و شد سفیر اس امر پر اقرار کیا
کہ سب قوم جرہم سرحد مکہ سی باہر نکلی ویسے سرداران قبیلہ عمرو بن حارث
کو ہنگام وداع حکومت حسد دامنگیر ہوا اور حجر اسود کو رکن سی اوکہیڑا اور
صورت آہو زر وطلا کہ ایک نی ملوک عجم مین سی برسم ہدیہ خانہ کعبہ مین بہیجی تہے

کیا تقدس نے والله اعلم **وصل** فضایل و خصایص امت مرحومہ
محمدیہ بہی بی شمار ہین اور یہہ بہی راجع طرف فضایل آنحضرت کی ہی کہ ایسی
امت اور ایسی پیرو رکہتی ہین جیسکہ فضایل آنحضرت داخل امت مین ہین
کہ ایسا پیغمبر رکہتی ہین اور متبع اور مقتدی سے ساتہہ ایسی ذات کامل الصفات
کی ہین جاننا چاہیے کہ جب پیدا کیا پروردگار تعالی و تقدس نے
اور ابراز و اظہار کیا عنصر لطیف نبوت صلی الله علیہ و آلہ
وسلم کو عالم عیان مین نہایت احکام و اتقان کے ساتہہ متوجہ
و ظاہر ہوئے عنایت ربانیہ ساتہہ امت حضرت صلی الله علیہ و آلہ
وسلم کے اگرچہ جن و انس سارے امت حضرت کی ہین بجہت خصوصیت
و قابلیت کے کہ انکو ہے ظہور کیا اور دوسرے جاے ظہور نکیا او
فرمایا آیہ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی ہے تم
بہترین امت نکالی گئی واسطے لوگون کے اور یہہ خطاب بواسطہ تہہ
اوایل اس امت کی ہے کہ اصحاب رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم
اور سابقان اور مقربان درگاہ ہین اور ان صفات مین کہ آیہ
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی امر کرتے ہو تم
ساتہہ معروف کے اور منع کرتے ہو منکر سے + در حقیقت سبب
اور شرط خیریت مین اتم و اکمل و اسبق ہین اور ساتہہ فضل صحبت رسول
مقبول اور مشاہدہ جمال جہان آرای حضرت اور اقتباس و استفاضہ
انوار و آثار اوکی بواسطہ مخصوص ہین اور اسی جگہہ سے معلوم ہوا
کہ اول اس امت کا افضل ہے ما بعد انکی سے کہ اس باب مین شارع
سے ترتیب بہی واقع ہوئی ہی کہ فرمایا خَيْرُ الْقُرُونِ قَرْنِي الخ

اناً فیہم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم یعنی بہترین اہل زمانہ ہم زمانہ میرے ہین کہ مین اونمین ہون پستر وہ کہ متصل ہین اونکی ساتہہ پہر وہ کہ پیوستہ ہین ساتہہ اونکی — مشہور یہہ تین مرتبہ ہین صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور ایک حدیث صحیح بخاری سے مرتبہ چوتہا بہی معلوم ہوتا ہے کہ اوسمین اتباع تبع کہتی مین ثم یفشو الکذب یعنی پہر ظاہر و آشکارا ہوگا جہوٹ و ضبط ربط دین اور صدق و تقوی و یقین کہ اوایل مین تہا نرہا اور ایک جماعت صحابہ سی وہ ہی کہ ایک لحظہ بدیدار شریف حضرت مشرف ہوی اور ایمان لای اور چلی گیے اور ساتہہ کار و بار اپنی کی مشغول ہوئی اور ساتہہ امتداد صحبت اور طول خدمت کی استفادہ اور استفاضہ حاصل کیا جو لوگ کہ ساتہہ تفضیل صحابہ رضوان اللہ علیہم کے مطلق قایل ہین کہتی ہین کہ اونہین بہی کمال حاصل ہے کہ موجب افضلیت ہی من بعدہم سے اور معلوم نہین ہوتا کہ مقصود اس طایفہ کا کیا ہی اگر چاہتی ہین کہ ببرکت رویت و مشاہدہ آنحضرت تمام کمالات حاصل ہوتی ہین جیسا کہ متاخرین رکہتے تہی پس یہہ محل توقف ہی اور مستلزم عدم تفاضل و تفاوت کو ہی درمیان صحابہ کے اور خلاف واقع ہے — یا چاہتی ہین کہ وہی رویت و مشاہدہ آنحضرت فضیلت ہی کہ اتم و اکمل ہے سب فضایل سی کہ اتم و اکمل ہی سب فضایل و کمالات سی اور کوی فضیلت اوسکی ساتہہ برابری نہین کرتی اور حاصل تمام صحابہ من حیث الصحبۃ اگرچہ مدت قلیل اوسکی ہوا افضل ہین من ورای سے اور جماعہ اصولیین اطلاق اسم صحبت کا ہے مخصوص رکہتی ہین ساتہہ جماعہ اولی کی اور یہہ خلاف مذہب محدثین کی ہی کہ صحبت مین ساتہہ رویت و ملاقات ایکبار کے اکتفا کرتے ہین اور پہلی ہی تہوڑا سا اس

باب مین مذکور ہوا ہی اور جاہی کہ بعد بھی بتقریب مذکور ہو اور فضایل و خصایص
اس امت کے علی الاطلاق بیشمار ہین اور اخبار و آثار اوسمین بہت وارد ہی
ہین اور سب فضایل مین ہونی امت محمد مین جیسیکہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم خاتم الانبیا اور جامع فضایل وکمالات جمیع انبیا کی ہین اور مکارم
اخلاق و محامد صفات حضرت پر منتہی ہوی امت آپکے خاتم الامم کر اور مخصوص
ہی ساتھہ کمال دین اور اتمام نعمت کی کہ آیہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ یعنی آجکے دن کامل کیا مینی تمہارے لئی دین تمہارا
اور تمام کین تمپر نعمتین اپنی اور صفتین اس امت کی کتب سابقہ مین مذکور
ہین جیسیکہ ذکر انکی پیغمبر کا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا موسی علیہ السلام نے ای رب آیا
کوی ہی امتون مین گرامی تر امت میری سی کہ سایہ کیا تو نی اوپر ساتھہ غمام کے
اور نازل کیا اوپر من وسلوی پس کہا خدای تعالی نے یا موسی نہین جانا تونے
کہ فضل امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب امتون پر مانند فضل میری کی سب
مخلوقات پر کہا موسی نی یا رب دکہا مجہی وہ امت کہا نہ دیکہیگا تو اونہین لیکن
سنواتا ہون تجہی کلام اونکا پس ندا کی حق تعالی نی اونہین پس جواب دیا سب نے
یک آواز لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ اور حالانکہ وہ اصلاب آبا اور ارحام امہات
مین تہے پس کہا حق سبحانہ نی صَلٰوتِیْ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ
وَعَفْوِیْ سَبَقَ عَذَابِیْ یعنی درود ورحمت میری تمپر اور رحمت میری
نی سبقت کی میرے غضب پر اور عفو میرے نی سبقت کی میرے عذاب پر اور
جوکوی یاد وے مجہی اس حالت مین کہ گواہی دیتا ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ بخشتا ہون مین گناہ اوسکی فرمایا حضرت نی پس جانا حق سبحانہ

کرامت رکھی مجھ پر اس نعمت کی ساتھ کہا وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا
یعنی نہ تہا تو ای محمد یعنی نشاء عنصری مین وقتیکہ ندا کیا ہمنی تیری امت کو تا سنوا وین
ہم موسی کو کلام اونکا ــ روایت کیا اس حدیث کو قتادہ نی اور زیادہ کیا یہہ
کہ کہا موسی نی یا رب کیا عجب نیک ہی آواز امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی مجھی دوبارہ سنوا اور ابو نعیم نی حلیہ مین انس سے روایت کیا اور
کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وحی نازل کی حق تعالے
نی موسی پیغمبر بنی اسرائیل پر کہ جو کوی مجھی پاوی اوس حال مین کہ منکر ہے ساتھ
احمد کی لاؤن مین اوسی آتش دوزخ مین کہا موسی نی یا رب احمد کون ہی خدا
تعالی نی کہا احمد وہ شخص ہے کہ پیدا نہین کیا مینی کسی پیدائش کو گرامی نزدیک اپنی
نزدیک اوس سے لکہا ہی مینی نام اوسکا اپنی نام کی ساتھ عرش پر پہلی اس سے
کہ پیدا کرونمین آسمان و زمین اور جنت حرام ہے تمامہ خلق پر جب تک اوس مین حضرت
اور اونکی امت پس اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ امت حضرت کو بتبعیت حضرت
پہلی اور انبیا سے بہشت مین لاوین اور کیا عجب کہ جو مہمان عزیز ہی اوسکی طفیلی
بہی عزیز ہووین ــ مگر وہ کہ مراد خلق سے غیر انبیا ہووین اگرچہ کہا ہے جمیع خلق
ایسے پہ کہ امت فاضلتر انبیا سی ہووی یا برابر ساتہہ اونکی پس حاشا وکلا اس
واسطی کہ کوی ولی مرتبہ نبی کو نہین پہنچتا کہا موسی نی اور کون لوگ ہین
امت محمد اور کیا ہی صفات اونکی پس ذکر کیا حق تعالی نے صفات اونکی
پس کہا موسی ہذا ونذا مجھی بنے اوس امت کا گردان کہا خدا تعالے
نی نبی اوس امت کا اونہین کی جنس سے ہوگا پس کہا موسی نے ہذا ونذا
گردان مجھی امت اوس نبی کی اور بعضون نی کہا ہے کہ وہ خوبیہی خصائص
اس امت سی ہے نسبت بامم سالفہ اگرچہ اونکی پیغمبرون کو یہہ صفت حاصل تھے

اور استدلال کیا اسپر ساتھ اس حدیث کی إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ یعنی امت میرے پکارے جاویگی دن قیامت
کی سفید رو سفید دست و پا ان نیون وضو سی کہ یہہ جزا وضو مخصوص ساتھ
اونکی ہو **اور** فتح الباری مین مقدسی سارا مین ساتھ اوس قول کی کہ مگر اوسے
بظلم و تعدیے کہا ہی کہ جب جاتا اوس کافر کی قریب ب... سارہ اوٹھتے
اور وضو کیا اور نماز ادا کی **اور** ایک روایت مسلم مین ابو ہریرہ سے
آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ سیما ہی کہ نہین غیر
تمہاریکو **اور** ظاہر حدیث احمد سے یہی کہ مشکوۃ مین بیچ کتاب الطہارۃ کے
کی لایا ہی — ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی **اور** مجموع صلوات خمس ہے خصائص
اس امت سی ہی کہ امت سابقہ مین چار نمازین تھین سوا عشا کی پیغمبر ہمارے
تھی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اور** حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا تاخیر
کرو نماز عشا کی اسواسطے کہ تمہین تفضیل عطا ہوئی ہی ساتھ اس نماز کے سایر
امم پر اور نہین ادا کیا اس نماز کو کسی نے پہلی تمسی **اور** اذان و اقامت ہے
خصایص اس امت سی ہی اور بسملہ بھی کسی امت پر نازل نہین ہوئے
پہلی اس سے مگر سلیمان علیہ السلام پر **اور** آمین کو خصایص امت محمدیہ کہا
ہی **اور** حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہی کہ آنحضرت نے
فرمایا یہود حسد نہین لیجاتی اوپر ہمارے کسی چیز پر جیسا کہ حسد لیجاتی ہین
اوپر جمعہ کے اور ہدایت کیا ہمکو خدا تعالی نے اوپر کہنی آمین کی پیچھے امام کے
اور خصایص اس امت سی ہی رکوع نماز مین — روایت ہی علی مرتضی
رضی اللہ عنہ سی کہ کہا پہلی وہ نماز کہ رکوع کیا ہمنی اوسمین نماز عصر تھی
پس کہا ہمنی یا رسول اللہ کیا ہی یہہ رکوع کہ ہرگز نہین کیا تھی اور آجکی دن

کی

لیا کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ساتھ اوسکی امر کیا گیا مین
اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اول ہمارے دین مین بھی رکوع نہ تھا
جیسا کہ نماز یہود و نصاری مین بھی اوس سے حکم ہوا اور واقع مین انتقال
قیام سے برکوع اور رکوع سے بسجود اور تدرج اوسمین ادخل ہے تحدث
حضور اور وجود خشوع مین ولیکن اس جگہہ اشکال لازم آتا ہے کہ قول حق سبحانہ
تعالی یامریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین
یعنی اے مریم قنوت کر اپنے رب کے لیے اور سجدہ کر اور رکوع کر ساتھ رکوع
کرنیوالون کے دلالت رکھتا ہے اوپر وجود رکوع کے امم سابقہ مین اور کہتے
ہین کہ مراد بقنوت ادامت طاعت ہے اور بمعنی طاعت و قیام و خشوع بھی
مستعمل ہے اور خصایص اس امت سے وہ ہے کہ صفوف اوسکی نماز و قتال
مین مانند صفوف ملائکہ کے ہین قدر و منزلت اور قرب درگاہ مین اور خصایص
اس امت سے تحیہ سلام اور جمعہ اور ساعت جمعہ ہے کہ جو چیز اوس
ساعت مین حق تعالی سے چاہین حاصل ہو دے — اور اس مقام مین
اقوال مین قریب چالیس کے کہ شرح سفر السعادت مین وہ اقوال با
تطبیق منقول ہین اور صحیح تر ان اوسمین سے دو قول ہین کہ وہ ساعت بعد
از خروج امام ہے خطبہ کے لیے فراغ نماز تک اور قول دوسرا آخر ساعت
مین روز جمعہ ہے اور ازانجملہ یہہ ہے کہ اول شب رمضان ہے کہ ہوتی
ہے نظر کرتا ہے حق سبحانہ طرف اوسکی نظر عنایت اور جو شخص کہ نظر کرے
خدا تعالی طرف اوسکی نظر عنایت عذاب نکرے اوسے کبھی اور زینت دیتا
ہے اور آراستہ کرتا ہے بہشت کو اوس مہینے مین اور کرتا ہے بوے دہن
صایم خوشبو اپنے نزدیک بوے مشک سے اور استغفار کرتی ہین واسطے

صائمین کیے ملائکہ ہر شب بوقت افطار اور جب لغو شب مضان سے
ہوتی ہی بخشتا ہی سب روزہ دارون کو اور دی گئین اس امت کو شہر
رمضان مین پانچ خصلتین کہ نہین دی گئین امت کسی غیر کو اور بند
درندان مین کئی جاتی ہین مردہ شیاطین اور از انجملہ استحباب سحور
اور تعجیل افطار اور اباحت اکل و شرب و جماع رات مین کہ نا جائز و حرام
تہا اون لوگون پر کہ پہلی ہمسے تہے بعد از خواب اور ایسا ہی ہم پہی ابتدا
اسلام مین بعد از ان منسوخ ہوا اور از انجملہ شب قدر ہی اور روایات
مین آیا ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد تہا کہ ہزار مہینی راہ خدا مین لڑا تہا
اور سلاح بدن سی نکہولی تہے — صحابہ نے کہا کسی طاقت ہی ہم مین سے
کہ ایسا کر سکی پس نازل ہوئی سورہ قدر کہ شب قدر بہتر ہزار ماہ سی ہی او
قیام اس ایک رات مین فاضلتر جہاد سی ہی راہ خدا مین ہزار مہینی بلکہ
کلام تحقیق اس مقام مین اپنی محلین آویگا اور اختلاف کیا ہی کہ صیام
رمضان خصایص اس امت سی ہی یا امم سابقہ بہی شریک اس خطاب
مین اور آیہ کریمہ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ
مِن قَبْلِكُمْ یعنی فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسیکہ فرض کیا گیا اوپر اون
کی کہ پہلی تم سی تہے ٭ کہ مراد صیام رمضان مین ظاہر یہہ ہے کہ امم سا
پر بہی مکتوب تہے اور ابن ابی حاتم نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کی
ہی کہ صیام رمضان امم سابقہ پر مکتوب تہے جیسیکہ ہم پر اور اسناد اس
مین ایک مرد مجہول ہے اور اگر کہین ہم کہ مراد مطلق صیام ہی نہ قدر
وقت اونکا پس تشبیہ واقع او پر مطلق صوم کے ہی اور قول جمہور ہی
اور خصایص اس امت سی استرجاع اونکا ہی وقت مصیبت کی

مستجاب صلوٰۃ و رحمت ہی پروردگار تعالیٰ سے اور جب ابتدا کا ہی خاص
اونکو اور سعید بن جبیر سے روایت ہی کہ کہا بتحقیق دیا گیا ہی اس امت کو
نزدیک مصیبت کی وہ کہ نہیں دیا گیا انبیا کو مانند اوسکی اور وہ قول ایۃ
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ یعنی نزدیک مصیبت کی اور اگر دیا جاتا انبیا کو
دیا جاتا یعقوب علیہ السلام کو وقتیکہ کہا یَا اَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ اور بدرستیکہ
کہا یعقوب نے فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ اور یہہ بمعنی استرجاع کے
اور قول یعقوب یَا اَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ منافی اسکا نہیں اور از انجملہ وہ
کہ خدا تعالیٰ نے اوٹھایا اس امت سے اِصر و اغلال کہ امم سابقہ کی اوپر تھا
مثل تعیین قصاص قتل عمد و خطا میں اور قطعہ اعضا خاطیہ اور قطع موضع
نجاست اور مار نفس کا توبہ میں اور تھی بنی اسرائیل کہ کرتی تھے گناہ
رات میں اور لکھا پاتی تھے صبح تو اپنی گھر کے دروازہ پر کہ کفارہ اس گناہ
کا یہہ ہی کہ نکالی تو دونو انکھیں اپنی پس نکال ڈالتی اور مروی ہی ابن عباس
سے کہ کہا جو کچھہ کہ تھا اوپر بنی اسرائیل کی شدائد و مکارہ سے اوتارا حق تعالیٰ
نے اس امت سے اور از انجملہ یہہ ہی کہ خدا تعالیٰ نے رفع کیا ہی اس امت
سے اور از انجملہ یہہ ہی کہ خدا تعالیٰ نے رفع کیا ہی اس امت سے مواخذہ
بخطا و نسیان اور جس چیز پر کہ اکراہ کیا جاوے اور حدیث نفس کہ اوسے
خاطر اور وسوسہ کہیں اور تھے بنی اسرائیل کہ نسیاناً یا خطاءً مرتکب کسی چیز
کی ہوتی اوپر اندازہ اوس گناہ کی طعام و شراب سے اور بتحقیق فرمایا
ہی انحضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى رَفَعَ عَنْ
اُمَّتِيَ الْخَطَاءَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ یعنی بدرستیکہ اوٹھایا
اللہ تعالیٰ نے امت میری سے خطا اور فراموشی اور وہ چیز کہ اکراہ کئی جاویں

اوسپر — روایت کیا اسی احمد اور ابن حبان اور حاکم اور ابن ماجہ نے

اور خصائص کاملہ اس امت سی وہ ہی کہ شریعت انکی اکمل ہی جمیع شرایع متقدمہ سی اور یہہ ظاہر و واضح ہی محتاج بیان نہین **اور** یہ ہو نکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہین واسطی پورا کرنی اخلاق و محامد افعال کی لاجرم دین اور شریعت اونکی اتم واکمل ادیان و شرایع ہو دی اویہہ شریعت غرا جامع ہے میان جلال و جمال و قہر و لطف غایت مرتبہ توسط واعتدال مین نظر بشریعت موسی علیہ السلام کرنا چاہی کہ کیا تکالیف شاقہ اوسمین تہی قتل نفوس و تحریم طیبات و تعجیل عقوبات اور تحمیل اغلال و اکال اور اظہار آثار قہر و جلال **اور** تہی موسی علیہ السلام اعظم و اشد خلق اللہ ہیبت و غضب و بطش مین کہ خلق اللہ اونکی طرف دیکہہ نسکتی تہے لاجرم لاتے ہین کہ جبسے کہ موسی علیہ السلام بشرف تکلم و تجلی مخصوص ہوی برقع روی مبارک پر رکہتی تہے تا تاب قہر و جلال اونکی بے لوگ بیتاب نہوں اور نفوس اونکی امت کی بہی شدید و غلیظ و معوج کہ سوای تکالیف غلیظہ اور احکام شدیدہ اصلاح و استقامت نہین قبول کرتی تہی جیسکہ حق تعالی فرماتا ہی **ایہ** ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً یعنی پہر سخت ہوگئی دل تمہارے اس سی پیچہی پس وہ دل مانند سنگ کی ہین یا سخت تر سختی مین **اور** تہے عیسی علیہ السلام مظہر صرف جمال و لطف و احسان جیسیکہ تہے موسی علیہ السلام مظہر محض جلال و قہر و سطوت لیکن ہمارے پیغمبر صلوات اللہ علیہ مظہر کمال اور جامع میان جلال و جمال کی تہے قوت و عدل و شدت و لین و رافت و رحمت مین اور شریعت اونکی اکمل شرایع اور امت اونکی اکمل امت اور احوال انکی اکمل احوال اور مقامات

کی ارفع مقامات **اور** اسیواسطی آیا ہی کہ شریعت حضرت غایت
توسط و اعتدال اور نہایت جامعیت و کمال مین ہتی کبہی وارد ہوا الزام
و ایجاب اور کبہی ندب و استحباب موضع شدت مین شدید اور جای لینت
مین نرم کسی جگہہ شمشیر ارتی اور کہین عطا کرتی کبہی عدل کرتی اور
کبہی فضل اور کہیوتت **آیۃ** جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا یعنی
بدلا بدی کا بدی ہی مثل اوسکی کرتے تہی اور یہہ عدل ہی **اور** کہا
آیۃ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ یعنی پس جسنی بخشا اور
اصلاح کیا پس اجر اوسکا اوپر خدا کے ہی اور یہہ فضل ہی اِنَّهُ لَا
يُحِبُّ الظَّالِمِينَ تحقیق حق تعالی نہین دوست رکہتا ظالمون کو تحریم
ظلم ہی **آیۃ** وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ یعنی اور
اگر عذاب کرو تم پس عذاب کرو مانند اوسکی کہ عذاب کی گئی تم ساتہہ اوسکی
یہی ایجاب عدل اور یہی تحریم ظلم ہی **آیۃ** وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ
لِّلصَّابِرِينَ یعنی اور البتہ اگر صبر کرو تم البتہ وہ بہتر ہی واسطی صبر کرنیوالون
کی تنبیہ ہی اوپر فضل کے **اور** خصایص اس امت سی وہ ہی کہ مجتمع نہین
ہوتی اوپر ضلالت کی اور یہہ حدیث مشہور ہے باسانید کثیرہ اور واسطی
اوسکی ہین شواہد عدیدہ **اور** حدیث مین آیا ہی کہ سوال کیا مینی پروردگار
اپنی سی کہ جمع نہووی میری امت اوپر گمراہی کے پس سوال میرا مجہی دیا
اور یہہ دلیل ہی اوپر حجیت اجماع اور اجماع حجت ہی اور اختلاف اونکا
رحمت اور اختلاف امم سابقہ کا عذاب تہا **اور** حدیث مین آیا ہی اِخْتِلَافُ
أَصْحَابِي لَكُمْ رَحْمَةٌ یعنی اختلاف میری اصحاب کا تمہاری لئی رحمت
ہی اور مشہور اس لفظ کی ساتہہ ہی کہ اِخْتِلَافُ أُمَّتِي رَحْمَةٌ اور

بعض نے اس حدیث سے اختلاف امت حرف و صناعات مین مراد رکھا ہے
کہ موجب تیسیر و تسہیل امور دنیا اور انتظام کارخانہ معیشت کا ہے جیسکہ
اختلاف علما کا مسایل فقہیہ مین سبب ترخیص و توسعہ امر دین کا ہے اور
خصایص اس امت مرحومہ سے وہ ہے کہ طاعون شہادت و رحمت ہے اس
امت کے لیے اور اور امم پر عذاب تھا جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے الطاعون
شَهَادَةٌ لِاُمَّتِي وَرَحْمَةٌ لَهُمْ وَرِجْزٌ عَلَى الْكَافِرِ یعنی وبا طاعون شہادت
ہے واسطے امت میری کے اور رحمت ہے اونکے لیے اور عذاب ہے اوپر کافرونکے
اور فرار اوس سے بیچ حکم فرار کے زحف ہے جیسکہ حدیث عایشہ رض اور جابر
مین آیا ہے بیشک معصیت اور گناہ کبیرہ ہے اور خصایص اس امت سے ہے کہ
نزدیک گواہی دو شخص کی اینن سے کسی بندہ کے حق مین بخیر واجب ہوتے
ہے واسطے اوس بندہ کے جنت اور امم سابقہ مین وقتیکہ گواہی دیوین سو آدمی تب
اور حدیث مین آیا ہے مَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ بِخَيْرٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ
وَمَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ بِشَرٍّ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ یعنی جسکو ثنا کرو تم ساتھ
خیر کے واجب ہوی اوسکے لیے جنت اور جسکو ثنا کرو تم ساتھ بدی کے واجب
ہوی اوسکے لیے آتش دوزخ اور کہا گیا ہے کہ معتبر شہادت اہل عدالت و صدق
کی ہے کہ بے آمیزش غرض اور کذب کی ہووے اور خصایص اس امت سے ہے
کہ عمرین انکی اقصر اور اعمال انکی اقل بنسبت امم سابقہ کی اور اجر انکا اکثر اور
اوفر جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ داستان تمہاری اور داستان
اونکی کہ پہلی تم سے تھے یہود و نصاری سے مانند داستان اوس شخص کے ہے کہ
کہ لیے تین اجیر ایک صبح سے پیشین تک اور ایک پیشین سے عصر تک اور ایک
عصر سے شام تک اور واسطے ہر ایک کی ایک درہم اجرت مقرر کی جب وقت

دیتی مزدوری کا پہر مزدور کبڑی ہوئی کہ کیونکر سوا ہووی کہ کام ہمارے تہوڑا
اور مزدوری برابر اوس شخص نے کہا مینی جو تمہارا اور دیا تمہین
کیا تہا دیا باقی میرا فضل ہے جسی چاہوں دوں اول مثال یہود اور ثانی
مثال نصاری ہے اور ثالث مثال اس امت مرحومہ کی ہی اور جملہ خصایص
اس امت سی وہ ہی کہ دی گئی ہیں یہہ اسناد کہ ساتہہ اوسکی سلسلہ احادیث
نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باقی ہی اور دور قیامت تک ایسی ہی باقی رہیگا
اور یہہ خصوصیت فاضلہ اور سنت سنیہ ہی کہ اکرام کیا حق تعالی نی اوسکی ساتہہ
اس امت کو اور تشریف وتفضیل دی اور نہین اوسکی ساتہہ کسی ایک
کو امم سابقہ سی تمیز دیا اور تہی صحیفی انبیا کی اونکی ہاتون مین اور خلط کیا
اوسکی ساتہہ اپنی اخبار کو کہ لیا ہی اوسی غیر ثقات سی اور نہین اونکی پاس
تمیز وتفرقہ درمیان توریت اور انجیل کے اور درمیان اوس چیز کی کہ الحاق
کیا اخبار سی اور اس امت فاضلہ شریفہ نی اخذ کیا احادیث کو ثقات
سی کہ معروف ومشہور ہوتے اپنی زمانہ مین ساتہہ صدق وامانت کی اور اونہون
نی اور ون سی تا منتہی ہوا سلسلہ حضرت تک اور بحث وتفتیش حاصل کیے
تا پہچانا احفظ واضبط کو مرتبی مین اور تمیز وتفرقہ کیا اوسمین کہ طول ہتے
مصاحبت ومجالست اوسکی ساتہہ شیخ اپنی کے اوس شخص سی کہ تہی قلیل
تہی صحبت اوسکی اور لکہا احادیث کو بطریق متعددہ اور ضبط کئی حروف
وکلمات اوسکی غلط وخطا وزلل وخلل سے اور تہذیب وتنقیح کیا خصوصا اصح
صحاح سے کہ عمدہ اونمین سی بخاری اور مسلم ہین کہ نیرین آسمان جلالت و
عدالت کی ہین — ابو حاتم رازی نے کہا ہی کہ نہتا کسی امت مین امم سابقہ
سی ہنگام پیدایش آدم علیہ السلام سی علما اور امتین کہ نگاہ رکہین آثار رسولون

انکا کو کہ اس امت مرحومہ مین اور معرفت تواریخ و انساب بہی خصایص اس
امت سی ہی کہتی ہین کہ عارف ترین صحابہ بعلم انساب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
ہتی اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لائق ہین کہ وصیت کرتے
ہتی ساتہہ التزام اور حفظ و داوین شعر اور لغات عرب کے واسطی معرفت
وجوہ تفسیر قران اور اوسکی اعراب کی اور جملہ خصایص سے یہہ ہی کہ یہہ امت
مخصوص و موفق ہوی ساتہہ تصنیف کتابون کی اور یہہ اس کام مین مصداق حدیث
کی ہی لَا یَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى يَاْتِیَ
اَمْرُ اللّٰهِ وَمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمُتَمَسِّكِيْنَ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ یعنی ہمیشہ اونمین سی ہوگی ایک جماعت مددگار اور حق کے یہانتک کہ آوی
حکم خدا کا اور لڑنی والی راہ خدا مین اور چنگل مارنیوالی ساتہہ سنت رسول
خدا کے اور قرن اول اور مبادی قرن ثانی تک قاعدہ تصنیف درمیان
نہ آیا تہا اگرچہ کتابت علم اور جمع احادیث نہ اور بوجہہ تصنیف و ترتیب کے
موجود نہ تہا لیکن یہہ منہاج بتبویب و تفصیل اور وضع و اصطلاح اور تدوین
علوم اور تعیین موضوع اور مسایل مسلوک نہ تہا بعد ازان اسقدر ہوا کہ حد و
حصر سی باہر آیا کہ بجز علم علام الغیوب کے احاطہ اوسکا نہین کرسکتا اور
خصایص امت محمدیہ سے وجود اقطاب و اوتاد و نجبا و ابدال کا ہی اونمین
حدیث مرفوع مین انس سے آیا ہی کہ ابدال چالیس مرد و زن ہین جب مرتا
ہی ایک اون مرد یا زن سی پیدا کرتا ہی حق تعالی بدل اوسکا مرد یا زن دوسرا
اور روایت کیا ہی طبرانی نے اوسط مین ساتہہ اس لفظ کی کہ خالی نہین ہوگی
زمین چالیس مرد سی مانند خلیل الرحمن علیہ الصلوۃ والسلام کے کہ ساتہہ
اونکی قایم ہی زمین اور ساتہہ برکت اونکی سیراب ہوتی مین لوگ نہین مرتا

بلکہ

ایک کوئی اونمین سی مرتا ہی تو اوسکے بدل کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی جگہہ دوسرے کو -
اور تسمیہ ابدال اسی بابت سی ہی اور بعض مشایخ عظام نے کہا ہی کہ انکو اسلیے
ابدال کہتی ہین کہ صفات ذمیمہ اونکی بدل بصفات حمیدہ کی گئی ہین اور
منسلخ ہوئی ہین صفات بشریت سی اور مراد ہوتی انکی سی مانند خلیل الرحمن
کی ہونا وہ ایک ہین ایک صفت کی صفات کمال سے کہ اخص صفات سے
شریک ساتھہ اونکی علیہ السلام تھے اور یہی معنی ہین قول اوس قوم کے
کہ کہتی ہین کہ ابدال وہ ہین کہ قدم بقدم نبی کی ہی نہ مثل نبی کی جمیع صفات مین ساتھ
اور ابن عدی نے کامل مین بیان کیا ہی کہ بائیس ان چالیس سے شام
مین ہوتی ہین اور اٹھارہ عراق مین اور جب امر الہی ہوگا سب مقبوض
ہو وین قایم ہو وی قیامت اور اسیطرح مروی ہی نزدیک امام احمد کے مسند
مین اور ابو نعیم حلیہ مین ابن عمر سی مرفوعا لایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اخیار میرے امت کی ہر قرن مین پانچسو مرد ہین
اور ابدال چالیس ہین نہ پانچسو کم ہوتی ہین نہ چالیس جسوقت کہ ایک مرتا ہی
دوسرا اوسکی بدل آتا ہی اور یہہ مرد تمام روی زمین پہ ہوتی ہین اور
بہی حلیہ مین ابن مسعود مرفوعا لایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی فرمایا چالیس مرد ہین میری امت سی کہ دل اونکی اوپر دل ابراہیم کے
ہین دفع کرتا ہی خدای تعالی ساتھہ برکت اونکی بلا کو خلق سی کہا جاتا ہی
اونہین ابدال اور اونہوں نے نہین پایا یہہ درجہ بسبب نماز روزہ وصدقہ
کی پوچھا ابن مسعود نی پس یہہ درجہ کس چیز کے سبب پایا فرمایا ساتھہ سخا
وخیر خواہی مسلمانون کی یعنی نماز روزہ مین شریک ہین مسلمانون کے ساتھہ لیکن
صفت خاص اونکی کہ جسکی سبب یہہ درجہ پایا ہی یہی دونو صفتین ہین اور

نقل ہی معروف کرخی رضی اللہ عنہ سی کہ جو کوئی ہر روز کہی اَللّٰھُمَّ اَرْحَمْ
اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لکھین اوسے ابدال سے اور آیا ہی کہ نشان ابدال وہ ہی
کہ پیدا نہین ہوتی اونکی اولاد اور وہ نفرین نہین کرتی کسی چیز کو اور
یزید بن ہارون نی کہا کہ ابدال اہل علم ہین اور امام احمد نے کہا کہ اصحاب
حدیث اور تاریخ بغداد خطیب مین ایک کتاب سی منقول ہی کہ نقبا تین سو
ہین اور نجبا ستر اور ابدال چالیس اور اخیار سات اور عمد چار اور غوث ایک
مسکن نقبا مغرب مین ہی اور مسکن نجبا مصر مین اور مسکن ابدال شام مین
اور اخیار سیاح ہین زمین مین اور عمد گوشہای زمین مین ہین اور
مسکن غوث مکہ مین اور جب کچھہ عارض ہوتا ہی امر عامہ سے دعا و ابتہال
کرتی ہین بر آمد اوس حاجت کی لئے نقبا بعد ازان نجبا بعد ازان اخیار اور اونکی
پیچھی عمد اونکی پیچھی ابدال اگر مستجاب ہوی دعا اون سب کے فبہا نہین تو
ابتہال کرتی ہین غوث اور اجابت کی جاتی ہی دعا غوث کی پہلی تمام ہونے
سے مسئلت سے اور خصایص اس امت سی وہ ہی کہ داخل ہوتی ہین قبور
مین بگناہ اور خارج ہوتی ہین بگناہ پاک کئی جاتی ہین گناہون سی باستغفار
مومنین کی اونکی لئی روایت کیا اسی طبرانی نے اوسط مین حدیث انس
سی اور ساتھہ اس حدیث کی استیناس حاصل ہوتا ہی وہ جو بعضی علما نے
کہا ہی اگرچہ یہہ قول شاذ ہی کہ عذاب قبر خواص اس امت سی ہی تا اونہین
پاک و صاف آخرت مین لیجا دین اور پہر عذاب اونپر نہو اور از انجملہ
وہ ہی کہ پہلی سب سے یہہ اپنی قبرون سی بعد شگافتہ ہونی زمین کی باہر آوین
اور حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنِّيْ وَعَنْ
اُمَّتِيْ یعنی مین اول اوس شخص کا ہون کہ شگافتہ ہوتی ہی زمین مجہسی

اور

اور میرے امت کی ۔ اور از انجملہ وہ ہی کہ یہہ موقف مین مکان بلند پر ہونگے
حدیث جابر مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ہونگا مین اور میری امت اوپر جاے
بلند کی مشرف اوپر خلایق کی اور نہین کوئی مرد مگر یہہ کہ دوست رکھتا ہی کہ
ہم سی ہووی اور نہین کوئی پیغمبر کہ تکذیب کیا اوسی اوسکی امت نے مگر وہ کہ
گواہی دونگا مین اوسکی حق مین اوپر ابلاغ رسالت پروردگار کی اور
دوسرے حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا پس ہونگا مین اور امت میرے اوپر
تل کے اور از انجملہ وہ ہی کہ اونکی واسطی علامت ونشان ہوگا اوپر
منہہ کی اثر سجود سے **قال اللہ تعالی سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ
مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ** یعنی نشانیان انکی اونکی موہنون پر اثر سجود سے آیا یہہ
علامت دنیا مین ہی یا آخرت مین پس دو قول ہین ۔ ایک وہ کہ یہہ سیما
دنیا مین ہی اور مراد ساتھہ اوسکی سمت حسن ہے اور سیمای اسلام اور خشوع
اور بعضون نے حضرت رو اثر بیداری سی کہ گمان لیجاوے دیکھنی والا کہ
یہہ بیمار ہین حالانکہ بیمار نہین ۔ قول دوسرا وہ کہ یہہ سیما آخرت مین ہوگا
مواضع سجود اونکی موہنون سی روشن وتابان ہونگی تا امتیاز وشناخت
حاصل ہو کہ یہہ ساجد ہتے دنیا مین اور از انجملہ وہ ہی کہ دئی جاوین اونکی
نامہ اعمال داہنی ہاتھہ اونکی مین روایت کیا اوسی احمد وبزار نے اور
یونہی ہے مواہب ومدارج وآثار النبوت مین اسی جگہہ سے معلوم ہوتا ہی
کہ دینا نامہ اعمال کا داہنی ہاتھہ مین خصایص اس امت مرحومہ سی ہی اور
مشکوۃ مین ہی حدیث احمد ابی الدردا سی لاتا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین اپنی امت کو پہچانتا ہون دن قیامت کی بیچ علامتون
سی ایک تحجیل غرہ اور دوسرے ہونا کتاب کا داہنی ہاتھہ مین اونکی اور تیسرے

سعی کرتی ہے اوسکی ذریت اوسکی — شیخ ابن حجر شرح مین لکھتا ہے
کہ ظاہر حدیث اسپر دال ہے کہ دنیا کتاب کا داہنی ہاتھ مین خصایص امت محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے اور وہ وجہ دلالت کرتی ہین اوپر اوسکی آیات
و بقیہ احادیث عموم سے مگر یہہ کہ حمل کیا جاوی اوسپر کہ دی جاتی ہین
پہلی اور دن بی یا اوپر ایسی صفت کی کہ نہین حاصل اوسکی غیر کو لیکن سے
ذریت ہوسکتا ہی کہ خصایص سے ہو اسواسطے کہ نہین پا ی جاتی کو ی چیز کہ
معارض اوسکی ہو انتہی اور ازانجملہ وہ ہی کہ نور اوسکا دوڑتا ہی آگے
اوسکی اور جانب راست اوسکی جیسا کہ منطوق کتاب مجید کا ہی آور امام احمد نے
باسناد صحیح اوسی اخراج کیا ہی اور جملہ خصایص اوسکی سے وہ ہی کہ وہ
جو اونہون نے سعی و کوشش کی اپنی حیات مین بذات خود اور وہ جو
سعی کیجا وے واسطے اوسکی اور نہ تہا اون لوگون کی لئی کہ پہلی اونسے تھے
مگر وہ چیز کہ سعی کرتے تھے بذات خود ایسا ہی کہا ہی عکرمہ نے اور اس مقام
مین اشکال وارد ہوتا ہی ساتھہ قول حق سبحانہ و تعالی کے ایۃ وَاَنْ
لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی یعنی اور یہ کہ نہین واسطے آدمی کے
مگر وہ کہ کیا اپنی حیات مین — اسواسطے کہ یہہ آیت دلالت کرتی ہی اسپر کہ آدمی
کو نفع نہین بجز اس بات کی کہ بذات خود سعی کی اور عمل کیا اور جواب
اس اشکال سی چند وجہ سے ایک یہہ کہ منسوخ ہے ساتھہ حق تعالی کے ایۃ
وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ یعنی اور تابع
ہووین مومنون کی اولاد اوسکی ایمان مین لاحق کرین ہم ساتھہ اوسکی اولاد اوسکی
پس کیا جاوی ولد طفل میزان والدین مین اور ہووی فرط واسطی والدین
کی اور قبول کرتا ہی حق تعالی شفاعت اباء حق ابنا مین اور شفاعت ابنا کی

حق ابا میں بدلیل اپنی قول کے ایہہ آبَاۤؤُكُمْ وَاَبْنَاۤؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا یعنی باپ داد تمہارے اور بیٹی تمہارے نہین جانتے کون اونمین سی نزدیک تر ہے تمہارے واسطے ازروی نفع کی – قرطبی نے کہا احادیث بہت دلالت کرتی ہین اوپر اس قول کے اور مومن کو پہنچتا ہی ثواب عمل صالح کا غیر اوسکی سے اور بیچ صحیح کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہی کہ جو کوئی موا اور رہا اوسکی روزہ روزہ رکہے اوسے ولی اوسکا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوے حج کرے غیر اپنی سے حج کرے پہلی اپنی طرف سے پہچی غیر کے طرف سے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی آیا ہی کہ اعتکاف کیا اور اعتاق اپنی بہائی عبد الرحمن کے طرف سی اور کہا سعد بن عبادہ نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واله وسلم میرے مان مرگئی آیا تصدق کرون مین اوسکی طرف سی فرمایا ہان کہا کون صدقہ فاضلتر ہی فرمایا پانی پلانا پس بنایا سعد نے ایک چاہ اور کہا یہہ واسطے ام سعد کی ہی اور عبد اللہ بن ابی بکر کی دادی نے نذر کیا تہا کہ پیادہ جاوے طرف مسجد قبا کے پس مرگئی اور وفا نکر سکی پس فتوی دیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ کو کہ جاوے اوسکی طرف سی اور مفسرین سی بعض نے کہا ہے کہ مراد انسان سی وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی مین ابو جہل ہی اور بعض نے کہا ہے کہ عقبہ بن ابی معیط اور بعض نے کہا ولید بن مغیرہ اور بعض نے کہا مراد بات اس جگہہ حی نہ سیت اور بعض نے کہا ہی کہ یہہ اخبار ہی شرایع من قبلہا سی اور دلالت کیا ہی ہمارے شریعت نی کہ انسان کو سعی اوسکی اور اوسکی غیر کے دونو ہین اور صاحب کشاف نی کہا ہی کہ سعی غیر کیونکر نافع نہین ہیتی اوپر سعی نفس اپنے

کے ساتھہ ہوئی اوسکی مومن مصدق لیس ساتھہ اس اعتقاد کے ہووی سعی غیر
کی بیچ حکم سعی نفس کے واسطی ہوئی اوسکی تابع اور قد منفعات ۔ اور بہی
سعی غیر نافع نہین وقتیکہ وہ عمل کری واسطی نفس اپنی کی ولیکن جونیت
کی غیر کی لئی موافق شرعکی وکبیل اور قایم مقام اوسکا ہوا انتہی ۔ اسیطرح
ہی مواہب ومدارج وآثار النبوت مین اور تحقیق اختلاف کیا ہی علمارینے
بیچ ثواب قرات قران کی آیا پہنچتا ہی میت کو یا نہین اکثر اوسپر ہین کہ نہین اور
مشہور مذہب شافعی اور مالک اور جماعہ حنفیہ سے یہہ ہی اور اکثر شافعیہ
اور حنفیہ اسپر ہین کہ پہنچتا ہے اور ساتھہ اسکی قایل ہین امام احمد بن حنبل
بلکہ منقول امام احمد سے وہ ہی کہ میت کو ثواب ہر چیز کا صدقہ اور نماز اور
حج واعتکاف وقرات قران وذکر وغیر ذلک پہنچتا ہی ولیکن کہا ہی کہ قرات
قران قبر کے اوپر بدعت ہی اور ذکر کیا ہی شیخ شمس الدین قسطلانی نے
کہ صحیح وصول ثواب قرات ہی قریب واجنبی وارث وغیر وارث ہی جیسکہ
نافع ہی صدقہ اور دعا واستغفار باجماع اور امام عبد اللہ یافعی رحمۃ
اللہ علیہ نے تکملہ روضۃ الریاحین مین ذکر کیا ہی کہ شیخ عز الدین ابن عبد السلام
کو خواب مین دیکھا کہ کہتی ہین کہ ہم حکم کرتے تہی دنیا مین کہ ثواب قرات میت
کو نہین پہنچتا اب معلوم ہوا اب معلوم ہوا کہ پہنچتا ہی پڑہو اور ثواب اوسکا پہنچا
اور فتوی دیا ہی قاضی حسین نے کہ استیجار اذان وتعلیم قران کی لئی ۔ اور
چاہی کہ دعا کرے میت کی لئی بعد از قرات اسواسطی کہ لاحق ہوتی ہے
اوسی دعا بعد از قرات باجابت اور اکثر سے از روی برکت کی اور
ذکر کیا ہی شیخ عبد الکریم سالوسی نے اگر نیت کرے قاری ساتھہ قرات
اپنی کے کہ ہووی ثواب اسکا واسطی میت کی نہین پہنچتا اسواسطی کہ نیت

کرنا

کرنا یہہ پس از تلاوت قران عبادت بدنی ہی پس غیر ہی واقع نہین ہوتی لیکن
اول پڑہا بعد ازان کی وہ جو اوسی حاصل ہوا ہی اجر سے واسطی میت کے
اور یہہ دعا ہی بحصول اوس اجر کے خاص میت کو نفع کرتا ہی میت کو اور
کہا ہی کہ موضع قران موضع برکت ہی اور نزول رحمت ہی اور میت بیچ حکم
زندہ حاضر کی ہی پس امید رکہا جاتا ہی اوسکی لئی نزول رحمت اور حصول برکت
وقتیکہ پہچی قاری سے ثواب اوسکی لئی اور ذکر کیا ہی صاحب عدہ نی اگر
باہر لایا چشمہ یا کہودا کنوا یا لگایا درخت یا وقف کیا مصحف حال حیات اپنی
مین یا کہین یہہ باتین غیر اوسکی نے بعد از موت اوسکی پہنچتا ہی ثواب واسکا
میت کو جیسا کہ وارد ہوا ہی خبر مین اور مخصوص نہین حکم وقف مصحف کا
بلکہ ملحق ساتہہ اوسکی ہر وقف اور یہہ قیاس تقاضا کرتا ہی جواز اضحیہ طرف
میت سی اسواسطی کہ وہ ایک نوع صدقہ سی ہی ولیکن بہتذیب مین کہا
ہی کہ جائز نہین اضحیہ غیر سے بدون اذن وامر اوسکی اور ایسا ہی میت
سی مگر اوس حال مین کہ وصیت کیا ہو ساتہہ اوسکی اور بتحقیق روایت کیا
گیا ہی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہ قربانی کرتے تہے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعد از وفات حضرت کے اور ابی العباس
محمد بن اسحق سراج سے آیا ہے کہ کہا تضحیہ کیا یعنی آنحضرت سی ستر اضحی
لیکن اہدا ی ثواب قرات طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
نہین پہچانتے ہم اوسمین کوئی امر واثر واگا کیا ہی اسکا ایک جماعت
نی اور کہا ہی کہ نہین کیا یہہ صحابہ نے اور بعض فقہا ی متاخرین نے
مستحب رکہا ہی اور بعضی اوسے بدعت جانتی ہین اور کہا ہے
کہ آنحضرت غنی ہین اوس سے اسواسطے کہ حضرت کی لئی ثابت ہی اجر مثل

کا کہ عمل خیر کیا امت مین سی لی اوسکی کہ نقصان ہووی اجر عامل سے
کچھہ چیز — امام شافعی نے کہا ہے کہ کوئی خیر نہین کہ عمل کرتا ہی ایک امت
اوسکی سے مگر وہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل ہین اوسمین اور
جمیع حسنات مسلمین اور اعمال صالحہ اونکی صحایف پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین ہین زیادہ اوسپر کہ عامل کو اجر سے ہی یا مضاعف کہ نہین
جانتا اوسی مگر خدا تعالی اور اسی قبیل سے ہی وہ جو مشروع ہے
نزدیک رویت کعبہ کہ کہتے ہین اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا
یعنی اے پروردگار زیادہ کر اس گہر کے تعظیم و تشریف ۔ یہہ سب ذکر ہے
مواہب اور مدارج و آثار النبوۃ مین اور اسی جگہہ سے معلوم ہوا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا ہی ساتھہ قول اپنے کی مَنْ
سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَهَا یعنی جسنے نکالی راہ
و روش نیک پس اوسکی لئی مانند اجر اوسکی ہی کہ عمل لیا اوسپر بعد از
ترغیب و تحریص امت کی اوپر تتبع سنت حسنہ کی بفعل دکہلا دیا اتباع
اجور بغیر حساب ہی مین خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور
خصائص اس امت سے ہی کہ یہہ بہشت مین آوین پیش از سایر امم سے
روایت کیا ہی طبرانی نے بیچ اوسط مین — حدیث عمر بن الخطاب سے مرفوعًا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حرام کیا گیا بہشت
اوپر انبیا کے جبتک کہ داخل ہووین اور حرام کیا گیا امتون پر جبتک
کہ آوی میرے امت اور از انجملہ وہ ہے کہ داخل ہوونگے بہشت مین اوسکے
ستر ہزار بغیر حساب کے روایت کیا اسی شیخین نے اور نزدیک
بیہقی و طبرانی کے آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ وعدہ کیا میرے ساتھہ

پروردگار

پروردگار میری بیچ کہ بارے امت میری سی ستر ہزار کو بہشت مین بہیجاپ
پس سوال کیا مینی زیادتی کا پس دیا مجہی ساتہہ ہر ایک کی ستر ہزار ستر ہزار
اور حاصل کلام کہ دیا ہی پروردگار تعالی نے اس امت کو وہ جو نہین دیا
اور امتون کو جیسا کہ دیا ہے اونکی پیغمبر کو وہ جو نہین دیا اور پیغمبرون
کو **وصل** اور اخص خصایص اور اشرف فضایل وکمالات اور
اہم معجزات وکرامات تشریف وتخصیص خدای عز وجل کی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتہہ فضیلت اسری اور معراج کی ہی کہ کسی
شخص کو انبیا و رسل سے ساتہہ اوس تشریف کی مشرف ومکرم نہین کیا
اور حسب جگہہ کہ حضرت کو پہنچایا اور جو کچہہ کہ حضرت کو دکہایا کوئی نہین
پہنچی اور نہین دیکہا **ایہ** سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ
لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا یعنی پاک ومنزہ ہی وہ کہ لیگیا بندی اپنی کو رات
مین مسجد حرام سے مسجد اقصی تک کہ برکت دیا ہمنی گرداگرد اوسکی کو تا دکہلاوین
ہم اوسی آیتون اپنی سے ــ اسری کہ لیجانا حضرت کا ہی مکہ سے مسجد
اقصی تک ثابت بکتاب اللہ اور منکر اوسکا کافر ہے **اور** اوس جگہہ سے
آسمان پر لیجانا کہ معراج نام اوسکا ہے ثابت ہی باحادیث مشہورہ
کہ منکر اوسکا مبتدع اور فاسق ومخذول ہے **اور** ثبوت جزئیات
عجایب وغرایب احوال کا باخبار احاد ہی کہ منکر اوسکا جاہل ومحروم ہے
اور صحیح وہ ہی کہ وجود اسری ومعراج سب بیداری مین بجسد تہا
اور جمہور علماء صحابہ وتابعین واتباع ومن بعدہم محدثین وفقہا و
متکلمین اسپر متفق ہین اور متواردہین اوسکی ساتہہ احادیث صحیحہ

اور اخبار صحیحہ اور بعضی یہہ کہتی ہین کہ بروح تہا مناماً ہین اور
ایک جماعت اوسپر ہے کہ قضیہ متعدد تہا ایک وقت مین بیداری
مسجد اور اوقات دیگر مین بمنام وبروح بعض مکہ مین تہا اور بعض مدینہ
مین اور باوجود اوسکی سب اتفاق رکہتی ہین کہ رویای انبیا وحی
ہی کہ راہ نہین شبہ کو اوسمین اور بیدار ہے دل اونکا اوسمین اور پوشیدہ
ہی چشم اونکی جیسا کہ پوشیدہ ہوتی ہے چشم وقت حضور و مراقبہ مین مشاغل
نہووے کوئی چیز محسوسات سی اور قاضی ابوبکر بن العربی نی کہا کہ وقوع
اوسکا نوم مین واسطے توطیہ اور تیسیر کے تہا جیسکہ ابتدائے نبوت مین رویا
صادقہ دیکہتی تہی تا سہل و آسان ہو اونپر اوٹہانا ثقل وحی کا ایک امر
عظیم ہے اور عاجز ہین اوس سے قوای بشریہ اسیواسطے معراج اول بار
مین واقع ہوئی تا قوت و استعداد وصول اوسکا بیداری مین حاصل
ہووی بلکہ بعض قائلین اس قول نے کہا ہے کہ وقوع اوسکا منام مین
پیش از بعثت تہا واللہ اعلم اور بعض عارفین نے کہا ہے کہ آنحضرت کے لیے
اسرات ومعاریج بہت تہی اور بعضون نی چونتیس کہی ہین ایک اونمین
سی بجسم تہا اور یقظہ مین اور باقی بروح منام مین اور ایک قوم کہتے
ہین کہ اسرے مسجد حرام سے مسجد اقصی تک بجسد بیداری مین تہا اور معراج
وہان سی سموات تک بروح مناماً اور تحقیق شیخ عبدالحق محدث دہلوی
بخاری کی مدارج النبوت مین یہہ ہے کہ اشارہ قول حق سبحانہ لنریہ من
آیاتنا معراج سی یعنی مسجد اقصی لیگئی پہر وہان سی سموات لیجا کر آیات دکہا
اسواسطے کہ ارات آیات وظہور غایت کرامات ومعجزات سموات مین تہا نہ
مسجد اقصی مین اور لیجانا مسجد اقصی مین مبدا اوسکا ہی اسواسطے ذکر

لیجانا مسجد اقصی کو اور واقع ہین اگر معراج منام مین ہوتی استبعاد نکرتے
اوسکو کفار اور فتنہ مین نہ پڑتی ضعفاء اور مومنین اور بہی وقوع ان
سب وقایع اور قضایا کا خارج حصر اور احصاء غیر متعارف سے ہے نوم
مین اور بہی اسرے نوم مین اطلاق نہین کرتے اور جب اسرے
بیقظہ ثابت ہوا معراج کہ پیچہے اوس سے واقع ہوئی بہی بیداری مین ہوگی
اور کوئی دلیل نہین ہی منام پر پیچہے اوس سی اور شبہ قایلین کا بوقوع
معراج منام مین کئی چیزین ہین ایک قول حق سبحانہ آیۃ وَمَا
جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ یعنی اور نکردانا ہمنی
خواب وہ خواب کہ دکہلایا ہمنے تجہی مگر آزمایش لوگون کی لئی + کہ بعض مفسرین
نی اوسکو حمل اوپر قصہ معراج کے کیا ہی اور رویا نام رویت کا منام مین
ہی اور جواب اوسکا وہ ہی کہ یہہ رویا محمول اوپر رویای قصہ حدیبیہ
یا رویای واقعہ بدر سے ہے اور کہا ہی کہ رویا بمعنی رویت بصر بہی آیا ہے
اور استشہاد لاتی ہین ساتہہ قول متنبی کے کہ کہا ہی مصرع وَرُؤْيَاكَ
أَحْلَى فِي الْعُيُونِ مِنَ الْغُمْضِ یعنی اور رویت اور دیکہنا تیرا شیرین تر ہی آنکہو
مین چشم پوشی سے + بعضون نے کہا ہے کہ تسمیہ رویا بجہت وقوع اوسکے
رات مین ہی اور وہ کہ حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا فَاسْتَيْقَظْتُ اس جگہہ
ہے دلیل اوپر ہونی اسرے و معراج کے منام مین نہین ہے جیسکہ واقع
ہوا ہی ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنی سوگیا مین پہر
حالانکہ مین مسجد حرام مین تہا اور بعض محققین نے کہا ہی کہ مراد باستیقاظ
افاقہ و ہشیاری سے اور سنبہال خود آپ اوس حالت سے کہ سخت پکڑ لیا تہا
حضرت کو مطالعہ عجایب و غرایب ملکوت سموات و ارض اور مشاہدہ عالم

ہی اور جو وہ دیکھا آیات کبری الہی اور انوار اسرار نامتناہی ہے ولیکن تکلم کرنا اور زبان تاویل اور اثبات اوسکی امکان کا ساتھہ دلایل کلامیہ کے ہوئی اور گرفتار عقل اور حیلہای عقلیہ کا ہونا مقام ایمان وعبودیت سے بعید ہے اور ہم مومنین کو کوئی دلیل ورای قول خدا اور رسول خدا کے نہیں جو کچھہ کہ اونسی سنا ایمان لائی ہم اور شک وشبہہ دلمین نہ گیا اور فرقہ اسی تقلید کہتے ہین اور اتنا نہیں سمجھتی کہ یہہ تقلید کس شخص کی ہی کہ ثابت ہے تحقیق اوسکی بمعجزات باہرہ اور تقلید محقق عین تحقیق ہے اور حقیقت مین یہہ تقلید نہین یہہ اتباع صراط مستقیم ہی تم لوگ مقلد ہو کہ تقلید عقل کی کرتے ہو اور عقل کے کہی پر کہ ثابت نہین ہوی تحقیق اوسکی باور کرتے ہو کہ تمام شکوک وشبہات اوسکی راہ مین ہین فلاسفہ خود دراصل منکر انبیا کے ہیت ہمین اونسی کیا کام اونکا پیغمبر اونکی عقل ہے ان متکلمان خانہ خراب کو کیا ہوا کہ باوجود راہ راست راہ کو گم کیا اور راہ گفت وگو اور شبہہ وجدل پڑے اگرچہ نیت مین اونکی مخالفت فلاسفہ اور رد اونکی قول پر تہا لیکن سلوک راہ عقل مین پیروا اور موافق اونکی ہوئی اور گمراہ ہوے اور اوروں کو بہی گمراہ کیا فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا وَاللّٰہُ الْہَادِیْ ہے یعنی پس بہکی اور بہکایا اور اللہ ہدایت کرنیوالا ہے

نظم

شاہد معراج نبی وافر است	آنکہ بدین نیست مقر کافر است
دستگہہ سلطنت این وصال	نیست بپا مردی خیل خیال
طبع ندارد ز معارج فرح	لَیْسَ عَلَی الْاَعْرَجِ فِیْہَا حَرَج
عقل چہ داند کہ مدام است این	عشق شناسد کہ چہ دام است این
جام کہ خاصان ساغر جم میکشند	خاک خوران دردشکم میخورند

قصہ

قعدہ قوسین کی و کمان　　نیست بازوی گمان این کمان

نظم

ای رفتہ شبی بکام اسری　　از حجرہ مکہ تا باقصی
از شوق ہوای پای بوست　　رفتہ دل سنگ صخرہ از جا
بربام سپہر راندہ از شام　　چون صبح براق سدرہ پیما
جبریل ز سرعت رکابت　　واماندہ نشستہ پای بر جا
تو تاج لعمرک ای نہادہ　　برتارک لامکان ز رتبہا
از جام مراد خوردہ ہردم　　در بزم دنی مدام اوحی
دیدہ ہمہ رازہای پنہان　　در جام جہان نمای پیدا

بیت

ای بردہ تنت بعرش محمل　　آوردہ ہنوز گرم منزل

ابیات

نیم شبان کان مہ گردون غلام　　کرد بدولت سوی گردون خرام
ولولہ در عالم بالا فتاد　　غلغلہ در گنبد مینا فتاد
نہ تتق و ہفت خیم [illegible]　　ہفت و نہ خویش بیاراستند
ثابت و سیارہ دران انتظار　　ماندہ ز بیرون و درون بیقرار
روضہ برآوردہ غبار بخور　　ساختہ جاروب ز گیسوی حور
حور برہ داشتہ چشم سیاہ　　کردہ ز دیدہ درم افشان راہ
سدرہ و طوبی سوی بدر جہان　　سجدہ کنان در شب قدر جہان

وصل جان کہ حدیث معراجکو جمع کثیر نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کیا ہی بمرتبہ تواتر معنوی اگرچہ بعض خصوصیات کی

روایات مختلف آئی ہین اور مشہور اون سے حدیث طویل ہی کہ بخاری
و مسلم اپنی صحیح مین قتادہ سے اور قتادہ انس بن مالک سے اور انس
بن مالک مالک بن صعصعہ سے لائی ہین اور اس حدیث مین ذکر شق
قلب نبوی اور دہونا اوسکا باب زمزم طشت ذہب مین اور پر کرنا یہ
حکمت و ایمان اور رکہنا اوسکا سینہ شریف مین اور التیام اوسکا
ہوا ہی اور شق صدر شریف چار مرتبہ ہوا — اول عہد طفولیت مین
کہ پاس حلیمہ سعدیہ کے تہی — دوسرا دس برس کی عمر مین کہ قریب بلوغ وقت
بلوغ پہنچی تہے تیسرے نزدیک بعثت کی چوتہی اس وقت مین کہ وقت
اسری تہا — تا بکمال طہارت و صفا مستعد و متوجہ دریافت عالم ملکوت
کی ہوئی اوپر قیاس وضو و تطہیر کے کہ پیش از نماز کرین کہ نمونہ معراج کا
ہی اور یہہ بہی ایک مواضع دقیقہ سی ہی کہ حکماء طبیعیین اس سے
انکار کرتے ہین اور کہتی ہین کہ شق صدر و قلب موت ہی کہ حیات کی ساتھ
جمع نہین ہوتی اور ارباب عقل تاویل کرین اور کہین کہ مراد تطہیر و تنظیف
باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے لوث حدوث و امکان سے
اور اہل ایمان تصدیق کرین بلا تاویل و صرف ظاہر سے اور کہین یہہ سب
اسباب عادی ہین اور خدا پر کوئی چیز محال نہین اور لانا طشت ذہب کا
اور دہونا اوسمین ایک نوع تکریم ہے بحسب عرف و عادت کی اندر اشارہ ہے
کہ حضرت مکرم و معظم ہین سب عوالم مین اور وہ کہ استعمال ذہب شریعت
محمدیہ مین حرام ہے اور دار آخرت مین مومنون کی واسطی خالصاً ہو وے
باشارہ قول حق تعالی کے آیہ قل ہی للذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا خالصۃ
یوم القیمۃ یعنی کہہ وہ اون لوگون کی ہی جو ایمان لائی زندگانی دنیا

بین

پدر در باب مناکحت بیان کیے قرۃ العین حاکم شام نے اوس وقت بشرہ عبد اللہ
کو جو نور نبوت سے پُر ضیا دیکہا ایک آہ سرد سینہ پر درد سے کہینچی اور کہا

فرد ای حسن احوال تو دگر شدہ * آنچہ از اوّل بُدی اکنون نہ

بعد از شرائط استغفار رہا کہ قضائی اپنا کام کیا زمام اختیار اپنی ہاتہ سے دیکر
عبد اللہ سے کہا کہ خدا اپنی نہانا و سنگار اگواہ ہی کہ باعث اس تگ و پو اور جستجو
کا نہ وسوسہ شیطانی تہا اور نہ ہوائی نفسانی بلکہ مقصود مواصلت تیری سے
مصاحبت اوس سعادتمندی کی تہی کہ محدب فلک الافلاک سے تا مرکز
خاک مناک جو کہہ ہی خیر و شر اور خشک و تر سے واہب خیر اور مفیض جود نے
بتفضیل وسکی انکو لباس وجود پہنایا ہی اور مین ہر چند تیری واسطی قالب
حسرت و الم اپنی دل کو جانتی ہون لیکن روزگار فرخندہ آثار تیرا ہمیشہ طرب
خوشی مین گذرے ان ہو جیو القصہ اس نے بعد از اظہار ما فی الضمیر اور بشارت
بطلوع خورشید فلک سریر عبد اللہ کو وداع کیا اور گردش ایام سے باخاطر
پریشان بجانب شام پہر گئی اور اپنی وطن مین پہنچکر باقی ایام حیات تاسف
گذرانی **اور** مثل اسکی حکایات ام قتال خواہر ورقہ بن نوفل سے اور ایک
روایت سے رقیقہ دختر نوفل یا قتیلہ یا لیلی عدویہ کہ اولاد علمائی نصارا مین
سی تہی منقول ہی **اور** بعضون نے وجہ تطبیق ان روایات مختلف مین
یون لکہی ہے کہ عرض نفس مجموع ان سب عورتون سی ہوا تہا اور قبل از
انفصال حقیقت محمد بن عبد اللہ امور عجیبہ و غریبہ مشاہدہ ہوتی تہی کہ کتب
سیر او ہنر ناطق ہین **اور** کتنی ہین آمنہ دامن تربیت وہب بن عبد مناف
مین روزگار گذارتی تہین کہ عبد المطلب نے انکو بنا بر عبد اللہ کے خواستگاری
کی اور ہالہ بنت وہب کو اپنی واسطی خطبہ فرمایا اور دو نو عقد ایک مجلس مین

زبان اور مناسب عہد داوان یہہ ہی کہ وظیفہ حرفیہ اس روز کا وصف
شب معراج مین پڑہا جاوی اور بیچ عرض جوہریان مجامع فضل و فصاحت
اور مبصران اقالیم فہم و بلاغت کی پہنچایا جاوی **ا** ارام و قرار شب مین
حاصل ہی **ب** بہجت افطار شب مین ہی **ت** تجلیات آثار شب مین
ث ثواب ہزار ماہ شب مین **ج** جود عاشقان بیخبار کے شب مین
ح حلاوت طاعت ابرار شب مین **خ** خزاین عبادت اخیار شب مین
د دبدبہ تسبیح مسبحان عالی مقدار شب مین **ذ** ذوق قراءت مقربان شیرین
گفتار کا شب مین **ر** راحت متعطشان دیدار شب مین **ز** زینت تسکین و وقار
شب مین **س** سودا رخواب بیچ خلوت خانہ انکہون طالبان انوار
کی شب مین **ش** شرف نزول قران گوہر بار شب مین **ص** صولت
وہیبت حلول اسرار شب مین **ض** ضیا ابواطن بندہا ی نماز گذار شب
مین **ط** طرب راکعان وساجدان شب بیدار شب مین **ظ** ظہور رو شنائی
آشنایان با اعتبار شب مین **ع** عشرت مومنان روزہ دار شب
مین **غ** غبطہ مواعدت مشتاقان جمال پروردگار شب مین **ف**
فتح و ظفر جانبازان وفادار شب مین **ق** قافلہ قافلہ صحدم مہاجر وانصار
شب ہیتی **ک** کفایت کار لوط پیغمبر بزرگوار شب مین ہوا ہی **ل** لذت
سیر وسلوک د اختیار شب مین **م** معرفت حقایق و مرکب معنوی پوشیدہ
و آشکار شب مین **ن** نور روز قیامت اثر بیداری شب سے اور رخسار
بردبار کی ہو ویگا **و** وسیلہ قسم سلطان جبار کے شب مین **ہ** ہیبت دلہای
اشرار سرشتہ بظلمت شب سے **لا** لالی تدبرو تفکر صنایع کردگار شب
ہی **ی** یمن سفر احمد مختار بعالم افتخار شب مین
نظم

شب چیست چراغ جاودانی	از شعلهٔ شمع آن جہانی
شب برقع اطلس سیاہست	بر چہرهٔ شاہد معانی
در ظل شب است موسیٔ جان	سرمست مدام لن ترانی
با عاشق اشک ریز شب خیز	شب سیرت کرشمہ نہانی
ای دولت سیر شب ترا جانت	کز لذت شنیدن شب بدانی

اور حدیث مین آیا ہی پس سوار کیا گیا مین اور لیگیا مجہی جبریل آسمان پہ اور ظاہر اس حدیث مین معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت تا آسمان براق پر سوار رہے تہے اور ہوا مین جاتی رہے تہے جیسیکہ زمین پر چلین اور یہہ بہی خارق عادت ہی کہ بشر ہوا پر نہین جاتا اور خصوصاً بوقت سوار ہے جاریای پر غرض کہ سب ز دست قدرت آلہی مین ہی اور قدرت مقید نہین بسجرای عادت **او** ر بعض روایات مین آیا ہی کہ اوس براق کے دو بازو ہے تہے کہ اونکی ساتہہ اوڑتا تہا **او** ر حکمت بیچ بہیجنی براق کی تعظیم و تکریم حضرت محبوب رب العالمین کے تہی جب کہ محب محبوب کی لیئے گہوڑا بہیجی اور اخص خواص کہ محرم و انیس مجلس خاص کا ہی واسطی بلانیکی بہیجی اور رات مین کہ زمان خلوت خاص ہی پوشیدہ چشم اغیار سے بلاوی **او** ر حکمت ہونی براق مین پست تر بغل سے اور بلند تر حمار سے نہ اوپر شکل فرس کے اشارہ ہی کہ بلانا سلم وامن مین تہا نہ حرب وخوف مین اور واسطے اظہار معجزہ کے ساتہہ وقوع امر عجیب شدید کی ساتہہ دابہ کے کہ موصوف نہین ہی اوسکے ساتہہ عرف و عادت مین **او** ر بعض روایات مین آیا ہی کہ جب حضرت نی پای مبارک رکاب مین رکہا براق نی سرکشی کیے پس جبریل علیہ السلام نی براق کو کہا کہ کیا ہی ایسی کہ سرکشی کرتا ہی تو سوار نہین ہوا ایسی کوئی بزرگ گرامی تر

محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے پس عرق کیا براق نی اور زمین پر بیٹھا
اور رام ہوا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اوسکی پیٹھہ پر بیٹھی اور
یہہ سخن دلالت کرتا ہے اسپر کہ براق آمادہ تہا واسطی سوار ہونے انبیا علیہم
السلام کے **اور** بعض نے کہا ہے کہ ہر نبی کو براق تہا او پر اندازہ قدر و
مرتبہ اوسکی جیسا کہ روایات مین آیا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام آتی تھے سوار
اوپر براق کی بیت المقدس سے کہ مین واسطے زیارت اسمعیل علیہ السلام
کی اور گویا اشارہ جبرئیل کا بجنس براق کے ہی واللہ اعلم **اور** وجہ
استصعاب براق یا اس جہت سے تہی کہ ہرگز کوئے اوپر سوار نہوا تہا
یا جہت بعد عہد سے **اور** بعضون نی کہا ہے کہ یہہ استصعاب براق
بجہت ناز و طرب و افتخار تہا نہ بطریق استبعاد و سرکشی **اور** کہتے ہین
کہ رکاب براق کے جبرئیل علیہ السلام کے ہاتہہ مین تہے اور زمام میکائیل کے ہاتہہ
مین **اور** بعض روایات مین آیا ہی کہ جبرئیل ردیف آنحضرت تہی اور
شاید کہ اول رکاب مین ہووین بعد ازان اثنائے راہ مین صحبت و عنایت
حضرت نی یہہ اقتضا کیا ہو کہ اونہین ردیف اپنا کر لیا یا پہلی ردیف ہوئی
ازان بعد برعایت طریقہ ادب اور تکریم آنحضرت اوتر لئی ہون واللہ اعلم
اور روایت مین آیا ہی کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم موسی
علیہ السلام پر کہ نماز ادا کر رہے تہی اپنی قبر مین پس کہا اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ یعنی گواہی دیتا ہوں مین بدرستیکہ تو البتہ رسول اللہ ہے اور جو انبیا زندہ
ہین اپنی قبر مین خدا کے نزدیک تعبد کرتے ہین جیسکہ ذکر کرتی ہیت اہل جنت
جنت مین لی آنکہ مکلف ہون ساتہہ اوسکی — بعد ازان گزرے آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم راہ مین اوپر اقوام و طوائف انام کے نکلون

اور بدون سی کہ عالم برزخ و مثال مین ساتھہ آثار و ثمرات احوال و افعال اپنے
کی مشغول و گرفتار ہین اور ذکر اوسکا طول رکھتا ہی — بعد ازان پہونچی بیت المقدس
مین اور باندہا براق کو ساتھہ حلقہ باب مسجد کے کہ اب اوسی باب محمد کہتے
ہین پس آی مسجد مین اور ادا کین دو رکعت کہ ظاہرا یہی دو رکعت تحیۃ
المسجد ہون اور حاضر ہوی ملائکہ اور متمثل کی گئین ارواح انبیا آدم علیہ
السلام سے عیسی علیہ السلام تک اور ثنا کہی خدا کی لئی اور درود بہیجی محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور اعتراف و اقرار کیا سب نے ساتھہ فضل
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس اذان کہی اور تکبیر واسطی نماز
کی اور مقدم کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آنحضرت نی امامت فرمائی
اور سب انبیا اور ملائکہ نے انکا اقتدا کیا اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ یہہ
نماز نفل تہے یا فرض اور اگر فرض تہے نماز عشا تہے یا صبح اور
ظاہر اسیاق حدیث سی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آنا بیت المقدس مین پیش از
عروج بآسمان ہوئی پس نماز عشا تہے اور اوپر قول اوس شخص کے
کہ کہتا ہی کہ یہہ قضیہ بعد از نزول ہی نماز صبح ہوئی — شیخ کبیر عماد الدین
بن کثیر کہ اعاظم علماء حدیث و تفسیر سے ہین کہا ہی کہ نماز ادا کرنا آنحضرت کا
انبیا کے ساتھہ پیش از عروج و بعد ازان دونو حال مین تہا اور جب
باہر آی حضرت مسجد سے لائی جبریل ایک ظرف خمر اور ایک ظرف لبن
اور مخیر کیا کہ ان دونو مین سی جسی چاہو اختیار کرو پس اختیار کیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لبن کو — کہا جبریل نے اختیار فرمایا آپ نے
فطرت کو اور مراد فطرت سی اس جگہہ دین و اسلام ہے اور استقامت اوسمین
اسواسطی کہ شیر سہل و طیب طاہر و سائغ ہے پینی والون کو جو کوئی

خواب مین دیکھی کہ شیر پیتا ہی تعبیر اوسکی وہ ہی کہ علم دین یا دنی ہی بخلاف خمر کہ
ام الخبایث اور جالب انواع شر ہی حال و مآل مین اگرچہ اوسوقت مین مباح
تھی اسواسطی کہ قضیہ اسرے مکہ مین تہا اور تحریم خمر مدینہ مین لیکن انجام
کار حکم اوسکا حرمت تہا **اور** حدیث ابن عباس مین دو قدح آئی مین ایک
لبن سے اور دوسرا عسل سے **اور** ایک روایت مین تین اوانی مین
و خمر اور ذکر عسل نہین کیا — اتیان ان اوانی کا متصل وصول سدرۃ
المنتہی سے آیا ہی تصریح کیا اسی حافظ عماد بن کثیر نے **اور** بتحقیق ظاہر
ہوا اثر شفقت موسی علیہ السلام کا اس امت مرحومہ پر تخفیف صلوۃ
مین پچاس سے ساتھہ پانچ کے **اور** کہا ہی کہ یہہ رحمت و شفقت موسی
علیہ السلام سے اس امت مرحومہ کے اوپر بجہہ اوسکی ہی کہ موسی علیہ
السلام نے توریت مین صفات اس امت کے پڑھین تہین اور آرزو کی کہ
اونہین میرے امت گردان حق تعالی نے کہا کہ یہہ امت محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم ہووگی اس آرزو کو قطع کر پس کہا مجہی امت محمد صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم سے گردان **وصل** از ان بعد پر واشتہ
ہوئی آنحضرت طرف سدرۃ المنتہی کے کہ اوسی طرف ہوتی ہین منتہی اعمال
و علوم خلق کی اور اوسی جگہہ سے اوٹہتا ہے امر او لیی جاتی احکام اور
اوسی کے نزدیک وقوف کرتی ہین ملائکہ اور کسیکو مجال تجاوز و عروج اوپر
نہین اور اوسی طرف منتہی ہوتا ہی جو کچھہ صعود کرتا ہی عالم سفلی سے اور
نزول کرتا ہی عالم علوی سے ہی اور تجاوز نہین لیا اوس مقام سے کسی نے
مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور باز رہی اور جدا ہوئی حضرت
سی جبرئیل علیہ السلام حضرت نے فرمایا ای جبرئیل یہہ کیا جگہہ باز رہتی اور جدا

ہو نکلی ہی یہہ وہ جگہہ نہین کہ دوست دوست کو تنہا چہوڑے جبریل علیہ السلام
نی کہا اگر مقدار سر انگشت نزدیک ہون مین سوختہ ہون مین **ابیات**

بگفتا فراتر مجالم نماند	بماندم کہ نیروی بالم نماند
اگر یکسر موی برتر پرم	فروغ تجلی بسوزد پرم

بعض روایات مین آیا ہی کہ انحضرت نی کہا جبریل علیہ السلام کو اگر تمہین کچہہ
حاجت ہو کہو تا بحضرت رب العزت عرض کر دون مین جبریل نی کہا حاجت میری
وہ ہی کہ درخواست و خواہش کرو درگاہ حق سی کہ فراخ کرون مین بازو اپنی
صراط کی قیامت کی دن تا اوسپر امت تمہاری گذرے اس روایت سی معلوم
ہوتا ہی سدرۃ المنتہی آسمان ششم مین ہی **اور** دوسرے روایت سی ساتوین
آسمان مین ہی **اور** تطبیق بین الروایتین یہہ ہے بیخ اوسکی آسمان ششم
مین ہی اور شاخین آسمان ہفتم مین **اور** وجہہ تسمیہ بسدرہ کہ بمعنی کنارہ ہے
مفوض و موقوف اوپر علم شارع کے ہی **اور** کہتی ہین کہ اس درخت مین
تین طرح کے منفعت ہی ظل مدید و طعم لذید و رایحہ طیب اور بمنزلہ ایمان کے
ہی کہ جمع کرتا ہی قول و نیت و عمل ظل بمنزلہ عمل ہے اور طعم بمشابہ نیت اور
رایحہ بمنزلہ قول کذا قالوا **اور** ہو سکتا ہی کہ یہہ درخت لگایا گیا ہو آسمان
مین جیسیکہ لگای جاتی ہین زمین مین **اور** قدرت شامل ہے جیسا کہ اور درخت
زمین مین لگائی جاتی ہین یہہ درخت ہوا مین ہو جیسیکہ سیر فرمائی انحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہوا مین **اور** ہو سکتا ہی کہ مغروس ہو تراب جنت
مین جیسیکہ درخت جنت کی درخت کی بہی احتمال ہے کہ مغروس نہووے
اور اللہ خوب جانتا ہی حقیقت حال کو — جانا چاہیی کہ سدرۃ المنتہی سے چار نہرین
نکلی ہین دو باطن مین اور دو ظاہر مین — دو باطن کے بہشت مین جاتی ہین

اور ظاہر نیل و فرات و سیحان و جیحان لیس بعضی کہتی ہین کہ ہونا انکا جنت
سی باینمعنی ہی کہ منافع و ثمرات انکی دایم و بیشمار ہین واللہ اعلم اور
احوال نیل مین جو کہ عجایب غرایب لکھی ہین عقل اوسمین حیران ہی اور
نہرین ماء و لبن و عسل و خمر جدا ہین کہ بہشت مین جاری ہین جیسا کہ منطوق
قران عظیم کا ہی اور روایت کی ابن ابی حاتم نی حدیث انس سے کہ جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آسمان ہفتم پر تشریف لی گئی ایک
نہر دیکہی اوپر سنگریزون یاقوت و زمرد کی جاری ہی اور اوانی اوسکے
ذہب و فضہ و یاقوت و لولو و زبرجد سے ہین اور پانی اوسکا سفید زیادہ شیر
سی اور شیرین زیادہ شہد سی — کہا ای جبریل یہہ کیا ہی کہا یہہ حوض
کوثر ہی کہ دیا تمکو خدا تعالی نے اور حدیث ابی سعید مین آیا ہی کہ بہشت
مین جاری ہوتا ہی ایک چشمہ کہ اوسی سلسبیل کہتے ہین کہ نکلتی ہین اوس سے
دو نہرین ایک کو کوثر کہتی ہین اور دوسرے کو نہر رحمت اور یہہ وہ نہرین ہین
کہ جسوقت عصات دوزخ سے سیاہ و سوختہ ہو کر نکلین جب اوسمین پڑینگے تو
تر و تازہ ہو وین اور سدرۃ المنتہی کو انوار مین پوشیدہ مانند ملخ و پروانہ
کی طلا سے اور ہر ایک کی ایک فرشتہ ہی اور وصف اس مقام کا باہر
حد قیاس عقل سے ہی اور اس جگہہ بہی آیا ہی کہ واسطی آنحضرت کی اوانی
ہین خمر و لبن و عسل سے لیس اختیار فرمایا لبن کو جیسا کہ بیت المقدس مین
معلوم ہوا اور یہان بہی نماز پڑہی انبیا کے ساتہہ اور امامت کی جیسا کہ
بیت المقدس مین — بعد ازان دکہایا گیا حضرت کو بیت المعمور اور اوٹہایا
گیا اوس سے پردہ میرے لئی یہی ہی لفظ حدیث کا ثُمَّ رُفِعَ لِیَ الْبَیْتُ
الْمَعْمُوْرُ اور تفسیر کیا اوسی ان معنون کے ساتہہ گویا درمیان اوسکے

نیل و فرات مین اور حدیث ابی ہریرہ سی معلوم ہوتا ہی کہ چار نہرین جنت سی ہین

اور بہت

اور بیت المعمور کے عوالم یہہ ہے کہ قدرت اوپر ادراک اوس کی نہیں پس اوٹھایا گیا حجاب اور بلند کیا گیا اور لایا گیا بیچ بصر و بصیرت حضرت کی تا دیکھا اوسی اور بیت المعمور ایک مسجد ہے محاذی کعبہ کے تا اگر فرض کیا جاوے گرنا اوس کا زمین پر گرے اوپر کعبہ کے اور کہتی ہین یہہ کہ وہ گھر ہے بہجا گیا واسطے آدم علیہ السلام کے بعد از ہبوط اور اوٹھایا گیا از ان بعد اوپر آسمان کے اور قدر و حرمت اوسکی اوپر آسمان کی مانند خانہ کعبہ کے ہے زمین مین اور طواف کرتی ہین اوسے اور نماز پڑہتی ہین وہان ملایک جیسیکہ طواف کرتی ہین کعبہ کو آدمی اور آتی ہین بیت المعمور مین ہر روز ستر ہزار فرشتی کہ نہین آتی اوس طرف پہر دوسرے مرتبہ اور دوسرے دن پہر ستر ہزار اور آتی ہین کہ نہین آئی اس سے پہلی اور یہی حال ہے جس روز سے کہ پیدا کیا ہی ابد تک اور یہہ دلیل ہے اوپر عظمت قدرت پروردگار تعالی و تقدس کی اور کوئی خلق عظیم تر اور بیشتر ملائکہ سے نہین اور روایت ہے کہ نہین آسمانون اور زمینون مین جگہہ ایک بالشت کی مگر وہ کہ رکھی ہی فرشتون نے پیشانی اپنی واسطے سجدے کی اور نہین کوئی قطرہ دریا سے مگر وہ کہ موکل ہی اوسپر فرشتہ۔ اور آیا ہے کہ آسمان مین ایک نہر ہے کہ اوسے نہر الحیوۃ کہتی ہین آتی ہین جبرئیل علیہ السلام وہان ہر روز اور نہاتی ہین اوس نہر مین پہر باہر آتی ہین اور جہاڑتے ہین پر و بال اپنی اور جدا ہوتی ہین اوس سے ستر ہزار قطرے اور پیدا کرتا ہی پروردگار تعالی ہر قطرے سے فرشتہ پس یہی فرشتہ ہین کہ نماز پڑہتے ہیں بیت المعمور مین اور پہر دوبارہ اوس طرف نہین آتی۔ اسیطرح ہی مواہب اور آثار النبوت مین اور نقل کیا ہی امام فخر الدین رازی نے تفسیر قول حق تعالی مین وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

یعنی پیدا کرتا ہی وه چیز که تم نہین جانتی ہو عطا و مقاتل و ضحاک که ائمه تفسیر ہین
روایت کیا ہی ابن عباس سے که کہا دائین عرش کے ایک نہر ہے نور سے
باندازه ہفت آسمان و ہفت زمین و ہفت دریا کی اوسمین جبریل علیه السلام
ہر صبح غسل کرتی ہین اور زیاده کرتی ہین نور بر نور اور جمال بر جمال اپنا او
جہاڑتی ہین پر اور پیدا کرتا ہی حق تعالی ہر قطره سی که گرتا ہی اوکی پر سے
کئی ہزار فرشتی قیامت تک اور یہ روایت کیا گیا ہی که اوس جگہه فرشتی
ہین کرتی ہین تسبیح خداے تعالی کے اور پیدا کرتا ہے حق تعالی ساتہه تسبیح کے
کی فرشته وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی اور حق تعالی ہر چیز پر قادر ہے صاحب
مواہب لدنیه نے لکہا ہی که یہه اعداد اون فرشتون کی ہین که واسطے تعبد کے
ہین اور ماسوا اون ملایک کی که موکل اوپر نباتات اور ارزاق اور حفظ اور
موکل اوپر تصویر بنی آدم اور ملایک که نازل ہوتی ہین سحاب مین اور فرشتی
که لکہتی ہین حسنات لوگونکی جمعه کے دن اور خزنه جنت اور فرشتی که آتی ہین
بتعاقب لیل و نہار تا ضبط کرین اعمال بندون کے رات دن مین اور ستر ہزار
فرشتے که اوپر قبر شریف آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم کی آتی ہین اور
محفوف کرتے ہین اوسی اور وه که آمین کہین اوپر قرات مصلی کے اور وه که کہین
رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ اور وه که دعا کرتی ہین منتظران نماز کو اور وه که لعنت کرتی
ہین عورتون مہجوران جامه خواب مردون کو اور اوپر ہر ایک کے آسمانون
سی فرشتے ہین که ہر طایفه کو تسبیح جدا ہی اور یہ آیا ہی که ہر فرشتی کو حمله عرش
سی مونہه ہین جسد مین که مشتبه نہین ہوتی بعضی بعض کے ساتہه اور اگر ایک
فرشته پہیلا دی بازو اپنا ڈہانک لیوی دنیا کو پر و بازو اپنی سی اور حمله عرش
آٹہه فرشتی ہین ساتہه اس عظمت و بزرگی کی که مسافت نرمه گوش سے دوش

تک

تک اونکی دو سو برس اور ایک روایت سی سات سو برس ہے اور
کتاب العظمۃ مین کہ ابی الشیخ نے کہی ہی وہ چیزین ذکر کی ہین کہ اعجب العجایب
سی ہین اور اسی جگہہ سے عظمت اور کبریائی خالق تعالی کی تصور کرنا چاہیے
اور آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب صعود کیا
مینی اوپر آسمان ہفتم کے ابراہیم خلیل کو دیکھا مینی کہ تکیہ ساتھہ بیت المعمور
کے کئی بیٹھے ہین اور پاس اونکی ایک قوم ہے خوشرو پس سلام کیا مینی اونپر
اور سلام کیا اونہون نے مجہپر اور اپنی امت کو دو قسم پایا مینی ایک جماعت
لباس سفید رکہتی ہین مثل قراطیس اور ایک گروہ لباس چرکین پس آئے
میری ساتھہ وہ کہ لباس سفید رکہتی تہے بیت المعمور مین اونکی ساتھہ کہ لباس
سفید رکہتی تہے اور سفیدی جامہ کنایہ حسن اعمال سی ہی اور آیا ہی کہ فرمایا
کہ نزدیک ابراہیم علیہ السلام کے ایک قوم دیکہی مینی سفید رو خوشرنگ مانند قرطاس
کی اور دوسرے کہ اونکی رنگون مین تیرگی تہے پس آئی وہ قوم ایک نہر
مین اور غسل کیا پس اونکی رنگون سے کچہہ خالص ہوا پہر نہر دوسری مین آئی اور خالص
ہوی اونکی رنگ تمام مثل اوس قوم کی کہ سفید رو خوشرنگ تہے پس پوچہا
آنحضرت نی وہ سفید رو کون لوگ ہین اور یہہ تیرہ رنگ کون اور یہہ مرد
کہ بیٹہا ہی کون ہی اور یہہ نہرین کہ جن مین نہائی کیا ہین — حضرت جبرئیل نے
کہا کہ یہہ مرد باپ تمہارا ہے ابراہیم علیہ السلام اور یہہ سفید رنگ ایک
جماعت ہی کہ نہ ملایا ایمان اپنی کو ساتھہ ظلم کے اور یہہ تیرہ رنگ وہ لوگ ہین
کہ خلط کیا اعمال صالحہ کو ساتھہ اعمال بد کے پس توبہ کی اور رحمت فرمائی حق
تعالی نے اونپر یہہ نہرین اول نہر رحمت اور ثانی نہر نعمت اور ثالث نہر شراب
طہور بعد ازان بالا تر گئی اور اوس جگہہ پونہچی کہ سنی جاتی تہی آواز اقلام

کہ کتابت کرے انہی ساتھہ اوسکی فرشتی اقدار الٰہی کو اگرچہ قضا و تقدیر
الٰہی قدیم ہے ولیکن کتابت اوسکی حادث اور کتابت لوح محفوظ کے
کہ کائنات اوسمین ثبت ہین پیش از پیدا کرنے آسمان و زمین کی ہے و
جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ یعنی خشک ہوا قلم ساتھہ اوس چیز کے
کہ ہونیوالی ہے اشارہ ہی ساتھہ اوسکی ولیکن یہہ کتابت صحف ملائکہ مین مثل
فروع منتسخہ کے ہی اصل سے جیساکہ شب نصف شعبان مین اور دیگر ایام
ولیالی مین لکھتی ہین اور محو و اثبات اوسمین جاری ہوتا ہی یَمْحُو اللّٰهُ
مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ یعنی نابود کرتا ہی خدا جو چاہتا ہی اور ثابت رکھتا ہی عبارت
اوس سی ہی جیساکہ آثار مین آیا ہی — اور صاحب مواہب لدنیہ نے ابن قیم
سی نقل کیا ہی اور کہا ہی کہ اقلام بارہ ہین اور متفاوت ہین درجہ اور
رتبہ مین اعلی اور اجل قلم قدر ہے کہ لکھا ہے پروردگار جل وعلا نے ابدان
مقادیر خلایق کو جیسکہ سنن ابی داود مین عبادة الصامت سی آیا ہی کہ کہا
سنا مینی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتی تھے اَوَّلُ مَا خَلَقَ
اللّٰهُ الْقَلَمَ یعنی اول چیز کہ پیدا کی خدا تعالی نے قلم ہے — کہا قلم
کو لکھہ اوسنے کہا کیا لکھوں کہا لکھہ مقادیر خلایق قیامت تک پس یہہ قلم
اول اقلام ہی اور اجل اوسکا اور تحقیق کہا ہی بہتون نی علماء تفسیر سے
کہ یہہ قلم ہی کہ سوگند کہا ہے حق نے ساتھہ اوسکی — ثانی قلم وحی ہے
ثالث قلم توقیع من اللہ ورسولہ — رابع قلم طب ابدان کہ حفظ ابدان
ساتھہ اوسکی متعلق ہی خامس قلم توقیع ملوک اور اوسکی نایبون کا کہ اوسکی
ساتھہ اصلاح کیے جاتی ہین امور ممالک — سادس قلم حساب ہے کہ ضبط کیا
جاتا ہی ساتھہ اوسکی مال مستخرج و مصروف اور مقادیر اوسکی اور یہہ قلم

ارزاق ہی سابع قلم حکم کہ ثابت کئی جاتی ہین ساتھہ اوسکی حقوق اور جاری
کئی جاتی ہین اوسکی ساتھہ قضا یا ثامن قلم شہادت کہ نگاہ رکھی جاتی ہین اوسکی
ساتھہ حقوق — تاسع قلم بغیر آوردہ کاتب وحی منام اور تفسیر و تعبیر اوسکی کا
ہی — عاشر قلم تواریخ عالم اور وقایع عالم — حادی عشر قلم لغت اور ادیکے
تفاصیل کا — ثانی عشر قلم جامع اور وہ قلم رد او پر مبطلین اور دفع شبہات
محرفین کے بعد از ان دکھائے گئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہشت
و دوزخ جیسیکہ مذکور ہین کتاب و سنت مین پس دیکھا بہشت کو کہ مظہر
رحمت آلہی ہے اور دوزخ محل غضب حق تعالے اور کھولا گیا بہشت
اور بند کیا گیا دوزخ پس غسل فرمایا چشمہ سلسبیل مین اور دھوئی گئین
آلائشین کون و حدوث کی ظاہر و باطن حضرت سی اور بعض روایات مین
آیا ہی کہ کھڑا کیا آپ کو اوپر ایک درخت کی درختون بہشت سی کہ نہتا بہشت
مین کوئی درخت احسن و اطیب اوس سے کہایا میوہ اوسکا ہوا نطفہ صلب
حضرت مین اور جب پہنچی آپ زمین پر موافقت فرمائی ساتھہ خدیجہ رضکے
پس باردار ہوئین ساتھہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور اس
جگہہ اشکال صریح ہی کہ ولادت حضرت فاطمہ رض پیش از نبوت سات برس
کچھہ اوپر ہی اور اسرے بعد از نبوت مگر وہ کہ التزام کرین کہ آنحضرت
کو پیش از نبوت بہی اسرے منام مین ہووی اور یہہ حکایت اوس منام
کی ہی یا آنحضرت کو پیش از نبوت بہشت مین لائی ہون بلی اسرے اور یہہ
واقعہ وہان کا ہی ولیکن ذکر اسکا بیچ قضیہ اسرے کی درست نہووے
و اللہ اعلم وصل اور جب رویت آیات آلہی اور نوبت آنیکی مشہد
قرب و حضور مین آخر پہنچی اور سب سے انقطاع قبول کیا اور تمہارے

اور کوی فرشتہ اور انیس آپکے ساتھہ نہ تھا اور ہنوز حجاب آئی نور اپنے
کہ ستر ہزار ہیں اور ہر حجاب پانچسو برس کے راہ تھا درپیش ہی اور سب
حجاب بامداد و اعانت حق جل وعلا قطع کی حیرت و دہشت جلال و عزت کبریا
سی پیش آئی اور منادی نے بہ نعت ابی بکر رضہ ندا دی کہ قف یا محمد
فَاِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّي یعنی ٹھہر ای محمد پس بدرستیکہ پروردگار ترا نماز
ادا کرتا ہی ۔ حضرت تفکر مین گئی کہ یہہ آواز ابی بکر کے کہان سے آئی اور انس
کہ ساتھہ اوس آواز کی پایا باہر آئی وحشت و تحیر سے کہ حاصل ہوا تھا پس
حضرت پروردگار سے ندا آئی اُدْنُ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ اُدْنُ يَا اَحْمَدُ
اُدْنُ يَا مُحَمَّدُ یعنی پاس آ ای بہترین خلایق پاس آ ای احمد پاس آ ای
محمد پس نزدیک کیا مجھی اپنی ساتھہ میرے پروردگار نے اور اب ہوا مین
کہ فرمایا ہی ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى یعنی
نزدیک ہوا پس نیچی آیا پس تھا بُعد خانہ دو کمان کا یا کمتر ۔ اور پوچھا مجھسے
میرے پروردگار نے کچھہ پس مین جواب نہ دیسکا پس رکھا دست قدرت
اپنی درمیان دو شانون میرکی بی تکیف و بی تحدید پس پایا مینی خنکی اوسکی
اپنی سینہ مین پس دیا مجھی علم اولین و آخرین ۔ اور جمیع انواع علم تعلیم
فرمایا مین ۔ ایک علم تھا کہ اوسکی کتمان کا مجھسی عہد لیا کہ کسی کی کہون مین اور
کوی شخص طاقت برداشت اوسکی نرکھی میری سوا اور ایک علم دوسرا
کہ مخیر کیا اظہار و کتمان اوسکی مین اور ایک علم تھا کہ امر کیا مجھی ساتھہ
تبلیغ اوسکی بخاص و عام میرے امت سے پس کہا آنحضرت نی ای پروردگار
میرے متوحش ہوا مین پہلی قدم اپنی سے تیری پاس ناگاہ ندا اسنی مین ساتھہ
لغت کی کہ مشابہ لغت ابی بکر رض ہی کہ کہتا ہی قف فَاِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّي

پس تعجب کیا مینی اِس سی کہ ابو بکر یہان کہان سی پونہچا اور پروردگار بے
نیاز نیبے نماز ادا کرنیے سی حکم ہوا کہ مین بی نیاز ہون نماز پڑہنی سے واسطے
دوسرے کی اور مین کہتا ہون سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ یعنی پہنچی
لیگئی رحمت میری غضب پر میری پڑہ ای محمد یہہ آیہ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ
عَلَیْکُمْ وَمَلٰئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَکَانَ
بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا یعنی وہ خدا ایسا ہی کہ رحمت نازل کرتا ہی تمپر اور
فرشتی اوسکی تاکہ نکالی تمہین تاریکیون سے طرف روشنی کے اور ہی
اوپر مومنون کے رحم کرنیوالا ـ پس صلوات میرے رحمت ہی تجہپر
اور تیری امت پر اور سنوانا میرا تجہی آواز یار تیرے کی کہ ابی بکر ہی اوس
واسطی ہیے تا اُنس پکڑی تو اور ہیبت جلال خود آوی تو اس مقام پر ہیبت سے
ای محمد اور جب چاہا تہا ہمنی کہ کلام کرین ہم تیرے بہائی موسی کے
ساتہہ پس پکڑا اوسی ہیبت عظیم نے پس پوچہا ہمنی اوس سے وَمَا
تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یَا مُوْسٰی یعنی اور کیا ہی یہہ داہنی ہاتہہ مین تیرے ای موسے
پس حاصل ہوا موسی کو اُنس ساتہہ ذکر عصا کی اور ہیبت جلال ہوا ـ ایسی ہی
تو ای محمد صلعم چاہا ہمنی کہ اُنس پکڑے ساتہہ آواز یار اپنی کے کہ وہ انیس
تیرا ہی دنیا و آخرت مین پس پیدا کیا ہمنی فرشتہ کو اوپر صورت ابی بکرؓ
کی کہ ندا کرے تجہی بلغت اوسکی تا زایل ہووی استیحاش تجہسی اور لاحق
ہووی ہیبت سی کچہہ کہ باز رکہی تجہی سمجہنی اوس چیز کے سے کہ چاہا ہی
ہمنی تجہسی ـ بعد ازان پوچہا حق تعالی نے کہ کیا ہوئی وہ حاجت جبرئیل
کی کہ تجہسی چاہی ہاتہے کہا مینی ای خداوند تو خوب جانتا ہی اوسی ـ فرمایا
قبول کی مینی حاجت اوسکی لیکن اوس شخص کے حق مین کہ تجہی دوست

رکہی پس بہیجا گیا میری واسطی رفرف سبز کہ غالب تہا نور اوسکا اوپر نور
افتاب کی پس چمکی اوس نور سیے میرے انکہیہ اور کہا گیا ہین اوپر اوس
رفرف کی اور اوٹہا گیا میں تا پہنچا ہین اوپر عرش کی پس دیکہا مینی ایک
امر عظیم کہ زبانین اوسکا وصف نکر سکین پس نزدیک ہوا میرے ساتہہ ایک
قطرہ عرش سیے اور پڑا میری زبان پر پس چکہا مینی وہ کہ نہ چکہا کسی چکہنی
والی نے شیرین زیادہ اوس سیے اور حاصل ہوئی مجہی خبر اولین اور
آخرین کے اور روشن کیا دل میرا - اور ڈہانکی نور عرش نے بصر میرے
پس دیکہا مینی سب چیز کو اپنی دلمین - اور دیکہا مینی پیچی سیے جیسا کہ دیکہتا ہون
آگی سیے اور رفرف بساط کو کہین اور اصل مین اوس بساط کو کہین کہ رقیق
ہو دیبا سی اور اوسکی سوا اور جاننا چاہیی کہ یہہ دنو وتدلی کہ مذکور ہوئے
اور تعبیر کیا گیا اوس سیے ساتہہ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ کے اور مذکور ہوا
احادیث معراجمین علیحدہ دنو وتدلی سے کہ مذکور سورہ والنجم مین ہی کہ وہ نسبت
ساتہہ رویت اور نزدیکی جبرئیل کے ہی ساتہہ قول برگزیدہ کے اور سیاق و
سباق آیہ کریمہ ظاہر ہی اوسمین اور بعضی اوپر رویت و قرب حق تعالے
کی بہی حمل کرتے ہین جیسیکہ کتابون تفسیر مین مذکور ہی اور تمام ترین کمال
ادب اور بزرگ داشت جناب ربوبیت اور نگاہداشت حد بندگی اور نہایت
سکون دل اور اطمینان باطن اور بلندی ہمت اور موافقت بینائی و
بصیرت کا وہ کہ باوجود ظاہر ہونی ان کرامات و آیات کی ساتہہ کسی ایک کے
اوسنی توجہہ اور التفات نفرمایا اور دیدۂ خواہش و رغبت کہولا جیسا کہ حق تعالے
سبحانہ نی فرمایا مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ یعنی نہ کج ہوی چشم اور نہ حد سے
گذری جیسیکہ لوگ بارگاہ سلاطینی مین نگاہداشت آداب کرتی ہین اور یہہ

ادب

کمال یہ ہے کہ سوای کاملترین بشر اور سید و سرور انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین
کے کسی اور کو میسر نہین عادت نفوس اوسیری کہ جب بمقام مناجات و تکلیم
پہنچی طالب رویت ہوی اور یہہ ایک نوع سکر و انبساط سی ہی کہ مقام قرب مین
رعایت ادب سے دور پڑتا ہے اور سید و سرور ہماری صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم جسوقت مقام قرب مین مقیم کئی گئی اوسکا حق وفا کیا اور باوجود قربت
التفات نکیا بصر نے بجز اوس چیز کے کہ اقامت واقع ہوی اوسمین اور
ارادہ خواہش دری اوسکی نظر پایا اسی واسطی بجمیع مرادات و مراتب و
درجات کہ اقصی اور اعلی اوسکا رویت حق ہی اور اقامت فیما اقام اللہ
اعلی مقامات اہل صحو اور ارباب تمکین کا ہی فایز ہوی اور فرمایا مَا كَذَبَ
الْفُؤَادُ مَا رَأَى یعنی دروغ نجانا دل نے وہ جو دیکھا آنکھہ نے بصر و
بصیرت دونو متواطی و متصادق ہوی جو کچھہ کہ بچشم دیکھا دل نی اوسکی
تصدیق مین ارتیاب نکیا سب حق و تصحیح تہا پس پہنچی آنحضرت بکمال کہ سبقت
لیگئی اولین و آخرین کے اوپر اور ہوی مغبوط انبیا و مرسلین کے اور
مستقیم ہوی صراط مستقیم پر دنیا و آخرت مین ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ یعنی یہہ فضل خدا کا
ہی دیتا ہی جسی چاہی اور اللہ صاحب فضل بزرگ کا ہی اور فرمایا ۝
فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى یعنی وحی بہیجی طرف بندی اپنی کے جو وحی
بہیجی ـ تمام علوم و معارف اور حقوق و بشارات و اشارات اور اخبار و آثار
اور کرامات و کمالات حیطہ اس ابہام مین داخل ہین اور کثرت و عظمت اونکی نے
کہ مبہم لایا اور بیان نکیا اشارہ اسواسطی کہ علم کیسکا بجز علم علام الغیوب
اور رسول محبوب کے اوسپر محیط نہین ہوتا مگر وہ جو آنحضرت نے بیان فرمایا وہ

[illegible]

جو مقابلہ اور محاذات روح اقدس حضرت سے اوپر ہوا ملن بعضی اکمل اولیا
کے کہ بشرف اتباع حضرت کی مستعد اور مشرف ہین چکا واللہ اعلم۔۔۔

وصل اور جب جاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مراجعت
فرماوین طرف اس عالم کے کہا خداوندا ہر قادم کو سفر سے تحفہ ہوتا ہے
میری امت کا تحفہ اس سفر سے کیا ہے فرمایا تبارک وتعالی نے مین اونکی
واسطی کافی ہون مدت حیات وممات اور قبور ونشور مین سب حال مین جمع
وسعین اونکا ہون پس خوشا حال تمہارا ای امت محمد اور بشارت تمہارے
لئی ہے وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین — اور رجوع فرمایا آنحضرت
نے اسرے سے اور صبح ہوئے بیان کیا لوگونکی روبرو — مرتد ہوئی ایک جماعت
ضعیف ایمانونسے اور دوڑے بعضی مشرک طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے اور کہا کچھہ تمہین خبر ہے اپنی یار کے کہ کیا کہتا ہے بھی آج رات طرف
بیت المقدس کے لی گئی کہا ابوبکر نے آیا تحقیق کہتا ہے وہ یہ بات کہا
البتہ اور یہ تکرار کرتا ہے کہا پس جو کچھہ وہ کہتا ہے سچ کہتا ہے ایمان لایا مین
ساتھہ اوس کے کہا تصدیق کرتا ہے تو اوسکو کہ شب بیت المقدس کی طرف
گیا اور پیش از صبح یہان آیا کہا البتہ تصدیق کرتا ہون مین اوسے دور تر
مین اوس سے اور اگر کہے کہ آسمان پر گیا مین اور پھر آیا مین باور کرون مین
کیا جاہے بیت المقدس پس اوسے دن سے اوسکا لقب صدیق ہوا پس گئے
ابوبکر رضی اللہ عنہ خدمت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور کہا حدیث
کرتے ہو تم یا رسول اللہ ساتھہ انکی خبر بیت المقدس سے فرمایا البتہ کہا وصف
بیت المقدس میرے سامنے بیان کرو کہ مین وہان گیا ہون پس وصف کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گواہی دیتا ہون

لہ ہم رسول اللہ ہوا اور حدیث ام ہانی مین ایا ہی کہ حضرت سی پوچہا بیت المقدس
کی در رکہتا ہی فرمایا آپ نے کہ مینی نہین گنا تہا اب کہ مرفوع و مکشوف ہوا
میری اوپر گنی مینی اور خبر دی مینی اور لائی ہین کہ آنحضرت نی جسوقت
رجوع کیا سفر اسرے سی گذرے ایک قافلہ پر قریش سیے کہ غلہ اوٹہایا تہا
اور اوسمین دو غراری ہتے ایک سیاہ اور دوسرا سفید اور جب اوٹہانے
مین مقابل شتر کی لاتی درتا اور بہاگتا پس گر دلایا اوسی ایک اونمین سیے
کہا آنحضرت نی پس سلام کیا مینی اونکی پر کہا کہ یہہ آواز محمد کے ہی پس آئے
محمد قبیل صبح اور خبر دی قوم کو وہ جو دیکہا تہا اور کہا نشانہ اوسکا وہ
ہی کہ گزرا مین اوپر شترون تمہاریکی کہ فلانی جگہہ مین آتی ہتے اور گم کیا ایک
شتر کو اور لایا اوسی ایک فلانا مرد اور آگی آتا تہا قافلہ کے شتر سیاہ
سفید رنگ کہ اوپر اوسکی پلاس سیاہ ہی اور دوغراری فلانی روز یہان
پہنچتی ہین جب وہ دن ہوا نہ آئی قوم نے انتظار کیا اور دروازہ گفتگو کا
کہولا قریب نصف نہار تہا کہ قافلہ پہنچا جسطرح پر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی وصف کیا تہا اور ہونہہ مین دشمنون اور منکرون کے
خاک پڑے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ روز چارشنبہ قافلہ آویگا آفتاب نزدیک بغروب
پہنچا اور ہنوز قافلہ نہ آیا آنحضرت نی دعا فرمائی اور حبس کیا گیا آفتاب
کہ قافلہ آگیا **وصل** اختلاف کیا ہی اگلی پچہلی صحابہ اور تابعین و
من بعد ہم نے بیچ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردگار
کو شب معراجین اور عائشہ صدیقہ رضا اور ایک جماعت صحابہ اور سلف
سی جانب نفی ہین ہین اور بخاری ہے حدیث مسروق سی لایا ہی کہ کہا

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اے مادر میری آیا دیکھا
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پروردگار کو پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے
نی تحقیق میرے بال کھڑے ہوگئے اس بات کہنے تیرے سے اور کہا جو کوئی
حدیث کرے کہ محمد نے دیکھا پروردگار اپنی کو پس تحقیق دروغ کہا بعد ازان
پڑھی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہہ آیہ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ
وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ یعنی نہین پاتین اوسے
بینائیان اور وہ پاتاہی بینائیون کو اور وہ لطیف ہی خبردار | اور روایت
مسلم مین آیا ہی کہ کہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ یعنی جو کوئی حدیث کرے تجھی کہ بدرستے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا پروردگار اپنی کو پس افترا بزرگ
کیا اور دروغ اور بدرستی مخالفت کیے اوسکو بعضی صحابہ نے اور صحابی
جو کہی ایک قول اور مخالفت کرے اوسکی غیر اوسکا صحابے سے نہین ہوتا
وہ قول حجت باتفاق اور آیہ مین تاویلات ہین ادراک اخص ہے رویت سے
اور لازم نہین آتا نفی اوسکی سے نفی رویت ادراک معرفت حقیقت سے ہے
اور وہ منتفی ہی جب کہ کوئی قمر کو دیکھتا ہے اور ادراک حقیقت اور کنہہ اوسکے
نہین کرتا | اور بعض نے کہا ہی کہ ادراک احاطہ ہے اور عدم احاطہ سے عدم
رویت لازم نہین آتی جب کہ عدم احاطہ بعلم سے عدم علم لازم نہین آتا | اور
منقول ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہلا بھیجا ابن عباس سے کہ آیا دیکھا محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پروردگار کو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
نعم اور کہا دی خدا نے خلت ابراہیم علیہ السلام کو اور کلام موسی علیہ السلام
کو اور رویت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو | اور حسن بصری سے

منقول ہی کہ اون نی سوگند کہائی اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دیکہا اپنی رب کو اور انس رضی اللہ عنہ سی بہی آیا ہے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پروردگار کو دیکہا اور روایت کیا ہی ابن خزیمہ نے
عروۃ الزبیر سے کہ اثبات وجزم کیا ہی ساتہہ اوسکی کعب احبار اور زہری نے
و معمر اور اونکی سوا نے اور یہی ہے قول اشعری کا اور مسلم حدیث
ابی ذر سے لایا ہی کہ اوسنے پوچہا حضرت سی حال رویت پروردگار کا پس
کہا نُوْرٌ اَنّٰی اَرٰی یعنی نور ہے کیونکر دیکہون مین اوسی + اور یہہ حدیث
معارض ہے ساتہہ حدیث دوسرے کی کہ واقع ہوا ہی رَاَیْتُ نُوْرًا یعنی
دیکہا مینی نور کو اور امام احمد رح سے بہی اثبات رویت منقول ہے
اور اوس سے کہ قول عائشہ رضہ کو کس چیز سے دفع کرین ہم کہا بقول پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمایا رَاَیْتُ رَبِّیْ یعنی دیکہا مینی اپنی رب کو اور
قول پیغمبر اکبر ہی قول عائشہ رضہ سی اور ایک قوم کا یہہ قول ہے کہ
دیکہا بدل نہ بچشم اور مراد ساتہہ دیکہنی دلکی نہ علم اور جاننا ہی کہ وہ ہمیشہ
اوپر وجہ اتم کے حاصل تہا بلکہ مراد وہ ہی کہ حق سبحانہ نی پیدا کیا رویت کو حضرت
کی دل میں جیسکہ چشم مین کذا قیل پس جاننا بدل اور ہے اور دیکہنا بدل
اور تطبیق کرتے ہین ساتہہ اس توجیہہ کے قول عائشہ اور ابن عباس رضی
اللہ عنہما مین اور ظاہر یہہ ہے کہ اختلاف رویت بچشم مین ہی نہ رویت بدل
مین اور دیکہنا بدل جاہی کہ متفق علیہ ہووے واللہ اعلم بحقیقۃ
الحال والیہ المرجع والمآل اور اسیطرح ہے مواہب لدنیہ مین شیخ
عبد الحق بن سیف الدین خَصَّہُ اللّٰہُ بِمَزِیْدِ الصِّدْقِ وَالْیَقِیْنِ
یعنی خاص کرے اوسی خدا ساتہہ زیادتی راستی اور یقین کے

کہ کلام علما نظر بدلایل و اخبار و آثار ویسا ہی کہ مذکور ہوا لیکن یہہ خلجان
کرتا ہی کہ معراج اتم مقامات اور اقصی کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تہا کہ کوی انبیا سے اوس جگہہ حضرت کی ساتہہ شرکت نرکہتا
تہا اور کسی بشر و ملک کو گنجایش اوس مقام کے نہ تہے پس عجب ہی
کہ اوس مقام مین لیگئی اور خلوت خاص مین لائی اور ساتہہ اعلی مطالب
اور اقصی مآرب دیدار کے مشرف نکیا اور آپ اس بات پر راضی ہوے
اگرچہ کمال بندگی اور ادب سطوت کبریای حق اسکو تقاضا کرتا ہی کہ سوال
نکر سکی اور ذوق کلام سے مست ہوکر انبساط نہ ظاہر کیا اور دیدار نہ طلب
کیا جیسا کہ موسی علیہ السلام نے کیا لیکن کمال محبت و محبوبیت کہ حضرت
جناب قدس سے رکہتے ہین کہان چہوڑے اور روا رکہے کہ حجاب درمیان
رہی یہہ دولت بطلب ہاتہہ نہین آسکتی اور کہتے ہین کہ مانع دیدار ہوے
کو طلب وسوال وانبساط ہوا کا ہی ناخواستہ دیتی ہین کہ مانع دیدار ہوئے
کو طلب وسوال وانبساط ہوا کا ہی ناخواستہ دیتی ہین اور اگر چاہین خواستہ
بہی ندیوین — قول غریب وہ ہی کہ ایک قوم کہتے ہی کہ جب موسی علیہ
السلام طلب سے باز رہی اور بیہوش ہوے دیکہا وہ جو دیکہا اور لن ترانی
جز استتابی اور مبتلای کئیے ہتے اور تحقیق وہ ہی کہ سبب ناکامی
موسی علیہ السلام کا وہ تہا کہ ہنوز سید المحبوبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ساتہہ دولت دیدار کے مشرف نہین ہوی دوسرے کی کیا طاقت کہ طالب
رویت ہووی اور دیکہی اور علما بالتحقیق متفق ہین اوپر امکان رویت کے
دنیا مین اور بعد از امکان کون مانع ہوا اور خود مقام معراج درحقیقت
عالم آخرت سی ہی اور جو کچہہ عالم آخرت سی ہی اور جو کچہہ عالم آخرت مین

دیکھنا اور حاصل کرنا چاہی دیکھا اور پایا تا دعوت خلق بحکم عین الیقین کریے
جیسا کہ کہا ہی **مصرع** از دیدہ بسی فرق بود تا بہ شنیدہ واللہ اعلم

وصل معجزات آنحضرت مین کہ دلایل و آیات صحت

نبوت اور صدق رسالت حضرت کی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **معجزہ**
امر خارق عادت ہی کہ ظاہر ہووی اوپر ہاتھہ مدعی رسالت کی مقرون ہووی
ساتھہ تحدی کے اور معنی تحدی کے اور معنی تحدی کے برابری کرنا کسی کام
مین اور اوسکی بلانا خصم کو اور غلبہ ڈھونڈنا اور تحقیق یہہ ہی کہ معجزی مین تحدی
شرط نہین ہی اتنی معجزات حضرت رسالت سی ظاہر ہوئی ہین کہ تحدی
اوس جگہہ نہ تہے مگر وہ کہ کہین مراد وہ ہی کہ شان اوسکی ہے تحدی
ہووی اور اوپر تقدیر اس قید کے وقوع ہاتہہ مدعی رسالت سی کافی
ہی اور سخن مشہور وہ ہی کہ جو مدعی رسالت سی واقع ہو اوسی معجزہ
کہین اور وہ جو غیر نبی سے واقع ہووی اگر مقرون بکمال ایمان و تقوی
اور معرفت و استقامت ہووی کہ ولایت عبارت اوسی ہی کرامت کہتے
اور وہ جو عوام مومنین اہل صلاح سے وقوع پاوی اوسی معونت کہین
اور وہ جو کافرون اور فاسقون سی صادر ہووی استدراج کہین
مگر وہ کہ باعث اوپر توبہ اور اسلام کے ہووی اور سخن تحقیق معجزی
مین علم کلام مین بہت ہی اگر ساتھہ اوسکی اکتفا کرین ہم اور جو غرض کہ
اس جگہہ رکہتی ہین ہم آدین ہم بہتر ہی اور تمام انبیا اور رسل صلوات
اللہ علیہم اجمعین کو معجزات ہین اور کوئی پیغمبر بے معجزہ نہین اور معجزات
ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکثر و اوفر اقوی اور اظہر و اشہر
معجزات ہین اور تعبیر معجزات سی کلام آیمہ مین بدلایل و آیات بہت

واقع ہوی ہین **اور** دلایل بنوت انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سی وہ اخبار ہین کہ واقع ہوئی ہین توریت وانجیل اور سایر کتب منزلہ
مین ذکر ونعت اور خروج اونکا عرض عرب سے جیسکہ تہوڑا اوس سے
گزرا اور وہ جو ظاہر ہواہی ایام مولد ومبعث مین امور غریبہ عجیبہ کہ ماحی
آثار کفر اور سوہن ارکان شرک ہین جیسا کہ ذکر اونکا اونکی محل مین بتفصیل
آئیگا جیسکہ قصہ اصحاب فیل اور خمود نار فارس اور سقوط شرفات
ایوان کسرے اور خشک ہونا آب دریاچہ ساوہ اور خواب موبدان اور
سماع ہواتف صادرہ بنعوت وصفات انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور وہ جو نقل کیا گیاہی اخبار مین مشہور ہے ظہور عجایب ولادت شریف
مین اور ایام حضانت مین اور بیچ اوس سے زمان بعثت تک اور ظہور
وغلبہ وتصرف بعد از بعثت اور حالانکہ نہ تہا انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو مال کہ استمالت کرین وہ قلوب کو اور طمع مین پڑین لوگ اوسکا
مال کیے اور نہ قوت کہ غالب وقاہر ہووین ساتہہ اوسکی لوگون پر اور
نہ اعوان وانصار کہ ساتہہ مال وعقل کے مظاہرت کرین اوپر دین کی کہ ظاہر
کیا اور بلایا لوگون کو طرف اوسکی حالانکہ سب مجتمع ومتفق تہے اوپر عبادت
اصنام اور التزام ازلام ستمگی اوپر عادت جاہلیت بیچ عصبیت اور حمیت اور
تعادی وتباغض اور فسق وفساد اور سفک دماء اور الفت وغلو اور
انہماک دین جاہلیت مین اور عدم اتفاق امر خیر مین اور باز رکہتا تہا اونکو
سوء افعال سے نظر طرف عافیت کی اور نہ خوف عقوبت اور ملاحظہ ملامت
پس اصلاح کیا انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احوال وافعال اونکی
اور تالیف کئی دل اونکی اور جمع کئی کلمہ اونکی تا انکہ متفق ہوئین آرا اور

مجتمع ہوی دل اور سب منقاد و مسخر اور یکدل دیگر ہوئی نصرت حضرت مین اور عاشق ہوی اوپر طلعت حضرت کی اور چہوڑ دئی بلاد و اوطان و خانمان اور قوم و عشایر اپنی محبت و مودت حضرت مین اور فدا کیا جان و مال اپنا نصرت حضرت مین اور قایم کیا اپنی ذاتون کو مقابلہ سیوف مین بیچ اعزاز کلمہ حق کی **اور** دلایل نبوت حضرت سی وہ ہے کہ تہے اُسیطرحے ناخواندہ کہ اصلا خط و کتابت نہ جانتی تہے اور جاہل و ناخواندہ مولود ہوے اوس قوم مین کہ سب آدمی جاہل و ناخواندہ تہے اور ناشی ہوی درمیان اونکی ایسی بلد مین کہ نہ تہا اوسمین کوئی کہ جانی اخبار ماضیہ اور سفر نہ کیا تہا دوسرے مین کہ وہان کوئی عالم ہو وی تا ملازمت اوسکی کرین اور پڑہین اوسکے آگی اور جانین اخبار توریت اور احوال امم ماضیہ اور جانتی رہے تہی عالم ان کتب کی مگر قلیل و نادر پس حجت و دلیل آپکی سامنی نہ آسکی اور عاجز و ساکت ہوئی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اچہا کہا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے **بیت** یتیمی کہ ناکردہ قران درست ✱ کتب خانۂ چند ملت بشست

وصل اور ازانجملہ ہے قران ہے کہ اعظم ترین معجزات ہی تا آنکہ عاجز ہوئی ہین فصحا معارضہ اوسکی سے اور قاصر رہی ہین بلغا اوسکی مثل لانی سے پس نہ لاسکی کوتاہ ترین سورۃ مانند اوسکی اگرچہ بعض اونکی بعض کو معاون و مددگار ہوئی اور قران مشتمل ہے اوپر بہت وجوہ اعجاز کی تا آنکہ تقریباً ساٹہہ ہزار معجزی اوسمین شمار کئی ہین اور متعرض ہوا ہی قاضی ابو الفضل عیاض مالکی شفا مین جہتہ ضبط انواع و اقسام اوسکے ہکذا فی نثر الجواہر **اور** مدارج مین مذکور ہی کہ معجزہ دوسرا انشقاق قمر ہے جیساکہ روایت کیا امیر المومنین علی ابن ابیطالب ؑ **اور** ابن مسعود **اور** ابن

عباس اور ابن عمر اور انس بن مالک اور حذیفہ ابن الیمان اور
جبیر بن المطعم نے رضی اللہ عنہم اجمعین کہ ایک جماعت مشرکین حوالی کعبہ مین
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس جمع ہوی اور کہا اگر دعوی نبوت مین
تم صادق ہو چاند کو آسمان مین دو نیم کرو اور شب چہاردہم تہی ماہ بمرتبہ
کمال کو پہنچا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ایسا کرون ایمان
لاتی ہو کہا ہان آرے ایک روایت مین ہی کہ انسر ور نے دو رکعت نماز ادا کی
اور بعد ازان ہاتہہ بدعا بلند کیا اور حق تعالی سے درخواست کرکر ساتہہ انگشت
مسبحہ اپنی کے اشارہ طرف ماہ کی کیا ماہ دو ٹکڑے ہوا آدہا آسمان پر رہا اور
آدہا پس کوہ نہان ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک کو بلاتے
تہی اور فرماتی تہی اي فلان و فلان گواہ رہو اور ایک روایت مین وہ کہ
آدہا ماہ اوپر پہاڑ قعیقعان اور آدہا دوسرا اوپر پہاڑ ابو قبیس کے ظاہر ہوا
اور ایک روایت وہ کہ دونو شق اوسکی آپس سے ایسی جدا ہوی کہ کوہ حرا کو
درمیان اون دو شق کے دیکہا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے یہہ معجزات اونکو دکہائی کہا محمد نے ماہ پر سحر کیا ہی اور ابو جہل لعین
فرمایا ہذا سحر مستمر یعنی یہہ سحری کہ سب کو پہنچا اور مراد استمرار سے عموم
ہی نہ استمرار بسبب دوام اور بعضون نی کہا اگرچہ نسبت ہمارے سحر کیا ہے
لوگون پر سحر نکر سکی لاجرم جو مسافر کہ آتی تہے پوچہتے تہے وہ کہتے تہے کہ البتہ
فلانی رات مین انشقاق قمر ہوا اور ہر نیمہ اوس سے ایک جانب گیا یا وہون
نی کہا محمد نے ہمپر سحر کیا ہی یہہ آیت نازل ہوی ﴿اقتربت الساعۃ
وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر﴾
یعنی نزدیک ہوی قیامت اور شگافتہ ہوا قمر اور اگر دیکہتی تہے کوئی نشانی

روگردانی کرتے تہے اور کہتے تہے جادو سبکو پہنچا **نظم**

در چرخ را ماه قفل زر است	کلید وی انگشت پیغمبر است
کلید خزاین جو در مشت اوست	مه از داغداران انگشت اوست
هم از نور آن پنجه مه شگاف	صف بدر بشکست روز مصاف

اور صاحب مواہب لایا ہی کہ علامہ ابن سبکی شرح مختصر ابن حاجب مین کہتا ہے
کہ صحیح میرے نزدیک وہ ہی کہ انشقاق قمر متواتر ہے منصوص علیہ قران مین
اور مروی ہی صحیحین وغیرہما مین بطریق کثیرہ صحیحہ کہ شک نہین کیا جاتا تواتر
اور صحت اوسکی مین اور انکار کیا ہی اِس معجزے کو بعضی مبتدعہ نے
کہ موافق ہین مخالفات ملت کی ساتہہ نہ قبول کرنے اجرام علویہ کے خرق والتیام
کو **اور** علما اور متبعان ملت کہتے ہین کہ عقل کو انکار نہین اوسمین اور شمس
و قمر مخلوق خدا ہین کرتا ہے اونمین جو کچھہ چاہتا ہے جیسا کہ احوال قیامت
مین نصوص مین مذکور ہے **تنبیہ** مواہب لدنیہ مین کہتا ہی کہ وہ جو بعضی
قصاص ذکر کرتے ہین کہ قمر جیب مبارک مین در آیا اور باہر آیا آستین شریف
سے کچھہ اصل نہ رکہتی جیسا کہ شیخ بدر الدین زرکشی نے اپنی شیخ عماد بن کثیر
سے نقل کیا واللہ اعلم اور رد شمس یعنے پہر پہرنا اوسکا بعد از غروب بہی
معجزہ آنحضرت تہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـ روایت کیا ہی اسماء بنت عمیس
نے کہ وحی نازل ہوئی حضرت پر اور سر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کنار حضرت علی رضی اللہ عنہ مین تہا پس اتفاق ادای نماز عصر
علی بن ابیطالب رضؓ کو نہوا تا آنکہ آفتاب نے غروب کیا پس آنحضرتؐ نے
پوچہا آیا نماز عصر پڑہی تونے یا علی کہا نہین پس کہا آنحضرتؐ نے خداوندا
یہہ بندہ تیرا تیری طاعت اور تیرے رسول کی طاعت مین تہا پس اولٹا

پہیرا اوسپر آفتاب کو کہا اسمار نے دیکہا مینی آفتاب کو کہ بعد از غروب طلوع
کیا اور پڑے شعاع اوسکی جبال و ارض پر اور یہہ واقعہ صہبا مین تہا خیبر
سی اور تمام کلام اس حدیث کا غزوہ خیبر مین آویگا انشاء اللہ تعالی ......

وصل اور ایک معجزہ مشہورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہ مکرر واقع ہوا ہی مواطن عدیدہ اور مشاہدہ عظیمہ مین اور روایت کیا گیا
ہی طرق کثیرہ سی اور نہین سنا گیا ہی کسی ایک انبیا علیہم السلام سے اگرچہ
باہر آنی چشمی سنگ سے اور ہاتہ موسی کے اور شک نہین کہ باہر آنا پانی
کا اصابع سی ابلغ ہے اور اعجاز مین روان ہونے پانی کے حجر سے کہ باہر
آنا پانی کا اوسی معہود و معتاد ہے بخلاف باہر آنی کے گوشت و پوست
و استخوان سی ـ اور بتحقیق روایت کیا ہے اس حدیث کو جماعہ صحابہ سے
اور مشہور اوس سے حدیث انس و جابر و ابن مسعود رضی اللہ عنہم ہے
لیکن حدیث انس صحیحین مین واقع ہوی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو کہ وقت نماز دیگر قریب آگیا اور لوگ طالب آب ہوی اور
نپایا آخر الامر لایا گیا حضرت پاس آب وضو اور رکہا آپ نے دست مبارک اپنا ظرف
آب مین اور امر کیا لوگون کو کہ وضو کرین اوس سے پس دیکہا مینی پانی
کو کہ باہر آتا تہا مانند چشمہ کے میان انگشتان مبارک حضرت سی پس وضو کیا
قوم نے تا آخر حدیث کہا ہمنی انس سے تم گنتی لوگ تھے کہا تین سو **اور**
حدیث ابن شاہین مین انس سے روایت ہی کہ کہا تہا مین ساتہہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوہ تبوک مین پس کہا مسلمانون نے یا رسول
اللہ ہم اور اونٹ اور چرواہی ہمارے پیاسی ہین فرمایا آیا ہی کچہہ بچا ہوا
پانی سی تمہارے پاس پس لایا ایک مرد تہوڑا سا پانی بچا ہوا ایک مشک

کہنہ مین پس فرمایا لاؤ ایک کاسہ اور ڈالا پانی اوس کاسہ مین اور رکھا کف
دست مبارک اپنا پانی مین کہا انس نے کہ دیکہا مینی باہر آتا چشموں کا میان انگشتان
حضرت سی پس سیراب کیا ہمنی اپنی شترون اور چراہوں کو اور اوٹہار کہا
باقی پانی **اور** حدیث جابر صحیحین مین آئی ہی کہ کہا جابر نے بیٹھی تہے ہم
روز حدیبیہ اور آگی حضرت کی رکوہ تہا کہ وضو کرتی تہی اوس سی
اور گرد آئی لوگ آپ پاس پوچہا حضرت نی کیا حال رکہتی ہو اور کسواسطی
آئی ہو عرض کیا یارسول اللہ پانی پینی اور وضو کو نہین رکہتی ہم مگر یہی
پانی کہ آپ پاس دہرا ہی پس رکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتہ
اپنا رکوہ مین پس جوش مارتا پکڑا پانی نے مانند چشموں کی پس پیا ہمنی
پانی اور وضو کیا کہا جابر سی تم کتنی آدمی تہی کہا اگر لاکہہ آدمی ہوتی
کفایت کرتا ہمکو تہی ہم پندرہ سو آدمی **اور** روایت کیا ہی حدیث جابر کو امام
احمد وبیہقی اور ابن شاہین نے لیکن حدیث ابن مسعود صحیح مین روایت
علقمہ سی آئی ہی کہ کہا ابن مسعود نی اثنا اوس حال مین کہ تہی ہم ساتہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور نہ تہا ہمارے پاس پانی پس فرمایا ہمکو
حضرت نی کہ طلب کرو کسی پاس کچہہ تہوڑا سا پانی ہو پس لای پانی اور ڈالا
حضرت نی پانی کو ایک ظرف مین اور رکہا دست مبارک اپنا پانی مین اور
اون احادیث کو اگرچہ ایک نی صحابہ سی روایت کیا ہی مثل انس یا جابر کی
مثلا حقیقت مین گویا وہ سب جماعہ کہ حاضر تہی راوی وحاکی ہین اور اگر انکار
رکہتی سکوت نکرتی جبکہ جبلت انسانی اور عادت صحابہ تہی اور ساتہہ
اس ملتہ کی خبر واحد اگر آگی جماعہ صحابہ کی مثلا روایت کرین اور وہ سکوت
کرین حکم اوسکا رکہی کہ گویا سب راوی ہین فتدبر — صحیح مسلم مین معاذ بن جبل

سی غزوہ تبوک مین لایا کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ
رضی اللہ عنہم کو بدرستی تم وقت روشن ہونی دن کی بمشیت الہی چشمہ
تبوک پر آنی ہو پس جو کوئی وہان آوی چاہیی کہ ہاتہہ نہ ڈالی اور مساس نکرے
پانی اوسکا جب تک مین آؤن کہا معاذ نی پس آئی ہم اوس چشمہ پر اور
حالانکہ ہمسی پہلی دو مرد وہان پہنچی تھے اور چشمہ مثل تسمہ کے چمکتا تہا
اور ٹپکتا اوس سی پانی پس پوچہا آنحضرت نی اون دونو مرد سی آیا مساس
کیا تمنی اور ڈالا اپنا ہاتہہ پانی مین کہا تم پس زبون کیا اونہین اور کہا وہ جو
چاہاتہا خدای عزوجل نے پس کہود اصحابہ نے اپنی ہاتون سی چشمہ کو تا جمع
کیا اوس سے کچہہ پانی اور جدا ہوی پانی سے ایک ہوا کہ اوس سے آواز تہے
مثل آواز صاعقہ پس دہویا آنحضرتؐ نی سوتہہ اور دونو ہاتہہ اپنی پہر ڈالا
اوس پانی کو چشمہ مین پس روان ہوا پانی بہت کہ پیا لوگون نے بعد ازان
فرمایا حضرت نی ای معاذ نزدیک ہی اگر دراز ہو تیرے حیات دیکہی تو اس جگہہ
باتین و عمارات پس ایسا ہی واقع ہوا اور یہہ خبر دینا ہی معجزات حضرت
سی ہی اور احیای نبیت ایک قسم اوس وادو ہی معجزات سی اور
قصہ حدیبیہ مین آیا ہے جو دہ سو آدمی تہے اور چاہ اونکا سیراب نکرتا تہا پیاسون
کمہون کو پس نکالا پانی اوسکا اور نچہوڑا اوسمین ایک قطرہ پس بیٹہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر ایک جانب چاہ کے اور کنبد کیا اوس سے
ایک ڈول پانی اور وضو کیا اور ڈالا اوسمین لعاب دہن مبارک اپنا اور
دعا کی پس جوش مارا پانی نے اور بلند ہوا پس سیراب ہوی لوگ اور سیراب
ہوی اونٹ اونکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نکالا ایک تیر اپنی ترکش سی
اوسی ڈالا چاہ مین پس جوش مارا پانی نے تا آنکہ سیراب ہوے اور حدیث

ن جابر مین جیسا کہ گزرا حدیبیہ مین نکلنا چشمون کا میان اصابع سے بہی ایا
اور درمیان ان دو قضیون کی مغایرت ہی اور کیا تحقیق میان قضیہ بیعت ہیہ
کدام ایک وقت مین تہا پس حدیث جابر نزدیک حضور وقت نماز ہے جب حضرت
نو کر چکی اور باقی پانی کہ رکوہ مین تہا چاہ مین ڈالا پس زیادہ ہوا پانی
ہ مین اور حدیث عمر رض مین در باب جیش عسرت آیا ہی کہ لوگونکو
تشنگی سے یہان تک ایذا پوہنچی کہ سحر کرتے تہی اپنی شتر اور فشردہ کرتی اونکی
اوجہڑی اور پیتی پس چاہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت دعا فرماوین پس
اوٹہائی حضرت نے دونو ہاتہہ اور ہنوز باز نلائی تہے ہاتہون کو کہ برسا مینہہ اور
ہری لوگون نی وہ جو اونکی پاس ظروف وآوند تہے اور تجاوز کیا اوس
ہہ نے لشکر کو ـ لای ہین کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ردیف
ابی طالب تہے ذی المجاز مین پس کہا ابو طالب نے مین تشنہ ہون یا ابن اخی
ور نہین میرے پاس پانی پس آنحضرت نیچی آئے اور مارا قدم اپنا اوپر زمین
ن پس باہر آیا پانی اور کہا پی ای عم اور صحیحین مین عمران بن الحصین لایا ہی
سے تہے ہم ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک سفر مین پس شکایت
کی لوگون نے نزدیک حضرت کی عطش سے پس اوتری حضرت اور بلایا دو
شخص کو صحابہ سے کہ ایک اونمین سے علی بن ابیطالب تہے کہا جاؤ اور
طلب کرو پانی اور آگاہ کرو اونکو کہ پاتی ہو تم ایک عورت کو سوار اوپر اونٹ
کی کہ اوسکی ساتہہ دو مزادہ ہین پس روان ہوی وہ دونو اور ساتہہ نی
آتی اونکی ایک عورت کہ دو مزادہ یا دو سطیحہ رکہتی تہی پانی سے پس لائے
اوس عورت کو حضرت پاس اور اوتارا اوسی اوسکی اونٹ سے اور طلب
کیا حضرت نے ایک آوند اور ڈالا اوسمین پانی اور پکارا لوگون کو کہ آؤ اور پیو

اور پلاؤ پانی اور وہ عورت کھڑے دیکھتے تھے کہ کیا ہوتا ہی ــ راوی کہتا
ہی قسم خدا کی پھر چھوڑ دیا اوسکو اور حالانکہ خیال کرتے تھے ہم کہ زیادہ
ہی پانی اوس سے کہ پہلی تھا پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
جمع کرو اوس عورت کی واسطے ہر جنس طعام سے کہ ہو وی پس جمع کیا
صحابہ نے اوسکی لئی تمر و دقیق و سویق سے اور گردانا اون سب کو ایک
کپڑے مین اور سوار کیا اوسکو اوسکی شتر پر اور رکھا بار آگی اوسکی اور
کہا آنحضرت نے جا ــ جانتی ہی تو کہ ہمنی کم نہین کیا پانی تیری سے کچھ
ولیکن خدا نے پانی عنایت کیا ہمکو اپنی قدرت سی پس آئے وہ عورت
اپنی لوگون پاس اور کہا لو العجب پیش آیا مجھے دو مرد لی گئی پاس ایک
مرد کی کہ کہا جاتا ہی اوسی صابی پس ایسا ایسا کہا اور تمام قصہ بیان کیا
اور کہا سوگند اسکو کند یہہ مرد یا ساحر ترین مردم ہے یا رسول خدا ہی اور کہا
اپنی قوم کو آیا ہے تمہین رغبت طرف اسلام کے الحدیث ایسا ہی مواہب
لدنیہ مین اور بعض روایات مین آیا ہی کہ اطاعت کی اوس عورت نی اور
آئی اسلام مین اور احادیث اتنی باب استسقا ہی سے ہین جیسا کہ اپنی محل مین
مذکور ہووین **وصل** جیسیکہ احادیث تکثیر آب قلیل مین آئی
ہین تکثیر طعام یسیر مین بھی بہت ہین اور یہہ دونو اثر تربیت اور رحمانی
نعمتی سید کائنات کا ہی جیسا کہ بسبب روحانیت مربی و مکمل قلوب وارواح
کے ہین عالم جسمانیت مین بھی پالنے والے اور خورش دینے والے
ابدان و اشباح کی **بیت** شکر فیض تو چمن چون کند ای ابر بہار
اگر خار و گر گل ہمہ پروردہ تست ❊ اور مشہور اس باب مین حدیث
جابر رضی اللہ عنہ غزوہ خندق مین کہ روایت کیا ہے اوسکو بخاری نے

سینے

نے کہا ابا مین آگی اپنی بی بی کی اور کہا مینی آیا کچہہ ہے تیری پاس
طعام سے کہ دیکہا مینی روی مبارک رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
اثر گرسنگی سخت کا پس باہر لای سبے بے ایک ابنان کہ اوسمین ایک
صاع جو تہے اور ہمارے گہر مین ایک بزغالہ تہا فربہ پس ذبح کیا مینے
اوسی اور پیسا اوسنے جو کو اور ڈالا ہمنی گوشت کو دیک مین اور آیا مین نزدیک
آنحضرت کی اور عرض کیا مینی یا رسول اللہ ذبح کیا مینی بزغالہ اور طحن کیا ہے
جورو نی اندکی شعیر کہ میرے گہر مین تہے تشریف لاؤ ساتہہ چند نفر کے صحابہ
سی حضرت نی فرمایا کہ جابر نے سور تیار کیا ہی آو اور بہی فرمایا دیک کو نہ
اوتارنا اور خمیر کو نگاہ رکہنا جب تک کہ مین آون پس آئی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہہ ہزار آدمی کے اور باہر لائی ہم خمیر اور دیگ
حضرت کی روبرو پس ڈالا اوسمین آب دہن مبارک اور دعای برکت
فرمائی اور کہا جو رہو دیر لیسی پکا روٹی اور شریک کر اپنی ساتہہ دوسری
عورت کو پکاتی مین اور نکالتی جاؤ دیک سے گوشت کو اور نیچی نہ اوتارو
دیک کو اور نگاہ نکرو اوسمین پس سوگند بخدا اون ہزار شخص نے کہا یا
اوس طعام سے اور ہنوز دیک جوش مین تہی اور خمیر باقی **اور** حدیث
انس کہ اوسی بہی بخاری ومسلم نے روایت کیا ہی کہ کہا ابو طلحہ نے
ام سلیم سے قسم بخدا سنا مینی آواز رسول خدا کو سست پہچانتا ہون مین
اوسمین آثار جوع آیا تیری پاس کچہہ پس کہا باہر لائی ام سلیم قرص چند جو سے
اور لپیٹا کپڑی مین اور بہیجدیا پس لیے گیا مین پاس آنحضرت کی اور تہے
حضرت کی ساتہہ لوگ پس آپ نی کہا بہیجا ہی تجہکو ابو طلحہ نے کہا مینی ہان
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرمایا حضرت نی اون

[illegible]

لوگون کو کہ آپ کی ساتھہ تھے اوٹھو پس روان ہوی انحضرت اونکی
ساتھہ اور روان ہوا مین اگی آگی اونکی تا آیا مین اندر آگاہ کیا ابوطلحہ کو کہ
آئی ہین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس ابوطلحہ نے ام سلیم سے
کہا ای ام سلیم آئی رسولخدا ساتھہ جماعہ مردون کی اور نہین ہمارے
پاس کچہہ چیز کہ کہلاوین ہم اونہین سوا ان چند قرص کے کہ ہمنی بہیجی ہین
اونکی خدمت مین کہا ام سلیم نے خدا اور رسول اوسکا داناتر ہے یعنی جو واقع
ہونی والا ہی گویا دریافت کیا ام سلیم نے کہ آنا رسولخدا کا ساتھہ جماعت
کی باوجود علم کے ہمارے حال سے خالی از حکمت نہو گا پس گیا ابوطلحہ واسطے
استقبال کی اور آئی رسولخدا اور کہا ای ام سلیم جو تیری پاس ہے حاضر
کر وہ جو تیری پاس ہے پس لائی ام سلیم وہ روٹیان کہ بہیجی تہین پس فرمایا
کہ توڑی جاوین روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نے اوس ظرف کو کہ اوسمین روغن
تہا اور نان خورش کیا اوسی پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اوسمین جو کچہہ کہ خدا نے چاہا یعنی دعای برکت بعد ازان کہا کہ بلاؤ دس آدمی
پس آئی اور کہایا پیٹ بہر کر اور باہر نکلی پہر فرمایا بلاؤ اور دس آدمی تا آئی او
سب نے کہایا اور سیر ہوی ستر یا اسی شخص سنک راوی ہے اور ایک روایت
مین مسلم سے اسی شخص کا ذکر ہوی ہیا اور آیا ہی کہ آپ نی تناول فرمایا اور اہل
ابوطلحہ نے اور باقی رہا پس خوردہ اور بعض روایات مین آٹہہ آٹہہ بہی
آیا ہی اور ظاہر وہ ہی کہ یہہ دوسرے تضعیف ہی اسواسطی کہ اکثر روایات صحیح
مین دس دس ہین — کذا فی المواہب اللدنیہ علما اور حکمت جماعت جماعت
بلانی مین نہ سبکو ایکبار کے وہ کہا ہی کہ اگر سب یکبار کی آتی طعام اونکی نظر مین
قلیل معلوم ہوتا اور کافی نہ دکہائی دیتا اور یہہ سوء ظن موجب ذہاب برکت ہوتا

یا جگہہ تنگ تہے گنجایش سب کی اوسمین نہ تہی یا کاسہ ایک تہا تناول جماعت
کثیر کا اوس سے دشوار آتا اور موجب اژدحام ہوتا اور روایت ہی
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ جب بیچ غزوہ تبوک کہ آخر غزوات حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے تہی گرسنگی لوگون پر غالب ہوی عمر رضی اللہ
عنہ نے کہا یا رسول اللہ امر کر لوگون کو تا بقایای توشی اپنون کی جمع
لا دین اور دعا کر ساتہہ برکت کے اوسمین فرمایا آری پس فرمایا
تا نطع بچہاوین از واد لاوین ایک مٹہت ارزن لایا اور دوسرا روٹی کے
ٹکڑے اور اعلی اونکا وہ تہا کہ لایا ایک صاع تمر سے تا گرد آئی نطع پر سے
اندک پس دعا فرمائی حضرت نے ببرکت اور فرمایا ڈالو اپنی ظروف مین
پس نرہا لشکر مین کوئی ظرف مگر یہہ کہ بہر گیا اور کہا کہ سب نے اور سیر
ہوی اور ہنوز بقیہ اوس سے رہا تہا اور لشکر غزوہ تبوک مین بروایتے
ستر ہزار مرد تہے اور جب مشاہدہ کیا حضرت نے یہہ معجزہ کہا اَشْہَدُ اَنْ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ ملاقات نکرے خدا تعالی سے ساتہہ
ان دو شہادتون کی کوئی بندہ کہ باز رکہا جاوے بہشت سے اور
ایک روایت مین ہی انس سے کہ آنحضرت زینب کو عروسی مین لائے
تہی پس بہیجا ام سلیم نے واسطی حضرت کی ایک بڑے کاسہ مین طعام
خرما اور روغن و قروت سی کہ تیار کرتے مین اور کبہی بجای قروت
سویق بہی ڈالتے ہین اور کہا انس کو حضرت کی پاس لیجا اور
کہہ یا رسول اللہ اسکو میری مان نے آپکے واسطے بہیجا ہے اور آپکو
سلام کہا ہی اور عذر قلت اس طعام کا عرض کیا ہی پس انس اوسکو لیکر
آنحضرت کی لایا فرمایا رکہہ دو اور جا فلان فلان جماعت کہ جنکا نام لیا بلا لا اور

لی اجو کو سی سنجھی امیں آوی پس باہر گیا میں اور بلایا جسکا کہ حضرت نے نام
لیا تہا اور کچھ ئی میرے سے روبرو آیا جب پہر امین دیکہا کہ گہر لوگوں سے
پر ہی پوچہا انس سے کہ کس قدر آدمی ہیں کہا بقدر تین سو کی پس دیکہا میں نے
کہ رکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اپنا اوس
طعام پر اور کچھ پڑہا پس طلب کیا دس دس آدمیوں کو اور فرمایا کہاؤ
بسم اللہ کہہ کر اپنی اپنی آگی سے پس کہایا اور سیر ہوئی اسیطرح طایفہ
طایفہ آتی تہے اور کہاتے تہے تا سب نے کہایا پس فرمایا ای انس اوٹہالے
پس اوٹہایا میں مجہی نہین معلوم کہ وہ طعام رکہتی وقت زیادہ تہا یا اوٹہاتی
وقت – روایت کیا اسی بخاری اور مسلم نے اور حدیث ابو ایوب میں
آیا ہی کہ اوسنے طیار کیا حضرت کی واسطے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی طعام بقدر کفایت ان دونو صاحبوں کے پس فرمایا
حضرت نے طلب کر تیس آدمی اشراف انصار سے پس طلب کیا ابو ایوب نے
اونکو پس کہایا اونہوں نے اور بیچ رہا پہر فرمایا طلب کر ساٹہہ آدمی اور
اونہیں سے کہایا سب نے اور بیچ رہا پہر فرمایا طلب کر ستر آدمی اور اونہیں سے
اونہوں نے کہایا اور باہر نہ آیا اونہیں سے کوئی مگر اسلام لایا اور بیعت کی
کہا ابو ایوب نے کہایا اس طعام میرے سی ایک سو اسی مرد نے اور
مروی ہی سمرہ بن الجندب سے کہ کہا تہے ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ساتھ کہ نوبت بنوبت ہم کہاتی تہے صبح سے رات تک دس کہڑے رہتی
تہی اور دس بیٹہتی تہے اور کہاتی تہے کہا کسی نے یہہ برکت کہاں سے
تہی پس اشارہ کیا سمرہ نے طرف آسمان کے اور کہا یہاں سے تہی روایت
کیا اس حدیث کو دارمی اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی

۱۱ انتائی راہ میں [illegible]

اور ابو نعیم نے اور حدیث عبد الرحمن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ تھے
ہم حضرت کی ساتھہ ایکسو تیس تن اور خمیر کیا گیا ایک صاع طعام سے اور ذبح کیے
گئی ایک بکرے پس بریان کی گئے جگر و دل اور گردے اوسکے اور حضرت مین ہوتا
ہے اور سوگند بخدا نہ تہا کوئی ان ایک سو تیس تن سے مگر وہ کہ کاٹا آنحضرت
نے اوسکی واسطے ایک پارہ اوس سے پس کیا اوس نان سے دو کاسہ بزرگ
مین اور طعام سے پس کہایا ہم سب نے اور باقی رہا وہ جو کاسہ مین تہا پس
اوٹہایا ہمنے اوسے اونٹ پر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ امر کیا مجہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ طلب کرو مین اہل صفہ کو
پس ڈہونڈہا مینے اونکو اور جمع لایا مین پس رکہا گیا ہمارے آگے ایک کاسہ
طعام پس کہایا ہمنے جسقدر کہ چاہا اور فارغ ہوے ہم اور کاسہ ویسا ہی پر تہا
کہ رکہا گیا تہا مگر اتنا کہ اوسمین نشان اصابع تہا اور یہہ بہی ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ مین نہایت گرسنہ تہا ایک کاسہ شیر کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس
آیا فرمایا طلب کر اہل صفہ کو پس مینے اپنی دل مین کہا یہہ شیر کیا مقدار ہے اگر مجہے
دیتا مین پیتا اور آسودہ ہوتا لیکن آپکی فرمانی اور حکم سے چارہ نہین پس بحکم
آنحضرت باہر آیا مین اور یارون کو بلایا مینے پس سب آئے اور کہایا اور باقی نرہا
میرے سوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی پس مجہے دیا بعد ازان
آپ پیا اور فرمایا سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ یعنی ساقی قوم کا آخر اونکا ہے اور
مروی ہے علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے کہ جمع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے بنی عبد المطلب کو کہ چالیس شخص تہے کہ کہاتے تہے جذعہ اور پیتے تہے فرق پس
تیار کیا حضرت نے ایک پیمانہ طعام سے کہ کہایا سب نے اور سیر ہوے اور باقی رہا جیسا تہا
اور طلب کیا ایک قدح پانی سے سب نے پیا اور سیراب ہوئے اور ویسا ہی باقی رہا

رواہ فی الشفا **اور** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام مالک انصاریہ بھیجتی تھی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عکہ مین روغن پس آتے فرزند اوسکی اور طلب کرتے نان خورش اور گہر مین اوسکی کچھہ نہوتا پس قصد کرتے ام مالک طرف اوس عکہ کے کہ اوسمین روغن حضرت کی واسطے بھیجتی تھی پاتی اوسمین روغن پس ہمیشہ ہوتا اوسکو روغن اوس عکہ مین تا ایکدن اوسے نچوڑا پس آئی ام مالک نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بیان کی صورت حال فرمایا حضرت نے نچوڑا تونے اوس عکہ کو اور اگر نہ نچوڑتے اور چہوڑتے بحال خود ہمیشہ ہوتا روغن تمہارے لئے اوس عکہ مین — شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہین کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی خدمت کرے حضرت سید المرسلین کی اور انفاق کرے محبت اوسکی مین کچھہ چیز برکت دیوے حق تعالی رزق اور مال اوسکی مین اور سب چیز مین رزقنا اللہ محبتہ یعنی نصیب کرے ہم سبکو محبت واتباع سید المرسلین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اور** بہی جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آیا ایک مرد حضرت پاس اور طعام طلب کیا پس دیا اوسکو نیم وسق شعیر پس ہمیشہ کہاتا وہ اور جورو اوسکی اور مہمان اوسکی اوس شعیر سے تا وہ کہ پیمانہ کیا اوسے پس آیا وہ آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عرض حال کیا فرمایا اگر پیمانہ نکرتا تو قایم رہتی برکت اوسکی تمہارے پاس اور کہاتے اوس سے ہمیشہ **اور** کہا ہے جاتی رہنے حکمت برکت روغن کے وقت افشردن عکہ کے اور معدوم ہونا شعیر کا وقت پیمانہ کے وہ ہے کہ نچوڑنا اور پیمانہ کرنا مضاد تسلیم وتوکل اوپر خدا کی ہے اور متضمن تدبیر و اخذ بحول وقوت کی پس سزا دیا گیا فاعل اوسکا ساتھہ زوال نعمت کے کہا نووی نے اور نقل

عکہ بالضم ظرف روغن

وسق شصت صاع

اسکی ہی نگاہ کرنا دیگ اور خمیر مین درمیان حدیث تکثیر طعام کے کہ گذرا اور
حدیث جابر رضی اللہ عنہ کے درباب قرضدار مرنی اوسکی باپ عبد اللہ انصاری
کی کہ بخاری نے روایت کیا ہی اس باب مین مشہور ہے کہ چھوڑا تھا قرض اور
بذل کیا واسطی غرما اپنی باپ کی اصل مال کو اور قبول نکیا اور نہ تھا تمر نخیل
اوسکی مین کفاف اونکی دین کا پس آیا جابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پاس اور کہا بتحقیق حضرت جانتی ہین کہ باپ میرا روز احد شہید ہوا اور چھوڑا
دام بہت اور مین چاہتا ہون کہ دیکھین تمہین غرما فرمایا جا اور خرمن تمر کو ایک
گوشہ مین رکھہ پس کیا مینی جسطرح حضرت نی امر فرمایا اور بلایا آنحضرت کو
جب غرما نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا لپٹ گئی مجہی جب دیکھا
آنحضرت نی انکو پہری گرد خرمن کی کہ کلان تر تہا سب سے اور بیٹھی اوسپر
اور کہا طلب کر اپنے غرما کو پس کیل کیا اونکی واسطی تا ادا کیا حق تعالے
نی واللہ میرے امانت اوسکی اور مین راضی تہا کہ امانت والد ادا کیجا دیوے اور
کچہہ واسطی خواہرون کی نہ رہے ✲ اور جابر رضی اللہ عنہ کی نو بہنین تہین
کہ اوسکی باپ نی چہوڑا تہا غرضکہ خرمن سب باقی و سالم رہا اور قرض سب
ادا ہوا اور مین دیکہتا تہا اوس خرمن کو کہ وسپر رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بیٹھی تہے گویا ایک خرما اوس سے کم نہین ہوا پس تعجب کیا غرما نے
اور روایت کیا ہی ابو ہریرہ نے کہ لوگ بہوک سبب عاجز ہوئے پوچہا آنحضرت
نی مجہسی کچہہ چیز رکہتا ہی تو یا ابا ہریرہ مینی عرض کیا البتہ تہوڑے سی خرما
رکہتا ہون مین توشہ دان مین لائی اور نکالی اوس سے ایک مٹھی خرما اور
دعا برکت فرمائی اور طلب کیا دس دس آدمیون کو تا تمام لشکر اوس سے
سیر ہوا اور کہا مجہی سے جو کچہہ لایا تہا تو تم سے اور ڈال ہاتھ اپنا توشہ دان

مین اور نکال اوس سی ایک مٹھی بوقت حاجت اور شمارت کر اوس سی کہیں
کیا مینی زیادہ اوس سی کہ لایا تہا مین لیس کہایا مینی اور کہلایا اوس خرما سی
مدت حیات رسولخدا اور ابی بکر رضؓ اور عمر رضؓ تک تاکہ وہ شہید ہوی عثمان رضؓ اور
غارت کیا گیا میرا گہر لیس گیا جہسی وہ خرما اور روضتہ الاحباب مین ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سی ایک بیت منقول ہی شعر لِلنَّاسِ هَمٌّ وَلِيْ فِي الْيَوْمِ هَمَّانِ
هَمُّ الْجِرَابِ وَهَمُّ الشَّيْخِ عُثْمَانَ یعنی لوگون کو ایک ہم ہی اور مجہی آج دو
ہم ہین ہم توشہ دان اور ہم شیخ عثمان رضؓ واللہ اعلم اور مروی ہی کہ آنحضرت
نے عمر بن الخطاب رضؓ کو امر فرمایا تا اندک خرما سی چار سو شتر سوار کو زاد و توشہ
ترتیب کیا اور وہ خرما باقی رہے گویا ایک خرما اوس سی کم نہوا تہا اور
احادیث تکثیر طعام مین بہت وارد ہین اور فائق سب مین حکایت غزوہ تبوک
ہی کہ بقایای ازواد کو باوجود قلت ایسی برکتین بخشین کہ ستر ہزار آدمی اوس سے
سیر ہوی اور تمام لشکر نے ظروف بہر لئی جیسا کہ گذرا پروردگار تعالی ہم سبکو
برکات سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات سے محروم نرکہی
اور فقر و فاقہ کو نعمت ظاہر و باطن آنحضرت سی معمور کرے **حکایت**
یاد رکہو مین کہ بازار مکہ معظمہ زادہا اللہ تعظیما و تکریما مین ایک تره فروش اوپر
تر ہون اپنی کی پانی چہڑکتا تہا اور کہتا تہا یَا بَرَكَةَ النَّبِيِّ تَعَالَى وَاَنْتِ فِيْ هٰذِهِ
الْمَكَانِ تَحُلِّيْ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ
ای برکت پیغمبر آتو اوراوتر میرے گہر مین پہر نکوچ کرتو **وصل** کلام
حیوانات اور اطاعت اونکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسی آدمی مطیع
ومسخر و منقاد لعروین وشریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین ایسے
کہ قرعہ سعادت بنام اونکی پڑا اہل ایمان سے ہین ایسی ہی سایر حیوانات کو نہ مطیع

وصنفا وامرار ادیے آپ نے بیچ ان بطریق اعجاز اور خرق عادات منقاد و مطیع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا اسی جگہہ سے ہی کہ بعضی ارباب تحقیق اور اہل باطن سے نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکافہ خلق حیوانات و نباتات و جمادات سے مبعوث ہین لیکن جو دایرہ عقل اور تکلیف امر و نہی سے باہر ہین اون سی بجنس طاعت و ایمان اور شہادت بصدق رسالت نہ آوے اور موسوم بمعصیت نہو وین جیسکہ آدمی لیکن حیوانات از آنجملہ سجود جمل و شکایت اوسکی ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسکہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نے روایت کی ہے کہ خاص ہر ایک کو اہل بیت انصار سے ایک شتر تہا پس آئی وہ پاس آنحضرت کے اور عرض کیا یارسول اللہ تہا ہمارے پاس ایک اونٹ کہ کہنچتی ہم اوپر اوسکی پانی اب سختی اور سرکشی کرتا ہے ہمپر اور منع کرتا ہے ہمکو پشت اپنے سے اور نخل و زرع ہمارے بی آب ہین پس اوٹہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ اصحاب اور گئے طرف اوس شتر کے پس آئے باغ مین اور کہڑے رہی اور شتر ایک گوشہ مین پہرتا ہتا کہا یارسول اللہ یہہ شتر مانند سگ گزندہ ہوا ہی اور ہم خوف کرتے ہین کہ ذات شریف پر مبادا گزند پہنچی فرمایا مجہی اوس سے کچہہ خوف و خطر نہین پس جب دیکہا شتر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منہہ لایا آپکے طرف اور سجدہ مین گیا آگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پکڑے حضرت نے موئے پیشانی اوسکی اور کام مین لائی صحابہ نے کہا یارسول اللہ اس حیوان لایعقل نے آپکو سجدہ کیا پس ہم سزاوارتر ہین

ساتھہ اوسکی فرمایا نہین سزاوار لایق آدمی کو کہ سجدہ کرے آدمی کو اور اگر
ہوتا امر کرتا مین زنکو کہ سجدہ کرے اپنی شوہر کو بجہت بزرگی حق شوہر اوپر زن
کی رواہ احمد والنسائی **اور** بعض روایات مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی اس
مقام مین نہین ہا بین آسمان و زمین کوئی چیز کہ میرے رسالت کا اوسی علم
نہوکر عصات جن و انس **اور** دوسرے خبر مین آیا ہی کہ وہ چاہتی تہے کہ او
ذبح کرین پس وہ شکایت لایا آگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **اور**
دوسرے حدیث مین آیا ہی کہ ایک شتر نے آکر اپنی گردن آگی آنحضرت کے
خاک پر رکہے اور فریاد کی ساتھہ اوس آواز کے کہ شتر کہتا ہے پس کہڑے
ہوی اوسکی سر پر اور فرمایا صاحب شتر کو کہ اسی میرے ہاتہہ بیچ کر اوسنے
کہا یا رسول اللہ نذر و پیشکش حضرت کی ہی لیکن یہہ شتر ایسی گہر والون کا ہی
کہ وجہہ معیشت بجز اس شتر کے اور نہین رکہتی فرمایا کہ شکوہ کیا اس شتر نے کثرت
عمل اور قلت علف کا احسان کرو اوسکی ساتھہ اور نگاہ رکہو حق اوسکا اور یہہ
حدیث بطرق متعددہ بالفاظ مختلفہ آئی ہی اور حدیث صحیح ہے **اور** انس سے
آیا ہی کہ کہا آئی رسول خدا اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما باغ مین ایک کے انصار سے
اور تہی اوسمین ایک گوسفند پس سجدہ کیا اوسنے حضرت کو کہا ابوبکر رضی نے
یا رسول اللہ ہم سزاوار تر ہین کہ سجدہ کرین آپ کو فرمایا آنحضرت نی نہین سزاوار
کسی کو کہ سجدہ کرے بشر کو الحدیث **اور** ایکمرتبہ ایک شتر آنحضرت کی پاس
آیا اور شکوہ کیا اپنی قوم کا کہ یہہ قوم پیش از ادای نماز عشا سو رہتی ہی اور مین ڈرتا ہون
کہ خدا تعالی اوس قوم کو عذاب کرے پس آنحضرت نی اوس قوم کو بلایا اور اس
عمل سے منع فرمایا **اور** عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ ہمارے گہر مین
ایک بکری تہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گہر مین تشریف لاتے

یہہ بکرے سالن و ثابت وارسیدہ ہوئی اور جب باہر تشریف لیجاتے
بیقرار و پریشان و مضطرب ہوتی اور آیا ہی کہ آنحضرت شترون کو قربانی
فرماتی پس دفع کرتا ایک دوسرے کو اور نزدیک آتا آپ کی تا پہلی
اوسے ذبح کرین اور مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے دست مبارک اپنا پشت پر ایک گوسفند کے پھیرا کہ نر اوس سے
متصل نہوا تہا پستان اوسکی پر شیر ہوئین حضرت نے شیر دوہا اور آپ
پیا اور ابوبکر رضہ کو پلایا اور قصہ دوشیدگی شیر شاۃ ام معبد کا کہ خشک
ہوگئی تہی اور شیر مطلق نہ رکہتی تہی مشہور ہے باب ہجرت مین بتفصیل بیان ہوگا
انشاء اللہ تعالی — روایت کیا ہی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سی کہا
دوڑا ایک گرگ اوپر ایک بکرے کی اور اوسی پکڑا پس دیکہا راعی غنم نے اور
چہوڑایا شاۃ کو ذئب سے پس بیٹہا گرگ اوپر دم اپنی کی جیسے کہ عادت سباع کی
ہوتی ہے اور کہا کہ نہین ڈرتا خدا سی تو اور چہینتا ہے مجہسی میرا رزق کہ بہیجا
تہا حق تعالی نے میری طرف پس کہا راعی نے واعجبا گرگ تکلم کرتا ہے ساتہہ کلام آدمیون
کے پس کہا گرگ نے آیا خبر دون مین تجہی ساتہہ عجب تر اس سے کہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر دیتا ہے لوگون کو باخبار سالفہ اور لوگ
باور نہین کرتی اونہین ایمان لاتی اوپر اوسکی پس آیا راعی غنم مدینہ مین
اور چہوڑا غنم کو ایک گوشہ مین اور آیا نزدیک رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اور خبر دی حضرت کو پس امر کیا حضرت نے تا اذان کہین جب لوگ
فراہم آئی کہا راعی کو کہ خبر دی لوگون کو جو سنا اور دیکہا تو نے اسیطرح
روایت کیا بیہقی نے حدیث ابن عمر سے اور ابو نعیم نے حدیث انس سے اور
بعض طرق مین ابی ہریرہ رض سی آیا ہے کہ کہا گرگ نے راعی غنم کو حال تیرا

عجب تر ہے مجھسی کہ مین کھڑا ہون اوپر غنم اپنی کے اور ترک کیا تونی ایسی
پیغمبر کو کہ مبعوث نہین ہوا ہرگز عظیم القدر زیادہ نزدیک خدا کی اوس سے
بدرستی کہ کہ کشادہ ہوئی اوسپر دروازے جنت کی اور مشرف ہوی ہین اہل
جنت اوپر اصحاب اوسکی اور منتظر قتال ہین بعض ملائکہ اور حور و غلمان
بہشت دیکھتی ہین اصحاب اوسکی کو اور مشتاق ہین کہ اونکی ساتھ بہشت مین
آوین اور انتظار قتال اونکا رکھتی ہین کہ مارے جاوین اور بہشت مین آوین
اور کہا ذئب نے راعی کو کہ نہین حائل درمیان تیرے اور اوسکی مگر یہی درہ
پہاڑ سے جاتا ہے تو اوسکی حضور مین اور ہوتا ہی تو سپاہ خدا سی کہا راعی
نی پس غنم میرے کو کون چراوی کہا ذئب نے مین چراتا ہون پس آیا نزدیک
حضرت کی اور اسلام لایا اور ذبح کیا واسطی ذئب کے ایک شاہ اوسمین سے
اور مثل اسکی حکایت ابی سفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ سے بھی لاتے
ہین کہ ایک گرگ کو دیکھا کہ آہو کو پکڑا ہی جب آہو حرم مین آیا اور تعجب کیا
پس کہا گرگ نے عجیب تر اس سے وہ ہی کہ محمد بن عبد اللہ پکارتا ہی تمکو طرف
جنت کی اور پکارتے ہو تم اوسکو طرف آتش دوزخ کے یَدْعُوکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ
وَتَدْعُونَہٗ اِلَی النَّارِ پس ابو سفیان نی صفوان سی کہا سوگند لات و عزی
کی اگر ذکر کرتا ہی تو یہہ حکایت مکہ مین چھوڑتا ہی تو زنان مکہ کو بی مرد دن کے
اور ابو جہل اور اصحاب اوسکی سے بھی مثل اوسکی روایت کیا ہی اور اسی
باب سے ہی حدیث حنت یعنی ستون بیسار اور کلام کرنا اوسکا یہہ حدیث بھی مشہور ہے
اور روایت کیا ہی اوسی بیہقی نے احادیث کثیرہ مین اور ذکر کیا ہی قاضی
عیاض نے شفا مین حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم ایک محفل مین اصحاب اپنے سی ناگاہ آیا ایک اعرابی بنے سلیم سے کہ

کہ شکار کیا تہا ضب کو اور کہا تہا اوسی اپنی آستین مین لیجا دی منزلگاہ اپنے
مین اور بریان کرے اور کہا دی پس جب دیکہا اعرابی نے ایک جماعت
کو کہا کہ یہہ کون ہی کہ ساتہہ جماعت کے بیٹہا ہے کہا رسول خدا ہین پس باہر لایا اپنے
آستین سے ضب کو اور کہا سوگند بہ لات و عزی کہ ایمان نہین لانیکا مین
تمپر جب تک ایمان لاوے یہہ ضب اور ڈالا ضب کو آگی پیغمبر صلے الله
علیہ وآلہ وسلم کے پس ندا فرمائی آنحضرت نی ضب کو اور کہا اے ضب
جوابدیا ضب نے ساتہہ ایسی زبان روشن کے کہ مناسب قوم تہے لبیک
اور سعدیک اور کہا ای زینت تمام خلق پس فرمایا آنحضرت نی ضب کو کسکی
عبادت کرتا ہی تو کہا خداکو کہ آسمان مین ہی عرش اوسکا اور زمین مین
ہی سلطنت اوسکی اور دریا مین ہی راہ اوسکی اور جنت مین ہی رحمت
اوسکی اور آتش مین ہی عقاب اوسکا فرمایا آنحضرت نی مین کون ہون کہا
رسول العالمین خاتم النبیین قَدْ اَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَكَ وَخَابَ مَنْ كَذَّبَكَ
یعنی بدرستی فیروزی حاصل کیے جسنی تجہی سچا جانا اور بی بہرہ اور ناامید
ہوا رحمت خدا ئیتعالے سی جسنے تجہی جہٹلایا پس اسلام لایا اعرابی الحدیث
بطوله اور اشعار یہہ نقل کئی ہین کہ اس ضب نی آپ کی نعت مین پڑہے ہے
اور ازانجملہ حدیث غزالہ ہے کہ روایت کیا اوسی ائمہ نے بطرق متعددہ
کہ تقویت کرتا ہی بعض اوسکا بعض کو ذکر کیا ہی قاضی عیاض نے شفا مین
اور ابو نعیم نے دلایل مین ام سلمہ سے کہ آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم
صحرا مین پہرتے تہی ناگاہ سنی آواز ایک ہاتف کی تین بار یا رسول الله
پس اوس طرف دیکہا آنحضرت نی کیا دیکہتی ہین کہ آہوماده بستہ بندمین
پڑی ہی اور اعرابی نے اوسے کپڑے مین لپیٹا ہے پس فرمایا آنحضرت

نے اہو کو کیا ہے حاجت تیری کہا صید کیا ہی اس اعرابی نے مجہی اور
میرے دو بچے ہین اس پہاڑ مین رہا کر مجہی تا جاؤن مین اور دودہ پلاکر
پہر اولٹی چلی آؤن مین فرمایا آنحضرت نے ایسا ہی کریگی تو کہ اولٹی چلی آئیگی
کہا عذاب کرے مجہی خداتعالی عذاب عشار اگر اولٹی نہ آؤن مین پس رہا
کیا اوسی آنحضرت نے اور گئی اور پہر آئی اور باندہا اوسی آنحضرت نے
پس بیدار ہوا اعرابی اور کہا یا رسول اللہ کچہہ کار کہتا ہے تو فرمایا حاجت ہے
کہ رہا کر تو اس ظبیۃ کو پس رہا کیا اعرابی نے اوسی پس دوڑتی تہی صحرا
مین خوش خوش اور پانوی کو پٹکتے تہی اور کہتی تہے اَشْهَدُ اَنْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور بہی آیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر مین تہی اور سب لوگ پیاسی ہے
باوجودیکہ پانی کے واسطے تڑپتے تہی پس آہو مادہ حضرت پاس آئی اور آنحضرت
نے اوسکا دودہ دوہکر سب کو سیراب کیا کہ باندازہ تین سو آدمی کے تہے
پس رافع کو کہ مولی حضرت کا تہا فرمایا کہ اسی نگاہ رکہو پس رافع نے اوسے
باندہا بعد ایک ساعت کے کیا دیکہتی ہین کہ چلی گئی فرمایا اِنَّ الَّذِيْ جَاءَ
بِهَا هُوَ الَّذِيْ ذَهَبَ بِهَا یعنی بدرستی جو اوسی لایا تہا وہی اوسے
لی گیا اور از آنجملہ ہے کلام حمار روایت کیا ہے ابن عساکر نے کہ جب فتح
کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کو تکلم کیا ایک حمار نے اور کہا آنحضرت
نے نام تیرا کیا ہے کہا میرا نام یزید بن شہاب کہ پیدا کئی ہین پروردگار تعالی
نے میرے داد کی نسل سے ساٹہہ حمار کہ سوار نہین ہوا اونپر سوای پیغمبر کے
اور مین امیدوار تہا کہ حضرت مجہپر سوار ہون اور باقی نہین رہا نسل جد میری
سی میرے سوا اور انبیا سے بجز حضرت اور کہا کہ تہا مین اس سے پہلی ایک

ط۔ ہ سا .

یہودی کی قبضہ مین اور رہا مین محمد کا نیتا اوسکی سواری مین اور تہا وہ یہودی
کہ بہی شکم سیر نکرتا تہا پس فرمایا آنحضرت نے کہ نام تیرا یعفور ہوا ہی اور رہا یعفور
خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور آنحضرت بہیجتے تہے اوسے
دروازہ پر کسی کے تا خبر کرے اور بلا لاوے اوسے پس آیا یعفور اوپر دروازے
اور کوٹتا در کو ساتہہ سر اپنے کے جب باہر آتا صاحب دار اشارہ کرتا کہ اجابت
کر رسول خدا کو بہیجا بلاتا ہی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات
پائی یعفور اوپر سر چاہ ابو الہیثم بن التیہان کے آیا اور اپنے کو اوس چاہ
مین ڈالا بسبب جزع اور حزن کے اوپر فراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی اور بہی اسی باب سے ہی تسخیر اسد اور تملق اوسکا ساتہہ سفینہ کے کہ
صحرا مین لشکر سے دور پڑا اور راہ بہول گیا اور کہا اوسکا کہ مین مولا رسول
اللہ کا ہون پس راہ بتائی اور پہنچایا اوسے شیر نے لشکر مین اور یہہ معجزہ
آنحضرت تہا اور فی الحقیقہ کرامات اولیا معجزہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا ہی اور ابن وہب نے روایت کیا ہی کہ کبوتروں نے مکہ مین اوپر حضرت کے
سایہ کیا روز فتح پس دعا فرمائی اونکی حق مین ساتہہ برکت کے اور نسیج
عنکبوت اور بیضہ حمام اوپر در غار کے مشہور ہے اور کہتے ہین کبوتر حرم کے
نسل اون کبوتروں کے سے ہین کہ غار مین مسکن رکہتے ہین اور روایت کیا گیا
ہی کہ امر کیا آنحضرت نے شجرہ کو بقدر آدمی کہ روئیدہ ہوا اور پوشیدہ کیا در
غار کو ذکرہ فی الشفا اور قاضی عیاض نے کہا کہ احادیث درباب کلام حیوانات
اور اطاعت اونکی خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ہین وجا بجا
مشہور اور واقع کتب ائمہ مین ہین بیان کئے ہمنے **وصل** جیسا کہ
حیوانات سب مطیع و منقاد امر آنحضرت تہے نباتات بہی مطیع فرمان بردار تہے

اور اطاعت مین حاضر ہے اور اسی جگہہ سے ہی کلام وسلام شجر اوپر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اطاعت و شہادت رسالت آپ کی — حدیث مین آیا ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب وحی بہیجی گئی طرف میرے نہ گذرتا تہا مین کسی سنگ و درخت پر مگر وہ کہ
سلام کہتا تہا **السلام علیک یا رسول اللہ** اور یہہ حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے آیا ہی کہ کہا تہا مین ساتہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ مین
پس باہر آئی ہم بعض نواحی اوسکی مین اثنا راہ مین پیش نہ آیا کوہ اور
درخت کہ کہتا تہا **السلام علیک یا رسول اللہ** رواہ الترمذی اور یہہ حال
ابتدای وحی مین تہا جب کہ حدیث سابق مین گزرا یا اور ہی اور زمانون مین واللہ
اعلم اور حاکم مستدرک مین لایا ہے باسناد جید ابن عمر سے کہ کہا تہے
ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک سفر مین پس پیش آیا اعرابی
اور جب نزدیک حضرت کی آیا کہا اوسکو خاص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہان جاتا ہے تو کہا جاتا ہون طرف اہل اپنی کی فرمایا آیا تجہی
رغبت ہی طلب خیر مین یعنی چاہتا ہے تو کہ نیکی اور سعادت حاصل کرے تو واسطے
اپنی کہا وہ کیا ہی فرمایا شہادت **ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ** یعنی نہین کوی معبود بحق سوا اللہ کے
واحد ہے وہ نہین انباز واسطی اوسکی اور یہ کہ بیشک محمد بندہ اوسکا اور فرستادہ
اوسکا ہی — اعرابی نے کہا آیا کوی اوسپر شاہد ہے جو کہتا ہے تو فرمایا یہہ درخت
میرا شاہد ہے پس بلایا آنحضرت نی اوس درخت کو اور وہ کنارہ وادی کے
پر تہا پس شگاف کرتا تہا زمین کو اور آتا تہا حتی کہ پیش آنحضرت آکر کہڑا ہوا
پس شہادت چاہی آنحضرت نی اوس سی تین مرتبہ اور گواہی دی اوس

درخت نے بعد از ان پھر گیا اپنی جگہہ الحدیث اور دارمی نے بھی روایت کیا مانند
اسکی **اور** روز احد مین کہ کافرون نے رخسار مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو خون آلودہ کیا اور دندان شریف مین آزار پہنچایا آنحضرت
ایک گوشہ مین بیٹھے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور حال پوچھا پس
محزون وغمگین پایا حضرت کو کہا آیا دوست رکھتا ہے تو کہ دکھلاؤن تجھے
ایک آیہ کہ موجب تسلی وتشفی خاطر تیری کا ہووے پس دیکھا جبرئیل نے طرف
ایک درخت کی کہ پس وادی تھا کہ طلب کر اے محمد اس درخت کو درخت نے مشی
کی اور آیا حضرت پاس اور کھڑا رہا کہا جبرئیل علیہ السلام نے امر کر کہ پھر جاوے
اپنی جگہہ پس امر کیا اور پھر گیا وہ اپنی جگہہ پس فرمایا رسول خدا نے حسبی حسبی
یعنی کفایت ہے مجھی کفایت ہے مجھی رواہ الدارمی من حدیث انس **اور**
بریدہ اسلمی سے آیا ہے کہ سوال کیا ایک اعرابی نے آنحضرت سے معجزہ پس کہا
آنحضرت نے ساتھہ اعرابی کی کہہ اس درخت کو کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تجھے بلاتا ہے پس میل کیا اوس درخت نے راست وچپ اور پیش پس اپنے
سے اور جدا ہوئیں رگین اوسکی پس آیا اوس حالت مین کہ پارہ کرتا تھا زمین
کو اور کھینچتا تھا رگین اپنی اور کھڑا رہا آگے آنحضرت کے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہا اعرابی نے امر کر اس درخت کو کہ جاوے اپنی جگہہ پس
بیٹھین رگین اوسکی اپنی جگہہ اور ہموار ہوا پس کہا اعرابی نے آنحضرت کو
کہ اذن دیجے مجھے تا سجدہ کرون مین اذن نہ دیا پس کہا اذن دے تا دست
وپا ہی بوسی کرون مین اسکا اذن دیا لائے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ایک سفر مین شب تاریک مین شتر پر سوار متصل درخت کنار کے پہنچے خواب
آلودہ وہ سدرہ دونیم ہوا تا آنحضرت بسلامت درمیان اوسکے سے گذرے

اور وو ییاہی منفرج رہا اور معروف لسدرۃ النبی ہوا اور ابن عباس سے
آیاہی کہ کہا آیا ایک اعرابی حضرت پاس اور کہا ساتھہ کس چیز کی پہنچانی ہم آپ
کو کہ رسول خدا ہو فرمایا ساتھہ اوسکی کہ بکارون مین اس شاخ خرما کو کہ گواہی
دیوی کہ مین رسول خدا ہون پس بلایا اوس شاخ کو جدا ہوی وہ درخت سے اور گرے
زمین پر پس فرمایا حضرت نی پہر جا اپنی جگہہ پہرے اور سجای اپنے گئے
پس اسلام لایا اعرابی۔ رواہ الترمذی وصححہ اور آنا درخت کا نزدیک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سلام کرنا اور اوٹنا پہر جانا اپنے
جگہہ بہت احادیث مین آیاہی اور صحیح مین حدیث طویل جابر بن عبد اللہ سے
کہ کہا فرود آیا مین ایک صحرای کشادہ مین پس تشریف لیگئی حضرت واسطے
قضای حاجت کے اور گیا مین پیچہی حضرت کی ساتہہ چھاگل پانی کی پس ندیکہی
کوی چیز ساتر ناگاہ دو درخت کنارہ دے نظر پڑے پس گئے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف ایک درخت کے اور پکڑی ایک شاخ اوسکے
شاخون سے اور فرمایا میرا انقیاد و اطاعت کر باذن خدای عز وجل پس
منقاد ہوا وہ درخت مثل انقیاد شتر کہ مہار اوسکی ناک مین ہے پس نزدیک
درخت دوسرے کی گئی اوسے بہی کہینچکر لائی اور کہا میرے اوپر چسپیدہ ہو
پس چسپیدہ ہوی اور روایت دوسرے مین آیاہی کہ فرمایا جابر کو کہہ
اس درخت کو کہ رسولخدا تجھکو کہتاہے کہ ملحق ہو ساتہہ صاحب اپنے کی کہ چھون
مین پیچہی تمہارے پس گیا مین اور کہا مینی درخت کو وہ جو رسولخدا نے
کہا تہا پس آیا اور ملا وہ درخت ساتہہ صاحب اپنے کی اور بیٹہی آنحضرت پیچہی
اونکی اور باہر آیا مین اور دیکہا مینی اور بیٹہا مین دور جگہہ اور اپنی نفس سے
بات کر رہا تہا ناگاہ التفات کیا مینی کیا دیکہتا ہون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم چلی آتے ہین اور دونو درخت آپس سے جدا ہوکر ایک اپنی اپنی جگہہ
استادہ ہین اور حدیث اسامہ بن زید مین بھی مانند اسکی آیا ہے کہا ہے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض مغازی اپنی مین آیا کہتا تو واسطے
حاجت رسولخدا کے کوئی مکان کہا مینی نہین وادی مین کوئی جگہہ خالی
آدمیون سے فرمایا دیکھتا ہی تو کوئی درخت خرما یا کوئی سنگ کہا مینی دیکھتا ہون
مین نخلات متقارب فرمایا حضرت نی جا اور کہہ ان نخلات کو کہ رسولخدا امر
کرتا ہے تمہین کہ آؤ واسطے حاجت رسولخدا کے اور احجار سے بھی مانند
اسکی کہہ پس گیا مین اور کہا مینی سوگند ہے اوس خدا کی کہ بھیجا آنحضرت
کو سچ دیکھا مینی نخلات کو کہ باہم متصل ہوئے اور احجار آپس مین قریب
اور جب حضرت قضای حاجت فرما چکی کہا کہہ اونکو کہ جدا ہووین قرب
اتصال سے اور امثال ان معجزون کی بہت آئی ہین وصل جیسا
کہ نباتات کو مطیع منقاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تھا جمادات
بھی یہی حکم رکھین سلام کرنے حجر سے اور تکلم کرنے اوسکی سے ساتھہ آنحضرت
کی جب کہ گذرا کوئی شجر و حجر نہ تھا مگر وہ کہ سلام کرتا تھا مجھپر اور کہتا تھا
السلام علیک یا رسول اللہ اور علی مرتضے اور عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سی بھی آیا ہے اور ایسی ہے حدیث راہب اوس وقت
مین کہ تھے حضرت ہمراہ ابو طالب کے ابتدای امر اپنے مین پیش از بعثت
کہا باقی نرہا کوئی شجر اور حجر مگر وہ کہ سجدہ کیا حضرت کو اور آویگا انشاء اللہ
یہہ قصہ اپنی محل مین اور جیسا کہ روایت کیا ہی مسلم نے حدیث جابر بن
سمرہ سی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدرستیکہ مین پہچانتا ہون
اوس سنگ کو مکہ مین کہ سلام کرتا تھا مجھپر پہلی مبعوث ہونی میرے سے

برستی تحقیق مین اوسے پہنچانا ہون اور لوگون کو اختلاف ہے
اوس حجر مین کہ کون ہی بعضون نے کہا ہے کہ حجر اسود ہے اور بعضون
کی نزدیک سوائی اوسکی کوچہ مین کہ اوسی زقاق الحجر کہتے ہین راہ مین خانہ
خدیجہ رضی اللہ عنہا کے استوار کیا گیا ہے ایک دیوار مین اور لوگ تبرک
جانتی ہین لمس اوسکا اور کہتے ہین یہہ وہی سنگ ہے کہ سلام کرتا تہا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسوقت گذرتے تہی اوس راہ سے
شیخ ابن حجر مکی ہیثمی نے کہا متواتر آیا ہے اہل مکہ سے یہہ حجر کہ زقاق الحجر
مین ہے وہی حجر ہے کہ سلام کرتا تہا اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور مقابلہ اوسکے دوسرے دیوار مین اثر مرفق شریف آنحضرت سے ہم
کہتے ہین کہ سنگ و آہن واسطے انبیا کی نرم کیا جاتا ہے اور مکہ معظمہ مین ایک
جبل ہے کہ آنحضرت رعی غنم کیا کرتے تہی اثر قدمین شریفین بیان کرتی
ہین واللہ اعلم اور صاحب مواہب لدنیہ ابو حفص میانشی سے لایا ہے
کہ کہا خبر دیتا تہا مجہی جو کوی کہ ملاقات کرتا تہا مین ساتہہ اوسکی اہل مکہ سے
کہ یہہ حجر مذکور وہی حجر ہے کہ سلام کرتا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اوپر اور از انجملہ آمین کہنا استانہ اور در و دیوار ون کا ہے
جسوقت دعا فرمائی آنحضرت نی خاص عباس اور اوسکی بیٹون کی واسطے روایت
کیا اسی بیہقی نے دلایل مین اور ابن ماجہ نے مختصر اگر کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے خاص عباس بن عبد المطلب کو یا ابا الفضل نجا اپنی گہر سے تو اور
تیری بیٹی کل جب تک آؤن مین تمہارے پاس اس واسطے کہ مجہی تم سے کچہہ
کام ہے پس منتظر رہے تا آنکہ تشریف لائی حضرت اون پاس بوقت چاشت کا
اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہا عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُہُ

فرمایا کیونکہ صبح کے تئین کہا صبح کے ہمتی بخیر والحمد للہ فرمایا نزدیک ہو
آپسمین اور ملصق ہو ایک دوسرے سی پس اوڑھائی اونہین حضرت نی چادر
اپنی اور کہا یا رب یہہ عم میرا ہی اور صنو پدر میرے کا اور یہہ اہل بیت میرے
ہین پس محجوب کر انکو آتش دوزخ سی جیسا کہ محجوب کیا مینی اونکو ساتھہ اس چادر
کی پس آمین کہا آستانہ اور دیوارون خانہ نی اور کہا آمین آمین آمین اور
ایک مرتبہ عقیل بن ابیطالب سفر مین خدمت آنحضرت مین تھی تشنہ ہوے
پس آنحضرت نی اونہین ایک کوہ پر کہ وہان تھا بھیجا اور کہا کہہ اس کوہ
کہ مجھی پانی دیوے وہ کوہ متکلم ہوا اور کہا پیغمبر خدا سی کہہ کہ جب سی
یہہ آیت نازل ہوی فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
یعنی پس ڈرو اوس آتش سے کہ ہیمہ اوسکی آدمی اور سنگ ہین — اتنا رویا
ہین ترس خدا سی کہ پانی میرے اجزا مین نرہا اور مشہور اس باب مین حنین
جذع ہے اور حدیث حنین جذع جماعہ کثیر صحابہ سے مروی ہے کہ مفید
قطع اور یقین ہے اوسکی ساتھہ مواہب مین شیخ تاج الدین سبکی لایا ہے
کہ شرح مختصر مین ابن حاجب نے کہا صحیح میرے نزدیک وہ ہی کہ حدیث حنین
جذع متواتر ہے روایت کیا ہی علماء حدیث سی بخاری ومسلم وغیرہ نے بطریق
کثیرہ متعدد وہ خارج حد و حصر و احصا سے اور ہو سکی کہ متواتر ایک قوم کی
نزدیک اور شیخ ابن حجر نے فتح الباری مین کہا ہی کہ حنین جذع اور
انشقاق قمر نقل کیا گیا ہی ہر ایک دونو سے نقل شایع کہ مستفیض ہے قطع
ویقین کو نزدیک اوس شخص کی کہ مطلع ہے اوپر طرق حدیث کی نہ غیر اوسکا
کہ ممارست نرکھی اس کلام مین واللہ اعلم اور بیہقی نے کہا کہ قصہ حنین
جذع امور ظاہرہ سے ہی کہ نقل کیا ہے اوسے خلف نی سلف سے

اور یہہ اکبر آیات اور اباہر معجزات سی ہی کہ دلالت کرتا ہے اوپر نبوت ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور شافعی نے کہا کہ نہین دیا ہے حق تعالے
نی کسی پیغمبر کو وہ جو دیا ہے ہمارے پیغمبر صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم
کو پس کہا شافعی کو کہ دیا ہے خدا تعالی نے عیسی علیہ السلام کو احیاء موتے
کہا دیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حنین جذع تا سنی گئی آواز اوسکے
اور یہہ اعظم و اکبر ہے اوس سے بعد ازان شمار کیا ہی علماء حدیث نے
صحابہ کو کہ روایت کیا ہی اور روایات و اسانید اور طرق اوسکی کہ ذکر آوے کا طول
ہے روایت کئی گئی ہین کہ تہے مسجد نبوی مسقوف اوپر جذوع نخل کے
اور تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش ازانکہ بنایا جاوے واسطے
اونکی ممبر کہڑے رہتے تہے واسطے خطبہ کے متکی بجذع اون جذوع سے
پس سنی گئی اوس جذع سے آواز مانند آواز ناقہ اور روایت انس مین
آیا ہے کہ جنبش و لرزہ آیا مسجد کو اوسکی آواز سے اور بہت بکا کیا لوگون نے
بسبب مشاہدہ حال عجیب اوسکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ شکافتہ
اور پارہ ہوی جذع پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکہا دست
مبارک اپنا اوسکی اوپر اور گلی سے لگایا پس تسکین و سکوت حاصل ہوا اوسے
اور فرمایا آنحضرت نی کہ اس چوب نے گریہ کیا از جہت اوس چیز کے کہ گم
کیا ذکر خدا سی اور اگر اوسی گلی نہ لگاتا مین ہمیشہ یونہین رہتا حال اوسکا روز
قیامت تک واسطے اظہار حزن کے اوپر ممبر سے۔ پس امر کیا آنحضرت
نی کہ دفن کیا جاوے زیر ممبر پس نماز پڑہتے تہے آنحضرت طرف اوسکی اور
ایک روایت مین آیا ہی کہ بلایا اوسی آنحضرت نی اپنی طرف پس مین پارہ کرتا آیا
پس گلی سے لگایا اوسے اور فرمایا پہر چلا جا اپنی مکان کو اور حدیث مین

آیا ہی

آیا ہی بروایت بریدہ کہ فرمایا آنحضرت نے اوس چوب کو اگر چاہی تو سرسبز کردیوین تجکو جس باغمین کہ تو ہتے تا روئیدہ ہوون رگ وریشہ تیری اور کامل ہو خلقت تیری اور تر ہوون شاخین تیری اور پیدا ہو میوہ تیرا اور اگر چاہی تو سرسبز کرو ہمین تجکو بہشت مین تا کہاوین دوست خدا کی میوہ تیرا لعد ازان گوش مبارک لسماعت قول اوسکی متوجہ فرمایا کہ کیا کہتی ہی پس فرمایا کہتی ہی سرسبز فرما مجہی یا رسول اللہ بہشت مین تا کہاوین مجہسی دوست خدا کی اور ہین اوس مین کہنہ اور فانی ہوون غرض کہ سنا اس آواز کو جو کہ اوسکی متصل تہا پس فرمایا آنحضرت نے ایسا ہی کیا مینی اور فرمایا اختیار کیا اوسنے دار بقا کو اوپر دار فنا کی **اور** تہی حسن بصرے رضی اللہ عنہ جب تحدیث کرتے ساتہہ اس حدیث کی کہتے تہے ای بندگان خدا چوب نالہ کرتے ہی شوق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس تم زیادہ سزاوار ہو کہ مشتاق لقا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو **بیت** سنگی وکیا ہی کہ در ومنفعتی ہست + بہ زادمی دان کہ در و معرفتی نیست اور اس حدیث کو بالفاظ مختلفہ روایت کیا ہے جس قدر کہ ذکر کیا ہمنی کافی ہے **اور** اسی باب سے ہی کلام کرنا آنحضرت کا جبل کے ساتہہ اور کلام کرنا جبال کا آپکی ساتہہ - روایت کیا ہی انس نے کہ نکلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر رضو وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم جبل احد کے طرف کہ کوہ مدینہ سے ہے اور اوسکی شان مین واقع ہوا ہے اَحَدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ یعنی احد ایک پہاڑ ہے دوست رکہتا ہے ہمکو اور ہم دوست رکہتی ہین اوسکو - پس جنبش کی احد نے پس مارا حضرت نے اوسے پای مبارک اپنا اور کہا ثابت و برجا رہ ای احد نہین تجہہ پر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید رواہ احمد والبخاری والترمذی وابو حاتم **اور** حدیث دیگر

بیسواں باب مناکحت بیان مین کے قرۃ العین حاکم شام نے اوس وقت بشرۂ عبداللہ
کو جو نور نبوت سے پُر ضیا دیکھا ایک آہ سرد سینہ پر دردسے کھینچی اور کہا

فرد ای حسن احوال تو دگر شدہ * آنچہ از اول بُدی اکنون نہ

بعد از شرائط استفسار جانا کہ قضائی اپنا کام کیا زمام اختیار اپنی ہاتھ سے دیکر
عبداللہ سے کہا کہ خدا آگاہ ہی بانا و ستار گواہ ہی کہ باعث اس تگ و پو اور جستجو
کا نہ وسوسہ شہوانی تہا اور نہ ہوائی نفسانی بلکہ مقصود مواصلت تیری
مصاحبت اوس سعادتمندی کی ہی کہ محدب فلک الافلاک سے تا مرکز
خاک مناک ہوا ہی خیر و شر اور خشک تر سے واسطے خیر اور مفیض جود نے
بطفیل اوسکی انکو لباس وجود پہنایا ہی اور مین ہر چند تیری واسطے قافلہ
حسرت و الم اپنی دل کو جاتی ہون لیکن روزگار فرخندہ آثار تیرا ہمیشہ طرب
و خرمی مین گذران ہو جیو القصہ اسنی بعد از اظہار ما فی الضمیر اور بشارت
بطلوع خورشید فلک سروری عبداللہ کو وداع کیا اور گردش ایام سے باخاطر
پریشان بجانب شام پہر گئی اور اپنی وطن مین پہنچکر باقی ایام حیات تاسف
مین گذرانی اور مثل اسکی حکایات ام قتال خواہر ورقہ بن نوفل سے اور ایک
روایت سی رقیقہ دختر نوفل یا فتیلہ یا لیلی عدویہ کہ اولاد علمائی نصاری مین
سی تہی منقول ہیا اور بعضون نی وجہہ تطبیق ان روایات مختلف مین
یون لکہی ہے کہ غرض نفس مجموع ان سب عورتون سی ہوا تہا اور قبل از
انفصال حقیقت محمدی عبداللہ امور عجیبہ و غریبہ مشاہدہ ہوتی تہی کہ کتب
سیر اوسکے ناطق ہین اور کتنی ہین آمنہ دامن تربیت وہب بن عبد مناف
مین روز گذارتی تہین کہ عبد المطلب نے انکو بنا بر عبداللہ کے خواستگاری
کی اور آمنہ بنت وہب کو انکی واسطے خطبہ فرمایا اور دونو عقد ایک مجلس مین

سنی ہمنی اور تسبیح پس دیا ان حصی کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ
مین او تسبیح کے بعد ازان ہمارے ہاتھ مین دیا پس تسبیح نہ کی **اور** قاضی
نی شفا مین کہا کہ روایت کیا مثل اسکی ابوذر نے اور ذکر کیا کہ تسبیح کی کف
عمر و عثمان رضی اللہ عنہما مین بہی **اور** حدیث طبرانی مین آیا ہے کہ کہا ابوذر
نے پس رکہی گئی وہ سنگریزے ہاتون ہمارے مین پس تسبیح نہ کی ساتہ کسی
ایک کے آپ ہی لایا ہے اس حدیث کو مواہب لدنیہ مین **اور** روضۃ الاحباب
مین تمہید ابو شکور سالمی سے نقل کیا ہے کہ کہا علی مرتضی رضہ بہی اوس مجلس مین
تہے اور اوپر اونکی ہاتہ کے بہی تسبیح کہی **اور** از انجملہ ہے تسبیح طعام بخاری
نی ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ کہا تہے ہم ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے طعام کہاتے تہے اور تسبیح طعام سنتے تہے **اور** جعفر بن محمد باقر بن
علی زین العابدین سلام اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہی کہ کہا بیمار ہوے
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس آئے آپ کی پاس جبرئیل علیہ السلام ساتہ
ایک طبق کے کہ اوسمین انگور و انار تہے پس تناول فرمای حضرت نے اور تسبیح
کی فواکہ نے اوپر دست مبارک کے **اور** روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے
کہ پڑہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک دن منبر پر یہہ آیت
وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ یعنی اور نہ جانا اونہون نے اللہ کو پورا جاننا
بعد ازان کہا ثنا کہتا ہے جبار اوپر ذات اپنی کے اور فرماتا ہی اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْمُتَکَبِّرُ
اَنَا الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالُ یعنی مین ہون زبردست مین ہون زبردست مین ہون بزرگ
برتر پس ہلا منبر تا کہا ہمنی کہ زمین پر گرے حضرت **اور** اسی کے حکم میں ہے تکلم
صبیان اور شہادت اونکی ساتہ رسالت حضرت کی — روایت ہی معیقیب یمامی
سی کہ کہا حج کیا مین حجۃ الوداع اور آیا مین سرا مین بیچ مکہ کے دیکہا مینے

اوس مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مشاہدہ کیا مینے حضرت
سے ایک امر عجیب کہ آیا اوکی پاس ایک مرد اہل یمامہ سے لڑکا لیکر کہ گویا اوسدن
پیدا ہوا ہی پس کہا اوسکو رسول خدا نی من انا مین کون ہون کہا انت محمد
رسول اللہ تو محمد رسول اللہ ہے پ فرمایا آنحضرت نی صدقت بارک
اللہ فیک یعنی راست کوہی تو برکت کرات فرماوی خداتعالی تجہین بعد ازان
اوس لڑکی نے تکلم نکیا جوانی تک اور نام رکہا ہی اوسکا مبارک الیمامہ اور
فہد بن عطیہ سے روایت ہی کہ لائی ہین حضرت پاس ایک لڑکیکو کہ جوان ہوا
اور ہرگز تکلم نکیا آپنے پوچہا مین کون ہون کہا رسول اللہ رواہ البیہقی وصل
ابرای ذوی العاہات اور احیاے موتی مین یعنی تندرست کرنا بیمارون کو اور
زندہ کرنا مردون کو — روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ لہا ایک عورت
خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئی اور چہوٹے بیٹے اپنی کو ہمراہ لائے
اور کہا یا رسول اللہ بیٹا میرا جنون رکہتا ہے اور غلبہ کرتا ہی اوسپی جنون
وقت طعام چاشت اور طعام شام کے اور مکدر کرتا ہی ہمیر وقت کو پس مسح فرمایا
آپنے اوسکا سینہ پس قے کی اور باہر آئی اوسکی شکم سے مثل سگ بچہ سیاہ
کہ دوڑتے تہی رواہ الدارمی اور آئی حضرت پاس ایک عورت خثعم سے
اور اوسکی ہمراہ ایک طفل تہا کہ تکلم نکرتا تہا پس پانی طلب کیا حضرت نی اور
مضمضہ فرمایا اور دہوی دونو ہاتہہ اپنے اور پلایا پانی لڑکے کو تندرست
ہوا فی الفور اور عاقل کہ فاضل ہوی اوسکی عقل لوگون کی عقلون پر اور
پہنچی روز احد ایک زخم قتادہ النعمان کے آنکہہ پر کہ رخسارہ پر نکل پڑی پس آیا
قتادہ حضرت پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے زوجہ ہے دوست رکہتا ہون
مین اوسے ڈرتا ہون مین کہ دیکہی مجہی اور اوسکی آنکہہ مین قبیح و زشت آدن بیکر

پکڑا حضرت نے اوسکی انکہہ کو بدست مبارک اپنی کی اور رکہا بجگہ اوسکی مین اور کہا
خداوندا پہنا اوسکی چشم کو حلیہ پس ہاتہے وہ انکہہ بہترین اور زیباترین اور بینا ترین
اوسکی انکہون سے در دکرتے ہتی جسوقت کہ درد کرتی ہتی انکہہ دوسرے
اور روایت کیا طبرانی اور ابو نعیم نے قتادہ سے کہ کہا تہا مین نگاہ رکہتا
تیرون کو اپنی موںہہ پر روی مبارک پیغمبر خدا سے یعنی اپنے کو سپر آنحضرت کیا
تہا یعنی آخر کو تیر جو پہنچا کہ بجگہ میری انکہہ کا نکل پڑا پس پکڑا مینے اوسکو ہاتہہ
سے اور دیکہا مینے طرف رسولخدا کی جب دیکہا حضرت نے میرے چشم کو
میرے ہاتہہ مین روی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کہا خداوندا
قتادہ نے جیسا کہ نگاہ رکہا موںہہ تیرے پیغمبر کا اپنی موںہہ کے ساتہہ اور پہنچی
آفت اوسکی چشم کو پس کردی یہہ چشم اوسکی بہترین چشمان اور روایت
کیا گیا ہی کہ ایک شخص گرفتار علت استسقا ہوا تہا حضرت پاس کسیکو واسطے
استشفا کی بہیجا پس لیا حضرت نے دست مبارک مین ایک کف خاک سے
اور ڈالا اوسمین پانی دہن مبارک اپنی سے اور اوس مرسل کو دیا وہ متعجب
ہوا اور گمان سے گیا کہ حضرت نے استہزا فرمایا اوسکی ساتہہ پس لایا اوسکو
نزدیک اوس مریض کے کہ قریب المرگ تہا اور پلایا پس شفا پائی اور ایک
شخص اور تہا کہ دونو انکہین اوسکی سفید ہوگئی تہین یہانتک کہ کچہہ معلوم
نہوتا تہا پس دم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونو آنکہون کو
بینا ہوا اور اسی برس کے عمر مین سوئی پرولیتا تہا اور امثال اسکے بہت
ہین اور غزوہ خیبر مین پوچہا کہ علی رضہ کہان ہے عرض کیا کہ بسبب درد چشم
حاضر نہین پس کسیکو بہیجکر بلایا اور رکہا سر اونکا اپنی بغل مین اور تفل فرمایا
دونو انکہون اونکی مین اور دعا کی پس فی الحال درد جاتا رہا گویا کہ کبہی نہ تہا اور

ہرگز درد نہ کیا چشم علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اور دم فرمایا مین کرت
اوپر ضربت ساق سلمہ بن الاکوع کے روز خیبر پس فی الحال اچھا ہو گیا اور
ہرگز درد نہ کیا اور ہاتھ یزید بن معاذ مین شمشیر لگی تھی پاشنہ تک جب
کہ مارا کعب بن الاشرف کو پس تفل کیا درحال اچھا ہو گیا اور صحیح بخاری
مین آیا ہی کہ جب عبد اللہ بن عتیک نے ابو رافع یہودی کو مارا شب مہتاب
تھی جسوقت پانو زینہ پر رکھا سمجھا کہ زمین ہے پس گرا اور ٹوٹ گئی ساق
اوسکی پس آنحضرت پاس آیا حضرت نے دست مبارک پھیرا اوسکی ساق پر فی الحال
شفا پائی اور امثال ان حکایات کی نہایت کثرت اور شہرت مین ہین
اور کتب حدیث مین مذکور و مسطور — ولیکن احیاے موتی — روایت کیا ہے
بیہقی نے دلایل مین کہ آنحضرت نے بلایا ایک مرد کو باسلام پس کہا اوس
مرد نے مین ایمان نہین لاتا تیرے اوپر تا زندہ کرے تو بیٹی میری کو کہ مردہ ہے
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھا مجھی قبر اوسکی اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ کہا ڈال آیا مین بیٹی کو وادی مین پس فرمایا آنحضرت نے دکھا مجھی
وہ وادی پس ندا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس دختر کو پس
جواب دیا اوسنے لبیک وسعدیک پس فرمایا آنحضرت نے آیا تو دوست رکھتی ہی کہ رجوع
کرے تو دنیا مین کہا نہین یا رسول اللہ پایا مینے آخرت کو بہتر دنیا سے اور
ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
باپ اور ماں تیرے ایمان لائے ہین اگر دوست رکھتی ہی راجع کرون مین تجھی
اوپر اونکی کہا حاجت نہین مجھی ماں باپ کے مینے پایا خدا کو بہتر اور مہربان
زیادہ اونسے یہہ حدیث دلالت رکھتی کہ اولاد مشرکین کو عذاب نہین ہے اور
قصہ زندہ کرنے بیٹو جابر کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی گھر

تہان آئی اوسنے بڑہ کے بسمل کیا اور پسر بزرگ اوسکی کے ساتہہ دیکہتی اس سال کی چہوٹی بیٹی اپنی کو ذبح کیا جسوقت مان اوسکی پیچہے دوڑی وہ کوٹہے پر چڑہ گیا اور اپنے کو زمین پر ڈالا اور مرگیا پس دو نو بیٹی بدعای حضرت زندہ ہوئی — شواہد النبوت مین بتفصیل مذکور ہے اور احیا حضرت کا اپنی آبو کو اور ایمان لانا اونکا جیسا کہ احادیث مین آیا ہی بہی اسی قبیل سے ہی ولیکن محدثین کو صحت ان احادیث مین کلام ہے اور بعضی متاخرین نے اونہین پیرایہ اثبات دیکر بدرجہ اعتبار پہنچایا ہی اور انس رضؓ سے آیا ہے کہ ایک جوان انصار مین سے مرگیا تہا اور اوسکی مان تہے بڑہیا اندہے پس تجہیز و تکفین کیا ہمنی اوس مردہ کو اور تعزیت کی ہمنی اوس عورت کی کہا اوسنی آیا مرگیا میرا بیٹا لوگون نے کہا البتہ مرگیا کہا خداوندا تو جانتا ہی کہ مینی ہجرت کی ہے طرف تیری اور تیرے پیغمبر کے بامید اوسکی کہ یارے اور فریاد رسی کرے تو میرے ہر شدت و محنت مین پس نرکہہ مجہہ پر بار اس مصیبت کا — پس ہم اوس جگہہ سے نہ گئی تہے تا دور کیا ہمنی جامہ مونہہ مردہ سے پس زندہ ہوا اور طعام کہایا اپنی مان کے ساتہہ — روایت کیا اس حدیث کو ابن عدی نے اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور ابو نعیم نے اور یہہ ببرکت التجا اور استغاثہ اوس زن کی تہا ساتہہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس معجزہ حضرت کا ہوئی اور ایسا ہی روایت کیا ہی ابوبکر بن الضحاک نے سعید بن المسیب سے کہ ایک مرد انصار سے مرگیا تہا جب تکفین کرچکی اور آئی لوگ اوٹہانی کو تکلم کیا اور کہا محمد الرسول اللہ اور ایسا ہی آیا ہی کہ زید بن خارجہ انصار سے خزرجی بیچ کہ بدر اور بیعۃ الرضوان مین حاضر ہوا تہا وفات پایے خلافت عثمان رضی اللہ عنہ مین اور تکلم کیا بعد موت کی وہ کلام کہ محفوظ رکہا

لیا اوس سے کہا اَحْمَدُ اَحْمَدَ فِی الْکُتُبِ الْاَوَّلِ صَدَقَ صَدَقَ اَبُوبَکْرِ
نِ الصِّدِّیْقُ الضَّعِیْفُ فِی نَفْسِهٖ الْقَوِیُّ فِی اَمْرِهٖ فِی الْکُتُبِ الْاَوَّلِ
صَدَقَ صَدَقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ فِی
الْکُتُبِ الْاَوَّلِ صَدَقَ صَدَقَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَلٰی مِنْهَاجِهِمْ
مَضَتْ اَرْبَعُ سِنِیْنَ وَبَقِیَتْ سِنَتَانِ اَتَتِ الْفِتَنُ وَاَکَلَ الشَّدِیْدُ
الضَّعِیْفَ وَقَامَتِ السَّاعَةُ - یعنی احمد تعریف وستایش کیا گیا لوح محفوظ
مین راست راست ہے ابوبکر صدیق ناتوان ہے اپنی ذات مین زور آور ہے
اپنی امر مین لوح محفوظ مین راست راست ہے عمر بن الخطاب قوی اور امین ہے
لوح محفوظ مین راست راست ہے عثمان بن عفان اوپر طریق اور راہ اونکی
کی ہے گزرے مین چار سال اور باقی رہے دو سال آوین فتنے اور کہا دیے
زور آور کمزور کو اور برپا ہووے قیامت ایسا ہی مذکور ہے جامع الاصول
مین - اور مواہب لدنیہ مین یون بیان کیا ہے کہ نعمان بن بشیر نے کہا کہ تھا
زید بن خارجہ سرداروں انصار سے درمیان منشی کی راہ مین راہون مدینہ سے
میان ظہر وعصر مونہہ کے بل گرا اور مرگیا پس آئین زنان انصار اور رونین
اوپر اوسکی اور مرد اونکی پس رہا بحال خود تا آنکہ تھا بین المغرب والعشا
سنے آواز کہ کہتا تھا خاموش رہو پس دیکھا لوگون نے کہ ناگاہ آئی یہ آواز
زیر جامہ کے کفن سے پس کھولا مونہہ اور سینہ اوسکا کہتا تھا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ وَکَانَ ذٰلِکَ فِی
الْکِتَابِ الْاَوَّلِ ثُمَّ صَدَقَ صَدَقَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ یعنی محمد رسول
اللہ نبی ہی ناخواندہ خاتم الانبیا نہین کوئی نبی بعد اونکی اور ہے یہہ مسطور

لوح محفوظ مین پہر راست ہیے یہہ رسول اللہ ہین اور رحمت
اللہ کے اور برکتین اوسکی روایت کیا اوسی ابوبکر بن الدنیا نی کتاب
من عاش بعد الموت مین انتہی اور روایت کیا گیا ہی عبد اللہ بن عبید اللہ
انصاری سی کہا تہا مین اوس جماعت مین کہ دفن کیا ثابت بن قیس بن شماس
کو اور مارا گیا تہا وہ یمامہ مین پس سنا ہمنی جس وقت داخل کیا ہمنی اوسکو
قبر مین کہتا تہا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ عُمَرُ الشَّہِیْدُ عُثْمَانُ
بْنُ عَفَّانَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ یعنی محمد رسول اللہ ہین ابوبکر صدیق ہین عمر شہید
ہین عثمان بن عفان نیکوکار ہین رحیم پس نگاہ کیا ہمنی اور دیکھا کہ مردہ ہے
لذ انی الشفا اور اگر تشکیک کرین اور کہین کہ شاید زندہ ہوا اور غشی
واقع ہوی ہوا اور بہی ہے اور براہتہ حضرت کی واقع نہین ہوا تا معجزہ اوسے
کہین خواب اوسکا وہ کہ موت اب امر ہتین کہ پنہان رہیے اور ذکر آنحضرت
اور مدح اونکی ناظر ہی اس طرف کہ یہہ سبب برکت وعزت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے تہا اور اگر کرامت ہی تو بہی معجزہ حضرت کا ہے
اور ابو نعیم نے روایت کیا کہ ذبح کی تہی جابر نی ایک شاۃ اور پکائی تہی او
نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لایا پس بلایا حضرت نی قوم کو اور
فرمایا کہاؤ ولیکن ہڈی ہے نہ توڑو بعد ازان جمع فرمایا ہڈیون کو اور رکہا
دست مبارک اپنا اوپر اور تکلم فرمایا بکلام ناگاہ اوٹہہ کہڑی ہوی شاۃ
کان جہڑ جہڑاکر اپنے اور بعضے اکمل اولیا کہ مظہر قادریت خدا ہیے جل
شانہ کے ہاتہے بشرت متابعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیا ایک بڑ تو اس خارق عادت سے بڑا کہ ایک مرغ کہایا اور ہاتہہ اوپر
ہڈیون اوسکی رکہا اور نام خدا اور رسول کا لیا مرغ اوٹہہ کہڑا ہوا اور

یعنی نکالیں پہہ ہے معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی اور
معلوم ہوا کہ تکلم شاۃ مسمومہ کہ خیبر مین واقع ہوا بعض اوسی قبیل ہونی سے
رکھتی ہین اور بعضے کہتے ہین وہ تکلم ہی کہ پیدا کیا حق تعالی نے شاۃ میت مین
جیسے کہ شجر وحجر مین حروف واصوات پیدا کرتا ہے پروردگار تعالی اور سوا
ہی اون سے بے تغیر اشکال اور نقل ہیات اون کی — اور مذہب شیخ ابو الحسن
اور قاضی ابو بکر باقلانی کا یہہ ہی اور بعضی کہتے ہین کہ بطریق ایجاد
حیات کے ہی اوسمین اولاً اور تکلم ثانیاً اور کہتے ہین کہ حق تعالی نے پیدا
کیا اوسمین حیات اور شگافتہ کیا واسطے اوسکی موتہہ اور زبان اور قدرت
دی اوسے اوپر کلام کے اور ظاہر قول اول ہی واللہ اعلم وصل
اور ایک انواع معجزات اور اقسام اوسکی سے اجابت دعای آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور شفا مین کہا ہی کہ یہہ باب بہت وسیع ہے جداً
اور اجابت دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص جماعت کو نفعاً
وضراً متواتر المعنی اور معلوم ہے ضرورۃً اور حدیث حذیفہ مین آیا ہی
کہ تھے رسول خدا کہ جب دعا کرتے کسیکی لیئی ادراک کرتی دعا حضرت کے
اوسکو بیتی تک اور اشہر اخبار سے اس باب مین دعای آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے انس بن مالک کو کہ دس سال بخدمت حضرت حاضر
ہی اور بانواع نعم وکرامات ظاہر وباطن مخصوص ہوے اور لائی مان اونکی
حضرت پاس اور کہا یا رسول اللہ دعا کر واسطے انس خادم آپکی پس دعا کی
آنحضرت نی اور کہا خدا وندا زیادہ کر مال او ولد اور برکت دی خاص اوسکو
بیچ چیز مین کہ عطا کی ہی نعمت سے — اور روایت کرتا ہی عکرمہ کہ کہا انس نے سوگند
بخدا مال میرا بہت ہی اور اولاد میرے زیادہ سو تن سے اور ایک روایت

مین آیا ہے کہ کہا نہین جانتا مین کسی شخص کو کہ پہنچا ساتہہ رفاہ اور فراخی
عیش اور خوش زندگانی کے جیسا کہ مین پہنچا اور کہا بتحقیق دفن کیا مینے
ساتہہ ان دونون ہاتہہ اپنی کی سوتن اپنی اولاد سے اور سقط اور ولد ولد
نہین بیان کرتا ہون اور آیا ہی کہ نخیل اوسکی دو بار ثمر دیتے تھے اور
از انجملہ ہے دعا حضرت کی عبد الرحمن بن عوف کی حق مین ساتہہ برکت کی وہ رضی
اللہ عنہ کہتا تھا اگر اوٹھاتا مین بالفرض سنگ کو امیدوار ہون کہ پاتا نیچی
اوسکی زر اور کہولی گئی اوسکی واسطی در ورزے رزق کی اور ہجرت سکے
تہی نقد نہین کہ کچہہ چیز تر کہتا تہا اور صلح کیے اوسکے زوجات نی کہ چار تہین ربع
پر کہ حق اونکا ثمن ہے اسی ہزار پر اور ایک روایت مین لاکہہ پر اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ صلح کیا گیا ساتہہ ایک زن کی اوثمن سے کہ اوسے
طلاق دی تہے حالت مرض مین اوپر اسی اور چند ہزار سکے اور وصیت سکے
ساتہہ پچاس ہزار سکے وراے صدقات عظیمہ کے کہ اپنی حیات مین رکہتا تہا اور
آزاد کرتا تہا ایک روز مین تیس غلام اور تصدق کیا ایک مرتبہ کاروان اپنی کو
کہ اوسمین سات سو شتر تہے اور ہر جنس کا مال ساتہہ سامان اونکی اور باعث
اوسکا یہہ تہا کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دیے اوسی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکہا مینے عبد الرحمن بن عوف کو بہشت
مین کہ داخل ہوتا تہا مانند کودک کے پس بشکرانہ اس نعمت کے تصدق کیا تمام
کاروان اپنا اور دعا کی آنحضرت نی واسطے معاویہ بن ابی سفیان کے
ساتہہ تمکین کے بلاد مین پس پائی خلافت و امارت اور دعا کی واسطے
عروہ بن ابی الجعد کے پس بیان کرتا ہے عروہ تہا مین کہ کہڑا رہتا تہا مین کناسہ
مین کہ نام ایک موضع کا ہی تا آنکہ فایدہ حاصل کرتا چالیس ہزار درہم اکدن

نین اور بخاری نے اپنی حدیث مین کہا کہ اگر وہ خاک خرید کرتا اوسمین بھی
فائدہ ہوتا اور بہاگی ایک مرتبہ ناقہ آنحضرت پس دعا کی اور آواز دیے
ناقہ کو پس آئی ایک ہوای تند اور سونپا آنحضرت کو اور دعا کی واسطے
مادر ابوہریرہ کی باسلام پس مسلمان ہوئے اوسیوقت باوجودیکہ برا کہا کرتی
ہتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دعا فرمائی واسطے علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کے کہ نگاہ رکہی گئی گرمی و سردی سے پس ہتے حضرت علی رضی
کہ پہنتے تہے شتا مین ثیاب صیف اور صیف مین ثیاب شتا اور سردی اور گرمی
مضرت نکرتی تہے اور دعا فرمائی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی حق مین کہ گرسنہ
نہوین پس گرسنہ نہوئین بعد ازان ہرگز اور درخواست کی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طفیل ابن عمرو نے ایک آیت وکرامت واسطے قوم اپنی کے
پس دعا کی آنحضرت نے اوسکی لئے اور کہا خداوندا بخش اوسے نور پس
ساطع ہوا نور درمیان ہردو چشم اوسکی پس کہا یارسول اللہ ڈرتا ہون
مین کہ لوگ برص خیال کرین پس پہرگیا اور آیا نور بیچ تازیانہ اوسکی اور روشن
ہوتا تہا تازیانہ اوسکا شب تاریک مین اور نام کیا گیا اوسکا ذوالنور اور
دعا کی اوپر مضر کے پس قحط پڑا اونپر پس مہربانی طلب کی قریش نے حضرت
سے اور دعا کے دور ہوا قحط اونکا اور دعا کی اوپر کسری کی جسوقت کیا پارہ
کیا کتاب آنحضرت کو کہ ٹوٹ گیا ملک اوسکا پس باقی نرہا اوسکی لئی کوئی ملک اور
باقی نرہے فارس کو ریاست اقطار مین اور دعا کی ایک شخص پر کہ قطع
کی اونے حضرت کی نماز کہ قطع کرے حق تعالی اثر اوسکا پس چلا نہ ہوا
وہ شخص اور دیکہا ایک مرد کو کہ بائین ہاتہ سے کہاتا تہا فرمایا سیدہے ہاتہ
سی کہا کہا سیدہے ہاتہ سے نہین کہا سکتا اور دروغ کہا فرمایا کبہی نہ کہا سکیگا

پس

پس نہ اوٹھا سکا ہاتھ اپنا سیدہا اور کہا عتبہ بن ابی لہب کو خداوند امقرر
وسط کل کر اوپر اوسکی ایک سگ اپنی سگون مین سی پس کہایا اوسی شیر نے
اور حدیث دعای آنحضرت اوپر قریش سے کہ رکہا سکینہ اوپر گردن مبارک کے
مشہور ہی اور کشتہ ہوی وہ لوگ غزوہ بدر مین اور کج کرنا حکم بن العاص
کا اپنی موہنہ کو اور پوشیدہ کرنا اپنی چشم کو نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے بقصد تہکم اور استہزا کی اور فرمانا آپ کا ایسا ہی ہو وے
تو پس ایسا ہی تہا جب تک موا اور دعا کے اوپر محلم بن جثامہ سے کہ
قبول نہ کرے اوسے زمین اور جب اوسے قبر مین رکہتے تہے باہر ڈال دیتی
تہی زمین چند مرتبہ ایسا ہی اتفاق ہوا آخر الامر رکہا اوسی طرف وادی مین
اور اوٹہائی دیوار ساتہ پتہرون کی اور ایسی دعا کے اوپر ابن عامر راسب کے
کہ یموت طریدا وحیدا یعنی مرے راندہ شدہ تنہا اور ایسا ہی ہوا۔
اور کہا ہی صاحب شفا نے کہ مثال اسکی بہت مین اندازہ حصر و احاطہ سے
وصل کرامتون اور برکتون آنحضرت مین جس چیز کو کہ لمس و
مباشرت فرماتی صحیح مین آیا ہی کہ باہر لائین اسما بنت ابی بکر رضی جبہ
طیالسہ اور کہا کہ یہہ جبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنا ہی اور
ہم اسے دہوتی ہین واسطے بیمارون کی اور طلب شفا کرتے ہین اور
تہی چند اشعار شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلاہ مین خالد بن
الولید کے جس جنگ مین حاضر ہوتا فتح اور فیروزی پاتا اور ڈالا آنحضرت
نی بقیہ آب وضو اپنی سے بیر قبا مین پس خشک اور کم تہوا پانی اوسکا سرگز
اور آب دہن مبارک ڈالا بیر مین کہ دار انس مین تہا پس نہ تہا مدینہ
مین کوی چاہ شیرین تر پانی اوسکی سے اور گذرے آنحضرت اوپر

ایک چشمہ آب کی اور پوچھا نام اوسکا کیا ہی کہا نام اوسکا بیسان ہی اور
پانی اوسکا شور ہے فرمایا بلکہ نام اوسکا نعمان ہے اور آب اوسکا خوش
پس خوش ہوا پانی اوسکا اور لایا گیا حضرت پاس ایک ڈلو آب زمزم
سی اور ڈالا آب دہن مبارک اپنا اوسمین پس تہا خوشبو زیادہ مشک سے
اور ڈالا آب دہن شریف ایک ڈلو مین چاہ سے اور ڈالا اوس
چاہ مین فایح ہوی اوس سے بوی مشک اور دی زبان شریف
اپنی حسنین رضی اللہ عنہما کو پس چوسے اوتہون نے اور ساکن ہوے
حالانکہ روتی تہے قبل اوسکی عطش سے اور ڈالتی تہے آب دہن مبارک
اپنا لڑکون شیر خوارہ کے موہنون مین پس کفایت کرتا اونکو تا بشب
اور گزرا ہے ذکر اوسکا باب حلیہ شریف مین اور از انجملہ ہے برکت
دست مبارک شریف اور لمس اوسکا اور غرس نخیل واسطی یہود کے
اور ثمر دینا اوسکا اوسی سال نفسہ اسلام سلمان فارسی مین کہ مکاتب کیا تہا
اونہین یہودنے اوپر چالیس اوقیہ کے اور غرس نخل جب تک کہ ملند ہووے
اور اوگی تمر ایک نخل کہ کسی اورنے تغرس کیا تہا اور روایت کیا ہے
ابن عبد اللہ نے کہ وہ غارس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تہے اور بخاری
نی کہا کہ سلمان اور شاید دو توشریک ہون اوسمین اور اوس ایک نخل
کو ہے انحضرت نی قلع فرمایا اور غرس کیا اونہے بہی ثمر دیا اوسی سال مین
اور دیا حضرت نی مثل بیضہ دجاجہ کے ذہب سے بعد ازان کہ گزارا اوسے
زبان مبارک اپنی پس دیا اوسے چالیس اوقیہ اور باقی رہا اوس پاس
مثل اوس چیز کے کہ دیا تہا اور اوقیہ وزن اربعین کو کہین اور حسن
بن عقیل کہ ایک صحابہ سے ہین کہتے ہین کہ دیا مجہی انحضرت نی شربت

سویق کہ پیا تہا اول اوس سے آپ نے اور پیا مینی آخر اوسکو پس ہمیشہ
تہا غنیت کہ پاتا تہا سیرابی اوسکی جب تشنہ ہوتا مین اور سردی اوسکی جب
گرم ہوتا تہا مین **اور** منجملہ برکت حضرت سی ہے شیر مین کو سپیدون سکے
مثل قصہ شاۃ ام معبد اور شاۃ انس اور غنم حلیمہ اپنی مرضعہ کے اور
اونٹنیون اوسکی مین اور شاۃ عبد اللہ بن مسعود کہ نہ متصل ہوا تہا اوسکے
ساتھ نر اور شاۃ مقداد اور سوائی اوسکی **اور** از انجملہ ہے توشہ دیا
حضرت کا اصحاب کو مشک آب سے بعد از آنکہ باندہ دیا تہا موتہہ اوسکا
اور دعا فرمایی جب حاضر ہوا وقت نماز نزول کیا اور کہولا اوسکے تئین ناگاہ دیکہا کہ
اوسمین شیر خوش و شیرین ہے اور کف اوسکی موتہہ پر **اور** ہاتہہ پہیرا
حضرت نی اوپر سر عمر بن سعد کے اور دعا برکت فرمائی پس اسی برس
عمر اوسکی ہوی اور ہنوز جوان تہا اور جوان اس عالم سے گیا ۔ شفا
مین کہتا ہے کہ مثل ان قصص کے بہتون سے روایت کئی ہین **اور**
مسح کیا حضرت نی اوپر سر قیس بن زید جذامی کے اور دعا کی اوسکو پس
سو برس کا ہوا اور تمام سر اوسکا سفید ہوا تہا الا موضع کف آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم اور جہان دست مبارک حضرت گزرا تہا **اور** پاک
کیا تہا آنحضرت نی موتہہ عابد بن عمر سی کہ مجروح ہوا تہا روز حنین اور
دعا فرمائی اوسکی حق مین پس تہا غرہ مثل غرہ فرس اور نام کیا اوسے
اغر **اور** مسح کیا موتہہ قتادہ بن ملحان کو پس تہا اوسکی موتہہ کو براقت
و لمعان یہان تک کہ دکہای دیتا تہا موتہہ اوسکی موتہہ سے اندر جیسا کہ
معلوم ہوتا ہے آئینہ مین **اور** مسح کیا راس عبد الرحمن بن زید بن الخطاب
بن الخطاب کا اور وہ قصیر تہا اور پدر اوسکا طویل پس دعا کی اوسکو

ساتہہ برکت کی اس سر اقدس مردون کا ہوا طول اور حسن اور جمال مین
اور برکت پاشید کے آپ سے اوپر موںہہ زینب بنت ام سلمہ کے پہچانا
نہ جاتا تہا موںہہ کسی عورت مین وہ جو پہچانا جاتا تہا اوسکی موںہہ پر حسن وجمال
سی اور کہتی ہین کہ وہ پاشید کی آب از روی مزاح اور ہزل تہا تعالی اللہ
جو حالی مزاح وہزل یہہ تہا عزم وجد کو کیا تاثیر ہو گے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور عتبہ ابن فرقد ایک مرد تہا کہ زنان متعدد رکہتا تہا اور وہ بتعصب
بلکہ بکر خوشبوئین ملتی تہین اور عتبہ طیب مین سب پر غالب وفایق ہوتا تہا
اور سبب اوسکا وہ تہا کہ انحضرت نے مسح کیا تہا شکم اور پشت اوسکا
بسبب عارضہ نملہ کے اور پیدا ہونا جودت وجلادت کا فرس ابی طلحہ مین
ساتہہ برکت سوار ہونے انحضرت کی ازان بعد کہ نہایت تنگ گام تہا اور ایسا
ہوا کہ کوئی فرس مسابقات ومجارات اوسکی ساتہہ نکر سکتا تہا اور
پیدا ہونا سرعت وسبکی کا جابر مین بعد از سستی وماندگی کے ساتہہ برکت
خلانیدن چوب کے کہ دست شریف مین تہی ایسا تیز ہوا کہ کوئی زمام اوسکی
نہ روک سکتا تہا اور جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہ پشت اسپ
پر نہ بیٹہہ سکتا تہا اور انحضرت صلعم نے اوپر سینہ اوسکی کے مارا ایسا ہوا فارس
ترین عرب اور ثابت ترین اونکا اور از انجملہ دینا حضرت کا ہے عکاشہ
کو پیچ درخت وقت شکستہ ہونے اوسکی شمشیر کے روز بدر اور ہوجانا اوسکے
ہاتہہ مین اوس پیچ کا شمشیر بران اور قتال کرنا اوس کا ساتہہ اوس
شمشیر کے ہمیشہ مواقف ومشاہد مین تا وقتیکہ شہید ہوا قتال اہل ردت
مین اور نام اس سیف کا عون تہا اور ایسا ہی دینا حضرت کا عبد اللہ
بن جحش کو روز احد شاخ خرما اور ہوجانا اوسکا ہاتہہ اوسکی مین شمشیر اور

لگانے

شکایت کرنا ابوہریرہ کا نسیان احادیث کو اور امر کرنا اوسکو ساتھ پھیلا رداکی اوپر
رکھنا دست مبارک اتارنا اوسکی مین اور امر کرنا ساتھ ضم رداکی اور حاصل
ہونا حفظ علم کا ساتھ برکت دست شریف کی مشہور ہے اور انتقال اس عالم
سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تا فتح کیا حق تعالی نے مکہ
وخیبر اور بحرین اور باقی جزیرہ عرب کو اور ارض یمن بتمامہ اور لیا جزیہ
کو مجوس ہجر سے اور بعض اطراف شام اور ہدیہ پیشکش بھیجا حضرت کو ہرقل
بادشاہ روم نے اور صاحب مصر واسکندریہ کہ مقوقس ہو وی اور ملوک
عمان اور نجاشی ملک حبشہ نے اور ایمان لایا جب رحلت فرمای آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عالم سے اور اختیار کیا حق تعالی نے اوسکی
واسطی جو کچھ تھا حق تعالی کے نزدیک تہا کرامت سی قیام کیا امر بعد از حضرت
خلیفہ راستین اوسکی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پس اصلاح کیا اور
جمع اور قوی وہ جو متفرق تہا اور پریشان اور سست ہوا بعد از حضرت
اور ایسی شجاعت بروی کار لائی کہ کوی ایک صحابہ عظام سے مانع نہو سکا
اونکو اوس سے باوجودیکہ سب رای توقف مارتی تھے خلیفہ اول نے
کمر ہمت وشجاعت باندھی اور طی کیا جزیرہ عرب کو اور عدل گستری
کی اور برانگیختہ کیا جیوش اسلامیہ کو اوپر بلاد فارس کے بصحابت خالد
بن الولید کے پس فتح کیا اندک اوس سے اور لشکر دوسرا بصحابت
ابی عبیدہ بن الجراح طرف شام کے اور جیش دیگر بصحابت عمرو بن العاص
طرف مصر کے اور فتح کیا جیش شامی کو ایام خلافت اوسکی میں بصرہ اور
دمشق اور مخالیف اوسکی کو بلاد حوران اور توابع اوسکی سی — پس طلب
واختیار کیا اوسکو اپنی پاس حق تعالی نے برحمت ومنت رکھی اسلام اوس

اہل اسلام پر ساتھہ الہام کرنیکے اور استخلاف عمر فاروق ہوگئے اور قیام کیا بامر
بعد از خلیفہ اول قیام تمام تمام قوت سیرت اور تمام و کمال عدل مین اور فتح کئی اونہنے
بلاد شامیہ بالتمام اور دیار مصر تا انتہا اور اکثر اقلیم فارس اور کسریٰ کیا کسرے
کو اور خوار کیا اوسی نہایت خوار اور بہیا تا اقصی مملکت اوسکی اور قیصر کیا دست
قیصر بلاد شام سے اور ایجاز کیا تا قسطنطنیہ اور انفاق کیا مال اوسکا راہ خدا
مین درمیان مسلمانون کے جیسا کہ خبر دیتے تھی اور وعدہ کیا تہا ساتھہ
اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور بعد ازان دولت
عثمانیہ ممتد ہوے ممالک اسلامیہ پر انتہاے مشارق ارض اور مغارب اوسکے
تک پس مفتوح ہوے بلاد مغرب تا اقصی اندلس اور قیروان اور سبتیہ اوس
چیز سے کہ متصل بحر محیط ہے اور ناحیہ مشرق سے تا اقصی بلاد چین اور
مارا کسرے کو اور ہلاک ہوا وہ اور زوال قبول کیا اوسکی ملک نے بالتمام
اور مفتوح ہوے مداین عراق و خراسان و اہواز اور قتال مسلمانون نے
ساتھہ ترک کی قتال عظیم اور آیا خراج مشارق و مغارب سے اور یہہ سب
بہ برکت تلاوت و [illegible] اونکی قرآن عظیم کو اور جمع کرنا اوسکا اور حفظ
قرآن عظیم سے کہ فتح اسلام ساتھہ قرآن عظیم کے ہی اور تھے ملازمت و
خدمت اوس رضی اللہ عنہ سے قرآن کو عظیم تر اور وافر تر فتح ہوے
اوسپر بلاد اسلامیہ اکثر و وافر ــ بعد ازان خلیفہ مطلق اور امام برحق تھے
علی رضی اللہ عنہ ہوے لیکن لوگون نے قدر و منزلت اور مرتبت اونکا نہ پہچانا
اور براہ خلاف و نزاع اونکی علی اور کمر اوپر مخالفت اونکی محکم باندہے پس
ہوا وہ جو ہونا تہا فَاِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ یعنی ہم سب واسطے خدا کے
ہین اور ہم اوسکی طرف رجوع کرنیوالے ہین توربشتی نے کہ علما فقہ و حدیث

اور حنفی المذہب ہی کتاب عقاید میں لکھا ہی کہ محاربان علی مرتضی تین قسم ہین ۔ ایک جماعت نے اونکو نہ پہچانا اور ایک قوم نے محبت دنیا اختیار کی اور ایک گروہ نے خطا در اجتہاد کی اور کہا ہی کہ حق عایشہ صدیقہ اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم مین اسکی سوا ہے اور اعتقاد نکرنا چاہیے اور از انجملہ قول حق سبحانہ ہی آیۃ هُوَ ٱلَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُشْرِكُونَ اور وہ ایسا خدا ہے کہ بھیجا اپنی رسول کو ساتھ ہدایت اور دین راست کی تاکہ غالب گردانی اوسے سب دینون پر اور اگرچہ ناخوش رکھین مشرک اور یہہ امر ظاہر و عیان ہے کہ دین اسلام جیسا کہ خبر دی ہے غالب و فایق ہے اوپر سب ادیان کے اور از انجملہ قول حق جل و علا ہی آیۃ إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ وَرَأَيْتَ ٱلنَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ ٱللَّهِ أَفْوَاجًا یعنی جسوقت آئی یاری اور فیروزی خدا کی اور دیکھا تونی لوگون کو کہ داخل ہوتی ہین خدا کی دین مین فوج فوج لیس گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور نرہا بلاد عرب مین کوی موضع کہ نہ آیا اوسمین حکم اسلام وَلِلَّهِ ٱلْحَمْدُ اور قسم دوسری اخبار ہے کہ واقع ہوی ہین احادیث مین از انجملہ ہے روایت حذیفہ بن الیمان کہ کہا خطبہ پڑہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایکدن لیس چھوڑ نہ گئے کوئی چیز کہ واقع ہوے جیسے ہی قیامت مگر وہ کہ حدیث فرمایا اوسکو جسنے یاد رکہنا تہا اوسی یاد رکہا اور فراموش کرنا تہا اوسنی اوسکو فراموش کیا اور تحقیق جانا ہی اوسکو یارون ہمارے نی اور کبہی ظاہر ہوتی ہی کوی چیز اوس سے کہ مین بہولگیا ہوتا اوسکو پس دیکہتا ہون مین اوسی اور پہچانتا ہون اور یاد کرتا ہون جیسکہ یاد رکہے ایک مرد صورت و شکل مرد غایب کی اپنی سے اور جب دیکہی پہچانے اوسکو

اور کہا حذیفہ نے نہین جانتا ہین کہ فراموش ہوی ہو یاران ہمارے کو یی چیز
یا دیدہ و دانستہ اوسی بہلا دیا ہو سنجد اسو کند ترک نفرمایا کچھہ فتن آئندہ سے اور
نہ گروہ ہونیوالون کی تمام گزرنے دنیا تک کہ تین سو مرد آپ کی ہمراہ ہتے مگر
وہ کہ ذکر فرمایا نام اونکا اور باپ اور قبیلہ اونکی کا اور یہ کہا ہی ابو ذر رضی
اللہ عنہ نے کہ ترک نہین کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسی اوس
چیز سے کہ ہلاتا ہی پرندہ بازو اپنی آسمان مین مگر وہ کہ بیان کر دیا ہے ہمارے
لئی اوس سے علم اور روایت کیا ہے مسلم نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے درباب ذکر دجال کہ بہیجین مسلمان دس سوار طلیعہ اور مین پہچانتا
ہون نام اونکی باپون کے پہچانتا ہون رنگ اونکی افراس کے اور وہ بہتر
سوارون کی ہو دین روی زمین پر اور بتحقیق ذکر کیا ہے آئمہ اخبار
صحیحہ نے اوس چیز سے کہ جتایا ہی آنحضرت نی اپنی اصحاب کو اور وعدہ فرمایا
اونکو غلبہ سے اوپر اعدا کے اور فتح مکہ اور بیت المقدس اور یمن اور شام
و عراق اور ظہور امن طریق تا سفر کرے ایک عورت تنہا حیرہ سی طرف
مکہ کے نہین خوف کرتی مگر خدا سے جیسا کہ حدیث مین آیا ہے اور نزول
مدینہ مین اور فتح خیبر اوپر ہاتہہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے اور
فتح کرنا خدا تعالی کا اوپر امت حضرت کی دنیا سے اور تسمت کرنا اونکا کنوز
کسرے اور قیصر کو اور ذہاب کسرے اور فارس کا یہانتک کہ نہوت بعد ازان
کسرے اور قیصر لیکن کسرے پس منقطع ہوا ملک اوسکا بالکلیہ اور پارہ پارہ ہوا
جیسا کہ پارہ کیا تہا اوسنے منشور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قیصر
منہزم ہوا شام سے اور آیا اقصی بلاد اسلام مین اور فتح کیے مسلمانون نے
بلاد اوسکی اور تہا یہہ زمانہ خلافت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

مین جب کہ اوسکا اور خبردار و آگاہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حدوث فتن و اختلاف اہوا اور سلوک سبیل پیشینیان یہود و نصاری
سی اور افتراق امت کا اوپر تہتر فرقون کی اور نجات ایک فرقہ کے
اور پہچاننا اہل تنعم اور اسراف کا امت سی فروش اور رہنا علوق
کا صباح و مسا مین اور رکہنا صفحہ یعنی کاسہ کا اور اوٹہانا اور تکلف
و تنعم طعامون مین اور پوشش دیوارون کی مثل پوشش کعبہ کے
اور خواہش نیاز اور خدمت کرنا دختران فارس و روم کا اور
فرمایا جب لوگ اب کرین پیدا اوپر خدای تعالی عذاب اور جنگ میان
اونکی اور موکل اور معین کرے اونکی بدون کو اوپر اونکی نیکون کے
اور جاوین نیک درمیان سی پی در پے اور آگاہ و خبردار کیا تقارب
زمان اور جلد گذرنا اوسکا نزدیک قیامت کے اور اوٹہ جانا علم کا
اور موت علماکے اور ظہور فتن اور پیدا ہونا ہرج و مرج کا کہ اول
اوسکا واقعہ عثمان رضی اللہ عنہ تہا تا واقعہ حرہ تک واقعہ حرہ شیخ مشایخ
سی ہے کہ زمان یزید و مرید مین واقع ہوا وقد ذکرنا فی تاریخ المدینہ
یعنی بدرستی یاد کیا ہمنی تاریخ مدینہ مین اور خبر دی ساتہہ واقعہ
مسیلمہ کذاب کی اور انذار فرمایا ساتہہ ردت اونکی اور فرمایا وای ہے
اہل عرب کو اوس شر سے کہ نزدیک پہنچا ہے اور فرمایا لپیٹی گئے
میرے واسطی زمین اور دکہای گئی مشارق و مغارب زمین کے اور
نزدیک ہے کہ پہنچی ملک میرے امت کا وہان تک کہ پیچیدہ ہوا ہی زمین
سی اور اب ہی دراز ہوا ملک مشرق و مغرب مین مابین ارض ہند کے
کہ اقصی مشرق سے تا بحر طنجہ تک کہ ورای اوسکی عمارت نہین ہے

اور ملک نہین ہوئی سی کوئی امت امتون سی اور بمستد و دراز ہنین
ہوا جنوب اور شمال مین مانند اوسکی اور فرمایا ہمیشہ ہووین اہل غرب
غالب اوپر حق کے تا آنکہ برپا ہووی قیامت اور مراد باہل غرب بعضے
عرب رکھتی ہین اسواسطی کہ غرب بغین معجمہ اور سکون را بمعنی ڈول ہے
اور عرب مخصوص ساتھ پانی دینے لوگے ہین کذا قیل بعض نے مراد باہل
غرب اہل دیار مغرب رکھی ہی کہ غلبہ برحق اونمین زیادہ ہووے اور
بعض روایات مین اہل مغرب واقع ہوا اور یہہ روایت مقوی اس معنے
اخیر کے ہی اور حدیث دوسرے مین روایت ابی امامہ سے آیا ہی
کہ ہمیشہ ہووی طایفہ امت میری سی غالب برحق اور قاہر بر اعدای دین
تا آنکہ آوی اونکو امر خدا یعنی قیامت اور حال آنکہ وہ اسی حال پر ہوونگے
کہا یا رسول اللہ کہان ہووین وہ فرمایا بیت المقدس مین اور خبر دی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ ملک بنی امیہ اور ولایت معاویہ
کے اور فرمایا آگاہ ہو قریب ہی کہ تو والی ہوگا امر امت میرے کا اور جب ایسا
ہووی قبول کر نیکون کو اور عفو و درگذر کر بدون سے کہا معاویہ نے
اوس روز سے امیدوار رہا مین کہ مبتلا ہونگا ساتھ ملکداری کی اور
مواہب لدنیہ مین بروایت ابن عساکر لایا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا مغلوب نہین
ہوتا معاویہ ہرگز اور علی مرتضی نے روز صفین کہتے تھے کہ اگر سنتے ہم اس
حدیث کو قتال نکرتی ہم ساتھ معاویہ کے اور لینا بنی امیہ کا مال خدا کو دولت
دنیا اور فرمایا ساتھ مادر ابن عباس کے کہ تیرے شکم مین لڑکا ہی جب پیدا
ہو لی آ اوسی میرے پاس جب پیدا ہوا اوسکو حضرت پاس لایی پس اذان
کہی کوش راست اوسکی مین اور اقامت کوش چپ مین اور چکھایا اوسے

لعاب

لعاب دہن اپنا اور نام رکہا عبد اللہ اور فرمایا لیجا ابو الخلفا کو اور خبر دی ساتہہ غالب آنی ترک کے عرب پر اور خبر دی ساتہہ خروج بنی عباس کے بعلمہاے سیاہ اور پہنچنا اونکی ملک کا زیادہ اوس پر کہ مالک ہوی اور وہ جو دیکہا اہل بیت آنحضرت نے اونکی ہاتہہ سے قتل و سختی و پراگندگی سے اور خبر دی ساتہہ قتل علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی اور یہہ کہ بدبخت ترین قوم وہ کوی ہی کہ رنگین کرے اس ریش اونکا ساتہہ خون کے اور یا اینکہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ قاسم جنت و نار ہین لاتی ہین دوستون اپنی کو جنت مین اور دشمنون کو نار مین اور یہہ خبر دہندہ ہی اوس چیز پر کہ اور احادیث مین واقع ہوا ہی کہ علی رضی اللہ عنہ حکم نایب رکہتی ہوت روز محشر در پیش حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسا کہ ساقی کوثر اوس باب مین واقع ہوا ہی اور شفا مین کہا ہی کہ دشمن حضرت علی رضہ کے خوارج اور ناصبیہ اور ایک طایفہ ہی کہ نسبت کئی جاتے ہین طرف اونکی طرف اونکی روافض سے اور تکفیر کرے ہی اونکی اور حدیث دوسرے مین منقبت حضرت علی رضی اللہ عنہ مین واقع ہوا کہ تجہہ مین مشابہت ہے ساتہہ عیسی بن مریم کے ساتہہ کہ دشمن رکہا اوسی یہود نے تا بہتان کیا اوسکی مان کو اور دوست رکہا نصارے نے تا فرود لائی اوسکو اوس مرتبہ مین کہ نہین حاصل اوسکو اور فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے ہلاک ہوتی ہین میرے سبب دو مرد ــ محب مفرط کہ مدح کرتا ہی میرے وہ جو نہین مجہہ مین اور مبغض کہ باعث ہوتا ہی اوسکو بہتان کرتا میرے اوپر عداوت کو اور خبر دی آنحضرت نے بیشہادت عثمان رضی اللہ عنہ درحالت تلاوت فرقان حمید اور فرمایا کہ پڑے خون اوسکا اوپر آیہ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ کے

اوفرمایا کہ مارا جاوے مظلوم اور خبر دی کہ خدا تعالی پہناوی عثمان کو پیراہن
اور وہ چاہین کہ اوتارین اوس سے اور ایک روایت مین آیا کہ فرمایا
عثمان کو پہنہاتا ہے تجہی خدا تعالی چاہی کہ نہ اوتارے تو اوسی بدن اپنی سے
اور خبر دی عثمان کو بہ بہشت اوپر بلائی کہ پہنچی اوسکو اور فرمایا کہ تا حیات عمر
ظہور فتن نہوگا اور خبر دی بمقتل عمر اور کہنا مارا جاویگا شہید اور
خبر دی بمحاربہ زبیر ساتہہ علی رضہ کے اور پشیمان ہوتا اوسکا اور ساتہہ اور
کرنے سگون کے اوپر بعض ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حواب مین کہ نام ایک موضع کا ہے میان مکہ اور بصرہ کے گذشتہ ہوتی ہین گرد
اوسکی کتگان بہت اور ظاہر ہونا اس حال کا اوپر عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا کے بوقت نکلنی اونکی طرف بصرہ کے واقعہ جمل مین اور خبر دی
عمار یاسر کو کہ مارین اوسی فیئہ باغیہ پس مارا اوسکو اصحاب معاویہ نے اور
خبر نزدیک ہنواتر ہے اور عبد اللہ بن زبیر کو کہا وای لوگون کو تجہ سے
اور وای تجکو لوگون سے پس تہا امر اوسکا ساتہہ حجاج کے وہ جو تہا اور
کہا ابن عباس کو کہ کم کرتا ہے تو اپنی بصر کو اور پہر پہرے جاتی ہے طرف
تیری روز وفات تیری کی وَكَذ قِصَّةٌ اور خبر دی ساتہہ شہادت زید بن حارثہ
اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ اور فتح کرنا خالد کا قتال مین
غزوہ موتہ مین کہ مسافت کہاں تہی جب کہ بیان اوسکا مجمل آویگا اور قرمان
کہ آنحضرت نی خبر دی کہ وہ اہل نار سے ہی اور واقعہ خیبر مین اتنا لڑا کہ لوگ
حیران رہی اور شاید کہ باطن بعض صحابہ مین خبر دینی آنحضرت مین شک سینے
راہ پای ہو آخر سخت زخم کہای اور بیتاب ہوا اور اپنی تئین اپنی ات سے
آپ مارا پس خبر حضرت کو پہنچائے فرمایا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ابیا ... نام موضع

قرمان بضم قاف وسکون ... مردیے بود

وانّی

وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اور فرمایا آنحضرت نے درمیان جماعت کی کہ اونمین ابوہریرہ
اور سمرہ بن جندب اور حذیفہ سے تہے وہ کہ آخر جو مرے تم مین سے آتش مین جانے
مرا یعنی آتش دنیا اور تہا آخر اونکا سمرہ کہ پیر و خرف ہو اتہا آتش افروختہ
کی ہتے تا گرم ہووی پس جلا اوسمین اور خبر دی آنحضرت نے غزوہ مین
کہ حنظلہ کو ملایکہ غسل دیتی ہین فرمایا اوسکی زوجہ سے پوچھو کہ حقیقت حال کیا ہے
کہا جنب تہا جب سنا کہ کار آنحضرت پر سخت ہی فرصت غسل کے نپاسے
اور مارا گیا ابو سعید خدری سے کہتا ہی بایا مینی سر اوسکا کہ اوس سے پانی
ٹپکتا تہا اور خبر دی کہ قبیلہ ثقیف کذاب و سفاک ہوگا پس پای گئی دو شخص
ان دو صفت کی ساتہہ کذاب - مختار ابن عبیدہ کو کہین اور سفاک - حجاج
بن یوسف اور قصہ مختار کا مشہور ہے اور فرمایا امام حسن رضی اللہ
عنہ کے حق مین کہ یہہ فرزند میرا سید و سردار ہے اور قریب ہے کہ صلح
دیوی خدا تعالی بسبب اوسکی درمیان دو گروہ کی مسلمانون سے اور مصداق
اسکا صلح کرنا حضرت امام بر حق کا ساتہہ معاویہ کی جیسا کہ مشہور ہے
اور خبر دی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو کہ تم پہلی سب اہل بیت میرے سے
پاس پہنچو گی پس وفات پای بعد آٹہہ یا چہہ مہینے کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اور فرمایا زودترین ازواج کا لحوق بیچ ساتہہ میرے
وہ ہی جسکے ہاتہہ درازہوں کہ مراد سخاوت ہے اور بیچ زینب رضی تہین کہ ہاتہہ اونکے
کاروبار اور تصدق مین دراز تہے اللہ اکبر اور خبر دی ساتہہ قتل امام حسین
علیہ السلام کے طف مین اور نشان دیا کہ قاتل اوسکا کلب ابقع کہ نام اوسکا شمر
ذی الجوشن ہے ہوگا اور باہر لائی دست مبارک مین خاک مضجع و مرقد
اونکی کے اور مواہب لدنیہ مین لایا ہی جب قتل کیا اشقیای جہنم ماوا نے

حسین علیہ السلام جگر گوشہ رسول اللہ کو بہیجا اونہون نے براہ کو طرف یزید پلید
کی پس شروع کیے اونہون نے تحقیر و تکذیب سر مبارک کے ناگاہ نکلا اوپر دیوار سے
ایک ہاتہہ کہ اوس پاس قلم تہا حدید سے اور لکہی سطر **شعر**

اترجو امۃ قتلت حسینا شفاعۃ جدہ یوم الحساب

کیا امید رکہتی ہی وہ امت کہ قاتل حسین ہے شفاعت جد امجد اوسکی کے دن حساب
کے پس بہاگی اور چہوڑا سر مبارک کو اور خبر دی کہ خلافت بعد از حضرت
تیس برس رہیگی اور بعد ازان بادشاہت اور ایک روایت مین بادشاہ گزندہ اور
خبر دی حال اوس قریب سے اور نشان دیا اون امراکا کہ تاخیر کرین نماز
کو اوسکی وقت سے اور فرمایا قریب ہے کہ پیدا ہووین میرے امت مین ستیر
دجال کذاب اونمین سے چار عورتین ہونگی اور وہ سب دروغ کہتی ہین اوپر
خدا اور رسول خدا کی آخر اونکا دجال کذاب یعنی وہ کہ آخر زمان مین نکلیگا
اور ایک روایت مین آیا کہ سب دعوی نبوت کرین اور فرمایا نزدیک ہے کہ بہت
ہووین درمیان تمہارے عجم کہاتی ہین تمہارے بیچ مین اور مارتی ہین گردن
تمہارے اور برپا نہین ہوتی قیامت تا آنکہ نکلتا ہے لوگون کو ساتہہ عصا اپنے
کی قحطان سے یعنی بادشاہ اور حاکم ہووی تمہارے پر اور فرمایا خیر
قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم یعنی بہترین تمہارے
ہمزمان میرے ہین پہر وہ لوگ کہ متصل اور نزدیک اونکے ہین پہر وہ کہ اونسے
ملحق و متصل ہین ۔ مراد صحابہ اور تابعین اور اتباع تابعین ہین اور ایک روایت
بخاری سے تا چہار مرتبہ آیا ہی بطریق شک بعد ازان ظاہر و فاش ہووی کذب
و دروغ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آتی ہین ایک گروہ کہ گواہی دیتی ہین بغیر
طلب گواہی کے اور خیانت کرتے ہین اور امانت نہین اختیار کرتے اور نذر

کرتے ہین اور وفا نہین کرتے اور فرمایا نہین آتا کوئی زمانہ مگر وہ کہ زمانہ پیچھے اوس سے بدتر ہے اور اوسکو نقض کیا ہی ساتھہ زمانہ عمر بن عبد العزیز کے کہ بعد از جماعہ سابقہ بنی مروان سی آیا اور جواب دیا ہی کہ یہہ حکم باعتبار اغلب کے ہی اور فرمایا ہلاک امت میری کا اوپر ہاتھہ کودکون کے ہوگا قریش سے اور ابو ہریرہ کہ راوی اس حدیث کے ہین کہتے تھے اگر چاہون مین ذکر کرون اونکو نام بنام اور کہتے تھے ابو ہریرہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اِمَارَۃِ السِّتِّیْنَ یعنی پناہ چاہتا ہون مین ساتھہ خدا کے امیری وسرداری سال ششم سی پس گزرے وہ رضی اللہ عنہ اس عالم سے پیش از سال ششم کے کہ بادشاہی یزید علیہ کی اوسمین تھے اور خبر دی آنحضرت نے بظہور قدریہ اور مرجیہ ورافضیہ وخوارج کے اور فرمایا درباب خوارج کہ وہ خروج کرتے ہین اوپر بہترین فرقہ کے اور مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اصحاب اونکی ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور فرمایا علامت اونکی ایک مرد سیاہ رنگ کہ اوسکو ذو الثدیہ کہتے ہین ایک بازو اوسکا مانند پستان زن ہی کہ ہلتا اور حرکت کرتا ہی اور سیما اونکا سحلیق راس ہو دی اور مارا اونکو امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نی اور حدیث دوسری مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ اگر پاؤن مین اونکو مارون مین مانند عاد وثمود کے اور خبر دی ساتھہ سب آخر اس امت کی اول امت کو جیسا کہ رفضہ کرتے ہین اور خبر دیے ساتھہ قلت انصار کے تا آنکہ ہو وین باندازہ نمک کے طعام مین اور ہمیشہ ہو وی امر اونکا متفرق تا آنکہ باقی نہو وے واسطے اونکی جماعت اور ہو وین اوپر اونکی برگزیدگی اور اختیار کرنا امرا اور ولاۃ کا اور لوگون کو ولایت وحکومت ورعایت مین کہ ساتھہ اونکی کرین اور اونکی ساتھہ

تکین اور یہہ زمان معاویہ مین تہا اور خبر دی کہ آخر زمانہ مین مردم اراذل
اور راسی غنم اور برہنہ تن اور برہنہ پا تطاول کرین عمارتون مین اور جنی دام
بیتہ کو یعنی بیجے لی اپنی کو کنایہ ہی کثرت تسری سے اور خبر دی کہ بعد
ازین قریش واحزاب جنگ نکرین ساتہہ آنحضرت کی اور وہ غزوہ خندق مین فرمایا
کہ بعد ازین کافر ہم پر چڑھکر نہ اوین اور ایسا ہی واقع ہوا اور خبر دے
ساتہہ وقوع موتان کے بعد از فتح بیت المقدس اور مراد ساتہہ اوسکے
وبا اور طاعون ہے اور اکثر استعمال موتان کا موت مواشی مین ہے اور
ظاہر امراد طاعون عمواس ہے کہ زمان امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ مین
پڑے تہی کہتی ہین کہ تین روز مین ستر ہزار آدمی مریے واللہ اعلم
اور وعدہ کیا سکونت بصرہ اور خبر دی کہ صحابہ جنگ کرتے ہین بحر
مین اور بیٹہتی ہین جیسا کہ ملوک بیٹہتی ہین کہا ہی کہ وقوع اوسکا امارت معاویہ
مین تہا در زمان خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ اور خبر دیے کہ
اگر ہو دین معلق بہ ثریا یا دین اوسکو لوگ ابنای فارس سے اور
اکثر لوگ اسی حمل اوپر سلمان فارسی اور امثال اوسکی کرین اور بعضے ادیر
امام ابو حنیفہ رح اور امثال اوسکی کہ اصل ابنای فارس سے ہین فرود لیاوین
اور ایک روایت مین رجال من فارس آیا ہے واللہ اعلم اور خبر دیے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتہہ عالم مدینہ کی ایکجماعت علما نے
اوپر اوسکی ہین کہ مراد ساتہہ اوسکی امام مالک ہین اور ایک کہین کہ مراد وجود
عالم ہے کہ مدینہ مین ہو وے اور سوای اوسکی اوس زمانہ مین دوسرا نہو وے
جیسا کہ سوق حدیث اوسپر دلالت رکہی اور یہہ زمانہ اخیر مین ہوگا اور
خبر دی بعالم قریش ابن مسعود سے آیا ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

موتان بضم میم و سکون واو و بفتح میم نیز آمدہ ۱۲
عمواس نام جائیست ۱۲

علیہ وآلہ وسلم نے لَا تَسُبُّوا قُرَيْشًا فَإِنَّ عَالِمَهَا يَمْلَأُ طِبَاقَ الْأَرْضِ
یعنی دشنام نہ دو قریش کو پس بدرستی عالم قریش پر کرتا ہے طبقون زمین کو
از روی علم کے اور امام احمد وغیرہ اوسپر ہین کہ مراد ساتھہ اوسکی امام
شافعی ہین اور جوزقانی حدیث انس سے لایا ہے کہ يَكُونُ فِي أُمَّتِي رَجُلٌ
يُقَالُ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ سِرَاجُ أُمَّتِي یعنی ہووےگا میرے امت
مین ایک مرد کہا جاتا ہی اوسی ابو حنیفہ وہ چراغ ہے میرے امت کا
تنزیہ الشریعہ مین کہا اسناد اس حدیث مین احمد جویباری ہے اور
راوی اوسکا مامون سلمی ہے اور ایک ان دو سے وضع کیا اس حدیث
کو اور صاحب سفر السعادۃ کہتا ہے کہ درباب فضایل شافعی اور ابو
حنیفہ اور اونکی مذمت مین کوئی چیز صحیح نہین اور جو کچھہ اس باب مین ہے
موضوع اور مفتری ہے واللہ اعلم اور خبر دی کہ ہمیشہ ہوگا ایک طایفہ
امت میری سے غالب اوپر حق کے یہانتک کہ آوی امر خدا یعنی قیامت —
اور خبر دی کہ خدا تعالی برانگیختہ کرتا ہے اس امت مین اوپر سر ہر سو برس
کے ایک شخص کہ تجدید کرتا ہی دین کو اور خبر دی بمذاہب الامثال فالامثل
اور حاکم نے روایت کیا بلفظ الخیر فالخیر کے اور تصحیح کیا اوسکو اور
بعض غزوات مین ایک ہوا چلی تند فرمایا چلی ہے یہہ ہوا جہت موت ایک منافق
کے کہ مدینہ مین موا ہی اور جب پہنچے ایسا ہی پایا اور خبر دی حال ایک
مرد سے کہ خیانت کی غنیمت مین ایک مہرہ کی مہردن یہود سے پس پایا گیا
جای سکونت اوسکی مین اور ایسے ہے چرائی گلیم ایک مرد نے پس خبر دی
اور پائی گئی وہ اوسکی متاع مین اور اتفاقاً ایک مرتبہ ناقہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم گم ہوی تہی پس خبر دی کہ فلانی وادی مین ہے اور

لیپٹی ہے مہار اوسکی شاخ درخت مین اور خبردی بشان کتاب حاطب کہ
اہل مکہ کو لکھا تھا اور نشان دیا کہ ایک زن ایسی اور ایسی فلانے وادی
مین اوس کتاب کو لئے جاتی ہے پس گئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ایک
دو آدمی اور پیچھے اوس زن کے اور پایا اوسی جگہہ کہ نشان دیا تھا اور قصہ
اوسکا مذکور و مسطور ہے کتب احادیث و تفسیر مین اور سبب نزول سورہ ممتحنہ
کا یہی قصہ ہے اور فرمایا خاص سعد بن ابی وقاص کو اوس وقت مین کہ
کہ آرزوے موت کی اونسے شاید کہ تو بہت باقی اور زندہ رہیگا تا نفع پاوینگے
ساتہہ تیری ایک قوم یعنے مسلمان اور زیان پاوی دوسرے قوم یعنی کافر
اور بشارت دی اوسی بطول عمر اور تہا وہ رضی اللہ عنہ آخر عشرہ مبشرہ کا موت
مین اور موا سنہ خمس وخمسین یا سبع وخمسین مین اور بعضون نے
کہا ثمان وخمسین مین اور خبردی کہ مارا جاویگا ابی بن خلف اوپر ہاتہہ میرے
کی اور کہا عتبہ بن ابی لہب کے حق مین کہ کہا وی اوسی کلب اللہ پس کہایا اوسکو
ایک شیر نے اور خبردی مواضع ہلاک اہل بدر سے اور تعین کیا موضع ایک کو
اور خبردی بموت نجاشی حبشی کہ وہ موا اور وہ حبشہ مین تہا اور تشریف
لاے مصلی پر اور نماز ادا فرمائی اوپر اوسکی ساتہہ چار تکبیر کے اور خبر دی
فیروز دیلمی کو جسوقت آیا برسالت جانب کسری کی ساتہہ موت کسری کی اوسیدن
پس جب تحقیق کیا فیروز نے قصہ کو اسلام لایا اور خبردی ابا ذر کو ساتہہ نکالدینے
لوگون کے اوسکو مدینہ سے اور دیکہا اوسی ایکدن سوتا مسجد مین کہا کیا ہووے
حال تیرا ای ابا ذر وقتیکہ نکالا جاوے اس مسجد سے کہا سکونت کرونگا مین مسجد حرام
مین فرمایا جب وہان سے بہی نکالا جاوی تو کیا کریگا تو الیٰ آخرہ اور خبر دی
بزندگانی ابوذر کے تنہا اور مرنا اوسکا تنہا اور قصہ ابوذر اور جانا اوسکا

زبدہ مین کہ جگہہ اوسکی تہے اور جانا اوسکا عالم سے مشہور و مذکور ہے کتب سیر مین
ان شاء اللہ تعالی آخر کتاب مین آویگا ذکر ابو ذر مین اور فرمایا سراقہ کو
کیا حال ہووی تیرا جسوقت کہ پہنی تو دو سوار کسرے کو پس جب آیا مال واموال
کسرے بے زمان خلافت عمر رضی اللہ عنہ مین کنگن بہے اوسمین تہے پس پہناے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سراقہ کو وہ سوار یعنی واسطی تصدیق خبر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا شکر خدا کا کہ اوتارا اونکو ہاتہہ کسرے
سی اور پہناے سراقہ کو اور خبر دی ساتہہ بنا ہونے ایک شہر کے
میان دجلہ اور جبل کے کہ مراد ساتہہ اوسکی بغداد ہے اور فرمایا پیدا ہوگا
اس امت مین ایک شخص کہ اوسی ولید کہین گے اور وہ بدتر ہے اس
امت مین فرعون سی اپنی قوم کے حق مین اور خبر دی کہ قیام قیامت
نہین ہوتا تا انکہ قتال کرین دو گروہ کہ دعوے ہر دو کا ایک ہی یعنی دونون
مسلمان ہین کہا ہی کہ مراد اس سے واقعہ صفین ہے اور قاضی ابو بکر
بن العربے نی کہا کہ یہہ اول امر ہے کہ ناگاہ اسلام مین آیا اور قرطبے
نی کہا اول حادثہ کہ پڑا اسلام مین بعد وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قتل عمر رضی اللہ عنہ ہے اور ساتہہ موت آنحضرت کی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم منقطع ہوی وحی اور ظاہر ہوا ارتداد عرب وغیر ذلک اور
ساتہہ موت عمر رضہ کے کہینچی گئی تیغ فتنہ اور مارگئی عثمان پس بقضا و قدر
الہی جو ہونا تہا سو ہوا اور سہیل بن عمرو کہ اشراف قریش اور خطیب
اونکا تہا اور سب آنحضرت اور صحابہ کی کرتا تہا جب قید ہوا روز بدر کہا عمر
رضی اللہ عنہ نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی دانت توڑ ڈالون
مین پس فرمایا آنحضرت نی عمر رضی اللہ عنہ کو کہ قایم ہاے وی یہہ شخص ایسے

مقام مین کہ شاد کرے مجکو وہ ابی عمر رضی اللہ عنہ اور ایسا ہی ہوا کہ وہ بعد
از اسلام مکہ مین تہا پس خبر موت آنحضرت اور خلافت ابی بکر رضہ پہنچی پس
خطبہ پڑہا اور ثابت و قوی کیئے دل مسلمانون کے اور روشن کین بصائر اونکی
اور کہا ثابت بن قیس بن شماس کو تَعِیْشُ حَمِیْدًا وَتُقْتَلُ
شَہِیْدًا یعنی جئیگا تو ستودہ اور مارا جاویگا تو شہید + پس مارا گیا
روز جنگ مسیلمہ کذاب یمامہ مین اور کہا خالد کو جسوقت کہ بہیجا اوسی اوپر
اکیدر کے بدرستیکہ پاویگا تو اوسی کہ شکار کرتا ہی گاؤن کو اور جو کچھہ
خبر دی آنحضرت نے اسرار و بواطن لوگون سے اور مطلع ہوئی اوپر اونکے
اسرار منافقین اور مومنین سے بہی واقع ہوا حیات آنحضرت مین اور
بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے یہانتک کہ کہتے تہے کوئی
آپس مین واللہ اگر نہو وے حضرت کے پاس کوئی کہ خبر دیوے اونکو
دیتے ہین سنگریزے بطحا کے اور اعلام کیا آنحضرت نے ساتھہ اوس سحر
کے کہ کیا تہا آپ کے اوپر لبید بن عاصم یہودی نے اشعار آنحضرت مین کہ
وقت شانہ کرنیکے گرے تہے آوند شکوفہ نخل تر مین بیچ چاہ ذروان کے
اور پایا گیا ساتہہ اوسی صفت کے اور نکالا گیا اور خبر دی ساتھہ کہا جانے
ارکرم کے صحیفہ کو کہ لکہا تہا قریش نے بنی ہاشم کو مگر خدا کے نام پس پایا
گیا ویسا ہی کہ آپنے فرمایا تہا اور وصف کرنا آنحضرت کا بیت المقدس کو جسوقت
کہ تکذیب کے قریش نے اوسکی لیلۃ الاسرا مین اور پہنچنا اونکی قافلہ کا ذکر معراج
مین گذرا اور خبر دی بظہور صفات قبیحہ کے امت مین آخر زمانہ مین رفع امانت
اور شیوع خیانت و حسد اقران اور قلت رجال و کثرت نسوان اور خبر
دی با فزونی مال اور وقوع فتن و ملاحم و زلازل اور ظہور نار حجاز اور قحط

اکیدر بضم ہمزہ و فتح کاف و سکون تحتانیہ نام نصرانیست

ملاحم بالفتح جمع ملحمہ

اوسکا

اوسکا تاریخ مدینہ مین مذکور ہی **اور** اخبار اشراط ساعت و حشر و نشر اور
باقی احوال آخرت اور اہوال قیامت سی ایک باب بڑا ہی کہ کتاب جدا چاہتا
ہی اور وقوع اوسکا منتظر و متوقع ہی اور جس قدر ذکر کیا گیا کافی ہے
ظہور معجزہ اور صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا **وصل**
اور ایک ابواب ظہور معجزات عظیمہ آنحضرت سی حفظ عصمت الہی عز
اسمہ و جل جلالہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شر مردم اور
کید اعدای دین سی **قال اللہ تعالی وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ**
النَّاسِ یعنی کہا اللہ تعالی نے اور خدا نگہہ رکھتا ہے تجہی لوگون سے
آیہ وَاصۡبِرۡ لِحُکۡمِ رَبِّکَ فَاِنَّکَ بِاَعۡیُنِنَا یعنی اور صبر کر واسطے
حکم پروردگار اپنی کی پس بدرستی تو آنکھون ہماری مین ہی یعنی حفظ و حراست
ہماری مین **اور** کہا اللہ تعالی نے **آیہ اِنَّا کَفَیۡنٰکَ الۡمُسۡتَہۡزِءِیۡنَ**
الَّذِیۡنَ یَجۡعَلُوۡنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ یعنی بدرستی ہم کافی ہین تجہی
استہزا اور تمسخر کرنیوالون سی کہ گردانتی ہین ساتھہ خدا کی معبود دوسرا
اور فرمایا **آیہ وَاِذۡ یَمۡکُرُ بِکَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا** الایہ یعنی ہرگاہ مکر
کرتی ہین تیری ساتھہ کافر لوگ **اور** تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ حراست و پاسبانی فرماتی تہے نفس نفیس اپنی کو اور صحابہ رضوان اللہ
علیہم تا نازل ہوی یہہ آیہ **آیہ وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ** پس
باہر لائی سر مبارک اپنا خیمہ سے اور کہا اون لوگون سی کہ پاسبانی آپکی
کرتی تہے ای لوگو پہرو اور جاؤ کہ حراست میری کی پروردگار عز و جل نے
لی اور احتیاج نہین میرے تمہارے ساتہہ **اور** روایت کیا گیا
ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر مین نیچی ایک درخت

نی نزول فرمایا تہا اور عادت شریف ایسی ہی تہی کہ جب نزول واقع ہوتا کسی منزل مین اختیار کرتی صحابہ حضرت کی لئی کوی درخت کہ قیلولہ کرتی اوسکی سایہ مین پس آیا ایک اعرابی اور کہینچی شمشیر اپنی اور کہا کون ہے کہ بازرکہے تجہی مجہسی فرمایا اللہ پس کانپا اعرابی اور گر پڑے شمشیر اوسکی ہاتہہ سے اور مارا سر اپنی کو ساتہہ شمشیر کی تا روان ہوا دماغ اوسکا پس نازل ہوا دماغ اوسکا پس نازل ہوی یہہ آیت اور بتحقیق روایت کیا گیا ہی یہہ قصہ حدیث صحیح مین کہ آنحضرت نی عفو کیا اوس اعرابی کو اور گیا طرف اپنی قوم کے اور کہا آیا ہون مین تمہارے پاس آگی بہترین مردم سے اور بہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نی لی لی شمشیر اوسکی ہاتہہ سے اور کہا تجہی کون بچاوی میرے ہاتہہ سے اور ہانک دیا اوسکو اور آیا ہی مثل اس حکایت کی غزوہ بدر مین کہ جدا پڑے تہی حضرت صحابہ سے واسطے قضاء حاجت کی پس گیا پیچہی حضرت کی ایک منافقین سے اور ذکر کیا مثل اسکی غزوہ غطفان مین اور آیا ہی کہ اسلام لایا وہ مرد اور جب رجوع کیا اپنی قوم کی طرف تو کہا وہ سب مین اشجع اور سید تہا کہا گیا ہو تجکو تو نہ کہتا تہا کہ ہلاک کرونگا مین اوسکو اور ہو سکتا تہا کیون جرات نکی تو نی کہا دیکہا مینی ایک مرد سفید و بلند قامت کہ مارا اوسنی میرے سینہ پر کہ گرا مین اوپر پشت اپنی کی اور گر پڑے شمشیر میرے ہاتہہ سے اور بر زمین کی پس جانا مینے کہ وہ فرشتہ ہی اور اسلام لایا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آیا شمشیر کہینچی اوپر سر آنحضرت کی اور کہڑا رہا پس کہا حضرت نی خداوندا کفایت کر مجہی شر اوسکی سے جس طور کہ چاہی تو پس گرا موہنہ کی بل بسبب درد کی کہ پیدا ہوا اوسکی کمر مین اور ایسی صحیح نازل ہوا ہی قول حق سبحانہ یا ایہا الذین امنوا اذکروا نعمۃ

اللہِ عَلَیْکُمْ اِذْ ھَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَھُمْ یعنی ای ایمان والو
یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر تمہارے جب ارادہ کیا قوم نے کہ دراز کرین طرف
تمہارے ہاتھ اپنی اور خطاب مومنون کی طرف اوس جہت سی ہی کہ نفع
اور ضرر اور یہہ راجع بحقیقت اونکی طرف ہی اور لائی ہین کہ جب سورہ
تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ نازل ہوی زن ابی لہب کہ ام جمیل بنت حرب خواہر ابی سفیان
ہی کہ حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ اوسکی شان مین ہی آئی تا پیغمبر کو ایذا دیوے اور
دشنام دئی ابوبکر صدیق رضی خدمت مین حضرت کی حاضر تھے دیکھا کہ ام
جمیل آتی ہی کہا یارسول اللہ وہ عورت نہایت بی حیا اور بی ادب اور بدزبان
ہی اگر یہان سی آپ اوٹھہ کہڑے رہتے بہتر ہے آنحضرت نی کہا وہ مجھی نہ دیکھیگی
پس ام جمیل آئی اور کہا ای ابوبکر صاحب تیری سینی میرے ہجو کہی ہے کہا
صاحب میرا شعر نہین کہتا اور ہجو نہین کرتا پس وہ زن خائب و خاسر پہر
گئی اور آنحضرت کو کہ اوسی جگہہ بیٹھتی تھے نہ دیکھا اور آنحضرت نی فرمایا کہ حق
تعالی نی ایک فرشتہ بھیجا تا مجھی ساتھہ بازو اپنی کی ڈہانکا اور محمد بن اسحق نے
ذکر کیا ہی کہ ہاتھہ مین اوس زن کی سنگ تھا کہا ای ابوبکر اگر دیکھتی مین محمد
کو مارتی یہہ سنگ اوسکی سونہہ پر اور ذکر کیا ہی شفا مین کہ ایک مرد بنی
المغیرہ سے آیا تا آنحضرت کو مار ڈالی پس کور ہوئین اوسکی آنکھین اور نہ دیکھا
حضرت کو اور نہ دیکھا اور نہ پہچانا قریش نے آنحضرت کو ابتدای قصہ ہجرت
مین کہ آنحضرت درون خانہ سے نکلی اور اونسی باتین کین اور گذرے
اور انہون نے اونکو نہ دیکھا اور اگر دیکھتی نہ پہچانتے اور خاک اونکی سر پر
ڈالکر نکل آنا بہی اس باب سی ہے چنانچہ اپنی محل مین بیان اوسکا آویگا
انشاء اللہ تعالی اور نہ دیکھنا اور نہ پہچاننا غار ہجرت مین بہی قریب اسی حال

کی ہی اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا وعدہ کیا مینی اور اتفاق ساتہہ ابو جہیم بن حذیفہ کے ایک رات اوپر قتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس آئی ہم منزل آنحضرت مین پس سنا ہمنی اونکو کہ افتتاح کیا اور پڑہا ﴿ الْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ تا فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم مِّن بَاقِيَةٍ ﴾

پس ابو جہیم نے اوپر بازو عمر کے مارا اور کہا نجات دی ہمکو پس فرار کیا دونوں اور بہاگی اور یہی یہہ حکایت مقدمات اسلام عمر سے اور قصہ اسلام عمر رضی اللہ عنہ عجایب واحاسن قصص سے ہے جیسا کہ محل اوسکی بیچ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی اور قصہ سراقہ بن مالک بن جعشم وقت ہجرت کہ اہل مکہ نے اوسکو طلب آنحضرت اور پکڑنے آپکی مقرر کیا تہا اور پہنچنا اوسکا آنحضرت پاس اور دہنس جانا پاؤن اوسکی کہوڑے کا زمین مین اور نکلنا بدعائی آنحضرت اور پہرنا اوسکا مشہور ہے اور خبر دیگر مین آیا ہے کہ ایک راعی نے پہچانا آنحضرت اور ابو بکرؓ کو اور دوڑا تا خبر دیوے قریش کو جب مکہ مین پہنچا بہول گیا کہ کیا کرے اور کیا کہے اور بہولا دیا گیا اوسکو جس واسطے نکلا اور باہر آیا تہا تا پہر گیا اپنی جگہہ۔ ابن اسحاق وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین تہے ابو جہل لعین نے ایک سنگ لیا اور ملاعین دیکہتے تہے چاہا کہ حضرت پر ڈالے پس پٹ گیا سنگ اوسکی ہاتہہ سے اور خشک ہوئی دونوں ہاتہہ گردن تک اور پہر ایسا ہی قہقرے سے اور حضرت سے دعا چاہے کہ عفو فرماوین پس کہل گئی دونوں ہاتہہ اور بار دیگر ابو جہل نے ایک شتر دیکہا بہت بڑا کہ ہرگز بزرگی مین مثل اوسکی نہ دیکہا تہا پس قصد کیا اوس شتر نے کہ کہا جاوے اوسکو فرمایا آنحضرت نے کہ وہ

جبرئیل علیہ السلام تھے ساتھ اس صورت کی ظاہر ہوئی اگر نزدیک آتا کھا جاتے
اوسکو اور ایک مرتبہ آنحضرت نیچے دیوار کے بیٹھے تھے ایک نے اشقیا سے سنگ
آسیا اوٹھایا اور چاہا کہ بالای سر مبارک ڈالی پس او تھے آنحضرت اور
سجانب مدینہ پھری اور روایت کیا ابوہریرہ نے کہ ابوجہل نے وعدہ کیا
قریش سے اگر دیکھوں میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز میں پامال کروں
میں اوسکو پس بقصد نماز آنحضرت تشریف لائے اور اوس شقی کو آگاہ
کیا اور جب وہ نزدیک پہنچا بھاگا ڈرتا ہوا اور بچاتا ہوا اپنی کو ساتھ دونو
ہاتوں کے پس پوچھا گیا جب پاس گیا میں دیکھا میں نے ایک خندق پر آتش کو
کہ گرتا ہوں میں اوسمیں اور دیکھا میں نے ہول عظیم اور آواز اجنحہ کہ پر کیا ہے
زمین کو فرمایا آنحضرت نے وہ ملائکہ تھے اگر نزدیک آتا لیجاتے اعضا اوسکی
اور پارہ پارہ کرتے کلا ان الانسان لیطغیٰ یعنی حقا در ستیکہ
انسان ہر آئینہ سرکشی اور نافرمانی کرتا ہے اس قول تک ارایت الذی
ینھیٰ عبدا اذا صلیٰ آخر یعنی آیا دیکھا تو نے منع کرتا ہے بندہ کو جب
نماز ادا کرے اور روایت کیا گیا ہے کہ شیبہ بن عثمان حجی کہ قوم اوسکے
دربان بیت اللہ تھے اور کلید کعبہ اوکے ہاتھ تھے اوس سے پہلے کہ بشرف
اسلام مشرف ہووے روز حنین میں حضرت پاس پہنچا اور حمزہ بن عبد
المطلب باپ اور چچا اوسکیکو حضرت نے مارا تھا کہا آج کے دن کینہ اپنا محمد سے
لیتا ہوں میں کہ باپ اور چچا میرے کو مارا ہے پس جب درہم برہم ہوئے لوگ
اوٹھائی اپنی شمشیر بارادہ مارنے حضرت کے کہتا ہے جب نزدیک ہوا میں
آنحضرت سے بلند ہوا میرے طرف زبانہ عظیم آتش کا سے سریع وشتاب تر
برق سے پس بھاگا میں اوکی آگے سے اور جب دیکھا مجھے آنحضرت نے

پکارا اور رکہا دست مبارک اپنا میری سینہ پر اور حالانکہ حضرت دشمن ترین مردم ہتے میرے نزدیک پس نہ اوٹھایا ہاتھ کو مگر وہ کہ حضرت محبوب ترین خلق ہوئی طرف میری فرمایا پاس آ قتال کر دشمنون رسول خدا کے ساتھ پس آیا مین آگی آنحضرت کی درحالیکہ مارتا تھا مین شمشیر اور اگر بالفرض او سوقت میرے روبرو باپ میرا آتا مارتا مین اوسی ساتھ شمشیر کی حضور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **اور** فضالہ بن عمیر سے روایت ہے کہ کہا چاہا مینے قتل آنحضرتؐ سال فتح مین اور آنحضرتؐ طواف مین ہتے جب پاس آیا مین حضرت کی کہا ای فضالہ اپنی دل مین کیا باتین کر رہا ہی تو ارادہ رکہتا ہی تو کہ مارے رسول خدا کو مینی کہا لا یعنی نہین یا رسول اللہ پس خندہ فرمایا آنحضرتؐ نی اور استغفار کیا میرے واسطے اور رکہا ہاتھ اپنا میرے سینہ پر پس آرام پایا میرے دل نی پس سوگند بخدا کہ نہ اوٹھایا ہاتھ تا پیدا نہ کیا خدای تعالی نی کسی چیز کو محبوب تر میرے نزدیک حضرت سے **اور** متظاہر اخبار ہے اس باب مین خبر عامر بن الطفیل اور اربد بن قیس ہنگامی کے ہی کہ اوترے انکی پاس اور کہا عامر نی اربد کو مین مشغول رکہتا ہون تجہسی روی محمدؐ پس مار او سپر شمشیر اپنی پس دیکہا عامر نے اربد کو مین مشغول رکہتا ہون تجہسی روی محمدؐ پس مار او سپر شمشیر اپنی پس دیکہا عامر نی اربد کو ناکام کرے پس کہا کیا ہوا تجہی کہ کام نکیا تو نے کہا بخدا سوگند کہ قصد نکیا مینی کہ مارون اوسکو مگر وہ کہ پایا مینی تجکو درمیان اپنی اور حضرت کے چاہتا ہے تو کہ ماروں مین تجہی **اور** عصمت حق عز وجل سے نبی ﷺ انحضرتؐ حبیب اپنی کی کہ بہت یہود اور کافرون سے نگاہ و ضرر دور کیا قریش کو اوسی ڈرایا انکو ساتہ اوسکی اور معین کیا حضرت کو بغلبہ و سطوت اوپر اونکی اور

بچایا

بہکایا اونکو اوپر قتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سچا پایا اوسے
حق سبحانہ نے نا پہنچی لعر بارے تعالی اوسکی باب مین **آیۃ** یُرِیدُونَ
اَن یُطفِئُوا نُورَ اللّٰہِ بِاَفوَاہِہِم وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّا اَن یُتِمَّ نُورَہٗ وَلَو کَرِہَ
الکَافِرُونَ یعنی ارادہ کرتے ہین کہ بجہا وین نور خدا کو ساتہ ہاتہون اپنے
کی اور نہین چاہتا اللہ مگر یہہ کہ تمام کرے نور اپنا ہر چند مکروہ رکہین اوسے کافر

وصل اور معجزات باہرہ وآیات بینہ علوم و معارف سے ہے کہ جمع
کیا حق تعالی نے ذات جامع الکمالات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
اور مخصوص کیا اونکو اوسکی ساتہہ کہ مشتمل ہین اور تمام مصالح دنیا و دین
کی اور معرفت اونکی ساتہہ امور شرایع اور قواعد دین اور سیاسب عباد
کی اور احوال و اخبار امم سابقہ اور قرون ماضیہ کا زمان آدم سے اپنی وقت
تک اور حفظ شرایع اور کتب اور سیر اونکا اور صفات اعیان اور اختلاف
آرا اور مذاہب اونکی کا اور معرفت مدد اور اعمار اونکا اور علم حکما اونکی
کا اور حجت کفار ہر امت کی اور معارضہ ہر فرقی کا اہل کتب سے ساتہہ اوس
چیز کے کہ اون کتابوں مین تہا اور اعلام باسرار اور مخفیات علوم واخبار
ساتہہ اوس چیز کے کہ پوشیدہ کرتے تہے اور تغیر دیتے تہی اوس سے
اور احتوا اوپر لغت عرب اور غریب الفاظ فرق کی اور احاطہ ساتہہ ضروب
فصاحت اور حفظ حکمتون کا اور بیان امثال صحیحہ اور حکمون مبینہ کا سجہہ
آسانی تہم غوامض کے اور بیان کرنا اوسکی مشکلات کا باوجود اشتمال
شریعت غرای حضرت صلعم کے اوپر محاسن اخلاق اور محامد آداب اور
قواعد و اصول کے حفظ النفس و اعراض و اموال مین کہ مستحسن ہے نزدیک
ارباب عقول کے حتی کہ نزدیک کفار و جہال اور ملاحدہ کے کہ عقل سلیم

[illegible]

[illegible]

اور انصاف رکہتی ہون گر معاند معزول اور مخالف نامعقول اور کلم جوامع
کلم مختصر ہے اور مصروف علوم اور فنون معارف کی مثل طب اور تعبیر خواب
اور فرایض و حساب اور سوا اوسکی علوم سے کہ نہین جانا بعض اوسکی کو مگر جسنے
کہ مہارت کیے درس و تدریس کو اور عکوف کیا اوپر کتب کے اور مجالست
کی اوسکی اہل کے ساتہہ اور ریاضت کی اوسمین اور آنحضرت نے
نہ لکہا اور نہ پڑہا اور نہ صحبت رکہی ساتہہ کسی لکہی پڑہے کی اور نہ پیدا
ہوی قوم اہل علم مین اور نہ باہر آے اور سفر کیا اوسکی طلب مین اور غایت
معارف عرب علم انساب اور اخبار اوایل اور شعر و بیان ہے اور حصول
یہی موقوف ہے اوپر سیکہنی اور اخذ کرنی کے اوستاد سے اور اشتغال
ساتہہ طلب مباحثہ اور تکرار کے اور مجالست ساتہہ اہل اوس فن کے اور یہہ
فن ایک قطرہ ہے بحر علم اور ایک نقطہ ہی کتاب فضل آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے اور دلایل نبوت اور علامات رسالت آنحضرت سے ترادف
و تواتر اخبار کا ربانیین و احبار اور علماء اہل کتاب سے آپ کے صفت اور آپ
کی امت کی صفت مین اور اسماء اور علامات اوسکی جیسا کہ حلیہ شریف اور خاتم
نبوت اور امثال اوسکی اور اور د قوع اوسکا اشعار موحدین متقدمین مثل
تبع اور قس بن ساعدہ اور سیف بن ذی یزن وغیرہ کے اور تعریف کیا امر
حضرت کو زید بن عمرو بن نفیل نے کہ اوسکو موحد جاہلیت کہین اور ورقہ بن
نوفل نے کہ تنصر کرتا تہا اور وقوع ذکر شریف حضرت کا کتب متقدمین اور
اعتراف علماء یہود کا ساتہہ اوسکی مگر وہ کہ براہ حسد و عناد کئی اور بالتفصیل
ابواب سابقہ مین تبیین و تفصیل بیان کی گئی اور وہ جو سنا گیا ہوا تف جن سے
اور ظاہر ہوا اوپر السنہ اصنام اور ذبایح اوثان اور اجواف طیور کے اور دیکہا

[illegible]

لیا کتاب سی اسم شریف اور شہادت رسالت حضرت احجار وجشور
مین سجط قدیم اور اسلام لانا جسنے کہ مشاہدہ کیا اوسکو مذکور ومسطور ہے
اور سوایے اوسکی اور آیات و علامات کہ وقت ولادت شریف اور وفات
مین اور اسفار و غزوات بیت ظاہر وہویدا ہوئین محل و مقام اوسکی ہین مذکور
ہووی انشاء اللہ تعالیٰ **اور** جملہ خصایص وکرامات وآیات آنحضرت
سیے ہی اخبار فرشتون اور جن سیے اور امداد رب العزت کے آپ کو ساتھہ
ملایک کی اور طاعت جن اور دیکہنا اکثر صحابہ کا اونکو جیسا کہ غزوہ بدر مین
اور سوای اوسکی ظاہر ہوا **اور** ایکا ونمین سی دیکہنا صورتون جبریل علیہ
السلام کا ہی کہ واسطی بیان معنی اسلام وایمان واحسان کی آی ہین
اور سبہی دیکہا ابن عباس اور اسامہ نے جبریل علیہ السلام کو حضرت
پاس صورت دحیہ مین **اور** دیکہا سعد نے اوپر یمین و یسار آنحضرت
کی جبریل علیہ السلام اور میکائیل کو صورت دو مرد مین کہ اوپر اونکی لباس
سفید ہے **اور** دیکہا بعضون نے اونمین سی نکلنا ملایک کا اپنے
افراس کو روز بدر اور بعضون نی کاٹنا سر کافرون کا دیکہا اور
ضارب کو نہ دیکہا **اور** دیکہا ابو سفیان بن الحارث نی مردون سفید جامہ
کو اوپر افراس ابلق کے درمیان زمین وآسمان کے **اور** مصافحہ
کرتے تہے ملایک عمران بن الحصین کو کہ مشاہیر صحابہ سے ہیت **اور**
دکہایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھہ حمزہ کی جبریل علیہ السلام
کو کعبہ مین پس بیہوش گر پڑے حمزہ رض **اور** دیکہا عبد اللہ بن مسعود نے
ایک جن کو لیلۃ الجن مین اور سنا کلام اونکا اور یہہ سب معجزات آنحضرت
سی ہیے **اور** روایت کیا ہی کہ جب مارگئی مصعب بن عمیر روز احد لیا رایت

ایک دستنہ بیلے کہ اوپر صورت اونکی کے تہا پس ندا کی انحضرت نی اور فرمایا
اگی آ ای مصعب کہا مین مصعب نہین ہون پس جانا انحضرت نی کہ وہ ایک
ملک ہے ملایک سے **اور** ذکر کیا ہی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہ
ہم ایکدن انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹہے ہتے ناگاہ ایا
ایک پیر کہ اوسکی ہاتہہ مین ایک عصا تہا اور سلام کیا اوپر حضرت کے
اور جواب دیا حضرت نی اوسکی سلام کا **اور** فرمایا یہہ آواز جن سے پوچہا
تو کون ہی کہا مین ہامہ بن الہیم بن لاقیس بن ابلیس ہون اور ملاقات کے
مینی نوح کے ساتہہ اور جو پیغمبر کہ بعد اونکی ہوا اور تعلیم کیا اوسے
ایک سورہ قران سے **اور** دیکہا ابو ہریرہ نے شیطان کو کہ تین روز اکر
طعام صدقہ فطر سے کہ حوالہ اوسکی تہا چرایا اور تعلیم کے ابو ہریرہ کو آیۃ
الکرسی **اور** ذکر کیا ہی واقدی نی کہ دیکہا خالد نی نزدیک ہدم عزے
کی ایک زن سیاہ کو کہ نکلی اوسکی درمیان سے برہنہ پریشان مو پس
دو پارہ کیا اوسکو ساتہہ شمشیر اپنے کی اور فرمایا انحضرت نے کہ یہہ عزی
ہتی **اور** حدیث ارادہ کرنے ایک شیطان کے شیاطین سے قطع کرنے
نماز انحضرت اور چاہنا آپ کا کہ باندہین اوسی ساتہہ ستون مسجد کے اور
یاد آنا دعا سے سلیمان علیہ السلام کا کہ مقدمہ تسخیر جن مین کی ہے اور
چہوڑ دینا اوس شیطان کو مشہور ہے **وصل** وہ جو ظاہر ہوا معجزات
اور آیات سی وقت ولادت آپکی سے حین رضاع مین اور صغر سن مین
بعثت تک اور ظہور نور نبوت اور تمام زمان عمر شریف مین کہ جنہین سے
کہ ذکر کیا گیا وقت وفات تک خارج حد حصر اور احاطہ سے ہے بخواست خدا کے
اوس سے محل اوسکی مین مذکور ہوگا — کہا قاضی ابو الفضل عیاض نے کی

رحمۃ اللہ علیہ نے تحقیق لایا ہین اس باب مین ایک چیز معجزات و انشمہ اور جملہ
علامات مقنعہ سی کہ اوسمین کفایت دلی نہایت ہی زیادت سی اور تحقیقت
معجزات ہمارے پیغمبر کے اظہر و اوضح معجزات رسل اور اکثر و اوفر اونکی ہین
لیکن اکثر اوس جہت سے ہے کہ کوئی پیغمبر معجزہ نہین لایا مگر مثل اوسکی یا ابلغ
اوس سے سید ہمارے سے ظاہر ہوا اور ایک وجہ اکثریت سی وہ یہہ ہے
کہ قران عظیم تمامہ معجزہ ہے اور اقل اوس چیز کا کہ واقع ہوتا ہے ساتہہ اوسکے
اعجاز بعضے ائمہ کے نزدیک اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ہی یا کوے آیت کہ باندازہ
اوسکی ہے پہر اعجاز قران جیسا کہ سابقًا گذرا ساتہہ دو وجہہ کے ہی ایک بطریق
فصاحت و بلاغت اور دوسرا بطریق نظم و تالیف پس ہر چیز مین ان دو
سی معجزہ ہے پس تضاعف ہوا ۔ عدد اس وجہہ سے پہر اوسمین اور
وجوہ ہین اعجاز سے خبر دینا ساتہہ علوم غیب کے اور وضوح معجزات انحضرت
اوس جہت سے ہی کہ اکثر معجزات رسل کے بقدر ہمم اہل زمان اونکی ہوتے
تہی اور اوپر اندازہ اوس فن کی کہ وہ قرن اوسپر مشتمل تہا اور جو
زمانہ موسی علیہ السلام کا کہ غایت علم اہل اوس زمانہ کا سحر تہا مبعوث
ہوئے موسی علیہ السلام ساتہہ ایسی معجزے کی کہ مشابہ اوس چیز کا تہا کہ دعوی
کرتے تہے اہل اوس زمانہ کی قدرت کو اوپر اوسکی پس لائی موسی علیہ السلام
ایسی چیز کہ خارق اونکی عادت کی تہے اور تہی اونکی قدرت مین اور باطل
کیا سحر اونکا اور ایسے زمانہ عیسی علیہ السلام مین صنعت طب بہت
سا قدر و مرتبہ رکہتے تہے اور اہل اوس زمانہ کے اوسمین تفاخر کرتے
تہی پس لائی عیسی علیہ السلام وہ امر کہ قادر نہ تہے وہ اوسپر اور لائے
ایسی چیز کہ گمان اوسکی اتیان کا نہ رکہتے تہے احیای موتی سے اور

اور ابرای اکمہ اور ابرص بی معالجہ طب اور ایسی ہی معجزات اور انبیا علیہم
السلام کے پس بہیجا خداتعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور سب
معارف عرب اور علوم اونکی چار تہے بلاغت وشعر اور خبر وکہانت پس
نازل کیا گیا حضرت پر قران کہ خارق ان چار کا ہی کہ مشتمل ہے اوپر فصاحت
واعجاز وبلاغت کے کہ خارج ہے نمط کلام اونکی سے اور نظم غریب اور اسلوب
عجیب کہ راہ نپای کسی منظوم مین ساتہہ اوسکی اور سنجا اسالیب اوزان مین
منہج اوسکا اور اوپر اخبار کے کہ اون حوادث واسرار اور خفایا وضمایر
کہ پائی گئی جب کہ خبر دی ہے اور اعتراف واقرار کیا اعدا نے ساتہہ صحت
وصدق اوسکی اور ابطال کیا کہانت کو کہ کبہی ایک بات دس مین سے
راست ہوتی تہے اور باقی کاذب اور جو عجب ہے اوکہاڑا اوسکو ساتہہ منع
شیاطین کے کہ القا کرتے تہی اوپر اخبار ساتہہ رجم شہب اور رصد
نجوم کے اور خبر دی قرون سالفہ اور امم ہالکہ اور حوادث ماضیہ سے
اوپر ایسی وجہہ کے کہ عاجز آیا جو کوئی کہ اوس علم مین متفرغ اور متصدی تہا
بعض اون وجوہ سے بعد ازان رہا یہہ معجزہ جامعہ ان وجوہ کو ثابت وباقی
تا روز قیامت ہر امت پر کہ آئی اور نظر کرے اوسمین اور تامل کرین اوسکے
وجوہ اعجاز مین پس کوئی عصر اور زمانہ نہین گزرتا کہ صدق اون اخبار کا
اوسمین ظاہر ہوتا ہے پس متجدد ہوتا ہے ایمان اور متظاہر ہوتا ہے برہان
اور مشاہدہ کو تاثیر ہے زیادت ایقان مین اور نفس اشد ہے طمانیت اوسکی
ساتہہ عین الیقین کے علم الیقین سے ہرچند خفا نہین اور یقین ہر صورت
مین حاصل ہے اور تمام معجزات رسل علیہم السلام کے منقرض ہوے ساتہہ
انقراض اونکی اور معدوم ہوے ساتہہ عدم ازان اونکی اور معجزہ جاری

وصل حضرت کا متصل و منقطع نہین ہوتا اور متجدد ہین آیات اوسکی جان کہ مواہب لدنیہ مین بعد از مقصد سابع کہ کتاب اپنی مین وجوب محبت اور اتباع سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محبت آل و اصحاب اور قرابت و عشیرت مین اور حکم صلوات و سلام اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا ہے مقصد ثامن طب و تعبیر رویا اور اخبار بمغیبات مین اور حقیقت مین تمام افعال مستقیمہ اور اعمال قویمہ اور معارف و محاسن آداب و شیم اور بدایع حکم اور جوامع کلم حضرت کی اور قواید تدبیر انام خارج طاقت بشر اور حیطہ عادت سے ہے **مقدمہ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار پرسی فرماتی تھے اور نزدیک اوسکی جاتی تھے اور بیٹھتی متصل سر بیمار کے اور ہاتھ رکھتی اوپر پیشانی اوسکی اور کبھی اوپر جگہہ درد کے اور پوچھتی حال اوسکا کہ کیونکر ہے اور کہتے تھے بسم اللہ اور یہہ ہے ایک نوع ہے طب سے اور علاج ہے ادخال سرور دل بیمار مین اور تصرف کرنا اوسکی باطن مین **بیت** کر قدم رنجہ کند یار بہ پرسیدن ما * خوشش طبیبی است بیا تا ہمہ بیمار شویم * اور تفریح نفس مریض اور تطییب اوسکی قلب کا اور ادخال سرور کو تاثیر عجیب ہے حصول شفا اور تخفیف علت مین اسواسطی کہ ارواح و قوی قوت پکڑتے ہین اوس سے اور مساعدت کرتے ہین طبیعت کو دفع موذی مین خصوصًا اعزہ اور کبرا اور احباسے اور اسی جگہہ سے ہے **لِقَاءُ الْخَلِيلِ شِفَاءُ الْعَلِيلِ** * یعنی دیکھنا اور ملاقات دوست کی تندرستی ہے بیمار کے لئے ایک غلام تھا یہودے سے کہ خدمت کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناگاہ بیمار ہوا پس آنحضرت واسطے عیادت کی تشریف لائی اور بیٹھی اوپر

پس اور عرض کیا اوپر اوسکی اسلام پس مسلمان ہوا اور فرمایا آنحضرت
نے الحمد للہ الذی انقذہ من النار یعنی شکر و سپاس اوس
خدا کو کہ نکالا اوسے آتش دوزخ سے جابر نے کہا بیمار ہوا مین اور
بیہوش پس آئے آنحضرت اور وضو کیا اور ڈالا آب وضو اپنا مجھپر
پس ہوشیار ہوا مین * اور ایک روایت مین آیا ہی کہ دم کیا میرے مونہہ
پر پس صحت پائی مینے فی الحال اور فرمایا عودوا المریض یعنے عیادت
اور پوچھا کرو مریض کو اور بعض نے استثنا کیا ہی اوس سے رمد اور دنبل اور
درد دندان اوس روایت سے کہ بیہقی لایا ہی اور صحیح خلاف اوسکی ہے
اور یہہ حکم مطلق ہے ہر زمانے مین اور بعض نے کہا ہے کہ عیادت
بعد تین روز کے ہی اور غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
یہی ایسا ہی روایت کیا ہی اور ترک عیادت روز شنبہ خلاف سنت ہے
اور اصل اوسکی ایک طبیب یہودی سے ہی کہ ایک بادشاہ بیمار ہوا اور
امر کیا اوسکو ساتھہ التزام خدمت کی اور چاہا یہودی نے کہ پر آوے
واسطے عیادت سبت کی افترا کیا کہ بیمار پر روز شنبہ کو آنا نہ چاہیے بعد
ازان شایع ہوا لوگون مین اور بعضون نے کہا ہے کہ عیادت مستحب
ہے شتا مین راتکو اور صیف مین دنکو بجہت تضرر مریض کے بطول لیل شتا
مین اور بطول نہار صیف مین اور مکروہ ہے تطبیب ساتھہ اعدای دین کے
مگر عند الضرورۃ اور حدیثین فضل عیادت مین بہت ہین اور راوی
اوسکی کتابون مین مسطور اور جاننا چاہیے کہ مرض دو قسم ہے مرض
قلوب مرض ابدان اور طب قلوب خاصہ رسول اللہ کا ہی صلی اللہ علیہ وآلہ
اور ممکن نہین ہی [illegible] اوسکی مگر جانب آنحضرت سے اور طب ابدان غیر آنحضرت

سی ہے حاصل ہوتی ہے اور حصول اوسکا آنحضرت سے بطریق تبع اور
طفیل کے ہی اور مقصود اصلی بعثت سی طب قلوب اور اصلاح اوسکی ہے
امراض سے اور ضرر ذنوب کا قلوب مین مثل ضرر سموم کے ابدان مین
ساتھہ اختلاف اوسکی درجون کے ضرر مین اور نہین پہنچتا بندہ کو کوئی
شر اور ضرر غالب احوال دنیا و آخرت مین مگر بسبب ذنوب و معاصی کے
اعاذنا الله منها یعنی پناہ مین رکھے ہم سبکو خدا اوس سے اور آثار معاصی
کے شامل ہین قلب اور بدن کو اور ازانجملہ حرمان علم ہے کہ نور علم ساتھہ
ظلمت معصیت کے جمع نہین ہوتا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین شعر

شکوت الی وکیع سوء حفظی ۔ فاوصانی الی ترک المعاصی
فان العلم نور من الله ۔ و نور الله لا یوتی لعاصی

اور ازانجملہ حرمان رزق ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ بندہ محروم کیا جاتا ہے
رزق سے بسبب گناہ کی کہ پہنچتا ہے اوسکو اور تقوی باعث ہی مزید رزق کا قولہ
تعالی ولو ان اهل القری آمنوا واتقوا لفتحنا علیهم
برکات من السماء والارض یعنی فرمانا حق تعالی کا اور اگر بیشک
اہل قری ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے البتہ کھولتے ہم اوپر انکی برکتین
آسمان و زمین سے اور جبکہ وارد ہوا ہی نوم الصبحۃ تمنع
الرزق یعنی خواب صبح کا منع کرتا ہے رزق کو اور اس جگہہ محل خلجان کے
ہی اگر کوئی کہی کہ اکثر عاصی کو نائم بوقت صبح دیکھتی ہین ہم کہ اور وہ ان
مرزوق و منعم زیادہ ہین جواب اوسکا وہ ہی کہ یہہ وعید خصوص

رکہا اور قول جمہور اس باب مین یہہ ہي کہ بعد از فوت ہاشم چند مدت کے
بعد ایک شخص کا قریش مین سے یثرب مین گذر ہوا وہان اوسنی ایک طفل کو کون
مین دیکہا کہ تیر لگا رہا ہي اور کہتا جاتا ہي اَنَا اِبْنُ الْهَاشِم اوس شخص نے
مدینہ سی مکہ مین آکر حریم کعبہ مین مطلب سے کہا کہ برادر زادہ تیرا مینی
دیکہا ہي کہ تیر اندازی مین مصروف تہا اور آثار رشد و صلاح صفحہ حال اوسکی
پر لائح و ہویدا ہی لیکن علامات فقر و پریشانی اوسمین اس قدر مشاہدہ کین
کہ سبب پریشانی خاطر ہوا مطلب نے قسم کہائی کہ مین گہر نہین جاونگا جبتک
بہتیجی کو نہ لی آونگا اوس شخص نی کہا ابہی اسیوقت میرا اونٹ حاضر
و موجود ہی چنانچہ مطلب اوسکی ناقہ پر سوار ہوکر بی توقف مدینہ کو گئی اور
بی اطلاع اوسکی والدہ اور قرابتیون کی شیبۃ الحمد کو اپنی ساتہہ سوار کرکی
مکہ مین لی آئی اور بنا بر اسکی کہ عبد المطلب جامہ کہنہ اور فرسودہ اور چرک آلودہ
پہنی ہوئی تہی جو کوئی راہ مین دیکہتا تہا باحتمال بندہ و مملوک کی پوچہتا
تہا کہ یہہ کودک کون شخص ہے مطلب در جواب کہتی تہے کہ یہہ غلام ہے
القصہ جب مطلب اپنی گہر مین پہنچی جامہ فاخرہ انکو پہنایا اور مجلس قریش
مین لاکر کیفیت حال اور جانی اپنی کی مدینہ مین بطریق استعجال سب سے
مطلع کیا اور بسبب اسکی کہ راہ مین انہون نے آدمیون سی کہا تہا کہ یہہ عبد
ہی شیبۃ الحمد نے بعبد المطلب شہرت پائی **اور** روضۃ الاحباب مین مرقوم
ہی کہ انکی صغیر سنی مین انکی باپ ہاشم نی وفات پائی اور مطلب انکی
چچا نے انکو پرورش اور تربیت کیا اور دستور عرب تہا کہ جو کوئی کسی
یتیم کی پرورش کرتا تہا اوس یتیم کو اوسکا غلام کہتی تہی **اور** لکہا ہے
کہ عبد المطلب جلالت قدر اور حلاوت گفتار اور محاسن افعال اپنی زمانہ

ہی باوجود یکہ ایسی توکل کے تداوی کے اور مباشرت اسباب فرمایے
ہیں اور فرمایا نہیں بہیجا ہے حق تعالیٰ نے کوئی درد مگر ساتھ اوسکی
دوا اوسکی ہے بہیجی ہے اور ایک روایت مین لفظ شفا وارد
ہوا ہی الا موت کہ وہ مرض معتذر ہے اور بعض احادیث مین امر ہے
بداوات اور اشارہ ہی کہ نظر مداوات مین اوپر حکم الٰہی اور تقدیر کے
رکہنا چاہیے اور دواکو علت شفا نہ سمجہنا چاہیے اور اتفاق ہے اسپر
کہ امر براے وجوب نہین اور طالیت سبب باعتماد اوپر تقدیر الٰہی کے
منافی اور مضاد توکل نہین آرہے کبہی ترک اسباب کرتے ہین واسطے
تحقیق حال نفس اور تحصیل مقام توکل کے اور اسیطرف ہی اشارہ قول
انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یدخل الجنۃ من امتی
سبعون الفا من غیر حساب ہم الذین لا یسترقون
ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون یعنی داخل ہونگے بہشت مین
میرے امت سے سترہزار بغیر حساب کے وہ وہ لوگ ہین کہ تعویز و افسون
نہین کرتے اور نہ فال بد بسم جہال و کفار اور پروردگار اپنی کے اعتماد
و توکل کرتے مین اور روایت دوسرے مین لا یکتوون ہے
زیادہ کیا ہی یعنے اور داغ نہین کرتے اور کہا ہے کہ مراد وہ ہے
کہ یہہ افعال بطریق اعتقاد اور اعتماد علیت نہین کرتے اور رسوا
الدنیہ مین حارث محاسبی رضی سے باب ہل یتداوی المتوکل مین نقل کیا
ہے کہ کہا منافی توکل نہین از جہت وجود اوسکی سید المتوکلین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے پس کہا گیا حارث رضی اللہ عنہ کو کہ خبر مین آیا ہے
کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من استرقی واکتوی

حضرت عبد المطلب پہنچایا تو عرض کرے کہ وہب کے ایک رمیہ ہی جمیلہ عزت مین چاہتا ہے
کہ اوس محجوبہ نقاب عفت کو ساتھہ سلک ازدواج عبد اللہ فرزند تمہارے کی منسلک
کرے چنانچہ اودر آمنہ کی صورت واقعہ کو بعرض عبد المطلب پہنچایا اور وہ
چونکہ خوبی صورت اور پاکیزگی عصمت آمنہ جانتی تہی ملتمس وہب کو بحسن قبول
متلقی کیا اور جانبین سے بتمہید مایحتاج سور اور ترتیب اسباب سرور مشغول
ہوکر ایک ساعت مسعود مین کہ زہرہ مشتری سے اکتساب سعادت کرتے تہی
زہرہ کو ساتھہ مشتری ماہ سیما کی قرین کیا اور یہہ جشن عروسی مکہ شریفہ مین سبب
تمام ہوا کیونکہ قریب دو سو خواتین شیرین لب شکر گفتار کی سوز عشق او
محنت مفارقت عبد اللہ سے خرمن زندگانی برباد کیا اور بقیہ اہل شوق کہ
جنکی اجل موعود مین تاخیر تہی فراق گلعذار اوسکی سی مثل ہزار داستان
نغمہ پرداز ترجمان سرآمدگی کرتی تہین **بیت** قتل ما خستہ بشمشیر تو تقدیر
نبود + ورنہ ہیچ از دل بیرحم تو تقصیر نبود + اور سویدات اس مقال سے
قضیہ فاطمہ شامیہ ہی بیان اس مجمل کا باین تفصیل ہی کہ یہہ ایک کاہنہ یار
شام کی مخدرہ تہی سراپردہ عصمت مین کہ عالم دلبری مین ساتھہ خورشید
خاوری کے دعوی برابری کرتی **بیت** با بروکمان وبگیسو کمند + ببالا نگار
سرو بلند + اور یہہ دختر عالمہ دانا جو کہ بمضمون کتب آلہی اور صحف
سماوی سے بہی تہی اور فن کہانت کو بہی جانتی تہی کہ اب وہ وقت ہی کہ حقیقت
خاتم الانبیاء صلب ایک ابنای عبد المطلب سے متصف بصفات ہذا منفصل
ہوکر مشیمہ ایک مین قرار پاوی فاطمہ بہ تصور اسکی کہ شاید نسیم عنایت ملک
متعال سی شجرہ آمال اوسکا ساتھہ ثمرہ اقبال کی بارور ہووی بالتفات
ذکرایم احوال عازم صوب باصواب مکہ متبرکہ ہوئی اور منزل مقصود کو

کہا پس لکہا مینی ان ایات کو اور کہولا اونکو پانی مین اور پلایا مینی اوس لڑکیکو پس شفا پائی اوسیوقت گویا کہ بند اوسکی پانو سی کہل گئی اور شیخ تاج الدین سبکی نی کہ اعاظم علماء شافعیہ سی ہی نقل کیا ہی کہ کہا پایا مینی اکثر تجربہ کرنیوالونکو کہ لکہتی تہی یہہ ایات طلب عافیت بیمار کیلئی لیکن یہان ایک سخن کہ جاننا اور دریافت کرنا چاہئی کہ ایات اور اذکار اور ادعیہ کہ رقیہ کیا جاتا ہی اونکے ساتہ اور استشفاء نفع وشفا اونکی ذات مین ہی ولیکن صلاحیت محل وقبول اوسکا اور قوت ہمت فاعل اور تاثیر اوسکی شرط ہی اوسمین اور جب تخلف کرسے شفا - پس یا جہت ضعف تاثیر فاعل کیے ہوگا یا سبب عدم قبول محل پاکوی اور مانع قوی ہی کہ باوجود قوت فاعل اور صلاحیت محل کے حاجب وحاجز وصول اثر اور ظہور تاثیر سے آیا اور علی ہذا القیاس ادویہ جسدیہ مین بہی پیدا و ہویدا ہی کہ عدم تاثیر اوسکی کاہی جہت عدم قبول طبیعت سے ہی اوس دواکو اور کبہی جہت وجود مانع کی وصول اثر دوا سی ساتہ اوسکی بحسب قبول کی ہوگا ایسا ہی قلب جب لیوے رقا اور تعاویذ کو بقبول تام اور ہمت قوی کی نفس فعالہ سے تاثیر کرتا ہی ازالہ علت مین اور یہی حال ہی دعا کا ازالہ مکارہ اور دفع بلایا اور حصول مطلوب مین لیکن کاہی تخلف اثر اوس دعا کا یا جہت ضعف اوس دعا کی اپنی حد ذات مین جیسیکہ دعا ہو دی کہ دوست نہین رکہتا اوسے خدا تعالی اس جہت سی کہ اوسمین تجاوز ہی حد حقانیت اور انصاف سی یا سبب ضعف قلب داعی اور عدم اقبال اوسکا اوپر جناب حق تعالی وتقدس کی یا عدم حضور وجمعیت قلب وقت دعا کی یا حصول کسی اور مانع سے کی مثل اکل حرام اور عروض ظلمت اوسکا قلب داعی پر وقت دعا کی باستیلا غفلت

اور سہو لہو کا اور حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالے قبول نہین کرتا
دعا کو قلب لاہی او رساہی غافل سے اور دعا عدو بلا ہی مدافعہ اور معالجہ
کرتے ہین بعد از نزول یا تخفیف کرتی ہے اوسہین اور دعا سلاح مومن
ہی اگر با حضور قلب اور جمعیت کلیہ ہووے اوپر مطلوب کے اور مصارف ہووے [کرتا ہین الگواراد فع]
او قات اجابت کو ساتہہ خشوع اور خضوع اور انکسار و ذل اور تضرع و طہارت
اور رفع یدین اور ابتدا بحمد و صلوۃ اور بعد توبہ و استغفار اور صدق
والحاح اور تملق اور توسل باسما اور صفات الہی سے کے اور توجہہ صادق
ساتہہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کے اور تمام شروط اور آداب
اوسکی اوپر مثال رمی سے کے کہ تیر راست اور کمان درست اور زور باز و
بکمال اور ہدف مقابل اور قابل اور صالح اوسکی ہووی اور حاجب
و مانع وصول درمیان نہو وے اور علم ساتہہ صنعت تیر اندازی کی اور
تمام شرایط اور آداب اوسکی سی حاصل ہووے — ولیکن استشفا بمعوذات
وغیرہ کی اسما آلہیہ سے بہی قسم طب روحانی سی ہے اگر جاری ہووے
اوپر لسان ابرار کے ساتہہ توجہہ تام اور ہمت تمام لیکن جو وجود اس نوع
کا عزیز و نادر ہے لوگ ہاتہہ ساتہہ طب جسمانی کے مارکر اوس سے غافل ہوتی
ہین اور مراد ساتہہ معوذات کی کہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم دم کرتے تہی نفس کریم اپنی کو ساتہہ معوذات کی اور
مراد ساتہہ اوسکی قل اعوذ برب الفلق — اور قل اعوذ برب الناس
ہے — اور بعضون نے قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون بہی
مراد رکہا ہے یا جس جگہہ کہ قران مین آیات متضمن استعاذہ واقعہ ہوے
ہین مثل رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوذُ بِكَ رَبِّ

اَنْ تَحُضَّ وْ نَ - اور یہہ سب قرآن سی ہیں اور اس باب مین کہ سخن کرتے ہین ہم عام تر اوس سی مراد ہی اور اذکار و ادعیہ باب استعاذہ مین بہت وارد ہین اور بتحقیق اجماع کیا ہی علمار نے اوپر جواز رقیہ کے نزدیک اجتماع تین شرط کے ایک وہ کہ بکلام خدا اور اسما اور صفات حق تعالے کی ہووے اور بزبان عربی یا اور زبان ہو کہ جانتا ہو معنی اوسکی اور اعتقاد اوسکا کہ موثر حقیقی خدا ہے غیر اسکے نہ ہے اور تاثیر رقی کے ساتھ تقدیر اوسکے ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ پوچھا لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ یہہ رقا اور حرز اور اسباب دیگر کہ ہم کرتے ہین تغیر کرتے ہین تقدیر خدای جل شانہ کو فرمایا یہہ بھی تقدیر الٰہی سے ہی اور حدیث مسلم مین عوف بن مالک سے آیا ہے کہ رقیہ کرتے تھی ہم زمان جاہلیت مین پس کہا ہمنی یا رسول اللہ کیا فرماتی ہو اس باب مین فرمایا عرض کرو رقیون اپنی کو میرے اوپر اگر اوسمین شرک نہووے کرو کچھہ باک نہین اور جابر سے روایت ہے کہ نہی کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے رقا سی پس آئے بعضے صحابہ سے اور کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس رقیہ تھا کہ واسطی لدغ عقرب کرتے تھی ہم اور عرض کیا اوس رقیہ کو حضرت پر فرمایا کچھہ باک نہین کرو اور فرمایا جو کوے نفع پہنچا سکے اپنی بھائی کو پہنچاوے اور تمسک کیا ہے ایک قوم نے ساتھہ اس عموم کے اور تجویز کیا ہے ہر رقیہ کو کہ مجرب ہوی منفعت اوسکی اگرچہ معلوم نہون معنی اوسکی ولیکن احتیاط اوسمین ہے کہ بغیر معلوم المعنی نکرین مبادا کہ متضمن شرک کو ہووے اور یہہ غیر یا توڑ سے اور نہین تو ہو کہ ما تور ہووے جیسا کہ رقیہ حمہ عقرب مین آیا ہی کہ بِسْمِ اللّٰهِ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةُ بَحْرٍ قَفْطًا جایز ہوگا بی شبہ اور

بتحقیق معلوم ہوا حدیث عوف بن مالک سے کہ جو رقیہ کہ متضمن ہووے شرک
کو جائز نہیں اور ایسی ہی دعوات و اسما زبان سریانی اور عبرانی کہ معلوم
نہیں معانی اوسکی نہ پڑہا چاہیے اور حکایت مشایخ مین نقل ہے کہ ایک شخص
دعا پڑہتا تہا شخص دوسرا اوس جگہہ حاضر تہا کہا گیا ہوا اس مرد کو کہ دشنام
دیتا ہی خدا اور رسول کو اتفاقاً مضمون اون کلمات کا یہہ تہا اور وہ شخص
نادانستہ پڑہتا تہا یا مگر بعض کلمات ہووین کہ ثقات سی معلوم ہوا پڑہنا اونکا
اور مشایخ سے متوارث آیا ہی جیسا کہ حرز یمانی ہین کہ اوسی بعضی کہتی ہین اور
مانند اوسکی پڑہتے ہین واللہ اعلم اور حدیث ابی داود اور ابن ماجہ مین آیا
ہے اور تصحیح کیا ہے اوسکو حاکم نے ابن مسعود سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے فرمایا رقا اور تمایم اور تولہ شرک ہے — تمایم جمع
تمیمہ ہے اور وہ خرزہ یا قلادہ ہی کہ گردن مین لٹکاوین اور اوسکو جاہلیت مین
واسطی دفع آفات کے کرتے تہے اور تولہ بکسر مثناۃ اور فتح واو ولام
ایک چیز ہے کہ عورتین واسطی جلب محبت مردون کی کرتی اور یہہ ایک نوع ہے
سحر سے اور دعا و حرز اور رقیہ کہ کاغذ پر لکہین کہ اوسے تعویذ کہین
اور گردن و بازو مین باندہین بعضی علما اوسے بہی منع کرتے ہین ولیکن حدیث
عبد اللہ بن عمر سے اوسکی ایک سند ہے کہ آنحضرت نے اونکو واسطی دفع
فزع اور وحشت اور بیخوابی کی یہہ کلمات سکہائے تہی کہ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ
اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ
هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ یعنی پناہ لیتا ہون ساتہہ کلمون
خدا کی کہ پورے ہین غضب اوسکی سے اور عذاب اوسکی سے اور بُرے بندون
اوسکی سے اور بہکانے اور وسواس شیاطین سے اور یہہ کہ حاضر ہووین میرے

پاس + پس وہ رضی اللہ عنہ تلقین کرتے تھے ان لوگون کو کہ غافل
ہوتے اولاد اونکی سی اور وہ کہ غافل نہ ہوتے لکھتے تھے پارہ کاغذ وغیرہ
پر اور ڈالتے تھے اونکی گلے مین اور بلفظ تعویذ کہ احادیث مین واقع
ہوا ہے مثل تعویذ الطفل اعوذ بکلمات اللہ التامۃ الحدیث اور تعویذات
النبی جیسا کہ ذکر اونکا آویگا بمعنی استعاذہ اور طلب پناہ کے ہین شر سے
ساتھہ خدای عز وجل کے اور زینب زن عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے
ہین کہ دیکھا عبد اللہ نے میرے گردن مین رشتہ کو پوچھا یہہ کیا ہے
کہا مینی یہہ ایک خط ہے کہ افسون کیا گیا ہے میرے واسطے اوسمین
پس لیا اوسی عبد اللہ نے اور پارہ کیا اور کہا ای آل عبد اللہ تم بی نیاز
ہو شرک سے اور محتاج نہین اوسکی سنا مینی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ رقا اور تمایم اور تولہ شرک ہے کہا مینی
کسواسطی یہہ ارشاد فرماتی ہو تم تھے میرے انکھہ کہ باہر نکلی پڑتی تھے
غایت درد سے اور نکلی تھے چیپڑ اور اسکے پس گیا مین پاس
ایک یہود کے پس پڑتے ہے اوسپر یہود دینے ایک افسون اور سب درد جاتے
رہی اور آرام پایا مینی کہا عبد اللہ نے وہ درد کہ تیرے انکھہ مین تہا عمل
شیطان تہا کہ تیرے انکھہ مین تصرف کرتا تہا اور جب پڑتے ہے گئی اوسپر
افسون باز رکھا اوسکو اور لازم تہا اوپر تیرے کہ کہتا تو جیسا کہ رسولخدا
کہتے تھی اذہب الباس رب الناس و اشف انت الشافی لا
شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما یعنی دور کر سختی
تو ای پروردگار آدمیون کے اور شفا دی تو شفا دینی والا نہین شفا
مگر شفا تیرے ایسی شفا کہ نہ چھوڑے بیماریکو روایت کیا اوسی ابو داود نے

اور کہا ہی کہ ان رقا اور افسون کو شرک سے اسواسطے شمار کیا ہے
کہ اہل جاہلیت اعتقاد موثریت اوسکا رکہتے تھے اور بنام غیر خدا کے تھے
پس وہ جو بنام خدا اور اوسکی کلام کے ہووے اور اوسکی حکم مین نہووے
اور کیونکہ داخل ہووے حال آنکہ وارد ہوئی ہین اوسمین احادیث اور
اخبار صحیحہ صریحہ اور بعض نے کہا ہے کہ تھے اون رقا سے ہی کہ برتے
ہین اہل عزایم اور مدعیان تسخیر جن اور لاتی ہین ساتھ امور مشتبہ مرکبہ کے
حق و باطل سے اور جمع کرتے ہین ساتھ ذکر خدا اور اسمار او تعالی کے اسما
شیاطین اور استعانت و پناہ طلب کرتے ہین ساتھ اونکی اور رکھتے ہین جن
از جہت علاقہ عداوت کے کہ بالطبع ساتھ انسان کے رکھتے ہین ساتھ شیاطین
کے دوست ہین اور جب پڑہے جاوین عزایم باسمار شیاطین اجابت کرتے
ہین اوسکو اور ظاہر جاتے ہین اپنی جگہہ سے اور بالجملہ اجماع رکھتے ہین علمار
امت اوپر کراہیت رقا بغیر کتاب اللہ اور اسما او رصفات اوسکی اور
جاننا چاہیے کہ حاصل مقام وہ ہی کہ قرطبی کہ مشاہیر علمار فقہہ اور حدیث سے
ہی کہ کہا کہ رقا تین قسم پر ہے ایک وہ کہ رقیہ کیا جاتا ہتا ساتھ اوسکی جاہلیت
مین اور معلوم نہین معنی اوسکی پس واجب ہے اجتناب اس قسم سے مبادا
کہ اوسمین شرک ہووے یا موّدی بشرک ہووے دوسرے وہ کہ بکتاب اللہ اور اسمار
اللہ تعالی و تقدس اور یہہ جایز ہے اور اگر کوئی چیز اوس سے ماثور ہووے
مستحب ہے تیسرے وہ کہ باسمار غیر خدا کے ہووے فرشتہ یا بندہ صالح
یا معظم مخلوقات مثل عرش اور کرسی اور یہہ قسم واجب ہے اجتناب اوس سے
اور ترک اوسکا اولی ہے اور جہت وجوہ التجی بغیر خدا کی اور اگر متضمن تعظیم
مرقی بہ ہی لازم ہے اجتناب اوس سے جیسا کہ حلف بغیر خدائے عز و جل

شیخ عبد الحق دہلوی بخاری قدس سرہ العزیز مدارج النبوۃ مین لکہتی
ہین کہ توسل وتمسک ساتہہ دوستان خدا اور اونکی اسمار کے کرتے ہین نہ
ساتہہ استقلال اور استبداد کے اوسکو قیاس اوپر حلف بغیر اللہ کے نکرنا
چاہیے بلکہ اوپر طریق توسل وتشفیع کے نہ بطریق اشتراک کے جیساکہ جہال اور عوام
الناس کرتے ہین پس حکم صلوۃ کا رکہے اللہم صل علی محمد وآلہ کما لا یخفی
ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ کہا پوچہا مینی امام شافعی کو رقیہ سے
کہا لَا بَاسَ اَنْ یُّرْقٰی بِکِتَابِ اللّٰہِ وَ بِمَا یُعْرَفُ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ یعنی
باک نہین کہ افسون کیا جاوے ساتہہ کتاب اللہ کے اور ساتہہ اوس چیز کے
کہ معروف ومشہور ہے ذکر اللہ سے کہا مینی آیا درست ہی کہ رقیہ کرین اہل
کتاب مسلمانون کو کہا البتہ وقتیکہ رقیہ کرین ساتہہ چیز معروف کی کتاب خدا اور
ذکر اللہ سے انتہی اور ظاہر وہ ہے کہ مراد بکتاب اللہ قران ہووے
وگرنہ جو توریت وغیرہ مین تحریف وتغیر واقع ہوا ہی اعتماد اوسپر نکرنا چاہیے
تا مگر معلوم ہووے مضمون اوسکا کہ موافق اور مطابق قران ہے - امام
مالک موطا مین لای ہین کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہودیہ کو کہ رقیہ
کرتے تہی عایشہ رضی اللہ عنہا کو رقیہ کر اونہین بکتاب اللہ اور نووی
نی کہا ہے کہ اختلاف کیا گیا ہے قول مالک مین بیچ رقیہ یہود ہے اور
نصرانیہ کی مسلم کو اور امام شافعی بجواز اوسکی قایل ہے اور روایت
کیا ہے ابن وہب نے مالک سے کراہت رقیہ بحدید اور ملح اور عقدۂ خیط
کی اور وہ جو لکہتی ہین خاتم سلیمان سے کہا نہ تہا وہ عادت ناس سے
زمانہ قدیم مین یعنی بدعت ہی اور مکروہ تنبیہ مشہور ہی بعض
عوام الناس کے اوس سبب سے ہی کہ ان افسونون باطلہ اور شگونون جاہلیہ

کو تاثیرات عجیبہ باقی ہین کہ حیران ہوتی ہین کہ رقاے مشروعہ سے گاہی
ظاہر نہین ہوتین اور اسی جگہہ سے منزلہ انکار اور ورطہ حیرت مین پڑتے ہین
جیسا کہ قول زینب امراۃ ابن مسعود سے ظاہر ہوتا ہے کہ کہا مین کیا کرون
کہ ابہی میری آنکہہ درد سے نکلی پڑتی تہی فلان یہودی نے افسون کیا درد فی
الفور جاتا رہا اور نہین جانتی کہ معنی فساد اور بطلان کی وہ ہین کہ شارع نے
اوس سے نہی کیا اور حکمت و فایدہ اوسکا نزدیک شارع کے ہی اور ظاہر یہ ہے
کہ مقصود اخراج ورطہ کفر اور شرک سے ہی پس وہ لوگ کہ قدم اونکا مقام
صدق ایمان مین ثابت ہے ارتکاب نہین کرتے ان امور نامشروعہ کا اگرچہ سبب
ہلاک اور زوال حیات فانی کا ہووے اور جانتے ہین کہ سعادت ابدی اور
حیات باقی امتثال امر شارع مین ہی اور جنہون نے مطمح نظر زندگانی دنیا سے
مقام استقامت سے پہسل جاتی ہین اور ورطہ کفر اور معصیت مین پڑتے
ہین اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ ہم سبکو اللہ تعالی پناہ دیوے اس سے اور
ہمارے دیار مین ایک افسون ہے کہ اوسکی نسبت شیخ اشرف الدین یحیی
منیری کی کرتے ہین کہ لوگ اوسپر مفتون و مشغوف ہین اور چونکہ اوسے
منسوب بشیخ موصوف پاتی ہین زیادہ تر مفتون و والہ ہوتے ہین اور اوسمین
ایسی اسما ہین کہ متعارف زبان ہنود کے ہین اجتناب اوس سے لازم ہے
وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِصِحَّتِہَا اور اللہ خوب جانتا ہے صحت اوسکی **وصل**
رقا آنحضرت سی ہر باب مین مروی ہے ہین خصوصاً عین اور نملہ سے یعنی وہ
ریش کہ اوپر پہلو کے ظاہر ہوتی ہین **اور** حدیث دوسری مین آیا ہی کہ لَا
رُقْیَۃَ اِلَّا فِیْ نَفْسٍ فَحُمَۃٍ یعنی نہین رقیہ مگر چشم زخم اور حمہ مین
اور مراد بنفس عین ہے یعنی چشم زخم **اور** ایک روایت مین وَکَلَمَۃٍ

زیادہ کیا ہی اور مراد حمہ نیش زہردار عقرب ہے اور مانند اوسکی اور
لدغہ ساتھہ دانتون کے کاٹنا جیسا کہ سانپ اور اوسکی مانند اور مراد حصر مبالغہ
ہی بہ تخصیص رقیہ ساتھہ ان اشیا کی اسواسطی کہ رقیہ مخصوص ساتھہ ان چیزون
کے نہین بلکہ جمیع امراض والام مین مشروع او مسنون ہے جیسا کہ تپ
اور درد سر اور درد دندان اور امثال اوسکی مین اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلْعَیْنُ حَقٌّ یعنی چشم زخم اور کام کرنا اوسکا
موجود وثابت ہی نفس الامر مین اور حق تعالے نی یہہ خاصیت بعض نفوس
مین رکھی ہی کہ جب نظر کرے کسی چیز کے طرف اوپر وجہ استحسان کے
ضرر پاوے وہ چیز جیسا کہ سحر مین اور فرمایا لَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابِقَ
الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَیْنُ یعنی اگر ہوتی کوی چیز کہ پیش دستی کرتے اور
غلبہ قضا و قدر پر ہر آئینہ سبقت کرتی اوسکی عین یہہ مبالغہ ہے اوسکی عین
مین اور حدیث دوسرے مین آیا ہی کہ اکثر مرنا آدمیون کا بعد از قضا و
قدر الہی ساتھہ چشم زخم کے ہی اور اکثر علماء دین اوسپر ہین کہ عین حق
ہی اور جماعہ مبتدعہ سے مثل اہل اعتزال اور جو کوی کہ اونکی طریق پر
چلتا ہی منکر ہوے ہین اوسکو اور جو مخبر صادق نے ساتھہ اوسکی خبر دیئے
ہی اعتقاد اوسکا واجب اور انکار اوسکا باطل اور جو کہین سب بہ تقدیر
الہی ہے چشم زخم کیا اعتبار رکھیے ـــ جواب اوسکا وہ کہ یہہ بہی تقدیر
الہی ہے اور علیت کو تاثیر واسطے نہین اور جو کوئے اوپر طریقہ اہل سنت
کی ہے کہتا ہے کہ وہ اسباب عادی سے ہی ساتھہ اون معنون کے کہ
عادت اللہ جاری ہوی ہے کہ احداث ضرر کرتا ہے نزدیک مقابلہ شخص
ساتھہ شخص کے اور نظر کرنا اسکا طرف اوسکی اوپر وجہ استحسان کے

و لیکن وہ کہ ایک چیز چشم عاین سے نکلتی ہے اور ساتھہ معیون کے پہنچتی
ہی - یقین ساتھہ کسی جانب اثبات اور نفی اوسکی نکرنا چاہی دونو جانب
محتمل ہین اور بعضی اہل طبایع نے کہا ہے کہ جواہر لطیفہ غیر مرئیہ منبعث
ہوتی ہین عاین سے اور متصل ہوتی ہین ساتھہ معیون کے اور آتی ہین
مسامات چشم اوسکی مین پس پیدا کرتا ہے باری تعالے ہلاک کو نزدیک اوسکے
جیسا کہ پیدا کرتا ہے ہلاک نزدیک پینے زہر کے اور یہہ محتمل ہے پس دعوے اوسکے
یقین کا خطا ہے اور نقل کیا گیا ہی بعض اون سے کہ منسوب ساتھہ نظر لگانے
کی ہوے ہین کہتے تہی کہ جب ہم دیکہتے ہین ایک چیز کو خوش آتے ہی ہمکو پاتے
ہین ہم ایک حرارت کہ باہر آتی ہے آنکہون سے اور بعضون نے کہا ہے
کہ منبعث ہوتی ہے چشم عاین سے قوت سمیہ کہ متصل ہوتی ہے ساتھہ معیون
کی کہ باعث ہلاک اور فساد ہوتی ہے مثل زہر کے کہ افعی سے ساتھہ لدغ کے
پہنچتا ہی اور بعض افاعی سے بوساطت نظر زہر پہنچتا ہے اور بالجملہ اوپر
مثال تیر کی ایک چیز جانب عاین سے بجانب معیون روانہ ہوتی ہے اگر کوئی
مانع کہ حفظ اور وقایہ اوسکا کرے درمیان ہووے پہنچتی ہی اور کارگر ہوتی
ہی اور اگر مانع درمیان ہووے کہ عبارت حرز و تعویذ اور دعا سے ہی اور مانند
سپر کے ہی وصول اور نفوذ نہین پاتی اور اگر سپر سخت اور قوی ہو ہوسکتا
ہی کہ پہیرے بجانب عاین کے عود کرے اوپر مثال تیر کے اور علاج نبوی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص اس علت چشم زخم کے لئی تعویذات ہو دین یعنی
آیات اور کلمات کہ اونمین استعاذہ ہی شر سے مثل معوذتین اور
فاتحہ الکتاب اور آیۃ الکرسی اور کہا ہے کہ بزرگترین دو قسمون کا قرات
فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور معوذتین کا ہے اور رحلہ تعویذات نبوی سے

کہ احادیث

اور احادیث صحیحہ مین ثابت ہوا ایک یہہ ہی أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ
الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَبِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنَى مَا
عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَ
مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا
ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ
بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ یعنی پناہ لیجاتا ہون مین ساتہہ کلمون خدا کے کہ پورین
ہین ایسی کہ نہین تجاوز کرتے نیکوکار اور نہ بدکار سے اور ساتہہ نامون نیک
کے وہ جو جانتا ہون مین اونسے اور وہ جو نہین جانتا ہون بدی اوس چیز سے
کہ پیدا کیا اور وہ چیز کہ ظاہر کیا اور بدے اوس چیز سے کہ اوترتی ہی آسمان سے
اور وہ چیز کہ چڑہتی ہی اوسمین اور بدے اوس چیز سے کہ پیدا کی زمین مین
اور برائی اوس چیز سے کہ نکلتی ہے اوس سے اور برائی فتنون رات اور دن
سے اور برائی سختیون اور تاریکیون رات اور دن سے مگر سختی کہ راہ پاوے
ساتہہ نیکی کے ای بخشنے والی اور از انجملہ وہ کلمات کہ اونسے دفع ہووے
چشم زخم کہنا مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اور اگر عائن کہ ڈرتا
ہی ساتہہ پہنچنی چشم زخم کے اپنی کو اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ کہی چشم زخم دفع
کرے اور حدیث مین آیا ہی کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو دیکہا کہ غسل
کرتا ہی اور تہا وہ ابیض حسن الجسم عامر نے حسن بدن اوسکی سے تعجب کیا
اور استحسان اور کہا واللہ مینی مثل اس پوست کی مردون اور عورتون مخدرہ
مین نہین دیکہا سہل اوسی وقت سر کی بل گرا اور بر زمین کی پس خبر پہنچی آنحضرت
کو فرمایا کیا تہمت کرتے ہو کسی کو کہا عامر کو کہ دیکہا اوسکی بدن کو اور تحسین کیا

پس طلب کیا عامر کو اور غصہ فرمایا اوسپر اور کہا کیون ایذا پہنچاتا ہی ایک
تمہارا اپنی بہائی کو کیون نہ کہا تونے جسوقت کہ دیکہا اوسی اور تیرے نظر
مین خوش آیا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ پس فرمایا دہوا اپنا بدن واسطی اسہل
بن حنیف کی پس دہویا عامر نے اپنا موہنہ اور دونو ہاتہہ اپنی مرفقین تک
اور رکبتین اور اطراف رجلین اور اعضای تناسل اپنی کو ایک قدح مین پہر ڈالا
اوس پانی کو اوپر سہل کے پس پشت سے اوسکی سر پر پس تندرست ہوا
اور گیا لوگون کے ساتہہ گویا اوسی کچہہ ضرر نہ تہا اور دہونی اعضا مین کیفیت
خاص بیان کی ہی **اور** مواہب لدنیہ مین ابن کثیر سے نقل کیے ہی کہ نہایہ مین
کہا ہی کہ تہے عادت قوم کے جب لاحق ہوتا کسی ایک کو چشم زخم لاتی ایک
قدح پانی عاین پاس پس اوٹہاتا ہتہہ کف دست راست اپنی کے پانی قدح
سے اور مضمضہ کرتا پس ڈالتا پانی قدح مین پہر دہوتا اپنا موہنہ قدح مین
پہر لاتا بائین ہاتہہ اپنی کو قدح مین اور اوٹہاتا پانی قدح سے اور ڈالتا داہنے
ہاتہہ پر پہر لاتا داہنے ہاتہہ کو پانی مین اور ڈالتا بائین ہاتہہ پر پس لاتا دست
چپ اور ڈالتا پانی قدم یمنی پر پس لاتا دست راست کو اور ڈالتا قدم
یسرے پر پہر لاتا دست چپ اور ڈالتا پانی زانوے راست پر پہر لاتا دست
راست اور ڈالتا زانوے چپ پر — پہر دہوتا اعضای تناسل اپنی اور نہ
رکہتا قدم زمین پر پس ڈالتا وہ پانی مستعمل اوپر سر معیون کے جانب پس
اوسکی سے پس تندرست ہوتا تہا باذن خدا انتہی پوشیدہ نرہے کہ ابن کثیر
نے عادت قوم ذکر کیے اور ظاہر وہ ہے کہ آپکی پاس سے یونہی کرتے تہے
واللہ اعلم اور اوپر ہر تقدیر کے مراد اسکا ازراہ عقل نہین معلوم ہوتا
معلوم کرنا چاہی کہ مراد داخل ازار سے کیا ہے بعض نے کہا فرج ہے

قول دوم وہ کہ طرف ازار سے جو پہنچی ہے جانب راست سے اور قاضی عیاض نے کہا کہ مراد جسد اوسکا ہی کہ متصل ہ ازار سے یا موضع ازار جسد سے اور بعضون نے کہا مراد شرہ ہی کہ منعقد ازار سے **اور** ایک جماعت نے سلف سے روا رکہا ہے کہ آیات قران لکہین اور معیون کو پلا دین **اور** مجاہد کہتا ہے کہ باک نہین لکہنی اور دہونے اور پلانے مطلق قران مین بیمارون کو یا آیات کہ مناسب شفا یا مشتمل اوپر ذکر اسماء اور صفات کی ہو دینے اور یہی انسب ہے **اور** ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک زن دردزہ مین گرفتار سے فرمایا ایک یا دو آیت قران سے لکہین اور گہولین اور پلا دیتا اوسی اور وہ جو سابقاً مذکور ہوا حکایت شیخ ابو القاسم قشیری سی آیات شفا مین موید ان معنی کا ہے **حکایت** ابو عبد اللہ نباجی سے روایت ہی کہ کہا سفر مین اوپر شتر خوش خوب رفتار کے سوار تہا مین اور درمیان ہمراہون ہمارے کی ایک شخص تہا منسوب ساتہہ چشم زخم لگانے کے جس چیز پر نظر استحسان ڈالتا تلف ہوتی — ابو عبد اللہ نباجی کو کہا شتر اپنی کو اوسکی شر سے بچا نباجی نے کہا اوسکو میرے شتر پر قدرت نہین یہہ خبر عائن کو پہنچی منتظر رہا تا نباجی اپنی منزل سے کہین گیا پس عاین آیا اور شتر اوسکی مین نگاہ کی شتر مضطرب ہوا اور گر پڑا مثل درخت کی کہ جڑ سے اوکہاڑین — نباجی کو خبر کے کہ عاین نے تیرے شتر کو نظر لگائی آیا اور جو عاین کو دیکہا یہہ رقیہ پڑہا بِسْمِ اللّٰهِ حَبْسٌ حَابِسٌ وَ حَجَرٌ يَابِسٌ وَ شِهَابٌ قَابِسٌ رَدَدْتُ عَيْنَ الْعَائِنِ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيْهِ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِيْرٌ یعنی ساتہہ نام خدا کے ہے بند کرنا

بند کرنیوالی کا اور درخت خشک اور ستارہ سے جھلنی والی کا رد کیا یعنی چشم
زخم نظر لگانیوالی کا اوپر اوسکی اور اوپر دوست ترین مردون کے طرف
اوسکی پس پہیر آنکھہ کو آیا دیکھتا ہی تو کچھہ شگاف سے پس پہیر آنکھہ کو دو آنہ
اولٹی پہیرے طرف تیرے آنکھہ اوس حال مینا کہ ذلیل ہے اور وہ منقطع
ہی دیکھنی تھکی سے - جب نباجی نی یہہ دعا پڑھی فی الفور آنکھہ اوس مرد عاین
کی نکل پڑے اپنی محل سے اور شتر تندرست ہو کر کہڑا ہو گیا **اور** یہہ بے
رقیون چشم زخم سے ہی **اور** مواہب مین ابن قیم سے منقول ہے کہ کہا
اور جملہ علاج عین سے احتراز اور اجتناب ہے اوس سے اور ستر محاسن اوس
شخص سے کہ ڈرا یا جاتا ہی نظر اوسکی سے ساتھہ ایسی چیز کے کہ رد کرے نظر کو
جیسا کہ بغوی نے شرح السنہ مین لایا ہے - کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
نی دیکھا لڑکے خوبصورت کو اور کہا سیاہ کرو نون اوسکا تا اوسی چشم زخم نہ پہنچی
اور مراد ساتھہ نون کے گڑہا ہی کہ زنخدان مین ہوتا ہے لڑکے کی **اور**
پوشیدہ نہ رہی کہ سیاہ کرنے نون مین کو دکھنے ستر جمال اوسکا نہین ہے اور ظاہر
وہ ہے کہ یہہ ہے ایک سر ہے کہ خاصیت اوسکی دفع ضرر عین کا ہی اور حکم
رقیہ کا رکھے واللہ اعلم **اور** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گہر مین
ام سلمہ کے ایک کنیز کو دیکھا کہ اوسپر اثر نظر جن کا ہے اور صحیحین مین یون آیا ہی
کہ ایک جاریہ دیکھی کہ رنگ اوسکی مین **صفرت** ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے افسون پڑہوا وسپر کہ اوسے نظر جن ہوی ہے - اس جگہہ سے
معلوم ہوا کہ جس طرح آدمی کے نظر ہوتے ہیں جن کے بھی ہوتے ہیں - اور کہا ہے
کہ نظر جان تیز تر سنان سے ہی **اور** کہا ہے کہ اصابت عین سبب اعجاب اور استحسان
کی ہوتا ہے اگرچہ بغیر حسد ہو اور وسے محبت کے **اور** مرد صالح سے جیسا کہ عامر

بن ربیعہ سی نسبت بسہل بن حنیف کی وقوع مین آیا اور اختلاف کیا ہے
علمارنے وجوب قصاص اور دیت مین - قرطبی نے کہ ایک علمار فقہہ اور
حدیث سی ہے کہا کہ اگر تلف کرے عاین کسی چیز کو ضامن ہوتا ہی اوسکا اور
اگر جان سے مارے قصاص اور دیت ہی اوسپر اور اگر مکرر واقع ہو کسے
شخص سے کہ عادت اوسکی ہو وسے حکم ساحر کا رکہے اور نووی نے روضہ
مین کہا ہے کہ نہین ہے اوسپر دیت اور نہ کفارت اسواسطی کہ منضبط
اور عام نہین یہہ کام اور مخصوص بعض ناس ہے اور بعض احوال مین اور وقوع
اس فعل کا اوس سے بخاصیت ہے اور اصابیت مگر وہ اوس سے متیقن نہین
قتل اور اہلاک اور زوال حیات مین اور گاہی حصول مکروہ بلی اہلاک ہوتا ہے
انتہی - اور اقوال مشایخ حنفیہ اس جگہہ معلوم نہین ہوی ملتمس ناظرین سے
وہ کہ اگر معلوم کرین لکہہ دین واللہ اعلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم رقیہ اور دعا فرماتی ہے واسطی جمیع امراض جسمانی کے مثل
حمی اور صرع اور صداع اور ترس اور وحشت اور بیخوابی اور ہموم و
ہموم اور آلام ومصایب اور احزان واندوہ اور غم وشدت اور
اوجاع بدنی اور درد دندان اور حبس بول اور خراج اور رعاف اور عسر
ولادت اور فقر اور فاقہ اور تمامہ امراض اور آلام اور سایر محن اور بلایا اور
شدایدمین اور وہ سب رقا اور ادعیہ اور رقا وینز کتب احادیث مین مذکور ہین وہ ایسے
چاہی طلب کرنا اور اب ہے تعرض بعلاج جسمانی ساتہہ ادویہ حسیہ کی بہی واقع
ہوا ہی اکتفاءً اور اختصاراً علی المقصد اس در بیان ہے ذکر سحر اور حکم اوسکا
بسبب اشتمال اوسکی اوپر قصہ یہود کے سحر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین اور طول کلام اوسمین واقع ہوا **وصل** فی اخراج سحر

فسون و جادو و جادو کردن اور سحر حرام ہے اور کبایر سے باجماع اور کاہی
کفر ہوتا ہی اگر اوسمین کوئی قول اور فعل ایسا ہو کہ موجب کفر ہووے اور تعلیم
و تعلم بھی اوسکا حرام ہے اور بعضوں نے کہا ہے تعلم سحر اگر بہ نیت
دفع سحر کے اپنی سے ہووے حرام نہین اور ساحر اگر اوسکی سحر مین کفر
نہووے تعزیر کیا جاوے اور اگر کفر ہو قتل اور درباب قبول توبہ ساحر اختلاف
ہی جیسا کہ زندیق اوسی کہتے ہین کہ منکر دین اور نبوت اور حشر و نشر اور قیامت
کا ہووے **اور** حقیقت سحر مین اختلاف ہی بعضی کہتے ہین کہ مجرد تخیل اور
ایہام ہے کچھ حقیقت نہین رکھتا یعنی جو کچھ کہ سحر مین احوال و افعال سے
حاصل ہوتا ہی مجرد وہم و خیال ہے بلی حقیقت محض **اور** اختیار ابو جعفر استر
آبادی شافعی اور ابوبکر رازی حنفی اور جماعہ دیگر کا یہی ہی اور نووی نے کہا کہ
صحیح وہ ہی کہ اوسکو حقیقت ہی اور جمہور علما اسی پر ہین اور کتاب اور سنت مشہورہ
اسی پر دلالت رکھتی کذا فی المواہب **اور** شیخ ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ محل نزاع
وہ ہی کہ آیا واقع ہوتا ہی ساتھہ سحر کے انقلاب عین اور قلب حقیقت یا نہین جو کوئی
کہتا ہے کہ وہ تخیل محض ہے منع کرتا ہی اوسکو اور جو لوگ کہ قایل اوسکی حقیقت
کے ہین اختلاف کیا ہی اوسمین کہ آیا مراد فقط تاثیر ہے جیسا کہ تغیر دینا ہے
مزاجکو پس ایک نوع امراض سے ہی یا منتہی ہوتا ہی باحالہ جیسا کہ جماد حیوان ہو جاوے
یا حیوان جماد اور جمہور قول اول پر ہین **اور** بعض کہتے ہین کہ سحر وقوع اور ثبوت
نہین رکھتا اور یہہ سخن باطل اور مکابرہ ہی کہ کتاب او[illegible] سنت خلاف اوسکی
ناطق ہے **اور** بعضی اور کہتے ہین کہ زیادہ نہین [illegible] کہ قرآن مجید
مین مذکور ہے کہ آیۃ یُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ یعنی جدائی
ڈالتی ہین ساتھہ اوسکے مرد و زن مین اور اگر زیادہ ہوتی البتہ ذکر اوسکا قرآن مین ہوتا

صحیح جہۃ عقل و نقل سے وہ ہی کہ واقع ہوتا ہی اکثر اوس سے اور آیت دلالت
نہین رکہتی منع زیادت پر غایت وہ کہ قصہ ہاروت و ماروت مین جو واقع
ہوتا ہی تہا پہر زیادہ بہی ہوا ہو لیکن اوسی ذکر نہین کیا اور سحر حیل
صناعیہ سے ہی کہ حاصل ہوتا ہی ساتہہ اعمال و اسباب بطریق اکتساب کے
اور عد اوسکا اقسام خارق عادت سی مسامحہ ہے باعتبار ظاہر کے اور اکثر
وقوع اوسکا اہل فسق و فساد سے ہی اور شرط ہی کہ جنب ہووے وطے
حرام سے بلکہ ساتہہ محارم کے ہوا دخل ہے ایسا ہی کہا گیا ہے اور
کہتی ہین کہ حبال اور عصی کہ اوپر ہاتہہ ساحران فرعون کی حرکت کرتے تہے
اور موسے علیہ السلام اوسکو سعی خیال کرتے تہے سحر نہ تہا بلکہ عصے
مجوف تہے اور حبال چرم سے محشو ساتہہ زیبق کے اور نیچے اوسکی آگ
افروختہ کی یا آفتاب مین چہوڑا تہا کہ زیبق جو گرم ہووے [illegible] تہ مین آوے
اور یہہ سخن غریب ہے اور حق تعالے نے اوسے چند مواضع مین سحر
یاد فرمایا ہی اور بعض مواضع مین سحر عظیم اور اوسکی کرنیوالون کو
سحرہ فرمایا پس حمل اوسکا اوپر اوسکی تموبہ اور تخییل کے بعید معلوم
ہوتا ہی مگر وہ کہ مراد سحر قرآن مین معنی لغوی ہین بمعنی عجیب اور حمل اوپر
حقیقت سحر کے ادخل ہے اعجاز موسی علیہ السلام مین مگر وہ کہ بنقل صحیح ثابت
ہوا ہو کہ واقع ایسا تہا واللہ اعلم اور بنقل ثابت ہوا ہی کہ یہود نے سحر
کیا آنحضرت کو اور تاثیر اوسکی ذات جلیل حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
مین ظاہر ہوی عروض نسیان اور تخیل اور ضعف قوت جماع اور امثال اوسکے
اور وقوع اس حادثہ کا بعد از رجوع حدیبیہ سے تہا ذی الحجہ آخر سنہ ششم
مین اور مدت بقای اس عارضہ کی ایک قول مین چالیس دن اور ایک روایت

مین چهه مهینی اور ایک مین ایک سال — حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہہ روایت
صحیح و معتمد ہے اور غالباً قوت و زور اوسکا چالیس دن تہا اور وجود آثار
و بقایا اوسکا اول سے آخر تک تا مدت مدید ممتد رہا تا ایک رات پاس
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بہت دعا فرمائے بہت اور کہا یا عائشہ
آگاہی رکہتی ہے تو اوسکی کہ فتوی دیا مجہی خدا تعالی نے جس چیز مین
کہ اوس سے فتوی طلب کیا مینی یعنی اجابت کیا وہ جو مینے سوال کیا اوس
سے فرمایا آئے میرے پاس دو مرد اور بیٹھے ایک اون دو سے
نزدیک سر میرے کے اور دوسرا نزدیک پاؤن کی پہر کہا ایک نے اون دو مردون مین
سی اپنی یار کو کیا حال ہے اس مرد کا اور درد اوسکا کیا ہے کہا مطبوب
ہے یعنی مسحور اور طب لغت مین بمعنی سحر مستعمل ہے کہا کہ سحر کیا ہے اوسے
لبید بن عاصم یہودی نی کہا کس چیز مین سحر کیا ہے کہا مشط اور مشاطہ مین
اور مشط بضم شین شانہ اور مشاطہ بضم میم وہ بال کہ گرتے ہین سر اور ریش
سی ساتہہ شانہ کرنے کی اور وعاے شکوفہ نخل نر مین — کہا کہان رکہا ہے
اوسکو کہا بیر ذروان مین اور ذروہ بذال معجمہ مفتوحہ نام ایک چاہ کا ہے کہ اوسمین
پنہان کیا تہا اور ایک روایت مین بیر ذروان بالت اور کہا ہے کہ یہہ
صحیح تر ہے پس آنحضرت ساتہہ چند اصحاب کے اوس چاہ پر تشریف
لیگئی اور فرمایا یہی چاہ ہے کہ دکہایا مجہی اور پانی اوسکا سرخ تہا گویا
حنا گہولے تھی اور رؤس اوسکی نخلون کی مثل رؤس شیاطین پس نکالا اوسمین
چاہ سے وہ سحر ایسا ہی آیا ہے صحیحین مین اور ایک روایت مین بخاری
سی آیا ہی کہ کہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیون فاش نہین کرتے تم اوسکو
یا رسول اللہ اور رسوا نہین کرتے اوسکو جنہون نے یہہ کام کیا ہے فرمایا فاش

نہین کرنے تم اوسکو یا رسول اللہ ﷺ اور رسوا نہین کرتے اونکو جنہون نے
یہہ کام کیا ہی فرمایا خوش نہین رکہتا ہون کہ پراکندہ کرون لوگون پر شر خدا
تعالی نے مجہی شفا دی پہر کیا کام کہ فاش کردن اور شر اوٹہائین مین اور
حدیث ابن عباس مین نزدیک بیہقی کے دلایل النبوۃ مین بسند ضعیف لایا ہے
کہ پایا اوسمین ایک وتر کہ اوسمین گیارہ گرہ تہین اور نازل ہو سورہ فلق
اور ناس ہر آیت کہ پڑہتے تہے ایک گرہ اوس سے کہلتی تہی اور ابن سعد
ساتہہ دوسرے سند کے لایا ہے کہ بہیجا آنحضرت نے علی اور عمار
رضی اللہ عنہما کو پس پایا طلعہ نخل کو کہ اوسمین گیارہ گرہ باندہے تہین اور
ایک روایت فتح الباری مین ذکر کیا ہی کہ نیچے اوترا ایک مرد اور پایا طلعہ
نخل کو اوسمین تمثال آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم موم سے بناکر اوسمین
سوئیان چبہاکر اور ڈورا اوسمین گیارہ گرہ لگائین پس نازل ہوئی جبریل
ساتہہ معوذتین کے جو آیہ کہ پڑہتے تہے ایک گرہ کہل جاتی تہی اور ہر سوزن
کہ کہینچتے تہے درد تسکین پاتا تہا اور راحت پیدا ہوتی تہی اور آیتین ان دونو
سورتون کی سب گیارہ ہین ہر آیت پر ایک گرہ کہلتی تہی اور بعضے متصوفہ
نے کہا ہی کہ سلوک کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس قصیہ مین
مسلک تفویض و تسلیم مین خاص امر پروردگار کو اور صبر کیا طلب اجر مین اس
بلا پر اور جب تمادی کی اس عارضہ نے ڈرے ضعف طاعت اور تشتت امر کو
اور ابلاغ اوسکی سے کہ مبادا قصور اور فتور واقع ہو توجہہ کے بجناب الہی
اور دعا پس اشارہ پایا ساتہہ تداوی اور معالجہ کے ساتہہ علاج حسی
اور روحانی کی روحانی خود یہہ تہا کہ منزل ہوئین اوسپر معوذتین اور
حسی وہ تہا کہ حجامت سر فرمایا اور صاحب سفر السعادۃ نے کہا ہے

کہ جو کوئی دین اور ایمان سے حظ نہ رکھے یہ بات کہے کہ حجامت ایک قسم ہے
استفراغ سے ساتھ علاج سحر کے کیا مناسبت رکھے اور اوسی دفع کیونکر
کرے اس علاج کا انکار کرتا ہی جواب دینا چاہئے کہ اگر کفار اطبا مثل جالینوس
اور ارسطاطالیس نقل کرتے البتہ انکار نکرتے یعنی کہتے کہ جو اونہون نے
حکم کیا ہی لابد بوجہ اور حکمت ہوگا یہہ بات فعل آنحضرت مین اولی اور انسب ہے
بعد ازان اشارہ کرتا ہی ساتھ معقولیت حکمت کے نفع حجامت مین بیچ دفع سحر
کی اور کہتا ہے جو مادہ سحر کا بسر مبارک پہنچا تھا یعنی قوی دماغیہ مین تاثیر
کی تھی ایسا متخیل تھا کہ چیز کردہ نکردہ اور چیز نکردہ کردہ متخیل ہوتے تھی اور یہہ
تصرف ہے ساحر سے طبیعت اور مادہ (دموی مین) اوس مادہ نے اوپر بطن
مقدم دماغ کے غلبہ کیا اور مزاج اوسکا طبیعت اصلی سے پھرا اسواسطے کہ سحر
مرکب ہے تاثیر ارواح خبیثہ جن اور شیاطین سے اور خباثت نفوس بشر سے اور
انفعال قوی طبیعیہ بدنیہ کا اون تاثیرات سے یعنی جو تاثیر سحر کے بدن اور روح
حیوانی مین ہی کہ مادہ اوسکا دموی ہی کہ بعد انضمام اوسکی تحویل قلب مین
ایک بخار لطیف بطون دماغ مین متصاعد ہوکر حامل قواے دماغیہ کا ہوتا ہے اور ساتھ
تاثیر اور تصرف سحر کے مزاج اوسکا محل تضرر اور خارج طبیعت اصلی سے ہوتا ہے
اور کہتا ہے کہ استعمال حجامت اوس محل مین کہ ساتھ سحر کی متضرر ہوا ہو غایت
حکمت اور نہایت حسن معالجہ ہووے اور بعض مبتدعہ نے انکار کیا ہے وقوع
تاثیر سحر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور گمان کئے ہیں کہ یہہ موجب
انحطاط علو مرتبہ شریف حضرت اور موجب تشکیک کا نبوت مین ہی اور جو چیز ہووے
اوس طرف ہووے باطل ہے اور موجب عدم وثوق شریعت ہی اسواسطے
کہ احتمال رکھے اس تقدیر پر کہ تخیل کرتے ہون کہ مین جبریل کو دیکھتا ہون اور

حقیقت

حقیقت مین وہ جبریل ہتو وی اور خیال فرماتی ہون کہ وحی کیا گیا ہو اور واقع
مین ایسا ہوا اور تاثیر سحر ناقصون مین ہوتی ہی نہ ارباب کمال مین اور یہہ
سخن مردود ہی اسواسطی کہ برہان قایم ہوا ہی اوپر صدق آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دعوے نبوت مین اور وہ جو پہنچایا جانب خدائی عز وجل
سے اور اوپر عصمت حضرت کی تبلیغ مین معجزات باہرہ شاہد ہین اور وہ جو تعلق
ہی ساتھہ بعض امور دنیویہ کی کہ بعثت اور رسالت حضرت کی اوسواسطی نہین
اگر امراض بدنیہ سی کہ لوازم بشریہ سی ہین کوئی چیز لاحق اور عارض ہو
مخل عصمت امور دین مین نہین ہوسکتی اور بالجملہ وہ جو اخبار آنحضرت
سی منقول ہین اوسمین کچھہ خلاف اور اختلاف واقع نہین کہ موجب منقصت
کا ہووے بلکہ ظہور تاثیر سحر کا حضرت مین دلایل نبوت حضرت سی ہے
اور دال اونکی صدق پر اسواسطی کہ کفار اونہین ساحر کہتے تھے اور
امور مقررہ سی ہے کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور اظہار تاثیر سحر کا
حضرت مین واسطی اسی حکمت اور مصلحت کے ہی اور قول اونکا کہ تاثیر سحر
مخصوص ساتھہ ناقصون کی ہے یہہ قول کلی نہین شاید کہ کاملون مین بھی واسطے
کسی مصلحت اور حکمت کے ظاہر ہو دے — اور احادیث صحیحہ اس باب مین
وارد ہین کہ قابل انکار نہین واللہ اعلم اور جاننا چاہی کہ رقی اور تعویذات
نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہین استیفا اونکا احاطہ تحریر سے خارج ہے
جن امراض کے ساتھہ ابتلا کثیر الوقوع ہے اور رقی و تعویذات اونمین سے
اکثر ہین تیمنا اور تبرکا مذکور ہوتی ہین وباللہ التوفیق از انجملہ رقیہ
ہمین ہی اور رقیہ اوسکی بہت ہین اور بزرگترین رقیون کا اصلی اور تمام
بلاؤن اور امراض وآفات کی قرائت سورہ فاتحہ اور معوذتین اور آیۃ الکرسی اور

اِذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ

دور کر خوف کو اے رب لوگون کے اور شفا دیجیے

اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

تو شافی ہی نہین شفا مگر شفا تیرے ایسی شفا کہ نہ چھوڑے کوئی بیماری کلیہ

یہہ دعوات حضرت سے تہی جمیع امراض و آلام اور اوجاع کے لئے اور ازانجملہ

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ

یعنے پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ کلمات خدا تعالی کے کہ پوری ہین غضب خدا اور اوسکی عذاب سے اور بدی

عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ

اور ایذا دینے اوسکی سے اور ایذا رسانی شیاطین سے اور حاضر ہونے اونکی سے اور ازانجملہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ

یعنی اے پروردگار ہر ستی مین پناہ لیجاتا ہون ساتہہ وجہہ کریم تیری کی اور ساتہہ کلمات پورے تیرے کے

شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَاْثَمَ وَالْمَغْرَمَ

ایذا اور بدی اوس چیز سے کہ تو پکڑنیوالا اوسکی پیشانی کا ہے اے بار خدایا تو کہوتا اور دور کرتا ہے گناہون اور قرض کو

اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

بار خدایا نہین ہزیمت دیا جاتا لشکر تیرا اور نہین خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا منزہ اور پاک جانتے ہین ہم تجہی اور شکر گذاری تیری کرتے ہیں

اور ازانجملہ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ

یعنے پناہ لیجاتا ہون مین ساتہہ وجہہ خدای بزرگ کے کہ نہین کوئی چیز بزرگ

مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ

اوس سے اور ساتہہ کلمون تام خدا کے کہ نہین چہوڑتا اونکو

بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا

نیکوکار اور نہ بدکار اور ساتہہ نامون نیک خدا کے جو جانتا ہون مین اونمین سے اور جو

لم اعلم من شر ما خلق و ما ذرأ و ما برأ

نہیں جانتا ہوں بدی اوس چیز سے کہ پیدا کیا اور ظاہر کیا اور موجود کیا بد

من شر كل ذي شر لا اطيق شره و من شر كل ذي شر

ہر صاحب بدی سے کہ نہیں طاقت رکھتا ہوں بدی اوسکی اور بدی ہر صاحب بدی سے

ربي اخذ بناصيتها ان ربي على صراط مستقيم

کہ پروردگار میرا پکڑنے والا ہے پیشانی اوسکی بدرستی پروردگار میرا راہ سیدہے کی ہے —

اور از انجملہ ہے اللهم اني عليك توكلت و انت رب العرش

بار خدایا بدرستی میں نے اوپر تیرے توکل کیا ہے اور تو پروردگار عرش

العظيم ما شاء الله كان و ما لم يشاء لم يكن و لا

بزرگ کا ہے جو چاہا خدا نے ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا اور نہیں

حول و لا قوة الا بالله اعلم ان الله على كل شيء

بازگشتن اور نہ قوت مگر ساتھ خدا کے جانتا ہوں میں بدرستی الله ہر چیز پر

قدير و ان الله قد احاط بكل شيء علما و احصى كل شيء

قادر ہے اور بدرستی کہ الله نے تحقیق گھیر لیا ہے ہر چیز کو از روی علم کے اور شمار کیا ہر چیز کو

عددا اللهم اني اعوذ بك من شر نفسي و من شر الشيطان

از روی شمار کے بار خدایا تحقیق پناہ لیتا ہوں تیرے ساتھ بدی اپنی نفس سے اور بدی شیطان

و شركه و من شر كل دابة انت اخذ بناصيتها

اور اوسکی شرک سے اور بدی سے ہر چارپایہ سے کہ تو گیرندہ اوسکا ہے ساتھ پیشانی اوسکے

ان ربي على صراط مستقيم اور از انجملہ

بدرستی میرا رب اوپر راہ راست کے ہے

تحصنت بالذي لا اله الا هو الهي و اله كل شيء و اعتصمت

بِهٖ وَهُوَ رَبِّي كُلِّ شَيْءٍ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي

وَرَبُّ

ساتھ اوسکے کہ پروردکار میرا ہے اور پروردکار ہر چیز کا اور توکل کیا میں نے ایسے زندہ پر کہ

لَا يَمُوْتُ وَاشْتَدَّ فَعُتُّ اللّٰهَ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

نہیں مرتا اور طلب دورے کے میں نے ساتھ کلمہ لاحول ولا قوۃ الا

بِاللّٰهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ

باللہ کے کافی ہے مجھی خدا اور بہتر ہے وکیل کافی ہے مجھی پروردگار بندوں

حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقَاتِ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ

کافی ہے مجھی پیدا کنندہ آفریدہ شدہ سے کافی ہے مجھکو روزی دینے والا

الْمَرْزُوْقَاتِ حَسْبِيَ الَّذِيْ هُوَ حَسْبِيْ حَسْبِيَ الَّذِيْ

روزی دی گئی سے کافی ہے مجھکو وہ جو کافی ہے مجھی کافی ہے مجھکو وہ کہ

بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ

دست قدرت اوسکے میں ہے بادشاہی ہر چیز کے اور پناہ دیتا ہے اور پناہ نہیں دیا جاتا اوپر

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعٰى لَيْسَ

کافی ہے مجھے خدا اور کفایت میں نے اور قبول کرے خدا جو اوسے پکارے نہیں ہے

وَرَاءَ اللّٰهِ مَرْمٰى حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

سوار خدا کے کوئی مقصد کافی ہے خدا نہیں کوئی معبود مگر وہ

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

اوسپر توکل کیا میں نے کہ وہ پروردکار عرش بزرگ کا ہے

اور کہا ہے جو کوئی ان دعوات کو تجربہ کرے بزرگی

اور قدر اوسکی جانے اور از انجملہ رقیہ جبرئیل علیہ السلام

ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رقیہ کیا صحیح مسلم میں روایت ہے

رکہتا اور قول جمہور اس باب مین یہہ ہی کہ بعد از فوت ہاشم چند مدت کے
بعد ایک شخص کا قریش مین سے یثرب گذر ہوا وہان اوسنے ایک طفل لڑکون
مین دیکہا کہ تیر لگا رہا ہی اور کہتا جاتا ہی انا ابن الہاشم اوس شخص نے
مدینہ سی مکہ مین آکر حریم کعبہ مین مطلب سے کہا کہ برادرزادہ تیرا مینے
دیکہا ہی کہ تیر اندازی مین مصروف تہا اور آثار رشد و صلاح صفحہ حال اوسکی
پر لایح و ہویدا تہی لیکن علامات فقر و پریشانی اوسمین اس قدر مشاہدہ کین
کہ سبب پریشانی خاطر ہوا مطلب نے قسم کہائی کہ مین گہر نہین جاؤنگا جبتک
بہتیجے کو نہ لی آؤنگا اوس شخص نی کہا ابہی اسیوقت میرا اونٹ حاضر
و موجود ہی چنانچہ مطلب اوسکی ناقہ پر سوار ہوکر بی توقف مدینہ کو گئی اور
بی اطلاع اوسکی والدہ اور قرابتیون کی شیبۃ الحمد کو اپنی ساتہہ سوار کرکی
مکہ مین لی آئی اور بنا بر اسکی کہ عبد المطلب جامہ کہنہ اور فرسودہ اور چرک آلودہ
پہنی ہوئی تہی جو کوئی راہ مین دیکہتا تہا باحتمال بندہ و مملوک کی پوچہتا
تہا کہ یہہ کودک کون شخص ہے مطلب در جواب کہتی تہے کہ یہہ غلام ہے
القصہ جب مطلب اپنی گہر مین پہنچی جامہ فاخرہ انکو پہنایا اور مجلس قریش
مین لاکر کیفیت حال اور جانی اپنی کی مدینہ مین بطریق استعجال سب کو
مطلع کیا اور بسبب اسکی کہ راہ مین انہون نے آدمیون سی کہا تہا کہ یہہ عبد
ہی شیبۃ الحمد نے بہ عبد المطلب شہرت پائی **اور** روضۃ الاحباب مین مرقوم
ہی کہ انکی صغیر سنی مین انکی باپ ہاشم نے وفات پائی اور مطلب انکی
چچی نی انکو پرورش اور تربیت کی اور دستور عرب تہا کہ جو کوئی کسی
یتیم ... ... ش کرتا تہا اوس یتیم کو اوسکا غلام کہتی تہی **اور** لکہا ہے
کہ عبد المطلب بکمالات قد اور طلاوت گفتار اور محاسن افعال اپنی زمانہ

نہین کوئی معبود مگر خدا جو بزرگ بردبار

لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا

نہین کوئی معبود مگر الله پروردگار عرش بزرگ کا نہین کوئی معبود مگر

الله رب السموات و الارض رب العرش الكريم

الله پروردگار آسمانون کا اور زمین کا پروردگار عرش کریم کا

روایت کیا ہی اسکو بخاری نے اور مسلم نے اور روایت کیا ہی ابوداود نے ابوبکر صدیق رضی سے

دعوات المكروب اللهم رحمتك ارجو فلا تكلني الى نفسي

یا الله تیری رحمت کا امیدوار ہون پس نہ سونپ مجھے طرف نفس میرے کے

طرفة عين واصلح لي شأني كله لا اله الا انت

پلک مارنے تک اور اصلاح کر حال میرا سب نہین کوئی معبود مگر تو

اور مسند امام احمد مین ابن مسعود سے روایت ہی کہ آنحضرت نے فرمایا جو پہنچی کسی بندہ کو وغم

اگر کہی اللهم اني عبدك وابن عبدك وابن امتك ناصيتي

یا الله بیشک مین بندہ ہون تیرا اور بیٹا بندے تیرے کا اور بیٹا لونڈی تیری کا پیشانی میری

بيدك ماض في حكمك عدل في قضاؤك اسألك بكل

دست قدرت تیری مین ہے جاری ہے بیچ میرے حکم تیرا برابر ہے بیچ میرے قضا تیری سوال کرتا ہون ساتھ ہر

اسم هو لك سميت به نفسك او انزلته في كتابك

نام کے کہ وہ واسطے تیرے ہی نام رکہا تونی اوسکی ساتھ اپنی ذات کا یا اوتارا تو نے اوسکو اپنی کتاب مین

او علمته احدا من خلقك او استأثرت به في

یا سکہایا تونے اوسے کسیکو اپنی مخلوقات سے یا برگزیدہ کیا تو نے اوسکو بیچ

علم الغيب عندك ان تجعل القرآن العظيم ربيع

علم غیب کی اپنی نزدیک یہہ کہ کر دانے تو قرآن عظیم کو تازگی اور بہار

قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجِلَاءَ حُزْنِيْ وَذِهَابَ هَمِّيْ
دل میری کے اور نور آنکہہ میری کا اور کہلنا غم میرے کا اور جانا اندوہ میرے کا ١٥

اور ابن عباس سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی لازم پکڑے استغفار کو گردانی خداتعالی واسطے اوسکی لئی ہر ہمی فرج اور ہر ضیق سی مخرج اور رزق دیوے اوسکو اوس جگہہ سے کہ گمان نہین رکہتا اور یہی ابن عباس سے آیا ہے کہ کہا جسکو ہموم کثیرہ لاحق ہون چاہیے کہ بہت سے کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور صحیحین مین آیا ہی کہ وہ ایک خزانہ ہے خزانون بہشت سے اور ترمذی نے لایا ہی کہ وہ ایک باب ہے ابواب جنت سے اور بعض آثار مین آیا ہی کہ نہین اوترتا کوئی فرشتہ آسمان سے اور نہین جاتا مگر ساتہہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے اور مشائخ نی کہا ہے کہ نہین کوئی چیز اعوان اوپر عمل کے اس کلمہ سے اور آیا ہی کہ جو کوئی پڑہی آیۃ الکرسی اور خواتیم سورہ بقرہ نزدیک کرب کے فریاد رسی کرے اوسکی خداتعالی اور حدیث سعد بن ابی وقاص مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بدرستی البتہ جانتا ہون مین ایک کلمہ کہ نہ کہی اوسکو کوئی مکروب مگر وہ کہ کشایش دیوے اوسکی لئی حق تعالی اور وہ کلمہ از ان برادرم یونس علیہ السلام سے ہی کہ ندا اسکے ظلمات مین او کہا
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
نہین کوئی معبود مگر تو پاکی یاد کرتا ہون مین تجہی بدرستیکہ مین ہوا مین ظلم کرنیوالون سے

اور ترمذی کے نزدیک آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا نکرے ساتہہ اوسکی مرد مسلمان ہرگز کسی چیز مین مگر استجابت کی جاوے ہر دعا اوسکی اور ایک روایت مین آیا ہے

وَاَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْئَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ
اور مانگتا ہوں تجھسے پورے عافیت اور مانگتا ہوں تجھسے ہمیشگی عافیت
وَاَسْئَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَاَسْئَلُكَ الْغِنٰى
اور مانگتا ہوں تجھسے شکر اوپر عافیت کے اور مانگتا ہوں تجھسے بے نیازی
عَنِ النَّاسِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
لوگوں سے اور نہیں بازگشت اور نہ قوت مگر ساتھ اللہ برتر بزرگ کے

رقیہ فقر روایت ہی ابن عمر سے کہ آیا ایک مرد پاس رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ پیٹھ دی اور موںہہ پھیرا دنیا نے مجھسی فرمایا تو کہاں ہے صلوۃ ملائکہ اور تسبیح خلایق کہ بسبب اوسکی رزق دیا جاتا ہے اونکو پہہ نزدیک طلوع فجر کے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ پاک اور منزہ جانتا ہوں اللہ کو اور ساتھہ حمد اوسکی کے پاک اور منزہ جانتا ہوں خدای بزرگ کو اور ساتھہ حمد اوسکی کے طلب امرزش کرتا ہوں اللہ سے ہ سو مرتبہ آوی تیری پاس دنیا خوار اور رام پس گیا وہ مرد اور درنگ کیا ایک مدت اور پہر آیا اور کہا یا رسول اللہ متوجہ ہوی دنیا میرے طرف نجانوں میں کہ کہاں رکہوں اوسے اور اس کلمہ کو سلسلہ کبرویہ یعنی نجم الدین کبریٰ سے میں درمیان سنت اور فرض فجر کے پڑہتے ہیں اور اگر ضم کریں اوسکی ساتہہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے سبب مغفرت سب گناہوں کا ہووے اور یہہ سبب وسعت رزق کا ہے اسواسطی کہ معاصی سو جب ضیق رزق اور ہم وغم کے ہیں جیسا کہ گذرا اور اس جگہہ ایک ورد ہے کہ اوسکا کیمیاے مشایخ نام ہے اور مجرب ہے بعد از سلام نماز جمعہ کے پہلی اوس سے کہ پہیرے پانوانے اوس

وضع سی کہ تشہد مین رکہی ہین پڑہی فاتحۃ الکتاب ساتہہ مرتبہ اور قل
ہو اللہ سات مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق سات بار اور قل اعوذ برب
الناس سات مرتبہ اس مقدار حدیث مین واقع ہوا ہی واسطی غفران اگلی
پچہلی گناہون کے اور مشایخ بعد ازان اس دعا کو پڑہیں کہ اگر مین آیا ہی
سات بار اَللّٰهُمَّ يَا اَللّٰهُ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيدُ يَا رَحِيمُ
بار خدایا یا اللہ ای بی نیاز اسے ستودہ ای پیدا کنندہ ای باز آورندہ اسے مہربان
يَا وَدُودُ اَغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ
ای دوست رکہی گئے بی نیاز کر مجہی ساتہہ حلال اپنی کے حرام اپنی سے اور ساتہہ فرمان برداری اپنی کے
مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ رقیہ اطفای حریق
نافرمانی اپنی سے اور ساتہہ فضل اپنے کی اوس شخص سے کہ سوای تیری ہے
طبرانی نے اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اِذَا رَاَيْتُمُ الْحَرِيقَ فَكَبِّرُوا فَاِنَّ التَّكْبِيرَ تُطْفِئُهُ یعنی جب دیکہو
تم آگ لگی ہوی پس تکبیر کہو تم پس تحقیق تکبیر بجہاتی ہے آگ کو مجرب ہے اور وجہہ
بجہانے تکبیر مین حریق کو یہہ بیان کیا ہی کہ نار مادہ شیطان ہے کہ پیدا کیا گیا
ہی اوس سے اور ہی اوسمین افساد عام کہ مناسب شیطان اور اوسکی
فعل کا ہے اور آتش بالطبع چاہتے ہی علو اور فساد کو اور شیطان
بہی ہلاک نے آدم کو پس آتش اور شیطان ہر ایک چاہتے ہین زمین مین
فساد کو اور کبریائی حق تعالی کی قمع کرتی ہے شیطان اور اوسکی
فعل کو پس اسی جہت سے تکبیر کو اثر ہے اطفای حریق مین اور انہین
قایم اور ثابت رہتے نزدیک کبریا سے حق کے کوی چیز پس جب تکبیر کہے
مسلم اپنی پروردگار کو اطفا کرتا ہے نار کو رقیۃ الصرع

ہا ہی کہ صرع ایک تصرف خبیثہ ارضیہ سی ہے اور دوسرے اخلاط ردیہ سی اس قسم ثانی مین اطبانے تکلم کیا ہی لیکن علاج صرع کا ارواح خبیثہ سے ساتہہ رقیون کے ہوتا ہی اور معالجہ اوسکا محاربہ ہی اور محارب کو ضرور ہے کہ سلاح اوسکی ثابت اور سالم اور بازو اوسکی قوی ہون یہانتک کہ بعض معالجین سی وہ تہا کہ اکتفا بقول اُخْرُجْ مِنْهُ کرتا تہا یا بقول بِسْمِ اللّٰہِ یا بقول لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور تہے آنحضرت کہ کہتے تہے اُخْرُجْ عَدُوَّ اللّٰہِ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ یعنی نکل دشمن خدا کی مین رسول اللہ ہون **اور** بعض معالجہ کرتے تہی ساتہہ آیۃ الکرسی کی **اور** امر کرتے تہی مصروع کو ساتہہ کثرت قرات آیۃ الکرسی اور معوذتین کے **اور** بعض نے پڑہا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ آخر سورہ **او**ر یا سوگند ساتہہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسکی دفع مین تجربہ کیا ہی **رقیہ صداع** روایت کیا ہے حمیدی نے طب مین یونس بن یعقوب سے اور اوسنی عبد اللہ سے **کہا** تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تعوذ فرماتی تہے صداع سے ساتہہ قول اپنے کی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الْكَبِيْرِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ یعنی ساتہہ نام خدا کے کہ روزی دہندہ اور بخشندہ ہے اور ساتہہ نام اللہ بزرگ کے اور پناہ لیتی ہون ساتہہ نام خدای بزرگ کے بدی ہر رگ جوشندہ اور بدی گرمی آتش سے **رقیہ وجع الضرس** بیہقی لایا ہی کہ عبد اللہ بن رواحہ نے شکوہ کیا نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درد دندان کا پس کہا دست مبارک اپنا حضرت نے رخسار اوسکی پر جسطرف

اور دہتا اور کہا سات بار اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ سُوْءَ مَا یَجِدُ وَفُحْشَہٗ بِدَعْوَۃِ نَبِیِّکَ الْمَکِیْنِ الْمُبَارَکِ عِنْدَکَ یعنی یا اللہ دور کر اوس سے برائی اوس سی برائی اوس چیز کی کہ پاتا ہے رشتنی اوسکی ساتھہ دعا اور پکار نے پیغمبر اپنے کی کہ صاحب منزلت اور مرتبت ہی برکت دیا گیا نزدیک تیرے ہاں پس شفا دی اوسی خدا تعالے نی پہلی حیا سے حضرت سی اور روایت کیا ہے حمید نے کہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آئیں حضرت پاس اوس حال میں کہ شکایت کرتی تہیں درد سے کہ پاتیں تہیں اپنی دندان مین پس لایی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبابہ یعنی اپنی کو اور رکہا اوپر اوس موجعہ کے اور کہا بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَسْئَلُکَ بِعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ وَقُدْرَتِکَ عَلٰی
ساتہہ نام خدا اور ساتھہ خدا کی سوال کرتا ہوں تجہسے ساتہہ عزت اور بزرگی تیری کے اور توانایی تیری کے اوپر
كُلِّ شَیْءٍ فَاِنَّ مَرْیَمَ لَمْ تَلِدْ غَیْرَ عِیْسٰی مِنْ رُوْحِکَ
ہر چیز کے پس بدرستے مریم نہیں جنے سوا ی عیسی کے روح تیرے سے
وَکَلِمَتِکَ اَنْ تَکْشِفَ مَا تَلْقٰی فَاطِمَۃُ بِنْتُ خَدِیْجَۃَ مِنَ الضُّرِّ کُلِّہٖ
اور کلمہ تیرے سے یہی کہ زایل کرے تو وہ چیز کہ ملاقات کرتی ہی فاطمہ دختر خدیجہ درد دندان تمام اوسکی سے
پس آرام پایا اوس درد سی کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رکہتی تہیں اور ہوا ب مین کہا ہی کہ نوادر اعمال سے کہ شایع اور ذایع ہے ہمارے شیخ محب طبری امام مقام الخلیل سے کہ مین دیکہا مینے اوسکو کہ کیا بارہا اور رکہا اپنا ہاتہہ اوپر سر اوس شخص کے کہ درد کرتا تہا دانت اوسکا اور پوچہا اوس سے نام اوسکا اور اوسکی ماں کا اور پوچہا چند مدت جاتا ہے نو کہ دانت تیرا درد کرے پانچ یا سات یا نو سال بعد طاق، پس اوٹہاتا ہاتہہ اپنا مگر وہ کہ ساکن ہوتا درد اوسکا اور مکث کرتا مدت مذکورہ مقدرہ تک

درد کم نہ ہو اور یہہ امر شایع اور مشہور ہوا اوس سے انتہی ــ لیکن کو سبب
دعا سعین ذکر نہین کی ظاہر ایہی دعا ہے ماثور مذکور ہو چکے یا توجہ کرتا
تہا اور مین خود کوی دعا پڑہتا تہا واللہ اعلم اور کہا صاحب مواہب نے
وہ جو تجربہ کیا گیا ہے وہ ہے کہ لکہے جس رخسار کی طرف درد ہے
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ ھُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَکُمْ
نام خدا ے بخشندہ مہربان کے کہہ وہ ایسا ہے کہ پیدا کیا تمکو
وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ قَلِیْلًا مَّا
اور کردا اپنے تمہارے لئے کان اور آنکہین اور دل کم ہے کہ تم
تَشْکُرُوْنَ اور اگر چاہی لکہے وَلَہٗ مَا سَکَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَھُوَ
شکر گذاری کرتے ہو یعنے اور اوسیکی واسطے ہے جو چیز ساکن ہے رات اور دن میں اور وہ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ } رقیہ عسر البول روایت کیا ہے
سننے والا جاننے والا ہے } نسائی نے ابی الدردا سے کہ آیا اونکی پاس ایک
مرد اور کہا کہ میری باپ کا پیشاب بند ہو گیا ہی اور یونہی ہے اوسکو حصاۃ البول
پس تعلیم کیا اوسی ابو الدردا رضی اللہ عنہ نی رقیہ کہ سنا تہا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رَبُّنَا الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ
رب ہمارا وہ ہے کہ آسمان میں ہے پاک نام تیرا حکم تیرا
فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ
آسمان اور زمین میں ہے جیسا کہ رحمت تیری آسمان میں ہے پس کردان رحمت اپنی
فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ
بیچ زمین کے اور بخش ہماری لئی گناہ ہمارے اور خطائین ہماری تو ہی پروردگار پاکون کا ہے
فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِّنْ شِفَائِکَ وَرَحْمَۃً مِّنْ رَحْمَتِکَ عَلٰی ھٰذَا الْوَجَعِ

پس نازل کر شفا شفا اپنی سے اور رحمت اپنی سی اوپر اس درد کی پس تندرست ہوا +
اور امر کیا اوسکو کہ رقیہ کریے ساتھ اس دعا کی پس رقیہ کیا اوسکی ساتھ اور
تندرست ہوا اور یہہ رقیہ شکایت عام ہین کہ ہر مرض کے لئی کرین یہی آیا ہے حدیث
ابی الدردا سے **رقیہ الحمی** روایت کیا ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آئے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ عائشہ صدیقہ رض پاس اور وہ دشنام دیتے
تہین تپ کو فرمایا آنحضرت نے دشنام نہ دو تپ کو کہ وہ مامور ہے ولیکن اگر
چاہو تم سکہاؤن مین تمکو کلمات کہ جب کہو تم اُن کلمات کو لیجاوے خدا
تعالیٰ کہینی تمہارے سے پس سکہائی اونکو وہ کلمات اور فرمایا کہہ

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ جِلْدِيَ الرَّقِيْقَ وَعَظْمِيَ الدَّقِيْقَ مِنْ شِدَّةِ

یا اللہ رحم کر پوست تنک میرے کو اور استخوان باریک میرکو شد

الْحَرِيْقِ يَا أُمَّ مِلْدَمٍ إِنْ كُنْتِ آمَنْتِ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ فَلَا تُصَدِّعِي

سوزش سے ای تپ اگر ہے تو کہ ایمان لاے تو ساتھ خدا ے بزرگ کے پس درد مت دے

الرَّأْسَ وَلَا تُنْتِنِ الْفَمَ وَلَا تَأْكُلِ اللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِي الدَّمَ

میری سرکو اور بدبو مکر میرے موانہہ کو اور نہ کہا گوشت اور نہ پے خون

وَتَحَوَّلِيْ عَنِّيْ إِلٰى مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ

اور پہر جا مجہسے طرف اوسکے کہ پکڑا سواے خدا اسکے معبود دوسرا

کہا عائشہ رض نے پس کہا مینی ان کلمات کو کہ سکہایا مجہی رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس گئی تپ مجہہ سے — صاحب مواہب کہا ہے
مجرب ہی یہہ رقیہ جبکہ دیکہا مینے بخط شیخ اپنے کی اور لفظ اوسکی یہہ ہین

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَظْمِيَ الدَّقِيْقَ وَجِلْدِيَ الرَّقِيْقَ وَأَعُوْذُ بِكَ

یا اللہ رحم کر استخوان باریک میرکو اور پوست نازک میرکو اور پناہ لیجاتا ہون مین ساتہہ تیر

مِنْ فَوْرَةِ الْحَرِيقِ يَا أُمَّ مِلْدَمٍ إِنْ كُنْتِ آمَنْتِ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

جوشش سوزش سے اے تپ اگر ہے تو کہ ایمان لائے ہے تو ساتھ خدا کی اور دن

الْآخِرِ فَلَا تَأْكُلِي اللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِي الدَّمَ وَلَا تَفُورِي

پچھلی کے پس نہ کھا میرا گوشت اور نہ پی میرا لہو اور نہ جوش مار

عَلَى الْفَمِ وَانْتَقِلِي إِلَى مَنْ يَزْعُمُ أَنَّ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ

اوپر مونہہ کے اور انتقال کر طرف اوسکی کہ گمان کرتا ہے ساتھ اللہ کے معبود دوسرا

فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

پس تحقیق مین گواہی دیتا ہون کہ نہین معبود سوای خدا کی اور یہہ محمد اوسکی بندے ہیں اور رسول اوسکی ۔ اور بیچ

حصن حصین کے جیسا کہ ذکر کیا ہی صاحب الهدی نے اوپر تین پارہ کاغذ باریک کے

بِسْمِ اللّٰهِ فَرَّتْ بِسْمِ اللّٰهِ مَرَّتْ بِسْمِ اللّٰهِ قَلَّتْ ـ ساتھہ نام خدا کے

بھاگے تپ ـ ساتھہ نام خدا کے گزر گئی تپ ساتھہ نام خدا کے کم ہوئی تپ

اور لیوے ہر روز ایک ورق کو اور ڈالے اوسے مونہہ مین اور نگل جاوے

ساتھہ پانی کے اور لکھنی قرآن اور اوسکا پینا مین واسطے شفا کے سلف

سے رخصت ہے جیسا کہ گذرا اور ابن الحاج سے مدخل مین نقل ہے کہ شیخ ابو

محمد جرجانی نے ہمیشہ لکھتے تھے اوپر پارہ کاغذ کے واسطے تپ وغیرہ کے

اور رکھہ چھوڑتے تھے ایک گوشہ مین پس جسکو ہوتا تھا کچھہ لیتا ایک پارہ اوس

سے اور استعمال کرتا اور شفا پاتا ساتھہ اذن حق جل و علا کی اور اوسمین یہہ دعا لکھتے تھے

أَزَلِيٌّ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ يُزِيلُ الزَّوَالَ وَهُوَ لَا يَزَالُ

ہمیشہ رہنے والا ہمیشہ تھا اور ہمیشہ ہوگا دور کرتا ہے نیستی کو اور وہ نیست نہین ہوتا

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

اور نہین بازگشت اور نہ توانائی مگر ساتھہ اللہ برتر بزرگ کے

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
اور نازل کرتے ہین ہم قران سے وہ چیز کہ شفا ہے واسطے لوگون کی اور رحمت واسطے مومنون کے

رقیہ خراج صاحب زاد المعاد نے کہا ہے کہ لکھے اوسپر یہہ آیہ
وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا فَيَذَرُهَا
اور سوال کرتے ہین تجھسے پہاڑون سے پس کہہ جڑ سے اوکھاڑتا ہے اوکو پروردگار میرا اوکھاڑنا پس
قَاعًا صَفْصَفًا لَا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَا اَمْتًا مجرب ہے
ہموار اور برابر نہ دیکھیگا تو اوسمین کجی اور نہ نشیب و فراز

چہوڑیگا اوکو

رقیہ عسر ولادت اور اوس چیز سے کہ مجرب ہے عسر ولادت
کو ایک چیز ہے کہ روایت کی گئی ہے عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل سے کہا دیکھا
مینے اپنے باپ کو لکھتے ہوتے اوسوقت کہ دشوار ہوگئی عورت پر ولادت بیچ
جام سفید یا چیز لطیف مین حدیث ابن عباس لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ
ضُحٰهَا نہین کوئی معبود مگر خدا بردبار بخشندہ منزہ اور پاک ہے خدا پروردگار
عرش بزرگ کا شکر اور سپاس اوس خدا کو کہ پروردگار ہے عالم کے لوگون کا گویا
وہ جب دیکھینگے وہ چیز کہ وعدہ دئے گئے ہین نہ درنگ و مہلت کرین گر وقت
عشا یا چاشت اوسکی بیچ خلال نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو بکر مروزی نے کہ آیا امام احمد
پاس ایک مرد کہا یا ابا عبد اللہ لکھ دو کوئی چیز ایک عورت کی لئے کہ سخت
ہوئی اوسپر ولادت مدت دو دن سے کہا کہہ اوسکو کہ لاوے جام وسیع
اور زعفران کہا خلال نے دیکھا مینے اوسکو کہ لکھتا تھا بہتون کے
لئے اور یہ مدخل مین کہا ہے لکھے کورے باسن مین ۔

اُخْرُجْ اَیُّھَا الْوَلَدُ مِنْ بَطْنٍ ضَیِّقٍ اِلٰی سَعَةِ ھٰذِہِ الدُّنْیَا

باہر نکل ای لڑکے پیٹ تنگ سے طرف کشادگی کے اس دنیا

اُخْرُجْ بِقُدْرَةِ الَّذِیْ جَعَلَکَ فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ

باہر نکل ساتھ قدرت اوس شخص کے کہ گردانا تجھے قرارگاہ استوار میں اندازہ معلوم تک

لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ اِلٰی آخر سورة

اگر اوتارتے ہم اس قران کو اوپر پہاڑ کے البتہ دیکھتا تو اوسے آخر سورة تک

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ

اور اوتارتے ہم قران سے وہ چیز کہ وہ شفا اور رحمت ہے واسطے مومنون کے

پیویں اوسکو عورت اور چھاڑیں اپنی مونہہ۔ کہا شیخ جرجانی نے

لیا میں یہہ رقیہ بعضے بزرگون سے اور نہ لکہا جائے اوسی کیسکی لئی مگر وہ

رستگار ہے باپی اوسے دم اور روایت کیا گیا ہے ابن عباس رضی

اللہ عنہ سے کہا گذرے عیسی علیہ السلام اوپر ایک عورت کی حال الکہ معتبر

زمین پر پڑے ہاتی بچہ اوسکی پیٹ مین پس کہا اوس عورت نے ای کلیم اللہ

دعا کر میرے لئی کہ چہڑا دیے خدا مجھی اس محنت سے کہ مین اوسمین گرفتار

ہون پس کہا عیسی علیہ السلام نے یَا خَالِقَ النَّفْسِ وَیَا مُخَلِّصَ النَّفْسِ

مِنَ النَّفْسِ وَیَا مُخْرِجَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ خَلِّصْھَا یعنی ای پیدا

کرنیوالے نفس کے اور چہڑانیوالے نفس کے نفس سے اور ای برآمد

نفس نفس سے رہائی دی اوسے + پس ڈالا اوس زن نے ولد کو اور

اوٹہی کہا شیخ جرجانی نے جسکی عورت پر دشوار ہو ولادت لکہی اوسکو اور

لئی یہ رقیہ نافع اور اوس چیز سے کہ تجربہ کیا گیا ہے دعا

لکہی لئی وہ کہ لکہا جا دے تہہ سے بیشانی فرعون پر وَقِیْلَ یَا اَرْضُ

ابلعی ماءَکِ و یا سماءُ اقلعی و غیض الماءُ و قضی الامرُ

یعنی اور کہا گیا ای زمین نگل جا پانی اپنا اور ای آسمان بند ہو اور کم کیا گیا پانی اور جاری کیا گیا حکم — اور جایز نہین کتابت اوسکی ساتھہ خون راعف کی جیسا کہ بعضے جہال کرتے ہین اسواسطے کہ خون نجس ہے پس نہین جایز کہ لکہا جاوے ساتھہ اوسکی کلام اللہ

رقیہ واسطے ہر درد و بلا کی ابان بن عثمان اونہون نے اپنی باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جو کوئی کہے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیءٌ فی الارض و لا فی السماء و ھو السمیع العلیم نام خدا ایسے خدا کہ نہین ضرر کرتی ساتہہ اوسکی نام کے کوئی چیز زمین اور آسمان مین اور وہ سننے والا جاننے والا ہی + تین بار وقت شام کے نہ پوہنچی اوسے کوئی بلائی ناگہانی صبح تک اور اگر صبح کو کہی نہ پوہنچی شام تک کہا راوی نے پس پوہنچا ابان بن عثمان کو فالج پس نظر کیا اوس مین جسنے کہ سنی تہی یہہ حدیث بطریق تعجب اور انکار پس کہا ابان نے کیا دیکہتا ہے تو میری طرف سجدا اسوگند دروغ نہین باندہا مینی عثمان پر اور نہ دروغ باندہے عثمان نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ولیکن آج جس حالت مین کہ مین گرفتار ہون بسبب عصیان کے کہ فراموش کیا مینے پڑہنا اوسکا — روایت کیا اوسی ابو داود اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے

رقیہ کہ حاصل ہو وے بسبب اوسکی معافات ستر بلا سے روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو کوئی کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی

العظیم دس مرتبہ پاک کیا جاویے گناہون سے گویا کہ مان کے
پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور عافیت دیا جاویے ستر بلاؤن دنیا سے
کہ جنون اور جذام اور برص اور رنج اونکی سے ہے **اور** ترمذی نے بی
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے بہت کہو **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی**
العظیم اسواسطے کہ کنز جنت سے کہا مکحول نے جو کوئی کہے **لا حول**
ولا قوۃ الا باللہ ولا ملجا من اللہ الا الیہ
دور کرے اوس سے خدا تعالے سات باب ضرر کے کہ ادنی اونکا فقر
ہے **اور** روایت کیا ہے طبرانی نے بی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من
قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ کان دواء من تسعۃ و
تسعین داء ایسرھا الھم کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جسنی کہا نہین بازگشت اور نہین قوۃ مگر ساتھ اللہ کے ہووی دوا ننانوی
درد سے کہ آسان تر اونکا اندوہ ہے **اور** حدیث دوسرے مین بروایت
ابوموسی آیا ہے کہ جو کوئی کہی **لا حول ولا قوۃ الا باللہ** ہر روز
سو مرتبہ نہ پہنچی اوسے ہرگز فقر **اور** ہے آیا ہے جسم درنگ اور کشش
کرے رزق چاہیے کہ اکثر کہے **لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور**
امام جعفر بن امام محمد باقر رضی اللہ عنہما سے اونکی باپ اونکی دادا علی بن ابی
طالب رضی اللہ عنہم سے آیا ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے جو کوئی کہے ہر روز سو **لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین** ہووے
اوسکو امان فقر سے اور انس وحشت قبر سے اور کہ وہ ہووے اونکا

لی

لی دروازہ غنا کا اور کشادہ ہو وی دروازہ بہشت کا **اور** بعض روا
اس حدیث نی کہا ہے اگر رحلت کریں واسطی اس حدیث کی چین تک بہت
نہو - ذکر کیا ہی اسکو عبد الحق نے کتاب الطب النبوی مین **رقیہ
ورد طعام** روایت کیا ہی بخاری نے اپنی تاریخ مین عبد اللہ بن مسعود
سی کہ کہا ہے جسوقت طعام رکہا جاوے بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ فِی
الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ دَاءٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
فِيْهِ رَحْمَةً وَّشِفَاءً ضرر نکرے اوسکو کوی چیز **رقیہ ام
الصبیان** امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکی ہان پیدا ہو فرزند پس اذان کہی اوسکی کوش
راست مین اور اقامت کوش چپ مین زیان نکرے اوسی ام الصبیان روایت
کیا اوسی ابن السنی نے اور ذکر کیا اوسی عبد الحق نے طب نبوی مین **اور**
ام الصبیان ایک ریح ہی کہ لاحق ہوتا ہے اولاد کو اور بسا اوقات دبا لیتا
ہی اوسکو اور گرتا ہی اوپر اور سرّ اذین مین وہ ہی کہ اول جو کہ اوسکی کوش
مین آوے کلمہ شہادت ہو اور کبریا اور عظمت اوسکی پس یہہ گویا تلقین ہے
اوسکو شعار اسلام سے بوقت آنے اوسکی دنیا مین جیسا کہ تلقین کیا جاتا ہے
کلمہ توحید نزدیک خروج اوسکی دار دنیا سے اور بہاگے شیطان بہاگتا ہے کلمات
اذان سے **رقیہ حفظ رمضان** لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ يَا اَللّٰهُ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ يَا اَللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِهٖ
نہین تیری ای خدا بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے ای خدا گہیرنے والا ہے اسکو
عِلْمُكَ وَبِهٖ سَتَعْلَمُوْنَ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ
علم تیرا اور سبب اوسکی قریب ہے کہ غالب ہو دین مسلمان اور ساتھ راستی کی اوتارا ہمنے

وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا اور نہین بھیجا ہے تجھے مگر بشارت
دینی والا اور ڈرانیو الا - اور بعض نسخون مین بجائے سنبلیون کے یہہون
واقع ہوا ہے اور معنی علہ بفتحتین کے سرگشتگی اور دہشت اور تیزی اور جد
اور حرص اور پلید سے نفس ور زحمت حار کے آسیب ہین واللہ اعلم - صاحب
مواہب کہتا ہے - کہا ہمارے شیخ نے مشہور ہوا ہے جا دبین اور مکہ اور
بصرہ اور مصر ومغرب اور سب شہرون مین کہ یہہ حفیظہ رمضان سے نکا ہ رکھتا
ہی غرق وحرق وبرق اور تمام آفات سے اور لکھا جاتا ہے آخر جمعہ مین
رمضان سے اور سب لوگ اوسی لکھنی مین مبوقت کہ خطیب خطبہ پڑہتا ہے
اوپر منبر کے اور بعضے بعد نماز عصر کے اور یہ کہا ہے کہ یہہ بدعت ہے نہین اصل
اوسکی اگرچہ واقع ہوا ہے کلام غیر واحد مین انکار سے اسکی ورود حدیث ضعیف
مین اور تھے حافظ ابن حجر انکار کرتے سے اوسکو جد لیتے بہت یہانتک انا
خطبہ مین منبر پر کہڑے ہوے جس دیکہتے کہ لکہتا ہے اوسکو کہتے تھے قبحک
اللہ ما هٰذه البدعة انتهى - زشت کیجو تجہی خدا یہہ کیا بدعت ہے اخر ہوا
کلام صاحب مواہب کا **وصل** لیکن طب انحضرت صلی اللہ علیہ واله وسلم
ساتہ اودیہ طبعیہ طبیہ کے بہت ہے اور اکثر امراض مین واقع ہے اور ظاہر یہہ ہے
کہ طب انحضرت کی ساتہہ وحی کے ہو اگر بعض مواضع مین بقیاس اور اجتہاد اور
تجربہ سے بہی ہو بعید نہین اور یہہ اقتصار اوپر ادویہ روحانیہ کے کیا بجہت
ہونے اوکی اتم اور اعلی اور اخص اور اکمل لیکن وہ حدیث کہ باب عسل مین در باب
علاج اسہال بعسل واقع ہے اوس جگہہ کلام سے نقل کرین ہم اوسکو صحیحین
مین حدیث ابی سعید خدری سے سی آیا ہے کہ آیا ایک مرد پاس انحضرت کے
اور کہا بہا ہے میرا شکایت کرتا ہے شکم اپنے سے ۔ اور ایک روایت مین ہے

کہ کہا جاری ہے پیٹ اوسکا پس امر کیا آنحضرت نے اوسکو ساتھ پلانے
شہد کے پس پلایا اوسکو شہد پس زیادہ ہوا استطلاق یعنی روانگی
شکم پس فرمایا آنحضرت نے سچ کہا ہے حق تعالے نے اور دروغ کیا
شکم بہائی تیرے نے اور بہ روایت مسلم مین آیا ہے کہ تین بار امر کیا
آنحضرت نے ساتھ پلانے شہد کے پس فرمایا آنحضرت نے ساتھ پلانے شہد
کی پس زیادہ ہوا استطلاق اور بہ روایت احمد مین آیا ہے کہ مرتبہ چہارم مین
ساتھ پلانی شہد کے امر کیا تندرست ہوا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے مرتبہ چہارم مین صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ سچ کہا خدا نے
اور جہوٹ کہا شکم بہائی تیرے نے کہا ہے کہ اہل حجاز اطلاق کرتے ہین کذب
کو جای خطا مین کَذَبَ سَمْعُکَ یعنی خطا کی اور نہ پای حقیقت اوس چیز کے کہ کہا
گیا اوسکو پس معنے کَذَبَ بَطْنُہٗ کی یہ ہین صلاحیت نرکھی قبول شفا کی بلکہ خطا کے
اوس سے کذا قیل اور امام فخر الدین رازی نے کہا ہے شاید کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانا ساتھ نور وحی کے کہ عسل ظاہر ہوتا نفع اوسکا اور
جب ظاہر نہوا فی الحال گویا جاری ہوا مجرے کذب کے اسی جہت سے اطلاق کیا
گیا اوسپر لفظ کذب انتہی اور بعض ملاحدہ نے اعتراض کیا ہے اس جگہہ
اور کہا ہے کہ عسل مسہل ہے پس کیونکر کہا جاوے سکو کہ دافع اسہال ہے اور
جواب دیا گیا ہے کہ یہہ سخن اوسکی قایل سے صادر ہے جہل ہے اور مصدوق
بَلْ کَذَّبُوْا بِمَا لَمْ یُحِیْطُوْا بِعِلْمِہٖ کا ہے اسواسطے کہ اتفاق رکھین اطبا کہ مرض
تکذیب کیا اونہون نے ساتھ اوس چیز کی کہ نہ احاطہ کیا علم اونکا
واحد مختلف ہوتا ہے علاج اوسکا باختلاف سن اور عادت اور زمان اور عدد
ماٴلوف اور تدبیر اور قوت طبیعت کی اور اسہال کبہی حادث ہوتا ہے ناگوارے
طعام سے کہ ناشی ہوتا ہے سوء ہضمی سے اور اتفاق رکھین کہ علاج اسکا چہوڑنا

طبیعت کا اوسکی فعل پر ہے پس اگر محتاج ہے طرف مسہل کے امداد
اور اعانت کیجاوے اوسپر اگر علیل مین قوت ہے پس گویا یہہ مراد استطلاق اوسکی
بطن کا شاید بدہضمی سے ہو پس امر کیا اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے باستعمال عسل واسطے دفع فضول کہ جمع ہوئی تہے نواحی معدہ مین اخلاط
لزج سے کہ منع کرتے تہے استقرار غذا کو اور معدے مین لپٹی اور پرزے
ہینیت لپٹ جاتی ہین اونین اخلاط لزج فاسد کرتے ہین معدہ کو اور اوس غذا کو
کہ واصل معدہ ہے پس دوا اوسکی باستعمال ستے جالی چاہیے کہ پاک کردیے
معدہ کو اخلاط سے اور نہین کوئی چیز نافع تر اس باب مین عسل سے خصوصا اگر
آمیختہ ہو ساتہہ پانی گرم کے اور تکرار امر مین ساتہہ پلانے شہد کے ایک نکتہ لطیف
ہے اس واسطے کہ دوا چاہیے کہ اندازہ اور کمیت مین بحسب حال مرض کے ہووے
تا اگر اوس سے کاسر آوے نکلی مرض کو زایل نکرے اور اگر زاید آوے تو قوت
کو ساقط کرے اور مرض کو زیادہ اور ضرر دوسرا پیدا کرے اور جو ہر نوبت مین
اتنا شہد دیا کہ مادہ مرض سے مقاومت کرے لاجرم اسہال زیادہ ہوا اور
امر باعادہ پلانے عسل کے فرماتے تہے تا بقدر حاجت پہنچے اس جہت سے فرمایا صَدَقَ
اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ اور یہہ عبارت ہے کثرت مادہ فاسدہ سے اور
جب آخر مین اس قدر دیا کہ اخراج مادہ اور دفع مرض مین کافی اور وافی ہوا نفع
اوسکا ظاہر ہوا پس قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ
مین اشارہ ہے ساتہہ اوسکی کہ یہہ دوا نافع ہے اور بقاے رنج جہت قصور دوا
سے شفا مین نہین بلکہ ازجہت کثرت مادہ فاسدہ کی ہے پس اسی جہت سے امر
کیا باعادہ شرب عسل کے واسطے استفراغ کیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ عسل
کبھی جریان کرتا ہے بسرعت طرف عروق کے در نفوذ کرتا ہے اوسکی ساتہہ اکثر

غذا اور ادرار بول کرتا ہی پس قبض کرتا ہی اور کبھی باقی رہتا ہی معدہ مین پہر
ہائنیچہ کرتا ہی اور لدغ معدہ کو تا آنکہ دفع کرتا ہی طعام کو اور اسہال دیتا ہے
بطن کو پس انکار وصف عسل کا باسہال قصور عقل منکر سے ہی اور بعضون
نے کہا ہی کہ وصف کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مین عسل کو واسطے
اس مرد کے چار قول ہین ایک حمل کرنا آیت کا عموم پر شفا مین اور ساتھہ اسکی
اشارہ کیا آنحضرت نے اپنی قول مین صدق اللہ ای راست فرمایا اللہ نے
اپنی قول مین فیه شفاء للناس یعنی شہد سے شفا ہی لوگون کی لئے پس
آگاہ کیا اس حکمت پر اور تلقی بقبول کیا اوسکو پس شفا دیا گیا باذن اللہ - ثانی
وہ کہ وصف مذکور بنا بر الف عادت اوسکی تھا تداوی بعسل مین اند رسب امراض
کی - ثالث وہ کہ اسہال بسبب ہیضہ تھا جیسا کہ گذرا - رابع وہ کہ محتمل ہے
کہ امر بطبیخ عسل تھا پیش از شراب اسواسطے کہ وہ عقد بلغم کرتا ہی پس شاید کہ اوس
مرد نے اول بی طبیخ استعمال کیا اور قول ثانی اور رابع ضعیف ہین اور تائید کرتی
ہین قول اول کو حدیث ابن مسعود علیکم بالشفائین العسل والقرآن
یعنی اختیار کرو اور لازم پکڑو اپنی پر دو شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن ہے
اخراج کیا اس حدیث کو ابن ماجہ اور حاکم نے بطریق مرفوع اور اخراج کیا ہے
ابن شیبہ اور حاکم نے بطریق موقوف کہ رجال اوسکی رجال صحیح ہین اور
امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے آیا ہی کہ جب شکایت کرے
اور ایک روایت مین جب چاہی تم مین سے کوئی شفا چاہی کہ بخشو اسی اپنی
بی بی کے مہر سے کچھہ چیز اور خرید سے اوسکا شہد اور لکھی آیت کتاب اللہ کو
کاسہ مین اور دہوئے اوسکو آب باران مین اور خلط کرے ساتھہ عسل کے
شفا ہوی خدا تعالی اوسکو اور بعض علما نے اوسکی توجیہ مین کہا ہے

کہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ اور فرمایا
آیت وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا یعنی اور اوتارا ہمنی آسمان سے
پانی برکت دیا گیا اور دوسرے جگہہ مائ طہورا اور فرمایا آیت فَإِنْ
طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا یعنی اگر دیوین تمہارے
ازواج بخوشی خاطر اپنی مہر سے کچھہ پس کہاو اوسکو رچتا پچتا اور فرمایا باب
شہد مین فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ پس جب ساتھہ ان سب اسباب کی شفا جمع ہووے
امید حصول اوسکا بفضل خدا غالب آوے وہو الشافی اَللّٰهُمَّ اشْفِنَا
شِفَاءً عَاجِلًا بِحَقِّ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَبَرَكَةِ نَبِيِّكَ
الْكَرِيمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ای اللہ شفا دی ہمکو شفا شتاب ساتھہ
حق قرآن بزرگ کی اور ساتھہ برکت نبی اپنی کے کہ کریم ہے یا اللہ رحمت نازل
کر او پر اوسکے اور سلام * وصل تعبیر رویا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے جانا چاہیے کہ تعبیر بمعنی تفسیر کے عبرت الرویا بتخفیف و تشدید دونو آیا ہے اور
تشدید واسطے مبالغہ کے ہے اور رویا بضم را و سکون ہمزہ وہ جو دیکھی شخص
خواب بین اور بیان حقیقت رویا کا اوپر طریق متکلمین اور حکما کے شرح
مشکوۃ مین کیا گیا ہے — یہان وہ جو اوپر طریقہ محدثین کے کتب مواہب مین
وارد ہو اہے لکہا جاتا ہے — قاضی ابوبکر بن العربی نی کہ اعاظم علماء مالکیہ سے ہی کہا کہ
کہ رویا ادراکات ہین کہ پیدا کرتا ہے خدا تعالی بندہ کے دل مین اوپر ہاتھہ
فرشتہ یا شیطان کے یا اونکی تعبیرات اور حاکم اور عقیلی نے روایت کیا ہے
کہ ملاقات کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا یا ابا الحسن
دیکھتا ہی مرد رویا پس بعض اوسکی سچا ہوتا ہی اور بعض جھوٹا فرمایا البتہ سنا ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے نہین کوئی عبد اور امۃ کہ خواب

کر دیے پس پر ہوتا ہی ساتھہ خواب کی گروہ لہ باہر آتی ہی اوسکی روح طرف عرش
کے پس وہ کہ بیدار نہین ہوتا پایان عرش وہ رویا ہی کہ صادق آتا ہی اور وہ
کہ بیدار ہوتا ہی پایان عرش کاذب آتا ہی اور ذہبی اس حدیث کو صحیح نہین جانتا
اور ربن حدیث لایا ہی کہ رویای مومن ایک کلام ہے کہ کرتا ہی اوسکو پروردگار
تعالی وتقدس **اور** حکیم ترمذی نے کہا ہی کہ بعض اہل تفسیر نے قول حق تعالے
آیه وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ
مین کہا ہی مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَيْ فِي الْمَنَامِ اور خواب انبیا صلواة الله
وسلامه علیهم اجمعین کا وحی ہے بخلاف غیر اونکی پس وحی مین خلل نہین راہ پاتا
اسواسطے کہ وہ محروس ہے بخلاف رویا غیر انبیا کے کہ کبھی حاضر ہوتا ہے
اوسکو شیطان **اور** بخاری مین حدیث انس سے لایا ہی کہ رویای حسنہ مرد
صالح سے ایک جزو ہی چھیالیسوین جز نبوت سی **اور** اس جگہہ اشکال کیا ہے
کہ ہونا رویا کا جزء نبوت کیا معنے رکھے اور حالانکہ نبوت منقطع ہوی بموت
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے **اور** جواب دیتی ہین کہ رویا اگر واقع ہے
نبی سے جز ہی اجزاء نبوت سی حقیقةً اور اگر غیر نبی سے ہی پس وہ ایک جزو
ہی اجزاء نبوت سی اوپر مجاز کے ساتھہ اعتبار تشبیہ رویا بنبوت کی افادہ علم مین
اور امام مالک سے پوچھا کہ آیا تعبیر خواب ہر شخص کر سکتا ہے کہا بہ نبوت بازی
کرتا ہے بعد ازان کہا الرؤیا جزء من النبوة مراد اوسکی وہی تشبیہ رویا
ہی ساتھہ نبوت کی جہتہ اطلاع سے اوپر بعض غیوب کے **اور** حدیث عائشہ
رضی مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ باقی نہ رہا میرے
بعد میراث سے مگر رویا **اور** قاضی ابو بکر بن العربی نے کہا ہے کہ حقیقت
اجزاء نبوت کو نہین جانتا مگر ملک یا نبی اور وہ مراد وہ کیا ہے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم لیے یہی مقدار ہے کہ رویا ایک جز ہی اجزای نبوت سے
فی الجملہ اسواسطے کہ اوسمین اطلاع ہے اور غیب کے مجنوب سے ساتھہ
ایک وجہہ کے وجوہ سے لیکن تفصیل نسبت مخصوص ہے ساتھہ معرفت اوس
شخص کے نبوت کو اور اس روایت مین بہی روایات مختلف آئی
ہین بعض مین جزء چھیالیس ۴۶ ہے اور بعض مین ستر ۷۰ ہے اور بعض مین چھتر
ہے اور بعض مین ۲۶ چھبیس ہے اور بعض مین چوبیس ۲۴ ہے پس وثوق اوسکی
صحت کا نرہا اور مشہور ستہ واربعین ہے — اور بعضون نے واسطے
روایت مشہور کے کہ ستہ واربعین ہے ایک مناسبت پیدا کی ہے اور کہا
کہ حق تعالی نے وحی بھیجی طرف اپنی پیغمبر کے چھہ مہینہ منام مین بعد ازان
یقظہ مین مدت حیات تک اور مدت دور نبوت تمام تیئیس ۲۳ سال ہے اور نسبت
چھہ مہینہ کے ساتھہ تیئیس ۲۳ سال کے نسبت ایک جزء کے ہے ساتھہ چھیالیس کے
اور یہہ وجہہ مناسب اور معقول ہے اگر ثابت ہو وحی ابتداے نبوت مین
چھہ مہینہ منام مین — دوسرے جان کہ حدیث مین آیا ہی اَصْدَقُ الرُّؤْيَا
بِالْاَسْحَارِ یعنی راست ترین رویا کا وہ رویا ہے کہ دیکہی وقت سحر
رواہ الترمذی والدارمی اور مسلم حدیث ابی ہریرہ سے لایا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ متقارب ہو دی زمان دروغ نہووے
رویا مسلم کا اور راست ترین رویا کا تم مین سے راست ترین تمہارا ہے
بات مین اور معنون اقتراب زمان مین دو قول ہین ایک وہ کہ معنی اوسکی
تقارب زمان لیل ونہار ہے اور وہ وقت استوا اون دونو کا ایام ربیع میں
ہی کہ وقت اعتدال طبایع اربع کا ہے اور یہے ہی عبارت قوم کے اور
ظاہر وہ ہے کہ ایام خریف کو بہی کہین کہ وقت تحویل میزان ہے اور وقت

استوای لیل و نہار اور معبران خواب بہی اس امر پر ہین کہ اصدق رویا نزدیک اعتدال لیل و نہار اور ادراک اثمار کے ہی **اور** اسی جگہہ بحث ہی اسوجہہ پر کہ فائدہ تقیید کا ساتہہ مسلم کے کیا ہی اس واسطی کہ اعتدال طبایع اسوقت مین مسلم نہین ہے بلکہ دونو برابر ہین — جواب اوسکا وہ کہ حال کافر کا خارج دایرہ اعتبار سے ہی اور اطلاق صدق کا اوسکی رویا پر ممنوع اور قول دوسرا وہ کہ مراد باقتراب زمان انتہی اوسکی مدت کا ہی نزدیک قیام ساعت کی اور تائید کرتی ہے اوسکو حدیث ترمذی کے کہ ساتہہ لفظ فی آخر الزمان لا تکذب رؤیا المؤمن کے لایا ہی یعنی آخر زمانی مین خواب مومن کا جہوٹ نہین ہوتا **اور** شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری نی اپنی مشایخ سے سنا ہے کہ مراد اقتراب زمان موت ہے **اور** بعضون نے کہا ہے کہ مراد زمان مذکور سے زمانہ مہدی ہی کہ زمانہ بسط عدل اور کثرت امن اور فراخی خیر اور رزق کا ہی **اور** بعض کے نزدیک زمان عیسی علیہ السلام بعد قتل دجال کے **اور** یہہ حدیث مین آیا ہی کہ جب دیکہی کوئی تمہارا خواب مین شئی محبوب پس وہ جانب خدا سے ہی چاہیی کہ حمد کہے خدائی عز و جل کے اور تحدیث کرے وہ خواب اور اگر دیکہی شئی منکر و مرعوب و ناخوش پس وہ وسوسہ شیطان سے ہی استعاذہ چاہیے ساتہہ خدا کے اوسکی شر سے اور ذکر نکرے اوسکا کیسکی روبرو ضرر نہین کرتا — روایت کیا اسے بخاری نے **اور** روایت مسلم مین آیا ہے کہ خواب بد شیطان سے ہی خبر نکرے اوسکی کسیکو اور تف کرے بجانب ہاتہہ بائین کے تین بار اور تعوذ بخدا شیطان سے **اور** دوسرے روایت مین آیا ہے کہ سو رہے کروٹ بدل کر **اور** ایک روایت مین ہی کہ نماز پڑہے اور تحدیث نکرے

مگر سامنی دوست کے یا عالم ناصح کے اور پڑہے آیۃ الکرسی اور یہہ
آیا ہی کہ رویا اوپر پاؤن پرندہ کی ہے یعنے اعتبار نہین رکہتا اور واقع نہین
ہوتا تا انکہ تعبیر نکیا جاوے اور جب تعبیر کیا جاوے واقع ہوتا ہے
پس چاہی کہ تعبیر بخیر کرے — عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہی کہ کہا آئی ایک عورت حضرت پاس اور عرض کیا کہ زوج میرا غایب
ہی اور چہوڑا ہے مجہی حامل خواب مین دیکہتی ہون کہ ستون میرے گہر کا
شکستہ ہے اور جنی ہون لڑکا احول — کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے پہر آوے خاوند تیرا انشاء اللہ تعالے صحیح اور سالم اور جنی تو
لڑکا نیکوکار — اور اتفاقاً یہی عورت بار دیگر آئی اور حضرت کو گہر مین
نہ پایا اور مینی قصہ خواب کا اوس سے پوچہا پس کہا خواب اپنا اور کہا مینے
تعبیر خواب اوسکی مین کہ اگر خواب تیرا سچا ہی مرے زوج تیرا اور جنی تو لڑکا
بدکار پس بیٹہی یہہ عورت اور روے پس آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور فرمایا بازرہ ای عائشہ اور ایسا مت کر وجب تعبیر کہو کسی مسلمان
کے خواب کی تعبیر کہو بخیر اور حمل کرو اوپر خیر کے اسواسطی کہ رویا واقع ہوتا
ہی جس چیز پر ساتہہ اوسکی تعبیر کیا جاوے — اور یہہ آیا ہے کہ معبر
پیش از تعبیر خَيْرٌ لَنَا وَشَرٌّ لِأَعْدَائِنَا کہی یعنی بہلا ہی ہمارے لئی اور برا
ہمارے دشمنون کے لئی اعدا از ان تعبیر کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یونہین کرتے تہی اور کہا ہے کہ اداب عابر سے وہ ہی کہ نہ کہی خواب کے تعبیر
نزدیک طلوع آفتاب اور نہ نزدیک غروب اوسکی اور نہ وقت زوال اور نہ رات
مین — ایسا ہی لایا ہی صاحب مواہب اور وجہہ اوسکی ظاہر نہین اور کوئی
حدیث یہہ اس باب مین نقل نہین کے اور اگر کہین کہ یہہ اوقات کہ وہ مین

کہ نماز انہین مکروہ ہی پس وقت استوا ہی ذکر کرنا چاہیے مگر ساتہہ ذکر زوال کے
اشارہ طرف اوسکی کیا پس وجہہ منع لیل مین کہا ہے او تحقیق ثابت ہوا ہے
حدیث صحیح مین کہ آنحضرت جب نماز فجر سے عود فرماتی پوچہتی صحابہ سے
آیا دیکہا ہے کسینی تم مین سی کوسے خواب آج رات پس ذکر کرتا اونمین
سے اپنا خواب جو دیکہتا تہا اور تعبیر فرماتی اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم **اور** بعض علمانے کہا ہے کہ تعبیر رویا نزدیک صلوۃ صبح کے
اولی اور اقرب ہے نسبت باوقات دیگر کے جہت حفظ صاحب رویا کی رویا
کو بسبب قرب عہد کے اور حضور ذہن عابر کا اوس وقت مین بجہت طیب ہوا
اور نورانیت قلب اور قلت شغل ساتہہ فکر کے امور معاش مین اور جملہ آداب
رائی سے وہ ہی کہ صادق اللہجہ ہووی اور باوضو سووے اور پہلوے راست
پر جیسا کہ سنت ہی سونی مین اور پڑہے وقت سونی کے سورۂ والشمس
اور واللیل **اور** والتین **اور** سورہ اخلاص **اور** کہے اللہم

اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ سَيِّئِ الْاَحْلَامِ وَاَسْتَجِيرُ بِكَ مِنْ تَلَعُّبِ
بدرستی مین پناہ لیجاتا ہون ساتہہ تیری برای خوابون سے اور پناہ چاہتا ہون ساتہہ تیری بازی کرنے
الشَّيْطٰنِ فِي الْيَقْظَةِ وَالْمَنَامِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ رُؤْيَا صَادِقَةً
شیطان سے بیداری سے اور خواب مین۔ یا اللہ بدرستیکہ مانگتا ہون مین تجہسے خواب سچا
نَافِعَةً حَافِظَةً غَيْرَ مَنْسِيَّةٍ اَللّٰهُمَّ اَرِنِي فِي مَنَامِي مَا اُحِبُّ
نفع دینی والا یاد رہنی والا نہ بہولنے والا یا اللہ دکہا مجہی میری خواب میں وہ چیز کہ دوست رکہتا ہون مین

اور چاہی کہ دشمن اور جاہل پر عرض خواب نکری تا بعلت جہل اور باعث عداوت
حمل اوپر غیر جانب خیر کے نکرسے اور تمام رویا منحصر دو قسم مین ہین۔ ایک
اضغاث احلام اور وہ خواب ایسے پریشان اور کاذب جیسا کہ کسیکو بیداری مین

خیالات فاسد پریشان خاطر مین بہرے ہین اور ضغث لغت مین بمعنی حشر
اور خاشاک بہم آمیختہ کے مستعمل ہے اور صراحین ضغث دستہ گیاہ
خشک و تر بہم آمیختہ کو کہتے ہین - اضغاث احلام خوابہا سے شوریدہ اور
اس قسم کا رویا معتبر نہین اور تعبیر نرکیے اور کاہی بجہت تلاعب شیطان ہوتا ہی
تا محزون اور اندوہگین کرے رایی کو جبکہ تو کوئی دیکہی کہ کٹ گیا سر
اوسکا اور وہ پیچہی اوسکی جاتا ہی یا مردہ ہی یا چاہ ہولناک مین گرا ہی کہ خلاص
اوس سے ناممکن ہے - قسم دوسرے رویا صادقہ ہین مثل رویا سے
انبیا و صلحا و تابعین کے اور کبہے اونکی غیر سے بہی بسبیل ندرت واتفاق
پڑتا ہی اور یہان دو عبارت ہین رویا سے صادقہ اور رویای صالحہ اور
ظاہر یہ دونوکے ایک معنے ہین اور بعضی فرق کرین کہ صادقہ وہ کہ راست
ہو اور صالحہ وہ کہ موافق مقصود اور حسب دلخواہ دیکہی اور یہہ رویاے انبیا او
صالحین مین نسبت بامور دنیا کے بحسب ظاہر دلخواہ نہ پڑے جب کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز احد دیکہا کہ گایون کو ذبح کرتے ہین اور
اپنی شمشیر مین دیکہا کہ رخنہ پڑگیا ہے پس تعبیر فرمایا ذبح بقر کو ساتہہ اوس
چیز کے کہ پہنچی اونکی اصحاب کو اوس دن مین اور رخنہ شمشیر کو تعبیر کیا
ساتہہ مارے جانے ایک کے اہل بیت سے اونکی یعنے حمزہ بن عبد المطلب
اور سب لوگ تین قسم ہین مستور الحال اور غالب اونپر استوار صدق
وکذب ہی اور فسقہ اور غالب اونپر اضغاث ہین اور نادر ہے اونپر اونکے
صدق اور کفار صدق اونکا نہایت نادر ہے اور بعض کفار سے صادق ہے
اتفاق پڑتا ہی جب کہ خواب صاحبی السجن کا ساتہہ یوسف علیہ السلام کے اور
رویا اونکی بادشاہ کا اور سواے اسکی اور حدیث مین آیا ہے کہ

کا اصدق الرؤیا بالاسحار اور محمد بن سیرین سے نقل
راست ترین خواب کا خواب ہے صبح کا

کیا ہی کہ کہا رویا ہی بہار مثل رویا ی لیل سے اور لا حکم رجال کا رکہین اور بعض نے کہا ہی کہ زن جب دیکہی کوی چیز کہ وہ اوسکی اہل نہین وہ رویا اوسکی زوج سے ہی اور ایسا ہی رویا عبد کا واسطی سید کے اور رویا طفل کا مان باپ کے لئی واللہ اعلم

وصل رویا اور تعبیر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے بہت ہین ازانجملہ رویت لبن اور تعبیر اوسکی بعلم اور بخاری نے ابن عمر سے لایا ہے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کہتے تہے اوس اثنا مین کہ مین خواب مین تہا لایا گیا میرے پاس قدح شیر پس پیا مینے اوس شیر سے تا آنکہ دیکہتا ہون مین سیرابی اوسکی کہ باہر آتی ہے ناخونون سے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ پیا مینی شیر کو تا آنکہ پاتا ہون مین اوسکو کہ روان ہوتا ہی میرے رگون مین درمیان گوشت اور پوست کی پیر دیا مینی وہ کہ زیادہ رہا اوس سے عمر کو عرض کیا صحابہ نے پس کیا تاویل اور تعبیر فرمائی اوسکی آپ نی یا رسول اللہ کہا ساتہ علم کے اور ازانجملہ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی قمیص کو اور تعبیر اوسکی ساتہ دین کے — حدیث بخاری مین ابی سعید خدری سے آیا ہے کہ کہا آنحضرت نی اوس درمیان مین کہ مین خواب مین تہا دیکہتا ہون مین لوگون کو کہ عرض کئی جاتی ہین میرے اوپر اور اونکی بدن پر پیراہن ہین بعض اون پیراہنون سے پہنچا ہے پستان تک اور بعض اوس سے دون اور گزرا مجہپر عمر بن الخطاب اور اوسپر پیراہن ہے کہ کہنچتا ہے اوسکو یعنی دراز زمین تک — اور دونون دو احتمال رکہی ایک وہ کہ کونسا

۱۲ اور امام جعفر صادق قدس سرہ سے مروی ہی کہ [illegible] رویا اور دن کی رویا [illegible]

تر اوس سے ہے جیسا کہ ساتھہ حلق کے پہنچیدہ ہو دوسرا وہ کہ پایان تر
اوس سے ہو جیسا کہ ناف تک پہنچا ہو پس دراز تر پہلی سے ہوگا اور
موید اس احتمال کا ہے وہ جو روایت کیا ہی حکیم ترمذی نے اوپر نوادر الاصول
مین کہ بعض اونسی وہ تہا کہ قمیص اوسکا ناف تک ہے اور بعض کا زانو تک
اور بعض کا انصاف ساق تک اور اصل اس باب مین قول حق تعالی ہے
وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ یعنی پوشاک پرہیزکاری یہہ بہتر ہے اور
بعض نے کہا ہے کہ وجہہ وہ ہی کہ دین ساتر ہے برہنگی جہل کو جیسا کہ قمیص ساتر
عورت بدن کو پس جسکا قمیص پہنچا ہے سینہ تک ہا اینکہ ہے دل اوسکا کفر سے
اگرچہ ارتکاب معاصی کرتا ہے اور وہ کہ پایان تر ہے اور شرمگاہ اوسکی ڈھاک
ہی اور پا تو سستی کرتا ہے طرف معصیت کی اور وہ کہ پانو تک پہنچا ہی وہ شخص
ہی کہ ڈہانپا گیا ہی ساتھہ تقوی کے جمیع وجوہ سے اور وہ جو کہینچتا ہے
قمیص کو اپنی زیادہ اسپر ہے ساتھہ عمل صالح کامل کے اور مراد نیاس
یا تمام مومن ہو وین یا خصوص امت مرحومہ محمدیہ بلکہ بعض اونسی اور
مراد ساتھہ دین کے تحمل کرنا بمقتضا اوسکی ہے حرص سے اوپر امتثال
اوامر کے اور اجتناب مناہی سے اور تہا حضرت عمر کو اس باب مین مقام عالی
اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ اہل دین متفاضل ہین دین مین ساتھہ
قلت اور کثرت اور قوت اور ضعف کے اور از انجملہ رویت سوارین کا
دستہای مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور تعبیر اوسکو ساتھہ کذابین
کے — ابو ہریرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ مین خواب مین تہا ناگاہ دئی گئی مجھے خزانی زمین کی کہ کنایہ ہے خزاین کسری
اور قیصر وغیرہا سے کہ فتح کیے گئے حضرت کی امت پر اور احتمال ہے کہ

کہ مراد معادن ذہب اور فضہ ہون فرمایا پس رکہی گئی میری دونو ہاتھون مین
دو سوار طلا سے پس گران اور مکروہ معلوم ہوا مجہی اور اندوہ گین کیا مجکو پس
وحی کیا گیا میری طرف کہ نفخ کر ان سوارین کو پس نفخ کیا مینی اونہین پس
گئی سوارین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اور گئی پس تاویل اور تعبیر کیا مینی
سوارین کو ساتہہ اون دو کذاب کے کہ مین درمیان اونکی ہون ایک صنعا
اور دوسرا صاحب یمامہ کہ دعوے پیغمبری کا کیا۔ ایک اسود عنسی کہ یمن مین
دعوی نبوت کیا اور ہلاک کیا اوسی فیروز دیلمی نے پیش از وفات آنحضرت اور
وحی نازل ہوی اوسکی قتل کے حضرت پر مرض موت مین قبل از موت پس خبر
دی اوسکی قتل کی اور فرمایا قَتَلَهُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ فَيْرُوزُ الدَّيْلَمِيُّ اور
فرمایا فَازَ فَيْرُوزُ - دوسرا مسیلہ کذاب کہ دعوی کیا یمامہ مین کہ ایک بلد ہے
حجاز سے پس مارا گیا خلافت ابوبکر صدیق رضہ مین اور قصہ اوسکا مشہور ہے اور
وجہ تعبیر کذابین مین سوارین کہا ہی کہ کذب رکہنا شی کا ہے غیر محل اوسکی مین
پس جب دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی ذراعین مین
دو سوار طلا سے حالانکہ نہ تہے یہہ لباس آنحضرت سی اوسواسطی کہ یہہ حلیہ
نساء ہین اور یہی جو نی اوکی مین ذہب سے کہ منہی عنہ ہی مردون کو اونکا
پہننا دلیل ہے اوپر کذب کے اور یہہ ذہب مشتق ہے ذہاب سے کہ بمعنی
رفتن ہے پس جانا کہ وہ چیز جانیوالی ہے اور زائل ہونیوالی اور تاکید
ہوا یہہ ساتہہ اذن حق سبحانہ کے بنفخ پس جاتی رہے اور اور گئی اس سے
معلوم کیا حضرت نی کہ ثابت نہین رہنے کا امر انکا اور کلام حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کا کہ بوحی آیا ہے ازالہ کرتا ہے اونکو اونکی جگہہ سے اور
بعض نے وجہہ تاویل سوارین مین ساتہہ کذابین کے کہا ہے کہ سوار ہاتہہ مین

مشابہ بقید ہے ہاتھ کو جیسا کہ قید پانو کو ہوتی ہی اور قید مانع دست ہے عمل
اور تصرف سے گویا کہ کنا اپنی لی پکڑ لیا دست مبارک حضرت کا اور نہ چھوڑا کہ عمل
اور تصرف کریں ساتھ دونو ہاتھ کے - کذا ذکر الطیبی **اور** از انجملہ دیکھنا زن
سیاہ ژولیدہ مو کا کہ نکالی جاتی ہے مدینہ سی اور تعبیر اوسکی ساتھ نقل وبای
مدینہ کی حجفہ مین — روایت کیا ہے بخاری نے حدیث عبد اللہ بن عمر سے کہ
فرمایا آنحضرت نی دیکھا مینی امراۃ سوداء ثائرۃ الراس یعنی ژولیدہ مو کو نکالی گئی ہے مدینہ
سی اور اقامت کی مہیعہ مین پس تاویل کیا مینی اوسکو کہ وبای مدینہ نقل کیا گیا ہے
طرف حجفہ کے اور مدینہ مین پیش از قدم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم وبا اور تپ بہت تھے پس آنحضرت نی اوسکو نکالا اور دیار کفر مین بھیجا
- قیروانی نے کہا کہ اہل تعبیر کہتے ہین ہر چیز کہ غالب ہے اوسپر سیاہی مکروہ اور مذموم
ہو ویسی جیسا کہ ثوران تاویل کیا جاتا ہے ساتھ تپ کی اسواسطے کہ وہ برانگیختہ کرتا
بدن کو ساتھ لرزنے اور پھیلنے کی خصوصاً تپ سوداوی کہ بیشتر وحشت لاتی
ہی **اور** از انجملہ رویت سیف کہ ہلاتی تھے اوسکو پس ٹوٹ گئی سیف اور
پھر بحال خود آگئی روایت ابو موسی رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا مینی خواب مین کہ ہلاتا ہون شمشیر کو پس اوپر سے
وہ ٹوٹ گئی اور تاویل کیا مینی اوسکو وہ جو پہنچا مومنون کو روز احد کے پھر
ہلایا مینی شمشیر کو دوبارہ پس ہوئی بہتر اوس سے کہ تھے اور تاویل کیا مینے
اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ لایا خدائے تعالے فتح اور اجتماع مومنین سے **اور**
وجہہ تعبیر مین کہا ہے کہ آنحضرت نی تعبیر کیا ہی ہے سیف اسواسطے کہ حملہ آوری اور
غلبہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ اوسکی تھا اور تعبیر کیا ہلانے شمشیر کو
امر کرنا اوسکو ساتھ حرب کے اور ٹوٹ جانا شمشیر کا وقوع قتل کا اونین اور

بلانا اوسکا دوبارہ اور عود کرنا بحالت اصلی اجتماع اوکی سے اور حاصل ہونا
فتح اور جمعیت کا اونکو اور یہہ منام قصہ غزوہ احد میں ہوا اور مواہب مین
اور یہی منام ذکر کئی ہین ابہموسی سی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی کہ دیکہا مینی منام مین کہ ہجرت کرتا ہون مین مکہ سے طرف ایک زمین کی کہ
اوسمین نخل ہین پس خیال کیا مینی کہ وہ عرض یمامہ ہو یا ہجر بفتحتین کہ
وہان نخل بہت ہین بعد ازان جانا کہ یثرب ہے اور روایت امام احمد
وغیرہ مین جابر سے یون آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے دیکہا مینی کہ اندر زرہ محکم کے گویا آیا مین اور دیکہا مینی گاؤن کو ذبح
کئی جاتی ہین — ناگاہ لایا حق تعالی خیر اور ثواب اور صدق پس تاویل کیا
مینی درع حصینہ کو ساتھہ مدینہ کی اور تاویل کیا مینی ذبح گاؤن کو ساتھہ اون
لوگون کی کہ مارے گئی ہین اصحاب سے روز احد اور تاویل کیا مینی وہ جو
لایا خدا تعالی فتح اور ثواب سے صبر مین اوپر جہاد و قتال کے روز بدر
تا آخر فتح مکہ — روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا — خواب مین دیکہتا ہون مین کہ اوپر
سر ایک چاہ کی کہڑا ہون مین اور اوس چاہ پر ایک ڈول ہے پس کہینچا مینے
اوس چاہ سی پانی جسقدر کہ حق تعالی نی چاہا بعد ازان آیا ابن ابی
قحافہ اور کہینچی اوس چاہ سے ایک دو ذنوب اور ایک روایت مین یون ہے
پس آیا ابوبکر اور لیا ڈول کو میرے ہاتہہ سے تا راحت مین ڈالی مجھے
اور ایک روایت مین یون آیا ہے پس نہ دیکہا مینے کسی شخص کو عجب تر اوس
سی کہ عمل کرے مثل عمل اوسکی پس ہوا وہ ذنوب غرب اور اوسکی
کہینچنے مین پانی کو ضعف ہے اور خدا اوسی بخشی پس ازان آیا عمر بن

الخطاب پس نہ دیکھا مینی کوئے عبقری لوگون سے کہ کہینچتا ہے پانی
کو مانند کہینچنی اس خطاب کی پس سیراب ہوئی لوگ اور عبقری ہے
قوم سے سید اور بزرگ اور قوی اور توانا کو اور نہیت سی کہین اور
عبقر اصل مین زمین پریون کو کہین اور عرب ہر چیز کو مردم اور جامہ اور
فرش وغیرہ کو کہ غایت قوت اور حسن اور لطافت مین ہو ساتھہ اوسکی نسبت
کرین کذا فی الصراح اور ایک روایت مین آیا ہے پس کہینچتا تہا عمر یہانتک کہ
سیراب ہوئی لوگ اور بہر ہوا حوض اور روان ہوا اور مواہب مین کہتا ہے
کہ کہا ہے نووی نے یہہ مثال ہے کہ جاری ہوئی ہے واسطے ان دو خلیفہ
کی ظہور آثار صالحہ اونکی سے اور انتفاع خلایق کا اونکی ساتھہ اور یہہ سبب
ماخوذ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ قواعد دین اور اساس
ملت نبوی کو محکم اور مشید کیا پس تشبیہ دیا گیا امر دین اور اسلام کو ساتھہ چاہ
کہ اوسمین پانی ہے کہ اوسمین حیات اور صلاح کار اونکی ہے اور قول
آنحضرت مین کہ فرمایا لیا ابوبکر نے ڈول کو تہینچی تا راحت بخشی مجہے اشارہ ہے
ساتھہ خلافت ابوبکر رضہ کے بعد از وفات آنحضرت کے اسواسطے کہ موت راحت
ہی کد و کاوش اور تعب دنیا سے پس قیام ساتھہ تدبیر امر امت کی اور معاونت
اونکی احوال سے اور وہ جو فرمایا کہ اوسکی کہینچنے مین ضعف ہے اخبار ہے
قصر مدت اوسکی ولایت کی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو سال
تہے — لیکن ولایت عمر رضی اللہ عنہ چونکہ دراز ہوئی بہت ہوا انتفاع ناس
ساتھہ اوسکی اور اتساع پایا دایرہ اسلام نے ساتھہ کثرت فتوح اور تمصیر امصار
اور تدوین دواوین اور نہین ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والله یغفر
اللہ مین کہ بعض روایات مین مذکور ہے کچھہ نقصان اور اثبات گناہ بلکہ یہہ کلمہ

ہی کہ مقام تحسین اور اداے شکر مین کہتی ہیں اور از انجملہ وہ ہی کہ روایت
کی ہی مسلم نے انس سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو فرماتے تہی دیکہا مینے خواب مین کہ گہر مین عقبہ بن رافع کے کہ صحابہ
ہی ابن خالد عمرو بن العاص کا ایک طبق رطب ابن طاب کہ ایک نوع ہے
رطب مدینہ سے آگی اوسکی یاروں کی لایا اور ایک شخص تہا ابن طاب
کہ اس نوع کے رطب اوسکی ساتہہ منسوب ہین کہ اوسنے بہم پہنچایا اور لگایا
تہا اوسکو یا خوش رکہتا تہا کہانا اونکا رطب ابن طاب کہتی ہین اور
تمر ابن طاب صیح کو تعبیر فرمای کہ اونکی عاقبت بخیر ہے دنیا و آخرت مین یہہ
معنی عقبہ سے لئی اور جامع الاصول مین حدیث مسلم سے لایا ہے کہ رفعت
اور عافیت اونکو ہے اور رفعت کو ابن رافع سے لیا اور وہ دین کہ اختیار
کیا ہی خاص اونکو حق تعالے نی شیرین اور خوش آیا اونکو اسکو لفظ رطب
ابن طاب سے لیا ۔ یہہ سب مناسبات ہی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی آپ دیکہی اور تعبیر فرمای ۔ لیکن پوشیدہ نرہے کہ تعبیرات آنحضرت نہ
بمجرد استنباط مناسبات مذکورہ کے ہین اوز جیسا کہ اہل تعبیر ساتہہ مناسبات کی
کہ اونکو ظاہر ہوستے ہین اعتبار کرین بلکہ یہہ سب بوحی اور الہام کی ہین اور اگر
بہ غایت مناسبات ہی ہو کچہہ دور نہین جیسا کہ اس حدیث رطب ابن طاب مین
معانی کو اسماسی لیکر تعبیر فرمای ہے اور عادت شریف تہی کہ اسماے معانے
لیکر تفاؤل فرماتے تہے جیسے کہ حدیث بریدہ اسلمی مین کہ طریق مدینہ مین بوقت
ہجرت پیش آیا پوچہا کہ نام تیرا کیا ہی کہا بریدہ فرمایا بَرَدَ اَمْرُنَا ثابت اور خنک
ہوا کام ہمارا ۔ پہر پوچہا نسبت تیری کیا ہے کہا اسلمی فرمایا سَلِمْنَا اَمْرُنَا
صحیح اور سلامت رہا امر ہمارا ۔ پہر پوچہا کون اسلمی کہا بنی ہاشم سے فرمایا

سمہات پہنچا تو حصہ اور بہرہ اپنی کو اور سواد اسکی اور تعبیر فرمایا سیف کو
بمومنین اور حال آنکہ سیف کو تعبیرات اور ہین نزدیک معبرون کے مثل
ولد اور اخ اور زوجہ اور لسان اور ولایت اور امثال اوسکی جیسا کہ ذکر
کیا ہی طیبی نے واللہ اعلم **وصل** وہ جو گزرا بیان رویاے آنحضرت تھا
کہ ساتھہ ذات شریف اپنی کی دیکھا لیکن وہ جو صحابہ نے دیکھا اور آنحضرت نے
تعبیر فرمائی بہت ہین اور عادت شریف ایسی تہی کہ جب نماز بامداد سے پہرتے
متوجہ ہوتی طرف صحابہ کے اور فرماتے جسنے دیکھا ہو تم مین سی آجکی رات
کوی خواب چاہیے کہ بیان کرے میرے روبرو تا تعبیر اوسکی کہون مین اوسکی
لئی اور اگر نہ کہتا کوئی آپ وہ جو دیکھی تہی کہتے — ایک صبح بعادت معہودہ
پوچھا کہ کسی نے تم مین سے کوی خواب دیکھا ہے کہا نہین دیکھا — آپ نی فرمایا
مین دیکھتا ہون دو مرد آئی میرے پاس اور پکڑے دونو ہاتھہ میرے اور باہر
لائی مجھکو طرف زمین مقدسہ کے (فاران کو) ناگاہ ایک مرد بیٹھا تہا اور دوسرا کھڑا اوسکی
ہاتھہ مین ایک زنبور ہے لوہے سے کہ اندر لاتا ہے اوس زنبور کو کنج کلہ مین اور
کہینچتا ہے تا پونہچتا ہے اوسکی قفا تک اور یونہین کرتا ہے ساتھہ کلہ دوسرے کے
پہر دونو کلہ اچہی ہو جاتے ہین پہر لاتا ہے زنبور کو کلون مین یونہین باربار کرتا ہے
کہا مینی اون دونو مردون کو یہہ کیا ہے کہا چلا جا سب تو یہہ اور چیزین بہی
دیکہنی ہین پس روان ہوی ہم تا آئی ہم متصل ایک مرد کے کہ پہلو اپنے
پر سوتا ہے اور دوسرا مرد کھڑا ہے اوسکی سر پر سنگ ہاتہہ مین کہ توڑتا ہے
ساتھہ اس سنگ کی سر اوسکا پس جب مارتا ہے اوسکو لوٹتا ہے سنگ پس جاتا
ہے یہہ مرد طرف سنگ کے تا پکڑے اوسکو اور جب پہرتا ہے دیکھتا ہے سر اوسکا
تندرست اور اچہا اور بحال پہر توڑتا ہے اوسکا سر — کہا مینی یہہ کیا ہے کہا

اونہون نے کہا چلا جا نہ پوچہہ پس روان ہوے ہم تا آئی ہم طرف ایک سوراخ کے
کہ مانند تنور تہا اعلی اوسکا تنگ اور اسفل اوسکا فراخ اور اوسمین مرد اور عورتین
تہین برہنہ نیچے اوسکی آتش افروزان ہی اور جب مشتعل ہوتی ہے وہ آتش اوپر
جاتی ہین اہل اوسکی یہان تک قریب ہے کہ باہر گرین اور جب نیچی جاتی ہے
آتش اولٹی چلی جاتی ہین تنور مین پس کہا مینے یہہ کیا ہے کہا اونہون نے
چلا جا پس روان ہوے ہم تا آے ہم اوپر ایک نہر کے کہ خون سے ہے اور اوسمین
ایک مرد ہے استادہ درمیان نہر کے اور اوپر کنارہ نہر کے ایک مرد ہے
کہ آگے اوسکے بہت سے سنگ ہین پس موہہ کرتا ہے طرف کنارہ کے وہ مرد
کہ نہر مین ہے اور جب چاہتا ہے کہ باہر آوے ڈالتا ہے وہ مرد کہ اوپر
کنارہ نہر کے کہڑا ہے ایک سنگ کو موہنہ مین اوسکے پس اولٹا پہرتا اوسکو
حسب جگہہ کہ تہا اسیطرح ہر بار کہ ارادہ نکلنے کا کرتا ہے ڈالتا ہے اوسکے موہنہ
مین ایک سنگ اور اولٹا پہرتا ہے پس کہا مینے یہہ کیا ہے کہا اونہون نے
روان ہو پس روان ہوے ہم تا پہنچے ہم طرف ایک مرغزار سبز کے کہ اوسمین
ایک درخت ہے بڑا اور جڑ مین اوس درخت کی ایک بوڑہا ہے اور لڑکے
اور ناگاہ ایک مرد ہے نزدیک درخت کی آگے اوسکی آتش ہے افروختہ
کرتا ہے اوسکو پس لیگئے مجکو وہ دو مرد اوپر اوس درخت کے پس لائے مجہے
ایک سرا مین کہ درمیان درخت کی ہے کہ ہرگز نہین دیکہی مینے بہتر اوس سے
کوئی سرا اوسمین مرد ہین اور جوان ہین اور عورتین ہین اور لڑکی ہین پس
باہر لائے مجہی اوس سرا سے اور بالا تر لیگئے اور لائے سرا مین بہتر اور افزون
اول سے حسن سے اوسمین یہہ مرد ہین بوڑہے اور جوان پس کہا مینے اون
دو مردون کو تحقیق بہت پہرایا مجہی آج کی رات اب خبر دو مجکو اوسکی کہ دیکہا مینے

کہا اونہون نے البتہ خبر دیتے ہین ہم پس وہ مرد کہ دیکہا تونے اوسکو کہ پارہ
کیا جاتا ہے کلہ اوسکا — دروغگو ہے کہ باتین دروغ کہتا تہا اور نقل
کیجاتے تہین اوس سے تا پہنچتی تہین اطراف عالم مین پس کیا جاتا ہے اوس
سا تہہ وہ جو دیکہا تونے قیامت کے دن تک اور اون لوگون کو کہ دیکہا تونے
کہ تنور مین ہین — وہ لوگ زناکار ہین اور اونکو کہ دیکہا تونے نہر مین
ہین سودخوار ہین اور پیر کہ دیکہا تونے اوسکو بیخ درخت مین ابراہیم
علیہ السلام ہین اور کودک کہ گرد اونکے ہین اولاد لوگون کے ہین اور وہ کہ
افروختہ کرتا ہے آتش مالک ہے خازن دوزخ اور سرا اولین کہ
اوسمین آیا تو سرا ہے عامہ مسلمانون کی لیکن یہہ سرا شہدا کی ہے
اور مین جبرئیل اور یہہ میکائیل ہے پس بلند کر سر پس بلند کیا مینے سر
اپنی کو ناگاہ دیکہتا ہون مین مانند ابر کے اور ایک روایت مین ہے مانند ابر
سفید کے کہ برستا ہے کہا اونہون نے وہ منزل تیری ہے کہا مینے چہوڑ دو مجہے
تا جاؤن مین اپنی منزل مین کہا اونہون نے ابہی باقی ہے تیری عمر تمام نہین
کیا تونے اوسکو جب تمام کریگا تو عمر اپنی کو آویگا تو اپنی منزل کو روایت
کیا اوسکو بخاری نے اور اس حدیث مین بہت زیادتی ہے کہ دوسری
روایت بخاری مین آیا ہے اور زیادتین مسلم کی مین ذکر کرتا ہون اور عزا
اوس چیز سے کہ روایت کیا گیا ہے تعبیرات سے وہ ہے کہ زرارہ عمرو بن
نخعی آیا آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے وفد نخع مین پس کہا یا رسول
اللہ مینے آتی ہوئی راہ مین ایک خواب دیکہا ہے کہ ایک خر کہ چہوڑ آیا ہون مین اوسکو
اپنی قبیلہ مین جنی ہے ایک بزغالہ کو کہ دو رنگ ہے سفید اور سیاہ پس فرمایا آنحضرت
نے کیا ہے تیرے ہان کوئی کنیز کہ چہوڑ آیا ہے اوسکو گہر مین حاملہ کہا البتہ ایک کنیز

ہی میرے گہر مین کہ کہا ن رکہتا ہو مین کہ حاملہ ہوی ہو — فرمایا آنحضرت
نی تحقیق جسے ہی وہ کنیز ایک لڑکا کہ تیرا بیٹا ہے کہا زرارہ نے پس کیا سبب ہے
کہ پیدا ہوا اوسکی مان بچہ سفید و سیاہ فرمایا میرے پاس آ پس نزدیک
آیا مین فرمایا کیا تجہی برص ہی کہ چہپاتا ہے تو لوگون سے کہا ہان سوگند سخدا کہ
چہپاتا ہے تجکو سچی نہین دیکہا وہ برص میرا کسی مخلوق نے اور نہین جانا اوسکو
— فرمایا یہہ سفید ہے اور سیاہی اوس بچہ کے بدن مین اثر تیرے برص کا
ہی کہ اوسمین ظہور کیا ہی اور پہر کہا زرارہ نے دیکہا مینے نعمان بن منذر
کو خواب مین اور یہہ نعمان بن منذر ایک ملوک عرب سے تہا زمان کسریٰ مین کہ
اوسپر دو گوشوارے اور دو بازو بند اور دو سوار ہین کہ زیور عورتون کا ہے
تعبیر فرمائے آنحضرت نے وہ ملک عرب ہے کہ رجوع کرے سجال خود زینت
اور بہجت اور پوشش اور ہیئت نیک مین اور کہا زرارہ نے دیکہا مینے
ایک پیر دو موکہ ہوی سفید اوسکی ساتہہ سیاہ کے آمیختہ ہین باہر آتا ہی
زمین سے فرمایا یہہ بقیہ دنیا ہے اور کہا دیکہا مینے ایک آتش کو کہ نکلتی
ہی زمین سے اور حایل ہوی درمیان میرے اور میرے بیٹے اور میرے بیٹے
کی کہ اوسکو عمرو کہتے ہین اور دیکہا مینے اوس آتش کو کہ کہتی ہی نطقی نطقیا
اور نطی زمانہ آتش اور نام دوزخ ہے اور کہتی ہی بنیا اور تا پنیا کہاتے
ہوتے مین تم سبکو اور تمہارے اہل اور مال کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے وہ فتنہ ہے کہ آخر زمانہ مین ہوتا ہی کہا زرارہ نے اور کیا
ہی وہ فتنہ اور کون سے یا رسول اللہ فرمایا فتک کرتا ہی لوگون کو ساتہہ اونکے
امام کے اور فتک ناگاہ گرفتن و ناگاہ کشتن — اور فتک دیگر کو ہے
کہینچ ہر اختلاف اور اشتباک کرتے ہین مانند اشتباک اطباق راس کے

یعنی وہ عظام کہ باہم مشتبک ہین اپس مین ایسے ہوئین کنایہ
ہے ہرج و مرج سے اور باہم افتادن سے اور درہم لائے
انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگشتان مبارک اور فرمایا —
یَحْسَبُ الْمُسِیْءُ اَنَّهٗ مُحْسِنٌ یعنی گمان لیجاتا ہے اوس فتنہ مین
بدکار کہ وہ نیکوکار ہے یعنی اشتباہ ہوتا ہے کہ بُرے کام کرتے
ہین اور نیک سمجھتے ہین وَدَمُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ الْمُؤْمِنِ اَحَلُّ
مِنْ شُرْبِ الْمَاءِ یعنی اوس وقت خون مسلمانون کا نزدیک مسلمانون کے
شیرین تر ہووے پانی پینے سے — مراد کثرت قتل ہے — کہا صاحب مواہب
نے پس نظر کرنا چاہیے ساتھہ اس تعبیر کے طرف اس راز مشکوٰۃ نبوی کے محشو
ساتھہ حلاوت حق اور کسو ساتھہ طلاوت صدق مجلو ساتھہ انوار وحی کے — اور
اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعبیرات انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی بمجرد اتفاق مناسبت اور مشابہت کے نہین ہین اور اگر اس راہ سے ہے
ہون احتمال تخلف اور خلاف واقع کا نہ کہین جیسا کہ گذرا اگر کہا جاوے
کہ سوارین کو اس تعبیر مین راجع ساتھہ بشارت کے کیا اور فرمایا کہ تعبیر اوسکی
وہ ہے کہ ملک عرب باید بزینت اور بہجت ہووے گا اور سابقاً گذرا کہ دیکھا انحضرت
نے سوارین کو اپنے ہاتھہ مین گران اور مکروہ آیا حضرت پر — جواب اوسکا
وہ کہ نعمان بن منذر بادشاہ عرب تھا جانب اکاسرہ سے اور وہ سوار پہناتے
تھے ملوک کو اور متحلی کرتے تھے ساتھہ حلی کے اور سوار لباس نعمان تھا ملک
اور مکروہ نہ تھا اوسکی حق مین اور موضوع نہ تھا غیر موضع مین عرفاً ولیکن
انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہے لباس ذہب واسطے احاد
امت کے پس جگہہ اوسکی سے تھے کہ اندوہگین کرے حضرت کو کہ اونکی لباس

اس راز
استوار شدن
۱۲

سیسے نہ تہا پس استدلال کیا ساتہہ اوسکی اوپر ایک امر موضوع سیکے غیر موضع مین لیکن محمود ہوا جانا اور اوڑ جانا اوسکا اور قیس بن عباد سی صحیحین مین آیا ہے کہ بیٹہا تہا مین مسجد مدینہ مین بیچ حلقہ کے کہ اوسمین سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمر ہتے رضی اللہ عنہم پس گزرا عبد اللہ بن سلام اور ایک روایت مین آیا ایک مرد کہ اوسکی مونہہ پر اثر خشوع تہا پس کہا جماعہ نے کہ یہی طرحتے یہہ مرد ہے اہل جنت سیسے پس اوسکے دو رکعت نماز اور سبک ادا کی اور باہر آیا اور گیا مین پیچہی او اور کہا مینی اوسکو اوس ہنگام مین کہ آیا تو مسجد مین کہا اس جماعہ نے کہ یہہ مرد ہے اہل جنت سیسے کہا نہ چاہیے کیسکو کہ کہے کچہہ بغیر علم کے اور ایک روایت مین ہے نہین چاہیے اونکو کہ کہین وہ چیز اونکو اوسکا علم اور اس بات مین تواضع ہے اونس رضی اللہ عنہ سے اور ترس عجب سیسے اور ترس اوسکا کہ مشار الیہ باصابع ہووے یعنی نہین جانتا مین کہ اونکو کہان سی علم حاصل ہوا ساتہہ ان معنون کی ہر چیز کہ ہے یہہ ہے کہ مینے ایک خواب دیکہا تہا عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گویا ایک مرغزار ہے سبز نہایت فراخی اور سبزی مین اوسمین ستون ہے لوہی سے بلند کہ اسفل اوسکا زمین مین ہے اور اعلی اوسکا آسمان مین اور اعلی اوسکی مین ایک عروہ ہے اور وہ عروہ دستہ کوزہ اور دلو اور اوسکی مانند کے لئی استعارہ کرتے ہین اور امر خیر کو کہ محکم کڑین اوسکو کہتے ہین ۔ پس کہا گیا مجہی اوپر چڑہ کہا مینے اوپر نہین چڑہ سکتا مین اور طاقت چڑہنے کی نہین رکہتا ہون پس آیا میرے پاس ایک خدمتگار اور اوٹہائے میرے کپڑے پیچہی سے پس چڑہا مین اوپر عمود

کے اور پکڑا میں نے عروہ کو اور کھینچ لیا محکم پکڑا اس عروہ کو پس
بیدار ہوا میں اور حال اسکا یہ کہ عروہ میرے ہاتھ میں تھا پس عرض کیا میں نے
یہہ خواب اوپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا یہہ روضہ
اسلام ہے اور وہ عمود عمود اسلام اور وہ عروہ عروہ وثقی ہے کہ تو وقت
مرگ تو متمسک بعروہ وثقی ہوگا اور یہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تلمیح ہے ساتھ قول خدا تعالے کی آیت فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّا
غُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی
پس جسنے کہ کفر اختیار کیا ساتھ بتون کے اور ایمان لایا ساتھ خدا کے
پس تحقیق چنگل مارا ساتھ عروہ وثقی کے * اور دوسرے روایت میں آیا
ہے کہ پیش آیا میرے ایک مرد اور کہا اوٹھ اور پکڑا ہاتھ میرا پس چلا میں
اوسکی ساتھ ناگاہ ایک راہ پیش آئے بجانب شمال اور چاہا میں نے اوس
راہ جانا پس کہا گیا مت جا اس راہ کہ یہہ راہ اصحاب الشمال ہے اور تو
اوسکا اہل نہیں ہے پس ایک راہ پیش آئے یمین سے پس کہا پکڑ اس راہ
کو اور پیش آیا مجھی ایک پہاڑ پس کہا چڑھ اس کوہ پر پس ارادہ کیا میں نے
چڑھنے کا ہر بار کہ ارادہ کرتا میں چڑھنے کا نیچی آتا میں اور چڑھ نسکتا پس جب
عرض کیا میں نے اس خواب کو اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
فرمایا کہ یہہ راہ محشر ہے اور جبل پس وہ منزل شہدا کی ہے نہ پاوی تو اوسکو
اور کہا ہے کہ یہہ نشانیون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
ہی اسواسطی کہ عبد اللہ بن سلام شہید نہین مرا ہی اور اوپر فراش
اپنی کے مرا ہے اول امارت معاویہ میں بیچ مدینہ کے ۔ کہا صاحب مواہب
لدنیہ نے کہ یہہ ایک انموذج ہے تعبیرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تلمیح بہ پیوستن اشارہ در کلام ۱۲

ہے وگرنہ جو کچہہ کہ منقول ہے لطایف تعبیر اور غرایب تاویل سے
مجلدات حصر اوسکا نہین کرسکتی اور جب آدمی نیک تامل کرے جانے
کہ ہر کرامت کہ دی گئی ہے ایک کو افراد امت سی علم یا عمل مین سب آثار
معجزات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین اور بسبب تصدیق اور
برکات طریق اور ثمرات اہتدا بہدی توفیق اونکی سے اور پہر ہوے
زمین ساتہہ اوسکی ازروی صدق و صواب اور عجب عجاب اور بحر عباب
کے اور اگر شمار کرے تو جو کچہہ دیا گیا ہے امام محمد بن سیرین کو لطایف
تعبیر سے وہ جو شایع اور ذایع ہے اور بہر گئی ہین ساتہہ اسماع اونکے حکم کرے
تو جو کچہہ دیا گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علوم اور معارف
سے احاطہ نہین کرسکتی اوسکا عبارات اور نہین پہنچتی ساتہہ حقیقت اور کنہ
اوسکی اشارات ۔ اور جو ابن سیرین ایک امت سی ہے کہ نقل کئی گئے
ہین اوس سے فن تعبیر مین وہ جو خارج حد و عد سے ہین پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس قدر اور کس حد ہوگا زَادَہُ اللہُ
فَضْلًا وَّشَرَفًا وَّمَدَدًا وَّاَفَاضَ عَلَیْنَا سَحَائِبَ
عُلُوْمِہٖ وَمَعَارِفِہٖ وَتَعَطَّفَ عَلَیْنَا بِعَوَاطِفِہٖ
زادہ کرے اللہ تعالے اوسکا فضل اور شرف اور مدد اور ریختہ
کرے اوپر ہمارے بادل علوم اور معارف اوسکی اور مہربانی کرے
اوپر ہمارے ساتہہ مہربانیوں اوسکی کے **وصل** روایت
کیا ہے بخاری اور ترمذی نے سمرہ بن جندب سی کہ کہا سنے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اکثر فرماتے تہے اپنی اصحاب کو آیا دیکہا ہے
کسی نی تم میں سے خواب پس عرض کرتا تہا جو کوئی دیکہتا تہا خواب

حضرت سے اور تعبیر دیتے تھے اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد
ازان ترک کیا سوال کرنیکو اگر کوئی آپ خواب بیان کرتا تعبیر فرماتے اور
حکمت سوال کرنے اور پوچھنے مین سابقاً معلوم ہوئے اور اختلاف
کیا ہی اہل نقل نے سبب ترک کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین سوال کو بعض نے کہا ہے کہ سبب اوسکا حدیث ابی بکرہ سے کہ ترمذی
اور ابوداود کے نزدیک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہا ایکدن کون ہے جسنے دیکھا ہی تم مین خواب کہا ایک مرد نے مین دیکھا
ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا اوترے ہی آسمان سے ایک
میزان پس وزن کئی گئی آپ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پس راجح اور فایق آئے
آپ اور وزن کئی گئی ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پس راجح
آئی ابوبکر رضہ اور وزن کئی گئے عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما پس فایق
ہوئی عمر پس برداشتہ ہوئی میزان پس بد اور ناگوار آیا حضرت کو اسکا
خواب اور اندوہگین کیا آپ کو اور دیکھی ہمنے آثار کراہیت روئے مبارک
مین انتہی بعد ازین نہ پوچھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسیکو
خواب اوسکی سے اور کہا ہے کہ سبب کراہیت آنحضرت کا اس خواب سے
ایثار اور اختیار اوسکا ہے ستر عواقب اور اخفاء مراتب کو اور ہرگاہ کہ یہہ رؤیا
کاشف منازل اور مراتب اور مبین فضل بعض کا اوپر بعض کے ہی ڈرے کہ
متواتر اور متوالی ہووے وہ چیز کہ ابلغ ہے کشف مین اوس سے اور خاص
حق تعالیٰ کو ستر احوال خلق مین حکمت بالغہ ہے اور مشیت نافذہ کذا فی
المواہب یعنی وہ جو دیکھا تونے تفاوت مراتب سے اگرچہ حق ہی لیکن کشاد
ہونا اس راہ کا خوب نہین کہ کشف استار منجر ہوتا ہی اور بعضون

سے کہاہے کہ وجہہ بشارت اور کراہت کی وہ ہو وی واللہ اعلم کہ اوٹھانا میزان کا دلالت رکھی اوپر انحطاط رتبہ امر دین کی جس زمانہ مین کہ قیام سا تھہ اوسکی چاہیے بعد از عمر رضی اللہ تعالے تعالی سے اسواسطے کہ رعایت موازینت اشیا متقاربہ مین ہوتی ہے اور جب متباعد ہووی موازنت نہووے ایسا ہی کہاہے شارحین حدیث نی واللہ اعلم اور ابن قتیبہ سے منقول ہے کہ سبب ترک سوال مین روایا سے حدیث ابن زمل ہے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم جب ادا کرتے نماز صبح کے کہتے تھے اور حال آنکہ دوتا کرنیوالے ہوتے دو پانو اپنے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا پاک اور منزہ ہی خدا اور طالب مغفرت اللہ کا ہون مین بدرستی کہ اللہ تعالی توبہ پذیر ہے ستر مرتبہ اور کہتے تھے کہ ستر برابر ہین اور جزا ہندہ ساتھہ سات سو بار سبکے خیر نہین جس شخص کو کہ ہون گناہ ایکدن مین زیادہ سات سو سے بعد ازان متوجہہ ہوتے طرف لوگون کے اور فرماتے آیا دیکھاہے کسینے تم مین سے خواب کہا ابن زمل نے پس کہا مینے ایکدن مین دیکھتا ہون یا رسول اللہ فرمایا خَيْرٌ تَلْقَاهُ وَشَرٌّ تَوَقَّاهُ وَخَيْرٌ لَنَا وَشَرٌّ عَلٰى اَعْدَائِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنے خیر ہے کہ ملاقات کرتا ہے تو اوسکو اور بدی ہے کہ باز رکھا جاتا ہے تو اوس سے اور نیکی ہمارے لئے ہے اور بدی واسطے دشمنون ہمارے کی اور تمام تعریفین خدا کے لئے ہین کہ پروردگار عالم کا ہے۔ غرضکہ قصہ خواب اپنی کا کہا دیکھا مینے تمام لوگون کو اوپر راہ فراخ کے نرم جاتے ہین جادہ پر پس اوس درمیان مین کہ وہ جادہ پر جاتے

امین مشرف کیا اوس راہ سے نے اونکو اوپر چراگاہ بزرگ سے کہ نہین دیکہا
ہی کسی چشم نے مانند اوس چراگاہ کے اور چمکی ہے تہی وہ چراگاہ ایسا
چمکتا کہ ٹپکتی تہی اوس سے تری اوسکی گویا پانی ٹپکتا ہے اوسسے
اور اوسس چراگاہ مین طرح طرح کے گیاہ ہے اور گویا مین ملاتے
اور آپسمین پیوستہ ہون یعنی ساتہہ گلہ اسپ کے اور اہل اوسکی کہ پہلی اور سمین
آئی ہین جسوقت کہ مشرف اور مطلع ہوئے اوس چراگاہ پر تکبیر بولائی ہین
یعنے تعجب کیا ہے خوبی اور تازگی اوسکی سے پہر چہوڑ دیا ہے اپنی رواحل
شترون کو راہ مین اور گم نہین کیا راہ کو چپ و راست بعد ازان آیا گلہ دوسرا
اور یہہ بشیر اول سے چند در چند اور مشرف اوپر چراگاہ کے تکبیر بولائے
پہر چہوڑ دیا رواحل اپنون کو راہ مین پس بعض نے اونمین سے چرایا اور بعض نے
لیا اور اونہانے دستہ گیاہ کے اور گذرے اوپر اسے حال کے
بعد ازان آئے عظیم اور کثیر لوگون سے پہہ جب مشرف ہوئے تکبیر
کہی اور کہا یہہ بہترین منازل ہے یعنے خوش کیا اوسس جگہہ کو اور
مقام اور منزل کیا پس میل کیا اوپر پہرے چراگاہ مین چپ و راست
پس جسوقت دیکہا مینے یہہ معاملہ لازم پکڑا مینے راہ کو اور نہ کہڑا رہا مین
اوس جگہہ تا آیا مین نہایت چراگاہ کو پس ناگاہ مین تمہارے ساتہہ یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک منبر پر ہون کہ سات درجے رکہے اور تم
اعلی درجہ اوس منبر پر ہو اور بجانب دست راست تمہارے ایک مرد بلند بینی
گندم گون جب بات کرتا ہے بلند ہوتا ہی اور نزدیک ہے کہ بالا جاوے مردون سے
درازی مین اور پر دست چپ آپکے ایک مرد ہے میانہ قد فربہ پر گوشت بسیار
خال بہت اوپر موہنہ کے جب تکلم کرتا ہی کان دہرتے ہین اوسکی بات اوسکی بجہہ اکرام

بجہہ اکرام اور بزرگ رکہنی سے اوسکو اوپر آپکے منبر سے ایک سیڑہی بزرگ
گویا تم سب اقتدا کرتے ہو اوسکی ساتہہ اور اتباع کرتے ہو اوسکا اور اوسکی ایک
ناقہ ہی لاغر سکلان سال اور گویا آپ اوسکو اوٹہاتی ہین یا رسول اللہ کہا کی اوس
رو باہی کہ ابن زمل ہی جبتک آنحضرت کی متغیر ہوا رنگ روی مبارک صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ایک ساعت پہر بحال اور کشادہ ہوا یہہ حال گویا وحی نازل
ہوتی کہ اوس وقت آنحضرت کو ایک حال پیش آتا تہا پہر کشادہ ہو جاتا تہا ۔
پس شروع کیا تعبیر اس خواب کے بیچ اور فرمایا وہ جو راہ فراخ اور نرم
سی تو نے دیکہی پس وہ راہ راست ہے کہ ظاہر اور ہویدا کی مینے اوپر تمہارے
اور تم اوسپر ہو ۔ اور چراگاہ کہ دیکہا تو نے اوسکو دنیا اور نضارت اور خوشی
عیشی اوسکی ہی کہ نہین پہنچے ہوئے ہین ہم ساتہہ اوسکی اور نہین چاہا اوسکو
اور نہ چاہتی اوسکو ولیکن گلہ اور چراگاہ ثانیہ اور ثالثہ اور پڑہنا آنحضرت نے
فانا للہ و انا الیہ راجعون ایک کلمہ ہے کہ نزدیک اصابت مصیبت اوسے
پڑہتے ہین مقصود پڑہنا اوس جماعت کا ہے مراتع شہوات دنیا اور
افراط و تفریط مین اور بہرہ مند اور منتفع ہونا ساتہہ متاع حیات دنیا کے جیسا
کہ ملوک اور امرا امت سے نے کیا لیکن تو اے ابن زمل اوپر طریقہ صالحہ
کے ہوگا اور ہمیشہ رہیگا اوس طریقہ پر تا آنکہ ملاقات کرے تو میرے ساتہہ
جیسا کہ کہا تو نے مین تمہارے ساتہہ ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور منبر ہفت پایہ کہ دیکہا تو نے وہ دنیا ہے کہ مدت عمر اوسکی سات ہزار سال
ہی اور مین الف آخر مین ہون کہ پایہ اعلی ہے اور مرد دراز گندم گون
کہ دیکہا تو نے وہ موسی علیہ السلام ہین کہ تکریم کرتا ہون اونکو ساتہہ فضل
ہم کلامی خدا تعالی کے اونکی ساتہہ بواسطہ اور مرد میانہ بالا پر گوشت

سر خود عیسی علیہ السلام ہین تکریم کرتا ہوا ندمین اونکو ساتہہ زیادتی اونکی مرتبہ
کے خدا کے نزدیک **اور** پہرکہ دیکہا تو نے کہ ہم اقتدا کرتے ہین اونکی ساتہہ
وہ ابراہیم علیہ السلام ہین **اور** نافذ لا غر کلاں کہ تو نی دیکہی اوتہا تا ہو نہین
اوسکو قیامت ہی کہ مجہپر اور میرے امت پر قایم ہوتے ہی اور نہین کوئی
نبی مجہسی پیچہی اور نہ کوئی امت میرے امت کے بعد **پہر** سوال
نہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پہی اس قصہ سے کسی ایک کو خواب
اوسکی سے گرلاتا تہا ایک مرد اپنے خواب کو آگی آپ کے اور تحدیث کرتا تہا حضر
پر — روایت کیا ابن قتیبہ اور طبرانی اور بیہقی نے اس حدیث کو دلایل مین اور
سند اوسکی ضعیف ہی و اللہ اعلم بالصواب **وصل**
در ذکر اسمار شریف جان او معلوم کو کہ حق جل و علا نے تسمیہ کی ہر اپنے
حبیب صلی اللہ علیہ و سلم کو قرآن عظیم اور غیر اوسکی مین کتب سماویہ سے
اور او پر زبان انبیا اور رسل علیہم السلام کی ساتہہ اسما کثیرہ کی اور کثرت اسما
دلالت کرتی ہی اوپر شرف مسمی کے اسواسطے کہ اشتقاق اسما کا صفات اور
افعال سے ہی اور ہر اسم مشتق صفت او فعل سے ہی اور اشہر و اعظم سب
اسما مین **محمد** ہی جیسا کہ اسم ذات باری عز اسمہ اللہ ہی اور باقی اسما
صفات ہین کہ اوسپر محمول ہین **اور** لائی ہین کہ عبد المطلب نے ایک خواب دیکہا تہا
کہ گویا اوسکی پشت سے سلسلہ فضہ باہر آیا ہے کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین
ہی اور دوسرے طرف مشرق و مغرب مین آور بعد ازان گویا وہ سلسلہ ایک
درخت ہوا ہی کہ ہر برگ اوسکی پر ایک نور ہے اور اہل مشرق و مغرب متعلق ہین
اوسکی ساتہہ — اوسوقت کی معبرون نی تعبیر کیا اوسکو ساتہہ ایک مولود کی کہ پیدا
ہو صلب عبد المطلب سے اور متابعت کرین اوسکی اہل مشرق و مغرب اور حمد کہین اوسکی

اہل سما اور ارض اس جہت سے محمد نام کیا گیا یا وہ جو حدیث کیا عبد المطلب
کو آمنہ والدہ آنحضرت نی کہ کہا گیا اوسکو منام مین کہ تو بار دار کی گئی ساتھہ سید
اس امت کی اور حبب رکھی اور جنی تو اوسکو نام اوسکا محمد رکہہ اور حدیث
شیخین مین جبیر بن مطعم سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نے فرمایا
اَنَّ لِي خَمْسَةَ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي
بدرستیکہ میرے لئے پانچ نام ہین مین محمد اور مین احمد اور مین ماحی ہون
الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي
کہ محو کرتا ہے اللہ بسبب میرے کفر کو اور مین حاشر ہون کہ پراگندہ ہوتے ہین لوگ اوپر قدم میرے کے
وَاَنَا الْعَاقِبُ یعنی خاتم الانبیا اور بعضے قول حضرت کی لِي خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ
اور مین ہون پس آئندہ کہ وہ ہین کہ یہہ اسما موجود ہین کتب متقدسہ مین اور مذکور
نزدیک علما امم سالفہ کے اور بعض احادیث مین چھہ آئی ہین یہہ پانچ او
خاتم اور روایت کیا ہی نقاش نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ قران مین سات نام میرے ہین محمد اور احمد اور یس
اور طه اور مدثر اور مزمل - اور طه کو ساتھہ یا طاہر یا ہادی کے
کی تفسیر کیا ہی اور یس مین یا سید حکایت کیا ہی اوسکو اسلمی نے واسطی
اور جعفر بن محمد سے اور بعض احادیث مین دس آئی ہین پانچ کہ حدیث اول مین
گذرے اور وَاَنَا رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ اور رَسُوْلُ الرَّاحَةِ اور رَسُوْلُ
الْمَلَاحِمِ جمع ملحمہ کے بمعنی شدت حرب یا شدت ضرب کے اور وہ جہاد کہ
آنحضرت نے راہ خدا مین کیا کسینی نہین کیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ
اَنَا الْمُقَفِّي ساتھہ کسرہ فا اور فتح اوسکی قفا سے بمعنی عاقب اور بعض نے
بفتح فا قفاوت سے بمعنی کرم اور لطف کے رکھا ہی - اور قفی کریم ولطیف

کو کہتے ہیں اور مقتفی بزیادت تا بعد قاف کی بھی آیا ہے وانا القثم سا تہ
تحتانیہ مشددہ کے بمعنی جامع کامل کے اور صاحب شفا نے کہا ہے کہ کمات
وہ ہے کہ اسم قثم ہے بضم قاف اور فتح ثاء مثلثہ کے اور فرمایا آنحضرت نے آیا
میرے پاس فرشتہ اور کہا انت قثم ای مجتمع اور تحقیق آئی ہیں القاب
اور اسما حضرت کے قرآن میں نورا اور سراج منیر اور منذر اور
نذیر اور مبشر اور بشیر اور شاہد اور شہید اور
حق المبین اور خاتم النبیین اور الامین اور العزیز اور
الحریص اور الرؤف اور الرحیم اور قدم صدق اور
نعمۃ اللہ اور عروۃ الوثقی اور صراط المستقیم اور طہ اور
نجم الثاقب اور یس اور الکریم اور نبی الامی اور
حق اور برہان اور خاص واسطے آنحضرت کی اوصاف کثیرہ
اور سمات جلیلہ ہیں کتب متقدمہ اور احادیث میں جیسا کہ مصطفی اور
مجتبی اور ابو القاسم اور شفیع اور مشفع اور
متقی اور مصلح اور طاہر اور مہیمن اور
صادق اور مصدق اور ہادی اور سید ولد آدم اور
سید المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العلمین اور قائد الغر المحجلین اور
حبیب اللہ اور خلیل الرحمن اور صاحب الحوض المورود اور صاحب الشفاعۃ اور
صاحب المقام المحمود اور صاحب الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ اور
صاحب التاج والمعراج واللواء والقضیب اور راکب البراق والناقۃ
والنجیب اور صاحب الحجۃ اور سلطان اور خاتم اور
علامہ اور صاحب الہراوۃ والنعلین اور اسماء شریفہ آپ کی

سے کتب متقدمہ مین المتوکل اور المختار اور مقیم السنہ اور
مقدس اور روح الحق - اور یہی ہین معنی بار قلیط کے کہ انجیل مین
واقع ہوا ہی - اور کہتا ہے کہ بار قلیط کہ فرق کرے درمیان حق اور باطل کے اور
اسمار حضرت سی کتب سالفہ مین ماد ماد بمعنی طیب طیب ہے اور حمطایا
بمعنی حامی الحرم اور اسم شریف آپ کا زبان سریانی مین مشفح اور
منحمنا اور اسم مبارک حضرت کا توریت مین احید اور معنی اوسکی
صاحب القضیب اور صاحب السیف ہین اور کنیت مشہور حضرت کی ابو القاسم
ہی اور روایت ہی انس سے کہ جب پیدا ہوی حضرت ابراہیم تب
آئی جبریل اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا اِبْرَاہِیْم انتہی اور بعضون
نی ابو الارامل اور ابو المومنین بہی کہا ہے اور اگر ابو الیتامی بہی کہین
گنجائش رکہے جیسا کہ شعر ابوطالب مین آیا ہی مصرع اَبٌ لِلْیَتَامیٰ عِصْمَةٌ
لِلْاَرَامِلِ باپ یتیمون کے لئی پناہ بیوہ زنون کے لئی اور صاحب مواہب
لدنیہ نے کہا ہی کہ اسمار آنحضرت قرآن مین بہت آئی ہین اور شمار کیا اونسے
بعضون نے اور پہنچایا ہے بعدد مخصوص - پس بعض نے ساتہہ ننانوین کے
پہنچایا ہے موافق اسمار الہی کے اور یہہ وجہ کتاب مستوفی مین کہی ہے
اور اگر تفحص کیا جاوے اون سب کو کتب متقدمہ اور قرآن اور حدیث سی پہنچی
ہین تین سو تک اور دیکہا ہی مینی کتاب احکام القرآن قاضی ابوبکر بن العربی
مین کہ کہا بعض صوفیہ نے کہا ہے خدا تعالی وتقدس کو ہزار نام ہین اور پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہی ہزار نام ہین اور مراد اوصاف ہین ہر وصف
سی ایک اسم مشتق ہے بعضی مختص ہین ساتہہ اوسکی اور غالب ہین اوپر
اوس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بعض مشترک اور رجوع ہر وصف اوصاف

اوسکی سے ایک اسم لیوین پہنچی ہین اور صاحب اوسکی اس عدد تک بلکہ بیشتر و
صاحب مواہب نے شمار کیا ہی اسمار شریف آنحضرت صلی اللہ کو زیادہ اوپر
چار سو سی اور ذکر کیا ہی اوکو مرتب اوپر حروف معجم کے جیسا کہ ادی اور اعظم
اور اشہر اسمار آنحضرت مین اَحْمَدَ و مُحَمَّدَ ہی کہ بمنزلہ اسم ذات ہین
اور یہہ دونو اسم حقیقت مین ایک اسم ہے مشتق حمد سے معنید معنون
مبالغہ کو اول باعتبار کیفیت اور دوسرا باعتبار کمیت پس وہ حمد گوینده ہے
خداتعالی کو ساتہہ افضل محامد کے اور حمد کیے گئی حضرت پر ساتہہ کثرت محامد
کی دنیا اور آخرت مین اَحْمَدُ الْحَامِدِيْنَ اَحْمَدُ الْمَحْمُوْدِيْنَ وَاَفْضَلُ مَنْ
حَمِدَ وَحُمِدَ یعنی ستودہ ترین سب ستودون مین اور فاضل ترین اوس شخص
کا کہ ستایش کیا اور ستودہ ہوا — اور ساتہہ اوسکی ہے لواء حمد روز
قیامت باتمام ہووی اوسکو کمال حمد اور مشہور ہووے اوس عرصات
مین ساتہہ صفت حامدیت اور محمودیت کے اور برانگیختہ کرے اوسی
پروردگار اوسکا مقام محمود مین جب کہ وعدہ کیا ہے ساتہہ اوسکے —
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قریب ہے کہ برانگیختہ کرے تجہی
رب تیرا مقام محمود مین اور حمد کہین اوسکو اولین و آخرین ساتہہ کرنے باب
شفاعت کے اور تعلیم کرے حق تعالی اوسکو ایسی محامد کہ کسیکو نہین سکہے
اور تسمیہ کیا ہے حق جل جلالہ نے اوسکی امت کو حمادون پس سزاوار ہے
کہ تسمیہ کیا جاوے ساتہہ احمد و محمد کی اور ابن عساکر کعب الاحبار سے
روایت کرتا ہے کہ آدم ع نے شیث کو کہا اے چہوٹے بیٹے میرے تو خلیفہ میرا
ہی میرے بعد اخذ کر ساتہہ عماد تقوے اور عروۃ وثقی کے اور جس وقت ذکر
کرے تو خدا کا ذکر کر اوسکی پہلو مین محمد کو کہ مین دیکہا ہے اسم اوسکا [illegible]

اوپر ساق عرش کے اور حال اونکہ بین روح اور طین تہا بعد ازان طواف
کیا مینے سموات کو اور نہ دیکہا مینے اونمین کوی موضع مگر وہ کہ لکہا دیکہا مینے
اوسپر اسم محمد کا اور بدرستی میرے پروردگار نے رکہا بیچ بہشت مین
کوی قصر اور کوی غرفہ مگر وہ کہ لکہا ہے اوسپر اسم محمد کا اور دیکہا مینی اسم
محمد کا مکتوب اوپر سینون حور العین کے اور اوپر درخت طوبی کے اور پتون
سدرۃ المنتہی اور اوپر اطراف حجب کے اور درمیان فرشتون کے انکھون مین پس اکثار
کر ذکر محمد کو اور حدیث مین بروایت ابوہریرہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہا جب لے گئی مجہی اوپر آسمان کے نہ گزرا مین کسی آسمان
پر مگر وہ کہ پایا مینی نام اپنا اوسمین لکہا ہوا محمد الرسول اللہ اور ابو بکر میرے
پیچہے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آدم علیہ السلام نے نزدیک مصیبت اپنے
کی کہا اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ یعنی یا اللہ بحق محمد بخش میرے
خطا اور ایک روایت مین تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ یعنی قبول کر میرے توبہ کہا او
حق تعالی نے کہان سے پہچانا تو نے محمد کو کہا دیکہا مینی ہر موضع مین بہشت
سے کہ لکہا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور ایک روایت مین آیا
ہے کہ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ یعنی میرا بندہ اور میرا رسول پس جانا مینی کہ وہ اکرم
خلق ہے نزدیک تیرے پس قبول کیے خدا نے توبہ اوسکی اور یہی ہی تاویل قول
حق سبحانہ کے آیہ فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ یعنی لیے آدم نے اپنی
پروردگار سے کلمات توبہ اور کتاب شفا مین عجایب و غرایب سے لکہا ہی کہ دلالت
رکہی ثبت اسم شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سفلیات مین
کہ اوپر ایک سنگ قدیم کے لکہا پایا مُحَمَّدٌ تَقِيٌّ مُصْلِحٌ اَمِیْنٌ یعنی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پاک ہین اصلاح کنندہ امانت دار اور لکہا ہے اوپر ایک سنگ کے

بخط عبرانی کے لکھا پایا باسمک اللھم جاء الحق من ربک بلسان
عربی مبین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کتبہ موسی
ابن عمران ذکرہ ابن ظفر فی السابق عن معمر عن الزہری
ساتھ نام تیرے کے یا اللہ آیا حق تیرے رب کی طرف سے زبان عربی آشکارا میں
نہیں کوئی معبود غیر اللہ کے محمد رسول اللہ کے ہیں لکھا اوسے موسی
بن عمران نے ذکر کیا اوسکو ابن ظفر نے سیر میں معمر سے اور معمر نے
زہری سے اور مشاہدہ کیا گیا بعض بلاد خراسان میں ایک مولود کہ
پیدا ہوا اور لکھا تھا اوپر پہلو اوسکی کے لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ اور بلاد ہند میں ایک گل ہے کہ لکھا ہوا ہے اوپر بخط سفید لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ اور علامہ ابن مرزوق نے ذکر کیا ہے
عبد اللہ بن صوحان سے کہ کہا چلی اوپر ہمارے ایک ہوا تند جا لکہ ہم موجوں
دریای ہند میں تھے پس لنگر کیا ہمنے کشتی کو جزیرہ میں اور دیکھا ہمنے اوسمیں
ایک گل سرخ تیز بو خوش نسیم کہ لکھا ہے اوسمیں بخط سفید لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ اور ایک گل سفید کہ لکھا ہے اوسمیں بخط زرد
براءۃ من الرحمن الرحیم الی جنت النعیم لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ یعنی برات ہے طرف سے دینے والی بخشنے والے کے طرف بہشتوں
نعمت کی اور تاریخ ابن العدیم میں علی بن عبد اللہ ہاشمی سے منقول ہے
کہ پایا گیا بعض قرائے ہند میں گل بزرگ خوشبو سیاہ کہ لکھا ہے اوپر بخط سفید
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الفاروق
لکھا پس شک کیا ہمنے اوسمیں اور کہا ہمنے کہ یہ مصنوعی ہے پس قصد کیا دوسری
گل کی طرف کہ ہنوز ناشگفتہ تھا اوسمیں بھی ایسا ہی خط لکھا دیکھا ہمنے اور اوس شہر میں

بہت سی چیزین مشاہدہ کین اور اہل اوس قریہ کی عبادت احجار کرتے ہین اور
خدای جل جلالہ کو نہین پہچانتے اور کہا عبد اللہ بن مالک نے آیا مین بلاد
ہند کو اور سیر کے مینے شہر مین کہ اوسکو مینلہ نون کی ساتھ یا مینلہ تا کی ساتھ
کہین پس دیکھا مینے ایک درخت بڑا کہ میوہ اوسکا مانند بادام کے ہی اور اوسکو
پوست ہی اور جب توڑا جاتا ہی وہ میوہ نکلتا ہے اوسمین سی ایک ورق
سبز پیچیدہ کہ لکھا ہوا ہی بسرخی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور اہل ہند تبرک ڈھونڈتی ہین ساتھہ اوسکی اور استشفا طلب کرتے ہین اوس سے
اور جب قحط ہوتا ہی باران ۔ حکایت کیا ہے اوسکو ابو البقا بن صافی نے
منسک مین اور کتاب روض الریاحین یافعی مین نقل کیا ہے بعض سے
مثل اوسکی اور کہا حدیث کیا مینی اوسکو یعقوب صیاد سے کہا تہا مین کہ صید
کرتا تہا مین اوپر نہر اوبلہ کے پس صید کیا مینی ایک ماہی کو کہ لکھا ہے پہلوے
راست پر اوسکی لا الہ الا اللہ اور پہلوی چپ محمد رسول اللہ
پس جب دیکہا مینے اوسکو دفن کیا مینی اندر پانی کے از جہت تعظیم اور احترام کے
اور بعضی لوگون نے شرح قصیدۂ بردہ مین ابن مرزوق سے نقل کیا ہی
کہ کہا لائی گئی ایک سمک پس دیکھا گیا ایک کان اوسکی پر لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ اور منقول ہے ایک جماعت سی کہ انہون نے پایا ایک
خربوزہ زرد کو کہ اوسمین خطوط سفید ہین حلقہ زدہ اور سب خطوط مین بعربی
لکھا ہے ایک پہلو مین اللہ اور دوسرے مین احمد بخط روشن کہ شک
نہیں ہے اوسمین جاننے والا خط کا اور کہا پایا گیا سنہ آٹھہ سو نو ہجری
مین دانہ انگور کہ لکھا ہے بخط ظاہر برنگ سیاہ لفظ محمد اور کتاب بطون
مفہوم مین نقل کیا ہے کہ دیکہا جزیرہ مین ایک درخت بزرگ کہ اوسکی اوراق

بڑی ہین خوشبو لکھا ہے اوسمین ساتھہ سرخی اور سفیدی کے سبزی مین کتابت
واضحہ بطریق خلقت کے کہ پیدا کیا ہے اوسکو خدا تعالے نی اوراق مین
تین سطرین اول مین لا اِلٰہ الا اللہ دوسرے مین محمد رسول
اللہ تیسرے مین اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللہِ الاِسلَام وصل شرف
کرنے مین حق تعالے کی اپنے حبیب کو ساتھہ تسمیہ کے باسما حسنی اور صفات
کبری سے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے مخصوص کیا
ہی بہتون کو انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین سے ساتھہ کرامت خلعت
اسما اپنی سے جیسا کہ اسحق اور اسمعیل کو ساتھہ علیم اور حلیم
کی پکارا اور ابراھیم کو حلیم کہا اور نوح کو شکور اور عیسی
اور یحیی کو بر اور موسی کو کریم اور قوی اور یوسف کو حفیظ
علیم اور ایوب کو صابر کہ بمعنی صبور ہے اور اسمعیل کو صادق
الوعد بہی فرمایا جیسا کہ ناطق ہے اوسکی ساتھہ کتاب عزیز مواقع ذکر اونکی مین
اور تفضیل دی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھہ کثیرہ کی اپنی اسمار سے
اور ہمنی بتعلیم آپ کے تحریر کئی ہین تیس اسم اور امید وار ہین ہم کہ زیادہ اوپر
اوسکی فتح اور الہام کرے آخر ہو کلام قاضی کا چنانکہ آنحضرتؐ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع ہین کمالات اسمائی اور صفائی حضرت رب العالمین
تعالے اور تقدس کو اور متخلق ہین بجمیع اخلاق الہی غیر اسمہ کے جیساکہ بعضے
عارفون نے بتفصیل اوسکو بیان کیا ہی اور مقصود قاضی کا ذکر اون اسما کا ہے
کہ کتاب مجید اور احادیث صحیح مین اوس سے مذکور ہوا جیسا کہ سیاق کلام اوسکا
رحمۃ اللہ کا ناظر ہے اوسمین سے ایک اون سب سے اسم حمید ہے بمعنی محمود
اسواسطے کہ حمد کیا ہے حق تعالے نی اپنی ذات کو کلام قدیم مین اور ساتھہ ثنا آیات

اور دلایل واله اوپر کمال اوس علی الاطلاق کے النفس و افاق مین اور حمد بے
ہی اوسکو بندون سے اور ہوسکتا ہی کہ حمید بمعنی حامد ہووے کہ حامد ہے
ذات اپنی کا اور اعمال طاعات کا پس حق تعالے ہے حامد ہے اور ہے
محمود اور تسمیہ کیا ہے حبیب کو ساتھ محمد اور احمد کے اور محمد بمعنی محمود ہے
اور احمد ہے بمعنی حامد اور ہے بمعنی محمود آیا ہے اور جملہ اسمار آیہ سے
الرؤف الرحیم ہی اور تسمیہ کیا ہے اوسکو اوس اسم کے ساتھہ کتاب
اپنی مین بالمؤمنین رؤف الرحیم اور یہہ دونو اسم متقارب
ہین معنون مین اور بعض نے کہا ہے کہ رافت شدت رحمت ہے اور کہا
ہے کہ رؤف بالمطیعین رحیم بالمذنبین اور اسمار آیہ
سے الحق المبین یعنی حق موجود ثابت کہ متحقق ہے امر اوسکا اور
مبین وہ کہ ہین آور آشکارا ہے امر الوہیت اوسکا اور برہان حقانیت اوس
بان اور ابان کے ایک معنی ہین اور بعضی مبین عباد کے لئی امر دین
اور مبدا اور معاد او کا یہہ معنی ہے جا ئز ہین اور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو ہے تسمیہ کیا ساتھہ اوسکی اور فرمایا آیہ یا ایہا
الناس قد جاءکم الحق من ربکم یعنے ای لوگو تحقیق آیا تمہارے
پاس حق جانب پروردگار تمہارے سی اور فرمایا آیہ فقد کذبوا
بالحق لما جاءہم یعنی پس تحقیق جھٹلایا اونہون نے حق کو جب آیا
اونکی پاس اور فرمایا آیہ حتی جاءکم الحق و رسول مبین
یعنی یہان تک کہ آیا تمہارے پاس حق اور رسول ظاہر اور بیان کنندہ
و قل انا النذیر المبین یعنی مین ہون ڈرانیے والا ظاہر اور
مراد حق سے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعضون نے

کہا قرآن اور معنی حق کے اس جگہہ ضد باطل کے ہین یعنی وہ کہ متحقق ہی امر اوسکی صدق کا اور بین ہے امر اوسکی رسالت کا اور مبین ہے جانب حق سے اوس دین متین کو کہ بہیجا اوسکو ساتہہ اوسکی مثل قول حق تعالی کی آیۃ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ یعنی تو کہ بیان کرے تو اور آشکارا واسطی لوگون کے وہ اوتارا گیا اونکی طرف اوس سے بعض اہل اشارت نی قول حق سبحانہ مین کہا ہے آیۃ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ اور نہین پیدا کیا ہمنے اسمانون اور زمین کو اور وہ چیز کہ اونمین مگر ساتہہ حق کے ای ساتہہ محمد کے ازین جہت جابر کے کہ کہا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ خَلَقَ مِنْهُ الْعَرْشَ وَالْكُرْسِيَّ وَالسَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَجَمِيْعَ الْمَوْجُوْدَاتِ یعنی اول اوس چیز کا کہ پیدا کیا اللہ نے روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے پہر پیدا کیا اوس سے عرش اور کرسی اور اسمان اور زمین اور سب موجودات کو اور انکے اسمار آلہی سے نور ہے اور معنی اوسکی خداوند نور اور پیدا کرنیوالا نور کا یا نور اسیلئے کرنیوالا آسمان کا اور زمین کا ساتہہ نورون کی اور روشن کرنیوالا دلون عارفون کا ساتہہ ہدایت اور اسرار کے اور آنحضرت کو بہی نور فرمایا آیۃ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ یعنی بتحقیق آیا تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور کتاب ظاہر وآشکارا اور فرمایا شان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا یعنی چراغ روشن کرنیوالا تسمیہ کیا حضرت کو اوسکی ساتہہ از جہت وضوح اوسکی امر اور بیان اوسکی نبوت کی اور روشن کرنا عارفون کے دلون کا ساتہہ اوس چیز کے کہ لایے دین سے اور اسمار آلہی سے الشہید ہی کہا قاضی نے معنی اوسکی عالم ہے

کہا ہے کہ جب وصف کیا ایک کو بکرم وصف بجمیع صفات خیر کے اور یہی
آنحضرت متصف ساتہہ صفات کی ظاہراً و باطناً ذاتاً و صفاتاً صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور بہ اسمار آپکے ہے العظیم ہی اور معنے اوسکی جلیل
الشان ہر چیز ہے کہ دون اوسکی ہے اور کہا ہے اپنی پیغمبر کے شان میں
آیہ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی بدرستی تو البتہ اوپر خلق عظیم کے
ہی اور واقع ہوا ہے سفر اول میں توریت سی واسطی اسمعیل کے قول
سَنَلِدُ عَظِیْمًا لِاُمَّةٍ یعنی اور قریب ہے کہ پیدا ہو او سے جنی عظیم القدر
کو واسطے امت کے ۔ پس آنحضرت عظیم میں اور اوپر خلق عظیم کے اور جو
صفت کسی کے عظیم ہووے ذات اوسکی بہی عظیم ہو گئے جیسا کہ باب اخلاق
شریف میں تہوڑا اس کلام سے گذرا ہے اور اسمار آپکے سی الجبار
ہی اور جبار معنی مصلح اور قاہر اور اعلی اور عظیم اور متکبر کے آوے اور
نام کئی گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزامیر داؤد میں اور مزمور
چوالیسویں میں کہا ہے تَقَلَّدْ اَیُّھَا الْجَبَّارُ سَیْفَکَ فَاِنَّ نَامُوْسَکَ
وَشَرَائِعَکَ مَقْرُوْنَۃٌ بِھَیْبَتِکَ یعنی گردن میں ڈال اے جبار شمشیر
اپنی کو پس بدرستی ناموس یعنی راز تیرا اور شریعت تیرے نزدیک کیے گئے
ہی ساتہہ ہیبت تیری کی اور ذکر اوسکا سابق گذرا ہے اور معنی اوسکی حق نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صادق ہیں از جہت حضرت کی امت کو ساتہہ
ہدایت اور تعلیم کے اور قہر اونکا اعدا ے دین کو اور علو منزلت اور عظم
خطر اور کبر شان اونکا بہ نسبت سایر افراد بشر کے ۔ اور وہ کہ نفی کیا ہے
قران میں تکبر سے وہ یہ ہے کہ نہیں لایق ساتہہ شان اور حال اونکی اور فرمایا
ہے وَمَا اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِجَبَّارٍ یعنی اور نہیں تو اوپر جبر کرنیوالا اور

اسمائے الٰہی سے الخبیر ہے اور معنی اوسکی مطلع اوپر کنہ شی کے اور عالم ساتھ
حقیقت اوس شی کی اور اس تقدیر پر علیم کے معنون مین ہووے اور بعضون
نے کہا ہے خبیر بمعنی مخبر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبیر ہین ساتھ
دونو وجہہ کے اسواسطے کہ وہ عالم ہین ساتھہ غایت علوم کے ساتھہ اوس چیز
کی کہ جتایا ہے اونہین حق تعالی نے مکنون علم اور عظیم معرفت اپنی سے اور
مخبر امت اپنی کو ساتھہ اوس چیز کے کہ اذن دیا ہے حق سبحانہ نے اونکو ساتھہ
اعلام اور اخبار اوسکی اور تسمیہ حضرت کا باسم خبیر ثابت اس آیہ سے ہے
فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا مراد یہ خبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اوپر ایک
کے وجوہ مذکورہ سے آیہ مین اور اسمائے الٰہی سے الفتاح ہے اور
معنے اوسکی حاکم میان بندگان اور فاتح الابواب رزق اور رحمت ہے اور
کہولنے والا کامون بستہ کا اوپر خلق کے اور فاتح قلوب اور بصائر اونکا
واسطے معرفت حق کے اور بمعنی ناصر ہے آیا ہے قول سبحانہ مین اِنْ
تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ای اِنْ تَسْتَنْصِرُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ
النَّصْرُ یعنی اگر نصرت مانگتے ہو تم پس تحقیق آئی تمہین نصرت اور تسمیہ کیا
ہے آنحضرت کو خدا سے تعالی نے فاتح حدیث اسرا مین کہ ابی العالیہ وغیرہ سے
ابی ہریرہ کے روایت مین آیا ہے اور کہا ہے وَجَعَلْتُكَ فَاتِحًا وَخَاتِمًا
اور اسمائے الٰہی سے الشکور ہے اور معنی اوسکی مثیب اوپر عمل قلیل کے
ساتھہ جزائے کثیر کے اور مثنی اوپر مطیع کے اور بتحقیق وصف کیا ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کو ساتھہ شکور کے کہ اَفَلَا اَكُونُ عَبْدًا
شَكُورًا یعنی پس کیون نہ ہوؤن مین بندہ شکر گزار معترف ساتھہ نعم پروردگار
کی عارف اوسکی قدر کا ثنا کہنے والا اوپر اوسکی اور ظاہر ہے کہ توصیف

حضرت کا اپنی کویت سکو ساتھہ اذن اور امر آپ کے ہی اور اسمار آلہی
سی العلیم اور علام اور عَالِمُ الغُیُوبِ وَ الشَّہَادَۃِ ہی اور وصف
کیا اپنی نبی کو ساتھہ علم کے اور مخصوص کیا اوسکو ساتھہ مزیت اور فضیلت کے
اوسکو اور کہا ﴿آیۃ﴾ وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ
اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا یعنی اور سکہلایا تجہی جو نہ جانتا تہا تو اور ہے فضل
خدا کا تجہپر بڑا اور کہا وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ وَ یُعَلِّمُکُمْ مَا لَمْ
تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ یعنی اور سکہلایا تمکو کتاب اور حکمت اور سکہلایا تمکو جو کہ تم
نجانتے تہے اور اسمار آلہی سے الاول والآخر ہے اور معنی اوسکی
سابق وجود مین اور باقی بعد از فنا اوسکی اور تحقیق اوسکی وہ ہی کہ نہین
اوسکو اول اور نہ آخر اور آنحضرت اول انبیا ہین پیدایش مین اور آخر
اونکی بعثت مین اور اشارہ کیا ہی ساتھہ قول حق سبحانہ کے ﴿آیۃ﴾
وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَہُمْ وَ مِنْکَ وَمِنْ نُوْحٍ وَاِبْرٰہِیْمَ
اور جب لیا ہمنی پیغمبرون سے پیمان اونکا اور تجہسی اور نوح اور ابراہیم
سے اسواسطی کہ تقدیم کیا آنحضرت کو اوپر نوح اور ابراہیم وغیرہما کے اور
فرمایا آنحضرت نی نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یعنی ہم آخر ہین بعثت مین
اور باعتبار زمان سابق ہین ہم — اور اولیت ثابت ہی آنحضرت کو امور کثیرہ
مین جیسا کہ فرمایا اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ
الْجَنَّۃَ وَ اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَ ھُوَ خَاتِمُ النَّبِیّٖنَ
وَ اٰخِرُ الرُّسُلِ یعنی مین اول اوس کسیکا ہون کہ شگافتہ کیجاوے زمین
اور اول اوس کسیکا کہ داخل ہوتا ہی بہشت مین اور اول شفاعت کرنیوالا اور اول
مقبول الشفاعت اور وہ خاتم پیغمبرون کا ہی اور آخر رسولون کا اور

اسماء الٰہی سے اَلْقَوِیُّ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ ہے اور معنی اوسکی قادر ہر امر پر
اور وصف کیا اوسکو حق تعالی نے ساتھہ قول اپنے کی ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ
ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ یعنی صاحب قوۃ نزدیک خداوند عرش کے صاحب منزلت مراد
ساتھہ اوسکی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعض نے کہا ہے کہ مراد
جبرئیل علیہ السلام ہین اس صورت مین یہہ صفت مخصوص ساتھہ آنحضرت کے نہوگے
اور اسماء الٰہی سے صادق ہی اور حدیث مین آیا ہی وصف آنحضرت کا بصادق
مصدوق اور اسماء الٰہی سے وَلِیٌّ اور مَوْلیٰ اور کہا ہی حق تعالی نے اِنَّمَا
وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ یعنی سوائی اسکی نہین کہ ولی تمہارا اللہ اور رسول
اوسکا ہی اور فرمایا آنحضرت نی اَنَا وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ یعنے مین ولی ہر مومن
کا ہون اور فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ یعنی جسکا مین مولا
ہون پس علی اوسکا مولی ہے - مراد اس جگہہ محب اور ناصر ہے اور
اسماء الٰہی سے عفو ہے اور معنی اوسکی گذرنیوالا گناہون اور تقصیرات
سی اور امر کیا ساتھہ اوسکی اپنی پیغمبر کو قران اور توریت مین ساتھہ عفو اور
صفح کے اور فرمایا خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ یعنی اختیار کر درگذر
گناہ سے اور امر کر ساتھہ نیکی اور احسان کی اور کہا فَاعْفُ عَنْہُ
وَاصْفَحْ یعنی پس عفو کر گناہ سی اور درگذر اور کہا ہی توریت اور انجیل
مین آپ کے وصف مین لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِیْظٍ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَ
یَصْفَحُ یعنی نہین ہے بدخو اور نہ درشت گو ولیکن بخشتا ہی اور درگذر
کرتا ہی اور اسماء الٰہی سے اَلْہَادِیْ ہے اور معنی اوسکی توفیق
دینی والا جسکو چاہے بندون اپنے سی ہدایت اور بمعنی راہ دکھلانے
اور پکارنے کی آیہ وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ وَیَہْدِیْ

مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ یعنی اور اللہ پکارتا ہی طرف بہشت کے
اور ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ سیدہے کی اور فرمایا اِنَّكَ
لَتَهْدِیْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ یعنی اور بدرستی تو البتہ ہدایت کرتا ہے
طرف راہ سیدہے کی اور فرمایا وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ یعنی
اور پکارنیوالا طرف اللہ کے ساتہہ اوسکی حکم کے ولیکن معنی پہلی مخصوص
ہین ساتہہ حق تعالی کے اور ثانی مشترک ہین درمیان اوسکی اور پیغمبر کے
اور اسماء آلہی سے المومن والمہیمن ہے بعضون نے کہا ہے یہہ دونو
اسم ایک معنون مین ہین پس معنی مومن کے حق تعالے مین مصدق اپنی وعدہ
کا ہی کہ ساتہہ بندون کے کیا اور مصدق قول اپنی کا کہ حق ہے اور مصدق
بندون مومن اور رسولون اپنی کا اور بعضون نے کہا ہے موحد ذات
اور شاہد او پر الوہیت اپنی کے اور بعضون نے کہا ہراسان دینی والا بندون
اپنی کا دنیا مین ظلم اور شدت سی اور مومنون کو آخرت مین عذاب اپنی
سے اور کہا ہے مہیمن بمعنے امین ہے مصغر مومن کا پس قلب کیا گیا
ہمزہ کو ساتہہ ہا کی اور کہا ہے مہیمن بمعنی حافظ اور شاہد کے ہی اور
جو کہ بتدبر کرے اوروں کو خوف سی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
امین ہین اور مہیمن اور مومن اور تسمیہ کیا ہے اونکو امین حق تعالے
نی اور کہا مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ یعنی اطاعت کیا گیا ہے اوس جگہہ امانت
دار اور آنحضرت پیش از نبوت معروف اور مشہور امین تہے اور تسمیہ
کیا اونکو عباس عم اونکی نے مہیمن اور خدا تعالی نے کہا يُؤْمِنُ و
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ یعنی تصدیق کرتا ہے بخدا اور
تصدیق اور تصدیق کرتا ہے واسطے مومنون کے اور فرمایا اَنَا اَمِيْنٌ

رکا مُصْحَابِیْ یعنی مین امین ہون اپنے اصحاب کا **اور** صاحب مواہب نے
قول حق سبحانہ مین **آیہ** وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ یعنی اور اوتارے ہمنی اوپر
تیرے کتاب راست تصدیق کرنیوالے ساتھہ اوس چیز کے روبرو اوسکی
ہی کتاب سے اور نگہبان اوپر اوسکی — مجاہد سے نقل کیا مراد وہ ہے
کہ وَجَعَلْنٰكَ يَا مُحَمَّدُ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ یعنی اور گردانا ہمنی تجھی نگہبان
اوپر اوسکی **اور** اسمار آلہی سے مقدس ہے اور معنی اوسکی منزہ
نقایص سے اور مطہرت ہون حدوث سی اور واقع ہوا ہی کتب انبیا مین
اسمار آنحضرت مین مقدس یعنی مطہر ذنوب سے جیسا کہ فرمایا **آیہ** لِيَغْفِرَ
لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ یعنی تاکہ بخشی تیرے بئے
خدا اگلی پچھلی گناہ تیرے یا مقدس اخلاق ذمیمہ اور صفات دنیہ سے یا وہ
کہ مقدس اور مطہر ہوتی ہین لوگ ساتھہ تیرے پیروی کی جیسا کہ وَيُزَكِّيْهِمْ یعنی
اور پاک کرتا ہے اونکو **اور** اسماء آلہی سے العزیز ہے اور معنی اوسکی ممتنع بما لب
یا وہ کہ نظیر نرکہی اور یا معز ہے غیر کو **اور** کہا ہے اور استدلال کیا ہے
قاضی نے اوپر اسکی ساتھہ قول حق تعالے کی وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ
یعنی اور واسطی اللہ کے ہی غلبہ اور اوسکی رسول کے لئی یعنی جب ثابت
ہوی عزت خدا کو کہ عزیز اور معز ہے پس رسول خدا ہے عزیز اور معز
ہوے **اور** صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہے کہ عزت مومنون کے لئے
بہی اثبات کی کہ فرمایا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ لیکن بہ تبعیت اور طفیل ہے نہ بالاصالت
واستقلال جیسا کہ آنحضرت کو ہی پس یہہ معنی منافی خاص ہونے اس
صفت کی حضرت کے ساتھہ نہو وین **تنبیہ** معلوم کرنا چاہیے

کہ خدا ے تعالے اور تقدس بزرگی اور عظمت اور کبریاے اپنے
مین مشابہ نہین ہے ساتھہ کسی چیز کے مخلوقات سے اسماء حسنے اور صفات
علیا مین اور تماثل نہین کوے چیز اوسکی ساتھہ **اور** وہ جو صفات ہے
اطلاق کیا ہے اونکو شرع نے خالق اور مخلوق پر تشابہ اور تماثل نہین
ہے درمیان اوسکی معنون حقیقی کے اسواسطے کہ صفات خالق قدیم
ہین اور صفات مخلوق حادث اور کافی ہے اس باب مین قول خدا
تعالی کا لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ یعنی نہین مانند اوسکی شی **اور** بعضی علماء محققین نے
کہا ہے اَلتَّوْحِيدُ اِثْبَاتُ ذَاتٍ غَيْرِ مُشْبَهَةٍ لِلذَّوَاتِ وَلَا مُعَطَّلَةٍ
مِنَ الصِّفَاتِ یعنی توحید ثابت کرنا ایک ذات کا ہی کہ مانند اور ذاتون کے نہین
اور نہ بیکار صفات سی واسطی نے کہا ہے کہ نہین ہے مثل ذات اوسکی کوے
ذات اور نہ مانند صفت اوسکی کوے صفت اور نہ مانند اسم اوسکی کوی اسم
اور نہ مانند فعل اوسکی کوی فعل مگر از جہت موافقت لفظ کے ساتھہ لفظ کے
اور بزرگ و منزہ ہی ذات قدیم کہ ہووے اوسی صفت حادث جیسا کہ محال
ہی کہ ذات حادث کو صفت قدیم ہووی — **اور** یہہ مذہب اہل حق اور سنت
وجماعت ہے **اور** تحقیق تفسیر کیا امام ابو القاسم قشیری رضی اللہ عنہ
نے اس قول واسطی کو اور زیادہ کیا ہے اوسکی بیان اور کہا ہے
کہ یہہ حکایت مشتمل ہے اوپر جوامع مسایل توحید کے اور کیونکر تشبیہ دیوے
اوسکی ذات کو ساتھہ ذوات محدثات کے حالانکہ ذات اوسکی ساتھہ وجود اپنے
کی مستغنی ہے سب سے اور کیونکر تشبیہ دیا جاوے فعل اوسکا ساتھہ فعل
خلق کے کہ غیر جلب کمال یا دفع نقص سے حاصل ہوا ہی نہ بخواطر اور اغراض
موجود ہوا اور نہ ساتھہ مباشرت اور معالجت کے ظاہر ہوا اور فعل خلق کا

باہر ان وجوہ سے نہین **اور** کہا ہی مشایخ نے وہ چیز کہ توہم کیا تمنے ساتھہ اوہام اپنی کے اور ادراک کیا ساتھہ عقول اپنی کے محدث ہی ساتھہ تمہاری
اور کہا ہے امام ابو المعالی جوینی نے جو کوے مطمئن ہوا اور آرام پکڑا اوسنے ساتھہ وجود کے کہ منتہی ہے ساتھہ اوسکی فکر اوسکا وہ مشبہ ہے اور جو کوئی کہ مطمئن ہوا ساتھہ نفی محض کے وہ معطل ہے اور جس کسی نے کہ یقین کیا ساتھہ ایسی موجود کے کہ اقرار کرتا ہے ساتھہ عجز کے دریافت حقیقت اوسکی ہے وہ موحد ہے اور یگانہ پرست **اور** کیا اچھا ہے قول ذو النون مصری رضی اللہ عنہ کا حَقِیْقَةُ التَّوْحِیْدِ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ قُدْرَتَهُ تَعَالٰی فِی الْاَشْیَاءِ بِلَا عِلَاجٍ وَصُنْعَهُ لَهَا بِلَا مِزَاجٍ یعنی با کتاب اور مزج آلات نہین وَعِلَّةُ کُلِّ شَیْءٍ صُنْعُهُ وَلَا عِلَّةَ لِصُنْعِهِ اور علت اور سبب ہر چیز کا کارکرد ہے اور فعل اوسکا ہے اور نہین علت صنع آلہی کو یعنی حقیقت توحید وہ ہے کہ جانے تو کہ قدرت اللہ تعالی کے بغیر مشارکت اسباب کے ہی اور پیدا کرنا حق تعالے کا اشیا کو با میختگی مادہ نہین **اور** علت ہر چیز کے صنع آلہی ہے اور صنع آلہی کو کوئی علت درکار نہین وَمَا تَصَوَّرَ فِیْ ذِهْنِكَ فَاللّٰهُ بِخِلَافِهِ یعنی اور جو چیز کہ تیری ذہن و فہم و وہم مین آوی پس اللہ برخلاف اوسکی ہے یہہ ہے ملخص کلام قاضی عیاض کا **اور** شرح مشکوۃ مین شرح اس مقام کے بتفصیل مذکور ہے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

وصل صاحب مواہب لدنیہ نے اسماء شریفہ سے وہ جو کتاب اور سنت اور کتب قدیم مین مذکور ہین زیادہ اوپر چار سو کے ساتھہ ترتیب حروف معجم کے ذکر کئے ہین ہم نے بسبب تطویل اور تکرار کے

نہ اندیشہ کرکے بطریق تیمن اور تبرک کے ثبت کرتے ہیں طالب مشتاق کو لازم ہی کہ اونکو مونس جان اور ورد زبان اپنا کرے *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رسول اللہ **الالف** الامر بالله الابطحی اتقی الناس الاجود اجود الناس الاحد الاحسن احسن الناس الاحمد احید الاخذ بالحجزات آخذ الصدقات الاخر الاخشی لله اذن خیر ارجح الناس عقلا ارحم الناس بالعباد الازهر الاسلم اسلم الناس اشجع الناس الاصدق فی الله اطیب الناس ریحا الاعز الاعلی الاعلم بالله اکثر الناس تبعا الاکرم اکرم الناس اکرم ولد ادم المص امام الخیرة امام الناس امام المتقین امام النبیین الامام الامر الامن امنة اصحابه الامین الامی انعم الله اول شافع اول مسلمین اول المسلمین اول مشفع اول من تنشق الارض عنه **الباء** بارقلیطا الباطن البر البرهان بشر بشری بشیر بصیر بلیغ بالغ البیان بینه **التاء** تالی تذکرہ تقی تنزیل تهامی **الثاء** ثانی اثنین **الجیم** الجبار الجد جواد جامع الکلم حاتم حزب الله حاشر حافظ حاکم بما اراه الله حامد حامل لواء الحمد الحائد لامته عن النار الحبیب الحفی الحفیظ الحکیم الحلیم حطایا وحمیاطا حمعسق حمید حنیف **الخاء** خبیر خاتم النبیین خاتم المرسلین الخاتم

خازن مال اللہ الخاشع الخاضع الخالص خطیب الانبیاء
خطیب الامم خطیب الوافدین علی اللہ الخلیل خلیل الرحمن
الخلیفۃ خیر الانبیاء خیر البریۃ خیر خلق اللہ خیر العلمین
خیر الناس خیر ہذہ الامۃ خیرۃ اللہ **الدال** دار الحکمۃ
الداعی الی اللہ دعوۃ ابراہیم دعوۃ النبیین دلیل الخیرات
الذال الذاکر الذکر ذکر اللہ ذو الحوض المورود ذو
الخلق العظیم ذو الصراط المستقیم ذو القوۃ ذو المکانۃ
ذو الفضل ذو المعجزات ذو المقام المحمود ذو الوسیلۃ
الراء الراضع الرضی الراغب الرافع راکب البراق
راکب البعیر راکب الجمل راکب الناقۃ راکب النجیب الرحمۃ
رحمۃ الامۃ رحمۃ للعلمین رحمۃ مہداۃ رحمن الرحیم
الرسول رسول الراحۃ رسول الرحمۃ رسول اللہ رسول
الملاحم الرشید الرفیع رافع المراتب رفیع الدرجات الرقیب
روح القدس الرؤف رکن المتواضعین **الزاء** الزاہد
زعیم الانبیاء الزکی زین العباد الزمزمی زین من وافی القیمۃ
السین السابق السابق بالخیرات سابق العرب الساجد
سبیل اللہ السراج المنیر الصراط المستقیم السعید سعد اللہ
سعد الخلائق السمیع السلام السید سید ولد آدم
سید المرسلین سید الکونین سید الثقلین سیف اللہ المسلول
سید الفریقین **الشین** الشارع الشافع الشفیع الشاکر
الشکور الشاہد الشکار الشمس الشہید **الصاد**

الصابر الصاحب صاحب الایات صاحب المعجزات صاحب
البرھان صاحب البیان صاحب التاج صاحب الجہاد صاحب الحجۃ
صاحب الحطیم صاحب الحوض المورود صاحب الخاتم
صاحب الخیار صاحب الدرجۃ الرفیعۃ صاحب الرداء
صاحب الازواج الطاھرات صاحب السجود لرب المحمود صاحب
السرایا صاحب السلطان صاحب السیف صاحب الشرع صاحب
الشفاعۃ الکبریٰ صاحب العطایا صاحب العلامات الباھرات
صاحب العلو والدرجت صاحب الفضیلۃ صاحب الفرج صاحب
النقیب صاحب القضیب الاصفر صاحب قول لا الٰہ الا اللہ
صاحب القدم صاحب الکوثر صاحب المحشر صاحب المدینہ صاحب
المظھر المشھود صاحب المعراج صاحب المغفر صاحب المغنم
صاحب المقام المحمود صاحب المنبر صاحب المعیر صاحب
النعلین صاحب الھراوۃ صاحب الوسیلہ الصادع لما امر
الصادق الصبور الصدق صراط اللہ صراط الذین
انعمت علیھم صراط المستقیم الصفوح عن الذلات الصفوۃ
المصفی الصالح **الضاد** الضارب بالحسام المثلوم الفاتح
الضحوک **الطاء** طاب طابت الطاھر الطیب طس طٰہٰ
الطیب طس طسم طٰہٰ **الظاء** الظافر الظفور الظاھر
العین العابد العادل العظیم العاقی العاقب
العالم علم الایمان علم الیقین العالم بالحق العالم
عبد اللہ العبد عبد الکریم عبد الجبار عبد الحمید

عبد المجید عبد الوهاب عبد الغفار عبد الغیاث عبد
الخالق عبد الغیاث عبد الخالق عبد الرحیم عبد الرزاق
عبد السلام عبد القادر عبد القدوس عبد القهار عبد
المومن عبد المهیمن العلی العربی العروة الوثقی العزیز
العطوف العفو العلیم العلی **الغین** الغالب الغفور
الغنی الغنی باللہ الغیث الغوث الغیاث **الفاء** الفاتح
الفارقلیطا الفارق الفاروق الفتاح الفجر الفرط
الفصیح فضل اللہ فاتح النور **القاف** القاسم القاضی
القانت قاید الخیر قاید الغر المحجلین القائل القایم القتال
القتول القثم القثوم قدم صدق القرشی القریب القیم
القیم **الکاف** کافة الناس الکفیل الکامل فی جمیع
اموره الکریم کھیعص **اللام** اللسان **المیم**
الماجد ماذ ماذ الماضی الماحی المامول المانح بالحق
المبارک المبعوث بالحق المتبھل المبرا المبشر مبشر الیاسین المبعوث
المبعوث المبلغ المبین المتین المتبتل المتبسم المتز بصر
المخصوص المترحم المتضرع المتقی المتلو علیه المتهجد
المتوکل المحرم المتثبت مجاب مجیب المجتبی المجیب المحرض
المحفوظ المحلل محمد محمود المخبر المختار المخصوص
بالشرف المخصوص بالعز المخصوص بالمجد المخلص المدثر
المدنی مدینة العلم المذکر المذکور المرتضی المرتل
المرتجی المرحوم المرسل المترفع الدرجات المراد المرء

المزکی المزمل المسبح المسعود المستغفر المستغنی
المستقیم المسلم المشاور المشفع المشفوع المشفع
المشهود المشیر المصباح المصارع المصافح مصحح الحسنات
المصدوق المصطفی المصلح المصلی علیه المطاع المطهر
المطلع المطیع المظفر المعزز المعصوم المعطی المعقب
المعلم معلم امته المعلن المعلی المفتاح مفتاح الجنة
المفضال المفضل المتفضل المقدس المقسط المقسط
المقسم المقصوص علیه المقفی مقبل العثرات مقیم
السنة بعد الفترة المکرم المکتفی المکتفی بقلیل المکین
المکی الملاحمی ملقی القرآن الممنوح المنادی المنتصر المنجی
المنذر المنزل علیه المنحمنا المنصف المنصور المنیب
المنیر المؤتمن المؤتی بجوامع الکلم الموحی الیه موذ موذ
الموصل الموقر المولی المؤید المؤمن الموسی المهاجر
المهدی الی الله المهداة المهیمن المیسر **النون** النابذ الناجذ
الناس الناسخ الناشر الناصح الناطق الناهی نبی الاحمر
نبی الاسود نبی التوبة نبی الحرمین نبی الراحمین نبی الرحمة
النبی الصالح نبی الله نبی المرحمة نبی الملحمة نبی الملاحم
النبی النجم النجم الثاقب نجی الله النذیر النسیب نصیح ناصح
النعمة نعمت الله النقیب النقی النور الذی لا یطفی **الهاء**
الهادی هدی هدیة الله الهاشمی **الواو** الوجیه الواسط
الواسع الواصل الواضح الواعد الواعظ الورع الوسیلة

الواقی الوفی الولی ولی الفضل **الیا** یعنی بے یٰس صلی اللہ علیہ
والہ واصحابہ واتباعہ وسلم اجمعین کعب الاحبار سے نقل ہے
کہ اونسنی کہا اسم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نزدیک اہل جنت عبد الکریم
اور اہل نار کی نزدیک عبد الجبار اور عرش والون کی نزدیک عبد
الحمید اور فرشتون کے نزدیک عبد المجید اور انبیا کی نزدیک
عبد الوہاب اور شیاطین کے نزدیک عبد القہار اور جن کے
نزدیک عبد الرحیم اور پہاڑ مین عبد الخالق اور جنگل مین
عبد القادر اور دریا مین عبد المہیمن اور حیتان کی نزدیک
عبد القدوس اور حشرات کی نزدیک عبد الغیاث اور وحوش
کی نزدیک عبد الرزاق اور درندون کی نزدیک عبد السلام اور
چارپایون کی نزدیک عبد المومن اور طیور کے نزدیک عبد الغفار
اور توریت مین موذ موذ اور انجیل مین طاب طاب اور صحف
مین عاقب اور زبور مین فاروق اور خدا کی نزدیک طٰہٰ اور یٰس
اور مومنین کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الیا ہے
منقول ہے حسین بن محمد دامغانی سے کتاب اوسکی شوق العروس اور
انس النفوس مین جاننا چاہیے کہ کسیکو خلاف نہین اس بات مین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمل خلق اور اکرم بشر اور سید ولد آدم اور
افضل انبیا ہین — روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پروردگار تعالیٰ نے قسمت کیا خلق کو
دو قسم اور کیا مجھی بہترین دو قسم سے اور یہی ہی قول حق سبحانہ کا —
اَیۡةٌ اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ وَ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ اور مین اصحاب یمین سے ہون

پہر کیا ان دو قسم کو تین قسم آیہ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَۃِ
وَالسّٰبِقُوْنَ پس مین سابقین سے ہون اور بہترین سابقین پس ان
اقسام کو قبایل کیا اور کیا مجہی اوس قبیلہ سے کہ بہترین قبیلون کا ہے اور
یہی ہے قول حق تعالی کا آیہ وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا
اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی اور گردانا ہمنے تمکو شاخین اور قبیلے
تاکہ پہچان حاصل کرو تم بدرستیکہ گرامی ترین تمہارا خدا کی نزدیک پرہیزگار تمہارا
ہی ۔ پس مین اتقی اولاد آدم اور اعز واکرم اونکا ہون نزدیک خدا ے
عز وجل کے پہر گردانا قبایل کو بیوت اور گردانا مجہی بہترین بیوت مین اور یہی
ہی قول حق سبحانہ کا آیہ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ
وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا یعنی تا کہ لیجاوے تم سے پلیدی اور پاک کرے
تمہین پاک کرنا ۔ اور لائی ہین کہ آئی ایک روز عباس رضی اللہ عنہ حضرت پاس
خشمگین گویا کفار سے کچہہ سنا تہا کہ نسبت آنحضرت طعن اور تنقیص سے کہتے
تہے پس پوچہا حضرت نے عباس سے کونسی چیز غضب مین لائی تجہی اے
عباس پس کہا عباس نے جو سنا تہا پس اوٹہے آنحضرت اور آئی اوپر منبر کے
اور فرمایا اون لوگون سے کہ بیٹہے تہے مین کون ہون کہا رسول اللہ فرمایا مین
محمد بن عبد المطلب ہون بدرستیکہ اور راستی پیدا کیا حق تعالی نے خلق کو پس
کیا مجہی بہترین خلق مین اور کیا خلق کو دو فرقہ عرب اور عجم پس کیا مجہی بہترین فرقہ
یعنی عرب مین اور کیا اونکو بیوت اور کیا مجہی بہترین بیوت مین پس مین بہترین
خلق ہون از روی ذات اور بہترین اونکا از روی بیت کی اور عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ سے آیا ہی کہ خدا تعالی نے نظر کی طرف قلوب عباد کے پس اختیار
کیا اونمین سے قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس قبول کیا اوسکو اپنی لیے

اور یہی اوسی برسالت **وصل** جیسا کہ فضل دیا پروردگار تعالے
نے حضرت کو ابتدای خلق اور ابتدای امر مین اور کیا اونکو مبدا اور منشا آفرینش
کا اور اول انبیا عالم ارواح مین اور اول خلق اجابت مین روز الست اور
لوٹری ساتھ حضرت کی مہر فضل و کمال معاد مین — پس کیا اونکو اول اوس
سے کہ شگافتہ ہووی زمین ساتھ اوسکی اور اونہین حشر مین اور اول
شافع اور اول مشفع اور اول ناظر بجمال رب العلمین — اور تمام خلق
محجوب ہووی اوس ہنگام مین اور اول سنے کہ حکم کیا جاوی امت
اوسکی مین اور اول اوسکا کہ گذرے صراط سے ہمراہ اپنے امت
کے اور اول اوسکا کہ آوی بہشت مین اور امت اوسکی اول امتون
کی ہو آنے بہشت کی مین اور عطا کرے اوسی لطایف اور نفایس تحف
خارج عد و حد اور احصا سے — روایت ہے انس بن مالک رضے
اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین
اولین اون لوگون کا ہون کہ برانگیختہ ہووین قبور سے اور مین خطیب
اونکا ہون جسوقت کہ آوین نزدیک پروردگار کے اور مین بشارت
دہندہ ہون جسوقت ناامید ہووین کہ لواء حمد میرے ہاتھ مین ہے
اور مین اکرم اولاد آدم کا ہون نزدیک پروردگار اپنے کے اور نہین
اسمین فخر — روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے پہنایا
جاؤن مین حلہ حلہا سے بہشت سے پہتر کھڑا ہوونگا داہنی طرف بہشت
کی اور نہین وہ مقام کہ کھڑا ہووے وہان کوئی سوائے میرے
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مین حامل
لواء حمد ہون دن قیامت کی اور اول اوسکا ہون کہ ہلاوے حلقی

بہشت کی پس کہولا جاویے میرے لئی اور داخل ہوویں میرے ساتھ
فقرا و مومنین اور میں اکرم اولین اور آخرین ہون اور نہین فخر اور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین بہترین مردمان ہون روز
قیامت اور جانتے ہو تم کہ وہ کس جہتہ سے ہی جمع کرتا ہے خدا تعالی
اولین و آخرین کو بعد ازان ذکر فرمای حدیث شفاعت کہ آوینگا بیان
اوسکا اور ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت نے امید وار
ہون اوسکا کہ ہون مین عظیم ترین انبیا از روی اجر کے روز قیامت
اور دوسرے حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا کیا تم خوش نہین کہ ہوویں
ابراہیم اور عیسیٰ درمیان تمہارے بعد ازان فرمایا کہ وہ میرے
امت مین داخل ہین روز قیامت - ابراہیم کہتا ہے تو صاحب دعوت
میریکا ہے اور میرے ذریت پس گردان مجکو امت اپنی سے اور
عیسیٰ کہتا ہے کہ انبیا سارے بہای علاتی میری ہین کہ باپ اونکا ایک
ہے اور مائین اونکی متعدد اور فرمایا عیسیٰ میرا بہائی ہی نہین میرے
اور اوسکی درمیان کوئی پیغمبر اور مین قریب ترین مردم ہون اوسکی
ساتہہ اور وہ جو فرمایا کہ مین سید اولاد آدم ہون دن قیامت کی
اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید اونکی ہین دنیا و آخرۃ
مین تخصیص روز قیامت کی اس لئی ہے کہ ظہور آثار اوسکا روز قیامت مین زیادہ
ہووی اور اوس جہت سے کہ اوس دن مین منفرد اور یگانہ ہوویں سرداری
مین جسوقت کہ متوجہہ ہون سب طرف اوسکی اور پناہ پکڑین ساتہہ اوسکی اور
نہ ہووی کوئی سید اور مہتر اور سردار درای حضرت کی اور سید اوسے کہین
کہ التجا لاوین لوگ ساتہہ اوسکی حوایج مین پس ہووین اس ہنگام مین سید متفرد جمالہ

لیتر سی کہ مزاحمت نکری اوسکو کوئی — مواہب اللدنیہ مین حدیث ابن عمر سے
مروی ہی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین اول اوس
شخص کا ہون کہ شگافتہ ہووی زمین اوسکی لئی اوس سے پیچھی ابوبکر او
اوس سے پیچھی عمر رضی اللہ عنہما پس آؤن مین اہل بقیع پاس پس برانگیختہ
ہووین بعد ازان انتظار کرون اہل مکہ کا تا وہ کہ حشر کیا جاون مین درمیان
حرمین کی کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اوسکو
ابو حاتم نے اور نوادر الاصول مین حکیم ترمذی نے ابن عمر سے روایت کرتا
ہی کہ باہر آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکروز منزل مبارک سے
داہنی طرف اونکی ابوبکر اور بائین طرف عمر رضی اللہ عنہما پس فرمایا حضرت
نی یونہین برانگیختہ ہون مین قیامت کی دن اور آیا ہی کہ آنحضرت محشور
ہووین اوپر براق کی اور حشر کئی جاوین انبیا اوپر دواب کی اور محشور
ہون صالح اپنی ناقہ پر اور حشر کئی جاوین دونو بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا
کی اوپر ناقہ میرے کی کہ غضبا اور قصوی ہے — اور محشور ہو بلال اوپر
ایک ناقہ کے ناقون بہشت سے اور حدیث کعب الاحبار مین آیا ہے کہ کہا
طلوع نہین کرتی کوئی صبح مگر وہ کہ اوترتے ہین ستر ہزار فرشتے آسمان
اور گرد پہرتے ہین قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مارتے
ہین بازو اپنی اور درود بھیجتے ہین سید الانبیا پر اور جب شام ہوتی
ہی عروج باسمان کرتے ہین اور اوترتے ہین ستر ہزار فرشتے اور
اسی طرح سی جبتلک کہ شگافتہ ہو زمین آنحضرت سی اور باہر آوین وہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھہ ستر ہزار فرشتون کی کہ لیجاوین اونکو بکمال
عزت جیسیکہ عروس کو بخانہ شوہر لیجاوین اور روایت جامع الاصول

مین بروایت ابوہریرہ آیا ہے کہ فرمایا کہ مین اول اوس کسیکا ہون کہ جسکا
ہووی اوس سے زمین پس پہنایا جاؤن مین حلہ اور ظاہر اس روایت کا
وہ ہی کہ انشقاق اور کسوت دونو ثابت ہین آنحضرت کو اور دوسری
حدیث مین آیا ہے کہ اول خلایق کہ کسوت دیا جادی اوسکو ابراہیم علیہ
السلام ہین اور زیادہ کیا بعضی نے کہ اول اوس کسیکا کہ پہنایا جادی خلق
سے ابراہیم ہین کہ پہنا دین اونکو حلہ بہشت سے اور دیے جادی کرسی
اور رکہی جادی داہین عرش کے پہر لایا جادے مجہی اور پہنایا جاؤن مین
حلہ بہشت سی کہ قسمت نکرسکی اوسے بشر اور بٹہایا جاؤن مین اوپر
کرسی کی جانب داہین عرش کے اور کہا ہے کہ لازم نہین آتا تخصیص
ابراہیم علیہ السلام سے ساتہہ اولیت کسوت کی کہ وہ افضل ہوان آنحضرت سے
اور احتمال رکہی کہ پیغمبر ہمارے ساتہہ جامہ اپنے کی قبر سے باہر اوین
اور عطا اور پوشش حلہ بجہت تکریم اور تعظیم کے نہ جہت برہنگی اور ابراہیم
کو بسبب برہنگی کے پہنا دین پس اولیت ابراہیم کی کسوت مین نسبت بقیہ
خلق کے ہوے کہا شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے کہ تقدیم
ابراہیم کی کسوت جہت رعایت نسبت ابوت آنحضرت کی ہے کہ آیا امثال ان
امور مین اوپر اولاد کی مقدم ہوتی ہین اور یہہ فضل جزئے ہی امور ظاہری
مین لیکن فضایل معنوی جانب حضرت مین ہین اور اسیو اسطی حضرت کو اوپر
کرسی کی بٹہا دین نہ ابراہیم کو اور بعض نے کہا ہے کہ یہہ تقدیم کسوت
ابراہیم کو جزاء عریان کرنے نمرود کی اونکو وقت القا کے نار مین کذا قیل
واللہ اعلم اور مشہور وہ ہے کہ حشر لوگون کا حفاۃ و عراۃ و غرلا یعنی
پا برہنہ اور تن برہنہ اور بی ختنہ ہوتا ہے جیسا کہ حدیث بخاری مین بروایت ابن

لباس آیا ہے اور اشارہ قول حق تعالے کا **آیہ** کما بدانا اول خلق
نعیدہ یعنی جیسا پیدا کیا ہمنے اول خلقت مین بنی آدم کو پہر دوسرے بار
پیدا کرین ہم اوسکو بہے ساتہہ اوسکیا ہے ولیکن ابو داؤد اور ابن
حبان نے روایت کیا ہے کہ ابو سعید خدری نے وقت احتضار کے
لباس نو منگا کر پہنا اور کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو کہ فرماتے تھے میت برانگیختہ ہوتا ہے جس لباس مین کہ مرا ہے **اور**
صاحب مواہب لدنیہ نے حارث بن ابی اسامہ اور احمد بن منیع سے
روایت کیا ہے کہ مردے مبعوث ہوتے ہین اپنی اکفان میت اور زیارت
کرتی ہین ایک دوسرے کو اوسمین **اور** کہا ہے کہ توفیق درمیان
اس حدیث اور اس حدیث کی کہ بخاری مین ہی یون ہی کہ بعض
عارے مبعوث ہووین اور بعض کاسی **اور** بعض نے کہا ہے کہ مراد
بہ ثیاب اعمال ہین کہ مبعوث ہووین اوسپر اور ابو سعید نے نہ پایا
تاویل کو اور حمل کیا اوپر ظاہر کے اور بعضی اصحاب ہین اہل ظہور کہ
کہ نہین دریافت کرتے مراد کو جیسی نہ پایا عدی بن حاتم نے تاویل
خیط الابیض والاسود کو صیام مین ایسا ہی کہا ہے تورپشتی نے اور
شیخ نے شرح مشکوۃ مین اس حدیث مین زیادہ کلام کیا ہے

تنبیہ دربیان لواء حمد

مراد ساتہہ لواء حمد کے انفراد
اور شہرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہے ساتہہ حمد اور مقام
محمود کے جیسا کہ فصل شفاعت مین معلوم ہوویے اور عرب وضع
کرتے ہین لواکو موضع شہرت مین اور ہوسکتا ہے کہ آنحضرت کی دست
مبارک مین لواء ہوویے اور اوسکا نام لواء الحمد ہو - قول طیبی

یہی ہے - اور صاحب مواہب طبرانی سے : اس انحضرۃ میں ایک
حدیث لایا ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت
علی رضی اللہ عنہ کو - آیا سنجا تو نے ای علی کہ میں اول او نین کا ہون
کہ پکارا جاوے روز قیامت اور کہڑا ہون میں جانب راست عرش
کے اوسکی سایہ میں اور پہنایا جاؤن میں حلہ سبز حلون بہشت سے بعد ازان
پکارے جاوینگے انبیا ایک کی پیچھے ایک پس استادہ ہوینگے دونو جانب
علہای سبز حلون بہشت سے - پس جان اور آگاہ ہو کہ میرے امت
اول امتون کی ہووی کہ حساب کیا جاوے روز قیامت کے پس بشارت
دیتا ہون تجہی ای علی رض کہ تو اول اوسکا ہو کہ پکارا جاوے تجکو اور سپرد
کیا جاوے تجہی لوا حمد کہ میرا لوا ہے کہ سایہ ڈہونڈینگے آدم اور تمام
خلق قیامت کی دن اوسکی نیچی اور درازی میری لوا کی ایک ہزار
اور چہ سو برس کے ہی اور سنان اوسکی یاقوت احمر کے اور قبضہ
اوسکا نقرہ سفید کا اور جڑا اوسکی مروارید سبز کی ہے اور اوسکی تین
گیسو ہین نور سے ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں اور تیسرا درمیان
دنیا کے لکہے ہین اوسمیں تین سطر اول بسم اللہ الرحمن الرحیم
ثانی الحمد للہ رب العلمین ثالث لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ درازی ہر سطر کی ہزار سال اور پہنائی اوسکی بہی ہزار
سال پس سیر کریگا تو ای علی ساتہ اوس لوا کی اور امام حسن رض جانب
راست اور امام حسین رض جانب چپ تیری ہون تا آنکہ ایستادہ ہووے تو
درمیان میرے اور ابراہیم کی سایہ عرش میں اور پہنایا جاوے تو حلہ
بہشت سے اور کہا ہے صاحب مواہب نے کہ کہا ہے حافظ قطب الدین

حلبی نے جیسا کہ نقل کیا ہی محب بن الہایم سے کہ یہہ حدیث موضوع ہے اور ظاہر
ہین اوسمین آثار وضع اور خدا دانا تر ہے ساتہہ حقیقت لوار الحمد کے
کہا شیخ عبدالحق قدس سرہ العزیز نے قول قایل کہ خدا دانا تر ہے بحقیقت
لوار حمد حق ہے ولیکن احادیث مین تعبیر حقایق بامثال ان صور کے
واقع ہوئی ہی جیسا کہ درمیان لوح وقلم کے واقع ہوا ہے کہ زبرجد ہے
سے یا یاقوت سے اور حاملان عرش اوس عالی ہین کہ نرمہ گوش سے دوش
تک مسافت دو سو برس اور ایک روایت مین سات سو برس ہے اور
امثال اوسکی اور ہم ایمان لاتی ہین ساتہہ ہر چیز کے بصحت پونہچی اور
بثبوت ملی ہے نقل اوسکی شارع سے اور وہ جو مراد شارع ہے اوس
سے اور اگر اوسکی کوئی تاویل ہے ہم اسپر بہی ایمان لاتی ہین اور چھوڑ
تی ہین حکم عقل کوتہ اندیش کو کہ استحالہ اور استبعاد اوسکا کرے اور سپرد
کرتے ہین ہم حقیقت امر اوسکی اوپر خدا کی اور اگر محدثین اوسکی اسناد
مین گفتگو کرین وہ بات دوسری ہے اور اگر اوسکی معانی مین استبعاد
کرین کمال قدرت قادر جواب اوسکا ہے انتہی واللہ اعلم اور صاحب
مواہب لدنیہ نے کہا ہے کہ عرف عرب مین نگاہ نہین رکہتا لواکو مگر صاحب
جیش اور رئیس اور سردار اور احتمال رکہے کہ ہاتہہ غیر کے مین بہی ہو
باذن اوسکی اور تابع ہو خاص اوسکو اور متحرک ہو ساتہہ حرکت اوسکی
اور مایل ہو ہر جانب کہ وہ مایل ہے اور استعمال عرب مین نزدیک حروب
کی نگاہ نہین رکہتا لواکو مگر صاحب اوسکا اور منع نہین کرتا اوسکو قتال
سے بلکہ کرتا ہے ساتہہ اوسکی اشد قتال اور اسیواسطے نہین نگاہ رکہنا
اوسکا ہر کسیکو جیسا کہ فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو روز خیبر کہ دیتا ہون میں رایت

تو پہلے جعفر بن ابیطالب نے پس قتال کیا اور مارا گیا بعد ازان لیا عبد اللہ بن رواحہ نے پس لڑا اور مارا گیا بعد ازان خالد بن ولید نے لیا اور قتال کیا اور فتح کیا پس معلوم ہوا کہ ہونا ہاتھہ مین قتال کنندہ کی ہوتا ہے واللہ علم

وصل تفضیل وتخصیص آنحضرت مین بحوض کوثر حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حوض میرا مسافت ایک ماہ ہے اور زوایا اوسکی برابر اور آب اوسکا شیرین تر شہد سے اور سپید ہے اوسکا اوپر در و یاقوت کی ہے اور سفید زیادہ شیر سے اور ایک روایت مین سفید زیادہ سیم ہے اور بعض مین سفید زیادہ برف سے اور بو اوسکی خوش زیادہ مشک سے اور کوزے اوسکی مثل ستارون آسمان کے دور تحدید مسافت حوض مین بہت جگہہ احادیث مین ذکر واقع ہوا ہے بر جہات نی بلاد سے کہ متعارف اوس دیار کی ہین نشان دیا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ وہ مواضع برابر ہون مسافت مین یا قریب المسافت اور اگر متفاوت ہون مقصود بیان بعد مسافت اور کنایہ اوس سے ہو بطریق تخمین اور تقریب نہ تعیین اور تحدید **اور** بعض نے کہا ہے کہ آنحضرت کو دو حوض ہین ایک موقف مین اور دوسرا جنت مین اور دونو کو کوثر کہتین **اور** قرطبی سے منقول ہے کہ واجب ہے اوپر مکلف کی علم اوسکا اور تصدیق اوسپر اسواسطے کہ حق تعالی نے تخصیص کیا ہے اپنی پیغمبر کو ساتھہ حوض کے کہ ثابت ہوئی ہین صفات اوسکی احادیث صحیحہ مشہورہ مین کہ حاصل ہوتا ہے اون سے علم قطعی **اور** حدیث انس مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے چار رکن ہین **اول** ابی بکر صدیق کی ہاتھہ مین اور **ثانی** عمر فاروق کے ہاتھہ مین اور **ثالث** عثمان ذو النورین کی ہاتھہ مین اور **رابع** ہاتھہ

مین علی مرتضی سے پس جو کہ محب ابوبکر ہے اور مبغض ہے عمر کا پانی نہ پلاوے
اوسی ابوبکر — اور جو کہ محب علی ہے اور مبغض عثمان نہ پلاوی اوسکو علی
روایت کیا ہی اسکو ابو سعید نی شرف النبوۃ مین اور اسیطرح منقول
ہی مواہب لدنیہ مین لیکن مشہور وہ ہی کہ ساقی کوثر علی مرتضی رض ہین —
اور اونہون سے نے کہا ہے کہ مبغض ابوبکر صدیق کو آب کوثر سے ہرگز نہ پلاؤن
مین واللہ اعلم بالصواب **وصل** تفضیل آنحضرت مین بشفاعت اور
مقام محمود کے صاحب مواہب نے واحدی سے نقل کیا ہے کہ کہا اجماع ہے
مفسرین کا اوسپر کہ مقام محمود مقام شفاعت ہے اور ابن عباس سے روایت
ہی کہ کہا بیٹھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کی دن اوپر کرسی
پروردگار کے روبرو اوسکی اور حاصل مقام وہ ہے کہ حق تعالی اپنے
حبیب کو ایسی مقام مین رکہی کہ کسیکو سوائی اوسکی حاصل نہین اور قیامت کے
دن حکم خاص خدا کو ہے اور یہ نیابت اور خلافت اوسکی محمد کو لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ اور حدیث شفاعت مشہور ہے انس اور ابو ہریرہ اور
ابو زید صحابہ سے اور مذکور ہے کتب ستہ وغیرہ مین اور ایک روایت
مین آیا ہے کہ حکم ہووے آنحضرت کو کہ جاؤ اور جسکی دلمین بمقدار دانہ
گندم یا جو کے ایمان ہے باہر لاؤ اوسکو پس جاون مین اور نکالون اور
رجوع کرون طرف پروردگار اپنے کے اور حمد وثنا کہون مین اوسکی بجا لا
کے وغیرہ پہر حکم ہو کہ جسکی دلمین بمقدار دانہ خردل ایمان ہو اوسکو نکالو پس
جاؤن مین اور نکالون اوسکو اور رجوع کرون طرف پروردگار کے
اور حمد وثنا کہون بہت — پہر حکم ہو کہ جسکی دلمین کم سے کم دانہ خردل
سے ایمان ہووی اوسکو دوزخ سے نکالو دفعہ چہارم مین اگر کہون

مین یارب اذن دی مجکو حق مین اوسکی کہا لا الہ الا اللہ فرماوی حق تعالی
نہین یہہ کام مفوض طرف تیری یہہ کام میرا ہی — سوگند بعزت و کبریائے
اور عظمت اپنی کے کہ باہر لاؤن مین نار سے جسنے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
یعنی باقی نرہے نار مین مگر جسکو کہ حبس کیا ہے اوسکو قران نے
یعنی واجب ہے اوسپر خلود اور یہہ حدیث بروایات متعددہ ساتہہ اختلاف الفاظ
اور عبارات اور طول اور اختصار کے آئی ہے اور احادیث اس باب مین
بہت ہین اور سب سے ظاہر ہوتا ہے کہ شفاعت انحضرت اول وقوف مردم
سے محشر مین دخول نار تک واسطی دفع عذاب کی اور بعد از دخول جنت
بہی واسطی رفع درجات کی شامل اور وارد ہے **فایدہ** کہا ہے کہ مواطن
شفاعت پانچ ہین **اول** اراحت اہل موقف مین شدت وقوف اور حبس
اوس مقام مین گرمی آفتاب اور عرق اور انتظار حساب سے **ثانی** عفو مین
سوال اور حساب سے اور آنا بہشت مین بیحساب **ثالث** نہ ان مین اوس
قوم کے کہ حساب کی گئی اور مستحق عذاب کی ہوی ساتہہ رفع عقاب کی اون سے
رابع نکالنی بین اوس قوم کے کہ لای گئی آتش مین ساتہہ نکالنی اونکی اوس سے
خامس رفع درجات مین اون لوگون کی کہ آئی بہشت مین اور ہر ایک
مین ان ابواب سے احادیث واقع ہوی ہین **اور** بعضون نے شفاعت
سادسہ بہی ذکر کی ہے اور شفاعت حضرت کی اپنی عم ابیطالب کی لئی تخفیف
عذاب مین **اور** بعضون نے شفاعت سابعہ بہی ذکر کی ہی اور وہ شفاعت
اہل مدینہ کو جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ ثابت وقایم رہے کوئی اوپر شدت اور
سختی مدینہ کی اور صبر کرے اوسپر مگر ہوؤنگا مین اوسکا گواہ اور شفیع
دن قیامت کی — شیخ ابن حجر نے کہا ہے کہ متعلق اس شفاعت کا خالی نہین

ہی پانچ قسم اول ہے اور اگر اسکو جدا شمار کرین اور اقسام پیدا ہووین جیسا
آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول وہ کہ شفاعت کرونگا
مین اونکی جو اہل مدینہ ہین پستر اہل مکہ پستر اہل طایف پہر شفاعت اونکی
کہ زیارت کی ہی قبر شریف آنحضرت کی - پہر جو کوی اجابت کرے موذن
کی یعنی جو وہ کہے یہہ کہے - بعد ازان درود بہیجی پیغمبر پر - پہر درگذر
کرنا تقصیر صالحین سے پہر وہ کہ برابر ہین حسنات اور سیئات اوسکی کہ اونکو لیجاوے
بہشت مین - منقول ہے ابن عباس سے کہ سابق آتا ہے بہشت مین بغیر
حساب کے مقتصد یعنی میانہ رو ساتہہ رحمت خدا کی اور ظلم کنندہ اپنے
نفس کا اور اصحاب اعراف بشفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت
مین آوین اور ارجح اقوال اصحاب اعراف مین وہ ہی کہ وہ ایک قوم ہین
کہ برابر ہین حسنات اور سیئات اونکی واللہ اعلم **وصل** روایت
ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہ سوال کیا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت اپنی سے بروز قیامت جواب دیا حضرت نے البتہ کرونگا
مین انشاء اللہ تعالی عرض کیا مینے کہان ڈہونڈون آپ کو یارسول اللہ
فرمایا طلب کر مجہکو نزدیک صراط کے کہا مینے اگر وہان ملاقات نہو اور نہ پاؤن
مین فرمایا پس طلب کر نزدیک میزان کی کہا اگر وہان نہ پاؤن کہان
طلب کرون فرمایا پس طلب کر نزدیک حوض کے کہ خطا نہ کرونگا مین ان
تین جگہہ سے اور اسی جگہہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت سب اماکن
اور مواطن آخرت مین موجود و قایم ہونگی امداد و اعانت و شفاعت امت
کی لئی اور خلاصی اور رہائی دلاوینگی شداید اور مزالق اور مضایق سے اوپر
صراط - حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے قایم کیجاوے

صراط اوپر پشت دوزخ کے پس مین اور میری امت پہلی اوس پر سے
گذرین اور دعا رسولون کی اوس دن مین یہہ ہے اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ
اور حدیث مین آیا ہے کہ جب امت اوپر صراط کی گذرین اور لغزش کرین اور
عاجز رہین مرور سے فریاد کرین وامحمدا وامحمدا پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدت اشفاق اور فرط اعطاف سے باواز بلند ندا
کرین رَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي یعنی ای پروردگار میرے میرے امت میری
امت سوال نہین کرتا مین تجھسے آجکے دن اپنی نفس کے لیے اور نہ فاطمہ زہرا
کی لیے کہ بیٹی میرے ہی اور اسمین مبالغہ اور رعایت اہتمام ہے آنحضرت
سے باب امت مین اور استخلاص اونکی مین اور اس حدیث سے کمال محبت
اور اتحاد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ساتھ نفس شریف حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے معلوم ہوتا ہے اور ایہ میزان کہ بعد سوال اور حساب
اوپر اوسکی ہے حدیث مین آیا ہے کہ رکھا جاوے بہشت بجانب راست عرش
اور دوزخ بجانب چپ اوسکی بعد ازان لائی جاوی میزان اور رکھا جاوے
کفہ حسنات مقابل بہشت کی اور کفہ سیئات مقابل دوزخ کے اور ابن عباس
سے روایت ہی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب چاہین کہ حکم کیا جاوے درمیان خلق کے ندا کرین کہان ہین محمد اور
اونکی امت اور ایک روایت مین ہی کہ کہان ہے امت اُمّیّہ اور پیغمبر اونکا
پس کھڑا ہونگا مین اور پیروی کریگے مجھکو امت میرے غر محجل اثر وضو سے
انکو لیجاوینگے انکو راہ بازی اور دیکھین لوگ فضیلت اور درجہ اس امت
کا کہین کہ نزدیک تھا یہ سب پیغمبر ہووین اور حدیث مین آیا ہے کہ زایل نہین ہوتا
قدم بندہ کا اپنی جگہہ سے جب تک سوال کیا جاوے چار چیز سے

اوسکی سے کہ کس چیز مین کہوئے اور عمل اوسکی سے کہ کیا عمل کیا اس
عمر مین اور مال اوسکی سے کہ کہان سے کمایا اور کہان کہویا اور جسم
اوسکی سے کہ کس چیز مین کہنہ کیا اوسکو - روایت کیا اس حدیث کو ترمذی
نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور حذیفہ سے مروی ہے کہ
صاحب میزان روز قیامت جبریل ہونگی اور وہی کرین گی وزن اعمال
اوسکا روایت کیا اوسکو ابن جریر نی اپنے تفسیر مین اور یہہ سب احوال اور
حساب اور سوال بحضور رسول کریم متعال ہوویگا اور مخلصی اور نجات
سب کی بشفاعت اور رعایت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہے
ولیکن حوض شریف اور ورود اوپر اوسکی ظاہر وہ ہے کہ بعد از خلاصی
شدت وقوف اور سوال اور حساب اور نجات صراط سے اور نجات احوال
و آفات اور مخافات سے ہوویگا جب کہ فرمایا مَنْ شَرِبَ مِنْهُ
لَا یَظْمَأُ اَبَدًا یعنی جو پیوی اوس سے نہ تشنہ ہووی کبھی بعد از ان
دخول جنت ہی اور اول اوس کسیکا کہ آوے بہشت مین آنحضرت ہونگے
جب کہ فرمایا اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ یعنی مین اول اوس
شخص کا ہون کہ کوتا دروازہ جنت کا اور روایت ہے عمر بن
الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے کہ حرام ہے اوپر انبیا کے آنا بہشت مین تا آنکہ آؤن مین
اور حرام ہے اوپر اور امتون کے جب تک آوے امت میری لیکن
تفصیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنت مین ساتھہ وسیلت اور
فضیلت اور درجۃ الرفیعہ کے پس روایت کیا ہے مسلم نے حدیث
عبد اللہ بن عمر سے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جب

سیوم موذنون کو اذان دہندہ کہو جوکہ وہ کہین بعد اذان درود بہیجو
اوپر میرے اور جو کوئی درود بہیجی اوپر میرے درود بہیجی اوسپر
خدا تعالی دس بار پہر سوال کرو خدا تعالی سے میری لئی وسیلہ پس
ظاہر وہ ہے کہ مراد سبب اور دست آویز ہو کہ انحضرت اوسکی ساتہہ توسل
اور تقرب طلب کرین بدرگاہ عزت اور باعث فتح باب شفاعت ہووے اور
بعضون نے کہا ہے کہ حق سبحانہ نی غدیر کیا ہی اوس منزلت کو انحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سکے لیئی باسباب کہ ایک اون سے دعا امت
کی ہے آپ کی لیئے ساتہہ وسیلہ کے بمقابلہ اوس چیز سکے کہ پایا ہے اون
اوسکی ہاتہہ سکے ہدایت اور ایمان سے کذا قال صاحب المواہب ۔ الا طلب فضیلت
پس وہ مرتبہ زایدہ ہے اوپر سایر خلایق کے اور احتمال ہے کہ وہ ہی
منزل ہو یا تفسیر وسیلہ ہے بسبکہ درجہ رفیعہ بیان اوسکا ہی **اور**
حدیث ابی سعید خدری مین آیا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی وسیلہ ایک درجہ ہے خدا کے نزدیک کہ نہین فوق اوسکی کوئی درجہ پس
سوال کرو میرے لئی وسیلہ کو ۔ روایت کیا اوسکو احمد نے مسند مین
اور روایت کیا ہے ابن مردویہ نے علی رضی اللہ عنہ سے اور اونہون نے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ مانگو تم میرے لئی وسیلہ
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون رہیگا آپ کے ساتہہ اوسمین
فرمایا علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم ۔ **تنبیہ**
جب ثابت اور مقرر ہوا ثبوت نبوت اور صحت رسالت واجب ہوا ایمان
لانا اوپر اوسکی اور تصدیق کرنا اوسکا **قال اللہ تعالی** فامنوا باللہ
ورسولہ والنور الذی انزلنا یعنی کہا خدا تعالی نی پس گرویدہ ہو

ساتھ خدا اور اوسکی رسول کی اور نور وہ ہو کہ اوتارا ہمنے یعنی قران اور کہا آیت إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ یعنی بدرستی بھیجا ہمنی تجھی اي محمد گواہ اوپر امت کی اور بشارت دہندہ بہ بہشت اور ڈرانیوالا دوزخ سے تاکہ ایمان لاوین ساتھ خدا اور اوسکی رسول کی اور کہا آیت قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ یعنی کہہ اے محمد اي آدمیو تحقیق مین فرستادہ خدا ہون تم سب کی طرف پس گرویدہ ہو ساتھ اسکی اور اسکی رسول کی کہ نبی ناخواندہ ہے پس ایمان بہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجب اور مقرر ہے اور تمام نہین ہوتا ایمان اور حقیقت اوسکی اور صحیح نہین ہوتا اسلام اور حصول نہین قبول کرتا مگر ساتھ ایمان کی بہ محمد اور شہادت برسالت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی **وصل** وجوب اطاعت اور اتباع سنت اور اقتدا بسیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین — اور جب ایمان واجب ہوا اطاعت اور اتباع بہی لازم آیا اور اکثر اطلاق اطاعت کا فرایض اور واجبات عبادات اور اوامر و نواہی مین آتا ہے اور اتباع اور اقتدا سنن اور آداب اور عادات شریف نبویہ مین اطلاق پاتا ہے اور اسیواسطی صاحب شفا نے دو فصلین کین ہین واسطی ذکر ان دو مطلب کے اور جو دونو کو ایک فصل مین ذکر کیا ہے درست ہی جیسا کہ صاحب مواہب نے کیا اما اطاعت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا اللہ تعالی نی آیت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ یعنی اي ایمان والو فرمان بردار ہے کرو اللہ کی اور رسول کی اوسکی — اور کہا آیت وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ یعنی اور فرمان برداری کرو اللہ کی

اور رسول ہے تاکہ تم رحم کیے جاؤ ـ اور کہا **آیۃ** وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ
رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنے اور نہیں بہیجا ہمنے کوئی رسول
مگر تاکہ اطاعت کیا جاوے ساتھہ حکم خدا کے ـ اور کہا **آیۃ** مَنْ یُّطِعِ
الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنی جسنی فرمان برداری کی رسول کی پس
تحقیق فرمان بردار ہے کی اللہ کے ـ پس گردانا حق سبحانہ نی اطاعت
رسول مقبول کو اطاعت اپنے اور مقارن کرنا اطاعت رسولکو ساتہہ
اطاعت اپنی کے اور وعدہ کیا اوپر اوسکی ثواب جزیل اور وعید کی اوپر
ترک اور مخالفت اوسکی طرف عقاب جلیل کے اور واجب کیا امتثال امر
اور اجتناب نہی اوسکیکو حقیقت مین اطاعت اپنی ـ پوچھے گئے سہیل بن
عبد اللہ تستری شرایع اسلام سے کہا **آیۃ** مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا یعنی وہ جو دیوے تمہین رسول
پس لو اوسکو اور وہ جو منع کرے تمکو اوسسے پس باز رہو **اور** کہا ہے
اطاعت کرو اللہ کی بشہادت ربوبیت اور اوسکی رسول کی بشہادت
نبوت اور یہہ اطاعت دلیل محبت ہے اور محبت مورث معیت حبیب کہ وصل
معیت مین آوے ـ غرضکہ محبت خدا مشروط ہے باتباع رسول اور مشروط
کی شرط وجود نہیں پکڑتی ہے اور پہر اتباع مورث محبت اور علت اوسکی ہے پس اتباع
ہم شرط محبت ہے کہ انتفا اوسکا مستلزم اسکی انتفا کو ہے اور ہم علت
محبت کہ وجود اوسکا مستلزم اسکی وجود کو ہے **اور** مواعظ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین آیا ہے کہ فرمایا تم پر واجب ہے کہ لازم اور محکم پکڑو میری
سنت کو اور سنت خلفاے راشدین مہدیین کو اور دور رکہو آپ کو محدثات
امور سے اسواسطے کہ ہر محدث بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت **اور**

حدیث جابر مین یہہ زیادہ ایا ہی کہ ہر ضلالت نار مین ہی اور یہہ ایا ہے کہ جس نے
تمسک کیا ساتہہ سنت میری کی نزدیک فساد میرے امت کی ہووی اوسکی اجر
سو شہید کا اور آیا ہی کہ تمسک بسنت بہتر ہے احداث بدعت سے اگرچہ حسنہ
ہو جیسیکہ اختیار اداب قضا اور قیلولہ مثلا جیسا کہ سنت مین واقع ہوا ہے
بہتر ہے بنا رباط اور مدرسہ سے اور پہنچتا ہے فاعل اوسکا باعلی مقام
قرب اور وصول کے ببرکت اقامت سنت اور حصول رضای حق اور مقرر
و محقق ہے کہ مذموم اور مردود بدعت سیئہ رافعہ سنت ہے اور جو بدعت کہ
ایسی نہو بلکہ مقوی اور مروج سنت ہو اوسکو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور
یہہ جایز ہے ازجہت رعایت مصلحت اور حکمت کے اور کہا ہے کہ بدعت
کئی طرح ہوتی ہے ۔ واجب مثل اوسکا مانند سیکہنی صرف اور نحو
اور وہ علوم کہ نہ تھے زمان نبوت مین ۔ یا مستحب مثل بنای رباط اور مدارس
اور بقاع خیر کی ۔ یا مباح مثل سیر ہونے اور ترفہ کے باقی کردہ اور حرام
اور اقامت سنت اگرچہ قلیل اور صغیر ہو اعلی اور ارفع بدعت سے ہے
اگرچہ کثیر اور کبیر ہو منفعت اور مصلحت اوسمین و باللہ التوفیق ۔ لائی
ہین کہ بعضی عمال عمر بن عبد العزیز نے لکہا طرف اوسکی احوال اپنے
بلد کا اور کثرت لصوص کا اوس بلد مین آیا گرفتار کرو نہین اوکو بمظنہ یا موقوف
رکہون مین اوپر بینہ کے جیسیکہ سنت ہے پس لکہا اوکو عمر نے کہ گرفتار
کرو اونہین بہ بینہ نہ بمظنہ اور ساتہہ اوس چیز کی کہ جاری ہوئی ہے اوسپر
سنت اور اگر اصلاح نکرے اونکو جو چیز کہ حق ہے اصلاح کیو اونہین خدا
اور دیکہا عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو اور کہا جانتا ہون مین کہ تو حجر
ہے نفع اور ضرر نہین کرتا تو اگر نہ دیکہتا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم کو کہ بوسہ کرتی ہے بھی بوسہ کرتا مین تجھکو بعد ازان بوسہ کیا اوسکو
اور دیکھا گیا عبد اللہ بن عمر کو کہ پھراتی تھے ناقہ کو ایک جگہہ پس پوچھا سبب
اوسکا کہا نہین جانتا مین مگر وہ کہ دیکھا مینے رسولخدا کو کہ کرتے تھے مین بھی
کرتا ہون اور یہہ لائی ہین کہ عبد اللہ بن عمر نے وضو کیا اور وہان ایکدرخت
تھا پھرتے تھے گرد اوسکی اور ڈالتے تھے پانی اوسکی جڑ مین رکوہ سے
کہا دیکھا مینے رسولخدا صلی اللہ کو کہ کیا ایسا مین بھی کرتا ہون اور آیا ہے
تفسیر قول حق تعالی وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ مین کہ عمل صالح اقتدا
برسول اللہ ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کہا سہیل تستری نے کہ اصول
مذہب ہماری کی تین چیزین ہین اقتدا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اخلاق اور افعال مین اور اکل حلال اور اخلاص نیت سب اعمال مین اور
حکایت کی گئی ہے احمد بن حنبل سے کہ کہا تھا مین ایکدن ساتھ ایک جماعت کے
کہ برہنہ ہوئی وہ اور آئی پانی مین اور عمل کیا مینے ساتھ حدیث کہ فرمایا حضرت نے
جو کوئی ایمان رکھے ساتھ خدا اور دن آخرت کی چاہیے کہ نہ آوے حمام مین مگر
بہ ازار اور برہنہ ہوا مین پس دیکھا مینے اوسی رات مین قائل کو کہ کہتا ہے
یا احمد بشارت ہو تجھکو کہ خدا نے بخشا تجھکو باستعمال اوس سنت کی اور کیا
تجھکو امام کہ اقتدا کیا جاوے ساتھ تیرے پوچھا مین کون ہے تو کہا مین جبریل ہون

وصل اور جملہ حقوق سے رعایت ادب ہے ساتھہ جناب حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قرآن مملو اور مشحون ہے ساتھہ آیات کے کہ دلالت
کرتی ہین اوپر رعایت ادب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ
تعالی لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ معنی ان آیات
کے باب سبق مین مذکور ہوئے - اور کہا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ - اور کہا ﴿آیه﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الآیۃ اور کہا ﴿آیه﴾ لَا
تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا اور معنی آیات
کی بہی مذکور ہوچکی انشاء اللہ تعالی اور لفظ تعزروہ کہ آیت اول مین واقع ہو
معنے اوسکی وہ ہین کہ مبالغہ کرو تعظیم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین۔
اور تنصروہ یعنی اعانت کرو اور یاری دو اوسکو اور دوسری آیت مین نہی کی
پیشدستی سے نسبت بآنحضرت اور سخن مین یعنے تمہو پہلی کہنے اوسکی سے
اور جو کہی سنو اور نہی کی شتابی سے بیقضای کسی امر کے کہ پیش آوے
قبل از قضای آنحضرت کی امور دین سے اور کہا ﴿آیه﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ یعنی ڈرو خدا سے بدرستی کہ اللہ سننے والا ہے
وہ جو کہتی ہو پہلی کہنے رسول مقبول سے - اور دانا وہ جو کرتے ہو پہلی
کرنے اوسکی سے ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے اور مواہب مین کہا ہے
کہ جملہ آداب سے ہی کہ تقدم نکرے آگی آنحضرت کی بامر اور نہی اور اذن اور
کسی تصرف مین تا آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر کرے اور نہی
کرے اور اذن کرے جیسا کہ آنحضرت کی باب اداب مین اس آیہ میں حق سبحانہ
نی ارشاد کیا ہے اور یہہ حکم باقی ہے تا قیام قیامت اور منسوخ نہین ہوا
پس تقدم نسبت بہ سنن اور احکام اوسکی بعد از وفات حضرت کی مثل تقدم
روبرو حضرت کی ہے حالت حیات مین اور کہا ہے کہ نظر کرو ساتہہ ادب
صدیق رضی اللہ عنہ کی نسبت بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کہ تقدم کیا آگی اوسکی نماز مین پس کیونکر تاخر کیا اگرچہ تقدم باذن اور
امر آنحضرت تہا اور کہا نہین سزاوار پسر ابو قحافہ کو کہ تقدم کرے آگی رسول

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہاں پہنچایا اوسکو اسنے ادب نے کہ قایم
مقام اور امام کیا بعد ازاں اوسکی اور ایسی جگہہ پہنچایا کہ کوئی نہ پہنچا اور
بعد آداب رسول سے وہ ہے کہ گھبرا نہ جاوے دنیا اوسکا اور نہ اوسکو
اندر دیا بعض ہمارے کی بعض کو کہا اللہ تعالی و تقدس نے آیۃ ۵ و لا
تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا اور اس آیۃ کے
معنوں مین مفسرین کی دو قول ہین ایک وہ کہ نہ پکارین اوسکو ساتھہ نام اوسکے
جیسا کہ پکارتے ہین بعضے تمہارے بعض کو بلکہ کہو یا رسول اللہ یا نبی اللہ ساتھہ
توقیر اور تواضع کے اور ان معنون پر مصدر مضاف بمفعول اپنے ہے دوسرے
وہ کہ مکرر پکارنا اوسکا مثل پکارنے بعض تمہاری بعض کو کہ اگر چاہے جواب
دیوے اور اگر چاہے نہ دیوے بلکہ بر تقدیر پکارنے اوسکی کے البتہ جواب دینا چاہیے
کہ اجابت اوسکی واجب اور تخلف اوس سے کسی طرح نہین رکہتا ہے اور مضمون
اس آیۃ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَا
كُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ یعنی اے ایمان والو اجابت کرو واسطی اللہ کے اور رسول
کی جب پکارے تمہین اوس چیز کی طرف کہ زندہ کرے تمکو ۔ کا اوسپر دال ہے
اور اوپر اس تقدیر کے مصدر مضاف بفاعل ہے اور شاہد اسکا حدیث ابن
المعلی ہے کہ نماز مین تہا اور آنحضرت نے اوسکو پکارا ۔ اور اوسنے اجابت نکی
اور عذر کیا کہ نماز مین تہا مین اوس سبب سے جواب نہ دیا یعنی پس فرمایا آنحضرت
نے کیا نہین کہا ہے اللہ تعالی نے اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ اور ذکر
جسکا بیچ شریعت مین گذرا ہے کہ نماز باطل نہین ہوتی نزدیک شافعی کے
باجابت نبی کے

وصل لزوم محبت آنحضرت مین اور محبت آنحضرت ذات کی
ہم خلق پر ہے چاہیے کہ محبت حیات قلوب اور غذای ارواح اور روح ایمان

اور مقامات مین رضا ہی اور احوال مین محبت سے بالاتر اور فاضلتر نہین ہے
اور بشیخ وقت نے سالک سے محبت کو جسد بی روح سے مشابہت دی ہے اور
عبارات قوم بیان معنی محبت مین اور کشف اوسکی حقیقت مین مختلف آئی ہین
اور فی الحقیقت اختلاف اس مقال مین ناشی اختلاف احوال سے ہی اور اکثر
اوسکا راجع بثمرات نتایج محبت ہے نہ حقیقت اوسکی اور مواہب لدنیہ مین
بعضی محققین سے نقل کیا ہے کہ حقیقت محبت سکے نزدیک اہل معرفت کی معلومات
سے ہے کہ تعریف اور تحدید اوسکی نہین ہوسکتی اور نہین پہچانتا اوسے
مگر وہ کوئی کہ قایم ہے ساتہہ اوسکی بطریق وجدان کہ ممکن نہین تعبیر اوس سے
اور تحدید زیادہ کرتے ہی اوسمین خفا پس حد اوسکی وجود اوسکا ہی اتہے
اور یہہ کلام ذوق اور وجدان محبت مین ہے وکرتہ سبب وضع لفظ
کی معنی اوسکی میل اور انجذاب قلب کا ہی طرف چیز موافق اور مرغوب کی اور واسطے
محبت سکے مراتب اور درجات اور آثار اور ثمرات اور سوا اوسکے اور علامات مین کہ اشارات
قوم اوسپر واقع ہین پس بعضون سے نے کہا ہے کہ محبت موافقت محبوب ہے
جمیع احوال مین اور ایثار اور جود اور طاعت اوسکی ہے اوپر شہوات
نفس اور ارادت قلب کے اور بعض سے نے کہا ہے کہ محبت محو ہونا
صفات محب اور فانی ہونا اوسکا صفات محبوب مین اور اوسکی ذات
مین اور یہہ احکام سے محبت مین ہی نہین پاتا اوسکو مگر وہ کہ فانی کیا ہے
اوسکو وارد محبت سے نے اور خالی ہوا ہے ہستی اپنی سے بتمامہ اور
بعض سے نے کہا ہے محبت سفر قلب ہے طلب محبوب مین اور شوق ساتہہ
لقا ہی اوسکی اور جاری رکہنا زبان کا ساتہہ ذکر اوسکی علی الدوام اور
چونکہ عادت آدمی زاد جاری ہی اس بات پر کہ دوست رکہتا ہے محسن

اپنے کو کہ احسان کرے اوسکی ساتھہ ایکبار یا دو بار نعمت فانیہ سے انجلاکر
اور نجات دی اوسکو مہالک اور مضار زائلہ سے پس کون ہو محبت ایسے
محبوب کے کہ پہنچیں ہیں اوس سے نعمتیں دایمی ابدیہ اور نگاہ رکہا اوسکو
بچا ہے بلیات اور آفات سرمدیہ سے اور قاعدہ ہے کہ آدمی دوست رکہتا ہے
اوسکو کہ کچہہ صورت جمیلہ اور سیرت حمیدہ رکہتا ہو پس کیونکہ محبوب و معشوق
کہ جامع تمام حسن اور جمال اور حاوی جمیع اجناس فضل و کمال کا ہو محبت اوسکے
اور الیق و پس مستحق اور مستوجب اوسکی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کہ محبت اونکی زیادہ اور اکثر اور اولی اوپر محبت نفس اپنے اور اہل
اور اولاد اور اموال اپنے ہی ہو وے — پس ہو لوی کہ حضرت پر ایمان لایا
ہے ایمان صحیح باخلاص خالی نہیں ہے وجدان شمہ اس محبت سے و لیکن بعض
نے حظ وافر اوس سے پایا اور بعضہا نے کمتر اور اس محبت کا اوپر ترک شہوات
اور عدم احتجاب غفلات کے ہے اور شک نہیں کہ حظ صحابہ اس باب میں اتم
اور اکمل ہے اسواسطے کہ یہہ ثمرہ معرفت کا ہے اور معرفت اونکی بآنحضرت عالی
ہے جیسا کہ آثار منقولہ سے معلوم اور مفہوم ہوتا ہے اور کہا علی بن ابیطالب
رضی اللہ عنہ نے کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم محبوب ترین طرف
ہمارے — ہمارے اموال اور اولاد اور پدروں اور مادروں سے
اور آب سرد سے اوپر تشنگی کے

وصل

اور اعظم ثواب محبت اور
جزا اوسکی ثبوت معیت معنویہ روحانیہ اگرچہ مفارقت جسمانی درمیان
ہو وے — حدیث انس رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ آیا ایک مرد نزدیک
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور کہا مَتٰی السَّاعَۃُ کب ہوگی
قیامت یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے کیا آمادہ کیا ہے تونے اعمال سے

قیامت سی کیا سوال کرتا ہے تو عمل کر کہ روز قیامت تیری کام آوین کہا
آمادہ نہین کیا قیامت کی لئی مینی کثرت روزہ اور صدقہ سیے ولیکن دوست
رکہتا ہون خدا اور رسولخدا کو فرمایا آنحضرت نی اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ
یعنی تو ہمراہ اور ساتہہ اپنے محبوب کے ہی اور امیر المومنین علی رضی
الله عنہ سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے پکڑا ہاتہہ حسن
اور حسین رضی الله عنہما کا اور کہا جو کوئی دوست رکہی ان دونو کو
اور باپ اور ماں ان دونو کے ہووی میرے ساتہہ درجہ میرے مین قیامت
کو - اس جگہہ غایت مبالغہ ہے کہ فرمایا ہووے میرے درجہ مین اور
بتحقیق کہ مراد غایت قرب اور معیت ہے بہ نسبت اورون کے کہ وہان التقا
بمطلق معیت ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ آیا ایک مرد آنحضرت پاس
اور کہا یا رسول الله تو محبوب تر ہی میرے نزدیک اہل اور مال میرے سی
ہے اور جب یاد کرتا ہون تجہی بن دیکہی جمال تیرکی صبر نہین کر سکتا اور جب
یاد کرتا ہون موت اپنی اور موت تیری اور جانتا ہون کہ جب آوے
تو بہشت مین مرفوع اور برداشتہ ہووی تو اور پیغمبرون کے ساتہہ مقام اعلے
میں اور اگر آؤن مین نہ دیکہون تجکو پس بہیجی حق تعالی نے یہہ آیت وَمَنْ
يُّطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ
النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ الآیۃ یعنی جو کوئی فرمان بردار ہے کرے الله
اور رسول کے پس وہ گروہ ساتہہ اونکی ہے کہ انعام کیا الله نے اوپر اونکی
پیغمبرون اور صدیقون سے پس بلایا آنحضرت نی اوس مرد کو اور پڑہی
یہہ آیت اوسکی سامنی اور دوسرے حدیث مین یون آیا ہے کہ ایک
مرد تہا مجلس شریف مین بیٹہا کرتا تہا اور نظر بجمال مبارک کیا کرتا تہا اور جب گذر

اور طرف سیلان نظر کرتا تھا پوچھا حضرت لی کیا ہے حال تیرا کہا ماں باپ میرے
تجہپر فدا ہو جیو یا رسول اللہ بہرہ مند ہوتا ہون مین بجمال حضرت کی اور ذوق
حاصل کرتا ہون ساتھہ دیدار آپکے لیکن غم اوسکا رکھتا ہون کہ جب روز قیامت
ہووی بر داشتہ کرے تمکو خدا تعالے ساتھہ تفضل اپنے کی پس نازل کیا
حق تعالی نے اس آیت کو ـ شیخ عبد الحق رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہے
ہو سکتا ہے کہ جو وقت مشتاقون نے شکایت کی ہے حرمان روایت بصری سے بیچ
قیامت مین بجہت علو درجہ آنحضرت کی اوس موطن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے بشارت دی اونکو کہ اس دنیا مین جب کہ رویت قلبی اور بصری
مین افتراق اور تفاوت ہے اوس عالم مین کہ بصر اور بصیرت متحد ہووین ایسے
معنی حاصل ہون کہ کچھہ پردہ درمیان مین نرہے واللہ اعلم **وصل**
بیان مین بعض اوس چیز سے کہ وارد ہوا ہے سلف اور آئمہ سے آثار
محبت مین ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ـ روایت ہے
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ سخت ترین میرے امت کا محبت مین وہ لوگ ہین کہ آتی ہین بعد
میرے دوست رکہتا ایک اونمین کا نقلی دیکھنے مجھے مقابلہ اہل اور مال اپنے
مین ـ یعنی سب مال اور اہل اپنی کو دیوے اور فدا کرے اور دیدار میرا حاصل
کرے اور یہہ تمنا دیدار شریعت اور اظہار محبت آنحضرت ہے کہ ساتھہ اس طریق
کے بہی حاصل ہوتی ہے اور ان معنون پر مراد دیدار آنحضرت ہے زمانہ
آنحضرت مین اور یہہ بطریق فرض اور تقدیر ہے **اور** بقول شیخ علیہ الرحمۃ
اگر مراد دیدار آنحضرت بعد وفات آنحضرت ہو منام مین جیسا کہ سایر صلحاء امت
کو ہوتا ہے یا یقظہ مین جیسا کہ کاملین اولیا کو ددر ہوتا ہے بہی دور نہین یعنی

ایسی مشتاق جمال اور لقای شریف حضرت ہین کہ اگر اوسکو بہ بذل اہل و مال یا دین اگرچہ خواب مین ہو غنیمت جانین فافهم وبالله التوفیق روایت ہے ابن اسحق سی کہ ایک زن انصار سے کہ مارا گیا باپ اور سب بہای اور زوج اوسکا روز احد رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ پس پوچھا اوس زن نی کیا حال ہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لوگون نی کہا بخیر ہے الحمد للہ جیسا کہ تو دوست رکھتی ہے کہا مجھی دکھا دو تا دیکھون مین جب دیکھا حضرت کو کہا ہر مصیبت بعد از سلامت آپ کی خورد اور آسان ہے اور روایت ہی کہ جب احتضار بلال رضی اللہ عنہ قریب ہوا اونکی بی بی نے فریاد کی اور کہا واحسرتاہ اور ایک روایت مین واکرباہ کہا بلال نے واطرباہ غدًا الْقَى الْاَحِبَّة مُحَمَّدًا وَحِزْبَهٗ یعنی زہے خوشی اور شادی کل ملاقات کرتا ہون مین دوستون کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی گروہ سے اور کیا اچھا کہا کسی شاعر نے **بیت** درغربت مرگ ہم تنہا ہے نیست چہ یاران عزیزان طرف بیشتر اند * اور روایت کیا گیا ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے سوگند بخدا کہ بھیجا ہے آپکو ساتھہ حق کی کہ اسلام ابوطالب خنک اور روشن کنندہ تر ہے میرے آنکھہ کو اسلام اوسکی یعنی ابو قحافہ سے کہ باپ میرا ہے اسواسطی کہ خنک کنندہ چشم مبارک کا ہے ــ اور ایسا ہی کہتے تھے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ساتھہ عباس رضی اللہ عنہ کے کہ اسلام لانا تیرا محبوب تر ہے میرے نزدیک اسلام خطاب سے اسواسطی کہ محبوب تر ہے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور روایت کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن عمر سو گیا اونکا پانوں پس کہا گیا یاد کر محبوب ترین مردم کو نزدیک اپنے تا زایل ہو یہہ آفت پس فریاد بر لائے یا محمداہ پس اچھا

ہوا اوسکا پانوا اور روایت کیا گیا ہے کہ آئی ایک عورت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا پاس اور التماس کیا کہ واکر میرے لئی قبر رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو پس کہولا عائشہ صدیقہ رضہ نے قبر شریف کو پس گریہ کیا اوس
عورت نی یہانتک کہ جان دی اور زید بن عبد اللہ انصاری صاحب الاذان
سے آیا ہے کہ اپنی باغمین کام کررہے تہی پس آیا اوسکا بیٹا اور خبر فوت آنحضرت
پہنچائی پس دعا اور زاری کی کہ خدا وندا مجہی نابینا کرتا نہ دیکہون مین بعد
محبوب اپنے کی کسیکو پس جاتی رہی بصر اوسکی اور مثل اس دعا کے بعض
اور اصحاب سے بہی ماثور و منقول ہے **وصل** علامات محبت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت ہین اعلی اور اعظم سب مین اتباع
اور اقتدا اوسکا اور استعمال سنت اور سلوک طریقہ اور اہتدے بہدے اور
سیرت اوسکی اور وقوف حدود شریعت پر اور عدم تجاوز احکام مت آنحضرت
صلی اللہ وآلہ وسلم سے **قال اللہ تعالی آیۃ** قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَا
تَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ پس گردانا متابعت اپنی کو دلیل اور علامت محبت خدا
کی پس محبت خدا اور محبت رسولخدا ایک ہے اور لازم اور ملزوم آپس مین
اور رسالہ قشیریہ مین ابو سعید خراز لاتا ہے کہ کہا دیکہا مینے آنحضرت کو
منام مین اور کہا یا رسول اللہ معذور رکہہ مجہی کہ محبت خدا نی باز رکہا ہے
مجہی محبت تیری سے یعنی محبت میرے تیرے ساتہہ اسقدر ہے کہ ہرگز ساتہہ غیر
تیرکی الہیں نہین کرتا ہون اور ساتہہ ذکر غیر تیری مشغول نہین ہوتا ہون ولیکن جو محبت
حق اصل اور مقدم ہے اور تونے بہی ساتہہ اوسکی فرمایا ہے مجہی لیکن فرصت
کو اور گنجایش محبت دوسرے کی نہین چہوڑے اور محبت تیرے جبکہ تابع
ہو نہین وجود مین نہین آسکتی اور یہہ بے تمیزی اور سکر حالی سے ہی اور تیرے

مشغول نہین ہوتا ہون اور یاد [illegible]

جمع اور اجمال مین - دیکھہ کہ آنحضرت نے اوسکی جواب مین کیا فرمایا کہا یا بایزید
مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ یعنی جسنے کہ دوست رکہا خدا کو پس تحقیق
دوست رکہا مجکو - یعنی دوستی خدا کی اور دوستی میری ایک ہے اور لازم
آپسمین ولیکن جہتہ غلبہ سکر اور عدم تمیز کے اطلاع اوپر حقیقت حال کے
دست نظر بصیرت سی جاتی رہتے ہی اور یہہ ہی سبب اشتباہ بعضی لوگ نا
بینون کا کہ شہود حق کو وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
مفارق جانتے ہین اور اوپر برزخیت اوسکی کی واقف نہین ہوتی اور
ہوسکتا ہے کہ یہہ کلام تعجب اور رد ہووے اوپر ابوسعید کے کہ یہہ جو
تو کہتا ہے معنے نہین رکہتا اور خطا اور نقص سے رجوع کر اس خیال مکروہ
سے اور یہہ بات مت کہہ ولیکن جو ابو سعید صادقان راہ اور خاصگان
درگاہ اور محبان آگاہ سے ہی خدا کیا ساتہہ یا مبارک کی اور معذور رکہا
اور منع فرمایا ساتہہ رفق اور نرمی کے اور نظاہر کیا شدت اور عنف توتم
اس امر کے کہ حقیقت حال سمجہہ جایگا او رفع اشتباہ اور التباس کا فرمایا
اور مثل اسکی رابعہ بصرے سی نقل کرتے ہین واللہ اعلم اور
فی الحقیقت محبت علت متابعت اور باعث ہے اوپر اوسکی پس متابعت
دلیل اور علامت محبت کی ہووے اور کہا ہے کہ محبت ناشی ہوتی
ہے مطالعہ نعمت سے اور بقدر اطلاع اوپر نعمت کے ہونے ہی قوت
محبت اور یہہ بملاحظہ احسان کے ہی اور ساتہہ مشاہدہ حسن اور قدر اوسکی
بہی پیدا ہوتے ہی اور منجر بمتابعت اسواسطے کہ محبت بالذات مقتضی
اتفاق اور اتحاد کو ہے اور جو متابعت محبت سے ہی کچہہ نقل اور تعب
طاعات اور عبادات مین نہو گا بلکہ غذای قلب اور نعیم روح اور سرور

خاطر اور قرۃ عین ہوگا اور اعظم ہوگا لذات جسمانیہ سے خصوصاً بحضور
معیت آنحضرت کے ولیکن جاننا چاہیے کہ یہہ اقوی ہے اور اکمل انواع
محبت ہے — اور جو کوئی ہے کہ متصف ہے بصفت متابعت کامل المحبت
اور عالی مرتبت ہے اور جو کہ مخالف ہے بعض امور مین ناقص المحبت
اور دنی الدرجہ ہے لیکن اصل اسم محبت اور اتصاف سے ساتھہ اوسکے
باہر نہین **اور** یہہ دلیل اوسکی قول آنحضرت ہی درباب اوس شخص کے کہ
حد مارا گیا شرب خمر مین اور مکرر واقع ہوا اوس سے یہہ فعل پس
لعنت کیا اوسکو بعض مردم نے فرمایا لَا تَلْعَنُوْهُ فَاِنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ یعنی لعنت مکرو اوسے پس تحقیق وہ دوست رکھتا ہے
اللہ اور اوسکی رسول کو — اور وہ شخص تہا اہل بادیہ سے زاہر نام اور
آپ پاس آیا کرتا تہا اور اشیاء بادیہ سے مثل تره اور خضراوات وغیرہ
کے لایا کرتا تہا — اور آنحضرت یہہ چیزون شہری سے مثل جامہ اور
رز وغیرہ سے اوسکو عطا فرماتی تہے اور فرماتی کہ زاہر ہمارا روستائی
ہی اور ہم اوسکی شہری ہے **اور** بعض کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ نام
اس شارب کا عبد اللہ ہے ملقب بحمار اور زاہر اور ہے واللہ اعلم
اور اس جگہہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل محبت وہی میل اور انجذاب
ہے اگرچہ متابعت مین تقصیر اور کوتاہی ہو **اور** یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مرتکب
کبیرہ کا فر نہین ہے جیسا کہ مذہب اہل سنت وجماعت کا ہے ولیکن جاننا چاہیے
کہ استمرار ثبوت محبت اللہ تعالے کا دلی عاصی مین مشروط اور مقید ہے
ساتھہ ندامت کی وقوع معصیت پر تا اقامت کیجاوے اوسکی اوپر حد پس
کفارہ ہو اوسکی گناہ کا بخلاف اوسکی کہ واقع ہوا اوس سے ندامت

اور انفعال خوف اس بات کا ہے کہ بتکرار ذنوب اور اصرار کے بمرتبہ طبع
اور رین اور ختم کے منجر ہو اور سلب کیا جاوے اوس سے ایمان والعیاذ
باللہ اور علامات محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے توقیر اور
تعظیم اوسکی نزدیک ذکر اوسکی اور اظہار خشوع وخضوع اور انکسار نزدیک
سماع اسم شریف حضرت کی اور تہا جعفر بن محمد کثیر المزاح والتبسم
اور جب ذکر کیا جاتا نزدیک اوسکی اسم مبارک حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا زرد ہو جاتا رنگ اوسکا اور تہا صفوان بن سلیم متعبدین اور مجتہدین
سے جب ذکر کیا جاتا اوسکی نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت
روتا تا آنکہ اوٹھ جاتے لوگ اوسکی پاس سے اور چہوڑ جاتے اوسکو اور
تہی قتادہ رضی اللہ جب سنتی نام شریف آنحضرت کا لاحق ہوتا اونکو نالہ اور
گریہ اور اضطراب اور رہتے عبد الرحمن بن مہدی جب پڑہتے حدیث
امر کرتے لوگون کو بسکوت اور کہتے لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ
اور واجب ہے انصات نزدیک قرارت حدیث حضرت کی جیسا کہ واجب ہے
اونکے نزدیک سماع قول حضرت کی اور درود بہیجنی مین اوپر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سماع اسم شریف کے کلام ہے کہ آویگا باب اوسکے
مین اور فرمایا آنحضرت نے درباب حسنین رضی اللہ عنہما کے خداوندا
مین دوست رکہتا ہون اونکو پس دوست رکھ تحقیق دوست رکہا مجکو اور جسنے دوست
رکہا مجکو پس تحقیق دوست رکہا خدا کو اور جسنے دشمن رکہا اونکو تحقیق
دشمن رکہا مجکو اور جسنے دشمن رکہا مجکو دشمن رکہا خدا کو اور فرمایا
حق مین فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے کہ وہ پارہ گوشت میرا ہے غضب
مین لاتا ہے مجہی وہ جو غضب مین لاتا ہے اوسکو اور فرمایا درباب اسامہ

بن زید نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دوست رکھا اسے عائشہ اوسکو
دوست رکھ کہ میں دوست رکھتا ہون اوسکو اور فرمایا درباب اصحاب رضی اللہ
عنہم کے نہ پکڑو اونکو ہدف اور جو کہ دوست رکھتا ہے اونکو پس بسبب دوستی میری کے
دوست رکھتا ہے اونکو اور جو کہ عداوت رکھتا ہے اون سے پس بسبب
دشمنی میری کی دشمن رکھتا ہے اونکو۔ اور جو کوئی ایذا دیوے اونکو پس تحقیق ایذا پہنچاتا ہے مجھی۔ اور جسنے ایذا رسانی
میری کی تحقیق ایذا رسانی کے خدا کی۔ اور جسنے ایذا رسانی کے خدا کی
نزدیک ہے کہ پکڑے خدا اوسکو اور عذاب کرے اور فرمایا نشان ایمان
کا دوست رکھنا انصار کا ہے اور نشان نفاق کا دشمن رکھنا انکا اور فرمایا
جسنے دوست رکھا عرب کو پس بدوستی میری کی دوست رکھا اونکو۔ اور جسنے
دشمن رکھا عرب کو پس بدشمنی میرے کی دشمن رکھا اونکو۔ سہیل تستری
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ علامات محبت خدا کے محبت قران ہے اور علامت محبت
قران کی محبت پیغمبر کی ہے اور نشان محبت پیغمبر کا محبت سنت اور نشان سنت
کا محبت آخرت اور نشان محبت آخرت بغض دنیا ہے اور نشان بغض دنیاوہ
کہ ذخیرہ نکرے مگر توشہ کہ پہنچا دے اوسکو باخرت۔ ابو موسی رضی اللہ عنہ قران
پڑھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوشہ مین گوش دبر آواز
اونکی رکھہ کر ذوق پکڑتے تھے اور محظوظ ہوتے تھے جب صبح ہوی فرمایا شب کو تم
کیا اچھا قران پڑھتے تھے اور مین سنتا تھا کہا افسوس اگر مین جانتا کہ آپ سنتے
ہین زیادہ اس سے اپنی آواز آراستہ کرتا بیت دلم را شادی رو داده
در نالیدنم است * ز جای یار کو تا گوش بر آواز من دارد * اور صحابہ جمع ہوتے
اور درمیان اونکی ابو موسی اشعری ہوتے کہتے ای ابو موسی یاد دلا

ہمکو بہرہ مند کرلیں پڑہنے ابو موسی قران کو اور وہ سنے — شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سماع قران وہ سماع ہے کہ مختلف نہین اوسمین دو شخص اہل ایمان سے اور اختلاف پڑہنے اشعار مین ہی با لحان موسیقیہ ایک جماعت اوسکو وصل اور مقرب جانین اور ایک قوم ملحق بفسق اور دونو جانب افراط اور تفریط مین ہین انتہی شیخ اجل اکرم عبد الوہاب متقی قادری شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جب شیخ نے ہمسی دست انابت اور ارادت پکڑا کہا کہو اَلْفَقْرُ اَفْضَلُ مِنَ الْغِنَاءِ یعنی فقر بہتر ہے تونگری سے یہی اول بافضیلت فقر اقرار کیا بعد ازان مرید کیا اور اس جگہہ سے باطل ہوا زعم بعضی مدعیون اور متشیعون ہمارے زمانے کا کہ دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جمیع مراتب اتباع ہمکو حاصل ہے اور باوجود اوسکے گرفتار دنیا ہین پس راست آیا اونکے حق مین قول حق تعالی آیۃ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَذَا الْأَدْنَى وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا یعنی پس پیچھے سے آئی بعد اونکے سے اولاد کہ وارث ہوی کتاب کے لیتی ہین متاع اس عالم خسیس کو اور کہتے ہین زود ہے کہ بخشا جاوے ہمکو تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قبول کرے اللہ توبہ اونکی اور رجوع برحمت کرے اوپر اور ہمپر اگر چاہے اللہ تعالی۔

وصل وجوب مناصحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بجانی کہ خیر خواہی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اخلاص وراد ای حقوق اونکا ستر اور علانیہ مین واجبات دین اور اسلام سے ہی اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ یعنی دین یہی نصیحت ہے قَالُوْا لِمَنْ پوچھا صحابہ نے نصیحت کسکی لئی یا رسول اللہ فرمایا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِكِتَابِهٖ

وَلِعَامَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَخَاصَّتِہِمْ یعنی اللہ اور اوسکی رسول کو اور اونکی کتاب اور عامۂ مسلمین اور خواص اونکیکو اور ایک روایت مین وَاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ آیا ہے اور یہہ حدیث جوامع الکلم سے ہی اور تمام علوم دینی حیطہ اجمال اوسکی مین مندرج ہین اور جوامع الکلم اون احادیث کو کہتین کہ غایت ایجاز و اختصار لفظ قلیل سے جامع اور حاوی معانی کثیرہ کے ہوین اور اس قسم کے بات شرایف کلام محمد سے اور دلایل و شواہد کمال اوسکی سے ہی جیسا کہ فرمایا اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَاخْتُصِرَ لِیَ الْکَلَامُ یعنی دیا گیا مین جوامع الکلم اور اختصار کیا گیا میرے لئی کلام — پس جیسا کہ وجہ جمیل حضرت مین اجناس دقایق حسن اور جمال خارج حد و حصر . اور حیطہ سے ابداع کئی کلام جلیل حضرت مین انواع اسرار اور حقایق باہر تصور افہام سے تضمین فرمائی اور نصیحت لغت مین خالص اور صاف ہونا عسل کا یعنی عسل ناصح اوس شہد کو کہتین کہ موم سے صاف اور خالص ہوا ہو — مراد اس جگہہ صفا اور خلوص ہے ادای حقوق و ورود خیر مین منصوح لہ کی لیے پس نصیحت للہ صحت اعتقاد ہی ساتہہ وحدانیت اوسکی اور وصف اوسکا ساتہہ اون اشیا کی کہ اہل اوسکا ہے اور تنزیہہ و تقدیس ذات اور صفات اوسکا ایسی چیزون سے کہ لایق کمال اوسکی نہین اور امتثال اوامر و نواہی شرعیہ اور تسلیم الکلام ارادہ اوسکی کا ہے اور نصرت دین بجہاد اور تحصیل اسباب کہ موجب بقا اور تقویت دین اور ملت کا ہے ساتہہ علم اور عمل اور اخلاص کی عبادت مین اور نصیحت لرسول اللہ — ابو سلیمان نے کہا تصدیق نبوت اور اطاعت اوسکی ہے حیاً و میتاً اور احیا اوسکی سنت کا ساتہہ طلب اور تائید اور دفع کرنے اور باز رکہنے مخالف کو اوس سے اور تخلق

اخلاق کریمہ اور آداب جمیلہ اوسکی اور اسحق یحیی سے کہا کہ تصدیق
اوسکی اوسمین کہ لایا پیش خدا سے دین اور اعتصام بسنت اور نشر اوسکا
اور برانگیختہ کرنا لوگون کو اوسپر اور دعوت کرنا بخدا اور کتاب اوسکی
اور رسول اوسکی اور ساتھ سنت اوسکی اور عمل اوسپر اور عمر
بن لیث کو کہ ایک امرار خراسان سے تہا اور پہلوان اور توانا اور قوی
بازو اور دولت خواب مین دیکہا اور پوچہا کہ کیا کیا حق تعالے
نے تیرے ساتھ کہا بخشا مجہے کہا کس چیز سے بخشا کہا ایکدن اوپر
بلندے کوہ کے کہڑا ہوا نظر کرتا تہا اوپر لشکرون اپنے کی پس خوش
آئی مجہے کثرت اونکی اور آرزو کے مینے کہ کاش کہ حاضر ہوتا مین نجدمت
آنحضرت اور امداد و اعانت و نصرت کرتا مین اونکی پس رحمت کیے
اور بخشا مجہے خدا تعالی نے اور بعض حکایتین اوس سے یا غیر
اوسکی سے منقول ہین کہ کہا ای کاش روز کربلا بہ حضرت امام حسین
اور اہل بیت رضے اللہ عنہم کے حاضر ہوتا مین اور مخذول و مقہور
کرتا مین یزیدیون کو اوس سے اور نصیحت لکتاب اللہ ایمان لانا اوسکے
ساتھ اور عمل کرنا ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہے اور تدبر آیات
اور معرفت معانی اور حاصل کرنا علوم کا کہ متعلق ہین ساتھ اوسکی اور
ملازمت تلاوت اوسکی ساتھ رعایت طہارت اور تحسین صوت اور حضور
قلب اور اوسکی تعظیم کے اور تفہیم و تفقہ اوسمین اور دفع کرنا تاویلات
اہل زیغ و ضلال اور طعن ملاحدہ اور زنادقہ خسران مآل کا اور
بہے رعایت حقوق کلام اللہ سے ہی ترک تکلم اوسمین اور تفسیر اوسکی
اپنی طرف سے بے سند اور نقل کے سلف سے اور موافقت شرع کے

تھی اور اس عالم مین شب معراجکو ارواح سب انبیا نی اوسکی اقتدا کی اور حضرت
بھی طریقت مرسلین نورانی محمدیہ سی استقلال کرین گی اور جو نور محمدیہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت آدم علیہ السلام مین لمعان ظہور رہا یا میمنت وسعادت
اوسی نور کرامت ظہور سی حق سبحانہ وتعالی نی آدم علیہ السلام کو بفضیلت علم اسما
جمیع مخلوقات ممتاز و مسجود ملائکہ سرفراز فرمایا پس درحقیقت ذات مقدس حضرت
کی سب سی اول پیدا ہوئی ولی نعمت وظیفہ خواران بسیط خاک ہیں اور خطاب
قدر انتساب لولاک لما خلقت الافلاک شایستہ تمجید آیہ اِنَّ اللّٰہَ
وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؕ سید الاشراف وجامع الاوصاف المخصوص باعلی المراتب والمقامات
المؤید باوضح البراہین والدلالات سیدنا محمد المحمود فی الایجاد والوجود وخاتم النبیین امام المتقین
وسید المرسلین رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی جمیع اخوانہ من النبیین والصدیقین والشہدا
والصالحین بعد حمد و نعت کے ارباب سخن فہمان والا گہر و خرد پیشگان دانش گستر کی پوشیدہ نرہے
کہ عمدۃ الحکما رفیع المنزلت گرامی خطاب عالی الالقاب مولف اس نسخہ عجیبہ نے بنابر انتفاع
عموم ناس کی کتاب عجائب القصص کو بزبان ہندی مترجم کیا اور باندراج انتخاب دیگر فوائد
وحالات انبیا کی کتب تواریخ معتبرہ سی اس نسخہ بدیع وغریب کو اور نسخ تاریخیہ مشمولہ
قصص وحالات انبیا سی رتبہ تفوق کا دیا اگر بنابر استدراک ان حالات کے مطالعہ کتب
تواریخ کیا جاوی بخوبی واضح ہو کہ کوئی کتاب تنہا ہی تواریخ مشہورہ سے واسطی دریافت
تمامی حالات انبیا علیہم السلام کے بطرز شرح و بسط کافی نہوگی اس سبب سے
کہ یہ قصص ہر کتاب مین متفرق باندازِ جداگانہ کسی مین کم اور کسی مین زیادہ
مرقوم ہین اور کوئی کتاب تاریخ کی ایسی نہین ہی کہ جامع جمیع حالات ومرسوم
بہ تنقیح روایات ہو اور اس نسخہ بدیع نی اس طرح طراز حسن ترتیب کا پایا ہے

لیا ہی ایک امرا اور اولی الامر اور کہا ہے کہ مراد اپنی گھر جب امیر ہے
اور معلم اپنی شاگردون پر اور باپ اپنی اولاد پر اور ہر عالم اور مرشد
اوپر تابعین اور زیر دستون کے کہ اوسکی حوزہ حکم مین ہین امیر ہے دوسرے
علما اور تعظیم علما اور تصدیق اونکی واجب ہے اوسمین کہ موافق دین کے
نقل کرین اور تمسک بکتاب اور سنت کرین نہ اوسمین کہ مخالف دین کہین
اور ہوای نفس اور محبت دنیا کی حیلہ آموزی یا اور فتنہ اندوزی سے
کرین تیسرے مراد اہل خصوص مشایخ طریقت کو رکہا ہے کہ بعد از عمل
بعلم اور تحقیق ورع اور اتباع سنت اور توجہ تام بجناب حق اور انقطاع
غیر حق سبحانہ سے اور ترک دنیا اور تجرید ماسوی سے بعد از رسوخ
شریعت اور طریقت مین ساتھہ انوار اور اسرار حقیقت کے پہنچکر ساتھہ
صفت کمال اور مزیت کی ممتاز ہوی ہین اور تصدیق اونکی محققین اور
متمسکین کے کہ جامع ہین میان ظاہر و باطن اور شریعت و حقیقت کے اوس
چیز مین کہ خبر دیوین احوال باطن اور اسرار حقیقت سے کہ مخالف اور منافی
ظاہر شریعت کی نہ پڑے لازم ہے اور ضابطہ اس باب مین وہ ہے
کہ جو چیز بے شبہ مخالف مقتضاے علم اور حکم شریعت کی ہو انکار اوسکا اور
اور جو کہ اوسمین شبہ ہو توقف اوسمین لازم اور اگر قایل اور فاعل اوسکا
ایک مرد ہے کہ امام ہے علم اور عمل مین اور مستقیم ہے تقوے اور ورع
مین تاویل اور توجیہہ اوسکی قول کے لایق اور اگر مصلحت شرعی اوسکے
رد مین ہو تا باعث ضلال اور اضلال ناقصون کا ہووے جایز جانا
چاہیے کہ عصمت خاصہ انبیا ہے اور جو کہ وراے انبیا ہین خطا اوپر
جایز ہے لائے ہین کہ معاذ بن جبل کہ علما صحابہ اور اونکی عظما سے ہے

ہنی وقت اپنی رحلت کی کہتے ہے کہ ؟ رد اوسکا کرو اسپر کہ خلاف دین
اور شریعت کی کہے کائناً من کان جو کہ کہی اور جو کوئی ہو وَاللّٰهُ
اَلْمُوَفِّقُ **وصل** تعظیم اور توقیر اور اجلال صحابہ مین شان آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حدیث طویل مین عمرو بن العاص سے کہ ذکر کیے
ہین اوسمین صفات رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا ہے کہ کہا نہ تہا
کوئی محبوب تر میرے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور نہ
بزرگ تر اور نہ عظیم تر میرے آنکھ مین حضرت سی اور تہا مین کہ طاقت
نرکہتا تہا کہ سیر نگاہ کرون طرف حضرت کی اور اگر پوچہا جاؤن مین کہ وصف
کرون آنحضرت کو قدرت نہین رکہتا مین **اور** ترمذی انس رضی سے لایا ہے
کہ تہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ باہر آتے اور جلوہ گر ہوتے
اپنے اصحاب پر مہاجرین و انصار سے حالانکہ وہ بیٹہے ہوتے اور ہوتے
درمیان اونکی ابوبکر رض اور عمر رض پس نہ تہا کوئی اونمین سے طرف
حضرت کے بصر اپنے غایت اجلال اور عظمت اور کبریا سے اوسکی بے مگر
ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کہ نظر کرتے طرف حضرت کی اور نگاہ کرتے
آنحضرت طرف اونکی اور تبسم کرتے وہ طرف آپکی اور تبسم فرماتی آپ طرف
اونکی از جہت غایت انس اور محبت کے کہ درمیان اونکی تہے **اور** حدیث
وصف آنحضرت مین کہ بیان کی ہے - آیا ہے کہ جب تکلم فرماتی آنحضرت
سر افکندہ اور خاموش ہوتے ہمنشین اونکی گویا کہ اونکی سرون پر طایران برند
ہین **اور** کہا عروہ بن مسعود نے جس ہنگام مین کہ بہیجا اوسکو قریش نے
سال صلح حدیبیہ مین طرف رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکہا تعظیم
اصحاب حضرت سے وہ جو دیکہا اور دیکہا جب وضو کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ

واله وسلم مبادرت کرتے اور گرتے آب وضو پر یہانتک کہ نزدیک ہوتا کہ باہم قتال
کرین اوسپر اور نہ ڈالتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آب دہن اور آب
بینی اور حلق نکرو وہ کہ پیش آتے اور لیتی اوسکو کفہاے دست اپنی مین اور
ملتی اوسکو اپنی وجوہ اور اجساد پر اور نگرتا موے شریف آنحضرت
مگر وہ کہ مبادرت کرتے اور اوٹہاتے اور نگاہ رکہتے اوسکو تبرکا اور
جب امر کرتی شتابی کرتے اوسکی امتثال مین اور جب تکلم کرتے پست
کرتی اپنے آوازون کو اور نہ پاتی مجال نگاہ کرنیکی اور طاقت نظر ڈالنے
کے طرف حضرت کے غایت تعظیم اور اجلال اونکی سے پس جب رجوع کیا
عروہ نے طرف قریش کے اور دیکہا اونکو کہا یا معشر قریش آیا مین کسرے
اور قیصر پاس ~~اور نجاشی~~ ایام سلطنت اونکی مین اور بخدا سوگند نہ دیکہا مینے کسی بادشاہ
کو کسی قوم مین مانند محمد اور اونکی اصحاب کے اور رعایت ادب آنحضرت
سی ہے کہ جب صلح حدیبیہ مین آنحضرت نے عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہ کو قریش پاس بہیجا بدعوت اسلام اور تمہید قواعد صلح اذن کیا قریش
نے عثمان رضی اللہ عنہ کو طواف بیت اللہ مین پس انکار کیا عثمان رضی
اللہ عنہ نے اور کہا نہین مین کہ طواف کرون تا طواف نکرین اوسکا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پس عثمان رضی اللہ عنہ نے عظیم جانا رعایت
ادب کو ساتہ آنحضرت کی طواف سے اور الحق یون ہی چاہیے کوسے
عمل اور کوسے عبادت برابر اوسکی ہو وے کہ رعایت ادب بآنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کرین اور مغیرہ سے روایت ہے کہ کہا تہے اصحاب رسول
اللہ کہ قرع باب آنحضرت باظفار کرتے تہے تا آواز قرع سخت ہو اور تشویش
وقت شریف نہ پڑے اور کہا براء بن عازب نے بتحقیق تہا مین کہ سوال

کردن آنحضرت سے کوئی کار پس تاخیر ہوئے چند سال اور باوجودیکہ
تھے آنحضرت مہربان ترین مردم اور خوش خلق ترین اونکی اپنے اصحاب
کے ساتھ خصوصاً ساتھ فقرا اور ساکین کے جیسا کہ باب اخلاق شریف مین
گذرا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم **وصل** تعظیم روایت حدیث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی سنت مین کہا عمرو بن میمون نے آمد ورفت کے
یعنی طرف ابن مسعود نے ایک سال تک اور نہ سنا مین اوسکو کہ کہے قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو تحدیث کیا ایک روز پس اتفاقاً گذرا اوسکے
زبان پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس بگڑا اوسکو کرب نے تا دیکھا
مین عرق کو کہ ٹپکتا ہے پیشانی اوسکی سے اور بومصعب نے کہا کہ تھے
امام مالک کہ تحدیث نہ کرتے تھے ساتھ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر
وہ کہ باوضو ہوتے اور مطرف نے کہا ہے کہ جب آتے لوگ مالک پاس
باہر آتی لونڈی اونکی اور کہتی کہ شیخ کہتا ہے تم ہو کہ سایل حدیث ہو
یا سایل مسایل اگر کہتے سایل مسایل علی الفور نکلتے اور جواب دیتے مسایل کا اونکو
اور اگر کہتے خواہان حدیث ہین ہم آتے غسل گاہ مین اور غسل کرتے اور
خوشبو ملتے اور نئے کپڑے پہنتے اور طیلسان سیاہ یا سبز دوش پر ڈالتے
اور عمامہ اوپر سر کے رکھتے اور بچھایا جاتا اونکے لئے تخت پس نکلتے اور
بیٹھتے اوپر تخت کے ساتھ خشوع اور خضوع اور بخور کرتے تا فارغ ہوتے اوس حدیث سے
اور ہرگز نہ بیٹھتے اوپر اس حال کے مگر اوسوقت کہ تحدیث کرتے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مکروہ رکھتے کہ تحدیث کرین راہ مین یا استادہ یا مستعجل
اور سلف مکروہ سمجھتے تھے تحدیث کو بے وضو **اور** کہا عبد اللہ بن مبارک
نے تھا مین پاس مالک کے اور وہ تحدیث کرتے تھے پس نیش زد اونکو کژدم نے

سولہ بار اور متغیر اور زرد ہوتا تھا رنگ اونکا اور قطع نکرتے تھے حدیث کو پس جب
فارغ ہوی اور متفرق ہوی لوگ اونسے کہا مینے یا ابا عبد اللہ آج تسے ایک
امر عجیب مشاہدہ کیا مینے کہا ہاں ارے صبر کیا مینے بنا بر تعظیم اور اجلال حدیث
رسول اللہ کے اور جریر بن الحمید القاضی نے کہ قاضی شہر رے تھے پوچھے
مالک سے حدیث رسول مقبول در آن حالیکہ کہڑے تھے پس امر کیا ساتھہ
حبس اونکے۔ لوگون نے کہا وہ قاضی ہین کہا قاضی سزا وار تر ہے
کہ ادب کیا جاوے اور ہشام بن عمار نے پوچھی مالک سے حدیث در حال
استادگی پس مارے اوسے بیس تازیانہ بعد ازان شفقت سے اوپر اوسکے
اور روایت کین مینے حدیثین پس کہا ہشام نے دوست رکھتا ہون کاشکے زیادہ
مارتے تازیانہ تا زیادہ کرتے روایت احادیث کو اور کہا ہے عبد اللہ بن صالح
نے تھے مالک اور لیث کہ نہ لکھتے تھے مگر اوپر طہارت کے اور مشہور ہے
کہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ لکھتے صحیح اپنے مین ہر حدیث کیلئے غسل کرتے
تھے اور دوگانہ ادا کرتے تھے اور ایسا ہی لکھتے تراجم کتاب مین اور بعضون نے
کہا ہے کہ غسل آب زمزم کرتے تھے اور دوگانہ مقام ابراہیم علیہ السلام مین
ادا کرتے تھے واللہ اعلم **وصل** اور جملہ توقیر اور بر اور اداب
آنحضرت سے بر اور آداب آل اور ذریت اونکی کہ جگر گوشہ حضرت کے
ہین اور ازواج عضرت کہ امہات المومنین ہین جیسا کہ تخصیص اور ترغیب کیا ہے
اوسپر رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور چلے ہین اوس راہ سلف
صالح اور جونکہ برگزیدہ کیا حق تعالی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو ہر کسی پر کہ ماسوا ہے اونکے ہے اور مخصوص کیا اونکو
ساتھہ فضل عام کے مشتمل ہوا بر کت اونکی جو کوئی منتسب ہے اونکی

کہتا ہو نسبتاً اور قریباً اور بعیداً اور حقیقت مین دوستی اوس کسیکی دوست رکہنا اوسکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسا کہ اہل بیت اونکی اور اصحاب نشان دوستی رسول کا ہے جیسا کہ محبت رسول اللہ نشان دوستی خدا کا ہے - اور ایسی ہے عداوت اور بغض اور سب اونکی پس جو کوی دوست رکہتا ہے کسیکو دوست رکہتا ہے ہر شخص اور ہر چیزکو کہ متعلق ہے اوسکی ساتھہ اور دشمن اور مکروہ رکہتا ہے جسکو اور جس چیزکو کہ بیگانہ اور مخالف اوسکی ہے کہا اللہ تعالی نے آیۃ لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ پس حب اہل بیت اور اصحاب اور اولاد اور ازواج کے واجبات منجیہ سے ہو وے اور بغض اونکا موبقات مہلکہ سے اور کمال حب اور بغض چیزکا اوسمین ہے کہ سرایت کرے اوسکی متعلقون مین کہا اللہ تعالی نے آیۃ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنی سوا اسکی نہین کہ چاہتا ہے خدا تاکہ لیجا دے اور دور کرے تمسی پلیدی گناہ کے ای اہل بیت پیغمبر اور تاکہ پاک کرے تمکو پاک کرنا اور کہا وازواجہ امہاتکم یعنی اور زنان حضرت مائین اون مومنون کی ہین اور تفسیر اہل بیت مین اقوال اور اطلاقات ہین کبہی اوپر کہ حرام ہے صدقہ اطلاق اہل بیت آتا ہے اور وہ آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل اور آل عباس رضی اللہ عنہم ہین اور کبہی بمعنے شامل اولاد آنحضرت اور ازواج مطہرہ کے اور کبہی مخصوص بفاطمہ زہرا اور حسنین اور علی سلام اللہ علیہم اجمعین کے آوے ازجہت فضل اونکی اور تحقیق ان اقوال مین وہ ہے کہ بیت ہین بیت نسب اور بیت سکنی اور بیت ولادت - پس اولاد عبد المطلب

اہل بیت نسب ہین اور ازواج مطہرہ اہل بیت سکنی اور اولاد کرام اہل
بیت ولادت ہین اور حضرت علی اگرچہ اولاد سی نہین مگر ملحق باولاد ہین
بوساطت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے اور حدیث مین آیا ہی کہ مین
چہوڑنیوالا ہون تم مین ایسی چیز کو کہ اگر پکڑو اور تمسک کرو اوسکی ساتھ
گمراہ نہو کتاب اللہ اور میرے عترت پس دیکہون کیونکر خلیفہ ہوتے
ہو تم میرے ان دو چیز مین اور فرمایا آنحضرت نی شناخت آل محمد کے
سبب ہے بیزاری کا آتش دوزخ سے اور حب آل محمد سبب گزرنیکا ہی صراط
سی اور ولایت مر آل محمد کو امان ہے عذاب سے اور مراد ساتہہ شناخت
اونکی شناخت ہے مرتبہ اور منزلت اونکیکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اور جب پہچانا اونکو کسیتی ساتہہ اس نسبت کے پہچانا وجوب حل و حرمت
اونکا بسبب اوسکی اور عمر بن ابی سلمہ سے آیا ہی کہ کہا جسوقت مین
کہ آیہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس الآیہ نازل ہوے اور یہہ
بیت ام سلمہ مین تہا بلایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہرا
اور حسنین کو اور کہا خداوندا یہہ میرے اہل بیت ہین اور اوڑہائی اونکو کسلی
اور علی مرتضی پس پشت آنحضرت تہی کہڑے ہوے اور ایک روایت
مین آیا ہے کہ حسنین رضی اللہ عنہما کو بغل مین پکڑا اور علی کو ایک ہاتہہ
مین پکڑا اور فاطمہ کو ساتہہ دوسرے ہاتہہ کی اور چسپیدہ کیا اون دونو کو
ساتہہ اپنی اور کہا خداوندا یہہ میرے اہل بیت ہین پس دور کر اونسے
رجس اور پاک کر اونکو اور اختلاف ہے اسمین کہ مراد باہل بیت اس آیہ
مین کون ہین اکثر اوپر اوسکی ہین کہ مراد ساتہہ اوسکی فاطمہ اور حسن
اور حسین اور علی ہین سلام اللہ علیہم اجمعین جیسا کہ اکثر روایات اسی پر دال ہین

اور انصاف وہ یہہ ہے کہ ان مطہرہ بیبی داخل ہین از جہت ندای سیاق
اور سباق کلام کے اوسمین اور نزول آیہ کا درباب اونکی ہے کہ دخول
امرارۃ ابراہیم علیہ السلام کا قول سبحانہ مین ایہ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ
وَبَرَکَاتُہٗ اَھْلَ الْبَیْتِ یعنی رحمت خدا کی اوپر تمہارے اور برکتین اوسکے
ای اہل بیت اور جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا دشمن نرکہے ہمکو کہ اہل بیت ہین ہم کوئی ایک مگر وہ کہ لادے
اوسکو خدا تعالیٰ بیچ آتش مین اور ملانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان
چارتن پاک کو اور بٹھانا اونکا اپنی کنار مین اور اوڑہانا کس کا اور قول
اوس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِیْ الحدیث
یعنی یا اللہ بدرستی یہہ ہین اہل بیت میرے منافات نرکہی دخول نسا مین
بیچ اونکی اور شمول فضل اذہاب رجس کا اور ثبوت تطہیر کا خاص اون سب کو
اور ایسا ہی اختلاف ہی اس آیہ کریمہ مین ایہ قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ
عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یعنی کہہ ای محمد نہین مانگتا مین تمسے
اوپر اس ابلاغ کے مزدوری مگر محبت ذوی القربی مین اور روایت
کیا گیا ہے کہ جب نازل ہوئی یہہ آیت کہا صحابہ نے مَنْ قَرَابَتُکَ یعنی کون ہین
اقربا تیرے کہا آنحضرت نی ھٰؤُلَاءِ عَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ وَابْنَاھُمَا یعنی یہہ
ہین علی اور فاطمہ اور دونو بیٹے اونکی اور صواب وہ ہی کہ شامل ہی تمام لوگون
کو کہ قرابت رکھہین ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یہہ چارتن
عمدہ اور نجبہ اوس جماعت کی ہین اور امام فخر الدین رازی نے کہا کہ اس جگہہ
نصیبہ کامل ہے صحابہ عظام کو کہ نسبت قرابت معنوی کے رکھہین ساتھہ جناب رسالت
مآب کے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور فرمایا شان مین علی کرم اللہ وجہہ کے

منتخب بالفہم تحریرہ

وبکرہ

مَن كُنتُ مَولاهُ فَعَلِيٌّ مَولاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَن وَالاهُ وَعادِ مَن
عاداهُ یعنی جسکا کہ مین مولی ہون پس علی اوسکا مولا ہی یا اللہ دوست
رکھہ جو دوست رکھی علی کو اور دشمن رکھہ جو دشمن رکھے علی کو اور فرمایا خطاب
در باب علی رضی اللہ عنہ کی لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤمِنٌ وَلَا يُبغِضُكَ اِلَّا مُنافِقٌ
یعنی دوست نرکہی تجہی ای علی مگر مومن اور بغض اور عداوت نکری تیری
مگر منافق - اور فرمایا اَنتَ مِنِّي بِمَنزِلَةِ هارُونَ مِن مُوسىٰ یعنی تو
مجہسی بمنزلہ ہارون کی ہے موسی سی اور ایک روایت مین آیا ہی اَمَا تَرضىٰ
اَن تَكُونَ مِنِّي بِمَنزِلَةِ هارُونَ مِن مُوسىٰ یعنی کیا نہین چاہتا تو یہہ
کہ ہووی تو مجہسی بمنزلہ ہارون کے موسی سے اور یہہ تشبیہ مبہم ہے اور
قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مابعد اس حدیث مین اِلَّا اَنَّهُ
لَا نَبِيَّ بَعدِي یعنی مگر یہہ کہ نہین نبی میرے بعد بیان اوسکا کرتا ہے
کہ یہہ تشبیہ نبوت مین نہین ہے بلکہ اوسکی غیر مین ہے اور وہ خلافت ہے
اور فرمایا شان فاطمہ رضی اللہ عنہا مین فاطِمَةُ بَضعَةٌ مِنِّي يُؤذِينِي
مَن اٰذاها وَيُنصِبُنِي مَن اَنصَبَها یعنی فاطمہ پارہ گوشت میری ہے ایذا
دیتا ہی مجہی جو کہ ایذا دیتا ہے اوسکو اور رنج مین لاتا ہے مجکو جو کہ رنج
مین لاتا ہے اوسکو اور کہا عائشہ صدیقہ رض نی اَحَبُّ النِّساءِ اِلىٰ
رَسُولِ اللّٰهِ كانَت فاطِمَةُ وَاَحَبُّ الرِّجالِ زَوجُها عَلِيٌّ یعنی
دوست ترین عورتون مین طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
تہین فاطمہ رضی اللہ عنہا اور محبوب ترین مردون مین اونکا زوج علی
کرم اللہ وجہہ - روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نی - اور یہہ غایت انصاف
عائشہ صدیقہ کا ہی اظہار مین اور اگر فرضًا فاطمہ رضی اللہ عنہا سے لو [illegible]

یعنی کَانَ اَحَبُّ الرِّجَالِ اَبُوْبَکْرٍ وَ اَحَبُّ النِّسَاءِ عَائِشَۃَ
یعنی تہا سب مردون مین محبوب بہت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور محبوب تر سب زنان
مین عائشہ رضی اللہ عنہا اور یہہ بہی صحیح ہے اسواسطے کہ وہ جو محبت
متعدد مین اور مختلف فافہم باللہ التوفیق اور یہ فرمایا شان حسنین
مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَ اَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا یعنی یا الٰہی
بدرستی مین دوست رکہتا ہون اون دونو کو پس دوست رکہہ تو اون دونو
کو اور دوست رکہہ جو کہ دوست رکہتا ہے اون دونو کو اور کہا ابوہریرہ
نے دیکہا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وا کرتے تہے دہن امام
حسن رضی اللہ عنہ کو پس تر لاتی ستے بزبان مبارک اپنی اونکی موتہہ مین اور
فرماتی ہے خدا وندا مین دوست رکہتا ہون اوسکو تو دوست رکہہ اوسے
اور دوست رکہہ جو کہ دوست رکہی اوسکو فرمایا تین بار اور تہی یہہ دونو
امام بزرگ شبیہ ترین ناس ساتہہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
واسطی غیر انکی ہے اثبات مشابہت با آنحضرت کیا ہے مثل جعفر بن ابی طالب
اور اونکا بیٹا عبد اللہ بن جعفر اور قثم بن عباس اور سفیان بن الحارث
بن عبد المطلب وغیرہم کے کہ اقارب اور اخوان اوسکی تہے رضی اللہ عنہم
اور فرمایا خاص عباس رضی اللہ عنہ کو سوگند بخدا کہ میرے بقا ہاتہہ قدرت
اوسکی مین ہی — نہ آوے دل کسی پر دین ایمان تاکہ وہ دوست رکہی تمکو بجہت
خدا اور اوسکی رسول کے اور فرمایا مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ
وَ اِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ یعنی جسنے ستایا میرے چچا کو پس تحقیق
مجہی ستایا اور سوای اسکی نہین کہ عم مرد شاخ باپ اوسکی کی ہے اور
فرمایا خاص عباس کو آکل میرے پاس ای عم ساتہہ اولاد اپنی کے پس جمع کیا

اونکو اور اوڑہائی اونکو چادر اپنی کہ سیاہ مخطط ساتھہ خطوں سرخ کے
ہی اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِہٖ مَغْفِرَۃً ظَاھِرَۃً
وَبَاطِنَۃً لَا یُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰھُمَّ احْفَظْہُ فِیْ
وَلَدِہٖ رواہ الترمذی یعنی یا اللہ بخش عباس اور اوسکی اولاد کو
بخشنا ظاہر و باطن کہ نہ چھوڑے کوئی گناہ یا اللہ محافظت کر اوسکو اوسکی
اولاد میں روایت کیا اوسکو ترمذی نے اور کہا ہے کہ وہ چھہ تن تھے
- فضل اور عبد اللہ اور عبید اللہ اور قثم اور معبد اور عبد الرحمن
اور فرمایا ھٰذَا عَمِّیْ وَصِنْوُ اَبِیْ وَھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ وَعِتْرَتِیْ
فَاسْتُرْھُمْ مِنَ النَّارِ کَسَتْرِیْ اِیَّاھُمْ یعنی یہہ میرا عم ہے اور جڑ
میرے باپ کے اور یہہ سب اہل بیت میرے ہیں اور خویش میرے پس
ڈھانپ اونکو آتش سے مثل ڈھانپنے میرے کی اونکو یعنی ساتھہ کملی کے پس
آمین کہا آستانہ در اور دیوار ون خانہ نے آمین آمین اور فرمایا آنحضرت
نے ام سلمہ کو ایذا نہ دی مجھی مقدمہ عائشہ میں اور یونہی فرمایا فاطمہ زہرا
کو دوست رکھہ عائشہ کو ساتھہ دوستی میرے کی اور اوٹھاتے تھے ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اوپر گردن اپنے کے
اور کہتے تھے بِاَبِیْ شَبِیْہٌ بِالنَّبِیِّ لَیْسَ شَبِیْھًا بِعَلِیٍّ یعنی میرا باپ
فدا ہو جیو مشابہ ہے ساتھہ نبی کی اور نہیں مشابہ ساتھہ علی کے - اور
حضرت علی خندہ فرماتے تھے اور تھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کہ زیارت
کرتے تھے ام ایمن کو کہ مولاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھیں
اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت اونکی کرتے تھے
اور جب حلیمہ سعدیہ حضرت پاس آتیں بچھاتی اونکی لئے ردای مبارک

اپنی اور بر لائی حاجت اونکی اور جب وفات پائی آنحضرت نے اونمین ابو بکر
اور عمر رضی اللہ عنہما پاس لیس کی اونکی ساتھہ وہ جو کرتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم **وصل** اور جملہ توقیر اور بر آنحضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہی توقیر اصحاب اور معرفت اونکی فضیلے اور
ادا اونکا اور اقتدا اور اتباع اور جیرانی اور پرسش اور آداب اور
اخلاق اور عمل ساتھہ اقتدا اونکی اوس چیز مین کہ عقل اوا اوسمین مجال
نہین اور حسن ثنا اور رعایت اونکی ادب کیے اور دعا اور استغفار اونکی
لئی اور جسکی کہ ثنا حق تعالے نے کی اور راضی ہوا اوس سے واجب اور
حق ہے ہر شخص پر کہ ثنا کی جاوے اوسکی اور استغفار اوسکی لیے اور
ایسا ہی امساک اور کف نفس ذکر اختلافات اور منازعات اور وقایع سے
کہ درمیان اونکی ہوئی اور گذرے ہین اور اعراض اور اضراب اخبار مؤرخین
اور جہلہ رواۃ اور ضلال شیعہ اور غلات اونکی اور مبتدعین سے کہ ذکر
معایب اور قوادح اور زلات اونکا کرتے کہ اکثر اونکا کذب اور افترا ہے اور
طلب کرنا اور جستجو تاویلات نیک کا کہ لایق شان اونکی ہو وے اوس چیز مین
کہ واقع ہوے آپسمین مشاجرات اور محاربات اور ذکر او رباد ذکر نا کسی ایک
کو اونمین سے ساتھہ بدی کے اور عیب کے بلکہ ذکر حسنات اور فضایل اور محامد
صفات اور سیر اونکا اور سکوت اور اغماض ماورا اوسکی سے اسواسطے کہ صحبت
اونکی ساتھہ حضرت کی یقینی ہے اور ماوراے اوسکی ظنی اور کافی ہے اس
باب مین وہ کہ برگزیدہ اور اختیار کیا اونکو حق تعالی نے واسطے صحبت اپنے
حبیب کے اور اگر احیاناً بعض اونکی سے کوئی تقصیر حقوق اہل بیت مین اور سوا
اوسکی واقع ہوئی ہو امید ہے کہ بشفاعت آنحضرت اوس سے بھی درگذرین

طریقہ اہل سنت اور جماعت اس باب مین یہہ ہے ــ عقاید مین لکھا ہے کہ وَلا یُذکَرُ اَحَدٌ مِنهُم اِلّا بِخَیرٍ یعنے اونکو یاد کیا جاوے کسی ایک کو اونمین سے مگر ساتہہ بہلائے کی اور احادیث کہ فضایل صحابہ مین عموماً اور خصوصاً واقع ہوی ہین اس باب مین کافی ہین کہا اللہ تعالی نے آیہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِینَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ الی آخر السورہ یعنی محمد فرستادہ خدا ہین اور وہ لوک کہ ساتہہ اونکے ہین بہت سخت ہین اوپر کافرون کی مہربان ہین آپسمین آخر سورۃ تک اور کہا آیہ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الآیہ یعنی اور سبقت کرنیوالی پہلی مہاجرین اور انصار سے اور کہا اللہ تعالی نے آیہ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ یعنی ہر آینہ تحقیق خوشنود ہوا خدا اون مومنون سی جب کہ بیعت کے اونہون نے تیری ساتہہ ای محمد صلعم نیچی درخت کے اور فرمایا اللہ تعالی نے آیہ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ الآیہ یعنی مرد ہین کہ راست کیا اونہون نے جو عہد کیا تہا ساتہہ خدا کی اور قول حق تعالی کا آیہ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ یعنی ون ہے کہ نہ رسوا کریگا اللہ پیغمبر کو اور جو کہ ایمان لائی ہین ساتہہ اوسکی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ یعنی اصحاب میرے مثل ستارون کے ہین ساتہہ ہرکدام اونکی کہ پیروی کرو تم راہ پاوو تم اور روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث مَثَلُ اَصْحَابِیْ کَمَثَلِ الْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِهٖ یعنے مثال میرے اصحاب کی مانند نمک کی ہے طعام مین اصلاح نہین پاتا طعا

کرساتھ اوسکی **اور فرمایا** اللّٰهَ اللّٰهَ فِي اَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي وَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُمْ یعنی اللہ اللہ حق اصحاب میرے مین نہ کرو اونکو نشانہ بعد میرے پس جسنے دوست رکھا اونکو پس ساتھہ دوستی میری کی دوست رکھا اونہین اور جسنے دشمن رکھا اونکو ساتھہ دشمنی میرے کی دشمن رکھا اونہین **اور فرمایا** لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي فَلَوْ اَنْفَقَ اَحَدُكُمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا الحدیث یعنی دشنام نہ دو اور برا کہو میرے یارون کو پس اگر خرچ کرے ایک تم مین سے مثل کوہ اُحد کی زر راہ خدا مین آخر حدیث تک یعنی مرتبہ صحابہ کو نہین پہونچا کوئے **اور فرمایا** مَنْ سَبَّ اَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ یعنی جسنے دشنام دیے اور برا کہا میرے یارون کو پس اوپر اوسکی لعنت خدا اور فرشتون اور سب آدمیون کی **اور فرمایا** اِذَا ذُكِرَ اَصْحَابِي فَاَمْسِكُوا یعنی جب یاد کئی جاوین میرے اصحاب پس بند کرو تم زبان **اور** حدیث جابر رضی اللہ عنہ آیا ہے اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ اَصْحَابِي عَلٰى جَمِيْعِ الْعٰلَمِيْنَ سِوَى النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاخْتَارَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةً اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ اَصْحَابِي وَاَصْحَابِي كُلُّهُمْ خَيْرٌ یعنی بدرستی اللہ نے برگزیدہ کیا میرے یارون کو اوپر تمام عالم کے سوا انبیا اور مرسلین کے اور برگزیدہ کیا اونمین سے چار کو ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی کو پس گردانا اون چار کو بہترین میرے اصحاب کا اور اصحاب میرے سب بہتر ہین **اور** بعض احادیث مین ذکر علی مقدم اوپر عثمان کے آیا ہے رضی اللہ عنہم **اور فرمایا** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ

اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَ عُمَرَ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ یعنی جسنے دوست رکہا عمر کو پس
تحقیق دوست رکہا مجہی اور جسنی دشمن رکہا عمر کو پس تحقیق دشمن رکہا
مجہی اور احادیث فضل صحابہ مین بہت ہین اور فصل خطاب مین امام
ہمام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے لاتا ہے کہ ایک قوم اہل عراق سے اونکی
پاس آئی اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ساتہہ بدی کے یاد کیا اور
کچہہ اونکی حق مین کہا بعد از ان بدگوئے عثمان رضی اللہ عنہ مین پڑے
امام ہمام نے اونکو کہا خبر دو مجہی کہ تم مہاجرون سے ہو کہ خداے تعالی نے
اونکی حق مین فرمایا ہے آیہ لِلْفُقَرَاۗءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا
مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا
وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ یعنی
مال غنیمت فقرا مہاجرین کے لئی ہے وہ جو نکالی گئے اپنے گہرون سے
اور اپنے اموال سے ڈہونڈتے ہین فضل خدا سے اور خوشنودی کو اور
یاری دیتی ہین اللہ کو اور اوسکی رسول کو یہہ گروہ وہی ہین سچے۔ کہا اوس جماعت
عراق نے ہم اون سے نہین ہین کہا امام نے پس تم جماعہ انصار سے
ہو کہ اونکی شان مین آیا ہے آیہ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ
مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِ
هِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ
بِهِمْ خَصَاصَةٌ ڵ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۚ یعنی اور یہہ مال غنیمت اون لوگون کو ہے کہ لازم پکڑا دار
یعنی مدینہ کو پہلی آنے مہاجرین سی دوست رکہتی ہین جو کہ ہجرت کرے طرف
اونکی اور نہین پاتے اپنی سینون مین تنگی اوس چیز سے کہ دی گئی مین مہاجرین

ایسے دوست رکھتی ہین جو کہ ہجرت کرے طرف اونکی اور نہین پاتی اپنے
سینون مین تنگی اوس چیز سے کہ دی گئی ہین مہاجرین غنیمت وغیرہ سے
اور اختیار کرتے ہین مہاجرین کو اوپر اپنے نفسون کے اور اگرچہ ہووے
ساتھہ اونکی احتیاج اور فاقہ اور جوکہ نگاہ رکھا جاوے بخل نفس اپنے سے
پس وہ گروہ وہی رستگار ہین **کہا** جماعہ عراق سے ہم اونسے ہے
نہین مین **کہا** امام نے گواہی دیتا ہون مین کہ اوس جماعت سے بھی نہین
ہو کہ اونکی شان مین فرمایا **ایہ** وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ الایہ یعنے
وہ لوگ کہ آئے بعد مہاجرین اور انصار کے کہتے ہین ای رب بخش ہمکو اور
بھائیون ہمارون کو وہ بھائی کہ سبقت لے گئی ہمسے ساتھہ ایمان کے ۔ پس کہا
اوٹھو میرے آگے سے خدا کسیکو تمہارے ساتھہ ہمیشہ نکرے تمنے صورت
اسلام کو اپنا لباس کیا ہے ولیکن معنون مین اہل اسلام سے نہین ہو اور
عبد اللہ بن مبارک سے کہا دو خصلتین جسمین ہو وے نجات پاوے صدق
اور حب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واٰلہ وسلم اور حدیث خالد بن سعید
مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشریف لائے مدینہ مین حجۃ
الوداع سے پر آئی اوپر منبر کے اور خطبہ پڑھا اور فرمایا یَآ اَیُّهَا النَّاسُ
اِنِّیْ رَاضٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ فَاعْرِفُوْا لَهٗ ذٰلِكَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَاضٍ
عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَلِیٍّ وَعَنْ عُثْمَانَ وَعَنْ طَلْحَةَ وَالزُّبَیْرِ وَسَعْدٍ
وَسَعِیْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ ذٰلِكَ یعنی اے
لوگو بدرستی مین راضی ہون ابوبکر سے پس جتا دو اوسکو یہہ ای لوگو تحقیق
مین راضی ہون عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور

سعید

سعید اور عبد الرحمن بن عوف ہے پس جنازہ دو اُنسکو یہہ اور یہہ حدیث
مثل حدیث عشرہ کی ہے کہ اوسمین بشارت دی ہے اونکو ساتہہ جنت
کی ۔ لیکن اسمین ذکر ابو عبیدہ بن الجراح کا نہین ہے اور لایا گیا حضرت
پاس جنازہ ایک مرد کا پس نہ پڑہی اوپر اوسکی نماز اور فرمایا وہ
بغض رکہتا تہا ساتہہ عثمان کے پس مبغوض رکہا اوسے خدای عزوجل
نے اور یہہ کلام اس باب مین یعنی فضل اصحاب مین اور تفاضل اونکی
مین طویل ہے نہایت طول مین شیخ قدس اللہ سرہ العزیز نے شرح
مشکوۃ خصوصًا اوسکی منتخب مین اوس سے کہ کرتے قوم مین نظر سے کہ قطع
نظر تعصب فریقین سے نقل کیا ہے جو چاہے وہان دیکہہ لے و باللہ التوفیق
و ہو اعلم وصل اور جملہ اعظام اور اکبار آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اکبار جمیع اشیا ہے متعلقہ کا ہے ساتہہ اونکی مشاہد
اور اماکن اور معاہد سے اور وہ اشیا کہ دست شریف اونکا ساتہہ اوسکی
پہنچا اور ساتہہ اوسکی شناختہ ہوا ۔ لائی ہین کہ ابو محذورہ رضی اللہ
عنہ کے موی پیشانی دراز تہے جب بیٹہتی اور لٹکاتے اون اشعار کو
زمین تک پہنچتی تہے کہا لوگون نے کیون دراز رکہتے ہو ان اشعار کو اور نہین
تراشتے کہا نہین تراشتا مین اس جہت سے کہ ایکوقت مین دست مبارک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہنچا تہا پس نگاہ رکہتا ہون مین ان اشعار
کو تبرکًا اور دیکہا لوگون نے ابن عمر کو کہ رکہا ہاتہہ اپنا اوپر جگہہ بیٹہنے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ازان رکہا اوس ہاتہہ کو اوپر
منہہ اپنے کی اور حکایت کیا گیا ہے احمد بن فضلویہ زاہد سے اور تہا
وہ غازیون اور تیر اندازون سے کہ کہا نہین مس کیا کمان کو اپنے ہاتہہ

کہ آنحضرت کمان کو دست مبارک
مین سے طہارت ازان بعد کہ سنا مین نے
مین لیتی ہے تھے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فتوے دیا حق مین اوسکی جسنے
کہا تربت مدینہ ردی ہے ساتھہ مارنے تین درون کے اور امر کیا ساتھہ
قید اوس شخص کے باوجودیکہ ہے اوس مرد کو قدر اور منزلت لوگون
مین اور کیا عجب کہ گردن نہ مارا جاوے وہ جو کہے اوس خاک کو کہ دفن
کئے گئے اوسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ردی ہے اور غیر طیب
اور ایک اسما کرامت انتما اوس بلدہ کریمہ سے طابہ اور طیبہ ہے از جہت
طہارت اوسکی انجاس شرک سے اور موافقت اوسکی طبایع سلیمہ کو اور
جہت طیب رائحہ کے بلکہ طیب تمام اسواد اوسکی اور کہا ہے کہ ساکنین اس
بقعہ شریف کی تربت اور در و دیوار اوسکی سے روائح طیبہ پاتے ہین کہ ویسے
طیب مین نہین پاتے اور شاید کہ استشمام شمہ نے اس معنی سے شامہ ذوق
بعضے صادقین غریب اور محبین مشتاق مین سے راہ پائے ہو اور شبلی
کہ علما صاحب وجدون سے ہے کہتا ہے کہ تربت مدینہ کو نفحہ خاص ہے
کہ ہے مشک اور عنبر مین نہین اور کہا کہ یہہ عجب عجائب سے ہین اور
حقیقت مین کچھہ عجب نہین بیت دران زمین کہ نسیمی وزد زطرۂ دوست +
چہ جای دم زدن نافہاے تاتاریست اور آیا ہے کہ لیا جہجاہ غفاری نے
نے عصا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھہ عثمان رضی اللہ عنہ سے
اور چاہا کہ توڑے اوسکو اوپر زانو اپنے کی پس فریاد کی لوگون نے اوسپر
پس پکڑا اکلہ نے زانو اوسکا پس کاٹا زانو کو اوسے سال مین اور مر گیا اور
فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کہا وے جہوٹے سوگند میرے منبر پر چاہیے کہ
آمادہ کرے جگہہ اپنے کو آتش دوزخ مین اور ما بین قبر شریف اور منبر حضرت کے

روضہ ہے ریاض جنت سی اور باقی فضایل اور کمالات اور مناقب اور صفات اس بلدہ طیبہ اور اماکن اور مواضع اوسکی اور اداب اقامت کے اوسمین اور رعایت تعظیم اوسکی اہل کے ہے کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب مین مذکور ہین پس چاہیی کہ طلب کرے وہان سی

وصل

صلوٰۃ اور سلام مین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور وجوب اوسکا اور فضیلت اوسکی اور بیان صفت اور کیفیت اور مواطن اور سوائے اوسکی وہ جو متعلق ہے ساتھہ اوسکی **جان** کہ اصل باب وجوب صلوٰۃ اور سلام مین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہہ آیہ کریمہ ہے

آیۃ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنی بدرستیکہ خدا اور اوسکی فرشتے درود بہیجتی ہین اوپر پیغمبر کے ای ایمان والو درود بہیجو تم اوپر اوسکے اور سلام بہیجو سلام بہیجنی کر **جان** کہ حق تعالی نی اس آیہ کریمہ مین اسناد کیا صلوٰۃ علی النبی کو طرف ذات کریم اپنی اور ملائکہ کے اور امر کیا مومنون کو ساتھہ صلوٰۃ اور سلام کے اوپر حضرت کی **اور** اقوال علما معانی صلوٰۃ مین متغایر ہین اور متفاوت **کہا** ابو العالیہ نے کہ تابعین سے ہی معنے صلوٰۃ خدا کے اوپر نبی کے ثنا اوسکی ہے اوپر اوسکی اور تعظیم اوسکی نزدیک ملائکہ کے **اور** معنی صلوٰۃ ملائکہ کے اوپر حضرت کی دعا کرنا اونکا اور درخواست کرنا درگاہ عزت سے اوسکو اور ایسا ہی مومنین سے کہ امر کی گئی ہین ساتھہ اوسکی اور مراد طلب زیادت اور برکت ہی اوسمین اصل اوسکی **اور** مقاتل نے کہا کہ صلوٰۃ من اللہ مغفرت اوسکی ہے اور صلوٰۃ من اللہ مغفرت اوسکی ہے اور صلوٰۃ من الملائکہ استغفار **اور** ضحاک

نے کہا کہ صلوۃ من اللہ رحمت اوسکی ہے اور ایک مین اوس سے مغفرت
بہی آیا ہے اور صلوۃ من الملائکہ دعا علیہ یعنی دعا بمغفرت اور رحمت اور خود
کار ملائکہ استغفار ہے مومنون کے لیے فرمایا حق تعالی نے ایۃ ق
یستغفرون للذین آمنوا یعنی مغفرت مانگتی ہین مومنون کے لیے
اور درباب اوسکے کہ منتظر بیٹہا ہو بعد نماز نماز دوسری کا آیا ہے کہ دعا کرتے
ہین اوسکے لیے ملائکہ اللہم اغفر لہ اللہم ارحمہ اور مبرد نے
کہا صلوۃ خدا سے رحمت ہے اور ملائکہ سے رقت ہے کہ باعث ہے اوپر استدعا
رحمت کے اور حلیمی نے کہا ہے کہ معنی صلوۃ علی النبی کے تعظیم اوسکی ہے او
معنی قول ہمارے کی اللہم صل علی محمد عظم محمدا ہین اور مراد تعظیم
اوسکی سے دنیا مین باعلای ذکر اوسکی اور اظہار دین اور ابقای شریعت کے
اور آخرت مین ساتہہ اجزال شوبت اور تشفیع حضرت کی درباره امت اور اقا
اوسکی مقام محمود مین اور قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا ہے کہ فایدہ صلوات
بہیجنی کا اوپر آنحضرت کی رجوع کرتا ہے طرف مصلی کی ازجہت دلالت کرنے
اوسکی اوپر نصوع عقیدت اور خلوص طویت اور اظہار محبت کے اور مداومت
اوپر طاعت اور معرفت حق وساطت کی اور احترام واسطہ کا کہ ذات شریف حضرت
کی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دعا کرنا آنحضرت کو اور استدعا فیض اور خیر وبرکت
کا اوسکی لیے حقیقت مین دعا ہے خلق کے لیے فایدہ اختلاف ہے حکم صلوۃ
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ فرض ہے یا مستحب مختار وہ ہے کہ فرض ہے
اس واسطے کہ ظاہر امر وجوب کے ساتہہ ہے ولیکن فی الجملہ اگرچہ تمام عمر مین ایکبا
ہو جیسا کہ شہادت بہ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بس واجب ہو غیر ہوکر
کہ ساقط ہوتا ہے ساتہہ اوسکی حرج نے تخصیص عدد اور وقت معین کی او

یہی فایدہ امر بصلوٰۃ کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکافات اونکی احسان
کی ہے اور احسان اونکی دایم اور مستمر پس متاکد ہووے جس وقت کہ ذکر کیا جاوے اور
کہا ہے صاحب مواہب نے کہ اطلاق کیا ہے قدوری نے کہ قول بوجوب صلوٰۃ
ہر بار کہ ذکر ہووے مخالف اجماع ہے اور بعض نے کہا ہے ہر مجلس میں
ایک بار اگرچہ ذکر شریف مکرر ہووے اور زمخشری سے یہی حکایت کیا گیا ہے
اور بعضون نے کہا ہے واجب ہے دعا مین اور اکثر اوسپر ہین کہ مستحب ہے
اور امر یہہ واسطے استحباب کے ہے اور مذہب شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ
اللہ علیہ کا یہہ ہے کہ اگرچہ ایکبار فرض ہے اور اکثار اوسکا واجب اور ہر بار
مستحب یہہ صورت رکھے ولیکن لایق بحال محب مشغوف وہ کہ اس مستحب کو بمنزلہ
واجب جانے اور ساتھ تقصیر کے اوسمین از خود راضی نہو اور بوقت
اطلاع کے اوسکی فواید پر عجب ہے طالب سے کہ غایت بذل وجہد اوسمین
نکرے اور معلوم کیا چاہیے کہ احادیث کیفیت صلوٰۃ مین درمیان تشہد
کے واقع ہوی ہین ساتھہ صیغون مختلف کے لایا گیا ہے اگر ساتھہ اس
صیغہ کے پڑہین کفایت ہے یعنی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اور
ایسا ہی سنا گیا ہے بعض مشایخ سے اور اگر اول مین کہے وَصَلِّ عَلَيْنَا
مَعَهُمْ اور ثانی مین وَبَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ جیسا کہ بعض طرق مین
آیا ہے بہتر ہووے اور اختلاف کیا ہے افضل صلوٰۃ مین کہ کس طریق پر ہے
اکثر اوپر اوسکی ہین کہ یہہ صیغہ ہے جو نماز مین پڑہتے ہین کہ افضل حالات ہے

اور بعض نے کہا جو چیز کہ مشتمل ہو ساتھہ زیادتی کمیت اور فضل کیفیت کے
اور بعضون نے کہا ہے کہ اس صیغہ کو کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَ مُسْتَحِقُّہٗ اور امثال اوسکی اور شیخ رحمۃ
اللہ علیہ نے رسالہ صلوتیہ مین صلوۃ اور اوسکی صیغون سے وہ جو حاصل ہوا ذکر
کیا ہے و باللہ التوفیق **وصل** ہو اطن کہ وارد ہی اونمین صلوۃ اوپر
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تشہد اخیر سے صلوۃ سی جیسا کہ گذرا
اور معلوم ہوا کہ وہ فرض ہے شافعی کے نزدیک اور بعض آئمہ دیگر کے اور
جمہور کے نزدیک مستحب ہے بعد از تشہد قبل الدعا اور وجوب اوسکی بین
تشہد اول مین دو قول ہین اظہر منع ہی بجہت بنا اوسکی اوپر تخفیف کے اور
استحباب صلوۃ سے تشہد اول مین دو قول ہین اور وجوب اوسکی مین تشہد
اخیر مین ہے دو رای ہین اصح وہ ہے کہ سنت تابعہ ہے اور یہہ سب اقوال شافعیہ
کے ہین اور حنفیہ کے نزدیک صلوۃ درای تشہد ثانی کی نہین ہے اور سنت ہے
اور اگر تشہد اول مین سہو آ پڑے سجدہ سہو واجب ہووی از جہت تاخیر قیام
کے اور ابن عطا نے کہا ہے کہ دعا کی ارکان اور اجنحہ اور اسباب اور اوقات
ہین - پس جو موافق ہوئی ارکان قوی ہوتی ہے دعا اور اگر موافق ہوئے
اجنحہ پرواز کرتی ہی طرف آسمان کے اور اگر موافق ہوئے مواقیت فیروز ہے
پاتی ہے اور اگر موافق ہوئی اسباب جلد پہنچتا ہے ساتھہ مقصود کے پس ارکان
دعا کی حضور قلب اور رقت اور فروتنی اور پہنانا عضہ کا اور تعلق قلب بجناب
حق اور قطع ماسوا ہے اور اجنحہ دعا کی صدق اور مواقیت اوسکی اسحار
ہین اور اسباب اوسکی درود اوپر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور
حدیث مین آیا ہے جس دعا کی کہ اول و آخر درود ہووی رد نہین کیجاتی

اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ ہر دعا محجوب ہی زیر آسمان جب درود بہیجی جاوی اوپر میری صعود کرتی ہی اوپر آسمان کی اور اوکہ صلوة بعد از دعای قنوت ہی اور سند اوسکی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ولد اپنی حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو قنوت اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ الخ اور آخر اوسکی مین آیا ہی صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ اور یہہ نزدیک شافعی کی ہی اور باب صلوة مین ذکر اوسکا آویگا اور مواطن صلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی خطبہ جمعہ ہی اور عقیب اجابت موذن اور بعض کتب مین عقب اذان اور اقامت اور اجابت بہی آیا ہی اور اثنای تکبیرات عیدین ذکر کیا اوسکو مواہب مین اور مذہب شافعی کی اور نزدیک دخول مسجد اور خروج کی اوس سی روایت کیا ہی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آتی مسجد مین درود بہیجتی پہر فرماتی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یعنی یا اللہ بخش میری لئی گناہ میری اور کہول میری لئی دروازی اپنی رحمت کی اور جب باہر آتی درود بہیجتی اور پہر کہتی پہر فرماتی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ یعنی یا اللہ بخش میری لئی میری گناہ اور کہول میری لئی دروازی اپنی فضل کی اور تلبیہ احرام حج اور عمرہ مین اور اوپر صفا اور مروہ کی اور نزدیک اجتماع اور تفرق کی واسطی امن کی غیبت سی اور نزدیک صباح اور مسائی اور نزدیک فراموش کرنی چیز یا بات کی درود بہیجی وہ چیز یاد آجاوی تجربہ اسکا فراموشی سخن مین بہت کیا گیا ہی اور نزدیک قبر شریف کی کہ اولی اور اقرب مواطن صلوة کا ہی اور بعد از نماز اور رسہ شیخ عبد الحق علیہ الرحمہ

سو بعض فقرای سلسلہ شریفہ قادریہ سے اجازت ہی کہ بعد ہر نماز فرض الفعل
کی تین مرتبہ کہی و باللہ التوفیق اور نزدیک قیام کے منام سے صلوۃ اللیل
کی لئی اور عقیب وضو اور حمد کے اور بعد از تہجد اور روز جمعہ اور شب
جمعہ مین خصوصاً بعد از نماز جمعہ اور پنجشنبہ اور روز شنبہ اور یکشنبہ مین
اور ہر ایک ان ایام سے احادیث وارد ہوی ہین اور وقت سحر ین اور
اور نزدیک دیکھنی کعبہ زادہ اللہ شرفاً کے اور نزدیک استلام حجر اسود
کے اور طواف اور التزام اور مواقف حج مین اور نزدیک مشاہدہ آثار
نبویہ اور مواطن حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مثل مسجد قبا
اور وادی بدر اور جبل اُحد اور مساجد نبویہ اور سوا سے اوسکی اور نزدیک
بیع و شرا کے اور نزدیک کتابت وصیت اور ارادہ سفر اور رکوب راحلہ اور
نزول منزل اور بازار سے نکلنی اور آنے مین اور نزدیک طریان شغل اور غفلت
کے اور نزدیک حضور دعوت اور رجوع کے دعوت سے اور نزدیک آنے
اور نکلنی کے گہر سے اور نزدیک نزول حاجت اور نزدیک خوف
اور احتیاج کے اور نزدیک بہاگنی لونڈی اور غلام کے بلکہ گم ہونے
ہر چیز کے اور نزدیک غم اور شدت اور دفع طاعون اور خوف غرق کے
اور نزدیک سوجانی بانو کی اور نزدیک کہانی متولی کی تا جو ملادی اور حدیث
بیچ اس باب مین لاتی ہین اور نزدیک پانی پینی کے ظرف سے اور نزدیک
نہیق حمار کے اور مشہور او سمین استعاذہ ہے شیطان سے اور درود بھیجے
پر سے تا دفع شر اور طلب خیر دونو واقع ہوں اور بعد از وقوع ذنب تا کفارہ
اوسکا ہو وے اور نزدیک ملاقات برادر مسلمان کے یا مصافحہ کے اور ہر اجتماع
مین کہ خدا کی واسطے واقع ہو اور شعار اسلام سے ہو اور نزدیک ختم

قرآن کی اور دعای حفظ قرآن مین اور نزدیک افتتاح کلام غیر منتہی عنہ کے اور ابتدای درس علم مین خصوصا حدیث اور نشر علم اور وعظ اور قرات حدیث مین اولا و اخرا اور نزدیک استحسان کسی چیز کے اور بعض علما نے مقام تعجب مین مکروہ رکھا ہے اور جا ہی کہ تلفظ اور کتابت مین سلام کو ساتھہ صلوۃ کی ضم کرے **تنبیہ** صلوۃ اوپر حضرت کی جمیع اوقات مین مستحب ہی اور مستحسن خصوصاً روز جمعہ مین کہ افضل ایام اسبوع ہے اوسمین امر باکثار درود کی واقع ہوا ہے اور ساتھہ وصول اوسکی جناب نبوت مین اور ساتھہ قبول کے آنحضرت سے بشارت پہنچی ہے ۔ حدیث صحیح مین آیا ہے اَكْثِرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ یعنی بہت بہیجو صلوۃ اوپر میرے دن جمعہ اور رات جمعہ مین اور سید اور صاحب مواہب نے ابن قیم سے وجہہ مناسبت کی نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الانام ہین اور روز جمعہ سید الایام پس صلوۃ اوپر حضرت کی اوسدن مین مزیت اور مناسبت رکھے کہ غیر اوسکی مین نہین ہے یا حکمت اور کہ ہر چیز اور نعمت کہ پہنچی ہے دنیا اور آخرت مین بیچ ہے اوپر دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچی اور اعظم کرامت کہ حاصل ہوتی ہی حضرت کو روز جمعہ مین حاصل ہوتے ہی اور حور اور قصور جنت اور دیدار مولی تعالی و تقدس آخرت مین اوسی دن مین حاصل ہوتا ہے اور نام اوسکا آخرت مین یَوْمُ الْمَزِيْدِ ہے اور دن ہے کہ جمع ہوتی ہے اوسمین خلق عالم اور اسعاف کرتا ہے خدای تعالی اوسمین مطالب اور حوایج اونکی اور رد نہین کرتا سایل کو اور قبول کرتا ہے دعا کو اور یہہ سب حاصل نہین ہوتا انکو مگر بسبب وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس شکر اور حق

نعمت شناسی اور ادای قلیل حق آنحضرت سے وہ ہے کہ اکثار صلوٰۃ کرین
اوپر اونکی اسدن اوراتہین و اسلم **وصل** معلوم ہووے کہ فوائد
اور فضایل اور نتایج اور ثمرات صلوٰۃ کے خارج حد حصر اور بیان سے
ہین اور جمیع خیرات اور برکات دنیا اور آخرت کو شامل اور مستضمن اور اصل
اوسکی امتثال امر الٰہی تعالیٰ شانہ اور موافقت اوسکی اور ملائکہ عظام علیہم السلام
کے ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اور احادیث صحیحہ مین آیا ہے کہ مَنْ
صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا یعنی جو کوی میرے اوپر
ایکبار درود بھیجی درود بھیجی اللہ اوپر اوسکی دس بار وجہ بالاتر اور عظیم تر
اوسے ہے کہ رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ اوپر کسیکے صلوٰۃ اور رحمت اور برکت
بھیجی اور ابو طلحہ سے روایت ہے کہ کہا ایک بار آئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ایکدن اور حال آنکہ ظاہر ہوتی تھے اثر سرور بشرہ مبارک حضرت مین کہا
یا رسول اللہ آجکی دن اثر ذوق و سرور کا روے پر نور مین تابان تر ہے
سبب کیا ہے فرمایا آئی جبرئیل اور کہا آیا راضی نہین کرتا تجھی یا محمد کہ پروردگار
تیرا کہتا ہے درود نہین بھیجتا اوپر تیرے کوے امت تیری مگر وہ کہ بھیجون
مین اوپر اوسکی دس صلوٰۃ اور سلام اور دوسرے حدیث مین آیا ہے
کہ ناجی ترین لوگون کا اہوال اور شرور روز قیامت سے بیشترین تمہارا ہے
صلوٰۃ بھیجنی مین اوپر میرے اور بالجملہ صلوٰۃ اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے منبع انوار و برکات اور مفتاح تمام ابواب خیرات اور سعادات ہے
اہل سلوک کو آنا اس باب مین موجب فتح عظیم اور مواہب شریفہ کا ہے اور
بعضے متاخرین مشایخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نے فرمایا ہے کہ طریق سلوک اور

تحصیل معرفت قرب الہی کا زمان فقدان وجود اولیاء مرشد متصرف کی التزام
کی ہر شریعت کا ہی ساتھہ ادامت ذکر اور کثرت صلوۃ کی اوپر حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کثرت اشتغال صلوۃ سے ایک نور باطن مین
پیدا ہووی اور فیض اور اعانت اور امداد آنحضرت سی بیواسطہ پہنچی
اور حسن بصری نے کہا ہے کہ جب بندی نے اللہم کہا گویا خدا سے
تعالے کو ساتھہ تمام اسمار الہی کے یاد کیا اور جب صلی علی محمد کہا
بحر فضل حضرت رسالت پناہی مین غوص کیا اور ساتھہ علی آلہ واصحابہ
کی بحار فضایل اور کمالات اونکی مین پڑا آخر بعد از غوص اور غوص کے
ان بحار نامتناہی مین محروم اور مایوس بر آنا کیا صورت رکھی اور جس وقت
کہ اس فقیر کو ساتھہ سفر مدینہ منورہ کے وداع کیا فرمایا جانو کہ اس سفر
مین بعد ازا داکرنے فرایض کے کوسے عبادت بالاتر صلوۃ سے اوپر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین ہے جب تعین عدد سے پوچھا گیا فرمایا
شیخ اجل اکرم قطب الوقت عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہہ
عدد معین نہین اتنا پڑہو کہ ساتھہ اوسکی رطب اللسان اور ساتھہ رنگ اوسکے
مصبغ ہوجاؤ اور فوائد عظیمہ اور مطالب سنیہ سے وہ کہ صلوۃ اور سلام
امت کا پہنچتا ہے حضرت کو اور روایت کیا ہے ابو ہریرہ نے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام نہین بہیجتا میرے اوپر کوے
مگر وہ کہ اولٹا بہیجتا ہے خدا تعالی اوپر میرے روح میرے تا وہ کہ رد کرتا
ہون اوپر اوسکی سلام اوسکا اور جواب اوسکی سلام کا کہتا ہوتین اور
دوسرے حدیث مین ابو ہریرہ سی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا جو کوے کہ درود بہیجتا ہے اوپر میرے دور سے پہنچایا

عانی اپنے میری طرف یعنی ملائکہ پہنچاتے ہین اور حدیث ابن مسعود مین
آیاہے کہ فرمایا آنحضرت نے بدرستیکہ واسطے حق تعالی کے فرشتے ہین سیاحت
کنندہ زمین مین پہنچاتے ہین مجھی امت میری سے سلام اور بعض روایات
مین آیاہے کہ نام اوسکا بہی لیتے ہین اور کہتے ہین یارسول اللہ فلانا فلانے
کا بیٹا اوپر آپ کے عرض صلوۃ اور سلام کرتاہے **بیت** جان میدہم درآرزو
ای قاصد آخر باز گو + در مجلس آن نازنین حرفی کہ ازما میرود + اور
اعظم فواید اور اتم رغایب سے حصول شرف رد سلام کہ سنت مستمرہ بلکہ فرض
مقررہ ہے اور کونسی سعادت بالاتر اوس سے ہی کہ دعای خیر اور سلام
آنحضرت سی شامل حال کیسکی ہووی اگر تمام عمر مین ایکبار بہی حاصل اوسکو
ہووی موجب صد ارکرامت اور مثمر فراوان برکات ہی **ابیات** ہر سلام
مکن رنجہ درجواب آن لب + کہ صد سلام مرا بس یکی جواب بود + زہی
سعادت آنکس کہ یارش آرد یاد + دم زہند غم و محنت الم آزاد اور فواید
صلوۃ سے اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باز رکہنا ملکین کا کتابت
ذنوب سے تین دن تک اور منع اغتیاب لوگون کا مصلی کو اور آنا مصلی
کا نیچے سایہ عرش کے قیامت کی دن اور گرانی میزان اعمال کے اور امن عطش
سے اور تکثیر ازواج جنت مین اور حصول رشد اور ہدایت دنیا اور آخرت مین
اور اشتمال صلوۃ کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ذکر الہی
عز اسمہ کے اور تضمن اوسکا شکر نعمت حق عز وعلا کو اور معرفت حق اور
نعمت اوسکا اور اقرار ساتہ اوسکی ذکر کیاہے ان سب کو فاکہی رحمۃ
اللہ علیہ نے رسالہ آداب زیارت مین کہ جذب القلوب مین وہان سی منقول ہے اور
اس جگہہ اس کتاب مین اتفاق نقل کا پڑا اور حکایات اور فواید زوائد بہی

بہی مذکور ہین کہ وقت ساتہہ ذکر اونکی اتساع نہین لاتا ایک اون حکایات سے
کہ شیخ احمد بن ابی بکر محمد رواد صوفی محدث اپنی کتاب مین کہ شیخ مجدالدین
فیروزآبادی سے باسانید کہ اوسکو حاصل ہین روایت کرتا ہے اور اس جگہہ بامید
اوسکی کہ طالب اوسی ورد اپنا کرے ثبت ہوتا ہی لاتا ہی کہ ایکدن شبلی قدس
سرہ اوپر ابوبکر مجاہد کے کہ علماء وقت اور آئمہ عصر اپنی سے تہا آیا ابوبکر
بجہتہ اکرام اوسکی کہڑا ہوا اور اوسکی ساتہہ معانقہ کیا اور درمیان دو چشم
اوسکی بوسہ دیا حاضرین نے کہا کہ یا سیدی یہہ معاملہ شبلی کے ساتہہ کرتا
ہی تو اور حال آنکہ تو اور جو کوئی کہ بغداد مین ہے اوسکو مجنون پکارتے
ہین کہا مینی نہین کیا مگر وہ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکہا مینے
خواب مین — دیکہتا ہون — کہ شبلی آگے پیغمبر خدا کی آیا اور پیغمبر صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم بمجرد دیکہنی اوسکی کہڑے ہوئی اور اوسی گلی سے لگایا
اور درمیان دو چشم اوسکی بوسہ دیا پس کہا مینے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یہہ معاملہ ساتہہ شبلی کے کرتے ہین آپ نے فرمایا ہان وہ بعد
از نماز یہہ آیت پڑہتا تہا آیہ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ
اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ الآیہ اور بہی اوسکی درود اوپر میرے
بہیجتا تہا اور پڑہنا اس آیہ کا پیش از شروع صلوۃ متعارف مجالس موالید
اہل حرمین شریفین کا ہے زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً اور بہی اوس سے
یہہ آیت بہی پڑہتا تہا آیہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى
النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا بعد از ان
ساتہہ امتثال اس امر کے شروع صلوۃ مین کرتا تہا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ وصل شک نہین کہ اوپر اندازہ فضایل

اور فوائد کے درود اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مدح اور ثواب فاعل اوسکا کہ وارد ہوا قبائح اور مضار ترک اور ذم اور عقاب تارک اوسکا بھی ثابت ہو ویگا اسواسطے ہر عمل کہ فضیلت اور ثواب اوسکا عالی تر اور کامل تر اور ترک اوسکا قبیح تر اور مذموم تر اور عقاب اوپر اوسکی شدید تر اور قوی تر **اور** حدیث علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان البخیل اور ایک روایت مین البخیل کل البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی یعنی بخیل سخت تر اور کامل تر وہ کہ ذکر کیا جاؤن مین نزدیک اوسکی اور درود نہ بھیجی اوپر میرے **اور** اس مقدار صرف وقت اور استعمال زبان بصحت اور شکر نعمت میرے مین نہ کرے کہ ثواب اوسکا عظیم تر اور وافر تر صرف مال اور افضل عتق رقاب ہے اور آسان تر اوس سے **اور** حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے کہ فراموش کیا درود کو اوپر میرے فراموش کیا طریق جنت کو **اور** دوسرے حدیث مین آیا ہے کہ خوار ہو جیو وہ مرد کہ آیا اوپر اوسکی رمضان اور گذر گیا پہلے اوس سے کہ بخشا جاوے یعنی رمضان مین چاہیے کہ وہ کام کرے کہ سبب مغفرت اوسکا ہو وے کہ وجود ان ایام کا غنیمت ہے اور موسم مغفرت ہے — اور خوار ہو جیو وہ مرد کہ پایا ان باپ اوسکی نے یا ایک نے اون دوسی بڑائی کو اور نہ لائی اوسی بہشت مین — یعنی چاہیے کہ ماں باپ کے خدمت کرے اور راضی رکھے اونکو خصوصاً کبرسن مین مستوجب دخول جنت کا ہو وے **اور** ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت منبر پر آئے اور فرمایا آمین پہر منبر پر آئے اور فرمایا آمین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ سبب کہنی ان آمینون کا کیا تہا فرمایا آنحضرت صلی

نہ ذکر کیا جاؤن مین نزدیک اوسکی اور درود نہ بھیجی اوپر میرے

[illegible]

اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جبریل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد جو کوئی نام لیا جاوے
نزدیک اوسکے آپ کا اور درود نہ بھیجے آپ پر اور مرے اور آتش مین آوے
اور دور ڈالتا ہے اوسکو خدا تعالی درگاہ قرب اور رحمت اپنی سے کہہ
آمین پس کہا مینے آمین اور یونہین کہا جبریل نے حق مین اوسکی کہ پایا رمضان
کو اور قبول نکیا گیا اوس سے اور جسنے کہ نیکی نکے ماں باپ کے ساتھہ
اور آیا ہے کہ جو کوئی بیٹھے مجلس مین اور درود کہے بخشا جاتا ہے
جو کچھہ کہ واقع ہووے اوس سے اوس مجلس مین **تنبیہ** گمان نہ
لیجاوین لوگ کہ مراد بذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجلس مین
فقط لیجانا نام شریف کا ہے بلکہ عام تر اور شامل ہے ذکر اسم اور
ذکر اوصاف اور احوال سنیۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اگرچہ
صراحۃً نام شریف مذکور نہووے **وصل** اختلاف کیا ہے درود بھیجنے
مین اوپر غیر سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور سایر انبیا علیہم
السلام کے اور مجموع اوسکا کہ سمجھا جاتا ہے کلام قوم سے تین قول ہین **ایک**
جماعت اوپر اوسکے ہے کہ جایز نہین صلوۃ اوپر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے شفا مین کہتا ہے کہ روایت کیا گیا ہے ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے کہ کہا جایز نہین صلوۃ اوپر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے اور مواہب مین کہا ہے کہ ثابت ہوئی ہے یہہ روایت
ابن عباس سے اور ایسی بہت روایتون مین ابی شیبہ وغیرہ سے
عدم جواز منقول ہے **قول ثانی** اس باب مین کہ مخصوص نہین بآنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا صَلُّوا عَلَی
الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِیْ یعنی درود بھیجو اوپر

انبیا کے کہ پہلی مجہسی ہین پس مبعث سے اللہ تعالی نے مبعوث کیا ازانکو جیسا کہ مبعوث
کیا بہیجی پس صلوۃ مخصوص ہے ساتہہ انبیا کے اور اونکی غیر پر جایز نہین اور
سفیان ثوری سے بہی منقول ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اوس
روایت مین آیا ہے کہ کہا لا ینبغی الصلوۃ علی احد الا النبیین
یعنی نہین سزاوار بہیجنا درود کا اوپر کسیکی مگر اوپر انبیا کے اور تیسرا
فرقہ کہتا ہے کہ صلوۃ بمعنی ترحم اور دعا ہے حضرت عزت جل جلالہ سے کہ
رحمت کرے اوپر بندے اپنی کے **وصل** انواع عبادت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین شک نہین کہ مقصود آفرینش عالم سے عبادت
ہے قولہ تعالی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
کہا اللہ تعالی نے اور نہین پیدا کیا مینے جن اور انس کو مگر واسطی عرفان اور
شناخت اپنی کے اور اختلاف علما ہے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین پیش از بعثت آیا متعبد ہتے ساتہہ کسی شریعت کی شرایع پیشینہ سے جمہور
اوپر اوسکی ہین کہ متمتع نہ تہی ساتہہ کسی چیز کے اوس سے بلکہ کرتے تہے
جو القا ہوتا تہا اونکی دلمین اور حکم کرتے تہی عقل اونکی ساتہہ اوسکی اور
بعض نے توقف کیا ہے اس مسئلہ مین اور صاحب مواہب نے مقصد
عبادات کو سات نوع پر ترتیب دیا ہے **اول** طہارت **دوسرے**
صلوۃ **تیسرے** زکوۃ **چوتہی** صوم **پانچوین** حج **چہٹی** دعا
ساتوین تلاوت **نوع اول** طہارت مین اور اوسمین چند اوصال
ہین **وصل** وضو اور مسواک اور مقدار آب وضو مین طہارت
بمعنی حسن اور نظافت ہے **وضو** بالضم مصدر و بالفتح آب وضو اور بمعنی
مصدر بہی آیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دونو لغت مین کبہی بمعنی مصدر

آوین اور کبھی بمعنی آب کذا فی القاموس **اور** اختلاف کیاہے علماے وقت
وجوب وضو مین بعض نے کہاہے کہ وجوب اوسکا مدینہ مین ہے **اور**
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور بعض اوقات
مین ایک وضو کے ساتھہ چند فریضہ بہی ادا فرمائی ہین **اور** ابن عبد البر نے
نقل کیا ہے کہ اتفاق اہل تفسیر او سیر کا ہے کہ غسل جنابت فرض کیا گیا اوپر
حضرت کی مکہ مین جبکہ فرض کیے گئی نماز اور **مسواک** سنت ہے سواک
ہے بمعنی مالیدن اور مالیدن دہن کے سواک بالکسر چوب دندان مال مسواک
مثلہ **اور** احادیث فضیلت اور استحباب مسواک مین بہت واقع ہوے ہین فرمایا
اگر نہوتا خوف مشقت اوپر امت کے واجب کرتا مین اوپر اونکی مسواک ہر نماز
کی لیے **اور** مستحب ہے کہ مسواک درخت اراک سے ہو وے **اور** مقدار
آب غسل اور وضو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا ہے کہ غسل ساتھہ ایک
صاع پانی کے کرتے تھے کہ پانچ مد ہے اور وضو ایک مد کے ساتھہ **وصل**
کبھی ہوتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعضای وضو ایکبار سے
زیادہ نہ دہوتے تھے تعلیم امت کی لیئے کہ اس قدر کافی ہی اور اقتصار
اوپر مقدار فرض کے کہ وضو بدون اوسکی درست نہین اور کبھی تین
بار دہوتے اور یہہ نہایت مرتبہ تطہیر اور مبالغہ ہے اوسمین اور اسباغ
وضو کہ اکثر احادیث مین امر اوسکی ساتھہ واقع ہوا نزدیک اکثر علما کے
یہی ہے **اور** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مضمضہ اور استنشاق
کبھی ساتھہ ایک غرفہ کے فرماتے تھے اور کبھی ساتھہ دو اور کبھی ساتھہ تین
کی جب کہ غسل اعضا مین کرتے تھے اور ایک غرفہ سے آدہا مضمضہ اور
آدہا استنشاق مین بکار لیجاتے تینون صورتون مین اسیطرح وصل فرماتے

اور جمع درمیان مضمضہ اور استنشاق مذہب شافعی کا ہے اور وہ اور صور
متعددہ سے متصور ہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ ساتہہ ایک غرفہ کے مضمضہ کرے
اور استنشاق پہر دوسرے غرفہ کے ساتہہ مضمضہ کرے اور استنشاق
یونہین تین بار کرے اور مضمضہ اور استنشاق وضو مین نزدیک آئمہ ثلثہ
کے سنت ہے اور امام احمد کے نزدیک فرض اور مسح سر مین اختلاف
ہی قدر واجب مین اوسکی امام شافعی اور ایک جماعت کی نزدیک واجب وہ
ہی جسپر اطلاق کیا جاوے مسح اگرچہ ایک بال ہو اور ایک روایت مین تین
بال اور امام مالک اور ایک جماعت اور پر اوسکی ہین کہ مسح تمام سر واجب
ہے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے ربع سر اور دلایل ان مذاہب کی مذکور
ہین ہر ایک کے محل مین اور غسل رجلین اکثر روایات مین مطلق آیا ہے بی ذکر
عدد کے لیکن مقید بقید تنقیہ اور تنظیف کے اور اسیواسطے بعضے قایل اوسکے
تثلیث کے نہین ہین یونہین مذکور ہے شرح ابن الہمام مین اور بعض
مین دہویا داہنیا پانو تین بار اور دہویا بائیا تین بار ظاہرا ہر وقت مین ساتہہ
ایک طریق کے واقع ہوا ہے واللہ اعلم اور تخلیل لحیہ مین عثمان اور عمار
رضی اللہ عنہما سے حدیث مروی ہے اور محدثین کو اختلاف ہے صحت اور
ثبوت اوسکی مین اور راجح جانب ثبوت ہے اور وہ سنت ہے امام ابوحنیفہ
اور شافعی رحمہ کے نزدیک اور امام احمد کے نزدیک بہی اور مذہب معروف کے
اور نزدیک بعض آئمہ اوسکی مذہب کے واجب ہے از جہت حدیث انس رضی
اللہ عنہ کے اور وقت اوسکا نزدیک دہونے موہنہ کے ہی اور نزدیک
امام کے مخیر ہے وقت دہونے موہنہ کے کرے یا وقت مسح راس کے اور
تخلیل انگشتان ہاتہہ اور پاؤن کی کبہی کرتے تہے آپ ہی سفر السعادت

اور وہ نزدیک ابی حنیفہ اور شافعی کے سنت ہے اور نزدیک امام احمد کے تخلیل
اصابع رجل مسنون ہے بے خلاف اور تخلیل اصابع یدین مین دو روایت ہین ایک
مین سنت اور دوسرے مین نہین اور مسح رقبہ مین یہہ حدیث آئی ہے
کہ فرمایا جو کوئی مسح کرے اوپر قفا کے ہمراہ سر کے نگاہ رکہا جاوے
غل روز قیامت سے اور اس حدیث کو مسند الفردوس مین ابن عمر سے روایت
کیا ہے و لیکن سند اوسکی ضعیف ہے اور نزدیک امام ابی حنیفہ رح کے مستحب
ہے اور اختیار بعض شافعیہ کے بہی یہی ہے اور آنحضرت کو رومال نہ تہا کہ ساتہہ
اوسکے اعضا بعد از وضو پاک کرین بطور عذر چہوڑتے تہے کہ آپہی خشک ہوتے تہے
اور مسح موتہہ کا بطرف ثوب کے آیا ہے اور حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے اسی پر دلالت کرتے ہے لیکن جامع ترمذی مین ان دو حدیثون
کو تضعیف کیا ہے اور کہا ہے کہ آنحضرت سے اس باب مین کچہہ بصحت نہین
پہنچا اور بعض کتب حنفیہ مین مذکور ہے کہ اگر بقصد اوتکبر نہو ویسے
کراہت نہی اور احادیث کہ اذکار وضو مین وارد ہوی ہین کچہہ اونسے
بصحت نہین پہنچا بلکہ محدثین نے بوضع اون حدیثون کی حکم کیا ہے اور
منقول سلف سے شروع وضو مین یہہ لفظ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْم
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَام اور آخر وضو مین لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

وصل مسح خفین مین جاننا چاہیے کہ کتب ائمہ حدیث مین کتب ستہ
وغیرہ سے مذکور ہے بروایات متعددہ اور طرق مختلفہ کے کہ پیغمبر صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر اور حضر مین مسح موزہ فرماتی تہے اور
تصریح کیا ہے حفاظ نے کہ حدیث مسح خفین متواتر ثابت ہوی ہے

کرنگ اور شنہ کو او سمین ملہ نہین اور منکر اوسکا نزدیک صاحب ہدایہ مبتدع اور سرخی کے نزدیک کافر اور جاننا چاہیے کہ علمانے اختلاف کیا ہے کہ مسح افضل ہی یا غسل اکثر جماعت اوپر اوسکی ہے کہ غسل افضل ہے اسواسطے کہ غسل عزیمت ہے اور مسح رخصت اور اخذ بعزیمت افضل ہے عمل برخصت سے اور صواب وہ ہے کہ مسح اور غسل دونو مشروع ہین اور برابر اور ایک دوسرے سی افضل اور ارجح نہین **وصل** تیمم مین — تیمم ثابت ہی بکتاب اور سنت اور اجماع سے اور خصایص اس امت سی ہے اور آنحضرت اوپر ہر زمین سے کہ نماز ادا کرنا چاہیتے خواہ سنگ خواہ خاک خواہ ریگ تیمم فرماتے اور فرق خاک اور رمل اور غیر اوسکی مین نکرتے اور تیمم حکم وضو کا رکھتا ہے کہ ایک تیمم کے ساتھہ چند نماز ادا کرنا اسکی جایز ہے کہ ساتھہ وضو کی اور کیفیت تیمم کی دو ضربہ ہین ایک مونہہ کے لیئے اور دوسرا ذراعین کے لیٔ مرفقین تک **وصل** غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین **غسل** بفتح شستن و بضمتین و سکون اسم اور غسل بالکسر سر شوے مانند گل اور خطمی وغیرہ کے — اغتسال غسل لانا غسول بالفتح آب غسل — مغتسل ہے ایسے ہی اور جای غسل مغسل بکسر سین جای مردہ شستن — غسالہ بالضم آب دست در و شستہ یعنے مستعمل غسیل مغسول شستہ یہہ معانے لغویہ اس لفظ کے ہین اور حقیقت اغتسال کے شرع مین غسل جمیع اعضا کا ہے اور اجرا پانی کا اوپر اور اختلاف کیا ہے وجوب دلک مین ساتھہ ہاتھہ کے نزدیک اکثر علما کے واجب نہین اور مذہب ہمارا ہے یہی ہے اور جماع ہے اوپر عدم وجوب غسل کے مین التجا مین لیکن وضو مستحب ہے اور پاک کرنے اعضا مین بتفرقہ اختلاف ہے — حدیث میمونہ مین آیا ہے کہ میمونہ رضی اللہ عنہا بعد

ازغسل حضرت کو جامہ دیتے تہین کہ ساتہہ اوسکی پانی اعضا سے خشک کرتے تہی
اور بعض نے کہا ہے کہ مکروہ ہے ضعیف ہین اور مباح ہے سنتا ہین
نوع دوسرے نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جان کہ
نماز افضل اور اشرف اور اتم اور اکمل عبادات کی ہے کہ جمع ہوی ہین
اوسمین سجود اور قیام اور قرارت اور قعود عبادات اور عبودیات سی کہ غیر
اوسکی مین جمع نہین طہارت اور صمت اور استقبال اور استفتاح اور تکبیرات
اور رکوع اور سجود اور تسبیح اور دعا اور توجہہ اور حضور اور خشوع اور خضوع
کہ ہر ایک اونسی عبادت ہے تنہا کیا جای جمعیت ان سب کے اور فرضیت
نماز کے شب معراج مین ہوی ہے کہ پہلی پچاس کا حکم ہوا تہا بعد ازان پچاس
سی پانچ تک آیا اور حکم ہوا کہ یہہ پانچ پچاس کے حکم مین ہین کہ تبدیل نہین پاتا
قول نزدیک میرے وصل تعیین اوقات صلوۃ خمسہ مین تعیین اوقات
صلوۃ بعد از رجوع آنحضرت کی ہے معراج سے اور بعض نے کہا ہے کہ پیش
از ہجرت ساتہہ بیان جبریل علیہ السلام کے اور پیچہی اوس سے ساتہہ بیان حضرت
کے پس ندا کی کہ الصلوۃ جامعۃ اور جمع ہوئے صحابہ اور امامت کی جبریل
نی پہلی دن اول وقت ادای ظہر کیا اوس وقت کہ افتاب نے زوال قبول کیا بعد ازان
امامت کے اور ادا کیا عصر کو اوس وقت کہ سایہ شخص مثل اوسکی ہوا اور مغرب
اوس وقت کہ افتاب نے غروب کیا اور عشا اوس وقت کہ غروب کیا شفق نے اور
صبح اوس وقت کہ ظاہر ہوی فجر — دوسرے دن پہر جبریل آئی اور امامت کی اور پڑہا
ظہر کو وقت بلوغ ظل شے کی اوسکی مثل کو اور پڑہے عصر وقت بلوغ ظل
مثلین کو اور مغرب وقت غروب افتاب اسی جگہہ دونو دن ایک وقت مین پڑہا
اور عشا ثلث یا نصف لیل تک — شک راوی ہے اور فجر بوقت اسفار

تنبیہ سابقا حدیث امامت جبریل علیہ السلام مین گذرا ہے کہ ندا دیے
الصلوۃ جامعۃ اور یہہ پیش از شریعت اذان تہا اور اذان مدینہ مین شروع
ہوئی سنہ اولی مین ہجرت سے یا ثانی مین **اور** تحقیق وہ ہے کہ آنحضرت نے
شب معراج مین کلمات اذان سنی تہے لیکن حکم نہوا کہ ان کلمات کو اذان مین
نماز کے لئے کہیں اور آنحضرت نے مکہ مین بے اذان نماز پڑہے ہی تا مدینہ مین
آئے اور اس باب مین ساتھہ اصحاب کے مشاورت فرمائی اور بعض اصحاب نے
اذان کو خواب مین سنا پس دیکہے آئے کہ وہ کلمات کہ اوپر آسمان کے سنے
تہے اوپر زمین کے سنت اذان کی ہو وین واللہ اعلم **وصل**
افتتاح آنحضرت مین نماز کو — احادیث مین آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نماز کے لئے کہڑے ہوتے اللہ اکبر فرماتے اور پیش از
تکبیر نیت اوپر زبان کے یا اور کوئی لفظ مروی نہین ہے **اور** محدثین
کہتے ہین کہ نیت ساتھہ زبان کے پڑہنا بدعت ہے نہین کیا ہے اوسکو آنحضرت
نے اور نہ کسی نے اصحاب اونکے سے **اور** فقہا اختلاف رکہتے ہین تلفظ مین
ساتھہ نیت کے بعضے اوپر اوسکی ہین کہ بدعت ہے اس لیئے کہ منقول نہین فعل
اوسکا آنحضرت سے اور بعضے کہتے ہین مستحب ہے اس لیئے کہ وہ عون ہے
اوپر استحضار نیت قلبی کے اور موجب جمع ہے درمیان عبادت لسانی
اور قلبی کے اور قواعد شرع اور ضرورت عقل سے معلوم ہوا ہے کہ اگر دل
ساتھہ زبان کے جمع ہو وے اتم اور اکمل ہو **اور** ساتھہ تکبیر کے دونو ہاتھہ
اوٹہانے اکثر احادیث مین ایسا ہے واقع ہوا ہے **اور** بعض احادیث مین تا تمام
تکبیر رفع یدین سے بہی وارد ہے **اور** اوٹہانا ہاتھون کا اکثر تا بگوش
اور احیانا تا بدوش ہوتا تہا بعد ازان دہنا ہاتھہ اوپر بائین کے زیر سینہ کے

ناف شافعی کے نزدیک اور زیر ناف امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور بعض اصحاب
شافعی کے اور یو ہین ہے مواہب مین اور ہدایہ مین مذہب شافعی بالای
سینہ کہا ہی بعد از ان دعای استفتاح سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک اور
اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ آخر تک اور سوائی اوسکی اور شافعیہ اوسکو کلاً
اور بعضاً نماز فرض اور نفل سب مین پڑہتی ہین اور ابو حنیفہ کی نزدیک
بنوافل اور صلوۃ لیل ہی اور فرض مین غیر از سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ نہین ہے
بعد از ان استعاذہ اور کہتی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
اور بعد از استعاذہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ باخفا بعد از ان فاتحۃ
الکتاب پڑہتی اور آخر فاتحہ مین آمین کہتی نماز جہری مین بجہر اور سری مین بخفیہ اور
مقتدی بہی بموافقت آمین کہتے اور مذہب امام ابو حنیفہ اخفا ہی مطلقاً اور
بعد از فاتحہ سورہ پڑہتی نماز صبح مین قراءت دراز فرماتی مقدار ساٹھ آیت کی
سو تک اور کبہی تخفیف قراءت بہت کرتی اور نماز جمعہ مین سورہ جمعہ اور منافقون
پڑہتی اور کبہی سبح اسم اور غاشیہ اور جب قراءت سی فارغ ہوتی اور تکبیر کہتے
اور رکوع مین جاتی تکبیر کہتے بی رفع ہمارے نزدیک اور با رفع شافعی کے
نزدیک اور رکوع مین دونو کف دست کو اوپر زانو کے سخت کرتے اور درمیان
اونگلیون کے تفریج اور کہنیون کو پہلو سے دور اور پشت کو سیدہا اور سر کو برابر
پشت اور تین بار سبحان ربی العظیم کہتے اور سجدہ مین ہاتون کو پہلو سے
دور رکہتی جیسا کہ ظاہر ہوتی بیاض البطین اور بازوا و شکم کو زانون سی دور رکہتے
جیسا کہ بزغالہ اوسمین سی نکل جاوے اور سجدہ مین سر کو درمیان دو نو
کف کی رکہتی اور قومہ اور جلسہ ہے اوپر اندازہ رکوع کے ہوتا تہا اور کبہی اوس
قدر کہ لوگون کو وہم ہوتا کہ نماز کو فراموش کیا اور احادیث باب اطمینان

اور اعتدال رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین بہت وارد ہین اوسنے
اوسکا وہ ہے کہ استخوان پشت سیدہے کریے اور قومہ اور جلسہ سنت ہے
وصل اور جب تشہد مین بیٹہتی بایان پانو فرش کرتی اور اوسپر بیٹہتی
اور داہنی پانو کو نصب کرتے قول امام اعظم یہے ہی اور امام شافعی کے
ہان بہی یہی ہے قعدہ اولی مین اور ثانیہ مین تورک **اور** جب تشہد پڑہتے دونو
ہاتہہ اوپر دونو رانو کی رکہتی اور عقد اور اشارت ساتہہ ہاتہہ داہنے
کی کرتے نزدیک شافعی کے بعقد ترپن **اور** صورت اوسکی وہ ہے کہ انگلیون کو بند
کرے مگر مسبحہ کہ اوسکو بسط کرے اور طرف ابہام نزدیک اسفل مسبحہ
اور جانب کف دست سے رکہے ایسا ہے تعبیر کیا ہی علمار شافعیہ نے عقد
پنجاہ وسہ مین **اور** نزدیک امام ابو حنیفہ کے بعقد تسعین یعنے نوی کے
اور صورت اوسکی قبض خنصر اور بنصر اور بسط مسبحہ اور رکہنا ابہام کا ہے
اوپر انگشت وسطی کے **اور** نزدیک امام مالک کے قبض سب انگلیون داہنے
ہاتہہ کا اور بسط سبابہ اور تحریک اوسکی **اور** وقت اشارہ کا بعض کے
نزدیک وقت تلفظ الا اللہ کے ہی **اور** بعضون کے نزدیک وقت تلفظ
بکلمہ اللہ کے **اور** مشہور وہ ہی کہ نزدیک نفی کے انگشت اوٹہاوی اور نزدیک
اثبات کے رکہی **اور** خطاب السلام علیک ایہا النبی مین دو سوال کئی ہین ایک
وہ کہ خطاب بہ بشر کرنا نماز مین منہی عنہ اور مفسد نماز ہے **اور** جواب دیا ہے
کہ یہہ خصایص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی اور حقیقت مین یہہ جایز
نماز مین اگرچہ بصیغہ خطاب ہے **اور** ساتہہ اس تقریر کے حاصل ہوا جواب
سوال دوسرے سی کہ کہتی ہین کیا حکمت ہے عدول مین غیبت سے طرف خطاب
کی باوجودیکہ مقتضای سیاق لفظ غیبت ہے **اور** صیغہ صلوٰۃ مین رواۃ

متعددہ آئے ہین اور کافی اسی قدر ہے کہ پڑہتی ہین اور دعائین بعد از درود احادیث مین بطرق متعددہ روات سی آئی ہین بنابر تطویل نہین لکہی گئین اور بعد از فراغ نماز دو سلام دینا راتبہ دایمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہا کہ پندرہ تقریبًا مشاہیر صحابہ سے اور علما اونکی نے روایت کیا ہی **وصل** بیان اذکار اور دعوات مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از صلوٰۃ پڑہتے تہی ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا جب آنحضرت نماز سے پہرتے تہے یعنی سلام دیتے تہی استغفار کرتے تہی تین بار اور پڑہنا معوذات کا بہی آیا ہے اور یہہ حدیث غایت صحت مین ہے اور مشہور ترین اذکار بعد از فرایض ذکر معقبات ہے یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور مشاہیر اوراد سی پیچہی نماز فرض کی پڑہنا آیۃ الکرسی کا ہی جیسا کہ سنن نسائی مین لایا ہی اور طبرانی نے قل ہو اللہ احد بہے زیادہ کی ہی **وصل** بیان سجدۂ سہو مین – جاننا چاہیے کہ نسیان اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال مین اوس چیز مین کہ متعلق باخبار و ابلاغ ہے جایز نہین باتفاق لیکن افعال مین کیا نماز اور کیا اوسکی غیر مین اختلاف ہے مختار نزدیک اہل حق کے جواز ہے اوسکا اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہے کہ پانچ موضع مین مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سہو فرمایا ہی نماز مین تمام عمر مین اور غیر اس سی ثابت نہین ہوا **پہلی** نماز ظہر تہے کہ تشہد اول مین نہ بیٹہی اور اوٹہی جب تمام کیا نماز کو دو سجدے کیے اور سلام پہیرا – **دوسرے** ایک مرتبہ پہر رکعت دوسرے مین نماز ظہر سے یا پچہلی مین سلام پہیرا اور روایت کی بعد از ان یاد کیا اور تمام فرمایا اور بعد از سلام دو

سجدہ کیے اور بعد از دو سجدہ پہر سلام پہیرا اور اس حدیث مین سجدہ
سہو بعد از سلام تہا اور اس حدیث کو حدیث ذو الیدین کہین کہ نام صحابی
کا ہے **تیسرے** ایک روز نماز پڑہیے اور نماز سے باہر آے ایک رکعت باقی
رہی تہے جو مسجد سے باہر آئے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ عقب آنحضرت
سی نکلی اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک رکعت فراموش کیے آپ نے پس رجوع
بمسجد فرمائی اور بلال کو کہا تا اقامت کی اور رکعت کہ آپ نے فراموش کیے
تہی ادا فرمائی اور سلام دیا اور پہر پہرے لیکن اس حدیث مین ذکر سجدہ سہو کا
نہی شاید کہ مقام نے اوسکی بیان کا اقتضا نہ کیا **چوتہے** پہر نماز ظہر ادا کے
اور ایک رکعت زیادہ پڑہے صحابہ نے کہا کہ نماز مین ایک رکعت زیادہ ہوئے
فرمایا کس سبب سے کہا اونہون نے پانچ رکعت پڑہین آپ نے اوس وقت دو سجدے
سہو کیے حضرت نے اور سلام دیا اور اوسپر اقتصار کیا اور آخر مین اس حدیث
کی ہے کہ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ الحدیث یعنی سوا ے
اسکی نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے بہولتا ہون جیسا کہ تم بہولتی ہو اور
پانچوین یہہ ہے ایکبار پہر نماز عصر مین تین رکعتین پڑہین اور بد ولتخانہ مراجعت
فرمائی اور صحابہ بہی چلے گئے اور اعلام کیا مسجد مین پہر تشریف لائی اور ایک رکعت
ادا کی اور سلام پہیرا اور بعد از سلام دو سجدے کیے اور دوبارہ پہر سلام دیا
وصل سجدہ تلاوت مین اختلاف کیا ہے علما نے حکم سجدہ تلاوت
مین — آئمہ حنفیہ اوپر اوسکی ہین کہ واجب ہے **اور** امام مالک اور شافعی اور
اوسکی ہین کہ سنت ہے اور فعل اوسکا ترک اوسکے سے افضل ہے **اور**
ایک روایت مین امام احمد سے بہی واجب ہے اگر نماز مین ہو وے اور غیر اوسکی
مین واجب نہین **اور** مذہب امام اعظم اور جمہور آئمہ کا وہ ہے کہ واجب ہے

اوپر قاری اور سامع کے مطلقا بشرائط صلوة قول مختار یہی ہی اور نزدیک
حنفیہ کے پیش از سجدہ اور بعد از سجدہ تکبیر کہین اور دونو مندوب ہین نہ واجب
اور مروی ابن مسعود سے ایسا ہی ہی اور نزدیک بعضون کے سلام
بہی ہے لیکن تشہد کسی کے نزدیک نہین ہے اور اگر کہڑا ہووی اور سجدے
مین جاوی اولی اور افضل ہے **وصل** اور تسبیح اس سجدے کی
وہی تسبیح سجدہ نماز کے ہی سجدہ شکر مین **جان** کہ علمانے اختلاف
کیا ہی سجدہ مفردہ مین کہ خارج صلوة کے کرین آیا جایز اور مسنون ہے اور عبادت
اور موجب تقرب جناب الہی یا نہین نزدیک بعضون کے بدعت ہے کچہہ اوسکی
شرع مین اصل نہین **اور** بعض کے نزدیک جایز اور مسنون **اور** بعض
حنفیہ نے نقل کیا ہے کہ جایز ہے مع الکراہة **اور** تفصیل کلام اس طرح پر ہے
کہ سجدہ خارج نماز مین کئی قسم ہے ایک سجدہ سہو ہے اور وہ خود حکم مین سجدہ
نماز کے ہی — دوسرا سجدہ تلاوت اور اتین خلاف نہین ہے اور سجدہ
مناجات کہ بعد از نماز ہے اور ظاہر کلام اکثرین کا اوسپر دال ہے کہ یہہ
بہی مکروہ ہی اور ایک سجدہ شکر او پر حصول نعمت اور اندفاع بلیات کی
اور اس جگہہ اختلاف ہے نزدیک امام شافعی کے سنت ہے اور قول
امام احمد اور ابی یوسف کا بہی یہی ہے اور احادیث اور آثار اس باب
مین بہت آی ہین **اور** نزدیک امام ابو حنیفہ اور مالک کے سنت نہین
بلکہ مکروہ ہے **اور** ایک قسم اور ہے کہ اوسکو سجدہ تحیت کہین اور
بعض روایات فقہیہ مین رخصت ساتہہ اوسکی واقع ہے لیکن مختار کرامت
اور حرمت اوسکی ہی **وصل** ذکر نماز جمعہ مین مشہور جمعہ ضم
جیم اور سکون میم اور ضم اوسکا ہے **اور** سیوطی نے بفتح میم بہی کہا ہے

اور زجاج سے کہ وہ اوسکا بہی حکایت کیا ہی اور نام اس دن جاہلیت مین عروبہ بفتح عین اور ضم را اور با موحدہ کی تہا - اور جمعہ اسم اسلامی ہی بسبب اجتماع ناس کے اوسدن مین نماز کی لئے کذا قیل اور اختلاف کیا ہی علمانے روز جمعہ اور عرفہ مین کہ کون ان دونو سے افضل ہے - بعض نے کہا ہے کہ دونون مین دن جمعہ کا افضل ایام اسبوع ہے اور روز عرفہ افضل ایام سنہ اور خصایص و فضایل یوم جمعہ کے بہت ہین ازانجملہ وہ کہ اوسمین ایک ساعت ہی کہ جو کچہہ بندہ اوس ساعت مین خدا سی چاہے پاوے اور علما کو صحابہ اور تابعین رضی اور من بعدہم سے اس ساعت مین خلاف ہے اور بیس قول ہے - بعضی کہتی ہین کہ وہ خواص زمان کرامت نشان رسالت سے تہا اور بعد اوسکی مرفوع ہوا اور یہہ قول مردود قول دوسرا اور وہ صحیح ہی کہ جب زمان برکت توامان حضرت مین تہا وہ باقی اسوقت مین بہی باقی ہی اور اسمین بہی دو قول ہین ایک جماعہ کے نزدیک وہ ساعت مبہم و مخفی ہے کہتے ہین نظیر شب قدر کے عشرہ اخیر رمضان مین اور اکثر اوپر اوسکی ہین کہ معین ہے اور اس جگہہ اقوال متعددہ زیادہ وارد ہین مثل قول سے بسبب طوالت کے نہین لکہی گئی اور فضیلت موت بیچ روز جمعہ اور شب جمعہ مین ساتہہ امن کی عذاب قبر سے آثار بہی وارد ہین - سیوطی جمع الجوامع مین حدیث احمد اور بیہقی سے لایا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ یعنی نہین کوی مسلمان کہ مرے دن جمعہ یا رات جمعہ مین مگر بچا دی اوسی اللہ تعالی فتنہ قبر سے اور آیا ہی کہ جب حق تعالی و تبارک براگنختہ کریگا ایام کو دن قیامت کے اوپر ہیئت اور صلوٰ

که رکھین اوسکا وی جمعه کو روشن اور تابان که اہل جمعه اوسکی روشنائی مین جاوین اور حرمت اور کراہت بیع نزدیک اذان جمعه کے اور استحباب سیر بعد از نماز خصایص جمعه سے ہی اور پڑہنا سورہ الٓم سجده اور سوره ہل اتی کا نماز فجر جمعه مین — اور پڑہنا سوره جمعه اور منافقون یا سبح اسم اور سوره غاشیه کا نماز جمعه مین اور پڑہنا قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو الله کا نماز مغرب جمعه مین اور پڑہنا سوره جمعه اور منافقون کا نماز عشا جمعه مین مسنون ہے — حاصل کلام روز جمعه روز شریف اور عظیم ہے دنیا اور آخرت مین پس شرف اوسکا دنیا مین معلوم ہوا اور درباب عظمت اوسکی آخرت مین ایک حدیث ہی که وارد ہوئی ہی مشتمل اوپر فواید شریفه اور حقایق عظیمه کے که دلالت رکہتی ہے اوپر اوسکی که حاضرین نماز جمعه کو وه که حاصل ہوتی ہین انوار شہود اور عظمت اور جلال حق پرتوه اور نمونه ہی اوسکا که حاصل ہوویگا روز آخرت مین قرب پروردگار اور دیدار اوسکی سے اور انعقاد عدد جمعه مین اختلاف علما ہے اور اوسمین پندره قول ہین اول یہه که ایک سے بہی صحیح ہے نقل کیا اوسی ابن حزم نے ثانی دو مرد مثل جماعت کی اور یہه قول نخعی اور اہل ظاہر کا ہی ثالث دو مع الامام نزدیک ابی یوسف اور محمد اور ابی اللیث کی — رابع تین آدمی مع امام نزدیک امام اعظم اور سفیان ثوری کی خامس سات نزدیک عکرمه کی سادس نو نزدیک ربیعه سے سابع باره نزدیک ربیعه کے دوسرے روایت مین ثامن مثل اوسکی غیر امام کے نزدیک اسحق کی تاسع بیس روایة ابن حبیب مین مالک سے عاشر تیس اوسی روایت مین حادی عشر چالیس سات امام کے نزدیک شافعی کے بشرط ہونے اونکی

جمعہ عاقل بالغ مقیم **ثانی عشر** چالیس سوای امام کے بھی شافعی کے
نزدیک **ثالث عشر** پچاس امام احمد کے نزدیک اور ایک روایت میں
عمر ابن عبد العزیز سے **رابع عشر** آٹھ حکایت کیا اوسکو ماذنی نے
خامس عشر جماعت کثیر بغیر حصر اور شمار کے اور کا نسکی یہی قول اخیر
فتح الباری میں کہا ہے کہ ارجح الاقوال بعداد انعقاد جمعہ مواہب لدنیہ
(ادر یہہ قوال)
سے منقول ہیں **وصل** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ کے
لئے منبر پر تشریف لاتی بلال شروع کرتا اذان میں وہ پیش دست آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور زمان شریف میں غیر از اس ایک اذان
کے نہ تہا اور ایسے زمان ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما میں **اور**
جب دورہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ پہنچا اور کثرت اور تفرق لوگوں میں
پیدا ہوا امر کیا ساتھہ اذان دوسرے کی پیش از اس اذان سے باہر مسجد کے
بزار مدینہ مطہرہ میں اوپر زوراء کے کہ نام ایک موضع کا ہے **اور** اوپر
اس تقدیر کے وہ جو خلفاے راشدین نے کیا ہووی اوسکو بدعت نہ کہنا چاہئے
اور اگر بعض اسلاف نے اطلاق بدعت اوپر اوسکی کیا ہو بمعنی اوسکی یہہ ہے
کہ زمانہ آنحضرت میں نہ تہا اور مقصود مذمت اور تقبیح اوسکی نہو گی جیسا کہ
امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے جماعت تراویح میں آیا ہے کہ کہا ہے
نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ یعنی اچھی بدعت ہے یہہ اور حکم ہر بدعت حسنہ
کا یہی ہے **اور** اوپر فعل عثمان رضی اللہ عنہ کے اجماع سکوتی تہا کہ کوئی
ایک صحابہ سے اوسکو اوپر اوسکی انکار نکرتا تہا **فتدبر** **اور** مشکوٰۃ میں عمرو
بن حریث لایا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور سر مبارک
پر حضرت کی دستار سیاہ تہی کہ چہوڑے تہین دو طرف اوسکی درمیان دونو

شانون اپنی سے **اور** دن جمعہ کے لبس اسود مستحب ہے اور حنفیہ کے نزدیک سب اوقات مین **وصل** نماز تہجد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہجود بمعنی نوم اور تہجد ترک نوم جیسا کہ تاثم ترک اثم اور تحنث ترک حنث اور یہان مراد ترک نوم بمعنی استیقاظ ہے اسواسطے کہ نماز تہجد بعد از نوم اور بیدار ہونے کے اوس سے ہوتے تھی **اور** اختلاف ہی اوسمین کہ قیام لیل کہ بمعنی نماز تہجد ہے فرض تہا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا سنت **اور** دلیل ہر طایفہ کی قول حق تعالی کا ہے **فَتَهَجَّدْ** بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ یعنی پس ترک خواب کر نماز شب پڑہنے کی لیئے اوس حال مین کہ نافلہ ہی تیری لئی — ایک جماعت کہ سنت کہتی ہے نافلہ کو نفل سے کہین بمعنی زیادہ اوپر فرض کی اور وہ لوگ کہ فرض کہین نافلہ کو بمعنی زایدہ رکہین کہ معنی اصل لغت نفل کی ہین یعنی فریضہ زایدہ علی الفرض **اور** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع کرتے ہتی نماز شب کو ساتہہ دو رکعت خفیف کے بعد ازان تطویل فرماتی اور کیفیت قیام اور کمیت رکعات مین روایات متعددہ واقع ہوی ہین متعبد مخیر ہے اوپر مواظبت ہر ایک کے اون انواع سے اور فعل اونکی بین اوقات مختلفہ مین کہ یہہ طریق ادخل و انسب ہے ساتہہ سلوک طریق اتباع کے اور وہ طریق احادیث صحاح مین مذکور ہے **وصل** آنحضرت بعد از دو رکعت سنت فجر کے پہلوی راست اوپر زمین کے رکہتے اور ایک لحظہ استراحت فرماتی بخاری اور مسلم نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جو پڑہتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعت فجر کے اگر بیدار ہوتی مین مجہسے بات کرتے وگرنہ اضطجاع

فرماتي وقت اعلام نماز تک اور بعض اہل علم سے اصحاب نبي اور من بعدہم سے تابعین سے کلام کو بعد از طلوع فجر فراغ نماز سے مکروہ رکہا ہے مگر وہ جو جنس ذکر آلہی یا سخن ضروری سے ہو کہ اوس سے چارہ نہو وي اور یہي قول احمد اور اسحق کا انتہي اور تکلم آنحضرت بہی اسی قبیل سے تہا۔

وصل لیکن قیام آنحضرت شب نصف شعبان مین که اکثر یہان کے لوگ اوسی شب برات کہتی ہین ثابت ہوا ہي ساتہہ حدیث عائشہ رضي اللہ عنہا کے کہ کہا قیام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شب مین پہر دراز کیا سجدہ کو تا گمان لی گئی ہین کہ قبض کے گئی روح مبارک اونکی پس جب دیکہا مینے یہہ حال کہڑے ہوی مین اور گئی مین اونکی طرف اور ہلایا مینی نے انگشت اونکا پس ہلی اور اوٹہایا سر مبارک اپنا سجدہ سے اور فارغ ہوے نماز سے - الی آخر الحدیث اور احادیث فضل شب نصف شعبان مین بہت وارد ہوی ہین کہ وہ افضل لیالی سے بعد لیلۃ القدر کي اور حدیث مین آیا ہے کہ کہولے جاتی ہین دروازے رحمت کے چار شبون مین شب عید الضحی اور شب عید الفطر اور شب نصف شعبان اور شب عرفہ - وقت اذان صبح تک اور ساتہہ صحت کے پہنچا ہے قیام لیل و صوم نہار اوسکا اور آنحضرت سي بجز قیام اور طول سجدہ اور استغفار و استعلی اہل بقیع کے ساتہہ صحت کے نہین پہنچا اس رات مین اور اوراد نامہ مشایخ مین کہ اس رات مین سو رکعت لکہی ہین ہر رکعت مین دوبار قل ہو اللہ محدثین کے نزدیک صحت نہین پہنچي اور شیخ امام ابو الحسن بکری سے رحمۃ اللہ علیہ کہ روایات امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے لایا ہے کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ پڑہین چار رکعت شب نصف

شعبان مین اور پڑہے بعد از سلام چودہ بار فاتحہ الکتاب اور چودہ بار قل ہو اللہ اور چودہ چودہ بار قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ایک بار آیۃ الکرسی بعد ازان لقد جاءکم رسول من انفسکم اور ثواب اوسکا بہت فرمایا پس محدثین کے نزدیک اس حدیث مین کلام ہے اور بیہقی کے نزدیک موضوع واللہ اعلم اور وہ جو متعارف ہوا ہی ہمارے دیار مین روشن کرنے چراغان اور امثال اوسکی ہے اس رات مین سب نامشروع ہے اور مشابہ ساتھہ دوالی ہنود کے اور رسم مجوس کے ہی لیکن قیام لیل رمضان مین کہ اوسکو تراویح کہتے باب صیام مین بیان اوسکا آویگا انشاء اللہ تعالی **وصل** بیان صلوۃ ضحی یعنی نماز چاشت مین ضحو اور ضحوۃ اور ضحیۃ اوپر وزن عشیۃ کے ارتفاع نہار کو کہتے اور ضحی فوق اوسکی ہے اور بمعنے شعاع افتاب بہی آیا ہی اور ضحاء بفتح اور مد وقت بلند ہونے آفتاب کا ربع آسمان تک جان وہ کہ متعارف بین الناس اول نہار مین نوافل سے دو نماز بین ہین ایک اول روز مین بعد از طلوع آفتاب اور بلند ہونے اوسکی ایک دو نیزہ اور اوسکو صلوۃ الاشراق کہتے اور دوسرے بعد از بلند ہونے افتاب کے مقدار ربع آسمان تا انتصاف نہار اوسکو صلوۃ ضحی اور نماز چاشت کہتے اور اکثر احادیث مین ہی اسم صلوۃ الضحی کا شامل دونو نماز ون کو دونو وقتون مین آیا ہے اور ساتھہ صحت کے پہنچا کہ حضرت نے دونو وقت مین نماز پڑہے ہی اور امت کو ساتھہ اوسکی ترغیب کیا ہے اور امر باستحباب فرمایا ہے اور ظاہر وہ ہے کہ یہہ ایک وقت ہے اور ایک نماز کہ اول وقت اوسکا اشراق ہے اور آخر اوسکا قبل انتصاف نصف النہار تک اور جو بعض اوقات مین دونو وقت مین نماز

چڑہیے ہی اس جگہہ سے کہان ملتی ہین کہ مگر اس جگہہ دو وقت اور دو نمازین
ہین اور بعض ضحوة الصغرى اور ضحوة الكبرى بہی کہین واللہ
اعلم اور وہ جو کہا ہے علما کو اختلاف ہے صلوة ضحی مین بعض نے اثبات
کیا ہے اور بعض نے نفی اور بعض نے سنت کہا ہے اور بعض نے بدعت
اور ہر ایک نے اپنی اپنی جانب کے روایات کو ترجیح دیا ہے ظاہر وہ ہے کہ یہہ
اختلاف نماز اخیر مین ہے کہ اوسکو نماز چاشت کہتی ہین نہ نماز اولی مین کہ اوسے
نماز اشراق کہین اور عدد رکعات اس نماز مین ہے اختلاف ہے اور وہ
بسبب اختلاف ایام اور احوال کے موافق نشاط اور کسل ساتھہ اہتمام مہمات
کی چاہیے ہونا اور اکثر علما نے اختیار چار رکعت کی ہین اسلئی کہ احادیث
اوسکی سب صحیح ہین اور احادیث اور اعداد اعداد کے بعض صحیح اور
بعض ضعیف واللہ اعلم **وصل** نماز عیدین مین جان **جانکہ**
عید کو عید اسلئی کہین کہ عود کرتے ہی اور مکرر آتی ہے اور یہہ وجہہ عام ہے تمام
اور مواسم کو بہی اس لیے بعض نے قید اور زیادہ کیے ہی اور کہا ہے کہ
عود کرتے ہی ساتھہ فرح اور سرور کے پس موجب فرح اور سرور عید فطر مین
شکرانہ تمام ہونے نعمت صیام کا ہے اور عید اضحی مین تمام ہونا نعمت حج کا
اور جمعہ کو کہ عید ہر ہفتہ ہے شکرانہ اتمام نماز ون ہفتہ کا ہے اور عیدین
اور جمعہ مین پہننا اجل واحسن ثیاب کا مسنون ہے اور در باب غسل یوم
الفطر اور یوم النحر اور یوم العرفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
دو حدیثین آئین ہین ایک بروایت فاکہہ بن سعد اور دوسرے بروایت
[illegible] بن عیاض اشعری کی اور کتب مسند مین ہرگز کوئی حدیث اس باب مین منقول
نہین غیر از اثر ابن عمر کے کہ جامع الاصول مین موطا سے لایا ہے کہ وے

عبد اللہ بن عمر کہ غسل کرتے تھے پہلی جانے سے عید گاہ میں **اور** تاخیر نماز عید الفطر اور تعجیل نماز اضحی مسنون ہے **وصل** استسقای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صاحب مواہب لدنیہ لکہتا ہی کہ خلاف نہیں کیا کسی ایک نے علما سے مسنونیت نماز استسقا میں الا امام اعظم نے **اور** نماز استسقا دو رکعت ہیں **اور** تحویل ردا کہ منقول اور مروی ہی استسقا میں تفاول ہی ساتھ تقلیب حال کے **وصل** صلوٰۃ کسوف میں **اور** مشہور لغت میں استعمال خسوف قمر میں اور کسوف شمس میں ہی اور روایت حدیث کی بعض نے بکاف روایت کیا ہے دونوں میں اور بعض نے بخا **اور** احادیث کہ اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذکور اور مجمع ہیں سب کسوف شمس میں ہیں بجز ایک حدیث کی کہ شیخ ابن حجر نے شرح ا... میں اور مشکوہ کی خسوف قمر پر حمل کیا ہی **وصل** صلوٰۃ الخوف میں صلوٰۃ خوف ثابت ہے ساتھ کتاب اور سنت کی **اور** حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں آیا ہی کہ کفار نے کہا اگر ہم نماز میں حملہ اوپر مسلمانوں کے کرتے پارہ پارہ کرتے اونکو **اور** کہا کہ اونکو ایک نماز ہے کہ محبوب تر ہی اموال اور اولاد سے اور وہ نماز عصر ہے اوس وقت میں اوپر اونکی گرنا چاہیے پس جبریل آئے اور یہ خبر حضرت کو پہنچائی پس پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز خوف

وصل عبادت سفر میں آداب سفر اور ادعیہ اور اذکار کہ وقت رکوب راحلہ اور نزول منزلوں وقت رجوع وطن تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہیں کتابوں میں مذکور ہیں لیکن اس جگہہ دو مسئلہ مذکور ہیں ایک مسئلہ قصر اور دوسرا مسئلہ جمع قصر وہ کہ نماز چہار رکعتہ میں دو رکعت ادا فرمائی یہہ قول متفق علیہ ہے درمیان علمائے امت کے کیونکہ

اوسمین خلاف نہین اور صورت جمع بین الصلوتین وہ ہی کہ جب رحیل
پس از زوال واقع ہوتا نماز ظہر کو تاخیر فرماتی وقت عصر تک نزول فرماتے
اور جمع کرتی میان ظہر اور عصر اور اسکو جمع تاخیر کہین اور اگر وقت پیش
از رحیل آتا کبھی نماز ظہر پڑھ کر سوار ہوتی بعد ازان جب وقت عصر آتا نزول
فرماتی اور نماز عصر ادا کرتے اور اس صورتمین جمع نہین واقع ہوئی اور بعض
اوقات مین ظہر کو ساتھہ عصر کے جمع کرتے اوسوقت سوار ہوتے اور اوسکو
جمع تقدیم کہین اور اسیطرح مغرب اور عشا مین یعنے اگر کوچ پیش از
مغرب ہوتا اور عشا کو جمع کرتے جمع تاخیر اور اگر وقت مغرب پیش از رحیل
آتا مغرب اور عشا دونو کو جمع کرتے جمع تقدیم اور سوار ہوتے اور یہ
امام اعظم کے نزدیک مطلق جایز نہین اور وجہہ اونکی قول کی وہ ہے
کہ تعین اوقات نماز قطعی ہے اور ثابت بتواتر کہ شک اور شبہہ کو اوسمین دخل
نہین یہانتک کہ تاخیر نماز کو وقت سی اور تقدیم نماز کو اوپر وقت کی کبایر
گناہی اور شیخ ابن حجر فی فتح الباری مین کہا ہے کہ بعض شافعیہ کے نزدیک
ترک جمع افضل ہے اور ایک روایت مین امام مالک سے آیا ہی کہ جمع مکروہ ہے
اور فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محض جواز کے لئی تہا واللہ اعلم

تنبیہ وہ جو گذرا جمع بین الصلوتین مین حق مسافر مین تہا لیکن جمع بین
الصلوتین مقیم کے لئی ترمذی کہتا ہے کہ بعض نے تابعین سے رخصت دی
ہی اسمین مریض کے لئی اور ساتھہ اسکی قایل ہین احمد اور اسحق اور بعضے
مطر مین اور ساتھہ اسکی قایل ہے شافعی اور احمد اور اسحق اور قایل نہین ساتھہ
ساتھہ جمع کے مریض کے لئی اور ابن عباس سے روایت لاتا ہے کہ کہا جس نے
جمع کیا بین الصلوتین من غیر عذر فقد اتی بابا من ابواب الکبائر

یعنی جتنی اکھٹی پڑہین دو نمازین سب عذر پس تحقیق ایا ایک دروازہ کو دروازون کبیرہ سی — اور عمل اسی حدیث پر ہے جمہور امت کی نزدیک کہ جمع نکیا جاوی دو نمازون بین مگر سفر اور عرفہ مین انتہی **وصل** نماز جنازہ مین مسایل کتاب الجنایز کے اور احادیث واردہ اور آداب اور مقدمات اوسکی بہت ہین فضیلت مرض اور ثواب اوسکی سے اور ثواب عیادت اور آداب اوسکے **اور** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عیادت کی لئی کوی دن معین نہ تہا بلکہ سب اوقات مین شب و روز سے عیادت فرماتی جب کہ لوگون مین متعارف ہی کہ رات کو یا روز شنبہ اور سہ شنبہ عیادت نا مبارک ہے نکرتے **اور** آنحضرت درد چشم کے لئی بہی عیادت کرتے تہی **اور** نماز جنازہ مین کبہی چار تکبیر کہتے اور کبہی پانچ اور کبہی چہہ اور عمل صحابہ بہی مختلف ایا ہے **اور** ہاتہہ ہر تکبیر مین اوٹہاتی مذہب شافعی اور احمد کا یہی ہی **اور** امام مالک سی تین روایتین ہین رفع کل مین اور عدم رفع کل مین اور رفع اول مین اور عدم رفع بواقی مین اور مذہب ابو حنیفہ یہی ہے **اور** بعض روایات مین پڑہنا فاتحہ الکتاب اور سورہ کا جہراً آنحضرت سے ماثور ہے اور کہا ہے کہ جہر بنا بر تعلیم تہا تا لوگ جانین کہ سنت ہی **اور** آنحضرت ہمراہ جنازہ پیادہ جاتی تہے **اور** راکب بعذر چاہیے کہ پیچہی جنازہ کے جاوی **اور** نماز جنازہ اوپر غایب کے حضرت سے ماثور نہین الا اوپر نجاشی کے کہ حبشہ مین مرا تہا نماز پڑہی ہے **اور** گور کو بلند نفرماتی اور اوپر اوسکی بناسنگ وخشت وغیرہ سی نکرتے اور ساتہہ گچ اور کل کے سخت نکرتے **اور** اوپر گور کے عمارت اور قبہ نہ بناتی اور یہہ سب بدعت ہی اور مکروہ سفر السعادہ مین بہی یہی لکہا ہے **اور** حدیث صحیح مین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا لعنت

نماز جنازہ ۔

کرے حق تعالی یہود کو کہ پکڑا قبور انبیا اپنے کو مساجد اور لعنت کرے اون عورتون کو کہ بزیارت قبور جاوین **اور** بعض نے کہا ہے کہ یہہ منع اور لعنت اول مین تھے اور بعد از رخصت عورتین بہی داخل اسمین اور منع از جہت قلت صبر اور کثرت جزع اونکی ہے **اور** چراغ روشن کرنا اوپر قبر کے ممنوع ہے مکروہ کہ اوسکی سایہ مین کچہہ کام کرین یا لوگ راہ چلین **اور** نماز پڑہنا سواجہہ قبر کے مکروہ ہے اور بعضون نے مقبرہ میت بہی مکروہ رکہا ہے **اور** عادت نہ تہی کہ لوگ جمع ہوکر بیٹہنے کی لئی قران اور ختمات پڑہین نہ اوپر قبر اور نہ غیر اوسکی او یہہ سب بدعت ہی الا التعزیت اہل میت اور تسلی اور صبر فرمانا اونکو مستحب اور سنت ہے لیکن یہہ اجتماع مخصوص روز سیوم اور ارتکاب تکلفات اور صرف اموال کا یتامی سے بدعت اور حرام ہے **اور** حد تعزیت تین دن ہیت اور بعد ازان مکروہ **وصل** سنن رواتب مین مراد سنن رواتب یہان نہین ہین غیر فرائض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے روز و شب مین بطریق راتبہ اور وظیفہ پڑہی ہین خاصۃ موکدہ اور غیر موکدہ ہے اس لئی کہ چار رکعت پیش از عصر کو رواتب مین ذکر کی ہین اور حالانکہ اونکو موکدات سے نہین گنتی **اور** راتبہ ظہر بروایت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے چار رکعت پہلی اوس سے اور دو پیچہی اوسکی اور اسی پر ہے عمل اکثر صحابہ اور اہل علم اور تابعین کا اور یہی ہے مذہب امام اعظم کا **اور** یہہ حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت بعد از زوال چار رکعت پڑہتے تہی اور فرماتی تہی کہ اس ساعت مین دروازے آسمان کے کہلتے ہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ یہہ چار رکعت آیا سنت ظہر سے تہین یا نماز مستقل ورا سے راتبہ ظہر کے **اور** راتبہ مغرب دو رکعت ہین پیچہی اوس سے **اور** راتبہ

عشا بھی دو رکعت ہین اچھی اوسکی لیکن پڑہنا چار رکعت کا پیش از عشا احادیث
مین نظر سے نہین گزرا اور کتب حنفیہ مین اوسکو مستحب رکھا ہے واللہ اعلم
اور بعض کے نزدیک سنت فجر واجب ہین جیسا کہ وترا ور کہتے ہین کہ سنت
فجر ابتدای عمل ہے اور وتر ختم عمل اور بیٹھکر پڑہنا اونکا بلا عذر جایز نہین
تنبیہ عامہ ناس مین کہ متعارف ہوا ہے کہ بعد از سنت اخیر ظہر اور سنت
مغرب اور عشا کی دو رکعت نفل پڑھتے ہین وجہہ اوسکی نہین معلوم ہوتی
کہ کہان سے ہی اور التزام ادا کرنا اونکا بیٹھکر بہی خالی غرابت سی نہین
کہ عادت لوگون کے ایسی ہے ہی فتدبر **نوع تیسری** زکوۃ مین ۔
زکوۃ لغت مین بمعنی نما اور افزونی اور طہارت اور پاکی کے ہی اور زکوۃ
کو صدقہ بہی کہتے ہین **اور** اصح وہ ہی کہ وجوب زکوۃ بعد از ہجرت ہی
سنہ ثانیہ مین پیش از وجوب رمضان یا بعد اوس سے **اور** فرضیت زکوۃ
چار صنف مین ہی **ایک** صنف زرع اور ثمار نہ مثل بقول اور خضراوات
کی **دوسرے** صنف بہیمۃ الانعام شتر اور گاو اور گوسپند سے
تیسرے صنف زر وسیم کہ قوام ومعاش عالم والون کا باعتبار تقویم
اشیا کی اوسکی ساتھہ ہے **چوتھی** صنف اموال تجارت مین جس قسم
سی کہ ہو جمیع اصناف اموال مین ہر سال مین ایکبار **اور** زروع اور
ثمار مین بوقت حصاد اور درو اور پختگی اونکی کے **اور** شرع شریف
مین ہر صنف مین مال سے ایک نصاب تعین پای ہے جیسا کہ نقرہ دوسو
درہم مین کہ روپی اوسکی بحساب ہمارے دیار کی باون تولہ ہووین **اور**
ذہب بیس مثقال مین کہ بوزن اس دیار کے ساڑہے سات تولہ ہووے

اور غلات اور تمار میت پانچ وسق کہی ہین کہ آہپہ سو من شرعی ہوویے
اور وسق سات صاع ہین اور نصاب زکوٰۃ گوسپند چالیس ہین اور گاؤ
تیس ہین اور شتر پانچ ہین ہی اور آنحضرت شتران صدقہ کو بدست مبارک
داغ فرماتی تہے اور اکثر داغ اوپر گوش کے فرماتی اور داغ کرنے حیوانات
مین علما کو اختلاف ہی صحیح وہ ہی کہ اگر اوسمین مصلحت ہو مثل علامت اور تمیز
کی مختلط نہو وین جایز ہی اور آدمی کے داغنی مین بقصد علاج اسمین بہی
اختلاف ہے اور صحیح حرمت او کراہت ہی مگر بوقت انحصار علاج کے اوسمین
بقول طبیب حاذق کے اور یہہ متاثر اور صدقہ فطر واجب ہے اوپر ہر
مسلم مرد یا زن آزاد یا بندہ خورد یا بزرگ کی اور وجوب بندہ اور صغیر پر بمعنی وجوب
کی سید اور والد پر ہے اور صدقہ فطر نصف صاع ہے گندم سے اور
صاع تمر اور شعیر سے اور وزن صاع مین اختلاف ہے بوزن جہانگیر شاہی
نصف صاع سوا دو سیر ہوتا ہی اور افضل وہ ہی کہ صدقہ فطر پیش از نماز
عید دیوین اور صدقہ تطوع اگرچہ امر ایجابی نہین اور اوسکی ترک پر وعید
نہین لیکن اوسکو آنحضرت بہت دوست رکہتی تہے اور بہت خوش ہوتی تہے
اور بانواع شتی دیتی تہے **نوع چوتہی** بیان صیام مین — صوم عبارت
ہی روکنا نفس کا طعام اور شراب اور جماع سے لیکن صوم کامل وہ ہو وے
کہ جوارح اور اعضا کو معاصی اور حرکات شنیعہ سے باز رکہین اور صحیح
بخاری مین فضیلت صوم مین آیا ہی کہ حق تعالے فرماتا ہے کہ صوم میرے
لئی ہی اور مین جزا دیتا ہون ساتھہ اوسکی اور یہہ فرضیت صوم کے سنہ ثانی
مین ہجرت سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افطار مین تعجیل اور
سحر مین تاخیر فرماتی تہے اور صیام ایام بیض مین تاکید فرماتی اور صیام د

سے ہاتے **اور** روز دوشنبہ اور پنجشنبہ مین بہی تحری صوم فرمانی **اور** عشرۂ ذیحج
مین کہ مراد اوس سے نو روز ہاین روزہ رکہتے **اور** روز عاشورہ مین اور آخر
عمر مین اگر باقی رہا مین نوین کو بہے روزہ رکہونگا **اور** روز عرفہ اگر حج مین ہاتے تو
افطار فرماتے **اور** فضیلت صیام شش عیدین فرمایا ہے کہ یہہ چہہ روزہ متصل
رمضان کے برابر صیام دہر کے ہین **اور** سب رمضان مین اعتکاف فرماتے
عشرہ اخیر مین مگر ایک رمضان ہین کہ اعتکاف فوت ہوا اوسکی قضا ماہ شوال
مین فرمای **نوع پانچوین** بیان حج و عمرہ مین - حج لغت مین بمعنی قصد
آیا ہے اور شرع مین قصد بیت اللہ اوپر وجہہ مخصوص کے اور تحقیق لفظ حج مین
فتح اور کسرۂ حا دونو لغت ہین **اور** عمرہ بمعنی زیادت آیا ہے اور بمعنے
عمارت اور زفاف زن بہی آیا ہے **اور** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے بعد از ہجرت ایک حج کیا ہے کہ اوسکو حجۃ الوداع اور حجۃ الاسلام کہتے ہین
اور عدد عمرہ آنحضرت کی چار کہی ہین - اول عمرہ حدیبیہ کہ سال ششم
مین ہجرت سے بوقوع آیا ہے - ثانی سال ہفتم مین - ثالث سال ہشتم
مین کہ سال فتح مکہ ہے - رابع وہ عمرہ کہ حجکی ساتہہ سال دہم مین حجۃ الوداع
مین کیا **اور** ذبح فرمای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترسیٹہہ اونٹ
اپنی دست مبارک سے اور یہی عدد ترسیٹہہ عمر شریف حضرت کی ہاتے -
اور وجہہ تسمیہ چاہ زمزم کے ساتہہ زمزم کے ازجہت بسیار ہے اوسکی پانی
کی ہے اور زمزم اور زمزموم اور زمازم پانی کثیر کو کہتے **اور** معلوم کیا چاہیے
وہ ذبح کہ جسکی ساتہہ تقرب حاصل ہو تین ہین ایک ہدیہ کہ اوسکو حرم مین
بہیجین یا لیجاوین دوسرے اضحیہ کہ روز اضحی قربانی کرین تیسرے عقیقہ
کہ مولود کے لئے ذبح کرین **اور** اضحیہ مین ضحای کو چاہیے کہ ترک قص اشعار

اور افطار کرتے واللہ اعلم **نوع چھٹی** اذکار و دعوات و استغفار مین
— ہتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ذکر خداے تعالے کرتے ہتے جمیع
احیان اور اوقات مین اور کوئی چیز اونکو ذکر حق سے نروکتی تھے اور سخن
حضرت کا مجموع یاد حق اور حمد و ثنا اور تمجید اور توحید اور تسبیح اور تقدیس
اور تہلیل اور تکبیر مین ہوتا تہا **اور** سب حالت قیام اور قعود اور اضطجاع
اور ایاب و ذہاب اور اکل و شرب اور نوم و یقظہ اور ولوج و خروج اور سفر
اور اقامت اور رکوب و قدوم اور سایر حالات مین ذکر حق تعالی سے زبان
اور دل حضرت کا جدا او منفک ہوتا تہا **اور** فضیلت دعا اور تحریص اور
ترغیب اوسکی مین آیات اور اخبار و آثار زیادہ حد و حصر او شمار سے
وارد ہوئی ہین اور کافی ہے اوسکی اثبات مین امر تبارک و تعالے ادعونی
استجب لکم یعنی پکارو مجہی قبول اور اجابت کرونگا مین تمہارے لئی **اور** قول
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اَلدُّعَاءُ مُخُّ العِبَادَةِ یعنی دعا مغز ہے عبادت
کا **اور** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکہائی ہین امت کو شرائط اور آداب
کہ مذکور ہین کتب مین اور عمدہ سب مین اکل حلال اور صدق مقال اور جد و جہد
اور عدم استعجال اور ابتدا بحمد و ثنای ذو الجلال اور صلوة اور سلام اوپر حضرت
اور آل او اصحاب اونکی پر **اور** بعض روایات مین ہذا منکبین سے وارد ہے
اور حدیث بخاری مین بروایت ابی ہریرہ آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لئی ایک دعای مستجاب اور مین چاہتا ہون کہ پوشیدہ
اور پنہان کر رکہون اپنی دعا کو شفاعت امت کے لئی آخرت مین **اور** تہے آنحضرت
کہ استغفار کرتے تہی ساعت بساعت **اور** روایت ابی ہریرہ مین آیا ہی کہ ستر بار
اور ایک روایت مین زیادہ ستر بار سے ہر روز **اور** ایک روایت مین سوبار

آیا ہے اور کہا ہے کہ استغفار کہنا حضرت کا تعلیم اور تشریع ہے امت
کی لئی ہا ہمیشہ مستغفر اور تایب ہووین والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم معصوم اور مغفور ہین استغفار اور توبہ کس چیز سی کرین بایہہ
استغفار امت کی لئی ہووی **وصل** قرارت آنحضرت مین صفت
قرارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرات مرتلہ مفسرہ ہتی حرفا بعد
حرف اور مد کرتے ہتی اور وقف اوپر سر آیت کی اور حدیث
صحیح مین آیا ہی زَیِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ یعنی زینت اور آرایش
دو قران کو اپنے آوازون کے ساتھہ اور اختلاف کیا ہی علمانے
مسئلہ تغنی مین ساتھہ قران کی بعض نے مطلق جایز رکھا ہی یعنی اگرچہ لازم آوے
افراط مد مین اور اشباع حرکات اور مانند اوسکی مین تغنی اگرچہ بقوانین
موسیقیہ ہووی اور بعضون نے مطلق منع کیا ہی — اور حق وہ ہے
کہ تطریب اور تغنی اوپر دو وجہہ کے ہی اور ایک وہ کہ اقتضا کرے
اوسکو طبیعت اور سماحت کرے ساتھہ اوسکی بے تکلف اور تمرین
اور تعلیم کے اور وجہہ دوسری وہ کہ ساتھہ صنع کے صناعۃ
موسیقہ سے ہووی کہ نہین ہے طبیعت مین سماحت ساتھہ اوسکی اور
حاصل نہین ہوتی مگر بہ تکلف اور تصنع اور تمرن کے اور یہی ہی کہ
اوسکو سلف نے مکروہ رکھا ہی اور انکار کیا ہے قرارت کا ساتھہ اس
وجہہ کے اور صاحب مواہب کہتا ہے کہ ابو اسحق ثعلبی نے ذکر اسما
اوس جماعت مین کہ جنہون نے مجلس سماع مین جان دی ہے ایک مجلد
تصنیف کیا ہے اور کتاب نفحات الانس مین یہی مذکور ہے **وصل**
اور جبکہ سخن تغنی قران مین واقع ہوا اگر مجمل سماع غنا سی اشارہ کیا

جاوی دور نہ ہو دیکے جانا چاہیے کہ اس مسئلہ مین اختلاف بہت آیا ہے
قدیما وحدیثا وقولا وفعلا — بعضی ساتھہ اباحت اوسکی قایل ہوی ہین اور
مباشرت اوسکی ساتھہ کیے ہی اور بعض نے انکار اور اجتناب کیا ہے
اور بعض متوقف اور متردد رہی ہین اور کہا ہے کہ نہ یہہ کام کرین ہم
نہ انکار اور حاصل کلام اس جگہہ تین طریق ہین ایک مذہب فقہا اور
یہہ انکار کرتے ہین اشد انکار اور سلوک کرتے ہین مسالک تعصب اور عناد مین
اور الحاق کرتے ہین اوسکی نقل کو ساتھہ ذنوب کبایر کے اور اوسکی اعتقاد
کو ساتھہ کفر اور زندقہ اور الحاد کے اور یہہ افراط اور خروج ہے طریقہ
اعتدال اور انصاف سے اور دوسرا طریقہ محدثین کا ہے اور وہ کہتے
ہین کہ تحریم اوسکی حدیث صحیح اور نص صریح سے ثابت نہین ہوی ہے بلکہ
جو کچھ وارد ہوا ہے اس باب مین احادیث سے یا موضوع ہین یا مطعون اور
ایسی ہی آیات قرآنی اگرچہ تفسیر کیا ہے اوسکو بعض مفسرین نے ساتھہ اوس
چیز کے کہ دلالت اوپر حرمت غنا کے کرے لیکن اوسکی لیے تاویلات اور
محامل ہے اور ہین پس جب ثابت نہوی حرمت ثابت ہوی حل اور اباحت
— تیسرے طریقہ صوفیہ کرام کا اور مذہب اونکی اس باب مین مختلف اور
افعال مجتذب آی ہین بعضون نے اجتناب کیا ہے اور بعض نے مباشرت
لیکن انکار اونکا اشد اور اجتناب اقوے ہوی کہ مذہب اونکا اخذ بعزیمت
اور احتیاط اقوال اور افعال جمیع اوقات اور احوال مین لیکن اوپر بعض
کی اونہین غالب آیا ہے ولع اور شوق اور سکر محبت اور طفح حال اور وجد
اور حکم اونکا حکم والہ اور سکران کا ہے اور صاحب کتاب الامتاع باحکام
السماع نے کہا ہے کہ غنا اوپر دو وجہ کے ہے ایک وجہ کہ جاری ہوی ساتھ

اوسکی عادت کہ استعمال کی جاتی ہے تنشیط قلوب اور مجاہلت اعمال اور
حمل اثقال اور قطع مفاوز طریق حجیں وصف کعبہ اور زمزم اور مقام میں
اور طریق غزوہ اور وصف حرب اور جہاد اور مبارزت میں اور مثل غنا
ن رکے تسکین اطفال کیے لئی اور مانند اوسکی اور یہہ مباح ہی اگر سالم ہو
ذکر فواحش اور محرمات سے بلکہ مندوب ہے **اور** سماع غنا عبد اللہ بن
جعفر رضی اللہ عنہما سے مستفیض اور مشہور ہے **اور** اسیطرح سعد بن
المسیب سے کہ افضل ہیں تابعین میں سی **اور** سعید بن جبیر کہ اعاظم تابعین
سی ہیں **اور** ابراہیم بن سعد کہ امام وقت تھی **اور** حکایت کیا ہی صاحب
تذکرہ سے کہ پوچھی گئی امام حنیفہ اور سفیان ثوری حال غنا سے پس کہا
دونوںنے کہ نہیں غنا کبایر سے اور نہ اسوا صغایر سے **اور** امام یوسف
کہ ب اوقات حاضر ہوتے تھی مجلس رشید میں اور ہوتا تھا اوسمیں غنا
پس سنتی تھی اور روتے تھی **اور** پوچھا گیا امام مالک سے پس کہا
منکر نہیں اوس سے مگر عامی یا جاہل یا عراقی غلیظ الطبع اور یہی حال اوس
قول ہے اور دونکا ہی واسطی طوالت کی قلم کو روکا گیا **اور** امام شافعی
سے کہ کراہت غنا منقول ہے مراد وہ ہی کہ ترک اوسکا اولی ہے **اور**
امام احمد بن حنبل صحیح ہوا ہی اوس سے روایت میں کہ سنا ہے غنا کو پاس
بیٹی اپنی کی نام اوسکا صالح ہے **وصل** اور صاحب امتناع نے سماع
میں تین قول ذکر کئی ہیں حرمت **اور** کراہت **اور** اباحت اور دلایل ہر
مذہب بہی لکھی ہیں لیکن مذہب اباحت کو ترجیح دیا ہے موافق مدعا اپنے
کی **اور** مقصود شیخ عبد الحق علیہ الرحمہ کا نقل اقاویل سے اباحت سماع
ہی تا معلوم ہو کہ مسئلہ مختلف فیہ ہے جزم کرنا ایک جانب کا اور ترجیح اوسکی

ور تعصب کرنا اوسمین مناسب طریقہ اختلاف کے نہین ہے پس چاہیے کہ زبان [illegible]
اور قابل طعن اور تشنیع اور تضلیل اور تقبیح بزرگون سے باوجود تعارض ادلہ
اور تباین طرق اور وجود علما اور فقہا اور عرفا کی اوس جانب دوسرے مین قطع
نظر راجح اور مرجوح سے نگاہ رکھے اور سررشتہ ادب ہاتھ سے نہ دے **بیت** صحبت
عافیت گرچہ خوش افتاد اے دل + جانب عشق عزیز است فرو مگذارش + لیکن
[illegible]ف مختلف فیہ ہے بعضون نے مباح کہا ہے اور بعضون نے مطلق حرام اور بعض
نے فرق کیا ہے جلاجل دار اور اوسکی غیر مین اور صواب اباحت اوسکی ہے نکاح
مین اور بعض نے اعلان اوسکا بدف مستحب رکھا ہے اور شبہہ کہ بعضی نے
ہی اور عود کو اوسکو بربط بھی کہتے ہین اوسمین بھی اختلاف ہے **اور** وہ کہ قول
محدثین کا ہے کہ نہی شارع سے ثابت نہین ہوئی اور کوئی حدیث اس باب مین بثبوت
نہین پہنچی مراد وہ ہوگی کہ نہی اوسکی علی الاطلاق در تحریم اوسکی لذاتہ ثابت
نہین ہوئی جیسیکہ خمر اور زنا اور اوسکی امثال مین ثابت ہے لیکن نفی اور اوسکی
استماع مین حیثیت اتباع سید الورے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اقتفا سے
اصحاب اور اتباع آنحضرت کے بطریق تقرب اور تعبد اوپر اوسکی اجماع کیا ہو
علمان باقی ہے جواب وہ ہے کہ محل اور مقام آنحضرت متعالی اور برتر ہے
اور اور ون کے اوضاع اور مشارب مختلف اوپر بعض کے جانب تورع اور اتقا
غالب آئی اور احتیاط دامن گیر ہوئی اور ذوق وجمعیت عبادات اور طاعات
مین حاصل آیا اور اوپر بعض کے سکر اور شوق نے غلبہ کیا اور ذوق اور شوق
انکو سماع مین پایا گیا پس مدعا وہ ہے کہ یہہ امر مختلف فیہ ہے اور امر مختلف
فیہ مین ایک کو دوسرے پر عیب اور طعن کرنا چاہیے اور ہر ایک کو اوسکی حال
پر چھوڑنا چاہیے **بیت** عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو + نفی حکمت مکن از بہر دل عامی

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب **وصل** طعام وشراب ولباس ونکاح ونوم مین — بروایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آیا ہی کہ کہایا نہوا شکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتہہ سیری کی ہرگز اور نہتے آنحضرت اہل وعیال اپنی مین کہ نہ طلب کرتے ہاتی اوسی کوی طعام خاص اور شراب جو کہلاتے کہا لیتی اور جو پلاتے پی لیتے **اور** عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سنی مروی ہاہے کہ خوش آتی ہتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا مین تین چیزین — طیب — اورنسا اور طعام — پس پایا اون دوکو اور نہ پایا طعام کو **اور** تہانان خورش آنحضر سرکہ اور فرماتی ہاہے نعم الادام الخل یعنی بہتر نان خورش سرکہ ہے **اور** جاننا چاہیے کہ یہہ تنیق اور قلب معیشت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی اصحاب رضی اللہ عنہم کو دایمی نہ ہتی اور اگر تہے نہ از جہت احتیاج اور افلاس اور نایافت کی تہے بلکہ کاہی بجہت جود وایثار اور کاہی بجہت کراہت شبع اور کثرت اکل اور اختیار ریاضت کیے ہتی **اور** اختیار کیا آنحضرت نی فقر کو باوجود امکان حصول توسع اور تبسط کیے جیسا کہ حدیث مین بروایت ابی امامہ ایا ہی کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ عرض کیا اوپر میرے پروردگار میری نے کہ کردیوی میرے لئی بطحاء مکہ کو طلا میںنی قبول نکیا اور کہا سیر ہون مین ایکدن اور گرسنہ رہون مین ایکدن تا حالت سیری مین شکر کرون مین اور حالت گرسنگی مین تضرع **اور** علما راضی نہتین ہین کہ آنحضرت کو فقیر اور محتاج کہین بانہدمو ضرورت وصف کرین **اور** جو مشہور ہے لوگون مین قول آنحضرت سی کہ الفقر فخری وبہ افتخر یعنی فقر بزرگی میرے ہی اور ساتہہ اوسکی افتخار کرتا ہون نہین کہا ہی شیخ الاسلام حافظ ابن حجر نے کہ یہہ حدیث موضوع ہے

تدبر واللہ اعلم **فایدہ** احادیث مین وارد اور مشتہر ہوا ہی کہ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت جوع سنگ اوپر شکم کے باندہا ہے اور صحابہ نے
بہی **اور** مواہب مین کہتا ہے کہ انکار کیا ہے ابو حاتم بن حبان نے احادیث
وضع حجر کو اوپر بطن شریف کی اور کہا ہے کہ یہہ احادیث باطل مین اور تمسک
کیا ہی ساتہہ حدیث صوم وصال کے وصل اوا آنحضرت اوپر نوع مخصوص کے
اغذیہ سے قصر نظر ہی ہے اور بجہت عدم سلوک راہ تکلف اور بقصد توسیع اوپر
امت کی اور سد راہ رہبانیت کے تناول فرماتی تہے جو کہ عادت اہل بلد سے
تہی اور جو کچہہ حاضر آتا لحوم اور فواکہ اور خبز اور تمر اور مانند اوسکی سے **اور**
کہایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لحم شاۃ اور کہانا لحم بقر کا بخصوص
معلوم نہین ہوا **اور** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہش کرتے تہی
لحم کو یعنی بدندان کہاتے تہی استخوان سے **اور** کہایا ہی آنحضرت نے قدید
یعنی گوشت خشک کیا ہوا **اور** کہایا ہے آنحضرت نے جگر بریان کیا ہوا
اور کہایا ہی لحم دجاج کو روایت کیا اوسی بخاری نے اور مسلم اور ترمذی
وغیرہم نے **اور** کہایا ہے لحم حمار وحش کو یعنی گورخر ـــ روایت کیا اوسکو
شیخین نے **اور** کہایا ہے گوشت شتر کو سفر اور حضر مین **اور** کہایا ہے
گوشت خرگوش کو **اور** کہایا ہے دواب بحر کو ـــ روایت کیا اوسکو مسلم نے
اور کہائی ہے حضرت نے نان ترکی ہوئی ساتہہ روغن اوسکے **اور** کہایا ہے
نان ساتہہ زیت کی **اور** کہایا ہے آنحضرت نے کدو کو اور دوست رکہا
اوسکو **اور** کہایا ہے سلق پختہ بادر دیوا **اور** کہایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے خزیرہ کو اور وہ ایک طعام ہے کہ طیار کیا جاتا ہی آٹے سے
اوپر ہیئت عصیدہ کے لیکن رقیق تر اوس سے کذا قال الطیبی **اور**

اور قبل از بعثت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیہ ظاہر اور ہویدا ہوا جانا چاہیے
کہ اولین مخلوقات اور نخستین کائنات نور باہر سرور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہی کہ بیان اوسکا بالتفصیل والتوضیح فصل پہلی باب اول میں مرقوم
ہوا اور اب جو کہ اول ارہاصات وجود باجود احوال اجداد امجاد حضرت کے
اطلاع ضروری تو پہلے سلسلہ نسب شریف مفصل لکھا جاتا ہے پوشیدہ نہ
رہے نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صواب علیہ ہیں اس طرح پر مذکور
ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بفتح میم بن قصی
بضم قاف و فتح صاد مہملہ مشددہ بن کلاب بکسرہ کاف بن مرہ بضم میم وتشدید را
مہملہ بن کعب بفتح کاف وسکون عین مہملہ بن لوی بضم لام وفتح ہمزہ وتشدید
یای تحتانی بن غالب بن فہر بکسرہ فا وسکون ہا بن مالک بن نضر بفتح نون
وسکون ضاد منقوطہ بن کنانہ بکسرہ کاف ودو نون بن خزیمہ بضم خا منقوطہ
وکسر زا نقطہ دار وسکون یای تحتانی وفتح میم والحق زرہ بن مدرکہ بضم میم وسکون
دال مہملہ وکسر رای بی نقطہ بن الیاس بکسرہ الف بر قول بعضی وبفتح نزدیک دوسرے
اور یہہ لفظ مشتق کیا گیا ہے یاس سے کہ ضد رجا بمعنی امید ہے اور صاحب قاموس
کی نزدیک یہہ قول اصح ہے بن مضر بضم میم وفتح ضاد منقوطہ بن نزار بکسر
نون وزا نقطہ دار بن معد بضم میم وفتح عین مہملہ بن عدنان بفتح عین مہملہ
وسکون دال ٭ یہاں تک نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میان اہل
تاریخ اور صاحبان علم متفق علیہ ہے اور فوق اسکے معلوم و صحیح نہیں مگر اتفاق
ہے اس امر پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اولاد حضرت اسمٰعیل اور حضرت
ابراہیم اور حضرت نوح اور حضرت ادریس اور حضرت شیث علیہم السلام میں
سے ہیں **فایدہ** عادت الٰہی تعالیٰ وتقدس اس طرح پر جاری ہے کہ حضرت

رکھتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک طعام مین بسم اللہ
الرحمن الرحیم کہتے اور اگر بسم اللہ کہی کافی ہے اور حاصل ہوتی ہے سنت
اور بعد طعام کے حمد کرتے تھے خدای عزوجل کے اور صیغے حمد کے متعدد
ماثور ہین اور اسقدر کافی ہے کہ کہے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا و
جعلنا من المسلمین یعنی سب تعریفین ثابت ہین اللہ کے لیے جسنے کہلایا ہمکو
اور پلایا ہمکو اور گردانا ہمکو مسلمانون سے اور آنحضرت دہوتے تھے دست
مبارک پیش از طعام اور بعد اوسکی اور نہ کہاتے تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم طعام گرم کو اور نہین کہایا حضرت نے اوپر خوان کے
ہرگز اور نہین کہائی نان تنک ولیکن کہایا ہے اوپر سفرہ کے کہ وہ چرم
یا برگ خرما سے تہا اور مذہب مین کتاب ہدیے سی نقل کیا ہے کہ بعض
اطبا نے کہا ہے کہ جوکوئی چاہے حفظ صحت بعد از طعام عشا مشی کرے
باندازہ سو قدم کے اور خواب نکرے عقب اوسکی کہ مضر ہے اور نماز
پڑہنا پیچہے کہانے کی آسان کرتا ہے ہضم کو **وصل** بیان شرب
آنحضرت مین - ولیکن شرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس بتحقیق
دوست رکھتے تھے آب شیرین اور سرد کو کہ لاتی تھے صحابہ رضی اللہ عنہم
بیر سقیا سے کہ ایک چشمہ ہے کہ درمیان مدینے اور اوسکی دو دن کے راہ ہے
اور لاتے ہین کہ آنحضرت عسل کو آب مزج کرتے تھے وقت صباح اور نوش فرماتے
تھے اور چند ساعت اوپر اوسکی گذرتین اور جو [illegible] پیدا ہوتے جو حاضر ہوتا طعام
تناول فرماتے اور دوست رکھتے تھے حضرت لبن کو اور فرماتے ہے کہ ہے
چیز نہین کہ کفایت کرے طعام اور شراب سے اور کام دونو کا کرے مگر لبن ہے
حضرت نے فرمایا ہے نہین حرمت اگر کوئی دوسے پہر تا نسپی پینے لبن اور سادہ آب

اور ایک حدیث مین طیب بجای دہن واقع ہوا ہیا اور اچہا نا حضرت نے
مکرع ہے کیا ہی یعنی پانی ساتہہ ہاتہہ کے پیا ہی اہنار وغیرہ ہی نہ ساتہہ موہنہ
کے مثل چارپایون کی اور نہ آنحضرت پانی اوپر کہانی کی نہ پیتے ہتے کہ مفسد
ہی اور جب تک طعام رو یا ہضم نہ لاوے پانی پینا نہ چاہیے اور پانی بیٹہہ
کر پیتے ہتے روایت کیا اوسکو مسلم نے الا آب زمزم اور آب وضو اور
ہتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پیتے ہتے پانی کو تین دم کے ساتہہ
اور فرماتی ہتے کہ یہہ سیراب سازندہ تر اور گوارندہ تر اور شفا بخشندہ
تر ہی اور قدح کو ہر بار دہن مبارک سے جدا کرتے اور دم لیتی اور دم
لینی کو اندر قدح کے منع فرماتی ہتے اور جب نزدیک کرتے قدح کو ساتہہ موہنہ
کے تسمیہ فرماتی اور جب جدا کرتے حمد کہتی کرتے یہہ تین بار۔ اور حدیث
مین آیا ہی کہ جب رکہا جاوی مایدہ پس چاہیی کہ نہ اوٹہی آدمی اور نہ اوٹہاوی
اپنا ہات کہانی سے اگرچہ سیر ہو دیا جب تک کہ فارغ ہو وین قوم کہ یہہ بات
خجل کرتے ہی اوسکی ہمنشین کو کہ شاید اوسی حاجت باقی رہی ہو وصل
بیان لباس حضرت مین ۔ عادت شریف حضرت کی لباس مین توسع اور
ترک تکلف تہا ۔ سفر السعادت مین مرقوم ہے کہ لوگ بعد آنحضرت دو فرقے
ہوی ۔ بعض نے مبالغہ کیا تزئین اور تجمل مین اور ثیاب نفیس پہننا اختیار
کیا اور اوسکی مقید ہوسے اور بعض نے التزام ثیاب خشن اور درشت
اور خسیس اختیار کیا اور اوسکی مقید ہوسے اور یہہ دونو روش خلاف
طریقہ نبوی کے ہین توسط اور عدم تقید اور تکلف ہر حال مین محمود ہے
اور اگر اچہا نا لباس نفیس گران بہا کہ حضرت کی لیئے ملوک عجم اہدا اور
ارسال کرتے ہتی بارادہ استمالت اونکی خاطر کے پہنتی ہتے لیکن جلد

بدن مبارک سے اوتار لیے تھی اور اوپر لوگون کی تقسیم کرتے تھی اور
اکثر علما اور قبا و لباس حسن اور عمامہ نفیس پہنتے تھی اور نیت اونکی اوس مین
صالح تھے جبکہ آنحضرت وفود کے لئی تجمل فرماتی تھے اور جبہ اور اعیاد کے
لئی یہہ لباس جدا بناتی تھے **وصل** بیان دستار مبارک مین —
نہ تہا عمامہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت بڑا اور بہاری
کہ اوس سے سر مبارک پر بار ہوتا اور نہ صغیر کہ قاصر ہوتا وقایہ سر کو حر اور
برد سے **اور** آیا ہے کہ چودہ گز سے زیادہ نہ تہا اور کبھی سات گز ہوتا اور
ذراع شرعی ایک ہاتہہ ہے سر انگشت میانہ سے بند مرفق تک **اور** صحیح
مسلم مین حدیث عمرو بن حریث سے آیا ہے کہ دیکھا مینے آنحضرت کو
اوپر منبر کے اور تہا اوپر سر مبارک کے عمامہ سیاہ کہ ڈالا کی تہی طرف
اوسکی درمیان دونو شانون اپنے کی **اور** صاحب مواہب ابن ارقم سے
نقل کرتا ہے کہ کہا ہے پہہ آستینین فراخ وزار مانند اخراج کے اور عمامہ
مثل ابراج عادت مین نہین پہنا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اور نہ کسی ایک نے اصحاب رضی اللہ عنہم سے اور مخالف ہے سنت کے
اور جنس خیلا سے ہی **اور** اوپر تقدیر کے وہ جو واقع ہوا ہی حرمت
اور کراہت سے اسبال اور تطویل سے ازار اور اوسکی غیر مین مقید بقصد
خیلا اور تکبر اور تنزلین کے ہی اور جو یہ قصد نہو وے جیسا کہ دفع برد
یا اور عارضہ کے ہو داخل اس حکم مین نہو وے **اور** جاننا چاہیے ازار
جگہہ کہ مذکور ہے بمعنی تہ بند کے ہی لیکن وہ ازار کہ عرف عجم مین ہے اور عرب
اوسکو سراویل کہتے ہین اختلاف ہی کہ آنحضرت نی اوسکو پہنا ہے یا نہین —
اور روایت کی گئی ہے کہ پہنتی تھے آنحضرت سراویل کو اور پہنتی تھے صحابہ

حضرت کی زمانہ مین واللہ اعلم **اور** تہا محبوب ترین ثیاب حضرت کی نزدیک قمیص
اگرچہ ازار اور ردا بہی پہنی ہتے لیکن پیراہن کو بہت دوست رکہتی ہتے **اور**
تہا طول ردا حضرت کا چار گز اور عرض اوسکا دوگز اور ایک شبر **اور** پہنا ہے
انحضرت نی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبہ رومیہ تنگ آستین چنانچہ وقت وضو کے
دستہای مبارک آستین سے نکال کر اور جبہ کو اوپر کتفین اور پشت کے ڈالتے
پس ہاتہہ دہوتے اور یہہ حالت سفر مین تہا اور سفر مین جامہ تنگ پہنتی ہتے
اور صاحب مواہب نے نووے سی نقل کیا ہے کہ اختلاف ہے علما کا ثیاب
معصفر مین پس اباحت کیا ہے ایک جماعت علما اور صحابہ اور تابعین اور من
بعد ہم نے **اور** امام اعظم اور شافعی اور مالک قایل ہین ساتہہ اوسکی ولیکن
کہاہی امام مالک نے کہ لبس غیر معصفر افضل ہے اور ایک روایت مین تجویز کیا
ہے لبس اوسکا بیوت اور سراؤن مین اور مکروہ رکہا ہے محافل اور اسواق
مین **اور** ایک جماعت نے کہا ہے کہ مکروہ ہے بکراہت تنزیہی **اور** مذہب
حنفیہ مین سب ہے اقوال مین صحیح وہ ہے کہ مکروہ ہے بکراہت تحریمی اور جائز
ہی نماز ساتہہ اوسکی بکراہت پس معلوم ہوا کہ جامہ معصفر اور مزعفر دونو منہی
عنہا ہین ولیکن نطلس کہ عبارت ہے ڈہاکنی سر سے ساتہہ چادر اور مانند اوسکی
اور ڈالنی دونو طرف اوسکی اوپر کتفین کے پس کہا ہے ابن قیم جوزی نے
کہ وہ مکروہ ہے منقول نہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ
رضی اللہ عنہم سے — اور حدیث بیہقی کے شعب الایمان مین — اور حدیث
سہل بن سعد ساعدی اور ابن سعد طبقات مین حدیث انس سے — اور
سعد بن منصور سنن مین یہہ سب احادیث رد کرتے ہین قول ابن قیم جوزی کو —

وصل اور لباس انحضرت سی خاتم ہتے کہ پہنتی تہے اوسکو صحیحین مین یہ روایت

ابن عمر رضی اللہ عنہما آیا ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیا
خاتم کو نقرہ سے اور رہتی تھی وہ خاتم دست مبارک مین اور بعد آنحضرت کی ہ
ابوبکر رضی اللہ عنہ مین اور بعد اوسکی دست عمر رضی اللہ عنہ مین اور بعد
اوسکی دست عثمان رضے اللہ عنہ مین تا آنکہ گر پڑے بیر اریس مین
کہ نام ایک چاہ کا ہے جانب مسجد قبا مین اور پہننا خاتم حدیداور
صفر اور نحاس کا مکروہ ہے - ولیکن خاتم ذہب پس صحیحین مین
بروایت براء بن عازب اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہے
کہ کہا منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاتم ذہب کو
اور تختم بخاتم عقیق پس بروایت انس آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تختم کرو بخاتم عقیق اور یہ یعنی سر فراز تر
ہے بزینت اور نقش نگین خاتم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ تہا سطر اول مین مُحَمَّدٌ اور ثانی
مین رَسُوْل اور ثالث مین اَللّٰہ یونہی کہا ہے صاحب مواہب نے
اور لبس دو خاتم یا زیادہ مین کراہت ہے خصوصا کہ فتنہ ہووے
اور صاحب مواہب نے کہا ہے کہ عبارت سے اوسکے کراہت ظاہر ہوتی
ہے نہ حرمت اور اصل مین لبس خاتم مین سبب اختلاف ہے بعضون
نے اہل علم سے مباح رکھا ہے بلا کراہت اور بعض نے مکروہ کہا
ہے اگر بقصد زینت ہووے اور بعض مکروہ رکھین مگر صاحب
سلطنت اور خداوند حکم کو اور حدیث مین بہی ایسا ہی آیا
ہے **وصل** بیان نعل شریف آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین - نعل اوسے کہین کہ زمین سے ساتھ

ساتھ اوسکی قدم کو اور اگر ڈالا جاوی ساتھ اوسکی شتالنا ۔ موزہ ہے
والانعل ۔ صحیح بخاری مین بروایت انس آیا ہے کہ تھین نعلین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبال اور قبال زمام نعل ہے اور وہ ایک دوال ہے
کہ ہوتا ہے درمیان دو انگشت کے اور ترمذی شمایل مین بروایت ابن
عباس لایا ہے کہ دو قبال تھے کہ دو تو ہاتھے شراک اونکی اور بعض نے
علماء حدیث سے تمثال نعل شریف کو تالیف علیحدہ مین بیان کیا ہے اور فضل
اور نفع اور برکت اوسکی بہت لکھی ہے اور مواہب مین تجربہ اوسکا دفع
وجع کے لیئے ساتھ رکھنے اوس تمثال کے موضع وجع مین اور حصول امان
کی بغی بغات اور غلبہ عدات سے اور حرز ہر شیطان مارد اور شر حاسد سے
اور تیسیر طلق اوپر عورت کی ذکر کیا ہے اور قصاید اونکی مدح اور بیان فضایل
مین انشا کئی ہین

وصل بیان فراش مین ۔ اور فراش آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیحین مین عایشہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہی کہ کہا
تھا فراش رسو لخدا کہ خواب فرماتی تھے اوپر اوسکی ایک چرم محشو بہ پوست
درخت خرما اور تھا کوفتہ اور کہا ہی کہ لیٹی تھے آنحضرت اوپر حصیر کے
اور نہ تھا اوپر بدن مبارک کے سوا ازار کے اور نشان پڑ گئی تھے حصیر کے
پہلو مین اور آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ ایک قوم ہے کہ دئی گئے
شتاب اونکو طیبات اونکی دنیا مین اور ہم وہ قوم ہین کہ دیر رکھی گئے
طیبات ہمارے آخرت مین

وصل بیان نکاح اور جماع آنحضرت
مین ابن سعد نے طاوس اور مجاہد سے نقل کیا ہے کہ دئی گئی تھے آنحضرت
قوت چالیس مرد کے جماع مین اور کہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے تزوج کرو اسی لیئے کہ افضل اس امت کا وہ [illegible] ہے کہ زیادہ ہین نساء

اوسکی اشارت ہے ساتھہ ذات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے یا عام ہودی ہے بروایت انس آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا تفضیل دیا گیا مین اوپر لوگون کی ساتھہ چار خصلت کے سماحت اور
شجاعت اور کثرۃ جماع اور شدت بطش کے روا الطبرانی پس معلوم
ہوا کہ قوت مباشرت نسا کمال انسان سے ہے اور تہین داود علیہ السلام
کے ننانوین ازواج پس دوست رکہا ایک اور عورت کا تا سو پورے ہوین
اور سلیمان بن داود علیہما السلام طواف کرتے تہے اوپر نوسے اسی کے
اور قوت جماعی کہ آنحضرت کو تہے داخل معجزہ سے ہے کہ طواف کرتے
تہی ایک شب مین سب ازواج مطہرات کے اوپر کہ گیارہ یا نو تہین علی
اختلاف الروایات اور یہان سے کوئی توہم فضیلت سلیمان علیہ السلام
کا اوپر آنحضرت کی نکرے اسلئے کہ سلیمان علیہ السلام نے ملک مانگا تہے اور
دیا گیا تہا اوکو ملک کہ نہین دیا گیا بعد اوکی کسیکو اور یہہ کثرت نسا اوکو
منجملہ اوسکی ہے تہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت اور عبودیت
اور فقر اختیار فرمایا اور فواید اور منافع نکاح اور جماع کے بہت ہین
منجملہ اوکے وجود تناسل اور بقاء اور دوام نوع انسان ہے مدت تک کہ
مقدر اپنے جاناہے اور قضاء حاجت اور نیل لذت اور ذوق مباشرت اور
منافع نکاح سے غض بصر اور دفع احتقان منی کا ساتھہ استفراغ اوسکے
اور حفظ صحت اور دفع مضار کہ حاصل ہوتے ہین احتقان سے اور فواید
نکاح سے زیادہ تکلیف اور بہہ قیام حقوق نسا کے اور صبر اونکی ایذا اور
کج خلقی کے اوپر اور مذہب حنفی مین مطلق تزوج افضل ہے تجرد سے

وصل نوم آنحضرت مین ہے نوم آنحضرت اوپر قدر اعتدال کے

تہا اور نہ فرماتی ہتے نوم فوق قدر محتاج الیہ کے اور منع کرتے تہے نفس کو
قدر محتاج الیہ سے اور رات مین کبہی خواب فرماتی اور بعد ازان بیدار ہوتے
اور مسواک کرتے اور وضوا ور نماز ادا کرتے اور پہر خواب مین جاتی اور بیدار
ہوتی اور وضو اور نماز ادا فرماتی چند بار شب مین ایسا ہی کرتے **اور** خواب
اوپر پہلو داہنے کے فرماتی تہے **اور** احیاء العلوم مین لکہا ہے کہ نوم چار
نوع پر ہے نوم اوپر ظہر کے عبرت پذیرون کے لئی کہ نظر کرتے ہین آسمان اور
کواکب مین اور فکر کرتے ہین آیات اوسکی مین **اور** نوم اوپر یمین کے
متہجدون اور بیدار ہونیوالون کی لیئے واسطی نماز شب کے **اور** نوم اوپر
یسار کے راحت اختیار کرنیوالون کی لئی ساتہہ ہضم طعام کے **اور** نوم اوپر
موہنہ کے یعنی اوندہا سونا کنون بختون اور بیخردون کی لئی **قسم تیسری**
ذکر وقایع سنوات ہجرت مین صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے ابتدا سی تا مبادی
مرض اور وفات تک **جاننا چاہیی** کہ باتفاق مدت اقامت آنحضرت مدینہ مین دس
برس ہی اور علماء سیر سینے وقایع اون دس سال کے ہر سال مین جو کہ وقوع
پایا ہی جدا جدا ذکر کیا ہی **اول** وقایع بعد از قدوم شریف تاسیس مسجد
قبا ہی کہ آنحضرت نے بدست مبارک اپنی کے اور خلفا نے سنگ رکہی ہین —
ثانی وقایع سنہ اولی سے اسلام عبد الله بن سلام کا ہے کہ احبار یہود اور
اولاد یوسف علیہ السلام سے تہا اور **ثالث** وقایع سنہ اولی سے بہیجنا آنحضرت
صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا زید بن حارثہ اور ابورافع کو کہ مولی آنسرور تہا مکہ مین
ساتہہ پانسو درہم اور دو شتر کے تا فاطمہ رضی الله عنہا اور ام کلثوم اور سودہ
بنت زمعہ اور اوسکی ماں ام ایمن کو مدینہ مین لاوین پس اس جماعت کو لائے
اور عبد الله بن ابی بکر نے بہی عیال پدر اپنے کو اوٹہا کر ہمراہ انکی مدینہ مین لائے

اور رابع وقایع اوسی سال سے بناء مسجد عظیم مدینہ ہے اور زمان آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین علامت محراب کہ اب مساجد مین متعارف ہی نہ تھے
ابتدا اوسکی وقت عمر بن عبد العزیز سے ہی کہ ولید بن عبد الملک کیطرف
سی امیر مدینہ تہا اور تعمیر مسجد شریف کرتا تہا اور صاحب مواہب لکہتا ہے
کہ مسجد مین ایک موضع مظلل تہا کہ وہان پناہ پکڑتی تھے اور جای بود وباش
اپنی کرتے تھی وہ مساکین کہ خانمان نہ رکہتی تھے اور اوسکو صفہ کہتے تھے اور
اہل اوسکیکو اصحاب صفہ اور صحیح بخاری مین بروایت ابی ہریرہ وہ ستر
تن تھے کہ نہ تھی اوپر کسی ایک کی اونمین سے ردا الا ازار یا گلیم کہ باندہا تہا اوپر
گردن اپنی کے بعضون کو تا نصف ساق اور بعض کو تا کعبین پہنچتے تھے اور
گاہی اہل صفہ چارسو تک پہنچتی تھے اور کبہی کم ہو جاتی تھے اور گاہی بیشتر
اور وقایع اوسی سال سے تشریع اذان ہے اور ذکر اوسکا باب عبادات
مین بہ تفصیل گذرا ہے حاجت اعادہ کی نہین ہے اور بعض نے اوسکو وقایع
سنہ ثانیہ سے رکہا ہے واللہ اعلم اور وقایع سنہ اولی ہجرت سی اسلام
سلمان فارسی کا ہے کہ اصل اوسکی فارس ہرمز سے ہی اور بعض نے اصفہان
کہا ہی اور وقایع اوسی سال سے ہی باندہنا عقد مواخات کا درمیان مہاجرین
اور انصار کے کہ تھے وہ ہر طایفہ سے چنتالیس اور ایک قول مین پچاس مہاجرین
سی اور پچاس انصار سے اور یہہ عقد مواخات پیش از نزول اس آیہ کے تہا
وَاُولُوا الْاَرْحَامِ الی آخرہ اور بعد اوسکی منسوخ ہوا اور وقایع اوسی سال سے
ہی زیادتی نماز حضر مین اور سنت کرنا کرگ کا ساتہہ شعبان کے اور وقایع سنہ
اولی سے ہی امر کرنا آنحضرت کا صحابہ کو ساتہہ صوم یوم عاشورہ کے اور
وقایع اوسی سال سے ہی وفات براء بن معرور کے اور وہ نقیب انصار ہے

ہی خزرجی سلمی اور موت اسعد بن زرارہ بہی اسی سال مین ہوی ہے اور بہے
اسی سال مین کلثوم بن الہدم نے کہ انصار سی ہے اور عثمان بن مظعون نے کہ
مہاجرین سی ہے وفات پائی **ذکر وقایع سال دوم** اور منجملہ
وقایع سال دوم تحویل قبلہ ہے اور نکاح فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ساتہہ
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے اور ولادت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے
بقول اصح پانچ برس پہلی نبوت سی ہے اور سنہ تزویج مین اختلاف
ہی بعض کے نزدیک رمضان اور بقول بعض رجب اور بقول بعض صفر
اور بقول بعض بعد از غزوہ احد کذا فی جامع الاصول اور سن شریف
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وقت تزویج مین بعض کے نزدیک سولہ برس کا
اور بقول بعض اٹھارہ برس اور بقول بعض پندرہ برس اور تہی علی
مرتضی رضی اللہ عنہ اکیس برس پانچ مہینے کے اور حدیث مین آیا ہے کہ
رنگ روی مبارک حضرت فاطمہ رضہ کا بسبب اکثر نشست روبروی آتش اور
پکانی روٹے اور جاروب خانہ اور طحن جو کے متغیر ہوا تہا اور دست
مبارک متاثر اور جامہ متغیر چنانچہ علی مرتضی رضہ ایک مرتبہ بطلب خادم بہ پیش
آنحضرت تشریف لیگئی پس آنحضرت نی فرمایا مین تمکو بہ از خادم ایک چیز تعلیم
کرتا ہون کہ جسوقت سونی لگو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ
اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہو علی مرتضی رضہ کہتی ہین کہ ہرگز اس ورد کو ترک نہین
کیا مینی اور نہ شب صفین مین اور وقایع سنہ دوم سے فرضیت ماہ رمضان
اور نماز عید اور صدقہ فطر کے ہی بعد از تمادی اٹھارہ مہینے کے قدوم آنحضرت
سی مدینہ مین اور بہے اسی سنہ مین امر جہاد و قتال واقع ہوا اور اذن
کیا گیا ساتہہ اوسکی اور مجموع غزوات آنحضرت کہ خود بہ نفس نفیس باہر

آئی ہین بقول صاحب مواہب ستائیس ہتھین اور صاحب روضۃ الاحباب کے
نزدیک ایک قول مین اکیس اور قول دوسرے مین چوبیس نقل کیے ہین۔
اور صحیح بخارے مین زید بن ارقم سے انیس روایت کیا ہے۔ بدر اور احد
اور احزاب اور بنو قریظہ اور بنو المصطلق اور خیبر اور فتح مکہ اور
حنین اور طایف اور عدد سرایا کا سینتالیس تہا اور بعض نے چھپن کہا ہے
اور صحیح بخارے مین بروایت ابن اسحق اول غزوہ آنحضرت ابوا بعد
ازان بواط بعد ازان عشیرہ اور روایت کیا ہے احمد اور ترمذے نے
ابن عباس سے کہ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیاہ تہا اور
لوا سفید اور بروایت ابن عدے مکتوب تہا اوسمین لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ اور بیچ شہر ربیع الاول سنہ مین اوپر راس تیرہ
مہینے کے ہجرت سے غزوہ بواط واقع ہوی بعد ازان غزوہ عشیرہ اور
روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ مین مذکور ہے کہ اسی سفر مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی مرتضے رضی اللہ عنہ کو کنیت کیا ساتھہ ابو تراب
کی اور مشہور بروایت بخارے اور مسلم کے سہل بن سعد ساعدے سے
اور طرح پر ہے اور بیچ اسی سال مین کرز بن جابر فہرے اوپر شترون
مدینہ کی کہ چراگاہ مین تہے اور وہان شتر آنحضرت کی بہی تہی آیا اور ہانک لی گیا
اور بیچ اسی سال مین سریہ عبد اللہ بن جحش نے کہ پسر پہوپہی آنحضرت اور بہائی
ام المومنین زینب بنت جحش کا تہا وقوع پایا اور اعظم وقایع کا سال دوم
ہجرت سے واقعہ غزوہ بدر کبری اور بدر عظمی ہے کہین **وصل** اور جب
لشکر اسلام جمع آیا آنحضرت نے تسویہ صفوف کیا اور فرمایا کہ جنگ مین کہون گا
اوپر اعدا کے نکرو۔ پس اول وہ گروہ لشکر کفار سے باہر آئے عتبہ بن ربیعہ

اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ تھے اور مبارز طلب کیے اور لشکر اسلام
سے بھی تین شخص نکلے عوف اور معاذ بیٹے حارث کی اور عبد اللہ بن رواحہ
کفار نے پوچھا تم کون لوگ ہو کہا ہم ایک قوم ہین انصار سے کہا ہمکو ساتھ
تمہارے کچھہ کام نہین ہم ابنا ی اعمام اپنون کو طلب کرتے ہین اور معوذ اور
معاذ دونو بھائی تھے بیٹے عفرا کے کہ ڈھونڈتے تھے ابی جہل کو جب دیکھا اوسکو مانند
دو چرغ کے اپنی جگہہ سے کودے اور اوسکو ساتھہ ضرب شمشیر کے مارا اور ڈالا
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَصَرَ عَبْدَهٗ
وَاَعَزَّ دِيْنَهٗ یعنی جمیع ستایش اوس خدا کو جسنے فتحمند کیا اپنے بندے کو اور غالب
کیا اپنے دین کو اور فرمایا مَاتَ فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یعنی اور مرا فرعون
اس امت کا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ سجدہ شکر بجالاے اور ایسے
جگہہ سے ہی کہ بعضی فقہا قایل ہوی ہین ساتھہ استحباب سجدہ شکر کے بحدوث
نعمت سجدہ اور دفع بلیہ مکروہ کے اور کہا خطابی نے کہ شدت اجتہاد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس جنگ مین اور مشقت اونکی دعا مین اوس جہت
سے تھی کہ دیکھا مسلمان خوض کرتے تھی غمرات موت مین اور ملائکہ کھڑے ہین
قتال مین چاہا کہ آپ بھی اجتہاد کرین جہاد مین اور جہاد اوپر دو نوع کے
ہی ایک جہاد بسیف اور ایک جہاد بدعا اور آیا ہے کہ جسوقت ملتقی ہوئین
دونو جماعتین لی آنحضرت نے ایک مٹھی سنگریزون سے اور ڈالا اوسکو اونکی
موہون پر اور کہا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ یعنی زشت اور خراب ہوی موہنہ پس
باقی نرہا کوسے مشرک گروہ کہ آئی آنکھون اور ناک اونکی مین کچھہ اون سنگریزون
سي اور سو تہہ باہزام رکھا وصل اور اعظم فضایل اور خصایص
غزوہ بدر سے حضور ملائکہ اور قتال اونکا ساتھہ مشرکین کے کہ اور غزون مین نہین

واقع ہوا اور قول بجانہ و یوم حنین مین لائی ہین کہ اختلاف ہے اوسمین
کہ روز حنین مین قتال کیا ملائکہ نے یا نہین اور اس جگہہ دو قول ہین قول جمہور
وہ ہی کہ نہین کیا دلیلین رد کرتے ہین اس قول کو حدیث مسلم اپنی صحیح مین سعد بن
ابی وقاص سے کہ دیکھا جانب یمین اور شمال رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی روز احد دو مردکو کہ تھے اوپر اونکی ثیاب سفید کہ نہین دیکھا مین اونکو
ہرگز اس سے پہلی اور نہ پیچھے اس سے یعنے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کو
اور قتال کرتے تھی اشد قتال اور مواہب مین ربیع بن انس سے لائی ہین
کہ کہا مدد کی حق تعالی نے مسلمانون کو ساتھہ ہزار کے پھر ہوئی تین ہزار پھر ہوئے
پانچ ہزار اور کہا ہے کہ پہچانتے تھی لوگ قتل ملائکہ ساتھہ آثار سیاہ
کے اعناق اور بنان مین اور عدد مقتولون بدر کے کفار سے ستر تھے
تھے اور ستر اونسے اسیر ہوئے اور مسلمانون سے چودہ مرد بدرجہ شہادت
پہنچی چھہ مہاجرین اور آٹھہ انصار سے چھہ خزرج اور دو اوس سے -

وصل بیان ثبوت سماع اور علم و شعور موتی مین **حدیث**
صحیح مسلم اور حدیث صحیح متفق علیہ مین آیا ہے کہ میت سنتا ہے آواز کوفت نعال
مردم بوقت مراجعت اونکی دفن سے اور شیخ ابن الہمام نے شرح ہدایہ مین
کہا ہے کہ اکثر مشایخ حنفیہ اوپر اوسکی ہین کہ میت نہین سنتی اور جواب دیا
ہے حدیث مسلم سے کہ ناطق لسماع میت ہے قرع نعال مردم کو ساتھہ اوسکی
کہ یہہ مخصوص ہے بوقت رکھنی کے قبر مین مقدمہ سوال کے لئی اور یہہ تخصیص
خلاف ظاہر کے ہی اور کوئے دلیل اوپر اوسکی نہین اور ظاہر حدیث کا وہ ہے
کہ یہہ حالت حاصل ہے میت کو قبر مین اور زندہ کرنا میت کو بوقت سوال کے ہے
اور آگے اوس سے زندہ کرنا مقدمہ سوال کے لئی کیا معنے رکھے ہے اور

جواب دیا ہی حدیث مسلم سے کہ نص ہے اوپر خلاف مذہب انکی کا ہی ساتھہ اوسکی
کہ یہہ مخصوص ہے با آنحضرت اور معجزہ ہی جیسا کہ بروایت قتادہ لائی ہین کہا حق
تعالیے نی زندہ کیا اونکو تا سنوا وی اور نہین یہہ سخن پیغمبر مگر زیادت توبیخ
اور حسرت اور ندامت کی لئی اور پوشیدہ نرہی کہ حمل اوپر اوسکی مجرد
احتمال اور تاویل ہی حمل اوسپر کرنا چاہیے جب تک کہ تمام ہووے دلیل
اوپر استحالہ سماع کے اور پروردگار عز وجل قادر ہے اوپر
اوسکی اور سببیت حواس ادراک کے لئی عادیہ ہی بدون اوسکی بہی
ہوسکتا ہے اور قوی ترین شبہات منکرین سماع موتے کا یہہ دو
آیتین ہین اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى یعنی بدرستیکہ تو ای محمد نہین سنوا سکتا
مردون کو وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ یعنی نہین تو سنوانیوالا
اونکا جو قبرون مین ہین اور معنی آیت کی وہ ہین کہ تو نہین سنوا سکتا بلکہ
خدا سنواتا ہی اور مراد موتی اور من فی القبور سے کافر ہین اور مراد ساتہہ
عدم استماع کے عدم اجابت حق کو ساتہہ اوس دلیل کے کہ یہہ دو نو آیتین
نازل ہوی ہین دعوت کفار مین طرف ایمان کی اور نہ قبول کرنا اونکا حق
کو - یا مراد موتی موتی القلوب آیا ہی اور ساتہہ تیور کے اجساد اونکی کہ اونمین
دلہاے مردہ پڑے ہین اور حاصل کلام اخبار اور آثار سماع موتی
اور علم و شعور مین بہت ہین اور کوی دلیل قاطع اوپر خلاف اوسکی ساتہہ ثبوت
کی نہین ملی اور کلام اس مقام مین شرح مشکوہ شیخ مین باستیفا مذکور
ہی چونکہ منظور یہان اب اختصار ہر جگہہ ہے اسلئی زیادہ تحقیق نہین کی چاہیے

وصل بیان اسیران بدر مین - مروی ہے کہ جب اسیران بدر
کو غل کردن اور زنجیر پانو مین آنحضرت پاس لائی فرمایا کہ یہہ نہین جانتے

مسلمان ہوویں اور بہشت بین آویں ولیکن حق تعالی بزور بستہ بستہ اپنے
درگاہ مین لاتا ہے اور بہشت مین داخل کرتا ہے اور ایسا ہے کہ حکم تکالیف
شرعیہ کا کہ حق تعالے نے اپنے بندون کو تکلیف کیے ہی اور مقید اوسکی ساتھ
کرکے اپنی درگاہ مین لاتا ہے اور بہشت مین داخل کرتا ہے اور در اسلام حضرت
عباس بن عبد المطلب بین اختلاف ہی بعضی کہتے ہین کہ یہہ قدیماً اسلام لائی
ہتے لیکن پوشیدہ رکہتے ہتے اور بعض کہتے ہین روز بدر اسلام لای او
بعض نے کہا ہے کہ پیش از فتح خیبر اسلام لائی ہتے اور مخفی رکہتے
ہتے بروز فتح مکہ ظاہر کیا اور قصہ اسیران بدر کا غرایب قصص سے ہے
کہ جب لائی گئی اسیران بدر پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حضرت نی اونکی باب ماری اور فدیہ مین ساتھہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کی مشورہ فرمایا اونہون نے کہا کہ فدیہ لیکر زندہ رکہنا چاہیے شاید کہ خدا ے
تعالی اونکو توفیق اسلام عطا فرماوے — اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ مارنا چاہیے گردن انکی کہ یہہ آئمہ کفر ہین اور پیشوا کافرون کے
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقول صدیق رض عمل فرمایا
اور جب فارغ ہوے آنحضرت اس قضیہ سے آخر رمضان اور اول روز
مین شوال سے بہیجا زید بن حارثہ کو مدینہ مین واسطے بشارت فتح کے
اور پہنچا وہ وقت ضحی مین اوسوقت کہ فارغ ہوی تہیا دفن رقیہ بنت نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہذا ہو الصحیح **وصل** احادیث فضل
اہل بدر مین بہت واقع ہوئی ہین ایک اونمین سے یہہ حدیث ہی کہ اوسکا ترجمہ
یہہ ہے کہ اللہ تعالی مطلع ہوا اوپر اہل بدر کے اب کرو تم جو چاہو پس
تحقیق بخشا مینی تمکو اور ایک روایت مین پس تحقیق واجب ہوی تمہارے

لئی جنت اور یہہ اس جگہہ ایک حکایت غریب ہے کہ عامہ ناس مین شہرت رکہتی
ہی اور وہ یہہ ہے کہ جبال بدر مین ایک موضع ہے کہ سنی جاتی ہے اوس
موضع سے آواز مثل آواز نقارہ کے کہ بادشاہون کے ہان وقت فتح
اور نصرت کی علامت ہے اور کہتی ہین کہ یہہ نشان ہے کہ حق تعالی نی اوس
وادی مین فتح اور نصرت مومنون کا کہ فتح مبین اور نصر عزیز واقع ہوئے
ہی علامت چہوڑے ہی اور شیخ قدس سرہ العزیز فرماتی ہین کہ مین جب
اوس مقام شریف مین بزیارت عرصہ بدر کہ مقام فتح اور نصرت مومنون
کا ہے پہنچا مشاہدہ اوس جنگ اور حضور سید انام اور صحابہ کرام کا خیال آیا
اور ارادہ دیکہنی اوس موضع اور سننی آواز کا کہ مشہور ہے دلمین آیا جماعہ
اہل اوس وادی سے کہ وہان کہڑے ہتی حقیقت حال پوچہی کہا البتہ کبہی
ہوتا ہے اور کبہی نہین اور بیچ وقایع سال دوم سے سریہ عمیر بن عدی
بن خرشہ ہے کہ بہیجا اوسکو آنحضرت صلعم نی اوپر عصما یہودیہ بنت مروان زوجہ
یزید بن زید خطمی یہودی کی تا قتل کرے اوسکو اور تہی وہ ملعونہ ایک زن بیحیا
معارف زنان یہود سے سلیطہ لسان کہ پیوستہ عیب کرتے ہتی اسلام اور
اہل اسلام کو اور ہجو کرتے ہتی اور ایذا دیتے ہتی رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اور اسی سال مین غزوہ قرقرۃ الکدر کہ نام ایک موضع کا ہے
واقع ہوا اور قرقرہ بفتح قافین نام زمین ملساء مطمئنہ کا ہی اور کدر
بضم کاف اور سکون دال مہملہ ایک نوع ہے طیر سے کہ اوسکی رنگ مین ایک
تیرگی ہی اور بعض نے اس غزوہ کو سال سیوم مین رکہا ہے — بعد ازان
غزوہ قینقاع اور وہ ایک بطن ہے یہود مدینہ سے کہ خاص اہا ذیمین شجاعت
اور صبر تہا اور یہہ غزوہ نصف شوال مین اوپر راس بیس مہینے کے ہجرت

ہے بعد واقعہ بدر کے ہوا تھا اور یہ ہے اسی سال عید الضحی میں امیہ بن
الصلت شاعر کہ جاہلیت میں باحساس فضایل کے اپنی ہوا ہے نبوت اور رسالت
سر میں رکھتا تھا اور جب خبر ظہور نبوت آنحضرت کے سنی بعلت حسد اور سابقہ
شقاوت ازلی کے گرفتار نکال کفران کا ہوا ۔ بعد ازان پانچوین ذیحجہ میں
اور محمد بن اسحق نے کہا صفر مین غزوہ سویق واقع ہوی **وقایع**
سال سیوم از ہجرت اس سال مین غزوہ غطفان اور
اسکو غزوہ آمر بفتح ہمزہ اور میم کے بھی کہین اور حاکم نے غزوہ انار بفتح
ہمزہ اور سکون نون نام کیا اور وہ ناحیہ نجد مین بارہوین شب مین گذری
تھی ربیع الاول مین واقع ہوے اور ایک وقایع سنہ ثالثہ ہجرت سے
نقد قتل کعب بن اشرف یہود ی کا ہے کہ چودہوین شب مین ربیع الاول
سے واقع ہوا اور اوسکو مواہب مین سریہ محمد بن مسلمہ نام کیا ہے
اور یہ ہے اسی سال مین غزوہ نجران ہے اور اس غزوہ کو غزوہ بنی
سلیم بھی کہتے ہین ناحیہ فرع سے بفتح الفا و الراء اور یہ ہے اسی سال
مین سریہ قردہ بفتح قاف و را اور بعض نے بکسر فا اور سکون را بھی
کہا ہے نام ایک آب کا ہے آبون نجد سے وقوع پایا اور یہ ہے اسی
سال مین بعد از قتل کعب بن الاشرف قتل ابو رافع تاجر حجاز کا تھا اور
روضۃ الاحباب مین کہتا ہے کہ بقولی قتل اوسکا سال چہارم مین ہے
اور بقولی سال پنجم مین اور بقولی سال ششم مین واقع ہوا اور
اسی سال مین نصف شہر رمضان مین سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم و فلذہ بتول ریحان مشموم اور امام مسموم نور دیدہ مصطفی امام حسن مجتبی
متولد ہوی اور احوال اس اہلبیت طہارت کا مفصل محل اوسکی مین مسطور ہوگا

انشاء اللہ تعالی اور بہی اسی سال مین ام کلثوم کو بعد از وفات اوسکی ہمشیرہ کے کہ رقیہ تہی اور غزوہ بدر مین وفات پای تہی ساتہہ عثمان بن عفان کی تزوج فرمایا اور اسی سال مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ دختر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور زینب بنت خزیمہ کو عقد نکاح اپنی مین لاے اور تفصیل اس احوال کے اوسکی محل مین مذکور ہوتی ہی انشاء اللہ تعالی اور بہی اسی سال مین غزوہ احد واقع ہوی — شوال مین گیا رہوین شب یا ساتوین شب کہ گذری تہے اوس سے اور بعض نے نصف شوال مین کہا ہے اور منقول مالک سے وہ ہی کہ بعد ایک سال کی بدر سے اور یہہ اوہین سے منقول ہی کہ اوپر راس اکتیس مہینے کے ہجرۃ سے اور اعداد اور افراد لشکر کے ہزار مرد تہے اور ایک روایت مین نو سی اور سعدین یعنے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ دو زرہ پہنی ہوی آگے آگے آنحضرت کے جاتے تہے وصل جب لشکر اسلام احد مین پونہچا جانبین سے صف باندہے مسلمانون نے بیخ احد مین اور اون شور بختون نے شورستان مین کہ وہان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود صفوف صحابہ کو راست فرماتی تہے اور ایسا کیا کہ احد پیٹہہ پیچہی اور مدینہ مقابل ہو نہہ کے آیا — اور مشرکون نے بہی اپنے صفین آراستہ کین خالد بن ولید کو میمنہ مین اور عکرمہ بن ابی جہل کو اوپر میسرہ کے اور ابو سفیان کو قلب مین متعین کیا اور صفوان بن امیہ کو اور ایک روایت مین عمرو بن العاص ساتہہ اتباع کے برابر رخنہ کوہ کے رکہا اور عبد اللہ بن ربیعہ کو اوپر تیر اندازون کی امیر کیا اور لوا طلحہ بن ... کو دیا القصہ مسلمان اوپر لشکر کفار نا ہنجار سے غالب آئی اور کفار نے موہنہ بہزیمت رکہا فتح اور نصرت بجانب اسلام اور ہزیمت

و غیبت بسبب کفار بد کار مقرر ہوئی اور غرائب روایات سی یہ ہے کہ معارج
النبوہ میں لایا ہی کہ آواز شیطان کے کہ بقتل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ندا کرتا
تہا مدینہ میں پہونچی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے جو آواز سنے باہر دوڑیں
اور روتی ہتین اور ایسی بے زبان اشتر بہی روتی ہتین اور ایسا معلوم
ہوتا ہی کہ زہرا رضی اللہ عنہا بہی سنتے اس آواز کے مدینہ سے احد میں تشریف
لیگئیں جیسا کہ ذکر شریف اونکی ہین اوس جگہہ آویگا اور نہ حاضر ہونا
عثمان رضہ کا روز احد جیسا کہ صحیح بخاری میں آیا ہی اور غایب رہنا اونکا
جنگ بدر سے اور حاضر نہونا اور تخلف بیعۃ الرضوان سے ایک سائل نے
ابن عمر سے سوال کیا تہا پس کہا ابن عمر نے آیا خبر دوں میں اور بیان
کروں تجہسی وہ جو پوچہا تو نے صحابہ اوس وقت میں چار قسم ہوئے ایک
جماعت نے ثبات کی اور شہید ہوئی اور ایک گروہ بہاگ کر دوایا اور شعاب
جبل میں مختفی ہوئے اور بعض نے شہر میں جاکر قرار پکڑا اور عثمان بن
عفان از انجملہ تہے اور بعد از اتمام معاملہ اور مقاتلہ اور تسکین نایرہ جنگ
کی خدمت میں حضرت کی مراجعت کیے اور اس آیت کی سبب شامل حال
ہوکر رقم عفو و مغفرت ناصیہ حال اور نامہ اعمال اونکی پر کہینچی اِنَّ
الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ الی آخرہ یعنی جن لوگون نے روگردانی کیے تم سے
اور ایک جماعت نے ثبات قدم اختیار کیا اور اوپر مرکز صدق کے قایم رہے
پس فرار عثمان میں روز احد کے گواہی دیتا ہوں میں کہ خدا نے اوسی عفو کیا
اور تخلف اونکا بدر سے بجہت بیمار ہونے صاحبزادی آنحضرت کی کہ اونکی
تزوج میں تہین اور چہوڑا حضرت نے اونکو بیمار داری صاحبزادی کی اور فرمایا کہ تمکو
اجر اوس مرد کا ہی جو حاضر ہوا بدر میں اور سہم اوسکا اور غیبت اونکی بیعت

الرضوان سے پس اس جہت سے کہ بہیجا اونکو انحضرت نے نزدیک اہل مکہ کے تا کہین
اونکو کہ حضرت معتمر آئی ہین نہ محارب اور تہے بیعۃ الرضوان بعد جانے عثمان
کی طرف مکہ کے اور پکڑا انحضرت نے دست راست اپنا اور رکہا اوپر دست
چپ کے اور فرمایا یہہ دست عثمان کا ہی **وصل** بیان شہادت حضرت
حمزہ رض مین **اور** قصہ قتل حمزہ بن عبد المطلب مجملا اس طرح ہے کہ وحشی بکلیہ
طعیمہ بن عدی سے طرف احد کے بقصد قتل حضرت حمزہ رض کی جاتا تہا ہند بنت عتبہ
زن ابو سفیان مادر معاویہ نے راہ بیچ وحشی سے ملاقات کی اور اوسکو
تحریص کیا اوپر قتل کے اور کہا کہ میرے باپ عتبہ کو حمزہ نے روز بدر مارا
ہی — وحشی کہتا ہی اتفاقاً جنگ گاہ مین حمزہ کو دیکہا مین کہ مانند شیر مست
کی درمیان قوم کے اکثر صفوف لشکر قریش کو درہم برہم کرتے تہے — ناگاہ
سباع بن عبد العزی خزاعی صف کفار سے باہر آیا اور مبارز طلب کیا حمزہ
باہر آئی اور سباع کو مارا اور مین پس سنگ متواری تہا کمین مین جب حمزہ
میرے پاس غافلانہ آئی حربہ اپنی کو اونکی طرف ڈالا مینے پس راہ مین گرے اور
ایک جماعت اونکی یارون سے اوپر سر اونکی آئی اور کہا یا عماہ جواب نہ سنا
جاتا مینے کہ آخر ہوی صبر کیا مینے تا لوگ اونکی سر سے دور ہوی پس گیا مین
اور حربہ اپنی کو اوٹہا کر شکم اونکا شگافتہ کیا اور جگر نکال کر ہند پاس لے گیا
مین اور مینے اوسکو چبا کر پہینک دیا **وصل** اور صحابہ نے بہی اس
غزوہ مین کارزار بہت کی اور حق محبت اور اخلاص بجا لائی بعضی بشرف
شہادت پہنچی اور بعض باقی رہے رضی اللہ عنہم اجمعین **اور** روایت
ہے قیس سے کہ اونہنے اپنی باپ سعد سے روایت کی کہ کہا علی مرتضی رضی
اللہ عنہ سے سنا مینے کہ روز احد مین فرمایا سولہ ضرب مجہے پہنچین چار

ضرب مین اونہین سے اوپر زمین کی گرا مین اور ہر بار کہ گرتا تہا عین الکرد خونبز
اور خوشبو مہر سے بازو پکڑتا تہا اور بہی قایم کرتا تہا اور کہتا تہا متوجہ اور
کفار کے ہو کہ طاعت خدا اور رسول مین ہے تو اور وہ دونو بہتی رضی
ہین بعد از فراغ جنگ مینی حضرت رسالت سے عرض کیا آنحضرت نے فرمایا
وہ جبرئیل علیہ السلام ہے اور طلحہ رضی اللہ عنہ سے ہے روز احد مین
بہت دلاوریان وجود مین آئین کہ سبب ایجاب دخول جنت ہوے اور
ایک دلاوروں اور جانبازون درگاہ سے حنظلۃ الغسیل تہا لہ اوسکو غسیل
الملائکہ سے کہتی ہین اور وہ مدینہ مین تہا اور اوسی رات کہ جدا ہوا تہا اور
ہمراہ اپنے بی بی کی سویا تہا او صباح غسل جنابت کرتا تہا اور ایک جانب سر
اپنی سے دہوی ہے کہ ناگاہ وسنا کہ وقت ہے ادہر اصحاب کے تنگی ہے اور
ایک روایت مین آیا ہے کہ غیب سے آواز آیے اوسی حالت جنابت مین بیطاقت
ہوا اور احد مین آیا اور محاربہ کیا اور بہت کفار کو دوزخ مین پہنچایا اور شہید
ہوا پس آنحضرت نی دیکہا کہ ملایک اوسکو غسل دیتے ہین وصل
اور ایک وقایع صعبہ احد سے شہادت مصعب بن عمیر کے ہی اور مصعب
بن عمیر اجلہ اصحاب اور فضلا اونکی سے ہین اور ایک ہزبران میدان
جلالت اور سپہ سالاران معرکہ شجاعت سے وہب بن قابوس مزنی اور برادر
زادہ اوسکا حارث بن عقبہ بن قابوس تہے وصل مردانگی اور دلاوری
مردان اصحاب کے بہت تہے کہ مرقوم ہوے لیکن بعض نساء مومنات نے کہ ہمراہ
تہین اور پانی اونکو پہنچاتی تہین جہاد اور قتال کیا چنانچہ نسیبہ بنت کعب کہ زن
تہے بردل اور ہر معارک اور محافل کہ باتفاق شوہر اپنے زید بن عاصم
اور دونو بیٹون اپنی عمار اور عبداللہ کے اہتمام تمام کیا اور کہتے ہین کہ نسیبہ مرکہ

مسیلمہ کذاب مین بہے حاضر ہتے **وصل** محاربہ اصحاب اور قتال اونکا
ساتہہ کفار کے اس غزوہ مین اور مارنا اور مار سہنا اور جان فدای آنحضرت
کرنا اور عہد وفا کرنا بہت اور زیادہ اوس سے ہین جو مذکور ہوا **اور** ابوسعید
خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جو خون روی پر انوار سید ابرار سے
روان ہوتا تہا میرا پدر مالک بن سنان مونہہ اپنی کو اوس موضع پر رکہکر
چوستی تہی اور نگلجاتی تہے پس لوگون نے اوسمین تکلم کیا آنحضرت نے
فرمایا جو کوی مساس کرے میرے خون کو نہ پہنچی اوسکو آتش دوزخ **اور**
روضۃ الاحباب مین شیخ ابن حجر سے نقل ہے کہ شرح صحیح بخاری مین
کہا ہے کہ عبد الرزاق معمر سے اور معمر زہری سے روایت کرتا ہے کہ
ستر ضرب شمشیر اوپر روی مبارک حضرت کی مارین اور حق تعالی نے سبکے
شر سے آنحضرت کو نگاہ رکہا **اور** عبد الرحمن بن حمید اسدی نی بہی
بقصد آنحضرت گہوڑا دوڑایا ناگاہ ابو دجانہ نے ساتہہ ایک ضرب شمشیر
کی اوسکو اوپر زمین کے ڈالا اور کیفیت عتبہ بن ابی وقاص اور عبد اللہ
بن شہاب کی معلوم نہین کہ ہلاکت اونکی کب اور کہان ہوی **اور** معارج
مین علی الاجمال کہا ہے کہ بقیہ وہ پنج نفر شوم بہے اوسی سال مین بانچ
وجوہ ہلاک ہوے **وصل** لائی ہین کہ جب حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بامداد طلحہ اور علی کے اوس مغاک سے باہر آئے اور
اصحاب نے چاہا کہ وہ سرور انبیا زندہ ہین ہمراہ یارون کے متوجہ احد کے
ہوے اور چاہا کہ اوپر قلہ کوہ کے چڑہین بجہت ضعف کی بسبب جراحات
اور کوفت بدن کی ذات بابرکات مین عارض ہوا تہا میسر نہوا ابی سفیان
نی ساتہہ ایک جماعت کی مشرکون سے چاہا کہ دوسرے طرف اوپر کوہ کے

جاکر اوپر اوسکی مستعلی ہو دین اور بچہوڑین کہ یہہ شعب مین آوین آنحضرت
نے دست بدعا اوٹہایا اور فرمایا ای خدای تعالی مت چہوڑ کہ یہہ ہمن آ
سی بیشتر جاسکین الغرض اون نامردون نے اکثر کشتون کو اہل اسلام سے
مثلہ کیا اور شکم اوسکی شگافتہ کئی اور جگر اوسکی باہر لائی اور گوش و بینی انہہا
کی کاٹ کر رشتون مین کہینچی الا حنظلہ غسیل الملائکہ کہ اوسکو مثلہ نہ کیا بسبب اوسکی
کہ وہ بیٹا ابو عامر راہب کا اوسکو ابو عامر فاسق کہتی تہے تہا اور ساتہہ مشرکین
کی ایک تہا اور اول اوس کسیکا کہ اوپر لشکر اسلام کے تاخت لایا وہ تہا
لعنۃ اللہ علیہ **وصل** اور جو مشرکین نے طرف مکہ کے بازگشت کی
خاطر اصحاب مین دغدغہ نے راہ پایی کہ مبادا عزیمت مدینہ کرین اور غارت
وتاراج بوقوع آوے اسلیے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تا عقب مخالفون
کے جاوین اور تحقیق اس خبر کے کرین پس حضرت امیر المومنین بموجب فرمودہ
سید المرسلین خبر لائی کہ مشرکین مکہ کو گئی **اور** نماز ادا کرنے مین اوپر شہدا
احد کے روایت مین آیا ہی کہ بعض اہل حدیث اور سیر سے اوپر اوسکی ہین کہ آنحضرت
نے اوّلا اوپر حضرت حمزہ کے نماز پڑہے بعد ازان جسکا جنازہ لاتی تہے
آگی حمزہ کے رکہتی تہے اور نماز پڑہتے تہے تا ستر نمازین اوپر حضرت حمزہ
کی پڑہی گئین اور یہہ بحث بطول و تفصیل شرح سفر السعادۃ مین بیان کیا
گیا ہے وہان چاہیے دیکہنا — اور بصحت پہنچا ہی کہ جنگ احد مین ستر مرد مسلمان
سے مقتول ہوے چار تن مہاجرین سے اور چہاسٹہہ نفر انصار سے اور لشکر کفار
سے قریب تیس کے واصل جہنم ہوے **وصل** اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے فضل مطلق شہادت مین وارد ہوا ہی **اور** روایت ہے
کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ حق تعالی اوپر شہدا کی تجلی کرے اور کہی کہ طلب کرو

شہید ہو اور اي جان بازو تجہسي جو کچھہ چاہو کہین ای پروردگار ہم چاہتے ہین کہ روحین ہمارے اجساد مین ہمارے دوبارہ لاوے تو اور ہمکو دنیا مین بہیجی تو تا تیری رضا مین بار دوسرے شہید ہووین ہم فرمان آلہی آوے کہ ہم جنکی روح قبض کرین دوبارہ دنیا مین اوسکو نہ بہیجین اور ابی فروہ رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکدن زیارت قبور شہدا احد فرمای اور کہا ای خدا پدرستی اور راستی بندہ تیرا اور رسول تیرا گواہ ہی کہ یہہ جما طلب رضا تیری مین شہید ہوی ہی اور منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال بزیارت شہدای احد جاتی تہی — اور بعد حضرت کی ابوبکر صدیق رضہ اور عمر فاروق رضہ یہی سبیل مسلوک رکہتی تہی اور اخبار وآثار فضل شہدای احد مین بہت وارد ہین — لای ہین کہ بعد چہالیس برس کے کشف قبور بعض شہدای احد کا بکدام ضرورت شرعیہ واقع ہوا ویسی ہی تروتازہ مثل غنچہ ہای گل اپنی اکفان مین تہی کہی توکہ آج ہی دفن ہوی ہین اور لای ہین کہ جب ابوسفیان اور مشرکین نے حرب احد سے طرف مکہ کے مراجعت کی پہر نے اپنی سے نادم وپشیمان ہوے اور کہا رخنت کہینچی ہے اور لشکر جمع کیا ہمنی اور درمین عظیم لشکر محمد مین ڈالا ہمنی اور خیار اصحاب آنحضرت کو مارا ہمنی اور ہنوز کار ناتمام پہرے ہم اور اصحاب حضرت کو بالتمام مستاصل کرین ہم بعد ازان بلکہ مراجعت کرین ہم چنانچہ عکرمہ بن ابی جہل اس باب مین موافق ابی سفیان کی تہا

وقایع سال چہارم

اور ماہ صفر مین اوپر راس چہتیس مہینی کے ہجرت سی جو واقعہ ہوا سریہ رجیع ہی اور اسی قضیہ مین حدیث عضل اور قارہ کہ نام دو موضع کا ہی — اور حدیث صحیح بخاری مین آیا ہی کہ خبیب کو جسوقت کہ محبوس تہا دیکہا

که خوشه انگور کہاتا ہے اور نہ تہا مکہ مین اوسوقت کوی میوه اور تہا وه بستہ بقید
آہنین نہ تہا وہ مگر رزق کہ روزی کردانا اوسکو حق سبحانہ نے اور جب منقضی
ہوی اشہر حُرُم اوسوقت تنعیم مین خُبَیب اور زید کو اوپر دار کے کہینچا اور
خُبَیب نے اوس حال مین قریش سے التماس کی کہ تا دو رکعت نماز ادا کرے
حق تعالی نے اونکی دلون مین ڈالا کہ التماس اوسکی منظور رکہا اور یہہ سنت
درمیان مقتولون کے خبیب سے یادگار ہے — اور اوپر راس پینتیس۳۵ مہینے
کی ہجرت سے سریہ ابو سلمہ عبد اللہ بن اسد مخزومی وقوع مین آیا کہ اوسکو ساتہ
ایک سو پچاس مرد کی انصار سے کہ ابو عبیدہ بن الجراح اور سعد بن ابی وقاص اور
اسید بن حضیر اور ارقم بن ابی ارقم وغیرہ اونمین سے تہے اوپر بنی اسد کے بہیجا اور
نیز اوپر راس پینتیس۳۵ مہینے کے عبد اللہ بن انیس کو بہیجا تا سفیان بن خالد ہذلی
کو کہ ساکن عرنہ تہا قتل کرے اور ساحت دین اسلام کو شر اور فساد اوسکی سے
پاک کرے **اور** یہہ ماہ صفر مین اوپر راس چہتیس۳۶ مہینے کے بعد چار ماہ
کی غزوہ احد سے واقع ہوا قصہ بیر معونہ ہے کہ اوسکو سریۃ المنذر بن عمرو اور سریۃ
القراء بہی کہتے ہین اور بیر معونہ ایک موضع ہی بلاد ہذیل مین درمیان مکہ اور عسفان
کی **اور** یہہ اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہ جماعت کے
کبار صحابہ سے مثل ابو بکر اور عمر اور علی اور طلحہ اور زبیر کے مہاجرین سے
اور سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ کے انصار سے ساتہ ایک
تقریب کی کہ ارباب سیر نے ذکر کیا ہے منازل یہود بنی النضیر مین تشریف لائے
اور یہہ ایک قبیلہ بڑا ہے قبائل یہود سے **اور** لائے ہین کہ خیمہ آنحضرت فضاے
بنی خطمہ مین قایم کیا تہا عزوراً کہ ایک تیر انداز ون یہود سے تہا تیر پہینکتا تہا ایک تیر
خیمہ آنحضرت مین پہنچا وہان سے خیمہ کو دوسرے جگہہ ایستادہ کیا — حضرت علی

غزوہ
بنی نضیر
[illegible]

اوسکی گہات مین تہی ناگاہ دیکہا کہ شمشیر برہنہ ہاتہہ مین ساتہہ نو مرد اورکی باہر آیا علی مرتضی نے اوپر اوسکی حملہ کیا اور سر اوس کافر پلید اوسکی سے جدا کیا اور آگی آنحضرت کی لائی پس آنحضرت نی ابو دجانہ اور سہل کو ساتہہ آتہہ اور نفرکی مصحوب علی مرتضی کیا اوس جماعت کو کہ ہمراہ غزورلیکے تہی سبکو قتل کیا اور سر اونکی حضرت کی روبرو لائی اور آنحضرت نی پندرہ رات دن اوس جماعت کو محاصرہ مین رکہا اور ابن ابی منافق اور قبایل اور کوئی فریادرس بنو النضیر کے نہو سکی پس آنحضرت نی ابو لیلا سے مازنی اور عبد اللہ بن سلام کو امر فرمایا تا نخلستان یہود کو قطع کرین — القصہ حق تعالے نی خوف دلمین بنی النضیر کے ڈالا اور رعب نے اوپر اونکی غلبہ پایا کہ کسیکو اپنے طرف سے خدمت مقدسہ حضرت نبویہ مین بہیجا کہ ہمکو چہوڑ دو تا نکلجاوین ہم اور پاؤن واوی عزت مین رکہین ہم آنحضرت نی فرمایا کہ اسلحہ اپنے تمامہا چہوڑ جاؤ اور جسقدر کہ اموال تمہارے چارپای اوٹہا سکین لیجاؤ وہ لوگ بضرورت و اضطرار اس بات پر راضی ہوی اور اپنے گہر اپنے ہاتہہ سے برباد اور خراب کئی اور کہین کہ اسلحہ بنی النضیر پچاس زرہ اور پچاس خود اور تین سو چالیس شمشیر تہی اور بیچ اسی سال مین وفات عبد اللہ پسر عثمان بن عفان سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقع ہوی — کہین ایک خروس نے منقار اونکی آنکہہ مین مارے اوس سبب سے بیمار ہوی اور دار دنیا سی رحلت کی اور بیچ اسی سال مین ام سلمہ کو تزوج فرمایا اور شوہر اونکا کہ ابو سلمہ بن الاسد مخزومی تہا اوسنے وفات پای اور بیچ اسی سال مین زینب بنت خزیمہ نے کہ ازواج مطہرات سے تہین وفات پائی اور بیچ اسی سال مین فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف

اور حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے وفات پائی اور یہہ ہے اسی
سال مین چوتہی شعبان کو ریحان رسول مقبول اور نور دیدہ بتول امام شہید
سعید ابو عبد اللہ حسین رضی اللہ عنہ متولد ہوے اور حاملہ ہوئی تہین فاطمہ زہرا ساتہہ امام
حسین رضہ کے بعد از ولادت امام حسن رضی اللہ عنہ کے ساتہہ پچاس شب کی اور نہ تہا حضرت فاطمہ
زہرا کو وہ جو ہوتا ہے عورتون کو حیض و نفاس سے اور اسیلیے التسمیہ کیا گیا ہے
اونکو ساتہہ حورا ی جنت کی اور یہہ ہے اسی سال مین غزوہ بدر موعد واقع ہوے
اور اوسکو بدر صغری بہی کہتے ہین اور یہہ ہے اسی سال مین ایک مرد یہودی
نے ساتہہ زن یہودیہ کے زنا کیا پس آنحضرت نے بحکم شریعت محمدیہ حکم رجم
دونو کے فرمایا اور اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے زید بن ثابت کو امر بتعلیم خط توریت فرمایا پس پندرہ دن مین اوسکو سیکہہ لیا
کذا فی روضۃ الاحباب اور یہہ ہے اسی سال مین واقعہ سرقہ طعمہ بن ابیرق
کا کہ بنی ظفر سے تہا یہی کہ ایک زرہ خانہ قتادہ بن النعمان انصاری سے کہ ہمسایہ
اوسکا تہا چرائی اور اپنے گہر مین لایا اور آرد سے [illegible] رخنہ ہے کہ ابنان مین
تہی گرتا بگرا پس ڈرا کہ حال ظاہر ہو دے اوسکو گہر مین زید بن السمین یہودی کے
ڈالدیا اور یہہ ہے اسی سال مین بقول مشہور اور ایک قول کے موافق سال
ششم مین اور مطابق ایک قول کے ششم مین اور بعض نے اس قول کو ترجیح
دی ہے تحریم خمر واقع ہوے **وقایع سال پنجم** اس سال مین زینب
بنت جحش کو بحکم آلہی نکاح مین لائے اور بروز زفاف آیہ حجاب بقول اہل سیر
نازل ہوئی اور اسی سال مین غزوہ مریسیع واقع ہوئی اور یہہ نام
ایک آب کا ہی خاص بنی خزاعہ کے لیے اور اسکو غزوہ بنی المصطلق بہی کہتے ہین
اور یہہ لقب ایک مرد کا ہے کہ نام اوسکا خزیمہ بن سعد بن عمرو ہے ایک بطن

ہی خزاعہ سے اور سلق اور سحت کو کہین اور وقوع اس غزوہ کا روز دوشنبہ بعد از دو شب کی کہ گذرے تہین شعبان سنہ خمس سے اور ابن اسحق نے سنہ ستہ اور موسی بن عقبہ نے سن اربع کہا اور کہا کہ یہہ روایکی قلم کی ہے کہ بجای خمس کے اربعہ لکہا اور یہہ اسی سال مین نازل ہوے آیۃ تیمم اور یہہ اسی غزوہ بنی المصطلق مین جو مسلمان عورتوں کی بندے لیگئے اور شہوت نے اونپر اونکی غلبہ کیا اور عزوبت نے اشتداد پایا بطریق ملک یمین بغیر پوچہی حضرت کی تصرف بعزل کرتے تہے پس سوال کیا آنحضرت سے کہ آیا عزل جایز ہے یا نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ تم عزل کرو یا نکرو جو کہ پیدا ہونیوالا ہی ہو گا اور اسی جگہہ سے اباحت اور حرمت دونو مفہوم ہوتی ہین اور مذہب فقہا نے یون قرار پایا ہے کہ عزل امۃ مین جایز ہے اور حرہ مین جایز نہین مگر باذن اوسکی اور جاریہ غیر مین کہ منکوحہ کسی کی ہو جایز نہین الا باذن مولی اور یہہ اسی سال مین قصہ افک ام المومنین عایشہ رضی اللہ عنہا کا واقع ہوا اور افک بکسر اور فتح بمعنی کذب کی ہے اور غیرہا وہ ہی کہ مسلمانون سے بہی چند آدمی ساتہہ اہل افک کے شریک ہوے اور اس ورطہ مین پڑے مثل حسان بن ثابت اور مسطح اور مسطح بن اثاثہ قرشی مطلبی کہ بیٹا دختر خالہ ابو بکر صدیق کا تہا اور حمنہ بیٹی جحش خواہر زینب بنت جحش کے کہ امہات مومنین سے ہی اور بعضی اور لوگ کہ نام اونکی مذکور نہین اور عروہ کہ راوی اس حدیث کا ہے کہتا ہے کہ مجہی علم نہین اونکی نامون کا بجز اسکی کہ سب عصبہ تہے اور مروی ہی کہ جب آیات برات عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نازل ہوی قاذفون کو طلب کیا اور حد قذف کہ اسی تازیانہ ہے ہر ایک کو اون چار سے مارے اور یہہ اسی سال مین ہجرت سے غزوہ خندق نے

بضم میم و سکون
صاد و سہملہ
فتح طا و سہملہ
و کسر لام و در
آخر قاف ۱۲

بکسر میم و سکون
سین و فتح طا و سہملہ و در آخر حا ۱۲
بضم ہمزہ و دو ثا ۱۲
بضم عین و سکون
بفتح حا و سکون
سیم و فتح نون ۱۲
بفتح جیم و سکون

وقوع پایا اور غزوہ خندق اسلئی کہین کہ اس غزوہ مین ایک خندق کہودی تہی
گرد مدینہ مطہرہ کے اور شیخ ولی الدین بن عراقی نے کہا کہ مشہور وہ ہے کہ سنہ
رابعہ مین تحقق ہوا اور یہی جو مدار سنوات کا اوپر روضۃ الاحباب کے رکہا ہے
سنہ خامس مین ذکر کیا ہی — القصہ محاربات اور مقاتلات میان دو لشکر کے واقع
ہوئے خصوصاً علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے اس غرایب مبارزات حد قیاس عقل
سے زیادہ وقوع مین آئی اور یہ ہے اسی سال مین متصل واقعہ خندق کے غزوہ بنو
قریظہ کہ قبیلہ عظیمہ تہا یہود عدیل بنی النضیر سے کہ اونکو اجلا فرمایا تہا واقع ہوئے
اور وقایع اسی سال سے وہ کہ بلال بن حارث مزنی نے ساتہ چار سو نفر کے قبیلہ مزینہ
سی خدمت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئے اور بدولت اسلام مستسعد
ہوئے پس آنحضرت نے اون سبکو فرمایا اپنی منازل مین جاؤ جہان تم رہو گے
مہاجرین مین داخل ہو اور اسی سال مین خسوف واقع ہوا کہ یہودان مدینہ
کہتی تہے کہ اوپر ماہ کے سحر کیا ہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز
خسوف ادا کرتے تہی تا ماہ منجلی ہوا اور یہ ہے اسی سال مین غزوہ دومۃ الجندل
واقع ہوا اور وہ نام ایک کوہ کا ہی کہ وہانسے کوفہ تک دس مرحلہ ہے اور دمشق تک
بہی دس مرحلہ — کذا قیل اور بعض نے کہا ہے کہ دومۃ الجندل ایک قلعہ ہے
کہ اساس اوسکا اوپر سنگ کی رکہا ہے اور محصول اوس موضع کا خرما اور جو
ہی اور مواہب مین کہا ہے کہ ایک شہر ہے کہ میان اوسکی اور دمشق کے
مسافت پانچ شب کی ہے اور بعد اوسکا مدینہ سے پندرہ یا سولہ شب اور تسمیہ
اوسکا ساتہ اس نام کے ساتہ دومی بن اسمعیل کے ہے کہ نزول کیا تہا اس جگہ
اور یہ ہے اسی سال ماہ ذیحجہ مین سریۃ ابو عبیدہ بن الجراح تہا — اور معارج
النبوۃ مین لایا ہے کہ آنحضرت نے ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتہ ایک جماعت کے

طرف سیف البحر کے بہیجا تہا اور زاد اونکا اوس سفر مین خرما تہا **اور** روضۃ الاحباب مین ذکر اس سریہ کا پایا نہین جاتا ہان اواخر سال ششم مین سریہ محمد بن مسلم مین لایا ہے اور اس قدر کہا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتہہ چالیس مرد کی کشتی گاہ اونکی مین بہیجا تہا اوس جماعت سے انتقام کہینچا

وقایع سال ششم

اس سال مین بقول جمہور حج اسلام فرض ہوا اور ایک جماعت علما کا یہہ قول ہے کہ فرضیت حج اسلام کے سال نہم مین ہے **اور** ہے اسی سال مین بقول جمہور مورخین اور اہل سیر کے غزوہ ذات الرقاع واقع ہوے **اور** ابن اسحق کے نزدیک سن رابع مین ہے بعد از واقعہ بنی النضیر کے اور نزدیک ابن سعد اور ابن حبان کے سنہ خامسہ مین اور بخاری نے اوسکو بعد از خیبر کہا ہے **اور** ہے اسی سال مین غزوہ بنو لحیان واقع ہوا ربیع الاول مین اور ابن اسحق کے نزدیک جمادی الاول مین اور بر راس چہہ مہینے کے قریظہ سے **اور** ابن حزم نے کہا ہے کہ صحیح وہ ہے کہ سنہ خمس مین وقوع پایا **اور** ہے اسی سال مین محمد بن مسلمہ کو ساتہہ تیس سوار کے ربیع الاول مین اوپر ایک جماعت کے بنی کلاب سے موضع ضریۃ مین کہ درمیان اوسکے اور مدینہ کے چوبیس میل ہے بہیجا **اور** ہے اسی سال مین غزوہ قرد کہ نام ایک آب کا ہے اور مسافت ایک برید کے مدینہ سی اور اوسکو غزوہ غابہ ہے کہتے ہین نام ایک موضع کا ہے اور غابہ اصل مین بمعنی بیشہ ہے وقوع پایا اور وقوع اس غزوہ کا پیش از حدیبیہ ہے باتفاق اہل سیر کے **اور** ہے اسی سال مین عکاشہ بن محصن اسدی کو ساتہہ چالیس مرد کے طرف ایک قوم کے بنی اسد سے بہیجا ایک موضع مین کہ اوسکو

غزوہ کہیں اور اسی سال مین زید بن حارثہ کو ساتھ ایک جماعت کے بنی
سلیم مین موضع جموم قریب بطن نخلہ کے بہیجا اوسنی وہان جاکر
اونکو غارت کیا اور ایک گروہ کو اسیر کیا اور اونٹ بہرا اس قدر روضۃ
الاحباب مین ذکر کیا ہے اور بہی اسی سال مین بار دوسرے زید بن
حارثہ کو موضع عیص کہ اوپر چار میل کے مدینہ سے تہا جمادی الاول مین ساتھ ستر
سوار کے واسطے طلب کاروان قریش کے کہ شام سے آتی تہی بہیجا پس اوسنے
اورلیا جو کچہہ کہ اونکی پاس تہا اور اسی سال مین زید بن حارثہ کو رمضان
مین وادی القری مین بہیجا ـ ایک سریۃ زید بن حارثہ کو رمضان مین طرف ام
قرفہ فاطمہ بنت ربیعہ بن زید فزاریہ کے کہ ناحیہ ام القری مین تہا اوپر سات
سات شب کے مدینہ سے بہیجا اور دوسرے سریۃ زید بن حارثہ کو طرف
طرف کے اور یہہ ایک آب ہے اوپر چھتیس میل کے مدینہ سے بہیجا اور
دوسرے سریہ زید طرف حسمی کے نزدیک وادی القری کے اور تہا جمادی
الآخر مین ـ پہر سریہ زید کو طرف وادی القری کی رجب مین اور بہی اسی
سال مین عبد الرحمن بن عوف کو قبیلہ بنی کعب مین ایک موضع مین کہ اوسکو
دومۃ الجندل کہتے ہین بہیجا اور اسی سال مین علی بن ابی طالب کو قبیلہ
بنی سعد بن ابی بکر مین ساتھہ سو مرد کے موضع فدک مین بہیجا اور اسی سال
مین قضیہ عکل اور عرنیہ واقع ہوا اور اوسکو سریہ کرز بن جابر فہری
بہی کہتے ہین اور فتح الباری مین کہا کہ ابن التین نے زعم کیا ہے کہ عرنیہ
اور عکل نام ایک قبیلہ کا ہے اور یہہ گمان اوسکا غلط ہے ـ بلکہ دو قبیلہ
ہین متغایر عکل عدنان سے ہے اور عرنیہ قحطان سے اور ایک وقایع اسی
سال مین سریۃ عبد اللہ بن رواحہ ہے طرف اسیر بن زرام یہودی کی خیبر مین

حسمی
عکل
عرنیہ
کرز

اور وقایع اس سال سے بہیجا عمرو بن امیہ الضمری کا طرف ابوسفیان بن حرب کے مکہ مین اور اسے سال مین روز دوشنبہ غرہ ذیقعد سنہ ۶ ہجری سے نبی نے قصد عمرہ حدیبیہ مین کہ نام ایک موضع کا ہے اوپر نو میل کے مکہ سے اور وہ جامع ہے میان حل اور حرم کے

وصل جب دریافت کیا مشرکین قریش نے کہ آنحضرت اوپر نگاہداشت حرمت حرم اور ترک محاربہ اور مقاتلہ اور قمع اور قلع اونکی متوجہ ہین مغرور ہوئے اور اصرار جہل اور سفاہت اور بدخوی اور بدبختی اپنی سے قایم ہو کر بنیاد تمرد اور سرکشی کی محکم کیے اور لوگون کو اثبات مدعی اپنے کے لئے پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے درمیان لائے اول بدیل بن ورقا خزاعی ساتھ ایک جماعت کی قبیلہ سے کہ عہد جاہلیت اور اسلام مین مخلصون اور محبون درگاہ نبوت رہے ہین اور ہمیشہ اخبار اور اسرار اہل مکہ کو مدینہ مین پہنچاتے تھے اور اس بدیل بن ورقا نے اوس وقت بیچ سلک اہل اسلام مین انتظام نہ پایا تہا اور بعضون نے اوسکو صحابے مستقدم الاسلام لکھا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اسلام لایا وہ اور بیٹے اوسکے عبداللہ اور حکم بن حزام بروز فتح مکہ کے اور حاضر ہوا وہ اور بیٹا اوسکا حنین اور طایف اور تبوک مین اور مارا گیا عہد نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اور بعضون نے کہا ہے کہ مارا گیا بروز صفین اور لائے ہین کہ جب جانب قریش سے لوگ آئے اور سعی اونکی نے رفع شقاوت قریش اور شدت ان اشقیا مین سود نہ کیا آنحضرت نے بہی چاہا کہ کسیکو بہیجین کہ اس باب مین سعی کرے پہلے ایک مرد کو بہیجا کہ نام اوسکا خراش بن امیہ کعبی خزاعی تہا اور سوار ہونے کو اوسکو ایک شتر دیا تہا تا اونکی دلنشین کرے کہ آنا آنحضرت کا بزیارت کعبہ اور ادای عمرہ کے ہے نہ محاربہ اور قتال کے جب قریش پاس پہنچا

اونھون نے اوسکی تقصیر کو ہی کیا اور اوپر اوسکی قتل کے ایک جہت ہوے
اوسکی قوم کہ مکی مین سے حمایت کی اور نجات اور خلاص دیکر طرف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہیجا اور روضۃ الاحباب مین کہا ہی کہ اون
پچاس مرد کو کفار قریش سے کہ محمد بن مسلمہ نایب تہا اسیر دیکہ اونے
روز اونکی ساتہہ لطف فرمایا اور سبکو اوٹہا بہیجدیا اور موافق اس روایت
کی آنا عثمان رضی اللہ عنہ کا اوسوقت مین ہوا کہ آنحضرت نے بعد از وقوع
صلح اور فراغت کی کتابت صلحنامہ سے سہیل بن عمرو کو اپنے پاس نگاہ رکہا
کہ جب تک عثمان رضہ آوین تجکو نہین چہوڑتے ہم پس اوسنے قریش کو لکہا کہ
عثمان رضہ کو بہیجدو تا مین خلاصی پاؤن پس عثمان رضہ آئی اور سہیل کو
رخصت کیا کذا فی المواہب واللہ اعلم **وصل** بعد ازان
خویطب بن عبد العزے اور کرز بن حفص اور سہیل بن عمرو نے تمہید بساط مصالحہ
کیا — پہلی بات کہ کہی سہیل نے یہہ ہے کہ امسال حضرت یہان سے پہر جاوین
اور سال دیگر آن کر عمرہ ادا فرماوین اور دس برس تمہارے اور ہمارے
درمیان صلح ہووے محاربہ اور مقاتلہ اور جدال مرتفع ہووے اور
بلاد و دیار مین با من وسلامت آمد ورفت آپس مین کرین اور ایک دوسرے
سے تعرض نہ کرین اور ہم سوگند اور ہم آپس مین تعرض نہ پہنچاوین **اور** یہہ ہے
شرط ہے کہ سال آیندہ جو ہے اگر آوین زیادہ اوپر تین دن کے نرہین اور
شمشیر ون کو جلباب مین رکہین **اور** شرط دوسری یہہ کہ جو کوئی ہم
بے اذن اپنی ولی کے آکے تمہارے آدمی اوسکو آپکے ہمارے بہیجدو اگر
مسلمان ہووے اور جو کوئی تم مین سے ہمارے پاس آدے اوسکو
اوسکو نہ بہیجین ہم مسلمانون نے اس شرط سے تعجب کیا **اور** حاصل کلام بعد

از تقرر اور تمہید ثبات شرائط صلح اور احضار آلات اور ادوات کتابت کی آنحضرت
نی اوس بن خولی انصاری کو کہ صنعت کتابت وخط مین مہارت رکھتا تھا بلایا
تا کتابت عہدنامہ قیام کرے سہیل نے کہا ای محمد چاہیے کہ یہہ عہد علی بن ابی
طالب لکھین اور اسیلیے حضرت نی واسطے تبت نے سورہ توبہ کی کہ اوسمین
بیان نقض عہد اور توبہ منافقین کا ہے بعد از بھیجنے ابوبکر رضہ کے حج کی سبئے
اور امیر حاج کرنا اونکو علی رضہ کو بھیجا **وصل** اور جب کتابت صلحنامہ
با تمام پہنچی اور ایک جماعت نے اعیان صحابہ سے اور بعضے مشرکین نی بہی
گواہی اپنے ثبت کی آنحضرت نی اصحاب کو فرمایا کہ اب اوٹھو اور شتران
اپنی ہدی کو کہینچو اور احرام سے باہر آؤ **اور** لاتی ہین کہ آنحضرت نے
بیس شتر کہ ایک اونمین سے شتر ابی جہل کا تہا بدست مبارک اپنی کے نحر
فرمایا اور باقی کو ساتھہ ناجیہ بن جندب کی دیا تا کہ مین لیجا کر مروہ مین ذبح کیا
اور گوشت فقرا اور مساکین کو وہان کے قسمت کیا **اور** بعض نے کہا ہے
کہ مجموع شتران ہدیے کو حدیبیہ مین نحر فرمایا **اور** اسی سالمین آنحضرت نے
رسل اور مناشیر ملوک آفاق اور سلاطین اکناف کو بہیجی اور بعض اہل
سیر یہہ کہتے ہین کہ یہہ ارسال محرم کے سال ہفتم مین تہا ظاہر جو آخر سال
ششم اور اول سال ہفتم کا تہا اور ارادہ ارسال سال ششم مین تہا اور
سال ہفتم مین بیچ وجود کے آیا یا بعض سال ششم مین تہا اور بعض سال
ہفتم مین اسیلئی اشتباہ نے راہ پای واللہ اعلم **اور** ملوک سے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ اونکی طرف لکہی ایک نجاشی تہا بادشاہ
حبشہ **اور** ہرقل بادشاہ روم **اور** کسرے بادشاہ مداین **اور** مقوقس
والی اسکندریہ **اور** حارث بن ابی شمر غسانی حاکم شام **اور** ہوذہ بن علی حنفی

والی یمامہ - یہہ چھہ شخص ہین کہ اونکی طرف نامہ لکہی اور بعض نے اہل سیر کے ساتوان منذر بن ساوی حاکم بحرین کو کہا ہے **اور** ہے اسی سال مین قصہ ظہار خولہ بنت ثعلبہ بن قیس بن مالک بن خزرج کا ساتہہ زوج اوسکی اوس بن اخرم انصاری کی تہا **اور** وقایع سال ششم سے سابقت ہے بیان شتران و اسپان اور صورت اوسکی وہ ہے کہ آنحضرت نی فرمایا کہ مسلمان اسپ اور شتر اپنی دوڑاوین اور آپسمین سابقت کرین تا دیکہا جاوے کہ اسپ اور شتر کسکا آگی جاتا ہے اور یہہ بات اعداد آلات جہاد سے ہے

اور وقایع سال ششم سے وفات ام رومان والدہ عایشہ صدیقہ کی ہے اور اسم اوسکا زینب بنت عامر ہے اور نسب اونکی مین اختلاف بہت ہے باوجود اتفاق سب کے اوپر اس قول کے کہ بنی غنم بن مالک بن کنانہ سی تہے **اور** آخر اس سال مین اور بیچ ایک قول کے اول سال ہفتم مین ابوہریرہ دوسی اسلام لایا اور کلام شرح اسلام اور سایر احوال اوسکی مین بہت ہے

وقایع سال ہفتم اس سال مین غزوہ خیبر واقع ہوا **اور** خیبر نام ایک مدینہ کبیر کا ہے صداوند حصون عدیدہ اور مزارع کثیرہ کا اوپر آٹہہ منزل کی مدینہ سے بجانب شام کذا فی المواہب **وصل** اہل خیبر نے جو اوپر عزیمت خیر البشر کے اطلاع پایی کنانہ بن ابی الحقیق کو پاس ہم سوگندون اپنے کی غطفانیون کی بہیجا اور استمداد چاہی **اور** وقایع سے جو اس غزوہ مین وقوع پایا ایک وہ تہا کہ ہوا اون ایام مین بہت گرم تہے محمود بن مسلمہ بہایی محمد بن مسلمہ کا بجہت شدت حرارت ہوا کی اور ثقل سلاح کے سایہ حصار ناعم مین تہا اوسکی کہ وہان کوسے اہل قتال سے نہین سوگیا تہا ایک نامرد نی نامردان اونکی سے کہ کنانہ ابن الحقیق تہا یا مرحب یہودی ہے علی اختلاف القولین اوپر صحیح

قول اول یہ ہے کہ ایک سنگ حصار سے ڈالا اور اوپر سر محمود کے لگا اور سر اوسکا ٹوٹا اور اوہین دنون مین بزور یہہ زخم شہادت پاکر فرادیس جنت مین دوڑا **اور** واقعہ دوسرا وہ کہ حباب بن المنذر نے بعرض حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچایا کہ یہہ درخت خرما یہود کے نزدیک فرزندون سے احب ہین حکم ہوتا ان نخیل کو قطع کرین تا حسرت اونکو زیادہ ہووے پس اصحاب کام مین مشغول ہوئے جو ابو بکر صدیق تھے کہ قلب شریف اونکا محل رفق اور رحم اور رقت تہا اوپر اوسکی خبر پائی حضرت پاس آکر عرض کئے کہ یا رسول اللہ حق تعالی نے وعدہ کیا ہے آپ کے ساتہہ کہ خیبر فتح ہوویگا اور اس وعدہ کو وفا کریگا پس قطع نخیلات سی کیا فایدہ اگر حکم ہووے کہ ہاتہہ قطع نخیلات سے باز رکہین بہتر ہووے فرمایا باز رکہین **اور** دوسرا واقعہ وہ کہ ایام محاصرہ مین ہمہ صنف مسلمانون کو بجہت شدت مجاعات کے پیش آئے چنانچہ قریب بہلاک ہوئے پس آنحضرت نے درگاہ صمدیت سے سئلت کی تا عسرت اونکی میدل بہ یسر ہو جائے اور محنت براحت منتقل اور ایک حصن کہ اوسمین طعام بہت ہووے فتح کرے پس رایت ہاتہہ مین منذر بن الحباب کے دیا اور سپاہ مسلمانون نے یکبارگی حملہ کیا اور اپنی تئین اوپر دروازے حصن صعب کے پہنچایا اور بقتال مشغول ہوئے تا حصار مفتوح ہوا اور اقمشہ اور امتعہ اور اطعمہ بہت اوس قلعہ سے نکلی اور خمر بہت بہائی **وصل** جو ارادت الہی اسپر جاری ہوئی تہی کہ یہہ فضل خاص یعنی فتح خیبر مزید اختصاص بجناب ولایت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے رکہے ہرچند قلعہ قموص تمام قلاع خیبر سے سخت اور محکم تر تہا اوپر ہاتہہ اوس رضی اللہ عنہ کے فتح کرکے مقدمہ اساس فتوح سایر قلاع اور دیار خیبر کا کیا اگرچہ بعض اوسکی مثل قلعہ نطاۃ اور صعب وغیرہ کے بیشتر اس سے ہی مفتوح

ہوئی ہین لیکن اتمام فتح خیبر اور اکمال منسوب بجناب مرتضوی ہے اور
امام محمد باقر سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ العظام واولادہ الکرام سے منقول ہے
کہ کہا جب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے در خیبر پکڑا اور ہلایا تا نیچہ سے اوکھاڑ دین
تمام حصار ہل گیا چنانچہ صفیہ بنت حیی بن اخطب سریر سے گر پڑی اور موہنہ اوسکا مجروح
ہوا اور معارج مین نقل کیا ہے کہ وزن اوسکا آٹھہ سو من کا تھا اور
مواہب مین لایا ہے کہ اوکھاڑا علی رضی اللہ عنہ نے باب خیبر کو کہ تحریک نہ
کیا اوسکو ستر مرد نے مگر بعد از مشقت بسیار۔ القصہ جب اہل حصن قموص
اور سایر حصون نے اس قدرت اور قوت کو حضرت امیر سے مشاہدہ کیا فریاد بر لائے
کہ الامان الامان پس علی رضی اللہ عنہ نے باشارہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
امان اونکو دیے مشروط باین شرط کہ ہر مرد سر دار طعام اوٹھا کر اس دیار سے
باہر جاوے اور نقود وامتعہ اور اسلحہ اور تمام اموال اہل اسلام کے واسطے
چھوڑین اور کوئی چیز پوشیدہ اور پنہان نہ رکھین اور اگر کچھہ مال ایسا ظاہر ہووے
کہ ہن کہی لیگئی امان ہے مثل ایمان کے اونسے مسلوب ہووے۔ پس جب خبر
فتح خیبر کے جناب رسالت کو پہنچی شکرانہ اس نعمت کا بجا لائے کہ سبب ظہور
عزت اسلام کا ہوا پس جسوقت علی مرتضی رضی اللہ عنہ مہم کفار قرار دیکر متوجہ
بدرگاہ رسالت پناہ ہوئے آنحضرت بجہت تہنیت اوس رضی اللہ عنہ کے باستقبال
اور استبشار خیمہ سے باہر تشریف لائی اور حضرت علی رض کو گلے سے لگایا اور
درمیان ہر دو چشم اونکی بوسہ دیا اور جسوقت تمام غنایم جمع ہوئے قسمت
کیا بعد از اخراج خمس کے مرد پیادہ کو ایک سہم اور راکب کو دو سہم ایسا ہی
تقسیم کیا ہے اس حدیث کو نافع نے اور ثابت و محقق ہوا ہے کہ اون غنایم سے
بجز حاضران معرکہ خیبر اور کو کچھہ نہین دیا الا ایک جماعت کو مہاجرین حبشہ سے کہ روز

فتح کے راہ دریا سی پہونچی تہے مثل جعفر بن ابی طالب اور زوجہ اونکی اسما بنت
عمیس اور باون یا ترپن نفر اشعریین سی کہ ابو موسی اشعری سے رئیس اونکے
تہی **وصل** ذکر غزوہ خیبر اور اوسکی احکام مین اول ذکر تزویج
ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا اور صفیہ بنت حیی بن اخطب یہودی سے کے
ہین کہ ذکر اونکا گذرا **اور** ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حکم جاری ہوا بندیو
ن اور ذریت یہودیون از انجملہ حضرت صفیہ تہین اور سہم دحیہ کلبی مین
آئی تہین لوگون نے کہا کہ وہ جمیلہ اور رسیدہ قبیلہ اور دختر ایک ملک کی ملوک
یہود سے ہین اور وہ اولاد ہارون پیغمبر علیہ السلام سے مناسب وہ ہی کہ مخصوص
بحضرت ہوئین کہ صحابہ مین امثال دحیہ بہت ہین اور غنیمت مین مثل صفیہ
کم اور اونکی تخصیص سے ساتھ دحیہ کے سبب آزار خواطر بہتون کا صحابہ سے
ہوگا پس مصلحت عامہ اوسمین وہ ہی کہ مسترد کیجاوین دحیہ سے اور مخصوص
کیجاوین ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اور** دوسرے زفاف ام المومنین
ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ کا تہا اور ماں اوسکی صفیہ بنت ابی
العاص بن امیہ عمۃ عثمان تہے اور وہ پہلی زوجہ عبد اللہ بن جحش برادر
زینب بن جحش کے تہے اور ہمراہ اوسکی حبشہ مین ہجرت کی تہے ہجرت ثانیہ
اور اوس سے جنی تہے حبیبہ کو کہ کنیت کی گئی تہے ساتھ اوسکی یعنی ام حبیبہ
اور نام اوسکا رملہ تہا اور بعض نے ہند کہا ہے اور اول صحیح تر ہے بعد
ازان مرتد ہوا عبید اللہ اور دین نصاری مین آیا اور مرا حبشہ مین اور ثابت
رہی ام حبیبہ اوپر اسلام کے **اور** دوسرا وقایع اس غزوہ سے زہر دینا اہل
خیبر کا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخبار صحیحہ مین آیا ہی کہ جب خیبر فتح
ہوا اور آنحضرت قلعہ قموص مین تشریف لائی زہر دیا حضرت کو زینب بنت حارث

یہودی سے کہ برادرزادہ مرحب کا تہا اور وہ زن سلام بن مشکم اور وقایع
اس غزوہ سے وہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از رجوع
کی خیبر سے منزل صہبا مین پہنچی اور صفیہ کے ساتہہ زفاف فرمایا اسی منزل
مین نماز عصر ادا کی اور بعد اوسکی سر مبارک کنار حضرت علی رضا مین رکہا
تہا کہ آثار وحی سے نے اوپر آنحضرت کی ظاہر ہونا پکڑا اور علی مرتضی نے نماز
عصر نہ پڑہے تہی اور زمان وحی اپسا دراز ہوا کہ آفتاب نے غروب کیا جب وے
منجلی ہوے آنحضرت نی علی مرتضی سے پوچہا کہ نماز عصر تمنی ادا کی کہا نہین یا
رسول اللہ۔ پس حضرت نے مناجات کی اور کہا خداوندا اگر علی تیرے کام
اور طاعت تیری رسول مین تہا آفتاب کو اوپر اوسکی رد کر کہ نماز عصر ادا کرے
پس حق تعالی نے مسئلت اپنے حبیب کو اجابت کیا اور آفتاب بعد ازانکہ افق مغرب
مین فرو ہوا تہا طالع ہوے شعاع اوسکی اوپر کوہ اور زمین کے اور خلایق نے
برای العین مشاہدہ کیا اور حضرت علی نے وضو کیا اور نماز عصر ادا کی اور
ایک وقایع اس غزوہ سے قصہ لیلۃ التعریس ہے اور تعریس اوتر نا مسافر کا آخر
شب مین خواب اور استراحت کی لیے **تنبیہ** اس جگہہ اشکال وارد کرتے
ہین کہ حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت نی فرمایا ہے **تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا تَنَامُ**
قَلْبِی یعنی سوتے ہین آنکہین میرے اور جاگتا ہے دل میرا۔ پس باوجود بیداری
دل کی کیا تہا کہ طلوع فجر سے آگاہ نہوے **جواب** اوسکی مین طول ہے لیکن قول
شیخ عبد الحق قدس سرہ جواب مین لکہا جاتا ہے کہ نہ دل بیداری اور خواب کو
اوسمین تاثیر نہین لیکن ہوسکتا ہے کہ ایک حالت اور شہود حاصل ہووے کہ لیس
استغراق کے اوس حالت مین ماسوای اوس شہود کے ضد اور معانی ذاہل اور
غافل ہووین پس باعث عدم ادراک اور نسیان اور غفلت اور نوم کا نہووے

بلکہ طاری ہین ایک حالت عظیم کا اوپر دل شریف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کہ اوسکو بجز خدای عز وجل اور کوی نہ پہچانی فافہم اور بعض متصوفہ نے
کہا ہے کہ یہہ خواب اور فراموشی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابتلای
الہی تہا اوپر اخذ تدبیر اور ترک تفویض کے کہ بلال کو اوپر نگاہبانی شب کے مقرر
کیا چاہیی تہا کہ حق تبارک اور تعالی پر چہوڑتے کہ خود محافظت اوسکی کرتا اور
یہہ اصل عظیم سے ہے نزدیک اس طایفہ کے کہ اوسکو اسقاط تدبیر اور ترک اختیار
کہتے ہین اور وقایع اس غزوہ سے ایک وہ تہا کہ حرام کیا لحم حمر اہلیہ کو جیسا کہ
حدیث مین آیا ہی چونکہ اس مسئلہ مین اختلاف ہے بجہتہ طوالت کی نہین لکہا گیا اور
منجملہ وقایع اس غزوہ سے تحریم اکل ثوم ہے اور صحیح وہ ہے کہ اکل بصل
اور ثوم حرام نہین اور مکروہ ہے اکل اوسکا مساجد اور مجالس خیر مین کہ متاذی
ہووین لوگ ساتہہ اوسکی اور تحریم اکل ہر ذی ناب کے سباع سے
اور تحریم بیع مغانم پیش از قسمت اور نہی وطی سے پیش از استبرا اور نہی
متعہ نسا سے کہ نکاح ہے تا مدت معین سے ہے وقایع اوسکی سے ہی — اور متعہ
مباح تہا اول اسلام مین غزوۂ خیبر تک پس حرام کیا گیا اس غزوہ مین بعد ازان
مباح کیا گیا فتح مکہ مین کہ مراد یوم اوطاس ہے کہ بعد از فتح مکہ ہے اور
وقایع اس غزوہ سے قصہ اوس مرد کا ہے کہ قتال کیا جیسا کہ نہ چہوڑا
جماعت مشرکین سے کسی ایک کو آخر اپنے تئین آپ بشمشیر ہلاک کیا اور
وقایع سے ہی اگرچہ داخل غزوہ خیبر نہین لیکن تابع اور متصل ساتہہ اوسکی
ہی فتح فدک کہ نام ایک موضع کا ہے نزدیک خیبر کے اور یہہ ہے اسی سال مین
عمرۃ القضا کہ صلح حدیبیہ مین قرار پایا تہا واقع ہوا اور وقوع اوسکا ماہ ذی
قعدہ سنہ سبعہ مین ہجرت سے تہا — بعد ازان جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا تا میمونہ بنت حارث کو آنحضرت کی لئی خواستگاری کرے
کرے میمونہ نے اپنی مہم کو بعباس بن ابی طالب رض تفویض کیا اسلئی کہ بہن
اوسکی ام الفضل گہر مین عباس رضی اللہ عنہ کے تہی پس عباس نے حضرت کے
ساتہہ عقد اوسکا کیا اور آنحضرت احرام مین تہے اور بعضے کہتی ہین کہ احرام سے
نکلی تہے **اور** اس جگہہ دو داستان ہین کہ روضۃ الاحباب اور معارج
النبوۃ مین اس سال مین بعد از ذکر عمرۃ القضا کے بیان کی ہین اگرچہ ذکر اونکا
ذکر ارسال رسل اور مراسیل مین بجانب ملوک کہ سال ششم مین وقوع پایا بہت
مناسب تہا لیکن بجہت رعایت سنین منظور اور معتبر ہے سبب یہہ دو قضیہ سال ہفتم مین
لکہی اول ارسال نامہ طرف جبلہ بن ایہم غسانی کے کہ بعد حارث بن ابی شمر غسانی کے
بادشاہ غسان تہا — دوم اسلام فروہ بن عمرو جذامی کہ قبل بادشاہ روم کے
عامل تہا اوپر عمان کے ارض بلقا سے وقوع پایا **وقایع سال ہشتم**
اوایل سال ماہ صفر مین بقول جمہور اہل سیر کے اسلام خالد بن الولید **اور**
عمرو بن العاص **اور** عثمان بن طلحہ کا خالد بن الولید بن المغیرہ قرشی سبہی
اور عثمان بن طلحہ عبدری کہ کنجی کلید کعبہ اوسکی ہاتہہ تہی مسلمان ہوا **اور**
بعضون کے نزدیک اسلام اونکا آواخر سنہ سبع مین واقع ہوا اور بعض نے
سنہ خمس سے کہا ہے **اور** اسی سالمین غالب بن عبد اللہ لیثی کو طرف
بنی الملوح کے بہیجا تا موضع کدید وزن جدید مین پہنچی اور جو رات ہوے
اوپر سر اوس جماعت کے شبخون سے گئی اور بہت شتر اونکی ہانک لائے **اور**
بہی اسی سال مین غالب بن عبد اللہ کو جانب فدک بہیجا تا جماعہ کفار وہان کے
سے انتقام کہینچی **اور** سریہ اسی سال مین اور سریون سے بہی وقوع پایا
بسریہ موتہ ہوا اور وہ نام ایک موضع کا ہے نزدیک بلقا کے کہ وہان سے

بيت المقدس دو مرحله بهيجا اور ذكر اوسكا ارسال نامه مين بهرقل گذرا ہے
اور يہہ سريہ منجمله او ن سرايا كى مشہور ہے بصعوبت اور شدت محاربہ
اور مقاتلہ كے اور بہے اسى سال مين سريہ عمرو بن العاص كا ارسال طرف
ذات السلاسل كے تہا تسميہ كيا گيا بذات السلاسل اوس جہت سے كہ مشركون
نى باندہا تہا اپنى تئين آپس مين بسلاسل تانہ بہاگين اور بعض نے كہا اس جہت سے
كہ سلاسل نام ايك پانى كا ہے كہ يہہ سريہ وہان واقع ہوا اور اى وادى
القرے كى اوپر مسافت دس دن كے مدينہ سے اور وقوع اسكا جمادى
الآخر سنہ ثمان مين تہا اور بعض نے سنہ سبع مين كہاہے اور ساتھہ اسكے
جزم كياہے ابن ابى خالد نے كتاب صحيح بخارى مين اور اسى سال مين
ابو عبيدہ بن الجراح كو ساتہہ تين سو نفر كے مهاجرين و انصار سے جيساكہ
صحيحين وغيرہما مين آياہے اور روايت نسائى مين بصنع عشر زيادہ كيا امير
بناكر طرف قبيلہ جہينہ كے بہيجا اور عمر بن الخطاب رضى الله عنه اوس ميان
مين تہے اور مدينہ سے پانچ دن كے راہ ہے اور اس سريہ كو سريہ الخبط
اور سريہ سيف البحر بہے كہين اور خبط نام اوس برگ كاہے كہ درخت
سے جہاڑا ہو ؤے اور وقوع اس سريہ كا رجب سنہ ثمان مين تہا اور
شيخ ابن حجر نے شرح صحيح بخارى مين قول بوقوع اوسكى سال
ہشتم ناپسند كياہے پس صحيح وہ ہے كہ يہہ سريہ سنہ ستہ مين ہووے
پيش از قضيہ حديبيہ كے انتہى اور بہے اسى سال مين آنحضرت صلى الله
عليہ و آلہ وسلم نے عبد الله بن رواحہ كو اوپر ايك طايفہ كے امارت دے
كہ بسجانب اضم كہ اوپر تين بريد كى مدينہ سے ہے بہيجا اور بہے اسى سال مين
فتح مكہ زادہا الله تعظيما وتشريفا واقع ہوئے اور يہہ فتح عظيم و مبين ہے

کہ سورہ کریمہ انا فتحنا لک فتحا مبینا ساتھ اوسکی نازل ہوئی ہے اگرچہ جماعہ مفسرین
اوپر اوسکی ہین کہ مراد ساتھ اس فتح مبین کے فتح حدیبیہ ہے **وصل**
جو ارادہ سفر مکہ معظمہ کا مصمم ہوا بعض صحابہ کو بھیجا تا قبایل عرب کو اسلم
اور غفار اور جہینہ اور اشجع اور سلیم وغیرہم سے کہ داخل حوزہ اسلام
ہوی تھے خبر کرین اور جمع لادین اور تہیہ اسباب حرب کرین پس باہر آئے
آنحضرت دسوین ماہ رمضان روز چہارشنبہ بعد العصر سنہ ثمان مین ہجرت
سے جیسا کہ واقدی نے کہا اور نزدیک احمد کے باسناد صحیح ابی سعید
سے آیا ہے کہ کہا باہر آئے ہم عام الفتح دوسرے رمضان مین پس وہ
جو واقدی نے کہا ضعیف ہے اور تعیین اس تاریخ مین اور بھی اقوال
آئی ہین بارہوین سولہوین سترہوین اٹھارہوین اونیسوین دو قول سابق
اقرب بصحت ہین اور دوم صحیح تر ہے واللہ اعلم **وصل** اور
جو طواف سی فارغ ہوے مقام تطہیر بیت الحرام مین انجاس اصنام سے
اگر ساحت عزت اور حرمت اوسکی کو پاک کیا اور ارباب سیر نے لکھا ہے کہ مشرکون
نے تین سو ساٹھ بت اطراف و نواحی خانہ کعبہ مین نصب کیے تھے — جو وقت نماز
پیشین آیا بلال کو فرمایا کہ اوپر بام کعبہ کے جا کر آذان کہے **اور** یہہ بھی
اسوقت شریعت اور ایک نعمت عظیم ہے کہ دست ادراک اوسکی دامان اجلال
مین نہین پہنچتا حقیقت عظمت اوسوقت کی عرشیون سے پوچھنا چاہیے کہ یہہ
آواز وہان تک پہنچی ہووے بلکہ وہان سے بھی گذرے ہو اور کلمات اذان
کے بھی اوسی مقام مین ہین جیسا کہ باب اذان مین گذرا **وصل** اور اگرچہ
حضرت نے امن دیا اہل مکہ کو اور منع کیا اوسکے قتل سے ولیکن ایک جماعت کو
استثنا کیا اس حکم سے اور ہدر کیا خون اونکا ... حکم کیا اور جہان پاؤ

حل اور حرم مین و لیکن بعد از حکم ساتہہ ہدر دم اور قتل کے بعضے اونسی ساتہہ
توبہ اور رجوع اور ایمان کی مامون ہوے اور نجات پائی اور مجموع اونکی مردون
سی گیارہ تن اور عورتون سے چہہ اور درمیان مردون سے چار آدمی
مقتول ہوے اور سات مامون رہے اور عورات سے چار قتل ہوئین اور
ایک مین اختلاف ہی اور دو مامون ہوئین آپ نام سب مردون اور عورتون
کے ذکر کرین ہم تا حقیقت حال ظاہر ہووے اول اونکا ابن خطل ہے
دوم عبد اللہ بن ابی السرح کہ جو حکم بقتل اوسکی کیا گیا پاس عثمان بن عفان
کی اور مختفی ہوا سیوم عکرمہ بن ابی جہل تہا چہارم صفوان بن امیہ کہ سرگروہ
کفار قریش اور مہتر قوم اپنی کا تہا پنجم حویرث بحاء مہملہ بلفظ تصغیر بن
نقید بنون و قاف بلفظ تصغیر اور یہہ شقی شاعر تہا اور ہجو آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بہت کرتا تہا ششم مقیس بن صبابہ ہفتم حبار بن
الاسود اوس سے بہت ایذا جناب مقدس نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو
پہنچی ہتے ہشتم حارث بن طلاطلہ اور وہ جملہ موذیان آنحضرت سی تہا نہم
کعب بن زہیر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہجو کرتا تہا دہم وحشی
قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ تہا یازدہم عبد اللہ بن الزبعری شعراے عرب
سے تہا اور رسول مقبول اور اونکی یارون کی ہجو کرتا تہا - اور وہ
عورتین کہ روز فتح مکہ حکم بقتل اور ہدر دم اونکی واقعہ ہوا چہہ ہین بعض
اونسی مامون ہوئین اور بعض مقتول اول ہند بنت عتبہ زن ابوسفیان
دویم اور سیوم قریبہ بقاف و با بصیغہ تصغیر اور فرتنا بفتح فا و سکون را
و فتح تا و نون دو لونڈیان مغنیہ تہین از ان ابن خطل سے کہ ہجو آنحضرت
پڑہتے تہین یعنی ابن لیس قریبہ مقتول ہوے اور فرتنا بہاگ گئی اور

مقیس بکسر میم و سکون قاف و فتح تحتانیہ و سین مہملہ
صبابہ بضم صاد مہملہ و فتح موحدہ
ہبار بفتح ہا و تشدید موحدہ
طلاطلہ بضم طا
زبعری بکسر زا و سکون موحدہ و فتح

اونکی بیے حضرت سے امان چاہے چہارم اریت مولاۃ ابن حنظل مذکور اور وہ
بھی اوسوقت ماری گئی پنجم سارہ مولاۃ بن المطلب اور بعض نے عمرو بن
ہاشم کہا ہے ششم ام سعد اوسی بھی مارا **وصل** سابقاً معلوم
ہوا کہ خروج مدینہ سے روز چارشنبہ تہا دسوین رمضان کے بعد از عصر باختلاف
کہ اوسمین ہے اور دخول مکہ اور فتح اوسکی بیسوین ماہ مذکور مین ہوے
اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقیہ ماہ اور چہ روز ماہ شوال سے
مکہ مین توقف کیا **اور** قضایا سے کہ ایام توقف مکہ معظمہ مین واقع ہوا وہ تہا
کہ ایک مرد نے آکر حضرت سے کہا کہ مینے نذر کی تہی کہ جو خدا تعالی فتح کرے
مکہ کو اوپر رسول مقبول اپنے کے بیت المقدس مین جاکر نماز پڑہون مین
آپنے تین بار فرمایا کہ یہین پڑہ **اور** وقایع سے کہ ان ایام مین وقوع
پایا وہ یہ ہے کہ خالد بن ولید کو ساتہ تیس سوار کے موضع نخلہ مین خراب کرنے
بتخانہ عزی کے لیے کہ نام ایک بت کا ہے بہیجا **اور** وقایع سال ہشتم سے
غزوہ حنین ہے کہ نام ایک موضع کا ہے مکہ اور طایف مین اور نام ایک آب
کا ہے کہ میان اوسکی اور میان مکہ کے تین شب درمیان ہے قریب طایف کے
اور اوسکو غزوہ ہوازن بہی کہین کہ نام ایک قبیلہ کا ہے ساکن اوس زمین
مین **وصل** آنحضرت نے جو طایف سے ارتحال فرمایا اور جعرانہ مین
تشریف لائے کہ غنایم حنین کو وہان جمع کیا تہا اور وہ چہ ہزار بردہ اور
چوبیس ہزار شتر اور زیادہ چالیس ہزار سے غنم اور چار ہزار اوقیہ نقرہ پس دست
نوال بہ بذل اموال اوپر وجوہ خلایق کے کہولا خصوصاً ساتہ مولفۃ القلوب
کے کہ منور نور ایمان سے اونکی دلون مین قوت نہ قبول کی تہی **اور** جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہم قسمت غنایم سے فارغ ہوے اور

عزیمت رجوع سے مدینہ مطہرہ تقسیم پایا شب پنجشنبہ کہ بارہ شب ماہ ذیقعد
سے باقی تہین موضع جعرانہ سے احرام عمرہ باندہا اور مکہ مین آئی اور ارکان
بجا لاکر مراجعت فرمائی **اور** اسے سال مین چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ سودہ بنت زمعہ کو کہ امہات المومنین سے تہین طلاق دیوین
اور ایک روایت مین ہے کہ طلاق دیے پہر بتقدیر سودہ نے کہا بخدا سوگند کہ دوستی
مرد کے میرے دل مین نہین رہی لیکن چاہتی ہون مین کہ فردا سے قیامت
مجہی زمرہ زنان حضرت مین حشر کرین اور مجہی یہہ سعادت کافی ہے اور نوبت
اپنی عائشہ صدیقہ کو بخشی تا یہہ سبب ہے باعث محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہووے اوکی نسبت **اور** ہے اسی سال مین ماریہ قبطیہ سے ایک پسر
متولد ہوا اور نام اوسکا ابراہیم رکہا ولادت اوسکی سنہ ثمان مین اور وفات
سنہ عشر مین اور مدت عمر اوسکی سولہ مہینے اور ایک روایت مین اٹھارہ
مہینے اور چہہ روز **اور** ہے اسی سال مین زینب دختر آنحضرت کہ منکوحہ
ابو العاص بن الربیع تہین بروضہ رضوان پہنچین اور اونسے دو فرزند
رہے ایک پسر مسمی بہ علی کہ قریب بلوغ پہنچا تہا اور ایک دختر مسماۃ بامامہ
اور اسی سال مین اور بقولی سال ہفتم مین اتخاذ منبر نے وقوع پایا یعنے
مسجد آنحضرت مین ایک منبر طیار ہوا کہ اوپر اوسکی خطبہ فرماتے تہے اور پہلے
اس سے نہ تہا **اور** وقایع اس سال سے قضیہ قدوم وفد عبد القیس کا ہے
اور عبد القیس بن قصی پدر قبیلہ بنی اسد سے احفاد ربیعہ سے **وقایع**
سال نہم ماہ محرم سنہ نہم ہجرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے عمال تعین کئے تا اون قبایل مین کہ مسلمان ہوئے ہین جاوین اور زکوۃ
اموال اونسے لیوین چنانچہ عیینہ بن حصین فزاری کو ساتہہ پچاس سوار کے [illegible]

اور انصار سے اور بنو تمیم کے بہیجا جو عیینہ ... ہمراہ ... اونکے دیار
مخالفین مین بہیجا اکثرون کے گہر خالے پاے مردون سی دست بغارت
دراز کیا گیارہ مرد اور پندرہ عورتین اور ایک روایت مین گیارہ عورتین
اور تیس لڑکون کو بردہ لیکر مدینہ مین مراجعت کی اور اسی سال مین ولید
عقبہ قرشی اموی کو کہ بہائی عثمان بن عفان کا تہا اخذ صدقات کی لئے جانب
بنی المصطلق کے بہیجا اور اسی سال قطبہ بن عامر بن حدیدہ کو ہمراہ بیس مرد کے
قبیلہ خثعم کے طرف بہیجا اور امر کیا ساتہہ لوٹ لینی اونکی — بعد ازان ضحاک
بن سفیان بن عوف کلابی کو کہ شجاع تہا اور اوسکو برابر سو سوار عدکرتے تہی
بہیجا اور بہی اسی سال مین علقمہ بن مجزز مدلجی منسوب بنی مدلجہ کو ربیع الاخر مین
اور حاکم کیا صفر بن امیر تین سو نفر کا قرار دیکر اوپر سر ایک جماعت کے
حبشہ سے کہ نواحی جدہ مین آئی تہے اور خرابی کرتے تہی بہیجا اور بہی
اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایلا کیا ازواج اپنے ...
اور ایک مہینی نزدیک اونکی نہ گئی اور ایلا لغت مین بمعنی سوگند ہے اور نزدیک
فقہا کے سوگند کہانا مرد کا ہے کہ ساتہہ زن اپنی کے قربان و اتصال نکرے
مدت چار مہینے کے اور حکم اوسکا وہ ہے کہ تعرض نکرے اور قربان پیش از گذرنے
چار مہینی کے اور وقایع عظیمہ سال نہم سے غزوہ تبوک ہے اور تبوک نام ایک
موضع کا ہے میان مدینہ اور شام کے اوپر چودہ مرحلے کے مدینہ سی اور بعضون
نے کہا ہے کہ نام ایک حصن کا ہے اور قاموس مین نام زمین کا درمیان مدینہ اور شام کے
اور بعض نے کہا کہ تبوک نام ایک چشمہ کا ہے اوس زمین مین اور ایک اون
وقایع سے بہیجنا خالد بن ولید کا ہے بجانب اکیدر کہ حاکم دومۃ الجندل کا تہا جاننا
چاہئے کہ متخلف اس غزوہ سے قوم منافقین سے جہت تہی اور معذور بعذر صحیح

اور قبل از بعثت آنحضرت علیہ الصلوۃ والتحیہ ظاہر اور ہویدا ہوا جانا چاہئی
کہ اولین مخلوقات اور نخستین کائنات نور باسرور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہی کہ بیان اوسکا بالتفصیل والتوضیح فصل پہلی باب اول مین مرقوم
ہوا اور اب جو کہ اول امارات وجود باجود احوال اجداد و آبا و حضرت کے
اطلاع ضروری تو پہلے سلسلہ نسب شریف مفصل لکھا جاتا ہی پوشیدہ نہ رہے
کہ نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مواہب علیہ مین اس طرح پر مذکور
ہی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بفتح میم بن قصی
بضم قاف و فتح صاد مہملہ مشددہ بن کلاب بکسر کاف بن مرہ بضم میم و تشدید را
مہملہ بن کعب بفتح کاف و سکون عین مہملہ بن لوی بضم لام و فتح ہمزہ و تشدید
یای تحتانی بن غالب بن فہر بکسر فا و سکون ہا بن مالک بن نضر بفتح نون
و سکون ضاد منقوطہ بن کنانہ بکسر کاف دو نون بن خزیمہ بضم خا منقوطہ
و کسر زا منقوطہ و سکون یای تحتانی و فتح میم و ہای زدہ بن مدرکہ بضم میم و سکون
دال مہملہ و کسر رای بی نقطہ بن الیاس بکسر الف بر قول بعضی و بفتح نزدیک دوسرے
اور یہہ لفظ مشتق کیا گیا ہی یاس سے کہ ضد رجا بمعنی امید ہی اور صاحب مواہب
کی نزدیک یہہ قول اصح ہی بن مضر بضم میم و فتح ضاد منقوطہ بن نزار بکسر
نون و زا منقوطہ بن معد بضم میم و فتح عین مہملہ بن عدنان بفتح عین مہملہ
و سکون دال یہہ بیان تک نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میان اہل
تاریخ اور صاحبان علم متفق علیہ ہے اور فوق اسکی معلوم و صحیح نہین مگر اتفاق
ہی اس امر پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اولاد حضرت اسمعیل اور حضرت
ابراہیم اور حضرت نوح اور حضرت ادریس اور حضرت شیث علیہم السلام مین
سی ہین **فایدہ** عادت الہی تعالی و تقدس اس طرح پر جاری ہی کہ حضرت

پیدا ہر باب مناکحت بیان سکے قرۃ العین حاکم شام نے اوسوقت بشرہ عبد الله کو جو نور نبوت سے بیضیا دیکھا ایک آہ سرد سینۂ پر درد سے کھینچی اور کہا
فرد ای حسن احوال تو دیگر شده ٭ انچه از اوّل بُدی اکنون نه
بعد از شرائط استغفار رجا کہ قضائی اپنا کام کیا زمام اختیار اپنی ہاتھ سے دیکر عبد الله سے کہا کہ خدا اپنی ہانا و اشکار اگواہ ہی کہ باعث اس تک و پو اور جستجو کا نہ وسوسہ شیطانی تہا اور نہ ہوائی نفسانی بلکہ مقصود مواصلت تیرسی مصاحبت اوس سعادتمندی کی تہی کہ محدب فلک الافلاک سے تا مرکز خاک مناک جو کچہ ہی خیر و شر اور خشک تر سے و اب خیر اور مقبض جود نے بطفیل اوسکی انکو لباس وجود پہنایا ہی اور مین ہر چند تیری واسطے قالب حسرت والم اپنی دنیا کو جاتی ہون لیکن روزگار فرخندہ آثار تیرا ہمیشہ طرب و خوشی مین گذران ہو جیو القصہ اسنی بعد از اظہار ما فی الضمیر اور بشارت بطلوع خورشید فلک سرمد عبد الله کو وداع کیا اور گردش ایام سے باخاطر پریشان بجانب شام پہر گئی اور اپنی وطن مین پہنچکر باقی ایام حیات تاسف گذرانی **اور** مثل اسکی حکایات ام قتال خواہر ورقہ بن نوفل سے اور ایک روایت سے رقیقہ دختر نوفل یا فتیلہ یا لیلی عدویہ کہ اولاد علمائی نصاری سے تہی منقول ہیں **اور** بعضون نے وجہہ تطبیق ان روایات مختلف مین یون لکہی ہے کہ غرض نفس مجموع ان سب عورتون سے ہوا تہا اور قبل از انتقال حقیقت محمدی عبد الله امور عجیبہ و غریبہ مشاہدہ ہوتی تہی کہ کتب سیر اونسے ناطق ہین **اور** کہتی ہین آمنہ دامن تربیت وہب بن عبد مناف مین روزگار گذارتی تہین کہ عبد المطلب نے انکو بنا بر عبد الله کے خواستگاری کی اور آمنہ بنت وہب کو انکی واسطے خطبہ فرمایا اور دو نو عقد ایک مجلس مین

وفد کے وہ ہے کہ جب آنحضرت پھرے طایف سے صحابہ نے کہا یا رسول
اللہ جلا یا ہمکو تیرون ثقیف نے دعا کرا او پر ثقیف کے **اور** وفد کندہ کہ نام ایک
قبیلہ کا ہے یمن سے لقب ثور بن عیفر کا ہے پدر قبیلہ یمن کا اسواسطے کہ کفران
نعمت پدر کیا اور ملحق ہوا اپنے اخوال کے ساتھہ مشتق کنود سے ساتھہ ضم
کے بمعنی ناسپاسی کرنیکی **اور** وفد اشعریین اور اہل یمن ایسا ہے واقع
ہوا یہہ ترجمہ اور صاحب شیخ ابن حجر سے نقل کرتا ہے کہ مراد بعض
اہل یمن سے ہین غیر اشعریین کی اور وہ وفد حمیر ہے **اور** وفد ہمدان نام قبیلہ
کا ہے یمن سے **اور** وفد مزینہ کہ نام ایک قبیلہ کا ہے **اور** وفد دوس
ہے نام ایک قبیلہ کا کہ ابو ہریرہ وہین کی ہین **اور** وفد بہرا کہ نام قبیلہ
کا ہے یمن سے تیرہ مرد تھے جو مدینہ مین آے گئی او پر دروازہ مقداد
بن اسود کے پس مرحبا کہا اونکو اور آگی لایا کاسہ بزرگ حیس سے پس کہایا
اوس سے تا سیر ہوے **اور** وفد عذرہ کہ نام ایک موضع کا ہے معروف
شام میں اور اکثر اہل اوسکی بہ عشق مبتلا ہو وین اور اوسی مین جان دیتے
ہین **اور** وفد محارب ہے عرض کیا آنحضرت نی او پر اوس قبیلہ کے اسلام
اور دعوت کیا اونکو پس آے اونسی دس مرد اور مسلمان ہوے اور
پہرے طرف اہل اپنی کے **اور** وفد ہے ہماز او پر وزن غراب کے نام ایک
قبیلہ کا ہے سال ہشتم مین وقت انصراف کے جعرانہ سے آنحضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قیس بن سعد بن عبادہ کو ساتھہ چارسو آدمے کے
اونکی طرف بہیجا **اور** وفد غسان سنہ عشر مین تہا رمضان سے اور یہہ تین
نفر تھے **اور** وفد بنے عبس کہ کیے ملازمت آنحضرت مین ہہی اور کہا یا رسول
اللہ چار قرا ہمارے کے پاس آئی اور کہا ہمکو کہ اسلام بے ہجرت مقبول نہین

کنانہ
ساتھ کاف وسکون نون
وفد با مہملہ

ہمدان
سکون میم
مزینہ
بفتح میم و نقطہ
زا معجمہ

اور ہمارے پاس اموال اور مواشی ہین اگر حکم ہو اون سب کو چھوڑ کر ہجرت
کرین ہم پس فرمایا آنحضرت نے تقوے اختیار کرو جہان کہین رہو اور وفد
ازد نام پدر قبیلہ کا ہے یمن سے اور انصار سب اوسکی اولاد ہین اور وفد
بنی المنتفق نام پدر قبیلہ کا ہے اور وفد بنی النخع ایک قبیلہ ہے یمن سے اور
وفد خولان کہ نام قبیلہ کا ہے اور وہ دس نفر تھے کہا یا رسول اللہ ہم
آپ کی پاس آئی ہین اوس حال مین کہ ایمان لائے اور تصدیق رسالت آپکی
رکہتے ہین ہم اور وفد رہاوی ہے اور یہہ لفظ اوپر وزن سحاب کے نام پدر
قبیلہ کا ہے قبایل مذحج سے تہا پندرہ مرد آئے اور سرای رملہ بنت الحارث
مین نزول کیا اور وفد غامد نام پدر قبیلہ کا ہے کہ نسبت کی جاتی ہے اوسکی
طرف غامدی اور وفد بجیلہ ہے جریر بن عبد اللہ بجلی منسوب بہ بجیلہ ساتہ ایک
سو پچاس مرد کے آیا اور وفد بنی حنیفہ تہا جو یہہ لوگ مدینہ مین آئے سرای
رملہ بنت الحارث مین باشارت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوترا کیا اور وفد فیروز دیلمی کہ خواہر زادہ نجاشی کا تہا اور ایمان لایا اور
یہہ فیروز وہی ہے کہ جسنے اسود عنسی کو کہ دعوے پیغمبری کیا تہا بقتل پہنچایا اور
اور اسی سال نہم مین عبد اللہ بن ابی ابن سلول منافق کہ رئیس منافقون کا تہا
اواخر شوال مین بیمار ہوا اور مرض بدنی کو ساتہہ مرض قلبی کے کہ لازم حال
منافقین کا ہے کیا اور ماہ ذیقعدہ مین مرگیا اور وقایع سال نہم سے موت نجاشی
حاکم حبشہ کے ہی مروی ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہ کہا بروز
موت نجاشی کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج ایک مرد صالح
تمہارا بہائی نجاشی مرگیا ہے اوٹہو اور اوسکی نماز پڑہو اور آمرزش چاہو بہائی
اپنے کے لئے اور یہہ ہے اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ذی قعدہ مین اور ایک قوم کے نزدیک ذی الحجہ مین اور بعضے کہین کہ سلخ ذیقعدہ مین حجکو بہیجا **اور** اسی سال مین بقول اکثر اہل سیر کے قضیہ لعان واقع ہوا اور مشکوٰۃ مین دو حدیثین اس باب مین لایا ہے ایک درمیان عویمر بن الحارث عجلانی کے اور درمیان اوسکی زوجہ کے کہ نام اوسکا خولہ بنت قیس تہا **تنبیہ** علمانے اختلاف کیا ہے حکم مین اوس شخص کے کہ مارا ایک مرد کو کہ پایا ساتہہ زن اپنی کے کہ زنا کرتا ہے جمہور اوپر اوسکی ہین کہ مارا جاوے اوس شخص کو مگر وہ کہ چار گواہ گزرانی اوپر زنا کے یا اقرار کرین وارث قتیل کے لیکن فیما بینہ وبین اللہ کچہہ نہین اگر صادق ہووے کذا قیل

وقایع سال دہم

وقایع اس سال کے وفود وغیرہ سے بہت ہین اور بعضی وفود کو ایک جا جمع کیا ہر سال مین کہ ہوئے جیسا کہ گذرا اور غیر وفود یہان ذکر کرین ہم **اور** ایک اونمین سے بہیجنا خالد بن الولید کا ہے ساتہہ جماعت کے طرف بنی الحارث بن کعب کے اور اوسکو فرمایا کہ تین نوبت اونکو دعوت باسلام کر اگر قبول کرین درمیان اونکی قیام کر اور تعلیم قران اور سنت اونکی لیئے عمل مین لا اور اگر قبول نکرین اسلام مقاتلہ کر **اور** اسی سال مین ایک مکتوب بہ نصارے نجران کہ نام ایک موضع کا ہے یمن مین نام کیا گیا ساتہہ نجران بن زید بن سبا کے بہیجا اور اونکو دعوت باسلام کے پس اوس جماعت نے بعد از مشاورت بیکدیگر چودہ مرد کو اپنے قوم سے اختیار کیا اور مدینہ مین آئی تا احوال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحقیق کرین اور خبر اونکو پہنچا دین ایسا ہی ہے روضۃ الاحباب مین — اور مواہب لدنیہ مین کہا ہے کہ وہ ساتہہ سوار تہے **اور** اسی سال مین باذان حاکم یمن نے وفات پای اور جو خبر اوسکی فوت کے سمع شریف حضرت مین پہنچی اوسکی

مملکت کو قسمت فرمایا بعض اوس سے اوپر پسر اوسکی شہر بن باذان کے اور
بعض اوس سے ساتھ ابو موسی اشعری کی اور ایک ناحیہ یعلی بن امیہ کو اور
تھوڑا معاذ بن جبل کو ارزانی رکھا **اور** بہیجے اسی سال مین پیش از حجۃ الوداع
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابا موسے اشعری اور معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ کو بجانب یمن بہیجا بعد ازان خالد بن الولید کو بہیجے پیش از حجۃ
الوداع سنہ عشر مین ربیع الاول یا ربیع الآخر یا جمادی الاول مین طرف عبد
المدان کے کہ ایک قبیلہ ہے نجران مین بہیجا اور وہ ایمان لایے **اور**
بعد ازان بہیجا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ کو بجانب یمن شہر رمضان
سنہ عشر مین ساتھ تین سو سوار کے **اور** وقایع کلیہ عظیمہ سنہ عشر سے حج
کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے حجۃ الوداع کہ اوسکو حجۃ الاسلام
بہی کہتے ہین **اور** بیان کہتے ہین کہ وہ کیا مقام ہے کہ اوسمین فرض کو
نفل کے لئے ترک کرین کہتے ہین کہ وہ عرفات ہی کہ اوسمین فرض کہ وقت عصر
ہی بجہتہ نفل کہ دعا بعرفات ہے ترک کرین اور بعد ازانکہ جمع بین الصلوتین
عرفہ مین مجمع علیہ ہے امت مین **وصل** اور اثنا ہے طریق مراجعت
مین جب بمنزل غدیر خم پہنچی کہ نواحی جحفہ سے ہی میان مکہ اور مدینہ کے موہنہ
طرف یاروں کے کیا اور فرمایا کیا نہین جانتے تم کہ مین نزدیک تر اور دوست تر
ہون ساتھ مومنون کے ذاتون اونکی سے **اور** اوسوقت فرمایا خدا مولا میرا
اور مین مولا سب مومنون کا ہون — بعد ازان حضرت علی بن ابیطالب کا ہاتھ پکڑا اور
فرمایا خداوندا جسکا مین مولا ہون پس علی اوسکا مولا ہی خداوندا دوست رکھہ اوسکو
کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکھہ اوسکو کہ دشمن رکہی علی کو **اور** ایک روایت
مین یہہ زیادہ آیا کہ یاری دے اوسکو کہ یاری دے علی کو اور چھوڑ اور یاری

ندی اوسکو کہ چہوڑ سے اور نہ ماری دیوی علی کو اور پہیر حق طرف علی کے جسطرف
کہ وہ پہیرے **اور** اسی سال مین جریر بن عبد اللہ بجلی کو اوپر ذی الکلاع بن ناکور
بن حبیب بن مالک بن حسان بن تبع کے کہ ایک ملوک طوایف سے تہا اور خلق اوسکو
بخداے پرستش کرتے تہے اور مطیع اوسکی ہوی تہے بہیجا اور ہنوز جریر نے
اوسکی پاس سے مراجعت نہ کی تہی کہ حضرت نے وفات پای اور ذی الکلاع
تازمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے تہا **اور** مواہب لدنیہ مین مفہوم ہوتا ہے
کہ اوپر ہاتہ جریر کے اسلام لایا اور اسی سال مین ابراہیم بن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پای اور اوسدن کسوف ہوا لوگون
نے کہا کہ کسوف آفتاب بسبب موت اونکی ہے

وقایع سال یازدہم

وذکر مرض وفات و مایتعلق بہا۔ لای ہین کہ جو رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے حجۃ الوداع سے مراجعت فرمای بعض اشقیا اور جہال کو دعوے
نبوت پیدا ہوا۔ مسیلمہ بن ثمامہ اور اسود بن کعب عنسی اور طلیحہ بن خویلد اسدی
اور ایک عورت کہ نام اوسکا سجاح بنت الحارث بن سوید تمیمہ تہی۔ ایپر
مسیلمہ مشہور ترین ان اشقیا کا تہا اور اوسی مسیلمہ کذاب ہی کہتے تہے
اور وہ اپنی تئین رحمن الیمامہ کہواتا تہا **اور** طلیحہ بن خویلد قبیلہ بنی اسد سے
تہا کہ بعد از رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خروج کیا اور عروج
پایا اور عیینہ بن حصین فزاری کہ ذکر اوسکا سابقاً غزوہ حنین اور ہوازن
مین گذرا ہے ہمراہ قبیلہ فزارہ کے مرتد ہوکر انکار کیا تہا اور اوسکی ساتہہ گروہ
ہوی **اور** اسود عنسی منسوب بہ عنس بن مذحج اور عبہلہ نام اوسکا ہے
اور اوسکو ذی الخمار بہی کہتی تہے کہ خمار اوپر موہنہ اپنی کے ڈالتا تہا۔
اور تمام قصہ اور شرح اور حال اور مبدا اور مآل اس ملعون کا وہ ہے

که بازان ابنای فارس سے که یمن مین گماشته کسری کا اور آخر مین توفیق اسلام
پایی اور آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نے اوسپر اوسکی حکومت صنعا یمن
مقرر رکھی جب مرگیا حضرت نے ملک اوسکا قسمت کیا جیسا که ذکر اوسکا گذرا فروه
بن مسیک نے که عامل رسول مقبول تھا اوپر قبیله مراد کے ایک مکتوب حضرت کو لکھا
اور کیفیت واقعه سے اعلام کیا حضرت نے معاذ بن جبل اور ابوموسی اشعری کو
نامه لکھا که متفق ہوکر جس طریق سے ہوسکے دفع شر اسود مین کوشش کرین اور
دفع ماده فساد پس متابعان نبوی سب ایک جگهه جمع ہوئے اور مرزبانه کو پیغام بھیجا
اور مرزبانه نے فیروز دیلمی کو که پسر عم مرزبانه اور خواہرزاده نجاشی تھا مقرر
کیا اونہون نے اوسکو بقتل پہنچایا **اور** سجاح بنت الحارث بن سوید بنی یربوع
سے ایک زن تھی که بنی تغلب مین دعوے نبوت کیا اور قوم اوسکی گرویده
ہوئی اور زمان اور مکان اوسکا ساتھه مسیلمه کے نزدیک تھا **اور** آخر غزوات
اور سرایات سریه اسامه بن زید بن حارثه ہے که اوسکو روز دوشنبه بست
وششم ماه صفر سنه یازدهم مین ہجرت سے بجانب اُبنی که دیار روم سے ہے
اور مقتل اوسکی باپ کا تھا سریه موته مین امیر کیا که اوپر سر اوس جماعت کے
تاخت لاوے اور آتش اونکی خان ومان مین ماریے اور جانے مین جلدی
کریے اور جو ماه ربیع الآخر آیا اسامه نے بجانب اُبنی توجه کے اور اونکے اہل
پر ظفر پایی اور اکثر کو اونمین قتل کیا اور بعض اشجار اور منازل اور باغات
اور زراعات کو جلایا اور قاتل پدر اپنی کو بقتل لایا اور غنیمت بہت حاصل کے
اور مراجعت کے اور مدت غیبت اس جیش کے چالیس دن تھے **واقعه**
ابتدای مرض حضرت تا رحلت — ابو سعید خدری سے روایت ہے که رسولخدا
صلی الله علیه وآله وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا که حق تعالی نے ایک بنده

قطیعہ اوپر اپنی بیٹھا تھا پس پاتا تھا میں حرارت تپ کی بالای قطیفہ سے اور تحمل نہ کرتا تھا میرا ہاتھہ کہ اوپر بدن آنحضرت کی تھی اون میں پس تعجب کیا میں فرمایا بلا کسیکی بلای انبیا سے سخت تر نہیں لاجرم جیسیکہ بلا اونکی مضاعف ہے لیکن جزع اور فزع بلا میں اور آہ و نالہ امراض میں کیا حکم رکھے یہان سخن ہے جزع اور فزع کہ یعنی بی صبری ہے اور بے طاقتی سکے ہی اور کراہت بلا اور فرار اوس سے حرام ہے بی خلاف اور آہ و نالہ کہ بقصد اظہار عجز اور شکستگی اور بیچارگی کے کہ لازم حال بندگی کا ہے اور اضطراب و بیقراری ہے کہ شدت مرض اوسکی صعوبت سے عارض ہوتی ہے اور داخل جزع و فزع اور کراہت بلا اور شکایت مبلی سے نہیں **اور** مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب مرضون اپنی میں خدا تعالے سے عافیت اور شفا چاہتے مگر مرض موت میں دعا بشفا نفرمائے **وصل** منجملہ وقایع کہ ایام مرض میں واقع ہوئی واقعہ مشہور کہ کتب صحاحین مذکور اور مسطور ہے وہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین اشتداد مرض میں کہ اصحاب حجرہ شریف میں مجتمع تھے فرمایا کہ دوات اور صحیفہ اور ایک روایت میں شانہ میرے پاس لاؤ تا تمہارے لئی وصیت لکھو نہیں کہ بعد میرے ہرگز مختلف کرو تم پس صحابہ نے اختلاف کیا بعضوں نے کہا جو فرمایا اوسپر عمل کرو تا حضرت جو چاہیں لکھیں **اور** بعض نے کہا مناسب نہیں کہ آنحضرت کو اس محل میں مشغول بکتابت رکھیں ہم کہ وقت اونکا تنگ ہی اور عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی جانب تھے نے کہا کہ درد والم اوپر حضرت کی غالب ہے اور قرآن درمیان ہمارے ہی اور ہمکو کافی ہی یہان تک کہ اختلاف بڑا اور اصوات بلند ہوئیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سے اوٹھ جاؤ کہ منازعت اور رفع اصوات

بحضور رسول خدا مناسب نہین باوجود اسکی تین وصیتیں فرماین ایک وہ کہ مشرکین کو جزیرۂ عرب
سی اخراج کرین **اور** دوسری وہ کہ جایزہ دو وفد کو پاس تمہارے آوین اونکو
جایزہ اور صلہ دینی چاہئین جیساکہ مین دیتا ہون **اور** تیسرے وصیت راوی
نی فراموش کی یا اظہار اوسکی مین مصلحت نہ دیکھی کذا قال العلماء واللہ اعلم **اور**
از انجملہ امر کرنا آنحضرت کا ہے ابی بکر صدیق کو واسطے نماز پڑھانے مردم اور لائی ہین
کہ آنحضرت نماز پڑھاتے تھے لوگون کو مدت مرض مین مگر تین دن کہ حکم ہوا کہ ابو
بکر پڑھاوین اور بعضون نے سترہ نمازین کہین ہین اور جو اذان کہی گئی
نماز عشا کے لئے فرمایا امر کرو ابابکر کو کہ ادا کرین نماز ساتھ لوگون کے
اور امامت کرین اونکو **اور** روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
کہ کہا نماز نہین پڑہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے کسیکی امت اپنے
سی مگر خلف ابی بکر رضی اللہ عنہ کی اور ایکبار خلف عبدالرحمن بن عوف کے سفر مین
ایک رکعت **پوشیدہ نہین** کہ تخصیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بامامت اور مبالغہ کرنا اوسمین دلیل ہے
واضح اہل سنت اور جماعت کی واسطے اوپر تقدیم اوسکی بخلافت کہ باوجود
صحابہ کے قریش سے اور حضور علی مرتضی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے
اوسکو تخصیص کی اور تقدیم فرمائی پس اسی جگہہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صدیق
اکبر رض متعین اور متقدم تھے اوپر سایر صحابہ کے **اور** معلوم کرنا چاہیے کہ بعضی لوگ
منع کرتے ہین ادا کرنے نماز سے مقبرہ مین اور حدیث بھی اس باب مین روایت
کرتے ہین مطلق نظر بظاہر حدیث اور بعضی کہتے ہین کہ اگر خاک پاک ہووے ریم
اور خون اور نجاسات سے کہ جدا ہووے اموات سے جایز ہے وہو المختار
اور بوسہ دینا قبر کو اور سجدہ کرنا اوسکو اور رکھنا حرام اور ممنوع ہے

اور بوسردی فرد الدین مین روایت بیہقی نقل کرتے ہین اور صحیح وہ ہے
کہ جایز نہین اور ازانجملہ وہ ہے کہ آنحضرت کو سات سات دینار تھے سبکو بفقرا قسمت
کیا الا چھ یا سات اون سے کہر مین باقی رہے تھے پس نہ گئی عالم سے تا انفاق کیا
اونکو اور ازانجملہ وصایای آنحضرت شان انصار مین ہے وصل
اور اوس چیزسی کہ واقع ہوئے ایام مرض مین قریب بروز رحلت وہ ہے کہ انس
رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ کشف کیا آنحضرت نی پردہ کو کہ اوپر در خانہ
کی تہا پس نگاہ کیے بجانب مردم کہ مسجد مین تہے نماز فجر مین اور ابوبکر نماز پڑہاتے
تہے پس تبسم فرمایا اور ابوبکر نے چاہا کہ جای اپنی سی پیچہے ہٹا دین پس اشارہ
بسوی صحابہ فرمایا کہ اپنی اپنی حال پر قایم رہو اور تمام کرو نماز اپنی کو پس چہوڑا
پردہ اور وفات پای اوسیدن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ازانجملہ وہ ہے
کہ مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ جبریل آئی نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے مرض اوکی مین کہ قبض کی گئی روح مبارک اوسمین اور کہا خدا ہے
تعالی سلام بھیجتا ہے اوپر تیرے اور کہتا ہے کہ اپنی تئین کس طرح پاتا ہے
تو اور کیا حال رکہتا ہے تو کہا دردناک پاتا ہون اپنی تئین یا امین اللہ
پس فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میرے فرزندون کو میرے سامنے
لاؤ پس فاطمہ زہرا حسن اور حسین علیہما التحیہ والرضوان کو آکے آنحضرت
کی لائین جگر گوشگان رسول مقبول نے جب اپنے جد امجد کو اس حال مین دیکھا
گریہ آغاز کیا اور ایسی روی کہ اونکی رونی سے جو کہ گہر مین تہے سب روے
پس آنحضرت نی اونکو پیار کیا اور دلاسا دیا اور در باب تعظیم و احترام اور
محبت اونکی صحابہ اور تمام امت کو وصیت فرمائی اور لائی ہین کہ جو ملک الموت
بصورت اعرابی آئی اور اذن چاہا فرمایا کہو آوین پس آئی اور کہا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ پس فرمایا ای ملک الموت پیشتر آؤ اور جس کام کے
لئے مامور ہوئے ہو عمل کرو پس ملک الموت نے روح اطہر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو قبض کیا اور با علی علیین لے گئے اور بصحت پہنچا ہے کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی فاطمہ زہرا رضی نے بہت اور زاری کی
کہتے ہیں کہ بعد از گذرنے آنحضرت کی ہرگز کسی نے فاطمہ کو خندان نہ دیکھا اور عائشہ
صدیقہ بہی زاری کرتی تہیں اور صحابہ بعد از فوت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سراسیمہ اور حیران ہوئے اور عقول اونکی مسلوب اور حواس
عاطل ہوئے بعض کے زبان بند ہوگئی اور ہوش نطق نرہا حال عثمان بن عفان
رضا اسی قبیل سے تہا اور بعضی جاماندہ ہوئے اور طاقت حرکت نرہے مثل علی مرتضی
کی اور راثبت واشجع اونکی ابوبکر رضا تہے با وجود اوسکی اضطراب اتنک تہا اور
اوپر جاتا تہا آہ ونالہ اونکا اور ساتہہ اسکی استہلال کیا ہے اوپر سنجی عتۃ رضی
اللہ عنہ کے اور بعض لاغر و کاہیدہ ہوکر اس عالم سے گئے اور بعض نے
دعا کی کہ خداوند ہمکو روشنائی کر کہ طاقت نظر کے اوپر موتہ او رونے کی نرکہتے
ہم پس اہل مدینہ اور اصحاب نے دل اوپر وفات حضرت کی رکہا اور استرجاع
کیا اور کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ بعد ازان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
تعزیہ اور تسلیہ اہل بیت بجا لائے اور کہا کار غسل اور تجہیز و تکفین میں تعلق رکہے
ساتہہ اوسکی قیام کرو اور آپ ہمراہ اکابر مہاجرین اور اشراف انصار کے
سقیفہ بنی ساعدہ میں واسطے قرار دینے امر خلافت کے کہ اہم مہام دین اور
موجب انتظام والتیام مہام اسلام کا تہا مشغول ہوئے اور تفصیل کلام اس مقام میں
بہت ہی مجمل وہ کہ مہاجرین اور انصار میں خلاف پڑا اور کہا انصار نے ہم میں
سی ایک امیر اور تم میں سے ایک امیر پس بحدیث اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ

ثابت ہوا کہ امامت حق قریش کا ہے اور جو تقدم اور رجحان ابوبکر صدیق کا اذہان
و قلوب مین راسخ و ثابت ہوا خصوصاً ایام مرض مین اونکی تقدیم سے نماز وغیرہ
کی سیلئے قرار اوپر ابوبکر صدیق کی پایا اور اجماع اوپر اوسکی منعقد ہوا —

وصل بیان کیفیت غسل وغیرہ مین جو فرمایا تھا آنحضرتؐ نے ابتدائے
مرض مین کہ غسل دیوین مجھکو مرد اہل بیت میرے سی اور ابوبکر صدیق نے کہا کہ کار
غسل و تجہیز و تکفین ساتھہ اونکی تعلق رکھے ہے لاجرم اہل بیت اور علی اور عباس
وغیرہ ساتھہ اس کار کے مشغول ہوے اور کہا عباس نے تا دروازہ حجرہ بند
کرین **اور** تکفین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تین جامہ سفید سحولے
مین واقع ہوی — اور سحولی بفتح سین منسوب بسحول بمعنی قصار اور یہہ زیادہ
اشہر اور اکثر ہے یا منسوب بہ سحول کہ نام قریہ کا یمن مین ہے اور بضم سین ہے یا ہے
منسوب بسحول بمعنی جامہ سفید اور نہین ہوتا مگر پنبہ سے — اور نماز ادا کرنا اوپر آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بجماعت نہ تہا ایک جماعت آتی تھے اور نماز پڑہتے
تھی پہر جماعت اور باہر آتی تھی اور ادا ہی نماز کرتے تھی اول مرد آئے جب
مرد فارغ ہوے نساء آئین بعد ازان صبیان جیسا کہ ترتیب صفوف جماعت مین
مقرر ہے اور امامت نہین کیے اوپر جنازہ حضرت کے کسی نے **اور** وفات
شریف روز دوشنبہ اور سہ شنبہ تمام روز سریر مبارک رکہا رہا بیت مین اور لوگون
نی نماز پڑہے اور دفن کئی گئی شب چہارشنبہ کو **اور** دفن آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم مین صحابہ اختلاف واقع ہوا بعضون نے کہا کہ گہر مین جس جگہہ مقبوض
ہوی **اور** ایک زمرہ نے کہا مسجد مین **اور** ایک قوم نے کہا بقیع مین **اور**
ایک جماعت نے کہا کہ مکہ مین لیجانا چاہیے **اور** بعض نے کہا قدس مین کہ قبور انبیاء
وہین ہین — ابوبکر صدیق رضہ نے کہا کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم سے کہ دفن نہ کیا جاوے کوئی پیغمبر الا اوسی جگہہ کہ قبض کی گئی ہو روح
اوسکی اور بنا کی گئی قبر شریف خشت خام سے اور بلند کی گئی زمین
سے مقدار ایک بالشت اور ایک روایت مین چار انگشت بھی آیا ہی اور روایات
مختلف آئی ہین کہ قبر شریف مسنم ہے یا مسطح بقول اکثر مسنم ہی اور جو
امام حسن مجتبی رضہ نے ارتحال فرمایا عایشہ سے التماس کیا کہ یہہ حجرہ تمہارا ہے
اگر تجویز کرو امام حسن رض کو پہلوی جد اونکی مین دفن کرین حضرت عایشہ نے قبول
کیا اور کہا بہتر اور مرحبا لیکن مروان اوس زمانہ مین جانب معاویہ سے
حاکم تھا دفن اونکے سے مانع آیا اوس جگہہ مین بعد از ان عایشہ صدیقہ رض
نے عبد الرحمن بن عوف کو بھی چاہا تھا کہ وہان مدفون ہووین میسر نہوا اور
ابن عمر سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نزول
کرین عیسی بن مریم اور تزوج کرین اور پیدا ہووی اونکی لئی اولاد اور مکث
کرین بر روی زمین پینتالیس سال پس وفات پاوین اور دفن کئی جاوین میرے
قبر مین پس مبعوث ہون مین اور عیسی بن مریم ایک قبر سے میان ابوبکر رض
اور عمر رض کے اور مراد ساتھہ قبر کے یہان مقبرہ ہی اور جب کہ دفن آنحضرت
سے فارغ ہوئے صحابہ نے خاک حسرت اور ندامت اوپر سر وقت اور حال
اپنی کی ڈالی اور آتش فراق اوس محبوب دو جہان مین جلتی تھے
اور گریہ وزاری کرتے تھی خصوصا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سب
سے مصیبت زدہ تر اور بیکس تر اور نالان تر تھین اور روتے
حسن اور حسین علیہما السلام مین نگاہ کرتی تھین اور اوپر یتیمی اپنے
اور نامرادی کی اور فرزندون کے روتی تھین اور اوس جانب سے
عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اوسی حجرہ مین کہ دار السرور وبیت الوصال

تہا مسکن الحزن و مقام الفراق ہوا یہی خان وہان ہو کر روز و شب گریان
تہین ٭ **فرد** رہ ندیدم چو برفت از نظرم صورت دوست + ہمچو چشمی کہ چراغش
ز مقابل برود + اور ہر کدام نے اہل بیت کرام اور صحابہ عظام سے مرثئے
کہ وفات آنحضرت مین لیکن انتظام کیئے ہین لکہنی اونکی بیچ طوالت کلام ہے
وصل اور جملہ آیات سے کہ ظاہر ہوئی ہین بعد از وفات آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وہ کہ ایک حمار نے کہ آنحضرت گاہی اوسپر سوار
ہوتی تہی چندان حزن کیا کہ اپنے تئین چاہ مین ڈالا **اور** ناقہ آنحضرت
علف نہ کہاتی تہے اور پانی نہ پیتی تہے تا آنکہ مر گئے **اور** ظہور اون چیزو
کا جو خبر دی تہے بعد از موت کہ ظاہر ہوئی بہت ہین خارج حد و حد سے –
وصل جاننا چاہیے کہ حیات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے
متفق علیہ ہے درمیان علماء ثلثہ کے اور کسیکو خلاف نہین اوسمین کامل تر
اور قوی تر وجود حیات شہدا اور مقاتلین سے فی سبیل اللہ ہے کہ معنوی ہے
اخروی ہے عند اللہ اور حیات انبیا حسی دنیا وی ہے اور احادیث اور آثار
اوسمین واقع ہین – بزار برجال صحیح عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا ہے کہ فرمایا
خدا کی فرشتے ہین سیاح زمین مین پہنچاتی ہین مجہی اعمال تمہارے جو بہتر ہین
شکر خدا کہتا ہون مین اوپر اونکی اور وہ جو بد ہین استغفار کرتا ہون اونکی
لئے **اور** اوس چیز سے کہ دلالت کرتی ہے اوپر وجود سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے قبر مکرم مین واقعہ سلطان نور الدین شہید کا ہے ۵۵۷ ھ مین درباب
رویت آنحضرت کے منام مین ایک شب مین تین بار اور خبر دینا اوسکو شر دو لعین
سے کہ نسبت بقبر شریف بتصور نوعی خبث کیا تہا اور پہنچا اوسنے بجمعیت ہزار شخص
کی مدینہ طیبہ مین اور پایا اون دو ملعونون کو اور احراق اون دونو کو اور حفر خندق

حوالے حجرہ شریفہ کے اور بہر دینا اوسکا بر صاص

وصل

بیان ازواج مین — پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عقد نکاح مین لائی خدیجہ بنت خویلد کو بعد ازان سودہ بنت زمعہ کو اور وہ حضرت پاس بڑہیا ہوئین اور چاہا انکی طلاق دیوے کا کہ حضرت نے چاہا تہا سابقاً مذکور ہوا — بعد ازان عائشہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر کو نکاح مین لای مکہ مین ہجرت سے دو برس پہلے و بقولے تین سال پیش از ہجرت ماہ شوال مین اور وہ اوسوقت شش سالہ تہین اور ہم بستر کیا اونکو مدینہ مین ماہ شوال مین سال دوم ہجرت سے اور وہ بعمر نہ سالہ تہین اور جب آنحضرت نے وفات پای وہ ہژدہ سالہ تہین اور اونہون نے وفات پای مدینہ مین سترہوین رمضان ۵۸ھ اٹہاون مین اور بقیع مین مدفون ہوئین اور سوا اسکے بہے منقول ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی باکرہ کو بجز عائشہ صدیقہ تزوج نہین فرمایا اور کنیت عائشہ ام عبداللہ ہے اور بعد ازان حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نکاح مین لائے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو طلاق دی پس نازل ہوی جبریل علیہ السلام اور کہا خدا تعالی تمکو فرماتا ہے کہ رجعت کرو کہ حفصہ بہت روزہ دار اور نماز گزار ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجعت فرمائی بجہتہ مہربانی اوپر عمر رضی اللہ عنہ کے واللہ اعلم اور نکاح مین لای ام حبیبہ بنت ابی سفیان کو اور وہ اوسوقت حبشہ مین تہین مہر دیا اونکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرف سے نجاشی بادشاہ حبشہ نے چار سو دینار اور متولی امر متولی امر نکاح اونکی عثمان بن عفان رضہ ہوئی اور بقول بعض خالد بن سعید بن العاص اور وفات پای سال چہل و چہارم مین اور نکاح مین لای ام سلمہ رضی اللہ عنہ کو اور وفات

پائی اونہون نے سال پانسٹھ مین اور وہ آخرین ازواج آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہین وفات مین اور بقولی آخر سب کے میمونہ ہیتین اور
نکاحین لائی زینب بنت جحش کو اور وہ دختر عمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی تہین اولا عقد نکاح زید بن الحارثہ مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
آئین بعد ازان زید نی طلاق دی اوسوقت ازواج طاہرات مین داخل
ہوئین اور وفات پای مدینہ مین سال بستم مین اور وہ اولین ازواج
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہین وفات مین اور پہلی وہی اوٹہائی گئین
اوپر نعش کے اور مراد نعش سے وہ ہے کہ اوپر جنازہ کے چند چوب نصب
کی گئین بشکل کہوارہ تا پاستر زیادہ ہو دی اور نکاحین لائی جویریہ بنت حارث
کو اور وہ غزوہ بنی مصطلق مین اسیر ہوکر آئی تہین کہ بیان اوسکا سابق غزوات
مین مذکور ہوا اور وفات پای سال پنجاہ وششم مین اور نکاحین لائی صفیہ
رضی اللہ عنہ کو اور وہ نسل حضرت ہارون علیہ السلام سے تہین اسیر ہوئین
غزوہ خیبر مین پس ازاد کیا اونکو اور آزادی مہر اونکا مقرر فرمایا وفات پائی
سال پنجاہم مین اور نکاحین لائی میمونہ کو اور وہ خالہ خالد بن الولید اور
عبد اللہ بن عباس کے ہین وفات پای اوسی جگہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اونکو نکاحین لای تہے اور نام اوس موضع کا سرف ہی سال پنجاہ ویکم
مین اور بقولی سال شصت وششم مین اور اوپر تقدیر اخیر کے آخر ازواج مطہرات
مین سی ہوئین وفات مین اور یہہ جماعہ مذکور وہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اونکی سر سے انتقال فرمایا تہا اور وہ بعد آنحضرت باقی رہی تہین
سوای خدیجہ رضی عنہا کے اور نکاحین لای زینب بنت خزیمہ کو سال سیوم
مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس زندہ رہین مگر تہوڑے دن یا

تین مہینے بعد ازان وفات پائی اور سوای اونکی بہی نہین کہ آنحضرت اونکو
نکاحمین لائے یا خطبہ کیا اور یہہ امر بانجام نہ پہنچا از انجملہ فاطمہ بنت ضحاک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو نکاحمین لائے جو آیہ تخییر نازل ہوئی مخیر کیا اس
امر مین کہ صحبت آنحضرت مین رہی یا دنیا اختیار کرے اوسنے دنیا کو اختیار کیا
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو جدا کیا بعد ازان پشک شتر
التقاط کرتی تہی اور کہتی تہی مین بدبخت ہون کہ اختیار کیا مینے دنیا کو
اور از انجملہ شراف خواہر دحیہ کلبی کہ بزنی چاہا اوسکو اور دخول نفرمایا ۔
اور خولہ بنت ہذیل اور وہ وہی ہے کہ بخشا اپنی نفس کو باآنحضرت یعنی بغیر مہر کے
نکاحمین آئے اور بقولے بخشندہ اپنی نفس کے ام شریک تہی اور اسماء
جونیہ کہین جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ دست مبارک سے
اوسکو مس فرماوین کہا بخدا تجہسے پناہ چاہتی ہون مین پس آنحضرت نے مفارقت
فرمائی اور عمرہ بنت یزید اور ایک زن غفار سے اور عالیہ بنت ظبیان
اور ان سبکو طلاق دیے قبل از دخول اور بنت الصلت اور وہ مر گئے
پہلی اوس سے کہ آنحضرت ساتہہ اوسکی نزدیک ہوئین اور ایک زن اور جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا نزدیک ہونا اوسکی ساتہہ فرمایا اپنا نفس مجہی
دی کہا کوئے زن رئیسہ اپنی نفس کو ساتہہ بازاری کی دیتی ہے پس آنحضرت
نے اوسکو جدا کیا اور خطبہ فرمایا ایک زن کو اوسکی پدر نے کہا کہ وہ داغ
سفید رکہتی حالانکہ اوسکو کوئی علت نہ تہی جب رجوع کیا داغ سفید پایا ۔
اور خطبہ فرمایا ایک زن کو اوسکی پدر سے اوسنے صفت بیان کیے
اور کہا زیادہ اسکے وہ یہ ہے کہ کبہی بیمار نہین ہوئی ہے فرمایا اوسکو نزدیک
خدا کی کچہہ خیر نہین ہوئے ہی فرمایا اوسکو نزدیک خدا کی کچہہ خیر نہین پس

ترک کیا اور تہا مہر ازواج آنحضرت پانسو درہم ہر زن کا اور یہہ قول اصح اقوال ہی مگر صفیہ اور ام حبیبہ جیسا کہ گذرا

وصل بیان اولاد میں — اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — ایک قاسم ہے اور کنیت آنحضرت کی ساتھ نام اوسکی ہاتہے اور عبد اللہ کہ طیب اور طاہر دو لقب اوسکی ہین اور باعتبار ایک قول کے طیب غیر طاہر کے تہا اور زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور سب دخترون مین چہوٹی حضرت فاطمہ رضہ تہین اور یہہ سب پسر حضرت کی مرے تہے طفولیت مین پیش از اسلام اور دخترون نے وقت اسلام پایا اور مسلمان ہوئین اور یہہ جماعت سب بطن خدیجہ سے تہی بعد ازان بطن ماریہ قبطیہ سے مدینہ مین ابراہیم پیدا ہوا اور طفل شیر خوارہ ہو کر گذر گیا اور بقولے سات مہینہ کا اور بقولی ہژدہ ماہہ اور سب اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیات آنحضرت مین وفات پائی الا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کہ وفات اونکی چہہ مہینہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہتی — پس زینب نکاح مین ابی العاص کی ہتی پیدا ہوا اوس سے ایک لڑکا کہ نام اوسکا علی تہا کہ حالت صغر مین گذر گیا اور ایک دختر امامہ نام کہ جو جوان ہوے امیر المومنین علی اوسکو نکاح مین لائی بعد از فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور بعد علی مرتضی رضہ کے مغیرہ بن نوفل بن الحارث اپنی نکاح مین لایا اور اوس سے ایک فرزند متولد ہوا یحیی نام اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کہ نکاح امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مین تہین متولد ہوی اون سے حسن اور حسین اور محسن اور رقیہ اور زینب اور ام کلثوم محسن صغر سن مین گذر گیا اور رقیہ بہی قبل از بلوغ اور زینب کو عبد اللہ بن جعفر نکاح مین لایی پس پیدا ہوا ایک پسر علی نام اور نزدیک اوسکی مرا اور ام کلثوم سے نکاح کیا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے پس ایک پسر زید نام

پیدا ہوا اور بعد عمر رضی اللہ عنہ کے عون بن جعفر سے بزنی جاتا بعد اوسکی محمد بن جعفر نے اوسکی بعد عبد اللہ بن جعفر سے نے اور رقیہ بنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی بیاہین لیکا متولد ہوا اونسے ایک پسر عبد اللہ نام صغرسن مین گذر کیا اور رقیہ نے وفات پائی جسدن زید بن الحارث بشارت فتح بدر کے مدینہ مین لایا - پس حضرت عثمان بعد اوسکی نکاح مین لائی ام کلثوم کو اور وہ بہی عقد عثمان مین متوفی ہوئین ماہ شعبان سال نہم مین اور پیش از عثمان اور رقیہ عتبہ پاس اور ام کلثوم عتیبہ پاس کہ دونو پسر ابو لہب کے اہتی ہتین **وصل** اسامی اعمام اور عمات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ ہے - حارث اور قثم اور زبیر اور حمزہ اور عباس اور ابو طالب اور عبد الکعبہ اور حجل اور ضرار اور غیداق اور ابو لہب اور صفیہ اور عاتکہ اور اروی اور ام حکیم اور برہ اور امیمہ اور اس جماعت سی تین شخص اسلام لائی - حمزہ اور عباس اور صفیہ رضہ **وصل** اسامی موالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - زید بن الحارثہ اور پسر اوسکا اسامہ اور ثوبان اور ابو کبشہ اور وہ بدر مین حاضر تہا جسدن کہ عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے وفات پائی اور انسہ اور شقران - اور بقولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی وارث ہوی تہے اپنی پدر سے - اور بقولی اوسکو عبد الرحمن بن عوف سی خرید کیا اور رباح اور یسار اوسکو عرنیون نے مارا اور ابو رافع اوسکو عباس نے خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گذرانا تہا جسوقت کہ خبر اسلام عباس کے پہنچائی آنحضرت نی اوسکو آزاد فرمایا اور اوسکی نکاح مین دیا سلمی کو کہ مولاۃ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے ہتی پس اوس سی ایک پسر پیدا ہوا عبداللہ نام کہ نویسندہ
وحی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا تہا اور ابو مویہبہ اور فضالہ - اوسنے
اوسنے شام مین وفات پائی اور رافع اس جماعہ مذکورین کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کیا تہا اور مدعم کہ اوسکو ابو رفاعہ جذامی نے گذرانا تہا
اور وہ مارا گیا غزوہ وادی القری مین اور کرکرہ اور اوسکو ہوذہ بن
علی یمامی نے پیشکش بہیجا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو آزاد کیا
اور زید جد ہلال بن یسار اور عبید اور طہمان اور مابور قبطی ہدیہ مقوقس
سی اور واقد یا ابو واقد اور ہشام اور ابو ضمیرہ فئی سے تہا اور روز حنین
اوسکو آزاد کیا اور ابو عسیب احمر نام اور ابو عبید اور ابو سفینہ کہ پہلی غلام
ام سلمہ کا تہا بعد ازان آزاد کیا اور شرط کی کہ جب تک زندہ رہے خدمت آنحضرت کر
کہا اگر شرط نکرتی تو بہی مفارقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکرتا مین اور ابو
ہند اور انجشہ کہ حدی کہتا تہا شترون کو اور ابو امامہ اور بعض اہل سیر نے زیادہ
اس سی شمار کئی ہین **وصل** جواری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلمی
اور ام رافع اور رضوی اور امیمہ اور ام ضمیرا ور ماریہ اور شیرین اور
ام ایمن کہ برکہ اوسکا نام تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی کنار مین
رکہا تہا - اور ریحانہ اسامی بنی قریظہ سے میمونہ بنت سعد اور خضرہ اور خویلہ و آنجہ
وصل اسامی خادمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انس بن مالک
اور ہند اور اسما دختران حارثہ اور ربیعہ بن کعب اسلمی اور عبداللہ
بن مسعود اور عقبہ بن عامر اور بلال اور سعد اور ذو مخمر یا ذو مخبر کہ برادر
زادہ یا خواہر زادہ نجاشی کا تہا اور بکیر بن شداخ لیثی اور ابوذر غفاری **وصل**
اسامی نگاہبانان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن معاذ کہ روز بدر

کی اور ذکوان بن عبد قیس اور محمد بن مسلمہ انصاری نے کہ روز احد دونو نی حراست
کی اور زبیر نے روز خندق اور عباد بن بشر اور سعد بن ابی وقاص اور
ابی ایوب اور بلال وادی القری مین اور جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی
وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ موقوف رکہا کہ کوئی نگاہبانی کرے **وصل**
اسامی ایلچیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بجانب بادشاہون روزگار
کی — عمرو بن امیہ کو طرف نجاشی کی بہیجا اور نجاشی لقب بادشاہ حبش ہی اور
نام اوسکا اَصْحَمَہ تہا اور ترجمہ اصحمہ کا زبان عبری مین عطیہ ہی پس رکہا نامہ
آنحضرت اپنی دونو آنکہون پر اور اوترا تخت سے اور بیٹہا اوپر زمین کے اور
اسلام لایا اور وفات پائی ایام حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سال نہم مین
پس آنحضرت نے غائبانہ اوپر اوسکی نماز جنازہ ادا کی اور دحیہ کلبی کو بجانب
بادشاہ روم کے کہ نام اوسکا ہرقل تہا پس ثابت ہوئی نزدیک اوسکی نبوت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہہ دلایل کے اور ارادہ اسلام کیا مگر
قوم اوسکی نے اوسکی ساتہہ موافقت نکی اور بخوف ازالہ سلطنت کے اسلام
نہ لایا اور عبد اللہ بن حذافہ کو طرف کسرے بادشاہ فارس کے پس کسرے نے
کی پارہ پارہ کیا نامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حق تعالی پارہ پارہ کیجو سلطنت اوسکی پس عنقریب
مرگیا اور حاطب بن ابی بلتعہ کو بجانب مقوقس کے بہیجا اور مقوقس لقب
اوس بادشاہ کا ہی کہ مصر اور اسکندریہ اوسکی قلمرو مین ہوئی پس نزدیک
باسلام آیا اور ہدیہ بہیجا بخدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماریہ قبطیہ اور
شیرین اور استر سفید کہ دلدل نام تہا اور بقولی ہزار دینار اور بیس جامہ
بہی اور عمرو بن العاص کو بجانب جیفر اور عبد اللہ پسران جلندی کے باد

سمان کے پس دو نو مسلمان ہوئی اور مانع ندائی عمرو کو رعیت سی اخذ زکوٰۃ
مین اور امضای قضا مین پس عمرو اونمین رہا تا آنکہ آنحضرت نی وفات پایی
اور سلیط بن عمرو کو طرف ہوذہ بن علی رئیس یمامہ کے پس اوسنی اکرام سلیط کیا اور
خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہہ بھیجا کہ کیا اچھی چیز ہے جسکی طرف
تم دعوت کرتے ہو اور مین خطیب اور شاعر اپنی قوم کا ہون پس مجہی بعض تصرف
امر خلافت مین دو ـــ پس آنحضرت نی قبول نفرمایا اور ہوذہ مسلمان نہوا
اور شجاع بن وہب کو بجانب حارث غسانی بادشاہ بلقا کی نہ ایک شہر ہے
شام سے پس رد کیا نامہ آنحضرت کو اور کہا مین ... لشکر اوس جہتہ کو روانہ
ہوتا ہون بادشاہ روم نے اس ارادہ سے منع کیا اور مہاجر بن امیہ کو
بجانب حارث حمیری کی یمن مین بھیجا اور علاء بن حضرمی کو طرف منذر بن ساوی
بادشاہ بحرین کی پس مسلمان ہوا اور ابو موسی اشعری سے اور معاذ بن جبل
کو بجانب یمن پس مسلمان ہوی رعیت یمن کی اور اونکی سب بادشاہ بغیر قتال کے
وصل اسامی نویسندگان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوائی خلفای
اربعہ اور عامر بن فہیرہ اور عبد اللہ بن ارقم اور ابی بن کعب اور ثابت بن
قیس بن شماس اور خالد بن سعید اور حنظلہ بن ربیع اور زید بن ثابت اور
معاویہ اور شرحبیل بن حسنہ وصل اسامی نجبای آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یعنی وہ لوگ کہ بزیادت عنایت مخصوص ہیں ـــ خلفای اربعہ
اور حمزہ اور جعفر اور ابوذر اور مقداد اور سلمان اور حذیفہ
اور عبد اللہ بن مسعود اور عمار اور بلال وصل اسامی عشرہ مبشرہ
ـــ خلفای اربعہ اور سعد بن ابی وقاص اور زبیر بن العوام اور عبد الرحمن
بن عوف اور طلحہ بن عبید اللہ اور عبیدہ بن الجراح اور سعید بن زید

وصل دواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — افراس سے دس
راس ہیں اور اس جگہہ اختلاف بہی ہی **سکب** اور اوپر اوسکی بروز احد سوار ہوئے
پیشانی اور قوایم اوسکی سفید سے ہیں الا دست راست کہ بےرنگ بدن تہا اور اوسکو
خر بہی مناسب اور ہموار ہے بدن سے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسابقت
اوپر اوسکی فرماتی پس سبقت کرتے اور خوشوقت ہوتی **اور مُرتجز** وہی ہے
کہ خزیمہ بن ثابت نے اوسکی حق مین گواہی دی **اور لِزاز** ہدایای مقوقس سے
اور لُحَیف ہدیہ ربیعہ **اور ظَرِب** ہدیہ فروہ جذامی **اور وَرد** ہدیہ
تمیم داری ہے **اور ضریس اور ملاوح** — **اور سَبحہ** کہ اوسکو تاجران
یمن سی خریدا تہا اور سبقت کی اوپر اوسکی تین بار پس دست مبارک اوسپر
موہنہ اوسکی پہیرا اور فرمایا مَا اَنْتِ اِلَّا بَحْرٌ یعنی نہین تو مگر دریا — اور بحر
اسپ کشادہ گام اور تیز رو کو کہین **اور** استر سے تین راس اول **دُلدُل** ہدایای
مقوقس سے اور وہ اول استر ہے کہ اسلام مین اوپر اوسکی سوار ہوئی **اور**
فضہ قبول فرمایا اوسکو ابوبکر صدیق رضی سی **اور ایلیہ** ہدیہ بادشاہ ایلہ سے
اور سرکار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک دراز گوش تہا کہ اوسکو
یعفور کہتی تہے **اور** منقول نہین کچہہ جنس گاؤ سے سرکار آنحضرت مین
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیس ناقہ شیر دار تہین غابہ مین اور وہ
ایک موضع ہے قریب مدینہ کے اور ہدیہ بہیجا طرف آنحضرت کی سعد بن عبادہ
نے ناقہ شیردار مواشی بن عقیل سے **اور** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
ایک ناقہ تہے **قصوی** نام کہ اوپر اوسکی ہجرت کی تہے اور جب وحی نازل
ہوتی کوئی چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متحمل نہوتی الا قصوی سے
کہتین کہ عضبا اور جدعا بہی نام اوسکا ہے ایک بار ایکدن شتر اعرابی

کی ساتھہ دوڑایا شتر نی سبقت کی اور یہہ امر اوپر مسلمانون کے شاق آیا آنحضرت
نی فرمایا لازم ہے اوپر اللہ تعالی کے کہ کوئے چیز امور دنیا سی غالب نہ آوے
الا اسکو وقت اوسکو مغلوب کرے **اور** سرکار آنحضرت مین سو راس بز تہین
اور ایک بز تہے کہ شیر نونٹی انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئی مخصوص مہیا
کی ہے **اور** ایک خروس تہا سفید رنگ **وصل** اسلحہ مین **اور** آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس نو شمشیرین تہین از انجملہ ذو الفقار کہ غنایم
بدر مین اموال بنی الحجاج سے ہاتہہ آئی ستہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ
وسلم نے خواب مین دیکہا کویا اوسکی ایک طرف مین شکست پڑے ہی اور تعبیر
کی کہ مسلمانون کو ہزیمت رو دیوے اور وہ صورت روز احد متحقق ہوے
اور تین شمشیرین اموال بنی قینقاع سے انہہ مین لای تہی **قلعی** **اور** بتار
اور حتف اور مخملہ سیوف سی **مخذم** **اور** رسوب تہین **اور** ایک
اور سیف اپنی پدر سے میراث پای تہے **اور** **غضب** کہ سعد بن عبادہ نے
گذرانی تہی **اور** **قضیب** کہ وہ اول شمشیر ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی اوسکو حایل کیا **اور** پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار
نیزے تہے نام ایک کا **مثنی** اور تین باقی ہے قینقاع سے ہاتہہ آئی تہے **اور**
ایک نیم نیزہ تہا کہ اوٹہایا جاتا تہا روبروے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عید
مین **اور** ایک چوبک سرکج تہے بقامت ایک ذراع اور نیم عصا کی کہ اوسکو عرجون
کہتی تہے **اور** ایک عصا ی باریک کہ اوسکو ممشوق کہتی تہے **اور** چار کمانین
اور ایک ترکش اور ایک سپر کہ اوپر اوسکی صورت کرکس بنی تہی بخدمت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بر سم ہدیہ آئی تہین آنحضرت نی دونو ہاتہہ اپنی اوپر
اوسکی رکہے پس وہ صورت معدوم ہوے — انس رضی اللہ عنہ نی کہا

نعل اور قبیعہ شمشیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیم سے تھا اور درمیان
نعل اور قبیعہ کے چند حلقہ سیم تھے اور قبیعہ ایک چیز ہے کہ نزدیک مقبض کے
سیم وغیرہ سے بناویں اور نعل ایک چیز ہے کہ جانب باریک شمشیر کے سیم
وغیرہ سے تیار کریں اور تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو زرہ تھیں کہ اونکو
سلاح بنی قینقاع سے تصرف میں لائے تھے ایک سعدیہ اور دوسرے فضہ اور
ایک زرہ تھی کہ اوسکو ذات الفضول کہتے تھے پہنا اوسکو روز حنین میں اور
کہیں کہ نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زرہ حضرت داود علیہ
السلام کے تھی وہ کہ اونہوں نے روز قتل جالوت پہنی تھی۔ اور تھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خود تھا کہ اوسکو ذو السبوغ کہتے تھے اور ایک کمر
بند تھا ادیم سے اور اوسمیں تین حلقہ سیم سے اور نشان آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سفید تھا **وصل** اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے وفات پائی چھوڑے دو جامہ حبرہ اور حبرہ ایک نوع ہے چادر وں
یمن سے اور ازار یمانی اور دو جامہ سحاری اور ایک قمیص صحاری
اور ایک قمیص سحولی اور ایک جبہ یمنیہ اور خمیصہ چادر علمدار اور ایک کلیم
سفید اور چند کوفیہ خورد غیر بلند تین یا چار اور ایک لحاف رنگین بوسیدہ اور
پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ظرف تھا چرم سے کہ اوسمیں آئینہ اور
شانہ عاج اور سرمہ دان اور مقراض اور مسواک رکھتے تھے اور
فراش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چرم سے تھا اور حشو اوسکا بجائے
پنبہ لیف خرما تھا اور ایک قدح تھا کہ تین جگہہ سے بصفائح سیم مضبوط کیا تھا
اور ایک پیالہ سنگ سے اور ایک آوند کلان صفر سے کہ اوسمیں حنا اور
وسمہ کرتے تھے پاآنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو سر پر رکھتے تھے

جس وقت کہ سر مبارک میں اثر حرارت پاتے ہے اور پیالہ تہا شیشہ سے
اور ایک آوند تہا مہا واسطے غسل کے صفر سے اور پیالہ تہا کلان اور
پیمانہ تہا پیمایش صدقہ فطر کے لئی کہ چہارم حصہ صاع کا تہا اور ایک انگشتری
ہتی سیم سے کہ نگین اوسکا بہی سیم سے تہا اور اوسکی کلمہ محمد رسول اللہ کندہ تہا
اور بقولی نگین آہن سے تہا اور جای وصل نگینہ ساتھہ حلقہ سیم کے مضبوط
کیا تہا اور نجاشی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لئی دو موزہ سادہ
ہدیہ بہیجا تہا پس آنحضرت م نے پہنا اوسکو اور پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ایک گلیم تہا سیاہ اور عمامہ کہ اوسکو سحاب کہتی ہے اور
بیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو جامہ تہے نماز جمعہ کے لئی سوا سے
اون جاموں کے کہ سایر ایام میں پہنتے تہی اور رومال تہا کہ روے مبارک
بعد وضو خشک فرماتی تہے **وصل** کمال صوری آنحضرت ارشاد سے
ساتھہ تحقیق علماے مکان اوسکی نزدیک خداتعالی کے منقسم ہے اوپر تین قسم کے
قسم اول ذاتی ہے **اور قسم ثانی** فعلی جیساکہ نماز و روزہ اور صدقہ اور
امثال اوسکی **اور قسم ثالث** قولی **قسم اول** ذات شریف اور صورت
جمیل اونکی ہے اور یہہ ذات شریف حضرت کی اجل موجودات اور اکمل و افضل و
اطہر و انور اور صورت شریف احسن و اجمل و اجلی و ازکی صور کی اور علما
شکر اللہ سعیہم نے حلیہ شریف حضرت کا وہ جو اونکو پہنچا اور اونکی فہم میں آیا ضبط
اوسکو کیا اور صفحہ بیان پر لکہا اور مقصود اوس سے تصور جمال اور مطالعہ کمال
حضرت کا نصب العین کرنا اور ہر ساعت اوسکو ملحوظ رکہنا اور مشق اور مراقبہ اوس
کام کا کرنا ہے اس حیثیت کے ساتھہ کہ دایم وہ جمال جان فزا نظر میں رہے اور معاینت
نکرے اور یہہ اقرب طرق ہے واسطے حصول کمال قرب اور وصال کے بعد اور

اوسکی اوپر طریق اتصال و دوام کے میسر نہو باری وقت صلوٰۃ اور سلام مین کہ اقرب طرق ہے روشنی راہ کے لیے اور حضور درگاہ کے نگاہ رکہی واللہ ولی التوفیق

اور قسم ثانی کہ فعلی ہے افعال زکیہ اور احوال مرضیہ حضرت کے ہین کہ معلوم اور ماثور ہین اور صحف اور دفاتر اوس سے مملوا ور مشحون اور کافی ہے اس باب مین وہ کہ کل عالم اور اعمال و حسنات اوسکی میزان حضرت مین ہین اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیے تاسیس فرمائین راہین ہدایت و ارشاد کی اور باہر لاے خلق کو ضلالت اور غوایت سے اور وضع فرمائے احکام سنت اور روش صلوٰۃ و صیام اور حلال و حرام کے وصل

کیفیت تعلق مین بجناب معلی القاب اور عکوف اوپر باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاننا چاہئے کہ جو دوست رکہا حضرت کو حق تبارک و تعالی نے شفیع کیا قیامت مین اونکو خلق کے لیے کہ وہ لوازم قرب و عزت و محبت سے ہی اور عام کیا اونکو شفاعت کے لیے اور نہین ہے کسیکو خلق سے عموم شفاعت بجز حضرت کے اور اسی جہت سے وعدہ کیا اوسکو ساتھ وسیلہ کے کہ مقام محمود ہے اور حقیقت مین نہین معنی وسیلہ کے مگر واسطہ وصول کا بمطلوب اور وہ شفاعت ہے اور جو جانا اور پہچانا اس مقصد کو پس لازم پکڑ تبجیل جناب اور وقوف بباب کو اور تحقیق نہین جانتا اور پہچانتا طالب کسی چیز کو کہ لائق جمال اوسکی ہے مگر بواسطہ شیخ مرشد کے کہ راہ بتاوے اوسکو یا بواسطہ جذب الٰہی کے کہ کشف کرے وہ اوپر اوسکی اور اگر شیخ میسر نہ آوے تو لازم پکڑے اللہ کو اور جملہ طریق اہل اللہ کے چار چیزین ہین اور ایک فراغ قلب اور خالی ہونا اوسکا میل با سوا اللہ سے دنیا اور آخرت مین اور دوم اقبال علی اللہ بکلیہ ساتھ عقد محبت کے منزہ علل سے بے فتور اور عدم التفات اور طلب

مومن کے اور سیوم دوام مخالفت نفس کے ہر چیز مین کہ طلب کرے اون
امور سے کہ متعلق ہین بمصالح اور اعظم مخالفات نفس کا ترک ماسوی اللہ ہے
نظراً اور اعتقاداً اور اعتماداً اور عملاً اور چہارم دوام ذکر خدا نظر بجلال
وجمال اوسکی خواہ ذکر لسانی ہو وے یا ذکر قلبی یا ذکر روحی یا سری یا مجموع

وصل نوع ثانی کہ تعلق معنوی ہے بجناب محمدی ہے وہ بھی دو قسم
ہے قسم اول دوام استحضار اوس صورت بدیع المثال کا اور اگر ہے
طالب کہ احیاناً بہ بیدار فایق الانوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منام
مین مشرف ہوا ہے پس استحضار کرے اوسی صورت کو کہ منام مین دیکھی
ہی اور اگر ہرگز مشرف نہین ہوا صفات آنحضرت کو بعینہا یاد کرے اور
درود بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہو دے حال ذکر مین
گویا کہ حضرت اوسکی روبرو حاضر ہین حالت حیات مین اور دیکھتا ہے حضرت
کو متادب باجلال و تعظیم و ہیبت و حیا اور اگر نہو سکی اوس سے یہہ صورت
بصفت مذکورہ پس اگر کا ہے بزیارت قبر شریف اور قبہ منیف سے مشرف
ہوا ہو استحضار اوسکا کرے اپنی ذہن مین اور درود بھیجے گویا کہ استادہ
ہی پاس قبر شریف کی با اجلال و تعظیم یہانتک کہ مشاہدہ کرے روحانیت
حضرت کو ظاہر و باہر اور اگر بزیارت قبر شریف اور روضہ منیف بھی
مستسعد نہین ہوا پس دایم صلوۃ و سلام بھیجے اوپر حضرت کے اور تصور کرے
کہ وہ سنتے ہین درود و سلام اوسکا پس لازم پکڑے اس طریق کو کہ اسمین
بہت سعادت کبرے اور برکات زلفی واللہ الموفق والمعین اور قسم ثانی
تعلق معنوی ہے استحضار حقیقت کاملہ موصوفہ باوصاف کمال حضرت
کا میان جمال و جلال کے اور متجلی باوصاف خدا ہے کبیر متعال کے مشرف

ہو ذات الہی سے کے آباؤ آزال مین محیط سانتہ تا کل کمال حقی و خلقی کے مستوعب ہر فضیلت وجود کو صورتاً اور معنیاً حقیقتاً اور حکماً عیناً وشہادۃً ظاہراً و باطناً **اور اگر** نہوسکی کہ استحضار کرے ان سب کو البتہ جانے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برزخ کلی ہین قایم حقایق وجود قدیم وحدیث مین پس وہی ہین حقیقت ہر ایک کے جہتین سے ذاتاً وصفاتاً اسلیے کہ وہ مخلوق ہین نور ذات سے جامع اسماء وصفات وافعال وآثار اوسکی کو حکماً وعیناً پس جسوقت معلوم ہوئین طالب کو اشیاء مرقومۃ الذکر آسان ہووی استحضار کمال محمدی صلی علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ ہی انشاء اللہ تعالی

تنبیہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ظہور ہے ہر عالم مین لایق بحال اوس عالم کے پس نہین ظہور اوسکا عالم اجسام مین مثل ظہور اوسکی عالم ارواح مین اسلیے کہ عالم اجسام مین تنگی ہے گنجایش نہین رکہتا اوس چیز کے کہ گنجایش رکہی عالم ارواح **اور** نہین ظہور حضرت کا عالم ارواح مین مانند ظہور اوسکی عالم معنی مین اسلیے کہ عالم معنی الطف واوسع ہی عالم ارواح سے **اور** نہین ظہور آنحضرت کا ارض مین مثل ظہور اوسکی سما مین **اور** نہین ظہور اوسکا سموات مین مانند ظہور اوسکی بیچ عرش سے **اور** نہین ظہور اوسکا بیچ عرش سے مثل ظہور اوسکی عند اللہ فوق العرش کہ نہین وہان این اور نہ کیف پس ہر مقام مین اعلی ہوتا ہی ادر اکمل اور اتم ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام انزل و اسفل سے **اور** ہر ظہور کو ایک جلالت اور ہیبت ہے بقدر محل کے یہان تک کہ منتہی ہوتا ہی اوس محل مین کہ استطاعت نرکہی کہ دیکہی اوسکو کوی انبیا اور اولیا سے

وصل ملازمت حضور آنحضرت شریف اور دوام مشاہدہ اوس صورت لطیف کا سانہ معانی عزیزہ منیفہ کے اگرچہ متصور در خیال اور تفکر کے ہووی منتہر علوک کا اوپر جناب عزت کی اور موجب وصول کا بدرگاہ مرتبت اوسکی کے

ہی اور یہہ سبب اوسکی ہے کہ مصلی تعلق کرتی ہے خاطر اوسکی ساتھہ جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس عاشق ہوتا ہی دل اوسکا اوپر صورت روحانیہ حضرت کی پس قریب ہوتا ہی اونسے پس ہوتا ہے نزدیک اونکی اور ساتھہ اونکی اور جب کہ ہوا یہہ نتیجہ صلوۃ بزبان کا پس کیا ہوگا نتیجہ صلوۃ بقلب وروح اور سر کا اور نہین صلوۃ مگر قرب واجتماع اور امتثال واقبال جیسا کہ وارد ہوا ہے لغت مین اور جو نتیجہ عمل ظاہر ہے کا کہ پہنچنا صلوۃ کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ ہوے کہ قرب بمکان ہے جنت مین نتیجہ عمل باطن کا کیا ہوگا اور وہ قرب ہے مقعد صدق مین نزدیک ملک مقتدر کے کہ وہان نہ این ہی اور نہ کیف فافہم

فصل چوتھی بیان خلافت خلفا راشدین اور اہل بیت وغیرہ مین

بیان اخبار خلافت خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بعد رحلت حضرت خاتم رسالت کے یہہ حال ہوا کہ عمر بن الخطاب نے کہا کہ جو کوئی یہہ کہیگا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی مین اوسکا سر اپنی شمشیر سے جدا کرونگا رسول خدا مرے نہین بلکہ حق تعالی نے اونکو رفع سما فرمایا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہہ آیت پڑہی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تھے مگر ایک رسول اوسکی پہلی بہی رسول گذر چکی ہین پس اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تم لوگ اولٹے پاؤن پہر جاوگی دین سے — سب لوگ حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے طرف متوجہہ ہوگئی خصوصاً سقیفہ بنی ساعدہ مین بہت جلد سے کی بعد ازان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اوسکی بیعت کرنے سے تمام لوگون نے بیعت کی اور یہہ حال ہوگیا کہ سب آدمی بیعت پر مستعد ہوگئے

کہ نماز کو بہے پاہر نہ ائی ہہتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی ہے کہ وہ نماز پڑ
دیا کرین اور خلافت بہے اونکی سپرد کی ہہتے بعد ازان شام کے وقت شب سہ شنبہ
کو میان مغرب اور عشا کی ہفتہ اخیرہ جمادی الآخرین درمیان ۱۳ سنہ ہجریہ کے
وفات پائی اس سے معلوم ہوا کہ کل مدت خلافت اونکی دو برس تین مہینہ دس دن
ہہتے **اور** عمر شریف تریسٹھہ برس کی **اور** اونکو بعد وفات کی اونکے
زوجہ اسمار بنت عمیس نے غسل دیا اور جس تابوت مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اوٹہائی گئی ہہتے اوسی تابوت مین خلیفہ اول رکہی گئے **اور** حضرت عمر
نی اونکی نماز جنازہ مسجد نبوی مین پڑہائی اور بعد حفر قبر کے سر اونکا دونو مونڈہون
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کرکے دفن کیا **حلیہ** حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ خوش قد سبک چہرہ اور معروق الوجہ ہتے یعنی عروق اونکی
چہرہ کی نمودار رہتی ہتین اور آنکہین غایر اور فک باہر کو اوٹہا ہوا اور بند ہاسے
انگشتان پر بال نہ ہتی اور حنا اور وسمہ کا خضاب کیا کرتے ہتی **اور** اونکی فضایل
مین بہت احادیث وارد ہین ایک اونمین سے وہ کہ اخراج کیا ابن حسین نے - کہا
نہین پیدا ہوا ذرّیت آدم مین بعد نبیین و مرسلین کے افضل ابوبکر سے رضی اللہ عنہ

بیان خلافت خلیفہ دوم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

بن نفیل بن عزمی لوگون سے اوس سال مین بیعت کی جس سال مین حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ فوت ہوئے پس بعد خلافت حضرت عمر نے خطبہ پڑہا اور لوگون کو سنایا
کہ ائی لوگو نکو سنایا کہ ای لوگو قسم ہے خدا کی کہ میرے نزدیک قوی تر ضعیف سے وہ ہے
جو اپنا حق پاوے اور ضعیف تر قوی سے وہ کہ حق اوسکا لیا جاوے **اور** اول
مین یہہ احکام اصدار فرمائی کہ خالد بن ولید کو سرداری سی موقوف و معزول کیا **او[ر]**
ابو عبیدہ کو حمص اور شام کا سردار مقرر فرماکر روانہ کیا **اور** حضرت عمر کا نام اول

تھی اور اس عالم میں شب معراج کو ارواح سب انبیا نے اوسکی اقتدا کی اور حشر میں
بھی طویعت مرسلین لوائی محمدی سے استظلال کرینگے اور جو نور محمدی صلی
الله علیه وآله وسلم نے پشت آدم علیه السلام میں لمعان ظہور پایا یمنت وسعادت
اوسی نور کرامت ظہور سے حق سبحانه وتعالی نے آدم علیه السلام کو بفضیلت علم اسما
جمیع مخلوقات ممتاز و مسجود ملائکه سرفراز فرمایا پس درحقیقت ذات مقدس حضرت
کی سب سے اول مستحق دلی نعمت وظیفه خواران بسیط خاک سے اور خطاب
قدسی انتساب لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ شایسته تمجید آیہ إِنَّ اللهَ
وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۞ سید الاشراف وجامع الاوصاف المخصوص باعلی المراتب والمقامات
المویّد باوضح البراہین وجلی الدلالات سیدنا محمد المحمود فی الایجاد والوجود وخاتم النبیین امام المتقین
وسید المرسلین رسول رب العالمین صلی الله علیه وآله وعلی جمیع اخوانه من النبیین والصدیقین والشہدا
والصالحین بعد حمد ونعت کے اوپر سخن فہمان دانا گہر وخرد پیشگان دانش گستر کے پوشیدہ نہ رہے
زبدة الحکما رفیع المنزلت گرامی خطاب سابق الالقاب مولف اس نسخه عجیبه نے بنابر انتفاع
عموم مسلمین کی کتاب عجائب القصص کو بزبان ہندی مترجم کیا اور باندراج انتخاب دیگر فوائد
وحالات انبیا کی کتب تواریخ معتبره سے اس نسخه بدیع وغریب کو اور نسخ تاریخیه مشموله
قصص وحالات انبیا سے رتبه تفوق کا دیا اگر بنا بر استدراک ان حالات کے مطالعه کتب
تواریخ کیا جاوے تو بخوبی واضح ہو کہ کوئی کتاب تنہا سے تواریخ مشہوره سے واسطے دریافت
تمامی حالات انبیا علیہم السلام کے بطرز شرح وبسط کافی نہوگی اس سبب سے
کہ یه قصص ہر کتاب میں متفرق باندازه جداگانه کسی میں کم اور کسی میں زیاده
مرقوم ہیں اور کوئی کتاب تاریخ کی ایسی نہیں ہے کہ جامع جمیع حالات ومرسوم
بہ تنقیح روایات ہوا اور اس نسخه بدیع نے اس طرح طراز حسن ترتیب کا پایا ہے

انطرطوس بعدازان قنسرین جب قنسرین مین ابوعبیده اورخالد پونہچی اوسمین
بہت رومی پوشیده تہے اون سے خوب جنگ واقع ہوے آخرالامر مسلمان
فتحیاب ہوی اور فیما بین اہالی اس شہر کی صلح قرار پای مثل صلح اہل حمص کے
لیکن خالد اور ابوعبیده نے وہان کی سکان سے کہا کہ صلح منظور الا آخر
الامر ہم اس شہر کو ویران کرین گی چنانچہ ایسا ہے ہوا بعدازان حلب اور
انطاکیه اور منبج اور دلوک اور سرمین اور تیزین اور عزاز کو فتح کیا اور
اطراف شام پر غالب آئے پہر خالد نے مرعش کو فتح کیا اور وہان کے
رہنی والون کو جلاوطن کرکے تمام شہر دن کو ویران کردیا — اور قلعۂ الحدث
کو فتح کیا اسی سال مین اور بعضی کہین سولوان سال تہا اور ہرقل مایوس
ہوکر ملک شام سے قسطنطنیه کو چلا گیا مگر تہوڑے دور جاکر پہر متوجہ بطرف
شام ہوا پہر قیاریه اور صبصیطه کو فتح کیا اور ایسے شہر مین حضرت یحیی
بن زکریا علیہما السلام کے قبر ہے اور نابلس اور لد اور یافا یہہ سب بلاد فتح
کئی اور بیت المقدس کا محاصره مدت دراز تک رہا آخر کار سکان بیت المقدس
نی ابوعبیده سے کہا کہ مثل اہل شام ہمسی صلح کرلو بشرطیکہ عمر بن الخطاب رضی
الله عنه ہم سے صلح کرین یہہ حال ابوعبیده نی حضرت عمر کو لکہہ بہیجا چنانچہ خلیفۂ ثانی
نی حضرت علی مرتضی کرم الله وجہه کو بجای اپنے مدینه منوره مین چہوڑکر آپ تشریف
لای اور بیت المقدس کو فتح کیا اور ایسے سال مین حضرت عمر نے منشی اور دیوان
مقرر کئی اور انعام وبخشش مسلمانون کے لئی ٹہراے قبل ازین کسیکو کچہہ بجز مال غنیمت
نہ ملتا تہا اور بعضی کہتے ہین یہہ امر سنه ۱۵ ہجری مین مقرر ہوا اس تفصیل سے حضرت
عباس رضی الله عنه عم رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کے واسطے پچیس ہزار اور
جسکو قرابت قریبه بجناب حضرت رسالت تہی سب تہے اوسکے لیئے زیاده عطا مقرر کیا

پس اہل بدر کیلئے پانچہزار اور اصحاب حدیبیہ اور بیعت الرضوان تک چارہزار
اور من بعد انکی تین ہزار اور اہل قادسیہ اور یرموک کو ایک ایک ہزار
اور جو اونکی پیچھے تھے اونکو پانسو پھر تین سو پھر ڈہای سو پھر دیڑ سو اسی طرح
تنخواہ انعامون کی مقرر ہے **بیان سنہ ۱۶ سولہ ہجری** درمیان اس سال
کی مسلمانون نے مداین مین داخل ہوکر جسکو پایا قتل کیا **اور** سنا ہے کہ ایک محل
سفید تھا اوسکا محاصرہ کیا اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اوسمین فروکش ہوے
اور محل کسرے کو مسجد جامع بناکر نمازین پڑہنے شروع کردین **اور** جسقدر
مال کہ قسم سیم وزر اور ظروف اور لباس سے ہاتھ آیا اوسکو ضبط کیا کہ تفصیل
اوسکی مین طوالت ہے **اور** اسی سال مین جبلہ بن ایہم عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ پاس بشان وشوکت وحشمت تمام داخل ہوا ازان بعد اسی سال مین حضرت عمر
رضی اللہ عنہ حج کو تشریف لیگئی اور جبلہ نے بہی حضرت کی ساتہہ حج کیا اتفاقاً
اثنای طوالیف مین کہ جبلہ کرتا تہا کوی شخص قوم فرازہ کا جبلہ کے ملبوس سے لک کر
نکلا جبلہ نے اوسکو ایک گہونسا ناک پر مارا کہ ناک اوسکی بیٹہہ گئی وہ عمر رضی اللہ
عنہ پاس فریاد آیا حضرت نے اوسکی طلبی فرماکر کہا کہ فدیہ دیجیے وگرنہ وہ بہی ایک
گہونسا آپکے مارےگا جبلہ نے کہا کہ بادشاہ اور بازاری برابر نہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا اسلام نے دونونکو مستوی اور برابر کردیا جبلہ نے کہا مجہی یہہ خیال تہا
کہ مسلمان ہونے سی میری عزت زیادہ ہوجاویگی زمانہ جاہلیت سے حضرت نے فرمایا اس
خیال کو دل سے دور کر جبلہ نے کہا مین نصارا ہوجاتا ہون حضرت نے فرمایا سر تیرا
تن سی جدا کردونگا جبلہ نے کہا آج کے رات مجہی مہلت ہو چنانچہ جب رات ہوی
جبلہ معہ اپنے جاہ وحشم شام مین چلاگیا اور وہان سے قسطنطنیہ مین اور وہان جاکر
پانسو آدمی اوسکی قوم کے ہمراہ ہوگئی اور تنصر اختیار کیا **بیان سنہ ۱۷**

سترہ ہجری کا درمیان اس سال کے شہر کوفہ موسس اور مخطط ہوا اور عمر
رضی اللہ عنہ نے معتمر ہو کر بیس دن مکہ مین قیام کیا اور مسجد حرام کو وسیع کیا
اور جنہون نے اوسکی بیعت کی ہے اونکی خانمان بیچکر اوسکی قیمت بیت المال مین
داخل کی **اور** ام کلثوم دختر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ شکم فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا سے نہلین نکاح کیا **اور** مغیرہ بن شعبہ کو حاکم بصرہ مقرر کیا تھا
وہ ام جمیل دختر ارقم سے جو قبیلہ عامر بن صعصعہ کے تہی چار شخصون نے دیکھا
کہ جماع کر رہا ہے یہہ حال نکبت آل اوسکا حضرت عمر کو لکھہ بھیجا حضرت نے اوسے
عہدہ سے معزول فرماکر ابو موسی اشعری کو والی بصرہ مقرر کیا **ذکر سنہ
اٹھارہ ہجری** اوس سال مین مسلمانون نے اہواز کو فتح کیا اور ہرمزان
کہ اوس ملک پر مستولی ہو رہا تہا اور امراء کبار فارس سے تہا بعد وقوع قصہ دراز کہ
اوسکی لکھنی مین طوالت کلام ہوتی ہے مشرف باسلام ہوا۔ حضرت عمر رضی
اللہ عنہ نے اوسکی لئے دو ہزار دینار مقرر فرمائے اور اسی سنہ مین درمیان مدینہ
منورہ اور حجاز کے بڑا قحط واقع ہوا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس کو اپنے
ہمراہ لیکر شہر کے باہر نماز استسقا ادا کی اور ببرکت دعائے حضرت عباس کے
خوب بارش ہوئی **اور** اسی سال مین ایک وبا کہ جسکو طاعون عمواس کہتے تہا
ملک شام مین ظاہر ہوئی چنانچہ اسی وبا مین ابو عبیدہ بن الجراح کہ جنکا نام عامر
بن عبداللہ بن الجراح الفہری ہے اور عشرہ مبشرہ سے ہین فوت ہوئے بعد ازان
معاذ بن جبل انصاری اور عمرو بن العاص۔ الغرض کہ پندرہ ہزار آدمی اوس وبا مین
شہید ہوئے اور یہہ ہوا سے وبائے ایک مہینہ کامل رہے پھر بصرہ مین بھی یہہ وبا
پھیل گئی **اور** اسی سال مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملک شام کو تشریف لیگئے اور جو
لوگ کہ وہان مرگئے تھے اونکی میراث تقسیم فرماکر ماہ ذی قعدہ مین مراجعت فرمائے

ذکر سنہ بیس ہجری درمیان اس سال کی مصر اور اسکندریہ اوپر ہاتہ عمرو بن العاص اور زبیر بن العوام کے فتح ہوا اور سن بیس میں بلال بن رباح مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے اور باب صغیر کے نزدیک مدفون ہوئے۔ **ذکر سنہ ۲۱ اکیس ہجری** اس سال میں جنگ نہاوند ہمراہ عجمیوں کی واقع ہوئے کہ اونکی ساتہہ ڈیڑہ لاکہہ آدمی تہا اور سپہ سالار اونکا فیرزان بعد وقوع جنگہائے شدید وصعب کے مسلمانوں نے عجمیوں کو شکست دی اور قتل کیا اور سپہ سالار بہاگ گیا **اور** اسی سال میں دینور اور صیمرہ اور ہمدان اور اصفہان فتح ہوئے **اور** اسی سال میں خالد بن ولید نے وفات پائی لیکن مدفون اونکی میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک حمص اور بعض کے مدینہ میں **ذکر سنہ ۲۲ بائیس ہجری** اس سال میں آذربائجان اور رے اور جرجان اور قزوین اور زنجان اور طبرستان یہہ سب بلاد فتح ہوئے اور عمرو بن العاص شہر برقہ پر گئے وہان کے باشندون نے جزیہ دینی پر صلح کر لیے پہر بجانب طرابلس جاکر اوسکا محاصرہ کیا اور بزور شمشیر فتح کیا **اور** احنف بن قیس نے اوپر ملک خراسان کے جنگ کے اور یزدجرد لڑا اور ہرات بزور شمشیر مسلمانون کے قبضہ میں آئی **اور** اسی سال میں ابی بن کعب بن قیس جو اولاد ملک نجار سے ہیں اور کنیت اونکی ابا منذر ہے فوت ہوئے یہہ کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہے **ذکر وفات خلیفہ دوم سنہ ۲۳ تیئس ہجری** واقع ہو کہ درمیان اسی سال کی ابو لولو نے کہ جسکو فیروز کہتے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی درمیان نماز فجر پہلو میں زیر ناف خنجر مارا یہہ واقعہ چہٹی تاریخ ماہ ذی الحجہ کو ہوا چنانچہ ہفتہ کی روز وفات پائی اور ایک شنبہ کو مدفون ہوئے اونہون نے کل دس برس چہہ مہنے آٹہہ دن خلافت کی قبر اونکے

پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہی
بوقت وفات باب خلافت مین یہہ ارشاد کر گئی ہیتے کہ حضرت علی مرتضیؓ اور عثمانؓ
اور طلحہ اور زبیر وسعد رضی اللہ عنہم جس سے راضی ہون وہ امیر المومنین مقرر ہو چنانچہ
حضرت علی نے عبد الرحمن بن عوف سی درباب خلافت کہا اونہون نے انکار کیا

حلیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہہ ہے کہ دراز قد سفید رنگ مقدم راس
پر بال نہ ہتے عمر شریف پچپن سال اور بقول بعض ساٹہہ اور بعض کی نزدیک
تریسٹہہ برس ہتے **اور** فضیلت وزہد والمصاف اور شفقت مین مسلمانون پر
تفوق رکہتے ہتے اور فضایل انکی شمار سے خارج ہین **ذکر سنہ ۲۴ ہجری**
درمیان اس سال کے بعد از وفات عمر رضی اللہ عنہ اہل مشورت مثل حضرت
علی مرتضی اور حضرت عثمان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص
اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم جمع ہوئے اور بہت گفتگو اس باب مین تین
روز تک رہی آخرش تنگ ہو کر یہہ تجویز لے کہ جسکو عبد الرحمن خلیفہ مقرر کردین
سب اوسکی اطاعت کرین یہہ حال سنکر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ حضرت
عباس رضہ پاس تشریف لیگئی اور صلاح فرمائی اونہون نے فرمایا کہ مین تمہارے
مقدمہ مین دست انداز نہین ہوتا مینی اول نہ کہا تہا کہ اس امر مین پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرلو کہ امر خلافت بعد وفات حضرت کے
کس سے متعلق رہیگا تمنے انکار کیا — الغرض عبد الرحمن نے روبرو سب اہل
مشورہ کی اپنے خلافت سے دست بردار ہو کر علی مرتضی کو بلایا اور کہا ای علی خدا کے روبرو
اوعہد کو صادق جانکر اوسکی کتاب اور اوسکی حبیب کے سنت پر عمل کرنا اور دونو
خلفا کی طریق پر چلنا علی مرتضی رضہ نے جواب دیا کہ مجکو یہہ امید ہے کہ حسب علم
اور طاقت اپنی کے اقتدا اتفاق کتاب وسنت کا کرونگا پہر عثمان رضی اللہ عنہ کو

بلایا اور اونسی بہی وہی کہا جو حضرت علی مرتضی سے کہا تہا اور دست مبارک حضرت عثمان رضہ کا پکڑ کر کہا کہ ای خدای عالم الغیب تو دانا اور بینا ہے میرا گواہ رہنا کہ مینی بار اپنا اوپر گردن عثمان کی رکہہ دیا یہہ کہہ کر بیعت کر لی اس امر سے حضرت مرتضے علی کو نسبت بہ عبد الرحمن گونہ تکدر حاصل ہوا — یہہ حال دیکہہ کر مقداد بن الاسود نے عبد الرحمن بن عوف سے کہا کہ تمنی دینی حق علی مرتضی مین مداہنہ کیا اونہون نی جواب دیا کہ اے مقداد مینی بہت سعی اور کوشش اس باب مین کی تم سی کیا کہون مقداد نے کہا مجہی بہت تعجب ہے قریش سے کہ اونہون نے ایسی شخص کو منظور نہ کیا میرے نزدیک کوئی مرد ان سی بہتر علم اور عدل مین نہین ہی عبد الرحمن نے کہا اے مقداد خدا سی ڈر مبادا تو کسی فتنہ مین گرفتار ہو جاوے — پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نی اپنے اقارب اور رشتہ دار ملکون پر مسلط کئی اوسوقت عبد الرحمن بن عوف سے لوگون نے کہا کہ یہہ سب تمہارے کام ہین اونہون نے کہا مجہی یہہ معلوم اور خیال نہ تہا — چنانچہ عبد الرحمن نے جدای حضرت عثمان مین انتقال کیا **ذکر خلافت خلیفہ سیوم** واضح ہو کہ بتاریخ تیسری محرم سنہ ۲۴ ہجری مین حضرت عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف سی لوگون نی بیعت کی — اور بعد اخذ بیعت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ منبر پر آئی اور خطبہ بلیغ فرمایا بعد ازان منبر سے اوترے اور جو لوگ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمانہ مین حاکم تہے اونہین کو برس دن تک مقرر رکہا پہر مغیرہ بن شعبہ کو جو حاکم کوفہ تہا معزول کیا اور سعد بن ابی وقاص کو اوسکی جگہہ مقرر کیا بعد چندے اوسکو معزول کیا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط جو بہائی مادرزاد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تہے حاکم کوفہ کیا **ذکر سنہ ۲۵ پچیس ہجری** اور اس سال مین ابو ذر غفاری نے

ذکر سنہ ۲۶ چھبیس ہجری اور اس سال مین کہ صحابی تھے وفات پایی

حضرت عثمان نے عمرو بن العاص کو مصر سے معزول کر کے اونکی جگہہ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح عامری کو مقرر کیا **ذکر سنہ ۲۷ستائیس ہجری** **اور سنہ ۲۸ اٹھائیس ہجری** اور اس سال مین حضرت عثمان رضہ سے معاویہ نے اجازت لڑنی کی سمندر مین حاصل کی تھی اوس وقت معاویہ نے ایک لشکر جزیرہ قبرس کے طرف روانہ کیا اور عبد اللہ بن سعد بھی مصر سے وہان جا پونچے دونون نے مجتمع ہوکر وہان کی باشندون سے جنگ کی آخر الامر سات ہزار دینار سالانہ بطور جزیہ مقرر ہوگیا اور صلح قرار پایی **ذکر سنہ ۲۹ اونتیس ہجری** درمیان اس سال کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابی موسی اشعری کو حکومت بصرہ سے معزول کیا اور عبد اللہ بن عامر کو بجای اونکی نصب کیا پھر ولید بن عقبہ کو کوفہ سے معزول کیا کہ اوسنے حالت سکر مین نماز فجر پڑہائی تھی **ذکر سنہ ۳۰ تیس ہجری** اس سال مین عثمان رضی اللہ عنہ کو یہہ معلوم ہوا کہ درباب قرآن مجید لوگون مین اختلاف ہو رہا ہے اہل عراق یہہ کہتے ہین کہ ہمارا قرآن صحیح ہے بہ نسبت اہل شام کے کیونکہ ہمکو ابو موسے اشعری کی قرآن سے نقل حاصل ہوی ہے اور اہل شام یہہ کہتی تھی کہ ہمارا قرآن بہت صحیح ہے کہ ہمکو مقداد بن اسود سے پہنچا ہے اسی طرح اور اطراف مین بھی اختلاف واقع تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سب صحابہ سے مشورہ کیا آخر الامر یہہ مقرر ہوا کہ جو قرآن کہ بخلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ لکھا گیا ہے اور بخانہ حفصہ موجود ہے وہان سے لیکر شہر شہر بہیجی اور جمیع نسخ قرآن شریف سوای اوسکی احراق کردی جاوین چنانچہ ایسا ہی عمل مین آیا اور اوس کلام اللہ سے نقول لیکر اور اونٹ پھر واکر بلاد و

امصار مین جابجا روانہ کئی — اور کاتب یہہ لوگ تھے — زید بن ثابت — عبد اللہ بن
زبیر اور سعد بن العاص — عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام المخزومی
ذکر سنہ ۳۱ اکتیس ہجری اس سال مین یزدجرد بن شہریار بن پرویز
جو آخرین بادشاہان ملک فارس کا تھا ہلاک ہوا اور اوسکی سبب ہلاک مین
اختلاف ہے اور اسی سال مین اہل خراسان نے بغاوت اختیار کی اور ابو
سفیان بن حرب بن امیہ نے اسی سال مین وفات پائی ذکر سنہ ۳۲ بتیس
ہجری درمیان اس سال کی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے
کہ صحابی جلیل القدر عظیم الشان قرار اور عشرہ مبشرہ مین سے تھی وفات
پائی ذکر سنہ ۳۳ تینتیس ہجری اس سال مین ایک گروہ کوفہ کی نے
یہہ کلام کرنی شروع کی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اکثر اقارب سے
اوپر ملکون کی عامل فرمائے ہین حالانکہ اونکو لیاقت حکومت اونکی ہے چنانچہ
یہہ خبر سعید بن العاص والی کوفہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکھہ بھیجی اونہون
نے حکم کیا کہ جو لوگ یہہ بات کہتی ہین اونکو معاویہ کے پاس ملک شام کے
طرف روانہ کردو جب وہ معاویہ بن سفیان پاس گئی اونسے بہت سا مباحثہ
کیا آخرش معاویہ نے اونکو ڈرایا اور کہا کہ مبادا اسمین کوئی فتنہ برپا
ہو جاوے اونہون نے دوڑکر ریش معاویہ از راہ بی ادبی پکڑ لے اونے
اس حال کی حضرت عثمان کو اطلاع دی عثمان رضی اللہ عنہ نے لکھہ بھیجا
کہ ان سب کو سعید بن العاص کے پاس روانہ کرو اون لوگون نی وہان
جاکر بھی وہی کلام بی باکانہ شروع کئی اور اہل کوفہ بھی اون لوگون کی ہمراہ
ہو گئی ذکر سنہ ۳۴ چونتیس ہجری اس سال مین سعید بن العاص حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ پاس آئی اور سب معاملہ کہ اونکی ساتھہ اہل کوفہ نے کیا تھا

بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ یہہ چاہتی ہین کہ ابو موسی اشعری ہمارا سردار مقرر ہو
اور درمیان اسی سال کے مقداد بن الاسود فوت ہوا عمر اوسکی ستر برس کے تھے

ذکر وفات خلیفہ سیوم ۳۵ھ مین تیس ہجری

درمیان اس سال کے ایک جماعت ملک مصر سے کہ جمعیت ہزار آدمی کی اور بقول بعضی سات سو کی اور بعضی پانسو بیان کرتی ہین اور علی ہذا القیاس ایک گروہ کوفہ سے اور ایک بصرہ سے آئی مصر والون کی یہہ خواہش تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسند نشین خلافت ہو دین اور کوفی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اور بصرہ والی چاہتے تھے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ قرار دیوین یہہ خواہشین لیکر مدینہ مین داخل ہوے جبکہ روز جمعہ ہوا اور حضرت عثمان نماز جمعہ کے لئی گھر سے باہر آئی اور نماز بجماعت ادا فرمائی بعد ادای نماز منبر پر جاکر خطبہ پڑھا اور اون گروہون سے جو اطراف سی آئے تھی مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ اللہ جل شانہ جانتا ہے اور ساکنین مدینہ بھی واقف ہین کہ تمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نفرین فرمائی ہے یہہ سنتی ہی اون لوگون نی حملہ کیا اور سب کو جوش آیا اور لوگون پر سنگ بارے شروع کیے حضرت عثمان رضؓ کو لوگون نے مسجد سے گھر پہنچایا اسلئی کہ اونکی اسے ہنگامہ مین ایک پتھر لگ گیا تھا اور پر منبر کے کہ اوس سے بیہوش ہوکر گر پڑے تھی جب یہہ معاملہ پیش آیا عثمان رضی اللہ عنہ نی زبانی کسی شخص کے اونسی یہہ بہیجا کہ تم یہان سے چلی جاؤ چنانچہ وہ چلی گئی اور باشندگان مدینہ سب اپنے اپنی گھرون مین بیٹھہ رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چالیس روز تک اور بقول بعض پچاس روز تک اپنی گھر مین محصور رہے ــ بعد ازان حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عثمان رضؓ پاس آئے اور یہہ صلاح کی کہ لوگ یہہ کہتے ہین کہ مروان کو عہدہ

سنتی گر یسی موقوف کیجی اور عبد اللہ بن ابی سرح کو مصر سے معزول کرو حضرت عثمان نے
لوگون کو سمجھا کر ہٹا دیا اور وہ بات رفت و گذشت ہوگئی اور محمد بن ابی بکر کو حاکم مصر
مقرر کیا اور محمد کے ہمراہ ایک گروہ مہاجرین اور انصار کا کیا یہہ لوگ ہنوز اثنای
راہ مین تھے کہ ایک غلام ناقہ سوار چلا آتا دیکھا اور وہ اونکی راہ مین ملا اونہون نے
پوچھا کہ کہان جاتا ہی اوسنی کہا کہ مصر کے حاکم پاس اونہون نے کہا کہ مصر کا حاکم
تو یہہ ہے یعنی محمد بن ابی بکر اوسنی جواب دیا کہ یہہ نہین مین دوسرے حاکم پاس
جاتا ہون جو ابن سرح ہی یہہ سنکر اونہون نے اوسکو پکڑ لیا اوس پاس
ایک نامہ نکلا کہ اوس پر حضرت عثمان رضہ کے مہر تھے اور یہہ لکھا تھا کہ جس وقت محمد بن
ابی بکر معہ اپنی ہمراہیون کی تیرے پاس پہنچی اور کہی کہ تو معزول ہے قبول
نکرنا اور کسی حیلہ سے اوسکو مار ڈالنا اور اوس نامہ جو یہہ ہمراہ لایا ہی کچھہ عمل
نکرنا پس یہہ نامہ دیکھنی سے محمد بن ابی بکر نے معہ مہاجرین اور انصار کے
بجانب مدینہ مراجعت کے اور سب صحابہ کو جمع کیا اور نامہ دکھایا اور حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ سی اسکا حال پوچھا اونہون نی کہا کہ واقعی مہر تو میرے
ثبت ہی اور خط بہی میرے کاتب کا ہی لیکن مینے نہین لکھوایا اور اس امر پر
قسم کھائی اوس وقت اون لوگون نی کہا کہ مروان کو ہمارے سپرد کردو
عثمان رضی اللہ عنہ نے سپرد مروان مین ابا فرمایا اس سبب سے دشمنی اور کینہ
زیادہ ہوا اور سعی و کوشش اونکی قتل مین کرنے لگی حسن بن علی اور عبد اللہ بن
زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم نے کسیکو اندر جانی ندیا اور منع کیا حتی کہ حضرت امام
حسن ؑ مجروح ہوی آخر کار وہ لوگ دیوار پر چڑہ گئی اور ہمسایہ کے گہر مین سے
عثمان رضی اللہ عنہ کی گہر مین جا کر اونکو شہید کیا اور یقین محمد بن ابی بکر ایسے نیک سیر
تہا اور بوقت شہادت عثمان رضی اللہ عنہ روزہ دار تہی اور تلاوت

قرآن مین مشغول تھے یہہ واقعہ جانکاہ اٹھارہ ذی الحجہ سنہ ۳۵ ہجری مین واقع
ہوا۔ مدت خلافت بارہ برس بارہ روز کم اور عمر اونکی مین اختلاف ہے
بعضی چھیاسی برس اور بعضی بیاسی اور بعضی نوّے کہتے ہین اور بعضی سوا ہے
اسکی اور کچھ ہے بیان کرتے ہین اور جنازہ شریف بسبب ممانعت اون لوگون
کی تین روز تک دفن نہین ہوا بعد ازان حضرت علی مرتضی نے فرمایا کہ انکو دفن
کرو **حلیہ** اونکا میانہ قد خوبصورت داغ چیچک کی بڑے بڑے روے
مبارک کی اوپر گندم گون مقدم راس پر بال نہ تھے اور ریش مبارک کو زرد اپنے
تھی **اور** دو بیٹیون حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تزویج فرماتے
تھی اسلیے اونکو ذوالنورین کہتے ہین **اور** کاتب اونکا مروان بن الحکم بن العاص
پسر عم اونکا تھا **اور** قاضی زید بن ثابت **اور فضایل** اونکی بہت ہین اونمین سے
ایک یہہ کہ جیش العسرۃ کی لیے بہت سا مال کی دیتے **اور** جب مجاہدین غزوہ
تبوک مین بہت گرسنہ تھے اوسوقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غلہ کثیر موافق
گزارہ لشکر کے خرید کرکر اور شتر دن پر بار کرکے بھیجا تھا جب وہ سامان بخدمت
نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچا اوسوقت حضرت نے دست بدعا
بلند فرماکر یہہ دعا فرمائی کہ بارخدایا مین راضی اور خوشنود ہون عثمان سے تو بھی راضی
ہو اوس سے **اور** سبب شہید ہونے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی باب فتنہ او
عناد وا ہو گیا **ذکر خلافت خلیفہ چہارم** واضح ہو کہ نام ابوطالب
پدر علی رض کا عبد مناف تھا اور یہہ بیٹے عبد المطلب کے ہین جو رسول مقبول کے جد بزرگوار
تھے **اور** والدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہین پس علی
مرتضی ماں کی طرف سی بھی ہاشمی ہین اور اپنی دادا کی طرف سے بھی۔ جس روز
کہ حضرت عثمان رض مقتول ہوے اوسی روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لوگون نے

بیعت کر لے مگر کیفیت بیعت مین اختلاف ہی بعضی یہہ بیان کرتی ہین کہ اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب جمع ہو کر جن مین طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما
بہی تہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پاس آئی اور استفسار کیا کہ اب کسکو خلیفہ
مقرر کرین جناب علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد کیا کہ مجہہ سے پوچہنے
سے کچہہ حاجت نہین جسکو تم اختیار کرو مین بہی اوس سے راضی ہون سب
نے عرض کیے کہ ہم سوای آپ کے کسیکو اختیار نہین کرتے اس امر مین بہت بحث
تکرار ہے سب نے کہا آپ ہمارے نزدیک احق اور اقدم ہین اور طلحہ اور زبیر
رضی اللہ نے اولا جناب امیر المومنین سے بیعت کی مگر چونکہ ایک ہاتہہ طلحہ کا
جنگ احد مین جاتا رہا تہا حبیب بن ذویب نے یہہ حال دیکہہ کر کہا اِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یہہ امر بیعت تمام ہوتا نہین معلوم ہوتا — بعد ازان زبیر
نے بیعت کی حضرت علی رض نے یہہ فرمایا کہ اگر تم میری بیعت سے راضی
ہو فبہا والا مین تمہاری بیعت پر راضی اور موجود ہون دونو نے کہا کہ نہین
ہم ہی تمہاری بیعت کرتے ہین اور بعض روایات سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ بعد
از بیعت دونو نے یہہ اظہار کیا کہ ہمنی تو بخوف جان اپنی کے بیعت کی تہی
پہر دونو بعد چار مہینی کے بیعت سے مکہ کو چلی گئی اور سعد بن ابی وقاص
— اور عبد اللہ بن عمر اور انصار نے بہی بیعت نہ اختیار کی — اور سعید
بن زید — اور عبد اللہ بن سلام — اور صہیب بن سنان — اور اسامہ بن
زید — اور قدامہ بن مظعون — اور مغیرہ بن شعبہ نی بہی بیعت سی انکار
کیا — اور حسان بن ثابت — اور کعب بن مالک — اور مسلمہ بن مخلد —
اور ابو سعید خدری — اور نعمان بن بشیر — اور محمد بن مسلمہ اور فضالہ
بن عبید — اور کعب بن عجرہ — اور زید بن ثابت ان لوگون نی بیعت قبول کی

اور بوقت مقتول ہونی حضرت عثمان رض کے ابن عباس مکہ مین تشریف رکھتے
تھی پھر مدینہ مین تشریف لائی اور حضرت علی مرتضی پاس جب گئی تو مغیرہ بن شعبہ
کو اونکی پاس سی نکلتی دیکھا پوچھا کہ مغیرہ کیا کہتا تھا علی مرتضی نے فرمایا کہ پہلی
تو اوسنی یہہ مشورت دی تھی کہ معاویہ وغیرہ عمال عثمانیہ کو بالفعل معزول کرنا مناسب
نہین اپنی اپنی جگہہ پر قایم رہین جب تک کہ بیعت نکرلین اور امر خلافت مستقر اور
مستحکم نہو جاوے مینی اس بات سی انکار کیا تھا آج اگر یہہ کہا کہ جو آپ کی رای
عالی مین آوی وہ کیجی میری بہی وہی رای ہی ابن عباس رض نے فرمایا کہ پہلی
تو آپ کو اوسنی نصیحت کی بات کہی تھی اب دوسری دفعہ اوسکی خلاف
بری مصلحت دی مجکو خوف ہے کہ مبادا اہل شام نہ پہر جاوین اور طلحہ اور زبیر
رضی اللہ عنہ کی طرف سے بہی مجہی اطمینان نہین میری نزدیک یہہ صلاح ہے
کہ معاویہ کو ابہی آپ موقوف اور معزول حکومت شام سے نفرماوین کیونکہ اگر
اوسنی آپ کے بیعت قبول کرلی تو پہر ایک کا معزول و موقوف کردینا کچہہ
کام نہین رکہتا علی رضی اللہ عنہ نی کہا قسم ہے خدا کی وہ بدون ذا لفقار تلوار
باز نہ آویگا اوسوقت حضرت عباس رض نے کہا کہ یا امیر المومنین آپ مرد شجاع ہین
صاحب رای نہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے غصہ ہو کر کہا کہ تمکو ان باتون
سی کیا کام ابن عباس کہتی ہین اوسوقت مینی یہہ کہا کہ جو حضرت کو اچہا معلوم
ہو وہ کیجی ہم تو تابع مرضی حضرت کے ہین اور مغیرہ مدینہ سے نکلکر مکہ مین چلے
گئی **ذکر سنہ ۳۶ چہتیس ہجری** درمیان اس سال کی حضرت علی کرم
اللہ وجہہ نے اپنی طرف سے عامل اور حاکم مقرر کر کی اطراف اور بلاد کو روانہ
فرمائی — اور عمال عثمانیہ کو معزول فرمایا — تفصیل اس اجمال کے یہہ ہے

کہ عمار بن شہاب کو کہ مہاجرین سی تہا کوفہ کا عامل مقرر کیا **اور** عثمان بن حنیف انصاری کو بصرہ کا **اور** عبد اللہ بن عباس کو ملک یمن کا صوبہ دار کیا اور **قیس** بن سعد بن عبادہ انصاری کو مصر پر متعین فرمایا اور **سہیل** بن حنیف انصاری کو شام کا عامل معین فرماکر روانہ کیا جب یہہ شخص تبوک پہنچی وہان اوس سے چند سوار عرب کے ملی اور پوچھا تو کون شخص ہے اوسن نی کہا کہ امیر شام اونہون نے کہا اگر تجھی سوای حضرت عثمان رضہ کے کسی اور نے بہیجا ہے تو اولٹا پہر جا اوسنی کہا کیا تم حال عثمان رضی اللہ عنہ سے مطلع نہین ہو کہا کہ ہان ہم سن چکی ہین سہیل یہہ حال سنکر اولٹا پہر آیا قیس بن سعد والی مصر ہوگیا **اور** عثمان بن حنیف جب بصرہ مین پہنچا ایک فرقہ نے اوسکی اطاعت منظور کی اور دوسرے نی مخالفت **اور** عمارہ سے کوفہ کے راہ مین طلحہ بن خویلد الاسدی نے کہا کہ اہل کوفہ اپنی امیر کے خون کا بدلا لینا چاہتے ہین وہ یہہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خدمت مین مراجعت کر آیا اور والی کوفہ اول سے ابو موسے اشعری تہا **اور** عبید اللہ جب یمن مین پہنچا وہان کا عامل یعلے بن منبہ تمام زر محصودہ وموجودہ لیکر بجانب مکہ روانہ ہوا اور حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم سے جا ملا اور وہ سب زر اونکی حوالہ کردیا **بیان حضرت عایشہ وطلحہ وزبیر کی جانیکا بجانب بصرہ** جب حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا کہ حضرت عثمان نے شربت شہادت چکہا یہہ امر اونپر دشوار گذرا اور طالب قصاص ہوئین اور طلحہ اور زبیر اور عبد اللہ بن عامر اور ایک گروہ بنی امیہ سے معاون ومعاضد عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے

ہوئی اور ایک لشکر عظیم مجتمع ہوگیا بعد از مشاورت یہہ قرار پایا کہ بجانب بصرہ جاکر اپنا تسلط کرلینا چاہیے اور معاویہ ملک شام مین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے جھگڑا کیا اتفاقاً اس اثنا مین عبداللہ بن عمر بھی مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ مین وارد ہوئے اونسی یہہ لوگ طالب بیعت اپنی ہوئے اونہون نے ابا کیا اور وہ سب جماعہ صحابہ ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بصرہ کو روانہ ہوئے اور یعلی بن منیہ نے عائشہ صدیقہ کو ایک شتر کہ سو دینار کو خرید کیا تہا نذر گذرانا اور بقول بعضی اسی کے خرید تہا اور اوسکو عسکر کہتی ہتے

بیان مجمل جنگ جمل کا

واقع ہوکہ درمیان اس جنگ کے ایک گروہ اہل کوفہ سے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھہ ہوئے اور ایک جماعت حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر کے اور نصف جمادی الآخر مین بمقام خریبہ مقابلہ واقع ہوا حضرت علی نے زبیر کو کہلا بہیجا کہ مجہی تمسے کچہہ کہنا ہے الغرض جسوقت زبیر مقابلہ مین آئی علی مرتضی نے یاد دلایا کہ ایکروز تم ہمراہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان بنی غنم کی گئی ہتے اور پیغمبر خدا نی مجکو دیکہہ کر تبسم فرمایا تہا تمنی باعث تبسم پوچہا حضرت نی ارشاد کیا کہ ای زبیر آپسمین کچہہ بات ضحک کے نہین تم علی سے محبت رکہنا اوسوقت تمنی کہا تہا مین اونسی محبت رکہتا ہون آنحضرت نی فرمایا کہ تم مقابلہ کروگے تمنی کہا تہا کہ یہہ کب ہوسکتا ہے زبیر یہہ بات سنکر یہہ بات کہنی لگے کہ قسم ہے مجکو اب مین تمسے ہرگز نہین لڑینگا اسلئی کہ مجہی حدیث حضرت کی یاد آگئی زبیر کے بیٹے نے کہا کہ دربارہ نہ لڑنی کے حضرت علی سے جو تمنی قسم کہائی ہے اوسکا کفارہ ادا کردو چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ نی اپنی غلام مکحول کو آزاد دے

جنگ کی لئی اور جانبین سی جنگ ہونی لگی اور حضرت عائشہ رض اوس شتر پر کہ جسکا عسکر نام
سوار تہین آخر الامر حضرت عائشہ رض اور طلحہ رض اور زبیر رض کو شکست ہوئے اور مروان بن الحکم نے
طلحہ رض کی ایک ایسا تیر مارا کہ وہ شہید ہوی اور زبیر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ روانہ ہوی
اور بہت سی آدمی اوس جنگ مین شہید ہوی اوسوقت علی مرتضی رض نے ارشاد فرمایا کہ
اِس شتر کو ذبح کرڈالو چنانچہ ایک شخص نے اوسی ایسا ضربہ مارا کہ وہ گر پڑا اور عائشہ رضی
اللہ انہی ہودج مین تا بسنب بیٹھی رہین آخر محمد بن ابی بکر برادر عائشہ صدیقہ نے اونکو بصرہ
مین مکان عبد اللہ بن خلف مین اوتارا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تمام مقتولین
اصحاب جمل کی لاشون کو ملاحظہ کیا اور نماز جنازہ پڑہ کر اونکو دفن کیا اور زبیر رض
جنگ جمل سے بارادہ مدینہ منورہ جاتی ہتے جبکہ اوپر چشمہ بنی تمیم کے پہنچی وہان احنف
بن قیس بیٹھا تہا لوگون نی اوس سی کہا کہ یہہ زبیر آتی ہین احنف نی کہا کہ دونو
لشکرون کو مقابلہ کرو اکر آپ چلی آئی عمرو بن جرموز المجاشعی نے جب اوس سے یہہ
کلام سنا وہان سے اوٹہہ کر زبیر رض کی متعاقب ہوا یہانتک کہ وہ وادی سباع مین
پہنچی وہان اونکو سوتا پاکر اور سر مبارک اونکا جسد مطہر سے کاٹ کر حضرت علی رض کے
خدمت مین لی گیا حضرت علی رضی نے ارشاد فرمایا کہ مینی سنا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرماتی ہتے کہ قاتل زبیر جہنمی ہے - ازان بعد حضرت علی رض بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم مدینہ مین جاکر اپنی گہر مین بیٹہو چنانچہ وہ ماہ رجب ایسے
سال مین تشریف لیگئین اور بہت لوگون نی اونکی متابعت کی اور علی رض نی سب
مایحتاج اونکی لئی مہیا کرکی حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ ایک منزل تک
تم جاکر اونکو پہنچا دو چنانچہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ معظمہ مین تشریف لیگئین
اور اوس سال کا حج ادا فرماکر مدینہ کو مراجعت کی اور منقول ہی کہ تعداد مقتولین
و نقیل ہے
جنگ جمل دس ہزار مرد تہی - بعد ازان حضرت علی رض نی عبد اللہ بن عباس کو حاکم

بصرہ مقرر کیا اور آپ کوفہ کو تشریف لیگئی اور وہان کا انتظام فرماکر پہر تمام عراق و یمن
و خراسان وغیرہ کا سوائی شام کی انتظام کیا **اور** جریر بن عبد اللہ بجلی کو بطرف شام
باین ارادہ روانہ کیا کہ معاویہ سی اقرار بیعت کروالی اور یہہ کہے کہ جس بیعت مین
سب مہاجرین و انصار داخل ہوچکی ہین تم مین داخل ہو چنانچہ جریر معاویہ پاس گیا
معاویہ نے بیعت کرنی مین تاخیر و درنگ کی اس اثنا مین عمرو بن العاص فلسطین سے
معاویہ پاس آیا اور دیکہا کہ سب اہل شام اوپر اخذ قصاص حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ کی متفق ہین عمرو مذکور نے اون لوگون سی کہا کہ تم اوپر حق کی ہو اور
معاویہ سے یہہ مشورہ کیا کہ مین اور تم متفق ہوکر علی مرتضی سے جنگ کرین لیکن
باین شرط کہ جب تمہارے فتح ہو تو مجکو حاکم مصر کردینا اوسنی منظور کیا چنانچہ
اوسوقت مین جانب علی رضی اللہ عنہ سی قیس بن سعد بن عبادہ متولی مصر تہا ایک
فرقہ عثمانیہ نی اوسکی اطاعت نہ اختیار کیے تہے اور جدا ایک دیہہ مین قریب مصر کے
جسکو خرتبا کہتی ہین جا رہی تہے اور قیس سے نہ ملے تہے اور قیس نے بہی بنا بر مصلحت
وقت کچہہ اونسی تعرض نکیا تہا ہر چند معاویہ نے بہت خط بہیجی اور چاہا کہ قیس
مجہسی متفق ہوجاوے اوسنی قبول و منظور نہ کیا تب تنگ ہوکر قیس کے طرف سے
اپنی طرف ایک خط جعل بناکر روبرو سب کے پڑہا اور آگاہ کیا کہ قیس مجہسی متفق
ہی چنانچہ اسی واسطی اون لوگون سی جو اوسکی فرمان برداری سے خارج ہوکر خرتبا
مین جا رہی ہین کچہہ تعرض نہین کیا اور نہ جنگ کی جب یہہ خبر حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کو معلوم ہوئی قیس مذکور کو مصر سے معزول فرماکر بلا بہیجا اور اوسکی محمد بن ابی بکر
کو حاکم مصر مقرر کیا جب محمد بن ابی بکر مصر مین گئی اوسوقت قیس نے اونکو یہہ وصیت
کی کہ اہل خرتبا سی تم ہرگز متعرض نہونا اونہون نی نہ مانا اور ایک قاصد کی زبانی اہل
خرتبا کو پیام بہیجا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیعت اختیار کرو ورنہ زمین مصر سے

خارج ہو اونہوں نے جواب دیا کہ ہم بیعت نہین کرتے ہمکو مہلت دو تا دیکھین کہ انجام کار
کیا ہوتا ہے — محمد بن ابی بکر نے نہ مانا اور انکار کیا

ذکر ۳۷ سنہ سینتیس ہجری

واضح ہو کہ درمیان اس سنہ کے جانبین کی لشکر صفین مین پڑی تھی اور تمام ماہ محرم
گذر گیا کہ جنگ نہوئی اور خط وکتابت طرفین سے جاری رہی مگر کچھہ قرار نہ پایا آخر الامر
ابتدای ماہ صفر مین جنگ شروع ہوئی کہتے ہین کہ نوّے لڑائیان صفین مین واقع
ہوئین اور ایک سو دس روز جانبین کا قیام اوس جگہہ رہا اور شام کی طرف کے
پینتالیس ہزار آدمی مارے گئے اور اہل عراق کے پچیس ہزار شہید ہوئے کہ جنمین چھبیس آدمی
جنگ بدر کے تھے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے اپنے یارون سے بتاکید اکید یہہ
فرمایا کہ جب تک طرف ثانی سبقت بجنگ نکرے تم ہرگز ابتدا بجنگ نکرنا اور مفرور
کو قتل نکرنا اور اونکی امتعہ و اموال سے مزاحم نہونا اور کسیکا ستر وا نکرنا — الغرض
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ حضرت علی کی جانب سے خوب لڑے باوجودیکہ عمر اونکی
نوّے برس کے تھی اور ہاتھہ مین رعشہ اور بآواز بلند یہہ کہتے تھے کہ ہم تجھسے
علی تاویل القران محاربہ کرتے ہین کہ باوجود ادعای اسلام کے خلافت علی مرتضی
سے اختلاف و انحراف کرتے ہو اور وقت شہادت تک جنگ سے دستبردار نہوئے
اور ایک حدیث صحیح متفق علیہ مین وارد ہوا ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے عمار رضی اللہ عنہ کے حق مین ارشاد فرمایا تھا کہ تو ایک فرقہ باغیہ سے حرب
کریگا — کہتے ہین کہ قاتل عمار ابو عادیہ ہے اوسنے ایک نیزہ مارا کہ اوسکی صدمت
سے زمین پر گرے ایک دوسرے شخص نے سر اونکا تن سے کاٹ لیا اور دونو مخاصمت
کرتے ہوئے عمرو اور معاویہ پاس آئے بطلب انعام معاویہ نے جواب مین کہا کہ تم دونو
جہنمی ہو — اور عمرو نے یہہ کہا کہ مین اگر بیس برس پہلے اس سے مرجاتا تو خوب
ہوتا — پس جبکہ عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے اوسوقت حضرت علی مرتضی

نی بارہ ہزار مرد جرار سے لشکر معاویہ پر حملہ کیا کہ تمام صفوف لشکر طرف ثانی شکستہ ہو گئیں اور با آواز بلند معاویہ سے فرمایا کہ خونریزی خلق اللہ سے کچھ فائدہ مترتب نہین آؤ ہم تم باہم لڑلین عمرو نی معاویہ سے کہا کہ علی راست بات تو انصاف کی کہتی مین کہا خاک انصاف ہی مین خوب جانتا ہون کہ جو کوئی اونسی لڑا ہی وہ کبھی فتحمند نہین ہوا ـــ عمرو نی کہا کہ پھر لڑائی چھوڑ دینے سے بھی نہین بنتی اور بوقت جنگ معاملہ دگرگون معلوم ہوا اور علی مرتضی کی طرف کی مبادر غالب آئی اوسوقت کلام مجید نیزون پر رکھہ کر با آواز بلند کہا کہ یہہ کلام اللہ ہمارے تمہارے درمیان ہے اوسوقت اہل عراق نی علی مرتضی کے خدمت مین حاضر ہو کر عرض کے کہ آپ قران کو نہین مانتی حضرت علی نی جواب مین ارشاد کیا کہ تم اپنی حق وصدق پر معاندین ونیز لعین سے محاربہ کئی جاؤ کہ یہہ لوگ دیندار نہین مین اونکو خوب جانتا ہون تمہارے خدع و فریب کے لئی قران نیزون پر بلند کئی گئی ہین جب مسعود بن فدک تمیمی اور زید بن حصین الطائی جو گروہ علی رضی اللہ عنہ مین موجود ہے اور اونکا لقب قاری مقرر ہو اونہون نے یہہ بات کہی کہ یا علی قران کو مان اور مسلم رکہنا چاہئی جب قران درمیان آیا اوسوقت اوسکا انکار کرنا خوب نہین ورنہ ہم آپ کو بسپرد دشمنی لعین کر دینگے حضرت علی نی جواب دیا کہ کہ اگر تمہین میرے اطاعت منظور ہے تو جنگ کرو اور اگر نہین منظور تو جو تمہارے رائی مین آوی وہ بات کرو اونہون نے کہا کہ حضرت کسیکو بہیجکر اشتر کو بلالیوین چنانچہ ایسا ہی کیا لیکن اشتر نہ آیا اور کہا کہ یہہ ساعت یہان سے حرکت وجنبش کی نہین پس فرقہ باغیہ نے کہا کہ تمہی اوسکو حکم جنگ دی رکہتی ہو کیون نہین لیتی حضرت علی رضی نی فرمایا تمہارے روبرو بلاچکا تم سنتی رہتی کہا پھر دوبارہ آدمی اوسکی بلانیکو بہیجی نہین تو ہم آپکو معزول کر دینگی غرض کہ اشتر حضرت پاس حاضر ہوا اور کہا کہ ان لوگون نے آپکو فریب دیا ہی اور سب فریب مین آگئی پس چند مرد قراء نی اسجانب سے

۱۱ اور ہیں صاحب بڑا ن

معاویہ سے دریافت کیا کہ کسلئی تمنی قرآن اوٹھایا ہیت کہا مین یہہ چاہتا ہون کہ ایک ہمارے طرف سی اور ایک تمہارے جانب سی حکم مقرر ہووی اور اونسی یہہ کہا جاوے کہ جو کتاب اللہ مین ہی فریقین اوپر اوسکی عمل کرین — اوسوقت اشعث بن قیس اخرج الخوارج حاضر تہا اوسنی کہا ہمتو ابوموسے اشعرے سی راضی ہیت — حضرت علی رضنے فرمایا کہ میرے نزدیک صلاح نہین اونہونے کہا ہم تو اوہین سے راضی ہین آپ نی فرمایا وہ مرد ثقہ نہین اگر ابن عباس ہو تو بہتر ہے اونلوگون نے کہا ہم ایسا شخص چاہتے ہین کہ نسبت اوسکو آپ سے اور معاویہ سے برابر ہو حضرت علی رضنے فرمایا اشتر کو مقرر کرو اوسکو بہی نمانا — غرض لاچار ہوکر علی رضنے اوہین کا کہنا منظور کیا اور ابموسے اشعرے کو اپنی جانب سی حکم مقرر کیا اور عمرو بن العاص بن وایل معاویہ کی طرف سی منصف قرار پایا یہہ دونو حکم علی مرتضی رض پاس حاضر ہوے اور اقرارنامہ جانبین سی لکہنا قرار ٹہیرا کہ عبارت اوسکی یہہ تہی بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ وہ اقرارنامہ ہی جسکی اوپر فیصلہ کیا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نی — اتنی ہی عبارت حیز تحریر مین آئی تہی کہ عمرو نی کہا یہہ امیر تمہارے ہین ہمارے نہین اخنف نی کہا لفظ امیر المومنین محو نکرو اشعث بن قیس نے کہا محو کرنا ضرور چاہیی چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس لفظ کی لکہنی کے کچہہ ضرورت نہین اور فرمایا اللہ اکبر آجکی روز شریک ہوا مین سنت رسول مقبول مین اسلیے کہ جسوقت بیچ جنگ حدیبیہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے طرف سے اقرارنامہ لکہنا شروع کیا — محمد رسول اللہ جتنی لکہا کفار نے کہا کہ آپ رسول اللہ نہین اپنا اور اپنے باپ کا نام لکہی اوسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی مجہسے ارشاد فرمایا

تہا کہ اسکے گرد دمینی عرض کی کہ میرے طاقت نہین اور مجہسی منصفی ہو سکتا کہ
مین محو کر دون عرض حضرت کی درپیش آویگا آخر الامر یہہ اقرار نامہ بروز چہار شنبہ تیرہوین
تاریخ صفر سنہ ۳۷ ہجری کو قلم بند ہوا اور یہہ وعدہ قرار پایا کہ علی اور معاویہ
مقام دومۃ الجندل مین درمیان رمضان شریف کی ملاقات کرین اگر اس سال
نہ اتفاق ہو تو سال آئندہ اذرح مین مجتمع ہون پس علی مرتضی بجانب عراق تشریف
لیگئی اور کوفہ مین آئے دوسرے سال مین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بموجب وعدہ ابوموسے
اشعری کو چار سو آدمی کا سردار مقرر کرکے روانہ کیا اور عبد اللہ بن عباس کو بہی
بہیجا اور حکم کیا کہ انکی پیچہے نماز پڑہنا اور معاویہ نے عمرو بن العاص کو ہمراہ چار سو
آدمی کے روانہ کیا مشتاق آپ بہی آکر مقام اذرح میں ملگیا اور در باب خلافت
بین الحکمین گفتگو ہوئی ابوموسی نے کہا کہ ہم دونو حکمون کو چاہیے کہ اس بات پر متفق
ہین کہ جس امر مین بہلائی اس امت کی ہو وہ امر بجا لاوین عمرو نے کہا راست ہے
ذرا آگی بڑہ کر بیان کیجیے ابوموسی نے کہا کہ مینی تو دونو کی بیعت سی خلع کیا اب
تم ایک جسکو پسند کرو اوسکو خلیفہ تجویز و مقرر کرو یہہ بات کہکر علیحدہ ہو گیا عمرو حکم دوم
نے ابوموسی سے علیحدہ کہڑے ہو کر یہہ بیان کیا کہ تمنی سنا جو ابوموسی نے کہا مین
بہی اوسکی صاحب یعنی علی مرتضی کے خلافت سے تبرا کیا اور اپنے صاحب
یعنی معاویہ کے خلافت سی کہ وہ مقرر کیا ہوا عثمان رضی اللہ عنہ کا اور اونکے
خون کا طالب ہے راضی ہون کہ سب سے احق ہے اونکی جگہہ قایم مقام ہونیکا
اوسوقت ابوموسی نے خفا ہو کر اوسکی حق مین بد دعا کی اور کہا کہ ای عمرو تو نے
جیسے فریب کیا تو گنہگار ہوا یہہ کہکر وہ تو سوار ہو کر طرف مکہ معظمہ روانہ ہوئے
اور عمرو معہ اہل شام بجانب معاویہ اور سب خلافت معاویہ سے راضی اور
خوش ہوے اوسی روز سے حضرت مرتضی علی رضہ کے امر مین ضعف

اگیا اور معاویہ کو قوت و توانائی حاصل ہوئے اور خوارج نے علی مرتضی رضی
اللہ عنہ کے بیعت خلافت کا انکار کیا آپ نی اونسی اپنے حق کا دعوی کیا اونہوں
نے نہ مانا — اور جو قاصد حضرت مرتضی علی رضہ کا اون پاس جاتا تہا او سکا
سر کاٹ ڈالتی تہے — اور یہہ خارجی چار ہزار آدمی تہے ہرچند حضرت علی رضا
اونکو وعظ اور پند فرماتی تہے اور جنگ و جدل سے مانع آئی لیکن سودمند نہوا
تہا آخر الامر علی مرتضی نے بجانب کوفہ مراجعت فرمائی اور لوگون کو اوپر
جنگ معاویہ کے برانگیختہ کیا لیکن ہمت اونکی پست ہوگئی تہے سب نے کہا کہ بالفعل
ہمسی بسبب کسل اور ماندگی کے جنگ ناممکن ہے جب ارام کرلین گے بعد تسکین اور
اطمینان خاطر کے جنگ کرینگی اسیواسطی علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو تشریف

ذکر سنہ اڑتیس ہجری اس سال مین معاویہ

لیجانی کوفہ کے ضرورت ہوئی تہی
لشکر آمادہ کرکے اوپر مصر کی روانہ کیا اوسوقت محمد
بن ابوبکر نے حضرت علی سے مدد طلب کی آپ نے اونکی اعانت کی لئی اشتر
کو روانہ فرمایا جبکہ اشتر دریای قلزم کے متصل پہنچا کسینی شہد مین زہر ملاکر
اوسی کہلا دیا وہ مرگیا اور عمرو اوپر مصر کی جا پہنچا اصحاب محمد بن ابی بکر
نے لیکن عمرو نے اونکو شکست دیے اور لوگ منتشر اور پراگندہ ہوگئی محمد بن
ابی بکر بہاگ کر اوپر خرابہ کے پہنچا تہا کہ اوسکو گرفتار کرلیا اور معاویہ بن
خدیج پاس روانہ کردیا اوسنے اوسکو قتل کرکے لاش اوسکی مردار دان مین
پہکوا دیے اور آگ سے جلا کر نیست و نابود کردیے اور عمرو مصر مین داخل ہوا
تمام اہل مصر نے معاویہ سے بیعت کی جب یہہ خبر عائشہ صدیقہ رضا کو پہنچی کہ بہائی
میرا محمد بن ابی بکر اس طرح مقتول ہوا بہت جزع و فزع فرمائی اور بعد ہر نماز
کی معاویہ اور عمرو بن العاص کے لئی بد دعا شروع کیے اور تمام اہل بیت

باب بیان نقل

پدر در باب مناکحت بیان کے قرۃ العین حاکم شام نے اوس وقت بشرۂ عبد اللہ
کو جو نور نبوت سے پر ضیا دیکھا ایک آہ سرد سینہ پر درد سے کھینچی اور کہا

فرد ای حسن احوال تو دگر شدہ ✿ آنچہ از اول بدی اکنون نہ

بعد از شرائط استغفار رجا کہ قضائی اپنا کام کیا زمام اختیار اپنی ہاتھ سے دیکر
عبد اللہ سے کہا کہ خدا انانی بہانا و انکار اگوادی کہ باعث اس تک و پو اور جستجو
کا نہ وسوسہ شیطانی تہا اور نہ ہوائی نفسانی بلکہ مقصود مواصلت تیری سی
مصاحبت اوس سعادتمندی کی تہی کہ محدب فلک الافلاک سے تا مرکز
خاک مناک جو کچہ ہے خیر و شر اور خشک تر سے واہب خیر اور مفیض جود نے
بطفیل اوسکی انکو لباس وجود پہنایا ہے اور میں ہرچند تیری واسطی با قالب
حسرت و الم اپنی دیار کو جاتی ہوں لیکن روزگار فرخندہ آثار تیرا ہمیشہ طرب
و خوشی میں گذران ہو جیو القصہ اسنے بعد از اظہار مافی الضمیر اور بشارت
بطلوع خورشید فلک سروری عبد اللہ کو وداع کیا اور گردش ایام سے باخاطر
پریشان بجانب شام پھر گئی اور اپنی وطن میں پہنچکر باقی ایام حیات تاسف
گذرانی **اور** مثل اسکی حکایات ام قتال خواہر ورقہ بن نوفل سے اور ایک
روایت سے رقیقہ دختر نوفل یا قتیلہ یا لیلی عدویہ کہ اولاد علمائی نصارا میں
سی تہی منقول ہیا **اور** بعضوں نے وجہ تطبیق ان روایات مختلف میں
یوں لکھی ہے کہ غرض نفس مجموع ان سب عورتوں سے ہوا تہا اور قبل از
انفصال حقیقت محمدی عبد اللہ امور عجیبہ و غریبہ مشاہدہ ہوتی تہی کہ کتب
سیر اوسپر ناطق ہیں **اور** کہتی ہیں آمنہ در اسن تربیت وہب بن عبد مناف
میں روز گذارتی تہیں کہ عبد المطلب نے انکو بنابر عبد اللہ کے خواستگاری
کی اور آمنہ بنت وہب کو انکی واسطی خطبہ فرمایا اور دو نو عقد ایک مجلس میں

کو اپنی ہمراہ لیکر اوپر ارادہ قتل علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے تیار ہوا حضرت علی رضی
اللہ عنہ نماز فجر کے لئی تشریف لاتی تھے شبیب نے سبقت کر کی ایک ضرب شمشیر
ماری طاق پر لگی وہ بھاگ گیا اور وردان بھی مفرور ہوا ابن ملجم نے پیشانی نورانی
علی مرتضی رضی اللہ عنہ پر ایک ضرب لگائی لوگون نی اوسکو گرفتار کر لیا اور علی مرتضیٰ
کی پاس لائے آپ نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو طلب فرمایا اور تقوی
و پرہیزگاری کی وصیت فرمائی اور کلمہ توحید اوپر زبان مبارک کی جاری تھا کہ روح
مطہر نے بجانب ملاء اعلی پرواز کیا — اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن **حلیہ شریف**
گندم گون میانہ قد فراخ چشم کبیر البطن دراز ریش سینہ مبارک پر بہت بال تھے
اور پیشانی پر کم خوبصورت کثیر التبسم **بیان فضایل** بروایت ابن سعد
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آیا ہی کہ فرمایا نہ نازل ہوی کوئی آیہ مگر مجھی شان
نزول اوسکی اور مکان نزول اور شخص منزل علیہ معلوم تھا اسلئی کہ میرے
رب نے مجھی بخشا تھا قلب فہمیدہ اور زبان گویا **اور** مروی ہی ابن سعد وغیرہ
سی کہ روایت کی ابی الطفیل سے کہا فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھو مجھسی
حال کتاب اللہ کا کہ نہین کوئی آیہ مگر یہ کہ مین جانتا ہون کہ رات مین نازل
ہوی یا دن مین یا صحرا مین یا جبل مین **اور** منجملہ کرامات اوسکی سے ایک یہ ہے
کہ کچھ بات آپنی ارشاد کی پس تکذیب کیا اوس قول کو ایک مرد نے پس فرمایا کہ مین
تیرے اوپر دعا کرتا ہون اگر تے تو کاذب اوسنی کہا بہتر دعا کرو پس دعا کی
اوپر اوسکی حتی کہ نہ حرکت کی وہانسی کہ جاتی رہے بینائی اوسکی غرض کہ فضایل
و کرامات اونکی بہت ہین بسبب طوالت کلام نہین لکھی گئے **بیان خلافت**
امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ واضح ہو کہ بوقت وفات علی مرتضی
کی سب مسلمانون نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور ابن عباس نے

اونکو کہا کہ تو بے اور مضبوط رہنا چاہی ابیر جہاد شام کے اور قیس بن سعد بن عبادہ
انصاری نے جب امام حسن رضہ سے بیعت کی کہا کہ شرط کر و اپنا ہاتھ جنگ منحا لفین
پر اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر وثوق ــ امام ہمام نے جواب دیا کہ ہان
کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر کہ دونو ثابت ہین اور ہر ایک سے جواب سے بیعت
کرتا تہا ہمیشہ اور عہد فرماتی ہے کہ میرے مطیع اور منقاد رہنا جسکو مین صلح
کرون تم بہی در گذر کرنا اور جس سے مین جنگ کرون تم بہی جنگ کرنا اس فرمانے
سی سبکو شک پیدا ہوا کہ حضرت امام ارادہ جنگ رکہتی ہین **ذکر سنہ اکتالیس**
ہجری اس سال مین امام حسن رضی اللہ خلیفہ ہوے اور وہ آخر خلفاء راشدین
مہدیین کی ہین ساتہہ نص اپنی جد شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متولی
امر خلافت ہوے بعد قتل پدر بزرگوار اپنی کے ساتہہ مبایعت اہل کوفہ
کی پس اقامت فرمایا خلافت کو چہہ مہینی چند روز خلافت حق و امام عدل و صدق
محقق خبر جد امجد صادق مصدوق اپنی کے کہ خلافت میری بعد تیس برس ہے
الی آخر الحدیث **اور** چہہ مہینی مکمل اور متمم اون تیس برس کے تہی اور
بعد انقضاے ان چہہ مہینی کے چالیس ہزار آدمی لیکر بجانب معاویہ تشریف
لیگئی اور معاویہ بہی متوجہ ہوا پس جسوقت کہ تلاقی اور تقابل فئتین ہوا معلوم
کیا امام حسن نے کہ غلبہ احد الفئتین بدون قتال و جدال کثیر ناممکن پس
لکہا معاویہ کو کہ امر خلافت مفوض ہے اوسکی طرف بشرطیکہ خواہان نہو اہل
مدینہ اور حجاز و عراق سی کوی چیز جس طرح کہ تہا ایام خلافت علی رضی اللہ
عنہ مین اور اسپر کہ اوا کر دے اونکی دیون اوسکی پس قبول کیا معاویہ نے
جو امام حسن رضہ نے چاہا تہا اور بہیجدیا کاغذ سفید اور کہا جو چاہو سو لکہہ دو
بعد از ان امام حسن رضی اللہ عنہ نے بالای ممبر صعود فرمایا پس بعد حمد

وثنا یہہ ارشاد کیا کہ تم جانتی ہو کہ اللہ جل ذکرہ وعز اسمہ نے تمہیں ہدایت
کی ساتہہ جد امجد میرے کی اور نکالا تمکو ضلالت سے اور نجات دی تمکو جہالت
سے اور عزت دی تمکو بعد ذلت کی اور کثرت بعد قلت کے پہر فرمایا کہ معاویہ
نے منازعت کی میرے ساتہہ اوس امر پر کہ وہ میرا حق تہا نہ اوسکا
پس بنظر صلاح امت اور قطع فتنہ مسالمہ اور مصالحہ کیا مینے ساتہہ معاویہ
کی اور موقوف کی جنگ باوجودیکہ تم سب نے بیعت میرے ساتہہ
اس امر پر کی تہی کہ جس سے مین صلح کرون تم بہی صلح کرو اور جس
مین جنگ کرون تم بہی جنگ کرو پس میرے نزدیک حقن دما بہتر ہے سفک
دما سے پس وجود اس صلح سے ظاہر ہوا معجزہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
حسن رضی اللہ عنہ کی حق مین فرمایا تہا یہہ میرا بیٹا سید ہے اور قریب ہے
کہ صلح واقع ہو بسبب اوسکی درمیان فئتین عظیمتین کے مسلمین سے رواہ
البخاری **بیان فضایل** روایت کی ہے شیخین نے براء سے
کہ کہا دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالانکہ حسن
رضی اللہ عنہ دوش مبارک پر سوار تہے اور حضرت فرماتی تہے یا الہی
مین اسکو دوست رکہتا ہون پس دوست رکہہ تو اوسکو اور روایت
کیا ابن عمر سے بخاری نے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حسنین رضی اللہ عنہ دو ریحان میرے ہین اور ترمذی انس سے روایت
کرتا ہے کہ کہا سوال کئی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون
اہل بیت حضرت سے آپ کی نزدیک زیادہ محبوب ہین فرمایا حسن اور
حسین غرضکہ احادیث فضایل حسنین مین بہت وارد ہین لکہنا اونکا
طوالت ہے **بیان ماثر امام ہمام** تہی حسن رضی اللہ عنہ سید حلیم

کریم زاہد صاحب سکینہ اور وقار اور حشمت جواد اور ممدوح — ایسا ہی کہا ہی ابونعیم نے حلیہ مین **اور روایت** کیا ہے حاکم نے عبداللہ ابن عمر سے کہ کہا بدرستی حج کئی حسن رضی اللہ عنہ نے پچیس حج پیادہ پا اور مراکب آپ کی روبرو کھنچی جاتی تہتے **اور روایت** ہی ابونعیم سے کہ باہر آئے امام حسن رضہ اپنی مال سے دو بار اور قسمت کیا مال اپنا اللہ تین بار یہان تک کہ ایک پاپوش دیتے تہے اور ایک رکہتے تہے اور ایک موزہ رکہتے تہے اور ایک دیتے تہے اور اتفاقاً ایک بار سنا حضرت نے کہ کوئی شخص خدا عزوجل سے دس ہزار درہم مانگ رہا تہا پس بہیجدیئے وہ اوس پاس اور تہی جود و عطا حسن علیہ السلام ہر برس لاکہہ درہم ایک سال ایسا اتفاق ہوا کہ معاویہ نے اوسکو روکا اور نہ بہیجا اس سبب سے امام مسموم کو اضاقت شدیدہ حاصل ہوئے چاہا کہ لکہہ کر اپنی طرف سے معاویہ کو یاد دہی فرماوین لیکن دست مبارک کو کہینچ لیا ہے روکا پس دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین کہ حضرت پوچہتے ہین ای حسن کیونکر ہے تو سینی کہا بخیریت ای پدر بزرگوار اور شکوہ کیا سینی تاخیر مال کا پس فرمایا کیا مانگتے تونی دوات تاکہ لکہی طرف مخلوق کے کہ مثل تیری ہی اور یاد دلاوے اوسکو کہا مینی نعم یا رسول اللہ پس کیا کرون مین پس فرمایا کہہ اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِي قَلْبِي رَجَاكَ آخر دعا تک کہ صواعق محرقہ مین مرقوم ہے اور لکہی تمام قصہ مین عبارت بڑہتی ہے اسلئے نہین لکہا **بیان سبب موت** اونکا سبب موت امام حسن علیہ السلام کا یہہ ہے کہ جعدہ بنت الاشعث بن قیس الکندی سے زوجہ حضرت پاس یزید نے زہر بہیجا کہ دیوے حسن رضہ کو اور اوسکو اپنے نکاح مین لاوے بعد اسکی اور وعدہ کیا اوسکی لئی دینا لاکہہ درہم کا پس زہر

دیا اونہی اور بیمار رہی حسنؑ چالیس دن پس وفات پائی بہیجا جعدہ لی طرف یزید کے واسطی
طلب لاکھہ درہم موعودہ کی پس ایفا سے وعدہ کیا اور رکہا ہین ناراض تہا کہ تو حسنؑ
پاس رہی پس کیونکر خوش آوی مجھی کہ اپنی پاس رکہون تجھی **او**ر سنہ وفات حسن
علیہ السلام مین اقوال ہین بعضی اونچاس اور بعضی پچاس اور بعضی اکیاون کہین
لیکن اکثر اوپر ثانی کے ہین **او**ر تہا سبب مرض آنحضرت اسہال کبدی اور پارہ
پارہ ہونا امعاء کا یعنی ہنگام اجابت دستون کے پارہائی جگر اور رودے بریدہ
ہو کر نکلتی تہی پس ہر گاہ حاضر ہوی اوکی وفات — آئی امام حسین علیہ السلام پس
کہا ای میری بہائی کسنی تیری ساتہہ یہہ حرکت کی کہا تم چاہتی ہو کہ اوسکو قتل کرو
فرمایا ہان کہا قاتل میرا وہی ہی جسکا مین گمان رکہتا ہون لیکن اللہ تعالی شدید
الانتقام ہی وہ کفایت کرتا ہی اور اگر جسپر میرا گمان ہے وہ نہین پس نہین چاہتا مین
کہ میرے انتقام مین کوی بی گناہ مارا جاوی بعد ازان کہا ہر آئینہ تحقیق پلایا گیا مجھی
زہر کئی بار اور نہین پلایا گیا کبہی سخت تر اس سے **او**ر یہی روایت کیا ہی کہ امام معصوم
نے خواب مین دیکہا کہ گویا بیان دو آنکہون میری کی قل ہو اللہ مکتوب ہے جو یہہ
خواب سامنی سعید بن المسیب کے بیان کیا کہا کہ زمان وفات جناب امام حسنؑ
قریب پہنچا ہی پس جب وقت رحلت قریب آیا جناب امام حسین کو وصیت فرمایے
کہ مینی عائشہ رضی اللہ عنہا سے چاہا ہے کہ بعد مرگ مجھی اپنی گہر مین جگہہ دیوین اور
اونہون نے وعدہ کیا ہے پس بعد میرے وفات کے جنازہ میرا آگی روضہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیجانا اور عائشہ صدیقہ سے بعد حصول
اجازت کی مجھی جوار مزار جد امجد میرے کی دفن کرنا لیکن مین جانتا ہون کہ بنی
امیہ اس کام سے باز رہین گے پس اونسی نزاع نکرنا اور جنازہ میرا بقیع
مین لیجا کر دفن کرنا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا **او**ر تہے محرم شریعت اوکی

چھیالیس برس اور چھ مہینے کچھ دن کم اور پیدایش پنجم شعبان سال سوم ہجرت سے بروایت صحیح اور بعض کے نزدیک رمضان میں **بیان شہادت امام حسین علیہ السلام** اور سبب شہادت انکی کا یہ ہی کہ جب مالک اور بادشاہ ہوا یزید مرید اور تسلط پایا اوپر مملکت کے اور وہ ماہ رجب سال شصتم مین ہجری سے شہر دمشق مین اتفاق پڑا پس لکھی نامی طرف اقالیم کے بجہت لینی عقد بیعت کے اپنی لیی اور لکھا نامہ ولید بن عقبہ اپنی عامل کو کہ مدینہ مین تہا واسطی لینی بیعت کے امام حسینؓ سی پس آپ نی ابا اور انکار فرمایا بیعت سے اسلئی کہ یزید ظالم اور فاسق اور ایم الخمر تہا — الغرض ولید بن عقبہ نے حضرت امام حسین کو بلایا — حضرت ساتھ جماعہ غلاموں اور موالیون اپنی کے تشریف لیگئی اور سب کو اوپر دروازے سرای ولید کے چھوڑکر تنہا اوس پاس گئے وہ براہ تعظیم پیش آیا اور عرض مضمون نامہ یزید عنید کا کرکے خواہان بیعت ہوا حضرت نی جواب مین ارشاد کیا کہ مین یزید سے بیعت نہین کرونگا — کہتی ہین کہ مروان خبیث شرارت اپنی سے باز نہ آیا اور ہا یہ خبث طینت سی نزاد تہا یا اور ولید سے کہا کہ ای امیر حسین کو بلا اخذ بیعت یہان سے جانی نہ دیے کہ بار دیگر اوپر اوسکی قدرت نہ پاوے تو حبس کر اور اوس سے بیعت لی اور اگر بیعت سی باز رہے حکم اوسکی ہلاک کا دیے تا خلیفہ تجہسی راضی ہو ویے — ولید نے کہا وای اوپر تیری ای مروان مجہی اوپر بار ڈالنی حسینؓ کے ترغیب کرتا ہے تو اگر شرق سی غرب تک تمام مجہی بخشیں مین ہرگز قصد اوسکی خون کا کرون مین مروان خاموش ہوا اور امام حسینؓ نے وہان سے مراجعت بدولتخانہ فرمائی اور بقصد روانگی مکہ معظمہ مشغول ہوئے اور چوتھی تاریخ شعبان مین داخل مکہ ہوئے اور وہان اقامت اختیار کی جو خبر خروج حضرت امام حسین علیہ السلام مدینہ منورہ سے اور وصول

مکہ معظمہ مین ذیار و امصار مین مشتہر ہوئی اور لوگون کی اطراف وجوانب سے اوپر اس
سانحہ کے وقوف پایا اہل کوفہ نے اطاعت و انقیاد انجناب کے متفق ہوکر بہت سے
نامہ علی سبیل التواتر و التعاقب اوپر طلب کے بہیجی جسوقت قریب ایک سو پچاس نامون
کی ہر گروہ اور جماعت سے امام حسین علیہ السلام پاس آئی اوسوقت آپنے روانہ فرمایا اپنے
پسر عم مسلم بن عقیل کو اونکی طرف اور تاکید و ترغیب فرمائی اونکو اوپر نصرت اور
حمایت مسلم کے پس ہر گاہ حضرت مسلم نے رخت اقامت بجانب کوفہ کہینچی خانہ مختار
بن عبید مین اور بیعت کی حسین کی اونکے ہاتہہ پر خلق بسیار نے زیادہ بارہ ہزار سے
پہہ خبر نعمان بن بشیر کو کہ حاکم کوفہ جانب یزید سے تہا اور صحابی تہے پہنچی پس تہدید
کی لوگون کو اوپر اس کام کے اور مجرد تہدید پر مکتفی ہوکر زیادہ متعرض اور مانع
نہوا یہان تک کہ نوبت بارہ ہزار سے گذر کر اٹہارہ ہزار اور ایک روایت مین تیس
ہزار اور ایک مین چالیس ہزار تک پہنچی اور حال تغافل دیتہا دن اور ترغیب و امداد
خفیہ اور پوشیدہ نعمان بن بشیر کا کہ مرد صحابی تہا ظاہر و ہویدا ہوا بعضے
بدنہادون نے یزید کو حقیقت حال سے آگاہ کیا اور ساتہہ سعایت اور شکایت
نعمان کے مشغول ہوئے اور لکہا مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ بن ولید بن عقبہ
نے طرف یزید کے اور آگاہ کیا امر مسلم اور میل اہل کوفہ سے بجانب اونکا
پس معزول کیا یزید نے نعمان کو اور حاکم کیا بجاے اوسکی عبید اللہ بن زیاد کو
اور تہا وہ حاکم بصرہ پس سامان سفر کیا عبید اللہ نے بصرہ سے طرف کوفہ کے
اور داخل ہوا وقت شب بسمت بیابان بلباس حجازیون کے اور توہم مین ڈالا
لوگون کو کہ حسین ہین پس لوگ باستقبال پیش آئے تاریکی شب مین اور سلام
کیا اور کہا مرحبا تجکو ای پسر رسول خدا آیا تو نیک آیا پس خاموش رہا ابن زیاد
تا آنکہ داخل ہوا مکان نشست حاکم مین پس جب صبح ہوئے جمع کیا ابن زیاد نے لوگون کو

اور پھرے اوپر اونکی مسند اپنی حکومت کے اور تہدید و تحذیر کیے اہل کوفہ
کو مخالفت یزید سے اور متفرق کیا جماعت مسلم کو ساتھہ قوت تدبیر کے اور بھیجا
سوی مسلم خانہ ہانی بن عروہ مین پس بھیجا ابن زیاد بدنہاد نے محمد بن اشعث کو ساتھہ
ایک فوج کے طرف گھر ہانی بن عروہ کے پس لائے اوسکو اور قید کیا اوسے
ابن زیاد نے اور محبوس کیا سب رؤسائے کوفہ کو اپنے پاس قصر مین اور پہنچی یہہ خبر
مسلم کو پس آوازدی خاصون اور رفیقون اپنونکو پس جمع ہوئے ہمراہ اونکے
چالیس ہزار آدمی اور احاطہ کر لیا قصر ابن زیاد کو پس امر کیا ابن زیاد نے اسارائے
رؤسائے کوفہ کو ساتھہ نہمایش عزیزون اور قریبون اپنے کے کہ بازرکھین انکو
رفاقت مسلم سے پس سمجھایا اسیرون نے اپنے عزیزون کو اور سب متفرق
ہوگئی اور شام تک چالیس ہزار سے پانسو باقی رہے جب تاریکی شب ہویدا ہوئی
وہ پانسو بھی چلے گئے اور باقی رہے حضرت مسلمؑ تنہا پس آوارہ شد کرتے تھے
راہ مین یہان تک کہ آئی گھر مین ایک عورت کے اور طلب کیا اوس سے پانی
پس پلایا پانی مسلم کو اور داخل کیا اپنے گھر مین اور تہا بیٹا اوس زن کا مولیٰ
یعنی غلام آزاد کیا ہوا محمد بن اشعث کا پس گیا وہ اور خبر کی محمد کو اور خبر کی محمد
نے عبید اللہ کو پس بھیجا ابن زیاد نے عمرو بن حریث کوتوال اور محمد بن اشعث کو پس
محاصرہ کیا اون دونو نے خانہ اوس زن کا کہ نام اوسکا طوعہ تہا اور قصد گرفتاری
حضرت مسلمؑ کا مصمم کیا چونکہ حمیت شجاعت سے ہاشمیہ نے پنہان چہپنا گہر مین گوارا نکیا پس باہر
آئے باشمشیر کہ جنگ کرتے تہی اونکی ساتھہ پس پہنچا محمد بن اشعث سے امان کی اور لایا
مسلم کو بجانب ابن زیاد کے پس ابن زیاد بدنہاد نے اوسکو گردن مارا اور ڈالا تن مبارک اونکا طرف لوگون
کی اور اوپر دار کے کھینچا ہانی کو اور تہا یہہ واقعہ تیسری ذی الحجہ سال شصتم
مین ہجرت سے اور مارا ابن زیاد بدنہاد نے محمد اور ابراہیم دونو بیٹون مسلم کو

ہمراہ مسلم کے اور سران مقتولون کے اوپر نیزہ کی چہڑ کر کوفہ مین دربدر پہرایا ـــ

ذکر روانگی حضرت امام حسین علیہ السلام در کربلا و مبتلا شدن بکرب و بلا

اب اصغای حال حضرت اور روانگی اونکی مکہ سے طرف کوفہ کے اور پہنچنا کربلا مین اور مبتلا ہونا ساتہہ کرب وبلا کے ـــ اس سانحہ ہوش ربا پر گوش عبرت نیوش رکہنا چاہیے کہ جس روز یعنی منیر سے ذیحجہ کو روز شہادت حضرت مسلم تہا روانہ ہوے ـــ امام حسین مکہ سے بجانب کوفہ اور بقول بعض روز ترویہ یعنی آٹہوین ذیحجہ کو اور سبب روانگی آنحضرت کا یہہ تہا کہ مسلم بن عقیل نے باصرار تمام التماس قدوم مین لکہا تہا اسلیے انجناب نے تصمیم عزم روانگی کا مکہ سے بکوفہ فرمایا اور جسوقت امام حسین نے تہیہ سامان سفر فرمایا منع کیا اونکو ابن عباس رض اور ابن عمر اور جابر اور ابو سعید خدری نے اور ابو واقد لیثی نے پس نہ رکی روکنی اونکی سے اور فرمایا میں نے سنا ہی اپنی پدر بزرگوار سے اور اونہون نے رسول مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتی تہے ہر آئینہ ایک کو سفند ہوے کہ کعبہ بسبب اوسکی حلال ہو دی پس نہ ہونین وہ کوسفند اور جانا چاہیے کہ مصداق حدیث مذکور کا عبداللہ بن زبیر ہے کہ اونکو اندر مکہ کی مارا اور یہہ سفک دم باعث اوپر استحلال کعبہ کے ہوا ہر چند کہ یہہ کشت وخون بجور و ظلم واقع ہوا لیکن جو منجر بہتک حرمت کعبہ ہوا جناب سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا نے ساتہہ کمال حزم و احتیاط اور مراعات اداب کعبہ کی گوارا کیا اور روانہ ہوے ساتہہ جمعیت باہمی تن کی اہل بیت اور یارون اور غلامون اپنی سے پس بیچ اثنار راہ مین خبر قتل مسلم کے اور انتشار اونکی جماعت کا پس ارادہ بازگشت کیا لیکن فرزندان عقیل نے کہا کہ قسم بخدا ہم نہین پہرینگی

تا انتقام اپنے باپ کا ان اشقیا سے لیوین سے پس فرمایا سید الشہدا نے کہ بہتر ہے
نہین زندگی مین بعد تمہارے — بالجملہ جو پسران عقیل نے سنگ راہ مراجعت کی ہوے
حضرت متوجہہ بعراق ہوئے تا وہ کہ پہنچے اوس جگہہ کہ دو منزل ہے کوفہ سے — پس
ملاقی ہوا آنحضرت سے حر بن یزید ریاحی کہ ہمراہ اوسکی ہزار سوار مسلح ہمراہیون ابن زیاد سے
آتا تھا — پس کہا حر نے حسین سے کہ ابن زیاد نے مجھے بھیجا ہے تمہارے طرف اور
حکم کیا ہے کہ جدا ہونے مین منتظر تا آنکہ لیجاؤن تمہین اوسکے پاس — اور بخدا
کہ مین اس امر سے کنارہ ہون پس نہین مجھے ممکن بازگشت بکوفہ اور نہ راہ طرف
جدائی تمہارے کی — پس حسینؑ نے حر کو کہا کہ مین نہین آیا اس شہر مین تا نہین بھیجے
میرے پاس نامہ اہل کوفہ کے اور نہین آئے میرے نزدیک اونکی جانب سے ایلچی اور
تم اہل کوفہ سے ہو اگر قایم اور ثابت رہو اپنی بیعت پر آؤنگا تمہارے شہر مین
وگرنہ مراجعت کرونگا پس کہا حر نے یا امام حسین بخدا سوگند کہ مجھے حال نامون اور
ایلچیون بھیجنے کا معلوم نہین اور نہین ممکن مجھے کہ بازگشت بکوفہ کرون مین اور نہین
چھوڑونگا حضرت کو تا وہ کہ لیجاؤن آپ کو ابن زیاد پاس اور درازے کلام فیما بین
واقع ہوے — قصہ کوتاہ جب حضرت امام حسینؑ نے مرضی حر کی دریافت کیے
عنان عزیمت کوفہ سے معطوف فرمائی اور سایق قضا اور قاید قدر نے کشان
کشان اونکو کربلا مین لا ڈالا **واقعہ کربلا** اب یہہ واقعہ لایق سننے
اور کار گداز سے دیکھنے بقدر کہا ہے — جب حضرت امام حسینؑ راہ کوفہ سے
پھرے اور متوجہہ ہوے بسمت کربلا اور پہنچے وہان دوسرے تاریخ محرم سال
شصت و یکم مین اور نام اوس مکان کے کی استفسار فرمایا کہا اس مکان کو کربلا کہتے ہین
پس فرمایا کہ یہہ جگہہ کرب و بلا ہے پس تمام قوم اور آنحضرت وہان فرود کش ہوے
اور احمال و اثقال اپنے وانکی اور فرود آیا حر اور اوسکا لشکر مقابل حسینؑ کی زمین

کربلا مین **اور** ترجمہ طبری مین مرقوم ہے کہ جب امام حسین ع کربلا مین پہنچی خواب
مین دیکہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہہ جماعہ کثیر کے ملائکہ سے تشریف
لائی اور حسین رض کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ ای فرزند دلبند میرے جانتا ہو
کہ دشمن دربای مقصد مارنے تیرکی ہین اور در صدد مارنی تیری کے پڑی ہین پس
یہہ سب میرے شفاعت سے قیامت مین محروم ہین اور نزدیک ہے کہ خداتعالی
تجہی بدرجہ شہادت پہنچا دیگا اور بہشت تیری لئی آراستہ ہی اور مان باپ تیرے
منتظر بیٹہی ہین پس جناب آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے دست مبارک اوپر
سینہ امام حسین رض کے رکہہ کر فرمایا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَّاَجْرًا
یعنی یا الہی عطا فرما حسین کو صبر اور اجر — پس حسین رض خواب سے بیدار ہوئے
اور اہل بیت انی سے یہہ خواب بیان کیا سب رونی لگی اور آیہ کریمہ اِنَّا لِلّٰهِ وَ
اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اوپر زبان کی جاری کی **القصہ** جو خبر
وصول امام مقبول جگر گوشہ بتول کے کوفہ بیچ بزمین کربلا بگوش ابن زیاد
پہنچی اور وہ جو ماتہہ جور و تعدی اوسکی سے وقوع مین آیا اوسکو سنا
چاہیے کہ لکہا عبید اللہ نے نامہ بجانب حسین واسطے طلب بیعت یزید کے
پس ہرگاہ پہنچا نامہ آگے امام حسین کے پڑہا اوسکو اور پہینک دیا اور فرمایا
قاصد سے کہ میرے پاس اس نامہ کا جواب نہین ہے — پس رجوع کے ایلچی
نے بجانب ابن زیاد کے پس شدید ہوا غصہ اوسکا اور جمع کیا لوگون کو اور
سامان لشکر درست کیا اور سردار لشکر عمر بن سعد کو تجویز گردانا **اور**
تہا ابن زیاد کہ حاکم کیا تہا ابن سعد کو انی خروج سے واسطی جنگ حسین رض کے
پس کہا ابن سعد کو ابن زیاد نے کہ یا خروج کر جنگ حسین کے لئی اور یا مسترد
کر دی ہمکو سند ہمارے کہ حکومت رَی اور اوسکی اضلاع کے تجہی ہمنی دیے

تھی اور اپنی گہر جیٹھ پس اختیار کے ابن سعد نے ولایت ری اور بقول و حکم
ابن زیاد مشغول ہوا اور نکلا قتال امام حسینؑ کے لیے ساتھ لشکروں کے پس
ہمیشہ ابن زیاد تجہیز لشکر اور سامان فوج ابن سعد کی لیے کرتا تہا تا آنکہ مجتمع اور
فراہم ہوے نزدیک عمر ابن سعد کے بائیس ہزار سوار و پیادے اور اوترے اوپر
کنارے آب فرات کی اور حائل ہوے حسین اور اونکی اصحاب اور پانی کے درمیان
میں اور تھے اکثر محاربین جنگ وہی لوگ کہ جنہوں نے نامہ لکھ کر طالب بیعت کے
حضرت سے ہوے تھے کہتے ہیں کہ جب لشکر ابن سعد آمادہ و مستعد جنگ
امام حسین بیضہ کے ہوا حضرت سے اپنی مقام سے متحرک ہو کر روبرو اونکی کہڑے
ہوے اور اونکی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ دیکھو میں کون ہوں تامل کرو مجھ کو
خونریزی اور ہتک حرمت میری درست ہے یا نہیں اور علی ہذا القیاس بہت فضایل
اور مناقب اپنی بیان فرماے اور حجت اوپر اعدا کے تمام فرماے پس جب لشکر
ابن سعد نے پانی اوپر حضرت اور لشکریان حضرت کی بند کیا کار اوپر اہل بیت
کے تنگ ہوا — اور حسین بن علیؑ نے ابن سعد کو لکھا کہ تین کام سے ایک
کام اختیار کر — یا مجھی بحجاب کرعانی دیے — یا اجازت دی کہ میں رخت
عزیمت اپنا اور شہر کے طرف کہیں اور وہاں جا رہوں — یا مجھی یزید پاس
بہیجدے اوس نے نمانا اور کام اوپر حضرت اور اہل بیت کی تنگ بکڑا اور
ترجمہ صواعق سے منقول ہے — کہ جس وقت اوپر حسینؓ کی یہہ سختی گذری
نصیحت اپنی بہای امام حسن علیہ السلام کے یاد کرتے تھے اور روتے تھے کہ وقت
رحلت فرمایا تھا کہ اے حسین سفہاے کوفہ اور اونکی اغوا سے بر حذر رہنا
اور اونکی اقوال پر خروج نکرنا کہ موجب خفت اور پریشانی ہوویگا جب نوبت یہہ تنگی
پہنچی پس مردمان ہمراہ کو بلایا اور جمع کیا اور کہا جو اوپر تمہارے حق رفاقت تہا

بجالاے تم چھوڑے اور طرف تاب ہے بہت میں اپنے بیعت سے تمکو خارج کیا جسطرف
چاہو روانہ ہو کہ میں اپنی جان سے نا امید ہوا ۔ سب نے عرض کیے کہ یہہ ہم سے نہوگا
کہ تمکو دست اعدا میں مبتلا چھوڑ کر اپنی جان سلامت لیجاوین ہم فرداے قیامت جدامجد
تمہارے کے سامنے کیا عذر کرین ہم سب اپنی جانین آگے تمہارے فدا کرین گے پس سب
نے ہمت چست باندہی اور ہاتہ اپنی حیات سے دہویا اور سب منتظر شہادت بیٹھے
کہ لشکر ابن سعد بمقابلہ آکر آمادہ کارزار ہوا پس وہ جو اتفاق پڑا اب اوسکو
سننا چاہیے کہ جسوقت یقینا جانا کہ البتہ جماعہ ابن سعد قتال کریگی امر فرمایا اپنے
اصحاب کو پس بنائی خندق گرداگرد لشکر کے اور ایک جہتہ واسطے قتال کے رکھے
پس اثنا میں لشکریان ابن سعد سوار ہوے اور نرغہ کریا لشکر امام حسینؑ کو اور جنگ
شروع ہوئی پس جسوقت لشکریان ابن سعد نے جانا کہ ہمراہیون حسینؑ نے
دل بھرکر رکہا ہے قرار سے فرار سے عہدہ جنگ اونکے سے ہم برنہ آسکیگے تیر برسانا
شروع کیا یہان تک کہ جو کوئی لشکریان حسینؑ سے جنگ کے لئے جاتا زندہ نہ پہرتا
اور سوار کشتہ ہوتے تھے اہل بیت امام حسینؑ اور یارون اونکے سے ایک پیچھے ایک
کی یہان تک کہ کشتہ ہوے زیادہ ادپر پچاس کے **القصہ** جب یہان تک
حال پونہچا اوسوقت حسین عہ نے فریاد اور استغاثہ کیا کہ آیا کوئی فریادرس ہے
کہ ہمارے فریادرسی کرے یا دافع کہ دفع کرے حرم محترم پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اور واقع مین یہہ استغاثہ فقط بنا بر اتمام حجت تہا تا
معلوم ہو کہ اس حال مین کون شخص مدعیان اسلام سے شریک مصیبت امام انام
ہوتا ہے کہ ناگاہ حر بن یزید ریاحی کہ پہلے ذکر اوسکا گذر چکا ہے اوپر گھوڑے
کے سوار ہو کر متوجہہ بطرف حسینؑ کے ہوا اور کہا اے فرزند رسول مقبول
اول مین خروج لایا اوپر تیرے اور اب تیرے گروہ مین ہون پس فرما مجھے

ناحون مین کشتہ تیرے مددگار ہیے مین فردای قیامت شفاعت تیری جد کے پس حملہ کیا
اوپر لشکر ابن سعد کے پس مقاتلہ کیا ساتھہ اوس قوم کے یہان تک کہ مارا گیا
اور مارا گیا ساتھہ اوسکی بھائی اوسکا اور دو بیٹے اور ایک مولی اوسکا بھی یعنی
غلام آزاد کیا ہوا — پس جو موالیان اور یاران حسین علیہ السلام ایک ایک نے
داد شجاعت میدان جنگ مین دے کر اپنی جانین فدای نور دیدہ فرزند رسول خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت مصطفی کے کین اور سوای چند کے عزیزون
اور اقربا سے نرہی جناب سید الشہدا نی فرمایا کہ اب نوبت یہ پہنچی اور جائے کہ صف
قتال سے باہر اگر متوجہ ملک اعدا ہووین کہ سب برادر اور برادرزادی اور تمام
عزیزون نے فرمایا دے کہ جب تک ایک تن ہم مین سے جان قالب مین رکھی
ممکن نہین کہ حضرت کو بنا بر جنگ روانہ ہونے دیوین پس جس وقت یہ سب مرۃ بعد
اخری بدرجہ شہادت فائز ہوئی چار ناچار نوبت مقابلہ سید الشہدا علیہ
السلام کے تن تنہا ساتھہ لشکر اشقیا کے پہنچی پس اشتداد پایا قتال نے یہان
تک کہ کشتہ ہوے سب یار اور فرزند اور بھائی اور عزیز سید الشہدا کے
اور باقی رہی انحضرت رضی اللہ عنہ تن تنہا پس مبارزت فرمای بنفس نفیس اور اوس حال
مین شمشیر برہنہ تھی دست مبارک مین پس بہت مقاتلہ کیا اور مارا ہر شخص کو
کہ آتا تھا مقابلہ مین تا آنکہ جماعہ کثیر تہہ تیغ بیدریغ حضرت سی دوزخ
مین پڑی اور تزلزل عجیب اور تفرقہ غریب نے لشکر مخالف مین راہ پائی پس جبکہ
مقاتلہ اوپر اعدا کے تنگ ہوا دوسرے حملہ کیا اور حضرت کو زیر باران سہام کر
لیا جب اس سے بھی عقدہ کشائی نہوئی شمر ذی الجوشن نے اور حیلہ ڈھونڈھا اور
آتش تدبیر تازہ کے کاسہ فریب مین ڈالی اور پیش آیا ساتھہ لشکر اپنی کی پس حایل
ہوا درمیان امام مظلوم رضی اللہ عنہ اور خیمہ حرم محترم کی پس فریاد کی حسین علیہ السلام

لی کہ وای اوپر تمہارے ای گروہ شیطان قتال تمہاری ساتھہ مین کرتا ہون پس
کس لیئے تم متعرض ہوتی ہو حرم محترم سے کہ وہ قتال نہین کرتی پس کہا شمر نے
اپنی رفیقون سے باز رہو عورتون سے اور قصد کرو طرف اس مرد کی پس خود معہ
اپنی یارون کے متوجہ آنحضرت ہوا پس ایک جانب سے جماعہ شمر اور دوسرے جانب سے
فوج دوسرے نی حملہ لاکر جناب سید الشہدا کو پس و پیش سے درمیان مین لی لیا اور
اوس قدر تیر اور نیزے دونو طرف سے اوپر سر وقت امام مظلوم کے برسای کہ اوس
یکہ تاز میدان وغا نی جام تسلیم و رضا کا ہاتہہ مین لیکر اور پشت اسپ سے جدا ہوکر
اوپر زمین شہادت کی گرکی عنان عزیمت کے جہات اس جہان سست بنیان سے یکسو
کہینچکر رخت اقامت بفردوس اعلی کہینچا اور ازبسکہ تن مبارک بکثرت جراحات سہام
ورماح غربال ہو گیا تہا خولی بن یزید نے گہوڑے سے اوترکر چاہا کہ بقطع سر مبارک
مشغول ہووے کہ ہاتہہ اوسکا کانپا اور شبل بن یزید اور بقولی شبل بن زیاد نے
گہوڑے سے اوترکر سر مبارک کو تن سے جدا کیا اور آگی اپنے بہای کے ڈالا
بعد ازان وہ جو ہاتہہ لشکریان شمر اور ابن سعد سے اوپر بقیہ آل طہ و یسین کے
دراز اوسکا وہ ہی کہ آئی اوپر حرم محترم کی اور اسیر کیا بارہ شخص کو نوجوان
بنی ہاشم سے اور سب عورتون کو حکم کیا ابن سعد اور شمر نے ایک گروہ کو پس سوار ہوے
اپنی گہوڑون پر اوڑہکر ایا تن نازنین حسین رضی اللہ عنہ کو اور روندا — اور
بہیجا سر مکرم امام معظم کو ساتہہ بشیر بن مالک اور خولی بن زیاد کی طرف ابن زیاد کے
— اب اسامی شہدا اہل بیت کے کہ ساتہہ جناب سید الشہدا کے کربلا مین شہید
ہوے سننا چاہئی پس شہید ہوے ساتہہ سید الشہدا کی پانچ شخص اونکی بہائیون
سی عباس بن علی عثمان بن علی محمد بن علی عبد اللہ بن علی جعفر بن علی اور تین
پسران حسن رضی اللہ عنہ سے قاسم بن حسن عبد اللہ بن حسن عمر بن حسن

[illegible]

اور کہا گیا ابوبکر بن حسن اور شہادت پائی ہمراہ سید الشہدا کی دو بیٹون اونکی نے
علی اکبر نسیں پر آئینہ مقاتلہ کیا جسکو پدر بزرگوار اپنی کی تا انکہ کشتہ ہوئی معرکہ جنگ
مین اور شہادت پائی اور عبد اللہ شہید ہوئے صغر سن مین اندر کربلا کی پہنچا اونکے
حلق معصوم تیر ایک بدبخت کا بدبختون فوج اعدا سے کنار بزرگوار مین اور جان دے اور شہید
ہوئی ساتھ امام مظلوم کے محمد اور عون دونو بیٹی عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالب کے
اور عبد اللہ اور عبد الرحمن اور جعفر بیٹی عقیل بن ابیطالب کے پس یہ جماعت
ہمراہ سید الشہدا کی سولہ یا سترہ مرد خیار اہل بیت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
شہید ہوئے اور وقوع پایا شہادت اوس شاہ شہید کا بیچ روز عاشورا سال
اکسٹھ مین ہجرت سے اور تھا سن شریف حضرت کا اوس دن بقول صحیح چھپن سال
اور پانچ مہینہ اور پانچ دن **القصہ** جو سر مبارک سید الشہدا مع اور
شہیدان دشت کربلا کی ساتھ اسیرون اہل بیت رسولخدا کے کوفہ مین پہنچا جو کچھ
دست و عناد و جور و بیداد ابن زیاد سی نسبت بدو دہان مصطفی گزرا شمہ اوس سے لکھا
جاتا ہی کہ جسوقت اسیران اہلبیت رسالت اور بندیان خاندان نبوت باسر سید الشہدا
اور تمام شہدا دشت کربلا کے داخل کوفہ ہوئے ابن زیاد نے قصر امارت اپنی کو آراستہ
کیا اور ساتھ ہیبت و وقار کے کونسل مین بیٹھ کر بار عام کیا جب وضیع و شریف مردم
کوفہ سے حاضر آئی سب اہل بیت مصطفی اور ذکور و اناث ذریت رسولخدا کو
باسر مبارک سید الشہدا اپنی رو برو طلب کیا جب سر مبارک پیش نظر اوسکی پہنچا بار بار
اوسکو دیکھہ کر تبسم کرتا تھا اور ایک چوب کہ اوسکی ہاتھہ مین تھی لب و دندان مبارک پر مارتا
تھا — زید بن ارقم صحابی کہ صحابہ کبار سے اوس مجلس مین موجود تھے کہا کہ ای ابن زیاد
اپنی چوب کو دندان مبارک حسین سے جدا کر اور اوس بے حرمتی سے باز آ بخدا سوگند کہ مینی
بارہا دیکھا ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لب و دندان حسین ع کو بوسے دیتے تھی —

بعد ازان زید بن ارقم سے ضبط گریہ نہو سکا سیلاب خون انکھوںسی روان کیا ابن زیاد
شقاوت نہاد نے جو سخن زید بن ارقم کا سنا اور حال اوسکی گریہ کا بچشم خود دیکھا کہا
بخدا کہ جسنی تیرے چشم کو پر آب کیا اگر تو پیر نہوتا اور بسنین خرافت نہ پہنچا البتہ مین
تیری گردن مارتا پس زید بن ارقم نے کہا کہ ای ابن زیاد اس سے زیادہ ایک اور
حدیث بیان کرد نہین کہ موجب آزردگی اور غصہ تیرکا ہووے سابق سے دیکھا
مینی رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ حسن کو ران راست پر اور حسین کو
ران چپ پر بٹھا کر دست مبارک اوپر سر دن اونکی ملکر فرماتی ہے کہ یا رخدایا مین
انکو تجھی اور مومنین صالحین کو سپرد کرتا ہون پس ای زیاد راست کہو کہ ساتھ
امانت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا کرتا ہي تو اور کہا ای لوگو
سبحانہ و تعالی تمسی خوشنود تھو کہ ابن فاطمہ زہرا کو شہید کیا تمنی اور ابن
مرجانہ یعنی ابن زیاد کو اپنا امیر کیا اور کہتے ہیں کہ سمرہ بن جندب صحابیہ کہ
حاضرین مجلس سے تھا جب ضرب خیزران اوپر لب و دندان شاہ شہیدان کے
ملاحظہ کے دست ضبط سی باہر اکر ساتھ یزید مرید کے مخاطب ہوکر کہا کہ کاٹے
اللہ تعالی تیرا ہاتھ کہ چوب اوپر لب و دندان کے کہ بوسہ گاہ رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے مارتا ہي تو یزید عنید غصہ ہوا اور کہا ای سمرہ اگر شرف
صحبت تیرکا ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مانع نہوتا
ابھی تجھی گردن مارتا سمرہ نے کہا سبحان اللہ کہ میرے حق مین ملاحظہ صحبت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتا ہي تو اور ساتھ جگر گوشگان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرزندان بتول رضی اللہ عنہا کے ایسا
معاملہ کرتا ہي کہ کوی کافر کسی مسلمان سے نکرے یہہ کہا اور اوس مجلس سے
اوٹھہ کھڑے ہوے **فایدہ جواز لعن بر یزید** حاصل کلام یہہ کہ

اس بات مین شک نہین کہ یزید مرید آمر اور راضی اور مستبشر قتل امام حسین رضی
اللہ عنہ سے تہا یہی ہے مذہب مختار جمہور اہل سنت وجماعت کا چنانچہ کتب معتبرہ
مثل مفتاح النجی مرزا محمد بدخشی اور مناقب السادات ملک العلما قاضی شہاب
الدین دولت آبادی اور شرح عقاید نسفی ملا سعد الدین تفتازانی اور تکمیل
الایمان شیخ عبد الحق محدث دہلوی وغیرہ مین اسفار معتبرہ سے باشواہد
اور دلایل مذکور ومسطور ہے چنانچہ استاذ البریہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ علیہ
الرحمہ رسالہ حسن العقیدہ مین حاشیہ کہ اوپر کلمہ علیہ ما یستحقہ کے تعلیق
فرمایا ہے لکہتے ہین کہ علیہ ما یستحقہ کنایہ ہے لعن سے اور کنایہ ابلغ ہے تصریح
سے **بیان دفن سر مبارک** دفن سر مبارک حضرت امام حسینؑ
مین اختلاف ہے قول محقق یہہ ہے کہ سر مبارک کو مدینہ منورہ مین بمکان
بقیع مدفون کیا چنانچہ قرطبی سے منقول ہے کہ یزید نے سر مبارک
امام حسین علیہ السلام کو مدینہ منورہ مین بہیجا اور اسکو کفن دیکر نزدیک حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دفن کیا **اور** خلاصۃ الوفا مین مروی ہے کہ
جسد مبارک سید الشہدا کا کربلا مین ہے اور سر مبارک بقیع مین پہلوی حضرت امام
حسن علیہ السلام علیہ السلام مین مدفون ہے **اور** اور وہ جو کہتے ہین کہ سر مطہر کو
کربلا مین دفن کیا ہے صحت نہین رکہتی صحیح اور معتمد یہی قول اول ہے کہ سر مبارک
مدینہ منورہ مین مدفون بمکان بقیع ہے **بیان رد انکی اہلبیت رضی
اللہ تعالی عنہ بسوے مدینہ منورہ** منقول ہے کہ جو یزید علیہ
ما یستحقہ نے اہل بیت رسول مقبول اور ذریت بتول کو روانہ بمدینہ کیا اور
نعمان بن بشیر کو ساتہہ ایک جماعہ کی سوار دن سے مقرر کیا کہ انکو مدینہ مین
پہنچا دیوے چنانچہ امام علی بن حسین رض سر سید الشہدا اور سر دیگر شہدا کے

دشت کربلا سے لیکر ہمراہ زنان و یتیمان اہل بیت کی روانہ مدینہ منورہ کے ہوئے اور یہہ روانگی عار سے حلیہ ذلت و خواری سے سی نہ تھی **القصہ** جو قافلہ اہلبیت نبوت دمشق سے عازم مدینہ ہوا نعمان بن بشیر کہ طرف یزید مرید سے متعین تھا بتوفیق سعادت ازلی سابقہ حسن خدمت کی راہ مین ذریت سید الشہدا سے پیش آیا اور مراتب اطاعت و تعظیم و تکریم و اعزاز و احترام جیسا کہ چاہیے اپنی طرف سے بجا لاکر مدینہ مطہرہ مین پہنچایا اور جسوقت کہ خبر مراجعت اہل بیت رسالت کے مدینہ مین پہنچی اولاد مہاجر و انصار رہے دیگر اہالی مدینہ صغار و کبار سے استقبال کی لئے دوڑے بمجرد کہ ذریت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور جگر گوشہاے بتول کو مبتلا بمصیبت و اندوہ دیکھا ایسی ایک حالت غم و الم اور گریہ و زاری سے ہی اوپر اونکے گذرے کہ خارج حیطہ شرح اور بیان سے ہی جو حالت کہ عارض حال ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہوے وہ بیان نہین کیجاتے کہ فرادی فرادی زنان و یتیمان اہل بیت نبوت کو بکنار پکڑتی تہین اور روتی تہین تا آنکہ ہمراہ ذریت بتول کی متوجہہ روضہ مقدسہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہوکر زار زار روتی تہین اور بزبان حال یہہ ابیات کہتی تہین **ابیات** یا رسول اللہ بر آر از روضہ تا بنگری + اہل بیت خویشتن را زار و غمناک و حزین + در بلای دشمنان دین گرفتار آمدہ + کس مبادا در جہان یا رب گرفتار این چنین + پوشیدہ نرہی کہ بیان واقعہ کربلا اور مصایب اہل بیت مصطفی علیہ التحیہ و الثنا کے کہ دل قلم اوسکی تحریر سے خون اور دیدہ دوات تقریر اوسکی سے جیحون ہے ایسی نہین کہ حیطہ احصا مین سماوین یا میزان استیفا مین تلین اور یہہ تفصیل روایات

خالی تعزیہ داری اور بیان واقعی عاری ہے خلط و اختلاط سے نہین اسواسطے اوپر تحریر مجمل کے اکتفا کیا اور ناتہہ اور قلم کو اوسکی تفصیل سے

بیان اخبار اس واقعہ ہائلہ مین

اخبار و آثار اس باب مین بہت وارد ہین ۔ مین سے چونکہ مشہور و مستو تر مین نقل کیا جاتا ہے اون سب سے وہ ہی جو روایت کی طبرانی نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ البتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بایک فرزند میرا حسین کشتہ ہووے بعد میرے زمین طف مین اور لائی میرے پس یہہ خاک پس آگاہ کیا مجکو کہ وہ مرقد اونکا ہووے ۔ پوشیدہ نرہے کہ طف بالفتح اور تشدید ایکموضع ہے قریب کوفہ کے بالفعل مشہور ہے بکربلا اور ازان جملہ وہ ہی جو برلایا ابو داود اور حاکم ام الفضل دختر حارث یعنی اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ہر آئینہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آئے میرے پاس جبریل علیہ السلام پس خبر دی مجھی یہہ کہ امت میرے قریب ہے کہ مارے میرے بیٹے حسین کو اور دے خاک سرخ زمین مقتل اوسکی سے مجکوا اور برلایا اسحق بن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ ہر آئینہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز پہلوے مبارک اپنے پر استراحت فرمایا پس بیدار ہوی درحالیکہ اندوہگین اور غمگین تہے او دست مبارک آنحضرت مین خاک سرخ تہے اوسکو زیر و بالا کرتے تہے کہا مینے یہہ کیا خاک ہے ای پیغمبر خدا فرمایا کہ خبر دی مجھی جبریل نے کہ بتحقیق یہہ فرزند یعنی حسین علیہ السلام کشتہ ہووی زمین عراق مین اور یہہ خاک اوس مقام کی ہی اور برلایا ابن عساکر محمد بن عمر بن حسن سے کہا کہ تہا مین ہمراہ حسین علیہ السلام کے اوپر رود نہروان

کربلا کے کہ دو قطعہ فرات سے ہین پس نظر کی حسین علیہ السلام نے طرف شمر ذی
الجوشن کے پس فرمایا راست ارشاد کیا خدا اور رسول خدا نی اور فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا دیکھتا ہون طرف ایک سگ ابلق کے کہ موہنہ ڈالتا
ہی خون مین میرے اہل بیت کے او تہا شمر ابرص کہ جلد اوسکی بدن کے بی داغون
سفید سے دورنگی پیدا کی ستہے فی الواقع کہ یہہ ملعون نسبت اورون کے زیادہ تر
حریص خون اہل بیت تہا بسبب کہ مخبر صادق نے اشارہ ساتہہ اوسکی فرمایا اور
اخراج کیا ابو نعیم نے اصبغ بن نباتہ سے کہا کہ ای ہم ہمراہ رکاب علی رضی
اللہ عنہ کی اوپر موضع قبر حسین رضی اللہ عنہ کے پس فرمایا علی نے کہ یہہ جگہہ
سلانی اونکی شترونکی ہے اور موضع خیمہ گاہ اور مکان اراقہ اونکی خون
کا ہی نوجوانان کا آل محمد سے کہ کشتہ ہوونگے اس میدان مین کہ رووینگے
اوپر اونکی آسمان اور بر لایا حاکم اور بیہقی ام سلمہ سے کہا کہ دیکھا مینی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین ادر حالانکہ سر اور ریش مبارک
انحضرت کی خاک آلودہ ہونے پس کہا مینی کیا حال ہے ای پیغمبر خدا فرمایا
کہ ابہی مقام قتل حسین مین حاضر تہا مین اور اخراج کیا بیہقی اور ابو نعیم
نی بصرہ ازدیہ سے کہا کہ جسوقت شہید ہوے حسین ع خون برسایا آسمان نے
پس صبح کے ہمنی باین حال کہ خمین اور سبو ہمارے اور ہر ظرف کہ ہمارے
تک ہے تہا پر خون تہا اور بر لایا ابو نعیم طریق سفیان سے جدہ اپنی سی کہا کہ
حاضر ہوے دو مرد قتل حسین ع کو پس ایک اونمین سے دراز ہوا عضو
تناسل اوسکا یہانتک کہ لپٹیتا تہا اوسکو اور کہیں کہ کمر مین باندہتا تہا اور بعد
اور کہین کہ گردن مین مثل ریسمان پیچیدہ کرتا تہا اور دوسرا پس حال اوسکا
یہانتک پوہنچا کہ استقبال کرتا تہا کہال پر از آب کو ساتہہ دہن اپنی کے یہانتک

کہ سارا پیتا تھا پانی اوسکا اور سیراب نہوتا تھا اور علی ہذا القیاس قاتلان
دیگر ساتھ عذاب دنیا کے مبتلا ہو کر واصل جہنم ہوئے اور باقی آثار و علامات
سے نوحہ جن سے اوسکو سنا چاہیے اور اخراج کیا ابونعیم نے حبیب بن ثابت سے
کہا سنا مینے ایک زن کو جنیون سے کہ روتی تھی اوپر حسین رض کی درحالیکہ
کہتی تھی مسح کیا اور بوسہ دیا پیغمبر نے پیشانی اوسکی پس تھا واسطے اوسکی
نور اور لمعان رخسارون مین اور جد و دادا اوسکے تھے عمدگان قریش سے
اور تھا جد اوسکا بہترین جدا یہہ تھا نوحہ جنیہ کا اور پوشیدہ نرہی کہ مراد
نوحہ سے رونا ساتھ یاد کرنے اوصاف حمیدہ اور خصال پسندیدہ حضرت
امام حسین رض کی ہے نہ نوحہ متعارفہ اور مرسومہ اہل بدعت اور معمول زمان
جاہلیت کہ وہ باتفاق علما حرام اور احادیث صحیحہ مین وعید شدید اوپر اوسکی
وارد ہوئی ہے اور برلایا ابونعیم طریق عبد اللہ بن لہیعہ سے کہ محمد بن بشیر
سے ابی قبیل سے کہا کہ جسوقت شہید ہوے امام حسین رض قطع کیا سر مبارک
اونکا اور بیٹھے اول منزل مین کہ پیتے تھے نبیذ کو پس نکلا اوپر اونکے ایک قلم
آہن سے پس لکھی ایک سطر خون سے کہ آیا امید رکھتی ہے وہ گروہ کہ قتل کیا
حسین رض کو شفاعت اوسکی جد کے دن حساب کے ۔ اور ارباب بصیرت اور اصحاب
معرفت کی پوشیدہ اور پنہان نرہا ہو ۔ کہ یہہ سب آثار غریبہ اور شواہد عجیبہ کہ بیان
اونکا گذرا برہان ساطع اور حجت قاطع ہین اوپر عظمت واقعہ کربلا اور شہادت سید
الشہدا کے لیکن ایک امر کہ عجیب تر اوس سے تصور مین آوے ساتھ گوش
حق نیوش کے سنا چاہیے جبکہ ارشاد کیا جاتا ہے اور ختم کلام اوپر اوسکی ہوتا
ہے اور اخراج کیا ابن عساکر نے منہال بن عمرو سے کہا کہ مینے بخدا سوگند دیکھا
مینے سر حسین کو اوسوقت کہ اوٹھایا تھا اوپر نیزہ کی اور مین دمشق مین تھا اور آگے

سر مبارک کی ایک مرد پڑہتا تہا سورہ کہف تا آنکہ پہنچا اس آیت پر کہ معنی اوسکی یہہ ہین
آیا سمجہا تو کہ اصحاب کہف اور رقیم العجوبہ تہے نشانیون قدرت ہماری سے گویا کیا حق
تعالی نے سر مبارک کو ساتہہ زبان تیز فصیح کے پس کہا عجیب تر اوس سے کشتہ
ہونا میرا اور اوپر نیزہ کی اوٹہایا جانا میرے سر کا

خاتمہ

بیان حال قاتلان خسران مآل مین اوپر اونکی کہ جنہون نے تفحص کتب تواریخ کا کیا
ہی پوشیدہ نہ ہو — کہ ہر شخص کہ مباشر قتل اور سہیم و شریک قاتلین اور
راضی اور خوشنود بشہادت شاہ شہیدان ہوا قطع نظر عذاب و نکال اخروی
سے کہ مستحق اور سزاوار اوسکا ہے اس دار ناپایدار مین ساتہہ سزا اعمال
اپنی کے پہنچا بعضی بقتل پہنچے **اور** بعضی نابینا ہوئے **اور** بعضی روسیاہ
اور بعض کا اندک فرصت مین ملک و دولت ہاتہہ سے گیا **اور** بعضے
تشنگی مین مر گئے **اور** بعض ساتہہ اور عقوبات کے مبتلا ہوئے یہہ ہے
شمہ حال نکبت مآل عوام سے کہ حاضر معرکہ کربلا تہے — اب حال پر اختلال
خواص کا مثل یزید عنید اور ابن زیاد منبع فساد اور ابن سعد اور شمر بدگہر
اور نظر اونکی کا مجملا سنا چاہیے کہ یزید علیہ ما یستحقہ نے جو قتل حسین سے دل خوش
کیا حق تعالی نے اوس سرآمد اشقیا کو قطع نظر امراض جسمانی سے کہ ہر چند
شاق تر ہوویں لیکن بلحاظ سزاے اعمال اوسکی احتمال اونکا سہل ہے
ساتہہ ارتکاب افعال شنیعہ کے مبتلا کیا کہ صورت عذاب الہی کے بی شائبہ
تکلف ناصیہ حال اوس بدمآل سے نمودار تہے **اور** منجملہ اوسکی تخریب مدینہ
منورہ ہی تہا اوسکی بیداد سے تین روز تک عوام و خواص سکنہ اوس
بلدہ طیبہ نے قتل اور غارت سے امان نپائی اور سات سو مرد صحابہ سے کشتہ
ہوئے **اور** خانہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا تاراج کیا او

تین دن تک نمازی مشرف نماز مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نہوسے اور
سگ وگربہ اوپر منبر منیف کی مسجد شریف مین جگہہ رکہتی تہی سوا اوسکی اور
اعمال قبیحہ کہ قلم اوسکی تحریر سے لرزتا ہی یزیدیون نی مسجد نبوی مین کہ مورد جنود
ملائکہ مقدسہ ہی ظہور مین لائی **اور** ازانجملہ ہتک حرمت کعبہ معظمہ کہ لشکر
شامیون سے صحن حرم محترم پر ہوگیا اور ستون مسجد کے شکستہ اور لباس کعبہ
کو سوختہ کر دیا اور پردہ کہ اوپر دروازے کعبہ کے کشیدہ تہا اوسکو
ہمیہ تنور ہکا کیا یہانتک کہ چند روز خانہ کعبہ بے لباس اور اہل بیت اللہ ابدالاکو
ہراس مین رہے **اور** حلت اور اباحت منہیات شرعیہ کے قبیل زنا ولواطت
اور شرب خمر اور تزویج برادر با خواہر اور امثال اوسکی کہ دلیل صریح اوپر
تائید کفر اور کافر سے اوسکی کے ہی بجای خود مصرح **القصہ** اوس
شور بخت نی تین سال اور سات مہینہ سلطنت تہا ابتلا الیسی عقوبات کے بادشاہی ایسے
سی دم مارا **اور** پندرہوین ربیع الاول کو مقام حمص مین کہ ایک شہر ہا بلاد
شام سی ہے واصل جہنم ہوا **اور** سنین عمر اوسکی انتالیس کو پہنچی تہے کہ با
طوق لعنت اور سلاسل نکبت دنیا سے گیا **معاویہ پسر یزید** کو کہ حیات
یزید مین ولیعہد اور خلیفہ کیا تہا اوپر تخت سلطنت کے بٹہایا بجبر دیگر معاویہ
بادشاہ ہوا منبر پر گیا اور بعد حمد خدای جل و علا اور نعت سرور انبیا علیہ
الصلوۃ والثنا کے کہا کہ خلافت آئین مضبوط خدا اور خلفا راستفا کا ہے میرے
جد معاویہ بن ابو سفیان نے ازراہ خلاف ساتہہ علی مرتضی کے کہ احق والیق بخلافت تہے
نزاع اور جدال کیا بعد اوسکی میرا پدر کسیطرحکی اہلیت واستحقاق نہ رکہتا تہا
اوپر تخت سلطنت کے بیٹہا اور استحکام اپنی حکومت کی لیئے حسین بن علی جیسی فرزند
رسول مقبول کو قتل کیا جوان مرا اور نکال و وبال دارین بطمع حکومت چندروزہ

پھر اوسنے گیا یہہ کہہ کر زار زار رویا اور کہا کہ مین جانتا ہون کہ محاربہ ساتھ حسین کے بہت برا تھا کہ میرے پدر نے کیا باز کرنیت اوسکی لیوسے جہنم ہے — مین اس خلافت مین لذت نہین پاتا اولاد ابوسفیان سے جسکو چاہو امیر کرو مین عقد بیعت کرون مسلمانون سے باہر لایا پس منبر سے اوترا اور بعزلت بیٹھا اور دروازہ اپنے گھر کا اوپر موہنہ خلایق کے باندھا اور بعد ازان بجوار رحمت حق کے ؛ ور ابن زیاد شقاوت بنیاد قتال مختار بن عبید ثقفی مین مارا گیا اور ابن سعد اور شمر کو بہی مختار نے بعد تسلط اپنے کے اوپر کوفہ کے مارا اور مفتاح النجا سے منقول ہی کہ واقعہ مختار مین ستر ہزار آدمیون شام سے مقتول ہوے اور یہہ واقعہ روز عاشورہ سنہ ست ستہہ ہجری سے بعد از چہہ برس کے معرکہ کربلا سے اتفاق پڑا — اور بروایت صحاح مروی ہے کہ جب سر ابن زیاد اور اوسکی سرداروں کا روبرو مختار کے حاضر کیا ناگاہ ایک سانپ آیا اور میان سرون کی جاکر سوراخ بینی ابن زیاد مین گیا اور اندکی قرار پکڑکر اوسکی موہنہ سے باہر آیا اور پہر اوسکی بینی مین جاکر غایب ہوا — الغرض ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر ذی الجوشن اور عمر بن الحجاج اور قیس بن اشعث کندی اور خولی بن یزید اور سنان بن انس نخعی اور عبد اللہ بن قیس اور حکم بن طفیل اور یزید بن مالک وغیرہ اعیان یزید سے ساتھہ عقوبتون کی مبتلا ہوکر کشتہ ہوے اور اون سب کے تن بزیر سم اسپون کے چہوڑے اور گہوڑے اوپر اونکی دوڑائی یہان تک کہ عظام اونکی ریزہ ریزہ ہوکر ساتھہ خاک کے برابر ہوی — اور پوشیدہ نرہی کہ کتب تواریخ مین اختلاف ہے بعض مین ذکر قتل ابن سعد اور شمر وغیرہ کا پہلی قتل

ابن زیاد سی ہی — اور بعض مین اوسکی بہی اسیطرح ہو منتقم حقیقی بنا شہدائے
عمال قاتلون سید الشہداء کے مختار کے ہاتھ سے اوکی کنار مین رکہی اگرچہ
شقاوت ازلی نے آخر کار اوپر ناصیہ اعتقاد مختار کے کیا کہ تفصیل حال
حال اوسکی کتب تاریخ مین مسطور ہے پس جب کہ مختار اوپر کوفہ کی اور اطراف
وجوانب اوسکی مسلط ہوا اور داعیہ اوپر عبد اللہ بن زبیر کے مصمم کیا پس
عبد اللہ نے ازراہ مختار کے وقوف پاکر مصعب بن زبیر اپنی بہائی کو ساتھ
محاربہ مختار کے نامزد کیا جو مصعب بن زبیر بمحاربہ مختار روانہ ہوا اور میان
مصعب اور مختار کے طرح جدال و قتال واقع ہوئے اور فتح نصیب مصعب
کی ہوئے اور مختار اس معرکہ مین مقتول ہوا بجز اسکے مصعب ابن زبیر نے
اوپر کوفہ اور اوسکی نواحی کے استیلا پایا عبد الملک جنگ مصعب کے لئی اوٹھا
اور ہنگام قتال گرم کیا آخر الامر فتحیاب ہوا اور مصعب بن زبیر اور ابراہیم
بن مالک اشتر مقتول ہوئے — اور ابن عمر لیثی سے منقول ہے کہ عبد
الملک سے کہا کہ مینی اولا سر مبارک حسینؑ کا دار الامارہ مین روبرو ابن
زیاد کی دیکہا بعد ازان سر ابن زیاد کا آگی مختار کے اور پس ازان
سر مختار کا حضور مصعب مین پس بعد سر مصعب کا تیرے مجلس مین دیکہتا
ہون اس دار الامارہ سی بناہ بد مکان ہے کہ بازگشت رؤس رؤسا اس
جگہہ ہوتی ہے عبد الملک باصغا اس سخن کے مجلس سے اوٹہا اور کہا
کہ بنا اس قصر کے نامبارک سے منہدم کردو پس جو عبد الملک نے اوپر مصعب
کی ظفر پائی اور کشتہ ہوا مصعب کوفہ اور اوسکی نواحی تصرف مین عبد الملک
کی آئی حجاج کو سپاہ کو واسطی قتل عبد اللہ بن زبیر کے مکہ مین بہیجا اول وہلہ
مین کسی نی اجابت نکی کہ حرم خدا مین کہ جدال و قتال اوسمین حرام ہے کیونکر محاربہ

عمل مین آوے - ایکدن حجاج نے آکے عبد الملک کے حاضر ہوکر کہا کہ مینے
کل رات خواب مین دیکہا کہ سر ابن زبیر کا اوسکی تن سے کاٹا ہے یعنی عبد الملک
نے جانا کہ حجاج راضی بعزیمت مکہ واسطے قتال ابن زبیر کے ہی پس اپنے فوج
کو بانی نام حجاج کی کرکے مکہ مین بہیجا حجاج کہ اصل اوسکی طایف سی سے
تہی جب وہان پہنچا اور سپاہ جمع کیے اور متوجہ بسمت کعبہ ہوا اور نایرہ
قتال کو ساتہہ ابن زبیر کے اشتعال مین لایا اور کمر اوپر گستاخیون کے باندہ
کر دامن محافظت آداب کعبہ کو نکیہ تا ہتہ اعتقادسے چہوڑا تاوہ کہ تمامی حرم محترم
ساتہہ خون کشتون کے رنگین ہوا - اور عبد اللہ بن زبیر نے شربت شہادت
چکہا بعد اوسکی کہ یہہ مرحلہ بہی طی ہوا حکومت مروانیون نے شام اور عراق
اور حجاز مین استقرار پکڑا اور ہزار ماہ تک دوام واستمرار پایا - اور وہ
جو تفسیر سورہ انا انزلنا مین بذیل کریمہ لیلۃ القدر خیر من الف شہر کے حضرت
امام حسین سے مروی ہے کہ مراد ہزار ماہ سے مدت ملک سلطنت بنی امیہ ہے
ظہور مین آیا یہہ ہے روداد وقایع کہ بترتیب حوالہ قلم اختصار رقم کے کیا
- اور بعد اسکی وہ جو جلوہ شہود پکڑا بخوف اطناب کلام اوسکی بیان سے
طی کشح مناسب جانی

فصل پانچوین

بیان خلفاے بنی امیہ اور فضایل
اہل بیت اور احوال امام اعظم مین - خلفای بنی امیہ جو دہ ہین اول اونمین کا
معاویہ بن ابی سفیان اور آخر خلیفہ مروان الحمار ہے ان خلفا نے کچہہ اوپر
نوی برس سلطنت کی ہتے جسکی تخمیناً ہزار مہینے ہوتی ہین اور معاویہ بن ابی
سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد المناف - بیعت معاویہ کے
اوس روز ہوے کہ جس روز جانبین کے حکم جمع ہوے ہتے اور بعضی کہتے ہین
کہ بیت المقدس مین بعد شہید ہونے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیکن بیعت تام

اوس روز مرقوم ہوا جس روز امام حسنؑ نے خلع خلافت فرماکر سپرد معاویہ کے
کیا جب سے معاویہ ہمیشہ خلیفہ رہا

بیان حال سنہ ۴۲ اور ۴۳ ہجری

اس سال مین عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص
بن کعب بن لوی قرشی سہمی نے وفات پائی یہہ عمرو مذکور ایک اون تین مین کا ہے
جو ہجو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا کرتا تہی اور دو ابو سفیان بن حرب اور
عبد اللہ بن الزبعری تہی اور تین یہ شخص حضرت کی طرف سے مجیب تہے
حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک

بیان سنہ ۴۴ ہجری

اس سالمین معاویہ نے زیاد بن سمیہ کو اپنی کنبی مین ملا لیا تہا اوسکا حال یہہ ہے
کہ سمیہ ایک کنیز تہی حارث بن کلاہ ثقفی کی اوسنی ایک غلام رومی سے اوسکا نکاح
کردیا تہا اوس غلام سے کہ ایک فرزند پیدا ہوا - پہر اب اتفاق ہوا کہ ابو سفیان بہی
ایام جاہلیت مین بجانب طائف گئے تہے وہان جاکر ابو مریم کلال کے گہر مین اوترے
کہ وہ مسلمان ہوگیا تہا اور حالت نشہ مین ابو سفیان کو خواہش عورت کی ہوئی - ابو
مریم نے کہا سمیہ موجود ہے پس ابو سفیان نے اوس سے صحبت کی اوسکو حمل رہا اوس
حمل سے زیاد پیدا ہوا اور جس سال مین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہجرت کی اوسی سال مین وہ زیاد کو جنی ہے گرجب زیاد جوان ہو تو فصیح و بلیغ ہوا
اور حضرت علی نے اپنی ایام خلافت مین اوسکو حاکم فارس کردیا تہا - جسوقت حضرت
امام حسنؑ نی خلع خلافت فرمایا ابن زیاد نی بیعت معاویہ اختیار نہ کی اور رک گیا
معاویہ کو اندیشہ پیدا ہوا کہ مبادا ابن زیاد ہیر استعداد کرے جب یہہ حال مغیرہ بن شعبہ
نی دیکہا وہ معاویہ پاس گیا سن بیالیس ہجری مین معاویہ نے اوسکی و دہرو زیاد کا
شکوہ کیا اور کہا کہ وہ فارس مین یغی ہو بیٹہا ہے اور میرے اطاعت نہین قبول
کرتا مغیرہ نی کہا آپ مجہی اجازت دیجئی مین اوسکو جاکر فہمایش کرون معاویہ نے حکم دیا

اور کہا کہ وہ فارس مین باغی ہو بیٹھا ہے اور میری اطاعت نہین قبول کرتا مغیرہ نے
کہا آپ مجھے اجازت دیجے مین اوسکو جاکر فہمایش کرون معاویہ نے حکم دیا اور ایک
نامہ زیاد کو لکھا کہ ہمنے تجکو امان دی کچھ خوف نکرنا چنانچہ مغیرہ وہان گیا چونکہ فیمابین
مغیرہ اور ابن زیاد کی دوستی اور اتحاد کمال تھا اوسکو اپنے ہمراہ معاویہ کے
پاس لاکر بیعت کروادی — پھر معاویہ نے لوگون کو جمع کیا اور ابو مریم شراب
فروش کو بھی جسنے سمیہ کو ابو سفیان کے پاس حاضر کیا تھا درمیان طایف کے
شہادت کے لیے طلب کیا اوسنے گواہی دی کہ زیاد کا نسب ابو سفیان سے
ثابت ہے بعد اس گواہی کے معاویہ نے زیاد کو اپنے نسب مین داخل کیا یہہ امر
لوگون پر شاق اور دشوار گذرا اور سب کو برا معلوم ہوا خصوصا بنی امیہ
کو اسلیے کہ زیاد صریحاً اولاد ایک غلام رومی سے تھا اب وہ امیہ عبد شمس کے
نسب مین داخل ہوا — پھر معاویہ نے زیاد کو حاکم بصرہ کردیا اور خراسان
اور سیستان کو اوسکی مضافات سے یہانتک کہ ہند اور بحرین اور عمان یہہ سب
اوسکی متعلق ہوگئی **بیان سنہ پینتالیس ہجری** اسی سال مین زیاد بصرہ
کو گیا اور وہان جاکر خوب انتظام و انتساق کیا اور لوگون کو سزائین دین یہانتک
کہ وہ سب ڈر گئے اور بعد فوت مغیرہ کے اوسکو حاکم کوفہ کردیا چنانچہ زیاد وہان
گیا اور سمرہ بن جندب کو اپنا خلیفہ کرکے بصرہ مین چھوڑ گیا یہہ شخص بھی
زیاد کی خاصیت رکھتا تھا یعنی خونریزی اور قتل مین اوسکی مثل تھا اور
عمال معاویہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سب کیا
کرتے تھے اور حضرت علی ع کا نام نہ لیتے تھے بلکہ ابو تراب کہا کرتے تھے اور فی
الحقیقت حضرت علی کو یہہ کنیت بہت پسند آتی تھی اور اسی سال مین عبد الرحمن
بن خالد بن ولید فوت ہوے کہ اہل شام تمام اوسکی جانب میل رکھتے تھے معاویہ

نی ایک نفر نے سے اونکو زہر دلوایا **بیان سنہ چہالیس اور سنہ سینتالیس ہجری** اس سال مین قیس بن عاصم بن سنان بن خالد فوت ہوی یہہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس قاصد بنی تمیم ہوکر آئے تہی اور بشرف اسلام مشرف ہوی کہتی ہیں کہ قیس بن عاصم باخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ متصف تہی **بیان سنہ اٹہتالیس ہجری** درمیان اس سال کے معاویہ نے لشکر کثیر اوپر قسطنطنیہ کے ہمراہ سفیان بن عوف کے روانہ کیا اونہون نے وہان جاکر جابرزدہ ور قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا چنانچہ اس لشکر مین ابن عباس اور ابن عمر اور ابن زبیر اور ابو ایوب انصاری شریک تہے یہہ سب صحابی رضی اللہ عنہما ہمراہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ بدر اور احد مین اور ساتہہ علی مرتضی کے جنگ صفین اور ماسوا اسکی اور محاربات مین شامل رہی ہین **بیان سنہ اونچاس اور پچاس ہجری سے** اس سال مین بلدہ قیروان مؤسس ہوا اور سنہ پچپن مین طیار ہوگیا حال اوسکا یہہ ہے کہ معاویہ نے عقبہ بن نافع کو افریقیہ پر والی کیا یہہ صحابی سلطان تہی جب افریقیہ پر گئی وہان کے باشندونکو قتل کیا اسلئی کہ وہان کے سکان کا یہہ دستور تہا کہ بعد مراجعت لشکر اسلام مرتد ہو جایا کرتے تہی اور اسی سال مین دحیہ کلبی بن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ نے جو منسوب ہے طرف کلب بن وبرہ کی وفات پائی یہہ صحابی جنگ بدر مین حاضر نہوی تہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل علیہ السلام اکثر بصورت دحیہ کلبی میرے پاس آیا کرتے تہے **بیان سنہ اکیاون** اسی سال مین سعید بن زید جو ایک صحابی عشرہ مبشرہ مین سے ہین فوت ہوی **بیان سنہ باون اور سنہ ترپن ہجری سے** اس سال مین زید بن ابیہ

درمیان ماه رمضان کے بسبب عارضہ خارش کے فوت ہوے اور پیدایش اونکی سنہ تین ہجری مین ہوی ہے **بیان سنہ چون اور پچپن اور چھپن ہجری** اس سالمین معاویہ نے سعد بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حاکم خراسان کیا اونہون نے نہر جیحون سمرقند اور صغد تک پہنچای اور کفار کو شکست دیکر تا بہ ترمذ گئی اور اوسکو صلح کر کے فتح کیا — جو لوگ کہ ہمراہ اونکی اس جنگ مین مقتول ہوے اونمین سے قثم بن عباس طایف مین شہید ہوے **اور** فضل شام مین اور معبد افریقیہ مین **اور** اسی سالمین معاویہ نے لوگون سے اخذ بیعت اپنے بیٹے یزید کے لئی ٹھیرائے اور اپنا ولیعہد کیا چنانچہ اہل شام اور اہل عراق نی بیعت کی مروان بن الحکم کہ معاویہ کے طرف سی متولی مدینہ منورہ تھا چاہا کہ یزید کے بیعت مدینہ والی بھی اختیار کرین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نی منظور نکی اور عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے بھی بیعت یزید اختیار نکی ان لوگون کے انکار سے اور بھی باز رہے آخر الامر معاویہ ہزار سوار اپنی ہمراہ لیکر حجاز مین آیا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس باب مین گفتگو رہی لیکن انجام کار اورون نے بیعت یزید سوای اشخاص مذکورۃ الذکر کے قبول کی لیکن معاویہ نے یزید سے یہہ بات کہدی تھی کہ عبد الرحمن سے ڈرتا رہنا اور ابن عمر ایک مرد پارسا ہے اور حسین رضی اللہ تعالے عنہ سے پاس قرابت ہے اونسی درگذر کرنا اور ابن زبیر اگر تیری ہاتھ لگی اوس سے ہرگز درگذر نکرنا **بیان سنہ ستاون اور اٹھاون ہجری** درمیان اس سالکی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت

ابی بکر رضی اللہ عنہ نی وفات پائی اور انکا بہائی عبد الرحمن بن ابی بکر
بہی اسی سال مین فوت ہوے

بیان سنہ اونسٹھہ ہجری

اس سال مین سعید بن العاص بن امیہ نے رحلت فرمایے اور تولد انکا سال
اول ہجری مین ہوا تہا اور انکی والد عاص نے بروز جنگ بدر ایک کافر کو قتل کیا تہا۔
اور اسی سال مین حطیہ نے جسکا نام جرول بن مالک تہا وفات پایے
وجہ تسمیہ انکی بحطیہ سبب کوتاہی قد اوسکی ہے اول یہہ شخص مسلمان ہوا پہر مرتد
ہوگیا پہر مسلمان ہوا اور اسی سال مین ابوہریرہ رضی اللہ فوت ہوے
اور یہہ اون اشخاص سے ہین جو دایم خدمت رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین رہا کرتے ہتی اور اونسی احادیث کثیرہ مروی ہین اور اونکے
روایت کو صحیح جانتی ہین

بیان سنہ ساٹھہ ہجری

واضح ہو
کہ درمیان اس سال کے ماہ رجب مین معاویہ بن ابی سفیان نے وفات پایے
اور اونیس سال تین مہینہ ستائیس دن خلافت کی اور عمر انکی پچہتر برس اور بقول
بعضی ستر برس اور بعضے کی نزدیک اوسپہ روایت سے بیاسی تہے پہر ضحاک
بن قیس نے اونکی نماز جنازہ پڑہی کہ یزید بن معاویہ اوسوقت وہان موجود نتہا
حوارین مین کہ مضافات حمص سے ہی وہان تہا لیکن حال وفات سنی اوسکو اٹہا
گیا چنانچہ بعد دفن معاویہ کے اوسنی انکے قبر پر نماز پڑہی

بیان احوال معاویہ

اپنی باپ سفیان کے ساتہہ بروز فتح مکہ مسلمان ہوے تہی اون سے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کار کتابت لیا کرتے ہتی۔ حضرت عمر رضی
اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین اونکو عامل شام کا کردیا چنانچہ چار برس اوسکی
حاکم رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی مدت خلافت مین بہی
قایم رکہا چنانچہ بارہ برس انکی خلافت مین سر درست کرتے رہی اور چار برس تک

علی کرم اللہ وجہہ سے محاربہ کرکے شام پر غالب آئی بہر لقدیر چالیس برس تک ملک شام سے سلطنت کیے **اور** خلق کا یہہ حال تہا کہ حلیم اور استوار اور تیز فہم اور سیاست ملک خوب جانتے تہے اور حلم اوپر غصہ کے غالب تہا۔ اور سخاوت بہی بہت کرتے تہے اور اقربا سے سلوک

بیان اخبار یزید

واضح ہو کہ یزید بن معاویہ خلیفہ ثانی ہی خلفاے بنی امیہ سے اور ماہ رجب سنہ ساٹہہ ہجری مین جب یزید خلیفہ ہو چکا۔ اوسوقت اپنے عامل سے جو مدینہ طیبہ مین تہا یہہ کہلا بہیجا کہ حسین بن علی اور عبد اللہ ابن زبیر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے کہو کہ میرے بیعت منظور کرین۔ ابن عمر نے یہہ جواب دیا کہ اگر اور لوگ یزید سے بیعت کرلین گی اوسوقت کیا مضایقہ مین بہی موجود ہون اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم اور ابن زبیر دو نو بجانب مکہ معظمہ روانہ ہوے اور بیعت یزید منظور نہ کیے

بیان سنہ اکسٹہہ اور باسٹہہ اور ترسٹہہ ہجری

اس سال مین سب اہل مدینہ نے متفق ہو کر بیعت یزید کی چہوڑ دیے اور اوسکی نایب عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو مدینہ سے نکالدیا۔ جب یہہ حال یزید کو معلوم ہوا مسلم بن عقبہ کو بالشکر روانہ بجانب مدینہ کیا اور حکم دیا کہ بعد حرب جب مدینہ فتح ہو۔ اوسوقت لشکر مین حکم عام دینا کہ تین روز تک قتل عام ہووی اور غارت اموال اور امتاع رہے بعد ازان اس طرح سے اقرار سب سے کر لینا کہ ہم غلام اور تابعدار یزید کے ہین یہہ اقرار لیکر اخذ بیعت کرنا اور بعد از حصول فراغت بسمت مکہ جانا چنانچہ مسلم مذکور دس ہزار سوار اپنے شام سے لیکر مدینہ پر چڑہ کیا تمام مہاجرین اور انصار مدینہ کی اوس سے لڑی اور فضل بن عباس بن ربیعہ بن الحرث بن عبد

المطلب رضی اللہ عنہ شہید ہوے اور علی ہذا القیاس ایک جماعت اشراف
و انصار سے محاربہ خوب واقع ہوا آخر الامر اہل مدینہ کو شکست ہوی مسلم
نے حسب الحکم یزید پلید کے تین روز تک قتل عام کیا اور دست غارت دراز
کیا اور یہہ جنگ ستائیسوین ذی حجہ سنہ ترسیٹھ ہجری کو واقع ہوی تھی غرض
کہ مسلم نے باقیماندگان مدینہ سے کہا کہ اقرار کرو کہ ہم سب یزید کے تابعدار
اور غلام ہین — پس جب یہان کے مہم سے الفراغ کلی حاصل ہوے
اوسوقت بجانب مکہ روانہ ہوا

بیان سنہ چونسٹھ ہجری

اور چونکہ مسلم مذکور مریض تھا قبل از پہنچنے مکہ معظمہ کے مرگیا اور اوسکی قایم
مقام امیر لشکر حصین بن نمیر السکونی ہوا یہہ واقعہ درمیان ماہ محرم سنہ مذکور
کے واقع ہوا — غرض کہ حصین اوپر مکہ معظمہ کے گیا اور عبد اللہ بن زبیر
رضی اللہ عنہ کو چالیس دن تک محاصرہ کیا اور خانہ کعبہ سے بہت سی بی ادبی
کی جب حصین کو معلوم ہوا کہ یزید مرگیا وسنی عبد اللہ بن زبیر سے کہا
کہ میرے رای یہہ تقاضا کرتے ہین کہ ہم اپنی مقتولین کے خون کا دعوا کرنا
نہ کرین اور اگر تم میرے پاس آؤ تو مین تمہارے بیعت اختیار کرون اور بجانب
شام روانہ ہون — عبد اللہ بن زبیر نے انکار کیا اور حصین بسمت شام روانہ
ہوا مگر بعد از روانگی حصین کے عبد اللہ بن زبیر کو نہ متفق ہونی پر ندامت
حاصل ہوے اور جو لوگ بنی امیہ کے باقیماندہ مدینہ مین رہگئی تھے وہ
ہمراہ حصین بجانب ملک شام روانہ ہوے

بیان مرگ یزید بن معاویہ

واضح ہو کہ یزید بن معاویہ درمیان ایک قریہ کے متعلقات
حمص سے چودہوین ربیع الاول سنہ چونسٹھ ہجری مین فوت ہوا
عمر اوسکی اڑتیس برس کے تھی اور مدت خلافت تین برس چھ مہینے

حلیہ اوسکا گندم رنگ سفید چشم مونہہ پر داغ چیچک کے ۔ وار ہے خوبصورت دراز قد **اخبار معاویہ بن یزید** ۔ واضح ہو کہ معاویہ بن یزید بن معاویہ تیسرا خلیفہ خلفاے بنی امیہ کا ہے ۔ جب یزید بن معاویہ فوت ہوا او سوقت لوگون نے یزید کے بیٹے معاویہ کے بیعت اختیار کیے یہہ شخص جوان اور ذین دار تہا اوسکی خلافت کل تین مہینے رہے اور بعضی کہتی ہین کہ چالیس روز بعد اسکی فوت ہوا ۔ عمر اوسکی اکیس برس کے ہتی اور اواخر ایام زندگانی مین اپنے اقرباسے کہا کہ مجہہ سے کار خلافت نہین ہوسکتا اور نہ کوے مجکو کوے شخص مثل عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو مین خلیفہ مقرر کرون اور نہ مثل اہل شورے کوے ہی اس لئی تم سب کو اختیار ہے جسکو تم پسند کرو خلیفہ مقرر کرلو یہہ کہہ کر اپنے گہر مین چلا گیا اور تا وقت وفات باہر نہ آیا ۔ کہتی ہین کہ اوسنے بوقت مرگ یہہ وصیت کردی تہی کہ ضحاک بن قیس تا قایم اور مقرر ہونے کسے خلیفہ کے لوگون کو نماز پڑہایا کرے **بیعت کرنا لوگون کا عبداللہ بن زبیر سے** جبکہ یزید بن معاویہ فوت ہوا لوگون نے مکہ مین عبداللہ بن زبیر سے بیعت کے اور مروان بن الحکم مدینہ مین تہا اوسنے قصد کیا کہ مین بہی مکہ معظمہ مین جاکر عبداللہ بن زبیر سے بیعت کرون لیکن پہر وہ ہمراہ اونکی جو بنی امیہ مین سے ملک شام کو جاتی تہے چلا گیا ۔ کہتی ہین کہ ابن زبیر نے اپنے عامل کو جو مدینہ منورہ مین تہا یہہ لکہا کہ کوے بنی امیہ مین سے وہان رہنے نہ پاوے اگر ابن زبیر ہمراہ حصین کے ملک شام کو چلا جاتا بنی امیہ سے سازش

کر لیتا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو خلافت منقرر ہو جاتی لیکن تقدیر سے کچھ
چارہ نہین ہو سکتا — جسوقت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مکہ مین
بیعت ہو گئی اور عبید اللہ بن زیاد والی بصرہ ملک شام کو راہی ہوا اوسوقت
تمام اہل بصرہ نے ابن زبیر سے بیعت کر لی اور عراق و حجاز اور یمن کے
لوگ سب مطیع ہو گئے اور ضحاک بن قیس نے بھی عبداللہ بن زبیر
سے مخفی بیعت کر لی تھی اور حمص مین نعمان بن بشیر انصاری
نے بیعت کی قریب تھا کہ تمام امر خلافت طرف عبداللہ بن زبیر کے
راجع ہو جاوے اسلئے کہ یہ مرد زاہد اور پارسا اور شجاع تھے
الا دو نقص تھے ایک بخل اور دوسرے ضعیف الراے **بیان**
اخبار مروان بن الحکم واضح ہو کہ بنی امیہ کا چہارم
خلیفہ مروان بن الحکم ہے یہ مروان ایام خلافت ابن زبیر مین ملک شام
پر قایم ہوا اور تمام بنی امیہ اوسکی ہمراہ ہوئی اور تمام ملک شام مین تسلط
مروان بن الحکم کا ہو گیا اوسوقت مروان نے بجانب مصر خروج کیا
اور پیش از روانگی اپنے کی عمرو بن سعید بن عاص کو روانہ کیا اوسنے
مصر مین داخل ہو کر ابن زبیر کے عامل کو اخراج کیا اور باشندگان مصر سے
مروان بن الحکم کے بیعت ٹھہرا لی پھر بعد تنظیم و تنسیق مصر کے مروان
بجانب دمشق آیا اور تا اختتام ۶۴ ہجری کے مروان بالاستقلال ملک شام اور مصر کا
خلیفہ رہا اور ابن زبیر درمیان عراق اور حجاز اور یمن کے خلیفہ تھے **اور اسی**
سال مین ابن زبیر نے کعبہ معظمہ کو سر نو تعمیر کیا **بیان سنہ ۶۵**
ہجری وفات مروان سبب مرنے مروان بن الحکم یہ ہوا کہ اوسکی
زوجہ ام خالد بن یزید بن معاویہ نے گلا اوسکا گھونٹ ڈالا اور پکاری کہ ہاے میرا دم

یہہ واقعہ تیسرے رمضان سنہ پینسٹھہ مذکور مین ہوا اور اوسکو دمشق مین دفن کیا عمر اوسکی ترسٹھہ برس اور مدت خلافت نو مہینی اور آٹھہ روز

شمہ از احوال مروان اسکی باپ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخراج فرمایا تہا وہ بجانب طایف چلا گیا حتی کہ خلافت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما تک وہین رہا مگر خلیفہ سیوم عثمان رضی اللہ عنہ نی اوسکو بلا لیا تہا اور یہہ مروان وہی ہے جسنی طلحہ کو بضرب تیر جنگ جمل مین شہید کیا تہا

بیان اخبار عبد الملک واضح ہو کہ عبد الملک پانچوان خلیفہ خلفای بنی امیہ کا ہی بعد وفات مروان کی عبد الملک سے کہ بیٹا مروان کا ہی تیسرے رمضان سنہ پینسٹھہ مین لوگون نے بیعت کی اور خلافت اوسکی ملک شام اور مصر مین مستقل ہو گئی —

خروج مختار ثقفی سنہ چہیاسٹھہ ہجری درمیان اس سال کے مختار نی شہر کوفہ مین بنابر انتقام خون سید الشہدا کی خروج کیا اور ساتھہ اوسکی بہت لوگ شریک ہو گئی اور کوفہ پر غالب آیا اور حکم عجب نی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور طلب انتقام خون امام ہمام پر بیعت کی اور مختار نے فقط قاتلین سید الشہدا سی محاربہ کیا اور کہا کہ شمر ذی الجوشن کو میرے حوالہ کردو یہان تک کہ اوپر اوسکی فتح پائی اور قتل کیا **اور** خولی الاصبحی کے گہر کو جسنی سر مبارک امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کا جسد مطہر سے جدا کیا تہا محاصرہ کیا اور بعد قتل خولی اوسکی گہر کو جلا دیا اور عمر بن ابی وقاص کو کہ منجملہ قاتلین سے تہا قتل کیا اور ابن عمر کو بہی اور دونو کی سر محمد بن حنیفہ پاس کہ حجاز مین تہی بہیجدے اور یہہ واقعہ ماہ ذیحجہ سال مذکور مین گذرا تہا

قتل عبید اللہ بن زیاد سنہ سرسٹھہ ہجری النبویہ اس سال مین درمیان ماہ محرم کے مختار مذکور نے لشکر آمادہ کیا واسطے جنگ

عبید اللہ بن زیاد کی کہ وہ اوسپر موصل کی تسلط رکہتا تہا **اور** اور ابراہیم بن
اشتر نخعی کو اوس لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا الغرض بوقت مقابلہ جانبین خوب
جنگ واقع ہوئی اور ابن زیاد کی آدمی بہاگ گئی اور عبید اللہ بن زیاد ابراہیم
بن اشتر کی ہاتہ سے اسی معرکہ مین بعد وقوع جنگ عظیم کے مقتول ہوا ابراہیم
نی اوسکا سر کاٹکر ہمراہ اور سرون کی مختار پاس روانہ کردیا اس طرح پر
حق تعالی جلشانہ نی انتقام امام ہمام کا بدست مختار اخذ کیا ۔ ہرچند کہ نیت
مختار کے بخیر نہ تہی لیکن بظاہر کار نیک اوس سے ظہور مین آیا **اور** اسی
سال مین ابن زبیر نے اپنی بہائی مصعب کو اوپر بصرہ کی حاکم مقرر کیا مصعب نے
مہلب بن ابی صفرہ کو خراسان سے طلب کیا وہ فوج اور نامی کثیر ہمراہ لیکر
مصعب پاس آیا اور دونو متفق ہوکر کوفہ مین پہنچی اور مختار سے لڑے مختار
کو بعد جنگ عظیم شکست حاصل ہوئی اور کوفہ مین مختار کو محصور کیا ولیکن وہ
حالت محاصرہ مین بہی خوب لڑا یہانتک کہ مقتول ہوا اور اوسکی اعوان و انصار
نی مکان خالی کردیا ۔ مصعب نے سب کے سر قلم تن سے جدا کئی کہتی ہین کہ اوس
جنگ مین سات ہزار آدمی مقتول ہوئے اور مختار ماہ رمضان مین شہید ہوا عمر
اوسکی سرسٹہہ برس اور بقول بعض اکتر اور بعض کے نزدیک اونہتر اور
سوا اسکی اور بہی منقول ہے **اور** ابو بحیر ضحاک بن قیس بن معاویہ بن
حصین بن عبادہ نی کوفہ مین وفات پائی یہہ شخص تابعین سے بڑے رتبہ
کا گذرا ہی اور یہی ضحاک بن قیس مشہور بہ احنف تہا اور ہمراہ علی مرتضی رضی
اللہ عنہ جنگ صفین مین حاضر تہا اور جنگ جمل مین جانبین سے کسیکی شریک
نہین ہوا **بیان سنہ اڑسٹہہ ہجری** اس سال مین عبد اللہ بن عباس
طائف مین عازم ملک بقا ہوئے اور محمد بن حنیفہ طائف مین رہ گئی یہان تک

کہ حجاج بن یوسف مکہ مین آیا اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہجرت سی پیشتر
تین برس پیدا ہوی تہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکی لئی دعا
فرمای ہے کہ ای خدا اوسکو علم دین کا فقیہ کر چنانچہ ایسی ہے عالم عدیم المثل ہوی
ببرکت دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اونکو بسبب کثرت علم
حبر کہا کرتے تہی **بیان سنہ اونہتر اور ستر اور اکہتر ہجری**
وقتل مصعب رضہ واضح ہو کہ درمیان سنہ ۷۱ ہجری کی عبد الملک نے سامان
جنگ مہیا کر کے بجانب عراق کوچ کیا اور اودہر سے مصعب نے بہی سامان جنگ
کرکی اوسکا مقابلہ کیا اور جانبین سے محاربہ شروع کیا الا افسوس کہ اہل عراق نے
عبد الملک سے خفیہ سازش کر لے تہی مصعب کو چہوڑ کر اوس سے جا ملی باوجود
اسکی مصعب خوب لڑے آخر الامر شہید ہوے معہ اپنی فرزند دلبند کے عمر اونکی چہتیس
برس کی تہے ماہ جمادی الاول سنہ مذکور مین اور مصعب رضہ اور عبد الملک سے قبل
از خلافت مصعب دوستی تہی **اور** مصعب کے دو زوجہ تہین ایک سکینہ بنت الحسین
اور دوسری عایشہ بنت طلحہ ان دونوں سے ایکمرتبہ نکاح کیا تہا **القصہ** بعد اس
واقعہ کے عبد الملک کوفہ مین گیا اور وہان کی باشندون نے اوس سے بیعت کی
اور دونو عراق اوسکی زیر حکم ہو گئی **بیان سنہ بہتر ہجری** اس سال مین عبد
الملک مذکور نے حجاج بن یوسف ثقفی کو لشکر دیکر بجانب مکہ معظمہ بارادہ جنگ عبد
اللہ بن زبیر کے روانہ کیا چنانچہ حجاج مذکور ماہ جمادی الاول سنہ ۷۲ مذکور مین بسمت
مکہ شریفہ راہی ہوا اندر طایف مین درمیان اوسکی اور اصحاب ابن زبیر کے جنگ واقع
ہوتی اوسنی جملہ اصحاب ابن زبیر پر حملہ کیا انجام کار ابن زبیر مکہ مین محصور ہوے اور
حجاج مذکور نے بیت الحرام پر گولے مارے اور تمام سال محاصرہ رہا **بیان قتل**
ابن زبیر سنہ ۷۳ ہجری اور حجاج بن یوسف ابن زبیر کا محاصرہ کیے

رہا مگر ابن زبیر نے اپنی تئین سپرد کردینی سی لڑنا بہتر اور مناسب جانا اور جمادی الآخر سنہ ٧٣
مین شہید ہوی اور عمر اونکی بہتر برس کے تہی اور یہہ اول فرزند ہین جو مہاجرین مین
سی بعد ہجرت متولد ہوی اور نو برس خلافت کی کہتی ہین کہ یہہ شخص کثیر العبادت
تہی کہ چالیس برس اپنی پیٹہہ سے چادر نہ اوتاری تہی اور اسی سال مین بعد شہید
ہونی ابن زبیر کے اہل حجاز اور یمن نے عبد الملک سے بیعت کی اور سب نے اوسکی اطاعت
منظور کے اور اسی سال مین عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فوت ہوے
یہہ واقعہ تین مہینہ بعد شہید ہونے ابن زبیر کے وقوع مین آیا اور عمر اونکی ستاسی
برس کے تہی **بیان سنہ چوہتر ہجری** اس سال مین حجاج نے کعبۃ اللہ
کو منہدم کر کے جس طرح پر کہ زمانہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تہا اوسی طور
تعمیر کیا اور حجاج امیر حجاز مقرر ہوا **بیان سنہ پچہتر ہجری** اس سال مین
عبد الملک نے طرف حجاج کے ایک پروانہ درباب ولایت عراق کی بہیجا کہ اوسکا
بہی تم انتظام کرو چنانچہ وہ مدینہ سے کوفہ کو گیا اور زمانہ حجاج مین ایک شخص
مسمی بہ شبیب خارجی پیدا ہوا اور اوسنی بہت لوگون کو اپنی ہمراہ جمع کر کے
حجاج سے مقابلہ کیا بعد جنگ کثیر کی آل کار جمعیت شبیب خارجی مین تفرقہ پڑا
اور وہ گہوڑی سی گر کے ایک نہر مین ڈوب گیا اور علی ہذا القیاس پر حجاج کے
عبد الرحمن بن اشعث نی خروج کیا اور سب جماعتون کو شکست دیکر تقویت حاصل
کی اور عبد الملک نے حجاج کو لشکر شام سے امداد اور کمک بہیجی یہان تک کہ عبد
الرحمن کو شکست ہوئی اور سپاہ اوسکی متفرق ہو گئی اور وہ ہزیمت پاکر بادشاہ
ترک پاس چلا گیا حجاج نے ایک ایلچی واسطی طلب عبد الرحمن کے بادشاہ ترک پاس
بہیجدیا اور کہدیا کہ اگر عبد الرحمن مذکور کے سپرد کرنی مین کچہہ تاخیر عمل مین آویگی
تو مجہی فورا عازم اوس طرف کا جاننا بمجرد استماع اس خبر کے بادشاہ ترکستان

نی عبد الرحمن کو معہ اوسکی چالیس ہمراہیون کی گرفتار کرکے حجاج پاس بہیجدیا مگر عبد الرحمن نی درمیان ایک منزل کی ایک مکان مرتفع سے اپنی تئین گراکر ہلاک کیا

بیان سنہ چہتر و ستتر و اٹہتر و اناسی و اسی و اکیاسی ہجری

اس سال مین مہلب بن ابی صفرۃ الازدی نی وفات پائی یہہ شخص اسخی اور اقوی مشہور ہتے اور اوسکو حجاج نے والی خراسان کردیا تہا اور مہلب مذکور مرو الروذین کہ نام ایک جگہہ کا ہی فوت ہوا اور یزید بن المہلب کو خلیفہ اپنا چہوڑا بوقت مرگ مہلب نے اپنی اولاد کو بلاکر ایک دستہ تیرون کا دیا اور کہا کہ تم ان تیرون کو مجتمعہ توڑ سکتی ہو اونہون نے کہا کہ نہین پہر پوچہا کہ ایک ایک کر توڑ سکتی ہو اونہون نے جواب دیا کہ البتہ کہا کہ بس یہی حال تمہارا ہے یعنی اگر تم متفق رہوگی کوی اوپر تمہارے غالب نہوسکیگا اور اگر متفرق ہوجاوگی تو ہلاک ہوگی **بیان سنہ بیاسی ہجری** اور اس سال مین خالد بن یزید بن معاویہ نی بہی وفات پائی یہہ شخص بنی امیہ مین سخاوت و فصاحت اور عقلمندی مشہور تہا **بیان سنہ تراسی ہجری** اس سال مین حجاج نے ایک شہر مسمی بہ واسط آباد کیا **بیان سنہ چوراسی و پچاسی ہجری** اور سنہ پچاسی مین عبد العزیز بن مروان مصر مین فوت ہوا **بیان سنہ چہیاسی ہجری** درمیان شوال اسی سال کی عبد الملک بن مروان نی وفات پائی عمر اوسکی ساٹہہ برس سے ہی اور مدت خلافت اوسکی تیرہ برس چار مہینی سات دن کم ہی اور اوسکی موہنہ سے بدبو آیا کرتی ہی اور بسبب صفت بخل کے اوسکو رشح الحجر یہی کہا کرتے ہتے یہہ شخص بڑا مضبوط اور عاقل اور فقیہہ اور عالم دیندار تہا جب خلیفہ ہوا محبت دنیا نے سب بہلا دیا اور دین دار سے جاتے رہی اور بدل کر اور سے کچہہ ہوگیا **بیان خلافت ولید بن عبد**

الملک واضح ہو کہ یہہ چہٹا خلیفہ بنی امیہ کا ہی بعد مرنے عبد الملک کے ولید بیٹے اوسکی
کی بیعت کی نصف ماہ شوال سنہ ۸۶ ہجری مین لسبب ایفا اوس عہد کے کہ اوسکی باپ
سی ہو گیا تہا اور اوسکو تعمیر مکانات کا بہت شوق تہا اور سب کام اوسکی مستحکم
اور مضبوط اور اوسکی ایام خلافت مین اکثر بلاد و امصار مفتوح ہوئے
آز انجملہ جزیرہ اندلس اور ماوراء النہر اور اوسیکی ایام خلافت مین خراسان
اور عراقین کا حجاج والی ہوا اور خط کتابت انہر اک سے جاری ہوئے **اور**
مسلمہ بن عبد الملک نے بلاد روم مین خط وکتابت جاری کر کی اوسکو فتح کیا اور
لوگون کو مقید **اور** محمد بن قاسم ثقفی نے بلاد ہند کو فتح کیا **اور** درمیان
اسی سنہ مذکور کے ولید نے اپنی چچا کی بیٹے عمر بن عبد العزیز کو والی مدینہ مقرر
کیا وہ مدینہ مین جاکر اپنے دادا مروان کی مکان مین فروکش ہوا اور دس
فقیہ مدینہ کے جمع کئے وہ لوگ یہہ ہین — عروہ بن الزبیر بن العوام **اور**
عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود **اور** ابو بکر بن عبد الرحمن — **اور** ابو بکر بن سلیمان
اور سلیمان بن یسار **اور** قاسم بن محمد بن ابو بکر الصدیق **اور** سالم بن عبد اللہ
بن عمر بن الخطاب **اور** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر **اور** عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ
اور خارجہ بن زید — پس ان سبکو بلا کر عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ مین چاہتا ہون
کہ کوئی امر اور کسی بات کا فیصلہ بدون تمہارے رای کی نہ کیا کرون اور جو تمکو
میری طرف سے کسی امر مین ظلم اور جور معلوم ہو وہ مجھکو بیشک جتا دینا سب نے
یہہ راے پسند کی

بیان سنہ ستاسی اور اٹہاسی ہجری

اس سال مین ولید نے عمر بن عبد العزیز کو حکم دیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مسجد اور گہر کو ڈہا کر ایک مسجد مکانات سو گز کے مربع طیار کرے
اور ان بیوت کی قیمت بیت المال مین سے وضع کر دینی چاہی — چنانچہ سب اہل

مدینہ راضی ہوی اور معمار و مزدور عمارت مسجد کے لئی ولید پاس حاضر ہوے اور
عمر بن عبد العزیز اس امر سے علیحدہ ہو گیا اور اس سال اٹھاسی ہجری مین
ولید مذکور نے جامع دمشق کی تعمیر شروع کی اور اوسکی تعمیر مین زر خطیر صرف
کیا **بیان سنہ نواسی سی ترانوین تک** اس سال مین ولید نے عمر
بن عبد العزیز کو مدینہ سے معزول کر دیا **بیان سنہ چورانوین ہجری**
اس سال مین حجاج نے سعید بن جبیر کو قتل کیا اس سبب کہ سعید حجاج کی اطاعت چھوڑ کر عبد
الرحمن بن اشعث کا تابع ہوا وہ حجاج سے خائف ہو کر مکہ معظمہ مین مقیم ہوے
چنانچہ حجاج نے ولید کو کہہ بھیجا کہ جو لوگ بھاگ کر مکہ مین جا رہے ہین اونکو میرے
پاس روانہ کرو چنانچہ ولید نے حسب الایما اوسکی اپنی عامل مکہ کو جو خالد بن عبد اللہ
القشیری تھا یہہ حکم صادر کیا کہ جن لوگون کو حجاج نے طلب کیا ہی جلد اوس پاس
روانہ کر دی اوسنی اون لوگون کو اوس پاس بھیجا حجاج نے سعید بن جبیر کا سر
تن سی جدا کیا — سعید بن جبیر بڑے عالم تھے تابعین مین اخذ علم عبد اللہ بن عباس
اور عبد اللہ بن عمر سے کیا تھا اور عدیل اپنا نرکھتی تھے اور اسی سال مین سعید بن
المسیب جو تابعین مین فقہاء اکبر سے شمار کئی جاتی تھے فوت ہوے اور بھی اسی
سال مین اور بعضی کہتی ہین کہ سنہ بچانوے مین علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب نے
جو معروف بامام زین العابدین ہین مدینہ طیبہ مین وفات پائی اور بقیع مین مدفون
ہوی عمر شریف اوکی اٹھاون برس کے تھی **بیان سنہ ۹۵ ہجری** درمیان
اس سالکی حجاج بن یوسف ثقفی والی عراقین اور خراسان فوت ہوا عمر اوسکی چوّن برس
کی تھے اور بیس برس تک حاکم عراق رہا کہتی ہین کہ حجاج صغیر العینین پست آواز فصیح
الکلام تھا اور منقول ہے کہ مقتولین از دست حجاج ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی آئے ہے
وفات ولید بن عبد الملک سنہ ۹۶ ہجری واضح ہو کہ ماہ جما

الآخر سنہ مذکور مین ولید بن عبد الملک بن مروان فوت ہوا مدت خلافت ولید بن عبد الملک نو برس سات مہینے اور دمشق کے باب چھوٹی دروازہ کی باہر مدفون ہوا — اور عمر بن عبد العزیز اوسکی چچاکی بیٹی نے اوسپر نماز پڑہی عمر اوسکی بیالیس برس چھہ مہینہ کی تھی ہمیشہ خلل مزاج سے ناک سے پانی جاری رہتا تھا اور بیٹے اوسکی اٹھارہ تھے اور ولید نے تعمیر مسجد دمشق کے لیے اکثر کاریگر بلاد روم اور تمام بلاد اسلام سے طلب کئے تھے اوس مسجد کے پہلو مین ایک کنیسہ تھا اوسکو منہدم کرکے مسجد مین شامل کر لیا تھا اور باپ اوسکا عبد الملک بہت فصیح اللسان تھا اپنی بیٹے ولید کے لکنت زبان کے سبب کہا کرتا تھا کہ تو لایق حکومت ملک عرب نہین ہے

بیان خلافت سلیمان بن عبد الملک

یہہ ساتوان خلیفہ خلفاے بنی امیہ کا ہے جب اوسکا بھای ولید مرگیا اوسوقت لوگون نے اوسکی بیعت خلافت جمادی الآخر سنہ ۹۶ ہجری مین اختیار کی اور سلیمان بوقت وفات ولید شہر رملہ مین تھا جب اوسنے خبر وفات اپنی بھای ولید کی پای بعد سات دن کی وہ دمشق مین آیا اور اہل دمشق سے بخصایل پسندہ پیش آیا اورسبکی جور اور ظلم کو محو اور مرتفع کیا اور اپنی چچا کے بیٹے عمر بن عبد العزیز کو وزیر اور مشیر اپنا مقرر کیا اور اسی سال مین مسلمہ بن عبد الملک نے بلاد روم پر غزا اور جہاد کیا

بیان سنہ ستانوین اور اٹھانوین ہجری

درمیان اس سال کی سلیمان بن عبد الملک نے لشکر بیکر واسطے جنگ قسطنطنیہ کے خروج کیا اور مسلمہ اہل قسطنطنیہ پر زور دی پڑا رہا یہانتک کہ خبر آئی کہ سلیمان مرگیا اور اسی سال مین یزید بن مہلب بن ابی صفرہ والی خراسان نے کہ سلیمان بن عبد الملک کے طرف سے والی تھا جرجان اور طبرستان کو فتح کیا

وفات سلیمان بن عبد الملک

سنہ ننانوین اس سال مین بیسوین ماہ صفر کے سلیمان بن عبد الملک نے وفات پائی دو برس آٹھہ مہینے خلافت کی عمر اوسکی پینتالیس برس کی تھی گندم رنگ خوبصورت نیک سیرت مایل به **بیسوان بیان خلافت عمر بن عبد العزیز** واضح ہو کہ عمر بن عبد العزیز بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن عبد شمس بن عبد مناف یہہ شخص آٹھوان خلیفہ خلفای بنی امیہ سے ہی والدہ عمر بن العزیز کے ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہی اوسکی خلافت کے لئی سلیمان بن عبد العزیز نے حالت مرض شدید مین وصیت کی تھی جب وہ مرگیا اوس وقت یہہ ماہ صفر سنہ ۹۹ مین خلیفہ ہوا اور لوگون نی اوس سے بیعت کی **بیان موقوف کرنے عمر کا سب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ** واضح ہو کہ جمیع خلفائے بنی امیہ سب علی مرتضی تا ایام دولت سلیمان بن عبد الملک بالای منبر کیا کرتی تھی جب عمر خلیفہ ہوا اوسنی یہہ رسم بد موقوف کردی اور اپنی تمام نواب کو جابجا لکھا کہ اس رسم بد سے باز آوین اور موقوف کردین چنانچہ بروز جمعہ خطبہ پڑہا اور آخر خطبہ کے یہہ آیت پڑہی **ایها** اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ یعنی اللہ تعالے حکم کرتا ہے ساتھہ انصاف اور احسان کے اور ساتھہ دینی حق رشتہ دارون اور اہل حقوق کے اور منع کرتا ہے بیحیائی اور بری کام اور ظلم و ستم سے نصیحت کرتا ہے تمکو کہ تم یاد رکہو اوس روز سے سب علی مرتضی موقوف ہوگئی اور سب خطیبون نی اس آیت کا پڑہنا خطبہ مین مقرر کیا اور باعث حسد و راس الامر یک اور کار خیر کے کثیر بن عبد الرحمن خزائی نے

اس خلیفہ کے مرنے کے ہے **بیان سنہ سو اور ایکسو ایک ہجری** ۱۰۱
وفات عمر بن عبد العزیز پوشیدہ نرہی کہ درمیان سنہ ۱۰۱ ہجری
کی عمر بن عبد العزیز پچیسوین تاریخ ماہ رجب دن جمعہ کے خناصرہ مین فوت ہوا اور
دیر سمعان مین مدفون **اور** بعضی کہتے ہین کہ دیر سمعان ہی مین انتقال ہوا
اور وہین مدفون — قاضی جمال الدین بن واصل مولف تاریخ ابو الفدا
یہہ لکہتا ہے کہ ظاہر اہیرے نزدیک دیر سمعان معروف بہ دیر النقیرہ ہے جو کہ
مضافات معرۃ النعمان سے ہی قبر اوسکی وہان مشہور ہے اور اکثر ناقلین
بیان کرتی ہین کہ یہہ شخص زہر دیا گیا تہا بسبب اس بات کی کہ بنی امیہ نے یہہ خیال
کیا کہ اگر یہہ شخص مدت دراز تک زندہ رہا تو ہمارے ہاتہ سے سلطنت بالکل
نکل جاویگی اسلئے کہ بعد اپنے جسکو لایق خلافت جانیگا اوسکو ولیعہد مقرر کریگا۔
اسواسطے لوگون نے اوسکو شربت مین زہر دیا پیدایش اوسکی بموجب ایک
قول کے ہجری سنہ ۶۱ اکسٹہہ مین خلافت کل دو برس پانچ مہینے کے عمر اوسکی
چالیس برس چند ماہ کے ہوی ہے تہے سیرت نیک رکہتا تہا اور تابع خلفائے
راشدین کا **بیان خلافت یزید بن عبد الملک** مخفی اور
محتجب نرہے کہ یزید بن عبد الملک بن مروان بن ابی الحکم بن ابی العاص بن
امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف نوان خلیفہ خلفائے بنی امیہ سے ہے اور ماں
اوسکی عاتکہ بنت یزید بن معاویہ بن ابی سفیان اور ایام خلافت یزید بن عبد الملک
کی یزید بن مہلب بن ابی صفرہ نے خروج کیا اور بہت سے متفق ہو گئے تہے
یزید نے اپنے بہائی مسلمہ کو واسطے جنگ کے روانہ کیا چنانچہ اوسنے حرب کیے
اور یزید بن مہلب اور تمام اولاد مہلب بن ابی صفرہ ہلاک ہوئے یہہ لوگ بکرم
اور شجاعت مشہور ہین **بیان ایکسو دو ہجری** ۱۰۲ اس سال مین عبید الله

بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ایک فقیہہ فقہاے سبعہ سے جو مدینہ مین تھے فوت ہوا۔ یہہ عبید اللہ برادر زادہ عبد اللہ بن مسعود صحابی کا ہے اور بیان فقہاے سبعہ علی سبیل التقریب یون ہے اول عبید اللہ بڑا عالم علماء تابعین سے ہے اور اوسنے بہت صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے ثانی عروہ بن الزبیر بن العوام بن خویلد القرشی ہے اور والدہ عروہ کی اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ ہے یہہ فقیہہ بھائی عبد اللہ بن زبیر کا ہے اور اوسنے درمیان سنہ ۹۴ اور بقول بعض چورانوی مین وفات پائی پیدایش اوسکی سنہ ۲۲ بائیس ہجری مین ہوئی ہے ثالث قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما ہین یہہ فاضل اپنی زمانہ مین سب سے افضل ہے رابع سعید بن المسیب قریشی یہہ علم حدیث اور فقہہ کے جامع تھے اور زاہد و عابد دو برس خلافت عمر رضی اللہ عنہ سے گزرے تھے کہ تولد انکا ہوا اور سنہ ۹۱ اکیانوین یا ترانوی یا چورانوی یا پچانوی ہجری مین علی اختلاف الروایات وفات پائی خامس سلیمان بن یسار مولاے حضرت میمونہ زوجہ مطہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور اکثر روایت ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے کرتے ہین اونہون نے سنہ ۱۰۷ ایکسو سات ہجری مین اور بعضے اور کچھ بہی بیان کرتے ہین وفات پائی عمر اونکی تہتر برس کے تھی سادس ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام بن المغیرۃ المخزومی القرشی ہین انکی کنیت اور نام ایک ہے یہہ عالم سادات تابعین سے ہین مشہور بہ راہب قریش دادا انکا حارث بھائی ابو جہل بن ہشام کا تھا اونہون نے سنہ ۹۴ ہجری مین وفات پائی اور خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین پیدا ہوے تھے سابع خارجہ بن زید بن ثابت انصاری ہین باپ انکا زید بن ثابت اکابر صحابہ مین مشہور تھا جنکی حق مین رسول خدا نے ارشاد کیا تھا

گزیدہ علم فرایض خوب جانتا تھا خارجہ مذکور درمیان سنہ ننانوے ہجری میں اور بقول
بعض سو ہجری میں فوت ہوے مدینہ منورہ میں بہر تقدیر زمانہ عثمان بن عفان
کا ادراک کیا ہی یہی سات فقیہہ فقہای مدینہ کے مشہور ہیں

بیان وفات یزید سنہ ایکسو تین اور ایکسو چار اور ایکسو پانچ ہجری

اس سال میں یعنی ایکسو پانچ میں تاریخ پچیسوین شعبان کو یزید بن عبد الملک
نے وفات پائی عمر اوسکی چالیس برس کے تھی بعضی اور کچھ بھی بیان کرتے
ہین اور چار برس ایک مہینہ خلافت کی اور اپنے بھائی ہشام کو ولیعہد اپنا
کر دیا تھا پھر بوقت مرگ اپنے پسر ولید بن یزید بن عبد الملک کے وصیت کی تھی
کہ بعد میرے وہ خلیفہ ہووے اور یزید کے گھر مین دو عورتین تھین کہ اونپر
فریفتہ اور مبتلا تھا ایک حبابہ اور دوسرے سلامۃ القس چنانچہ بعد مرنے
حبابہ کے سترہ دن پیچھے مرگیا

بیان خلافت ہشام بن عبد الملک

واضح ہو کہ یہ دسوان خلیفہ خلفای بنی امیہ مین ہی سبب عمر اوسکی
بوقت خلیفہ ہونیکی چونتیس برس کئی مہینہ کے تھی اور بوقت وفات یزید بن عبد
الملک کے ہشام وہان موجود نہ تھا اوس پاس قاصد گیا اور وہ وہانسے سوار
ہوکر روانہ دمشق ہوا

بیان سنہ ایکسو چھے ایکسو دس تک

اس سال مین حسن بن ابی الحسن بصری رحمہ نے وفات پائی تولد انکا ایام خلافت
عمر رضی اللہ عنہ مین ہوا تھا اور یہہ مشاہیر تابعین سے ہین اور اسی برسون مین محمد
بن سیرین نے بھی انتقال کیا اور سیرین مکاتب انس بن مالک کے تھے بعد
ادا کرنے بدل کتابت کی آزاد ہوگئے تھے اور محمد بن سیرین بہت صحابہ سے
روایت رکھتا ہے از انجملہ ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن زبیر
وغیرہ رضی اللہ عنہم سے اور نامور تابعین مین سے تھی فن تعبیر مین خوب دخل تھا

بیان سنہ ایکسو گیارہ سی سنہ ایکسو سولہ ہجری تک کا درمیان
انہین سنین کے امام محمد باقر بن زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی
اللہ عنہم نے بعالم بقا انتقال فرمایا عمر شریف انکی بہتر سال وجہ تسمیہ انکا یہ باقر
بسبب تبحر کی علوم مین تہی پیدایش انکی سنہ ۵۷ ہجری مین ہوئی جب کہ حضرت امام حسین
علیہ السلام شہید ہوے اوسوقت انکا سن شریف تین برس کا تہا وفات انکی حمیمہ
مین جو ایک شہر ہے واقع ہوئی اور بعد وفات جنازہ انکا وہانسے لیجا کر بقیع مین دفن
کیا **بیان سنہ ایکسو سترہ ہجری** درمیان اس سال کی اور بقول بعض
ایکسو بیس مین نافع رح مولی عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فوت ہوے
نافع مذکور اکابر تابعین سے کہ جنہون نے عبد اللہ بن عمر اور ابا سعید خدری سے
بہت کچہہ سنا ہی اور نافع الزہری سے اور مالک بن انس سے روایتین کی ہین
اہل حدیث بیان کرتی ہین کہ امام شافعی رح مالک بن انس سے روایت کرتی ہین
اور وہ نافع سے اور نافع ابن عمر سے **بیان سنہ ایکسو اٹھارہ اور**
ایکسو انیس ہجری ان سنین مین مسلمانون نے ترکستان کی ملکون مین
جنگ کی اور فتح یاب ہوئی اور اموال کثیرہ غنیمت لائی اور اکثر ترکون کو قتل
کیا اور سلطان ترک کو بہی مار ڈالا اس جنگ مین سپہ سالار مسلمانون سے اسد
بن عبد اللہ القشیری تہا **بیان سنہ ایکسو بیس ہجری** اس سال مین ابو
سعید عبد اللہ بن کثیر نے جو کہ ایک قاری قراء سبعہ سے تہا انتقال کیا
بیان ایکسو اکیس ہجری اس سال مین مروان بن محمد بن مروان
نے کہ جزیرہ ارمینیہ پر حاکم تہا صاحب السریر کہ ہر سال ستر ہزار راس بطور جزیہ
ارسال کیا کرتا تہا اوسمین توقف کیا اس نے اوس سے محاربہ کیا اور اسی
سال مین مسلمہ بن عبد الملک نے بلاد روم کے قلعجات بزور شمشیر فتح کیے

اور غنیمت بہت ہاتھ آئی **اور** انہین سنین مین نصر بن سیار نے ادبر جا دا ورا النہر کی جہاد کیا اور ترکستان کی بادشاہ کو قتل کیا اور مردمان فرغانہ کو وہان جا کر اسیر وگرفتار کیا **اور** اسی سال مین اور بموجب قول بعض سنہ ۱۲۲ ایکسو بائیس مین زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم نے ادبر اہل کوفہ کی خروج فرمایا اور دعوت بہ بیعت کی چنانچہ اکثر دن نی اونسی بیعت کی اور اون ایام مین والی کوفہ ہشام کی طرف سے یوسف بن عمر الثقفی تہا اوسنے لشکر جمع کرکے حضرت زید سے جنگ کی اتفاقاً ایک تیر پیشانی نورانی اوکی پر ضرب درتمام پونہچا ہر چند لوگون نے اونکو دولتخانہ مین لیجاکر تیر کہینچا لیکن اوسی حال مین طایر روح اونکا بروضہ رضوان فوراً پرواز کرگیا جب کہ یوسف والی کوفہ کو یہہ خبر پہنچی اوسیوقت لاش مبارک منگواکر اور سر تن مطہر سے جدا کرکے ہشام بن عبد الملک پاس بہیجدیا اور جسد اطہر کو بالای دار کہینچا اور تا حیات ہشام وہ جسم عالیمقام اوپر دار کے رہا جب ہشام مرگیا اور ولید خلیفہ ہوا اوسنے حکم دیا کہ اس لاش کو احراق کردو اور ہنگام شہادت زید رضہ عمر شریف بائیس برس کے تہی **بیان سنہ ایکسو بائیس ہجری** اس سال مین ایاس بن معاویہ بن قرہ المزنی نے کہ مشہور بفراست وذکا تہا اور ایام خلافت عمر بن عبد العزیز مین قاضی بصرہ تہے وفات پائی **بیان سنہ ایکسو تیئیس اور سنہ ایکسو چوبیس ہجری** انہین سنین مین اور بعضی کہتے ہین اور بہی روایت کرتی ہین محمد بن مسلم بن عبد اللہ بن شہاب القرشی نی وفات پایی عمر اونکی بہتر برس کے تہی مشہور زہری منسوب بزہرہ بن کلاب یہہ زہری تابعین مین بڑے عالم تہے دس صحابہ کرام کو دیکہا تہا اور زہری سے سی اکثر آئمہ نے مثل مالک اور سفیان ثوری وغیرہ نے روایت کی ہی عادت زہری کی ایک عادت یہہ تہی کہ جب گہر مین بیٹہتے کتابون

کر دا نپی رکہتی اور مطالعہ ہر کتاب مشغول ہوتی **بیان سنہ ایکسو پچیس ہجری و وفات ہشام** اس سال مین ہشام بن عبد الملک چہٹی تاریخ ربیع الاول کو فوت ہوا ایام خلافت اونیس برس نو مہینی کچہہ اوپر ہمار رہے اوسکو درد گلو کی ہتی عمر پچپن برس کے رصافہ مین مدفون ہوا - اپنی بعد کئی بیٹی چہوڑے ازان جملہ ابو عبد الرحمن کہ والی اندلس تہا جب کہ سلطنت بنی امیہ زایل ہو گئی ہے اور شہر رصافہ کو ہشام نی سر نو آباد کیا تہا اسلئی کہ آب و ہوا وہان کی بہت خوب ہے یہہ شہر اسلئی اوسنی آباد کیا تہا کہ خلفای بنی امیہ بخوف وبا صحرا مین بہاگ جایا کرتی تہے **بیان خلافت ولید بن یزید بن عبد الملک** واضح ہو کہ یہہ گیارہوان خلیفہ خلفا سی بنی امیہ کا ہی بعد وفات ہشام کے سنہ ۱۲۵ مذکور بروز چہارشنبہ لوگون نے ولید سے بیعت کی لیکن ولید نے فسق و فجور آغاز کیا اور خراج اہل شام سے زیادہ طلب کیا **اور** تاریخ ابن اثیر مین لکہا ہی کہ اسی سال مین قاسم بن ابی بزہ نے وفات پائی **بیان سنہ ایکسو چہبیس ہجری و مقتول شدن ولید بن یزید** اس سال مین ولید بن یزید بن عبد الملک نے خالد بن عبد اللہ القسری کو یوسف بن عمر کی حوالہ کیا کہ عامل اوسکی طرف سی اوپر عراق کی تہا اوسنی خالد کو بعذاب شدید قتل کیا اور ولید بہی اسی سال مین مقتول ہوا حال اوسکا یہہ ہے کہ اوسکو یزید بن ولید بن عبد الملک نے جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ مذکور مین بسبب کثرت عشق بازی اور لہو و لعب اور شرب خمر اور ہم صحبتی فساق کے قتل کیا اور جانب ولید سے عبد الملک بن محمد بن حجاج عامل دمشق تہا وہ وبا کی خوف سی ایک دیہہ مین کہ مشہور بقطن تہا فروکش ہوا اسلئی یزید بی خوف و خطر دمشق مین داخل ہوا معہ اپنی لشکر کے اور رعیت بہی اوسکی ہمراہ ہو گئی اوسنے دو سو سوار واسطے گرفتار کرنے عبد الملک عامل ولید کے بجانب قطن روانہ کئی اونہون نے اوسکو گرفتار

کر لیا اور امان کا وعدہ کیا بعد ازان یزید نے لشکر ولید بن یزید بن عبد الملک کے
گرفتاری کی لئی طیار کر کے روانہ کیا اور سپہ سالار اس لشکر کا عبد العزیز بن الحجاج
بن عبد الملک تھا جب یزید بن ولید نے دمشق مین عروج پکڑا اوسوقت بعضے عبید ولید
نے اوسکو خبر دی کہ ولید مقام اغدق مین جو مضافات عمان سے ہی قیام رکھتا ہے پس ولید
اپنی ہمراہیون کو لیکر سوار ہوا اور داد جوانمردی دیا اور خوب لڑا آخر ہمراہی اوسکی
سب بھاگ گئے جب وہ تنہا رہ گیا لاچار ایک مکان مین مخفی ہو کر دروازہ بند کر لیا
پس لوگون نے اوسکا محاصرہ کیا اور اوسی مکان مین [illegible] داخل ہو کر [illegible] سر اوسکا کاٹ
لائی اور یزید بن ولید پاس بھیجا یزید نے [illegible] ولید کا سر لٹا ہوا جو دیکھا
سجدہ شکر بجا لایا اور اوس سر کو بانس پر [illegible] رکھکر تمام دمشق مین تشہیر کیا
یہہ شخص اٹھائیسوین جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ مذکور مین مقتول ہوا اور [illegible] نے
ایک برس تین مہینے خلافت کی عمر اوسکی چالیس برس کی تھی اور بعضے اور کچھ
بھی بیان کرتے ہین ولید جوانان بنی امیہ مین ظرافت مین شمار کیا جاتا تھا مگر شرب خمر
اور لہو و لعب اور سماع غنا مین شب و روز منہمک تھا **بیان خلافت یزید
بن ولید** معلوم ہو کہ بارہوان خلیفہ بنی امیہ کا یہہ ہے اٹھائیسوین جمادی
الآخر سنہ ۱۲۶ ہجری مین یزید الناقص متمکن مسند خلافت ہوا اور وجہہ تسمیہ اس
یزید کا بہ ناقص یہہ تھا کہ عشر خراجین جو ولید نے مقرر کیا تھا یزید نے اوسکو ناقص
اور کم کر دیا تھا اور جو خراج ہشام کے وقت مین معین و مقرر تھا وہی بدستور
سابق رہنے دیا اسلئے اوسکو یزید ناقص کہتے ہین جب ولید مقتول ہوا اور
یزید مسند خلافت پر قایم ہوا اوسوقت اہل حمص نے اوس سے باغی ہو کر اوسکی بہائی
عباس کے گھر پر چڑہائی کیا اور سب مال و منال اوسکا غارت کیا اور اوسکی
حرم کو بے بقعہ اور ستدہ لیگئی [illegible] یہہ کہا کہ یزید سے دمشق مین جاکر محاربہ

بعد استماع اس خبر کے یزید نے بھی ایک لشکر آمادہ کر کی اوسکی مقابلہ کے لئی روانہ کیا اور
مقابلہ فریقین کا ثنیۃ العقاب مین واقع ہوا اور جنگ شدید بعمل آئی مگر اہل حمص کو شکست
ہوئی اور یزید اونپر اوکی غالب آیا اور اونسی اخذ بیعت کی بعد ازان باشندگان
فلسطین نے اوپر عامل یزید مذکور کے تاخت لاکر فلسطین سے نکالدیا اور یزید بن سلیمان
بن عبد الملک کو اپنا سردار کر دانا اوسنی یزید ناقص کے لڑائی کے لئی سبکو فراہم
کیا یزید کو جب یہہ خبر پہونچی اوسنی ایک لشکر بسر کردگی سلیمان بن ہشام بن عبد الملک
کی روانہ کیا اوسنی بحکمت عملی جمعیت مخالفین متفرق کر دی پس ازان سلیمان بن
ہشام بجانب طبریہ گیا اور اہل طبریہ سی بیعت بنام یزید ناقص اخذ کی بعد ازان
یزید نے یوسف بن عمر کو عراق سی معزول کیا اور منصور بن جمہور کو وہان کا عامل
مقرر کیا اور عراق وخراسان کو فراہم کر دیا اس سبب نصر بن سیار خراسان مین
خفی ہو گیا — پہر یزید بن ولید نے منصور بن جمہور کو عراق سی معزول کر کے اوکی
جگہ عبد اللہ عمر بن عبد العزیز کو مقرر کیا **اور** اسی سال مین یزید ناقص نے مہینہ
ذیحجہ کو ارتحال بعالم بقا کیا دمشق مین مدت خلافت پانچ مہینہ بارہ روز عمر اوسکی
تیس برس کی اور بعضی کچہہ اور بہی روایت کرتی ہین **حلیہ** اوسکا گندم
رنگ طویل القامت خورد سر خوبصورت غرض کہ جب یزید بن ولید فوت ہوا
بعد اوسکی اوسکا بہائی ابراہیم جو خلیفہ سیزدہم خلفای بنی امیہ کا ہی مسند نشین
خلافت ہوا مگر اوسکی خلافت نی رونق واستقرار نہ پایا کبہی امیر تصور کیا جاتا تہا اور
کہی مثل رعایا اس طور پر چار مہینے گذارے اور بعضی کہتی ہین کہ ستر روز خلافت
غیر مستقلہ کی

بیان سنہ ایکسو ستائیس ہجری

اور اسی سال مین عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نی وفات پای **اور**
اس سال مین مروان بن محمد بن مروان بن الحکم امیر جزیرہ نے شام کا قصد کیا

[illegible]

مارا ابراہیم بن ولید کو خلافت سی معزول کریے جب وہ قنسرین مین پہنچا تو وہان کی باشندے اوسی متفق ہو گئی جسوقت قریب حمص پہنچا وہان کے سکان نے بہی اوسکی بیعت کی اور ہمراہ ہو گئی جب کہ مروان قریب بہ دمشق آگیا او سوقت ابراہیم نے بمقابلہ اوسکی ایک لشکر ہمراہ سلیمان بن ہشام بن عبدالملک کے روانہ کیا بجمعیت ایک لاکہہ بیس ہزار آدمی کی اور مروان بن محمد کے لشکر مین فقط اسی ہزار جوان تہے اول روز سے تا وقت عصر خوب جنگ رہی اور بہت آدمی جانبین کے کام آئے مگر لشکر ابراہیم کو شکست ہوئی اور سپہ سالار لشکر سلیمان بن ہشام بجانب دمشق بہاگ گیا اور ابراہیم سے جا ملا دونو نے متفق ہو کر دو تو بیٹون ولید بن یزید کو جو قید مین تہے مار ڈالا - پہر ابراہیم وہانسی بہاگ کر روپوش ہو گیا اور سلیمان بن ہشام نے اور بیت المال کے لوٹ کر خوب غارت کیا اور اپنی ہمراہیون اور سپاہ پر تقسیم کر کی دمشق سے باہر آیا -

بیان خلافت مروان بن محمد یہہ خلیفہ چہاردہم سب سے پچہلا ہے

اسپہ کا ہی اور درمیان اسی سنہ ۱۲۷ ہجری کی ابراہیم بن ولید اور سلیمان بن ہشام کو طلب کیا اونہون نے مروان سے عرض کیا کہ اگر ہمارے جان بخشی ہو تو ہم حاضر ہون چنانچہ اونکو امن دیا گیا اور حاضر ہو کر مروان کی بیعت کی اور اسی سال مین اہل حمص مروان سے باغی ہو گئی چنانچہ مروان حران سے حمص کو گیا اور بعد از جنگ بسیار اوسکو فتح کیا کہ اس اثنا مین خبر آئی کہ اہل غوطہ بہی سرکش ہو گئی ہین اور یزید بن خالد کو اپنا سردار کر لیا ہی اور اہل دمشق کو محصور اسلئی مروان نی دس ہزار سوار جرار ہمراہ کر دی ابو الورد اور عمر بن الصباح کے اوس جانب روانہ کئی ان دونون نے دمشق مین جاکر باشندگان غوطہ پر حملہ کیا اور ظفریاب ہوئی اور مال بہت ہاتہ آیا اس بات کو کچہہ عرصہ نگذرا تہا کہ اہل فلسطین جادہ اطاعت سے منحرف ہو گئی اور سردار اونکا ثابت بن نعیم مقرر ہوا - جب

مروان نے صورت حال اس بیچ پر معلوم کیے فورا ابوالورد کو لکہا کہ بطرف فلسطین چلے روانہ ہو چنانچہ اوسنی اہل طبریہ کو شکست دیکر اوپر فلسطین کے حملہ کیا اور ثابت بن نعیم کو ہزیمت دی ــ یار اور معاون اوسکی سب بہاگ گئی بعد ازان مروان قرقیسیا مین گیا اوس جگہہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک نے مروان مذکور سے بغاوت اختیار کی اور ستر ہزار آدمی اہل شام کے اور ایک لشکر قنسرین کا اپنی ہمراہ لیکر مستعد جنگ ہوا الغرض کہ فیما بین جنگ عظیم واقع ہوے اور سلیمان بن ہشام کو شکست ــ کہ تیس ہزار آدمی سے زیادہ اوسکی لشکر کے مقتول اور باقی بھر ور ہوے پہر بقیۃ السیف نے مجتمع ہوکر دوبارہ مروان سے مقابلہ کیا اور شکست پاے پہر اہل حمص مروان سے بغی ہوگئی چنانچہ مدت دراز تک مروان اوکا محاصرہ کیے رہا آخر کو امان چاہی اور سلیمان کی طرف سے جو حاکم تہا اوسکو مروان کی سپرد کردیا ــ اور اسی سال مین محمد بن واسع الازدی زاہد نے انتقال کیا اور عبد اللہ بن اسحق جو عبد شمس کے احبا سے تہا اور کنیت اوسکی ابو بحر اور علم نحو اور لغت مین امام وقت تہا فوت ہوا ــ کہتی ہین کہ یہہ شخص فرزوق شاعر کو نسبت سخنہا اور غلطی کرتا تہا اور اوسکی ہجو لکہی ہے

بیان سنہ ایکسو اٹہائیس ہجری

اس سال مین مروان بن محمد نے یزید بن ہبیرہ کو بنیاب عراق واسطی مقابلہ خوارج کے روانہ کیا اور اسی سال مین عاصم بن ابی النجود کہ قرار سے ہتی فوت ہوئی

بیان سنہ ایکسو انتیس ہجری

اس سال مین بنی العباس نے خراسان مین لوگون کو جمع کرنا شروع کیا اور ابراہیم نے ابو مسلم کو خراسان سے طلب کیا وہ اوسکی طرف روانہ ہوا تہا کہ ابراہیم نی بہر بدست ایک قاصد کے منع کر بہیجا کہ تو اپنی کام مین مشغول رہ مگر جو مال کہ تیری پاس ہے ہمراہ مسمی قحطبہ کے ادہر روانہ کردے اوستی قدر مال

کہ اوس پاس تہا بہیجدیا اور اب خراسان مین چلا آیا اور مرو کی متصل جاکر اظہار دعوت
بنی العباس کیا یعنی لوگون سے کہا کہ بنی العباس دعوے خلافت رکہتی ہین سب نے
قبول کیا **اور** درمیان ابومسلم اور نصر بن سیار امیر خراسان کے جو بنی امیہ کے
طرف سی تہا اکثر مکاتیب جنکی بیان مین تطویل ہی جاری رہتی تہے اور اسی اثنا مین
ابومسلم نے بعض عمال نصر بن سیار کو جو بلاد خراسان پر حکومت رکہتی تہے قتل کیا
اور مال و اسباب اونکا لوٹ لیا اور ابومسلم باشندگان خطرنیہ جو کہ سواد کوفہ سے
ہی وہان کا تہا **بیان سنہ اکتیس ہجری** اس سال مین ابومسلم شہر
مرو مین داخل ہوا اور نصر بن سیار مرو سے بہاگ گیا **اور** اسی سال مین اور
بعضی کہتی ہین کہ سنہ ۱۳۶ مین ربیعۃ الرای بن فروخ فقیہ ساکن مدینہ طیبہ فوت ہوے
اونہون نے اکثر صحابہ سے ملاقات کی ہے **بیان سنہ بتیس ہجری** اس سال
نصر بن سیار نے درمیان ساوہ قریب رے کی وفات پائی عمر اوسکی پچاسی برس
کی **اور** اسی سال مین ابوحذیفہ واصل بن عطاء الغزال فوت ہوا اوسکی پیدایش
سنہ ۸۰ اسی ہجری کی ہے اسنے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے علم پڑہا تہا اور ایک
مسئلہ مین مخالف مذہب اپنی استاد کے تہا کہ اصحاب کبائر مسلمین سے نہ مسلمان ہین نہ کافر
اسلئی وہ اور اوسکی متبع مشہور بہ معتزلہ ہین واصل بن عطا قوم کا حلاج تہا
بلکہ سوت کاتنی والیون کو نوکر رکہتا تہا **اور** اسی سال مین مالک بن دینار
جو ایک مولی اسامہ بن لوی القرشی سے تہا فوت ہوا یہہ شخص عالم و زاہد مشہور
تہا **بیان سنہ تینتیس ہجری** اس سال مین قحطبہ بہت لشکر خراسان
لیکر طالب یزید بن ہبیرہ امیر عراق کا ہوا یہہ مروان حمار خلیفہ بنی امیہ کے
طرف سی عراق کا عامل تہا بوقت مقابلہ یزید بن ہبیرہ کو شکست ہوئی اور
قحطبہ گم ہوگیا بعضے کہتی ہین ڈوب گیا اور بعضے کہتی ہین وہ مقتول ہوا بعد اوسکی

بیٹا اوسکا حسن بن قحطبہ قایم مقام اپنی پدر کا ہوا **اور** اسی اسال مین ابو العباس
السفاح کے بیعت ہوی نام اوسکا عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس
ہی یہہ شخص درمیان ماہ ربیع الاول اور بقول بعض ربیع الاخر کوفہ مین خلیفہ
ہوا **اور** نے بہای عیسی بن موسی بن محمد کو بجانب حسین بن قحطبہ روانہ کیا **اور یحیے**
بن جعفر بن تمام بن عباس کو پاس حمید بن قحطبہ بہای حسن کے درمیان مداین
کی روانہ کیا **اور** چند ماہ ابو العباس السفاح نے لشکر مین قیام کرکے کوچ
کیا اور شہر ہاشمیہ مین فروکش ہوا یہہ شہر ہاشمیہ کوفہ مین ہی **بیان اخبار**
مروان وقتل شدن او واضح ہو کہ مروان بن محمد بن مروان
بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اخیر خلیفہ ہے
خلفای بنی امیہ کا اوسکو مروان الجعدی بہی کہا کرتی ہتے وہ حران مین
تہا وہان سی بارادہ گرفتاری ابو عون عبد الملک بن یزید الازدی کے
جو کہ بنی العباس کے جانب سی شہر وزیر غالب تہا چلا جب مقام زاب پر
پہنچا وہان فروکش ہوکر ایک خندق کندہ کروائی — ساتہہ اوسکی
ایک لاکہہ بیس ہزار جوان جنگی تہے اور دوسرے جانب سی ابو عون بہی
شہر وزیر سے معہ اپنی جمعیت کے بطرف زاب روانہ ہوا اور عقب اوسکی ابو
العباس السفاح بہی لشکر لیکر آیا اور اوسکی ہمراہ چند سپہ سالار تہے ازانجملہ
سلمہ بن محمد بن عبد اللہ الطائی اور چچا سفاح کا عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ
بن عباس تہا مروان نی ایک جسر بالای زاب بناکر طرف عبد اللہ بن علی بن
عباس کے عبور کیا اور عبد اللہ بن علی بہی بجانب مروان متوجہ ہوا بجانب
یمین ابو عون اور بجانب یسار ولید بن معاویہ بعد تقابل جانبین جنگ شروع
ہوئی اور مروان کو بسبب دل برداشتگی اوسکے لشکر کے شکست ہوئی

اور بہتا کا حالت فرار مین اکثر آدمی غرق ہوئی اور شکست مروان کو اوپر زاب
کے ہفتہ کے روز گیارہوین جمادی الآخر ۱۳۲ ہجری مین ہوی تھے بعد از
شکست موصل مین آیا پہر وہان سی کوچ کرکے حران مین اور بیس روز اُس
جگہہ قیام کیا کہ اس اثنا مین لشکر سفاح آپہنچا مروان مع اسباب اور اہل
بیت اپنی کے بطرف حمص مضطر ہوا **اور** جب عبد اللہ بن علی حران مین
داخل ہوا اوس وقت مروان حمص سے بہاگ کر دمشق مین آیا اور وہان
سی فلسطین مین اور عبد اللہ بن علی نے دمشق فتح کیا اور وہانسی کوچ کرکے
فلسطین مین آئی اور سب اصحاب مروان بہاگ گئے اور اوسکی آنکھہ مین ایک
نیزہ لگا کہ اوسکی صدمہ سے مرگیا ایک انار فروش نے اوسکا سر کاٹ ڈالا
مروان مذکور ستائیسوین تاریخ سنہ ۱۳۲ مذکور مین مقتول ہوا ۔ اور دونو
بیٹی اوسکی عبد اللہ اور عبید اللہ بجانب حبش بہاگ گئے اہل حبشہ اونسی خوب
لڑی چنانچہ عبید اللہ مقتول ہوا عورتین اور بیٹیان مروان کی صالح بن علی
بن عبد اللہ بن عباس کے روبرو حاضر کی گئین اونکی باب مین حکم ہوا کہ انکو
بجانب حران روانہ کردو ۔ عمر مروان کے باسٹھہ برس کی تہی **اور** مدت
خلافت اوسکی پانچ برس نو مہینے پندرہ دن کنیت اوسکی ابا عبد الملک ہے ۔
مان اوسکی ام ولد کردیہ تہی **حلیہ** مروان سفید رنگ بزرگ چشم
کلان سر ریش انبوہ ربع سفید باقی سیاہ **بیان مقتولین بنی امیہ**
واضح ہو کہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک کو سفاح نے امن دیا مگر سدیف
شاعر نے چند شعر درباب قتل اوسکی پڑہے وہ سنکر سفاح نے حکم دیا کہ سلیمان
کو مار ڈالو فی الفور مارا گیا **اور** عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن عباس
پاس چند آدمی بنی امیہ مین سی قریب نوی کی مجتمع ہوکر ہمراہ اونکی سفر ہیں

کہانا کہانے کو حاضر ہوے اوسوقت شبل بن عبداللہ غلام بنی ہاشم عبداللہ
سفاح کے پاس حاضر ہوا اور چند بیت اوسکی باب قتل مین پڑہے عبداللہ نے
حکم دیا کہ ان سب کو مار ڈالو اور بنی امیہ کی قبرین اوکہاڑ کر مردے پہینک
دو چنانچہ معاویہ بن ابی سفیان اور یزید بن معاویہ اور عبدالملک بن مروان
اور ہشام بن عبدالملک کی قبرین اوکہاڑ کر پہینکدین اور اجسام اونکے
بعد سولی دینے کی جلا دئے اور جسکو اولاد بنی امیہ سے پایا قتل کیا غرض کہ کوئے
متعلقا سے بنی امیہ سے باقی نرہا بجز چند اطفال شیرخوارہ کی یا جو کوئے اندلس
کی طرف بہاگ گیا تہا **اور** اسیطرح سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس نے
بصرہ مین ایک جماعت بنی امیہ کو قتل کیا اور لاشین اونکی راہ مین ڈلوادین کتو
ن نے پہاڑ ڈالا اور جو کہ بنی امیہ سے رہ گیا تہا جب اوسنے یہہ حال دیکہا کسی
جانب کو بہاگ گیا اور جبال مین روپوش ہو گیا **وصل** فضایل
اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین منقول صواعق سے **واضح**
ہو کہ اکثر آیات اور احادیث فضل اہل بیت مین وارد ہین کہ اون سب
کی لکہنے مین طوالت کلام حاصل ہوتی ہی اسلئی چند آیات اور احادیث
اونمین سے بتغیر تحریر لائی جاتی ہین **اول** آیات قرانی سے کہ شان اہل
بیت مین نازل ہوے ہین یہہ ہے **آیہ** اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ
عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۔ یعنی سوا ے
اسکی نہین کہ چاہتا ہی خدا تعالی تا لیجاوے تمسی پلیدی ای اہل بیت
پیغمبر اور پاک کرے تمکو حق پاک کرنیکا ۔ اکثر مفسرین اس طرف گئی ہین
کہ یہہ آیت نازل ہوئی شان مین حضرت علی اور فاطمہ اور حسنین رضی اللہ
عنہم کے **اور** بعض نے کہا ہے کہ ازواج کے شان مین ہے اسلئی کہ بیت مین

مسکنہای رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھہ دلیل خطاب **آیہ** وَاذْکُرْنَ
مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ کی کہ اونہیں کے شان مین ہی اور اہل بیت نسبتی آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین جن لوگون پر صدقہ حرام ہی اور اس باب مین بہت
سی حدیثین وارد ہوی ہین کہ بعض اونمین صلاحیت دلیل ثانی کے اور یہہ
منقول ابن کثیر سے ہی **حدیث اول** منجملہ احادیث فضایل مروی
ہی بروایت احمد ابو سعید خدری سے مروی ہی کہ یہہ آیہ کسی شخص کے شان مین نازل
نہین ہوی مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت مرتضی علی اور فاطمہ
زہرا و حسنین رضی اللہ عنہم کے **اور** ابن جریر نے مرفوعاً ان لفظون سے روایت
کی ہی کہ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ خَمْسَةٍ فِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
وَفِیْ عَلِیٍّ وَحَسَنٍ وَحُسَیْنٍ وَفَاطِمَةَ اور طبرانی نے بہی روایت کی
ہی **اور** روایت دیگر مین بعد از تطہیر کے یہہ وارد ہوا ہی کہ فرمایا اَنَا حَرْبٌ
لِمَنْ حَارَبَہُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَہُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاہُمْ یعنی مین لڑنے
والا ہون جو اونسے لڑے اور صلح کرنیوالا ہون جو اونسے صلح کرے اور دشمن
ہون جو اونسے دشمنی کرے **اور** ایک روایت مین آیا کہ بقیہ دختران اور اقارب
اور ازواج انکی و ساتھہ ان چار کی منضم کیا — یہہ دوسری آیات فضایل اہل
بیت سی **آیہ** اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ الی آخرہ دلیل اسپر یہہ ہی کہ صلوۃ
اوپر اہلبیت کی مامور بہی اسلئے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے اونکو قایم مقام اپنی نفس کا کیا جس وقت اونکو تحت کسا لای فرمایا اَللّٰهُمَّ
اِنَّهُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوٰتَکَ وَرَحْمَتَکَ وَرِضْوَانَکَ
وَمَغْفِرَتَکَ عَلَیَّ وَعَلَیْهِمْ یعنی یا الہی یہہ سب مجھسے ہین اور مین انسے
ہون پس کر صلوۃ اور رحمت اور مغفرت اور خوشنودی اپنی اوپر میرے اور اونکے

کیا اور امام فخر الدین رازی کہتی ہین کہ اہل بیت رسول برابر رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہین پانچ چیزون مین اول سلام مین کہ فرمایا السلام علیک ایہا النبی اور حق اہل بیت مین آیہ سلام علی آل یاسین ثانی صلوۃ مین اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اوپر اہل بیت آنحضرت کی تشہد مین ثالث طہارت مین رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حق مین طہ اور باب اہل بیت مین ویطہرکم تطہیرا رابع تحریم صدقہ مین اوپر رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خامس محبت مین قال اللہ تعالی آیہ فاتبعونی یحببکم اللہ و قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی — آیات چوتھی آیات فضایل اہل بیت سی آیہ وقفوہم انہم مسئولون یعنی عقاید و اعمال انکی سے پوچھینگے — واسطی زیادتی توبیخ اونکی کہ آیا حق موالات اور مواسات اور دوستی کا جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونکو وصیت کی تھی بجا لائی تا اونکی ثواب کو پہنچین یا اونکو ضایع کیا اور اوسکی بجا آوری مین اہمال تا عقاب اور وبال اوس اہمال کا اونکی طرف عاید ہووے — نقل ہے زید بن ارقم سے پوچھا کہ اہل بیت حضرت کون ہین کہا اہل بیت وہ ہین کہ صدقہ اوپر اونکی حرام ہے اور روایت کی ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن ہے وہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تحقیق چھوڑتا ہوں مین درمیان تمہارے دو چیزین نفیس اگر اونکی ساتھ متمسک ہو بعد میرے کبھی گمراہ نہوگی ایک اون دو سی اعظم ہی دوسری سی ایک کتاب اللہ کہ ایک حبل ممتد ہے زمین سی آسمان تک اور دوسرے عترت اور میری اہل بیت حکم انکا آپس سے منفک اور جدا نہوگا اوس وقت تک کہ وارد ہووین میرے پاس اوپر حوض کوثر کے پس

پس نظر کرون کہ میرے بعد تعظیم و تکریم اونکی کس طور سے بجا لاتے ہو تم اور ایک روایت مین
آیا ہے کہ فرمایا چھوڑتا ہون مین درمیان تمہارے کتاب اللہ اور اپنی سنت اور مراد سنت
سے بوقت اطلاق شرع مین وہ احادیث ہین کہ قرآن اونکے ساتھ ناطق نہین ہوا اور امر اور
نواہی سے قولاً اور فعلاً رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صادر ہوا اگر معنی سنت مراد
لیوین تو سنت مبین کتاب اللہ ہے ذکر کتاب اللہ اوس سے مستغنی ہے اور حاصل کلام کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترغیب فرمائی ہے اپنی امت کو کہ بقرآن اور سنت
اون لوگون کی کہ اعلم بسنت اور کتاب اللہ ہین یعنی اہل بیت متمسک ہو اور مجموع ان
احادیث سے بقا اونکا قیامت تک مستفاد ہوتا ہے اور روایت طبرانی اور ابو الشیخ
مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حرمات خدا تعالیٰ تین ہین جسنے
کہ محافظت حرمات ثلثہ کے اختیار کی محافظت اپنی دین اور دنیا کی بجا لایا اور جسنے
کہ محافظت نہ کی محافظت دین اپنی کے عمل مین نہ لایا کہا مینے وہ کیا ہین فرمایا حرمت
اسلام — اور میری حرمت — اور حرمت صلہ رحم میری — اور ابن سعد نے روایت کی
ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ مین اور میرے اہل بیت جنت مین ایک درخت ہین
اور شاخین اوس درخت کی دنیا مین ہین پس جو کوئی چاہے قرب آفریدگار اپنے
کا راہ خیر اور طاعت اختیار کرے آیۃ پانچوین آیات فضایل اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے قول حق تعالیٰ کا آیۃ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا یعنی تم سب اے
مہاجرو انصار چنگل مارو ساتھ حبل اللہ کے کہ دین حق تعالیٰ کا ہے یا عہد اوسکا یا قرآن
یا متابعت رسول انس وجان یا اہل بیت جیسا کہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے — آیۃ چھٹی فضایل اہل بیت کی اَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ
عَلٰى مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ یعنی حسد کرتے ہین اوپر اون لوگون کی کہ دیا اونکو

وَ اَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ یعنی پس
جو کوی جہگڑے اور مجادلہ اور خصومت کرے تجہ سے ساتھ ای محمد درباب عیسی کے
پیچہی آنی اور حاصل ہونے اوسکی علم سے تجکو کہ وہ بندہ اور رسول ہی پس کہہ کہ آؤ بلا دیں
ہم اپنی بیٹون اور تمہارے بیٹون کو اور عورتین اپنی اور عورتون تمہاریکو اور اپنے
نزدیکون اور تمہارے نزدیکون کو پہر مباہلہ کرین ہم یکدیگر داینیں ہم لعنت خدا کی اوپر جہو
کہونون کے یعنی تضرع کرین ہم اوپر اہل کذب کے ــ تفسیر جامع البیان مین لایا ہی کہ مراد
با نفسنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہین سلمنے
کہ حضرت علی مرتضی کو نفس اپنا فرمایا ہے اور مراد با بنا ئنا حسنین رضی اللہ عنہما ہین
اور مراد بہ نسا ئنا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا پس یہان سے معلوم ہوا کہ
اس آیہ سے وہی مراد ہین اور یہہ معلوم ہوا کہ اولاد علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما
اور اونکی ذریت فرزند پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ساتہہ آنحضرت
کی منسوب ہین نسبت ساتہہ صحیح نفعہ دنیا اور آخرت مین اور واسطی تتمیم فایدہ
ایک حدیث بہی ذکر کرتے ہین ہم بصحت پہنچا ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ایک وقت اوپر منبر کے تہی فرمایا کیا ہی حال اوس قوم کا جو کہتی ہین کہ
رحم اور قرابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفع نہین بخشتی اونکی قوم اونکے
کو بروز قیامت سوگند بخدای عزوجل تحقیق کہ رحم اور قرابت میرے متصل
اور پیوستہ میرے ہین دنیا اور آخرت مین ای لوگو بدرستیکہ مین آلی ہو تمہارے آگے
وارد ہونیں اوپر حوض کی آیہ دسوین فضایل اہل بیت کی **آیہ** وَلَسَوْفَ
يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنی عنقریب ہے کہ عطا کریگا تجہکو آفریدگار تیرا ای
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتبہ شفاعت دربارہ گناہگارون امت کی پس

خوشنود ہو وے تو یعنی یہان تک تیری لیے بخششیں کہ کہی تو بس حق ہوا مین دار طبرانی
نی علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
سنا مینے کہ فرمایا اول وارد ان حوض میرے اہل بیت ہونگی اور جو کوئی محبت رکہتا ہو
اونسی میری امت سے **اور** حافظ ابو داود دمشقی نے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ای فاطمہ سبب اپنی نام کا کہ فاطمہ رکہا گیا ہی
جانتی ہی تو اور علی نے پوچہا کہ وجہ تسمیہ اوسکی یہ ہی پس فرمایا
إِنَّ اللهَ قَدْ فَطَمَهَا وَ ذُرِّيَّتَهَا عَنِ النَّارِ یعنی مقرر ہی کہ خدا تعالے
نے دور کیا ہی اوسکو اور اوسکی ذریت کو آتش دوزخ سے **اور** طبرانی نے
بسند خوب ہے کہ رجال اوسکی ثقات مین روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ خدا تعالے تجکو اور تیرے فرزندونکو
عذاب نکریگا — آیت گیارہوین آیات فضایل اہلبیت سی **آیت** إِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ یعنی مقرر ہی کہ جو
لوگ کہ ایمان لائی اور کام کئی اچہے پس وہ لوگ بہترین خلایق ہین **اور**
دارقطنی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی جس شب مین کہ میری
نوبت تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے پاس تہے اوس ہنگام
مین فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے حجرہ مین آئین اور علی کرم اللہ وجہہ عقب اونکی
تہی اوس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ای علی تو ساتہہ اپنے
اصحاب کے بہشت مین داخل ہوگا — آیت بارہوین آیات فضایل اہلبیت سے
آیت وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یعنی اور بدرستی وہ البتہ علم ہے
قیامت کا پس نہ شک کرو تم اوسمین اور پیروی کرو میری یہ

سعید ہے + مقاتل بن سلیمان اور اوسکی اتباع نے مفسرین سی کہا ہے
کہ یہہ آیت شان مہدی میں ہی جیسا کہ آویگا احادیث مصرحہ میں کہ وہ اہل
بیت نبوی سی ہوگا اور اوسوقت مین یہہ آیت دال ہے ساتھہ برکت اور
کثرت کے نسل فاطمہ رضی اللہ عنہا اور علی رضی اللہ عنہ مین اور دال ہے
اوپر اوسکی کہ نسل اونکی مفتاح باب حکمت اور معدن رحمت ہین اوس
ایک روایت احمد اور ابوداود اور ترمذی سی وہ ہی کہ دنیا تمام اور آخر نہین
ہونی ہے جب تک کہ مالک دنیا ہووی ایک مرد میرے اہل بیت سی کہ اسم
اوسکا موافق اسم میری کے ہی زمین کو پر از عدل کرے جیسا کہ جور اور ظلم سے
پر ہوی ہو — اور اوسکی زمانہ مین باران آسمان سی برسی اور زمین گیاہ
اوگاوی اور کوئی چیز اپنی نفس مین نگاہ نہ رکہی اور یہہ مرد درمیان اون کے
سات برس یا نوبرس جیوی اسطرح کہ زندہ تمنا وجود مردونکی کرین یعنی کہین
کاشکی خویش اور اقربا ہمارے زندہ ہوتے تا مشاہدہ اس نعمت اور دولت
کا کہ ہم رکہتی ہین کرتے آیت تیرہوین آیات فضایل اہل بیت سی **آیۃ ۱۲**
وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ہی اخراج کیا ثعلبی نے
تفسیر اس آیت مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا اونہون نے اعراف
ایک موضع بلند ہے صراط سے کہ اوپر اوسکی عباس اور حمزہ اور علی ابن ابی
طالب اور جعفر رضہ ذو الجناحین ہونگی پہچانینگی اپنی محبون کو ساتہہ بیاض
وجوہ کے اور دشمنون اپنونکو ساتہہ سواد وجوہ کے **آیۃ ۱۴** چودہوین آیات
فضایل اہلبیت سے + قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ
یعنی نہین طلب کرتا مین اوپر ابلاغ پیام آلہی کے کوئی اجر مگر محبت اور مودت
بیچ ذوی القربی کے + تبیان مین ابن عباس سے منقول ہے کہ جب آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لای انکار انصار بخدمت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آکر کہا کہ تم ہمارے بہن کے بیٹے ہو اور ہ
دین ہمکو ہدایت کرتے ہو اور اخراجات تمہارے بہت ہین اسواسطے اگر
فرماو تو قدرے مال کہ پیدا کیا ہی ہمنی بطیب اپنی نفس کے لادین ہم تا خدام عتبہ
علیہ ضروریات مین خرچ فرماوین اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی آیة قل
لا اسئلکم علیہ اجرا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین مانگتا مین
تمسی ساتھ پہنچانے پیغام الہی کے کچھ مزدوری آیة الا المودة فی
القربی مگر محبت اور دوستی میرے خویش و اقربا کے آیة ومن
یقترف حسنة نزد له فیها حسنا یعنی جو کوئی کسب اچھے نیکی زیادہ
کرین ہم اوسکی لئی اوسمین خوبی - یعنی دو چند کرین ہم ثواب اوسکے
کا آیة ان الله غفور رحیم بیشک خدا تعالی بخشنے والا
ہی - تفسیر اس آیہ مین مروی ہی بروایت احمد اور طبرانی اور ابن ابی
حاتم کے ابن عباس سے کہ جو یہہ آیت نازل ہوئی اصحاب نے کہا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خویش اور اقربا آپکے کہ دوستی اونکی واجب
ہی کون ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی و فاطمہ اور دونو
بیٹے اونکے رضی اللہ عنہم غرضکہ یہہ آیت متضمن ہے طلب محبت اہل بیت نبوت
مین اور وہ کہ یہہ محبت کمال ایمان سے ہی پس لازم ہوا کہ افتتاح اس مقصد
کا ساتھ آیہ دوسری کی کرین ہم اور بعدازان وہ احادیث کہ اس باب مین وارد ہین
ایراد کرین قال اللہ تعالی آیة ان الذین امنوا وعملوا الصلحت
سیجعل لهم الرحمن ودا فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق جو لوگ کہ
ایمان لائے اور کام کئے اچھے عنقریب ہووے کہ پیدا کر دیوے اونکی لئے حق تعالے

دوستی دل خلق مین یعنی محبت اوسکی دلون مین ڈالی ہے اسباب اور وسایط سے
جیساکہ صحیح مسلم مین آیا ہی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت خداے
تعالی کسی بندی کو اپنی بندون مین سی دوست رکہی جبریل علیہ السلام اوس کو
دوست رکہی اور منادی کرے آسمان مین کہ خداے تعالے فلانے بندے
کو دوست رکہتا ہی تم بہی دوست رکہو پس اہل آسمان اوسکو دوست رکہین
بعد ازان وضع کرے محبت اوسکی زمین مین تا اہل زمین اوسکو دوست
رکہین — دیلمی نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا تا ادب کرو اپنی اولاد کو اوپر تین خصلتون کے اول ساتہہ دوستی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے — دوسرے سات محبت اہل بیت میرے کے
تیسرے ساتہہ قرات قرآن کے **نقل ہی** کہ دختر ابو لہب ہجرت کرکے
مدینہ منورہ مین آئی بعض لوگون نے اوسکو کہا کہ یہہ ہجرت تجکو کچہہ فایدہ نہ دیگی
اسلئے کہ تو دختر حطب النار کی ہی اور اوس دختر نے یہہ حرف سمع مبارک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پہنچایا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
غضبناک ہوے اور منبر پر جاکر فرمایا کیا ارادہ کیا اوس قوم نے کہ
ستاتے ہین درباب خویش واقربا میرے کی — جانو اور معلوم کرو کہ جو شخص
خویش اور اقربا میرے کو ستا دے گویا اوسنے مجہی ستایا اور جسنے مجہے
ستایا خدا کو ستایا — اور روایت اس حدیث کی ابی عاصم اور طبرانی نے
اور ابن منده اور بیہقی نے بالفاظ متقاربہ کے ہی اور نام اوس دختر کا [illegible]
درہ دار ہوا ہی اور ابو الشیخ اور دیلمی نے روایت کیا ہے کہ رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی نہ حق میرے عترت کا اور حق انصار
اور عرب کا نہ جانے پس وہ ایک ان تین مین سی ہے — یا منافق اور یا ولد الزنا

یا ایک مرد ہی کہ مان اوسکی غیر طہر مین ساتھہ اوسکی حاملہ ہوئی ہی **اور** یہ حدیث پہنچی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی چھہ تن ہیں کہ اونکو لعنت کی ہے مینی اور خداے تعالے نے لعنت کی ہی اونکو اور سب پیغمبرون نے **اول** جو کوئی کہ زیادہ کرے کتاب اللہ مین کوئی چیز **ثانی** وہ کہ اعتقاد بقضا و قدر نرکہتا ہو **ثالث** وہ کہ تسلط حاصل کرے کسی قوم پہ تجبر تا ذلیل کرے جسکو خدا یتعالے نے عزیز کیا ہی اور عزیز کرے جسکو کہ خداے تعالی نے ذلیل کیا ہی **رابع** جو کہ حلال جانے جسکو کہ حق تعالے نے حرام کیا ہی **خامس** جو کوئی حلال جانے میرے عترت سی وہ جو خدا یتعالے نے حرام کیا ہے **سادس** جو کہ ترک سنت میری کیا کرے **اور** ایک روایت مین زیادہ کیا ہی **سابع** کہ احمد نے ابو رجاء سے نقل کیا ہی سب لوگ اور سب اہل بیت **اور** علماے کرام نے تصریح کیا ہی ساتھہ زیادہ ہی کہ لازم ساکنان بلدہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرین اگرچہ دیکھی کوئی بدعت یا فسق اوسکی کوئی اور چیز صادر ہوئی ہو ساتھہ رعایت حرمت ہمسایگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسی طریق ادب تعظیم و تکریم اور محبت جگر گوشگان رسول مقبول اور ذریت ہونیکی فرض اور واجب ہے اور آیہ مذکورہ اشارہ ہے اوپر ترغیب کے ساتھہ اہل بیت کے اور اونکی مسرور کرنے کے دیلمی نے مرفوعا روایت کیے ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہی کہ میرے ساتھہ متوسل ہووے اور واسطہ میرے نزدیک منت کہ سبب اوسکی روز قیامت مین اوسکی بیچ شفاعت کرون مین چاہیے کہ ساتھہ میرے اہل بیت کے متوسل ہووے

ور اونکو خوش رکہی اور عسکری نے بی انس سے روایت کی ہی کہ کہا ایک زمانہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین تہی اس اثنا مین علی کرم اللہ
آئی اور سلام کیا اور کہڑے رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجوہ اصحاب
مین نظر فرماتی تہے تا دیکہین کہ کون شخص صحابہ سے اونکو جگہہ دیتا ہے
اوسوقت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ بجانب راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بیٹہی تہے اپنی جگہہ سے اوٹہی اور کہا یا ابا الحسن آؤ اور یہان بیٹہو
اوسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ درمیان ابوبکر رضی اللہ عنہ اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہی اور آنحضرت خوش ہوے اور مروی ہے
کہ جب علی مرتضی اور ابوبکر رضی اللہ عنہما بعد از وفات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بزیارت آنحضرت آئی حضرت علی رض ابوبکر رض کو کہتی تم آگی
ہو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتی اقدام نہین کرتا مین اوپر ایسی شخص کے
کہ سنا مینی رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی حق مین کہ فرمایا منزلت
علی کرم اللہ وجہہ کے میرے نزدیک مثل منزلت میرے کی ہی نزدیک میرے پروردگار
کی اور صحیح بخاری مین ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ جسوقت مین کہ قحط اور کم باران
ہوتی تہے حضرت عباس رض پاس دعا استسقا کے لیے آتی تہے اور کہتی تہے
کہ پیش ازین ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متوسل ہوتی تہے ہم
ایام قحط مین پس ببرکت دعاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالے
باران عطا فرماتا تہا اور اب عم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ کرتے
ہین ہم اور امید عطاے باران تیرے درگاہ سے رکہتی ہین ہم بعد ازان
حق تعالے باران رحمت بہ نہایت مرحمت فرماتا تہا اور مروی ہے بروایت
ابن عبد اللہ کہ کا ہی ایسا اتفاق نہین ہوا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ

گذرتے ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ایسی وقت کہ وہ سوار ہوں مگر یہ کہ فرو
آتے تہے یہانتک کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اونکی سامنے سے گذر جاتے
بعد ازان سوار ہوتے اسلئے کہ گروہ جانتے تہی اس امر کو کہ عم رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پیادہ پا ہو وین اور وہ سوار **اور** دارقطنی نے
روایت کی ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا
کرتی تہے اور وہ جواب دیتی تہے او سوقت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا
بخدا پناہ اس سے کہ مین زندہ رہون درمیان قوم کے کہ ابو الحسن نہو وین ۔
مروی ہے کہ عبد اللہ بن حسن مثنی ابن حسن سبط زمانہ حداثت سن اپنی مین
نزدیک عمر بن عبد العزیز کے آئے جب عمر بن العزیز نے اونکو دیکہا مجلس
اپنی برسم کرکے استقبال اونکا کیا اونکی قوم نے صدور اس امر سے
اوسکو ملامت کی عمر نے جواب مین کہا کہ ایک ثقات روات سی مجہی خبر
دی ہی کہ زبان مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود سنا ہی مینے کہ
فرمایا سوا اسکی نہین کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک عضو ہے مجہسی خوش
کرتا ہی مجہی جو کہ خوش کرتا ہی اوسکو اور مین جانتا ہون کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا
اگر زندہ ہوتین شاد و خورم ہوتین اس تعظیم و تکریم سے کہ نسبت بپسر اونکی بجا لایا
مین **اور** خطیب نے روایت کی ہی کہ امام احمد حنبل پاس اگر کوئی لڑکا یا جوان
قریش سے یا اشراف اور سادات سی آتا اوسکو آگی بٹہاتی اور آپ پیچہی اور امام
اعظم تعظیم اور توقیر سادات اور اہل بیت کی بہت کرتے تہی **اور** امام شافعی
بنا بر مبالغہ کے تعظیم و توقیر اور دوستی اور محبت اہل بیت کی مشہور اور معروف
بتشیع ہوئے **وصل** بیان مین اوسکی جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے خبر دی ہی کہ میرے اہل بیت کو بعد میرے پہنچیگا فرمایا بدرستیکہ

میرے اہل بیت کو پہنچیگا امت میری سے قتل اور نافرمانی در بدری سے اور تحقیق
دشمن اس قوم ہمارے کی نسبت ہمارے اور ہمارے اہل بیت کے بنی امیہ اور بنی
مغیرہ اور بنی مخزوم ہیں اور حاکم نے کہا ہے کہ یہہ حدیث صحیح ہے

مناقب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں منقول خزانۃ الروایات وصیل سی

فتاوی سراجیہ میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رح نعمان بن ثابت نے ادراک کیا
ہے آخر عہد علی بن ابیطالب کا اوٹھا لیگئی اونکو باپ اونکی حال انکہ ابوحنیفہ
صغیر السن تھے پس دعا فرمای اونکی لئی حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ نے ساتھ
برکت کی- ایسا ہی ذکر کیا ہے نجم الدین نسفی نے اور یہہ قول صحیح ہے کہ امام اعظم
رضی اللہ عنہ نے سماعت حدیث سات صحابہ رضوان اللہ سے کی ہے بعض اونمین
مذکور ہیں چنانچہ اونسی انس بن مالک اور عبداللہ بن حسین الزبیدی اور عبداللہ
بن ابی اوفی اور واثلہ بن الاسقع اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم ہیں
اور بعض اناث مثل عائشہ بنت عجرد کی اور ابوحنیفہ رح نے اخذ کیا ہے علم کثیر
رجال سے مگر نسبت امام اعظم فقہ میں بجانب حماد بن سلیمان کے ہے اور حماد نے ابراہیم
نخعی کے ہیں اور ابراہیم نخعی نے اخذ علم علقمہ اور اسود اور قاضی شریح
سے کیا ہے اور ان سب نے حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم
سے اور اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور
فتاوی صوفیہ اور تجنیس اور مزید میں کہا ہے بقول صحیح کہ ابوحنیفہ تابعین
سی اور سراجیہ میں خلف بن ایوب بلخی سے منقول ہے کہ کہا ہے بیشک اللہ
تعالی نے رکھا علم کو بعد اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں اور
بعد صحابہ تابعین میں پھر اونکی بعد امام اعظم اور اونکی یاروں میں اس بات سے جو چاہے
راضی ہووے اور جو چاہے غصہ ہو اور مضمرات میں کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے

لکہا ہی کہ ہم پاتی ہین توریت مین جسی حق تعالی نی نازل کیا ہی اور ہر روش کی جو سنت اللہ کی
لکہی مشترب ہی کہ ہوویگا امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک نور کہ کہا جاوی گی بوحنیفہ
اور حکایت کی ہی کہ محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم نے ملاقات کی ابا
حنیفہ سی پس فرمایا ای ابا حنیفہ مجھی یہہ بات بسماعت پہونچی ہی کہ تو سب قیاس وضع کرتا ہی بعقل
اور ترک کرتا ہی احادیث میری جد امجد کی پس عرض کی ابوحنیفہ نی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
مین حضرت سی تین مسایل پوچہتا ہون مجہی جواب دیجی ایک ان مین سی یہہ ہی کہ نماز افضل ہی
اور اعظم شان مین یا روزہ فرمایا نماز کہا امام اعظم نی اگر ہوتا میرا قول ساتہہ قیاس کی
البتہ کہتا مین کہ عورت جب پاک ہو حیض سی قضا کری نماز اور نہ قضا کری روزہ
لیکن کہتا ہون مین اتباعا للاثر قضا کری حایض روزی اور نہ قضا کری نماز یا اور
دوسرا یہہ مسئلہ ہی کہ منی اخس و اقذر ہی یا بول فرمایا بول اخس کہا ابوحنیفہ نی اگر ہوتا قول
میرا مخالف نصوص کی البتہ کہتا مین کہ غسل بالبول اقرب الی القیاس ہی لیکن کہتا
ہون ساتہہ وجوب غسل کی بعد خروج منی کی بطرف نہ بعد بول کی عملا ساتہہ آیت اور خبر کی
تیسرا مسئلہ یہہ ہی کہ عورت اضعف اور اعجز ہی یا مرد پس فرمایا محمد بن علی رضی اللہ
عنہما نی عورت اضعف ہی پس عرض کیا ابوحنیفہ رح نی اگر میرا قول بالقیاس ہوتا سوای کتاب
اور اخبار کی البتہ ہوتی تضعیف میراث مین واسطی عورت ضعیفہ کی الیق لیکن کہتا ہون نہین
جب کہ فرمایا حق تعالی نی مرد کی لئی مثل حصہ دو عورت کی ہی یہہ ہی مذہب میرا کہ بیان
کیا مینی علی کتاب اللہ اور احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد از ان علی اقاویل الصحابہ پس ان اور ہر جا ہو
امت کی پر اگر نہین پاتا مین کوئی چیز اخبار و آثار سی کہتا ہون تب ساتہہ اجتہاد اور قیاس کی
پس اکرام فرمایا محمد بن علی رضی اللہ عنہما نی ابوحنیفہ کو اور لطف و مہربانی کی اور عذر چاہا
اوس سی اور ترک کیا قول مخالفین اور معاندین کا اوسکی باب مین — روضہ
مین لکہا ہی کہ سنا مینی ابا الفضل کو کہ حکایت کرتی ہین حال ابوحنیفہ رح سی کہ دعوہ کرتی